جُدائی اور ملن

ملائکہ شیخ

مکمل ناول

جدائی اور ملن

(اضافہ وترمیم شدہ، مکمل بہتری کے ساتھ)

ملائکہ شیخ

اوائل اگست کے دن تھیں۔۔ایسے میں شام کے پہر ہر کوئی اپنے گھروں سے نکلے پارک میں سیر و تفریح کیلئے آئے ہوئے تھیں۔۔۔بچے، بڑے، نوجوان، بزرگ ہر کوئی یہاں پارک میں کچھ نہ کچھ کرتا نظر آرہا تھا۔۔۔ہر طرف زندگی سے بھرپور قہقہے گونج رہے تھیں۔۔ایسے میں ایک گوشے میں خوبصورت پھولوں کے قریب رکھے بینچ پر ایک شخص جو بلیک پینٹ، بلیک شرٹ، آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کیے، ایک ہاتھ میں برینڈڈ واچ، دوسرے ہاتھ میں بینڈز وغیرہ پہنے چہرے کی دودھیا رنگت جس پہ ہلکی شیو بنائے آنکھوں پہ گلاسسز چڑھائے، بالوں کو نفاست سے سیٹ کیے، تیکھے نین نقوش، مغرور سی ناک، پاؤں

میں جو گرز پہنے، ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے، ہاتھ میں موبائل پکڑے بیٹھا بچوں کو کھیلتا دیکھ کر مسکرا رہا تھا کہ آیا وہ وہاں ہے یا نہیں۔۔۔ایسے میں وہاں سے گزرنے والا ہر شخص اسی کو دیکھ رہا تھا مگر وہ اپنی پوری مردانہ وجاہت کے ساتھ سب سے بے نیاز وہاں بینچ پہ بیٹھا بچوں کو کھیلتا دیکھ مسکرا رہا تھا مگر اگلے ہی سیکنڈ اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی اور آنکھوں سے گلاسسز ہٹاتے فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی گہری براؤن آنکھوں سے دیکھتا آگے بڑھنے لگا مگر اگلے ہی پل رک گیا کیونکہ سامنے گرا چار سالہ بچہ خود ہی اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے ہاتھ ہلا کر مسکرا کر اپنے باپ کو دیکھا تو اپنے چار سالہ بیٹے کو مسکراتا دیکھ یوشع خود بھی مسکرا اٹھا اور میر ہادی کو تھمز اپ کا اشارہ کر کے وہی دوبارہ بینچ پہ بیٹھ کر اپنے موبائل کو دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔۔

ہادی نے بال کو کک ماری اور وہ اُڑتی ہوئی دور ایک لڑکی کے پیروں میں جا کر گری۔۔۔وہ جو وہاں کال پہ اپنی فرینڈ سے بات کر کے مڑی ہی تھی کہ بال کے پیروں میں آ کر رکنے پر نیچے جھک کر بال کو اپنے ہاتھوں میں اٹھاتے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی کہ کس کی بال ہے؟؟اتنے میں ایک بچہ وہاں بھاگا بھاگا آیا اور اسکی شرٹ کو کھینچ کر اسکو اپنی طرف مخاطب کیا۔۔۔وہ جو اِدھر اُدھر دیکھنے میں مصروف تھی۔۔۔اپنی شرٹ کے کھنچے جانے پہ نیچے دیکھا تو ایک چار سال کا بچہ جو پھولے پھولے سے گلابی گال، سفید رنگت، چھوٹی سی ناک اور بالکل باپ جیسی گہری براؤن بڑی بڑی سی آنکھوں سے بہت معصومیت سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ جو بہت فرصت سے اس کو دیکھنے میں مصروف تھی ہادی کے مخاطب کرنے پر اسی کے پاس نیچے بیٹھ گئی اور بہت غور سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

آنٹی!!یہ بال میری ہے مجھے دیدے۔۔۔"وہ جواب تک ہادی کی آنکھوں میں دیکھنے میں مصروف تھی۔۔ ہادی کے ایک بار پھر سے مخاطب کرنے پر اپنے ہاتھ میں پکڑے فٹ بال کو دیکھا اور بال ہادی کو پکڑوا دی۔۔۔وہ جو فوراً وہاں سے بھاگنے لگا تھا المیرا کے مخاطب کرنے پر رک کر اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

آنٹی آپ نے کچھ کہا؟؟"

جی بیٹا!! آپکا نام کیا ہے؟؟"

میرا نام میر ہادی ہے۔۔۔"

میر ہادی اس نے زیر لب دہرایا اور اسکے اپنے کانوں میں جیسے خود کی آواز گونجی (میں تو اپنے بیٹے کا نام میر ہادی رکھوں گی) مگر اگلے ہی پل اپنے خیالوں کو جھٹک کر پھر سے پوچھنے لگی۔۔۔

آپکا نام کس نے رکھا ہے؟؟"

میرے پاپا نے رکھا ہے۔۔۔"

اووو بہت پیارا نام ہے آپکا بالکل آپکی طرح "!!!

ٹھینک یو آنٹی!! آپ بھی بہت پیاری ہے۔۔۔" یہ کہتے ساتھ ہی ہادی نے اسکے گال پہ بوسہ دیا۔۔۔

پہلے تو وہ حیران ہوئی اور پھر مسکرا کر ہادی کو دیکھنے لگی پھر المیرا نے بھی اس کے پھولے پھولے گلابی گال پہ بوسہ دیا۔۔۔ جس پر ہادی کھل کھلا کر ہنسنے لگا اور اس کے گال پہ پڑنے والا ڈمپل واضح ہوا۔۔۔ المیرا کچھ کہتی پیچھے سے کچھ بچوں کی آوازیں آنے لگی جو ہادی کو پکار رہے تھے اور بال لانے کا کہہ رہے تھیں۔۔۔

ہادی نے بال ان کی طرف اچھال دی اور واپس المیرا کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

بیٹا آپ یہاں اکیلے آئے ہو؟؟"

نہیں آنٹی میں اپنے بابا کے ساتھ آیا ہوں، میں یہاں روز اپنے بابا کے ساتھ آتا ہوں۔۔۔ "

اووا چھا اور آپکی ماما"!!

ماں کے ذکر پہ ہادی لمحے بھر میں اداس ہوا تھا اور پھر اداس لہجے میں نظریں جھکائے کہنے لگا۔۔۔

وہ نہیں ہے، بابا کہتے ہیں وہ اللہ پاک کے پاس چلی گئی ہے۔۔۔"

اس کے ایسے کہنے پر المیرا نے بھی اس کو اداس نظروں سے دیکھا اور ہادی کو غیر ارادی طور پر میرو کہہ کر پکارا۔۔۔ اپنے میرو کہہ کر پکارے جانے پر ہادی نے اس کو حیرت سے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا میرا نام میرو ہے، میرو مجھے بس میرے بابا کہہ کر پکارتے ہیں۔۔۔"

آپکو میرا میرو کہنا برا لگا؟؟؟"

نہیں آنٹی بالکل بھی نہیں!! آپ میرے بابا سے ملے گی؟ آپ رکے میں بابا کو لے کر آتا ہوں۔۔۔" اور ایک سیکنڈ سے بھی پہلے المیرا کی سنے بغیر ہادی وہاں سے یوشع کے پاس بھاگا تھا۔۔۔ المیرا تو منع کرنے لگی تھی کہ میں کیا کروں گی آپکے بابا سے مل کر مگر ہادی سنتا تو بات تھی۔۔۔ المیرا اٹھ کھڑی ہوئی اور ہادی کو دیکھنے لگی جو سامنے کھڑے ایک شخص کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ یوشع کی المیرا کی طرف پشت تھی اس لیے وہ اس کا چہرہ نہ دیکھ سکی کہ جب ہی المیرا کے موبائل پر کال آئی اور وہ کال سنتے ہوئے پارک سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

ہادی نے یوشع کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑا اور بابا کہہ کر اسے پکارا۔۔۔یوشع نے ایک نظر ہادی کو دیکھا اور اللہ حافظ کہہ کر کال ڈراپ کر دی اور ہادی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

کہاں چلے گئے تھے بیٹا آپ؟؟"

کہیں نہیں بابا آپ میرے ساتھ چلے، آپ کو کسی سے ملوانا ہے۔۔۔"ہادی یہ کہہ کر اس کا ہاتھ تھامے آگے چلنے لگا اور اس جگہ پہنچ گیا جہاں وہ تھوڑی دیر پہلے کھڑا المیرا سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔وہاں پہنچ کر اس نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر المیرا ہادی کو کہیں نظر نہ آئی۔۔۔

بیٹا کس سے ملوانا تھا آپ نے؟؟"

بابا پتا نہیں کہا چلی گئی آنٹی ابھی یہی تھی۔۔۔"

اچھا چلو کوئی بات نہیں، اب ہمیں بھی چلنا چاہیے، اندھیرا ہونے لگا ہے۔۔۔"یوشع نے ہادی کو گود میں اٹھایا اور پارک سے باہر آ کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ اپنی گاڑی ڈرائیو کرنے میں مصروف تھا جب ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا جو اپنے چھوٹے چھوٹے پھولے گالوں کو اور پھلائے ناراض ناراض سا بیٹھا تھا۔۔۔یوشع کو معلوم تھا کہ وہ کس بات پہ ناراض ہے۔۔۔اس نے مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

میرا بیٹا کس بات پہ ناراض ہے؟؟؟"یوشع نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

آپ نے کہا تھا کہ آپ مجھے آئسکریم کھلانے لے کر جائیں گے اور چاکلیٹس بھی کھلائے گے،نہ ہی آپ نے مجھے آئسکریم کھلائی اور نہ ہی چاکلیٹس،اس لئے میں آپ سے ناراض ہوں،مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔"وہ ناراضگی سے گردن جھکائے معصومیت سے کہہ رہا تھا اور یوشع ہنس پڑا تھا۔۔اس نے اسی طرح مسکراتے ہوئے اس کے بال بگاڑے۔۔۔

وہ خود اتنی آئسکریم نہیں کھاتا تھا مگر اس کے بیٹے کو آئسکریم حد سے زیادہ ہی پسند تھی۔۔۔آئسکریم کھانے کی عادت کسی اور کی تھی۔۔۔بھولی بھٹکی یادیں اسکا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔اس کی یہ آئسکریم کی عادت اس میں نہ جانے کیسے آگئی تھی۔۔۔کوئی تھی جس کو آئسکریم اور چاکلیٹس بہت پسند تھی۔۔۔اس کی ماں کو یہ سب چیزیں پسند نہیں تھی۔۔۔مگر کوئی تو تھی؟؟

مجھے معلوم ہے جب ہی تو ہم آئسکریم پارلر جا رہے ہیں آئسکریم کھانے!!!"اس نے ساری سوچوں کو جھٹک کر مسکرا کر کہا۔۔۔ہادی نے ساری ناراضگی بھلائے فوراً خوشی کے مارے تالی بجائی۔۔۔

واؤ بابا بہت مزہ آئے گا،آئی لو یو بابا"!!!

لو یو ٹو بابا کی جان"!!!

اور میری چاکلیٹس!!!"ہادی نے یاد آنے پر پوچھا۔۔۔

یوشع نے پچھلی سیٹ پر رکھی چاکلیٹس اٹھا کر ہادی کو دی۔۔۔۔

ہادی بھی چاکلیٹس لے کر جلدی سے یوشع کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا اور ہادی کے ایسے کرنے پر یوشع اک بار پھر ہنس پڑا ہادی کے سر پر پیار سے بوسہ دیا اور آئسکریم پارلر کی طرف چل دیے۔۔۔ آئسکریم کھانے اور بھی کافی وقت گزارنے کے بعد وہ تقریباً نو بجے اپنے گھر واپس آ گئے تھے۔۔۔۔

یوشع ابھی فریش ہو کر اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتا واشروم سے نکلا تھا جب روم کا ڈور نوک ہوا۔۔۔ وہ کم اِن کہتا ڈریسنگ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ایک ملازم اندر داخل ہوا۔۔۔

صاحب جی کھانا لگا دوں۔۔۔"

ہاں لگا دو!!" اس نے بالوں میں برش پھیرتے جواب دیا۔۔۔ ملازم 'جی صاحب' کہتا روم سے چلا گیا۔۔۔ یوشع نے بال بنا کر برش ڈریسنگ ٹیبل پر واپس رکھا اور خود بھی روم سے نکل کر اپنے بیٹے کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ دروازہ کھول کے اندر جھانکا۔۔۔

میرو بیٹا آؤ کھانا کھا لو۔۔۔" مگر وہ اسے کہیں نظر نہ آیا تو روم کے اندر چلا آیا۔۔۔

)میرو جس نے ابھی کھٹکے کی آواز سنی تھی۔۔ دروازہ کھلنے سے پہلے دوڑ کر صوفے کے پیچھے چھپ گیا تھا(

یوشع نے روم میں آکر اِدھر اُدھر دیکھا کہ کہا گیا تو وہ اسے صوفے کے پیچھے چھپا ہوا نظر آگیا۔۔۔یوشع مسکرایا۔۔۔ڈمپل بھی واضح ہوا۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے صوفے کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

میرو بیٹا کہاہو؟ چلو شاباش جلدی سے باہر آجاؤ، بابا کو تنگ مت کرو۔۔۔"وہ بہت پیار سے اسے پکار رہا تھا۔۔۔ہادی مسکراتے ہوئے صوفے کے پیچھے سے نکلا اور یوشع کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔یوشع نے اپنے پیچھے اسکی موجودگی کو محسوس کر لیا تھا مگر پلٹا نہیں کیونکہ وہ جانتا تھا اب اس کا بیٹا کیا کرنے لگا ہے؟؟

ہادی نے آہستہ آہستہ یوشع کے قریب پہنچ کر اس کے پیروں کو پکڑ کر زور سے بھاؤں کیا تھا۔۔۔

ہائے اللہ کون ہے؟؟"یوشع بھی بھرپور ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے پلٹا اور سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو دیکھا جو ہنسنے میں مصروف تھا۔۔۔

اووو ہو تو تم ہو!!ہائے شرم نہیں آتی اپنے بابا کو ڈراتے ہوئے؟؟"یوشع نے کمر پر ہاتھ ٹکاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہا!!بابا!!ہاہاہا آپ ڈر گئے، آپ اتنے بڑے ہو کر ڈر گئے۔۔۔"وہ مسلسل ہنسنے میں مصروف تھا۔۔۔

یوشع بھی اس کو مسکراتا دیکھ مسکرا اٹھا تھا۔۔۔ہادی کو گود میں اٹھا کر ہوا میں اچھالا۔۔۔اسے ہاتھوں میں تھامتے ہوا میں گول گول گھمانے لگا۔۔۔جس پہ وہ اور زور سے کھلکھلانے لگا تھا اور یوشع تو چاہتا بھی یہی ہے کہ اس کی یہ معصوم سی مسکراہٹ اور یہ شرارتیں کبھی ختم ہی نہ ہو۔۔۔وہ بس ایسے ہی ہنستا مسکراتا رہیں۔۔۔

چلو اب چل کر کھانا کھا لیتے ہیں۔۔۔"

اوہ نو بابا کھانا نہیں!!!" اس نے منہ بنایا تھا۔۔۔

میرو میں تمہارا کیا کروں؟ ایک تو تم کھانے کے بہت چور ہو، اپنی صحت دیکھو کتنے ویک ہو۔۔۔" وہ اس سے باتیں کرتے روم سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔

بابا میں کھاتا ہوں، لیکن مجھے بھوک نہیں۔۔۔ "

جتنا تم کھاتے ہو مجھے سب پتا ہے، اس لئے اب اچھے بچوں کی طرح چپ چاپ کھانا کھاؤ گے بابا کے ہاتھوں سے۔۔۔" یوشع نے باری باری اس کے دونوں گالوں کو چوما۔۔۔ اس نے اچھے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ اپنے کمرے میں بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھی جب ایمان دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تو وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی۔۔۔

کیا ہوا المیرا؟ کیا سوچ رہی ہو؟؟" ایمان نے اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں!!!" المیرا نے دھیرے سے جواب دیا۔۔۔

کچھ تو سوچ رہی تھی؟ بتاؤ کیا سوچ رہی ہو؟؟" ایمان نے پھر پوچھا تھا۔۔۔

ذرا ایک منٹ کہیں تم اس بچے کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی، جو پارک میں تمھیں ملا تھا؟؟" المیرا نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی اپنی جان سے پیاری دوست کو دیکھا اور پھر دوبارہ سامنے دیوار کو دیکھنے لگی۔۔۔

کوئی جواب نہ پا کر ایمان نے ایک بار پھر پوچھا۔۔۔

المیرا سچ بتاؤ؟ تم اسی کے بارے میں سوچ رہی ہو ناں؟؟"

ہمم!!" المیرا بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔

المیرا جب سے واپس آئی تھی بس ہادی کو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔ اس کی اُن براؤن آنکھوں کے بارے میں۔۔۔۔

المیرا نے تو اس سے اب بھی اور بات کرنی تھی مگر ایمان کی کال پہ وہ باہر آ گئی تھی۔۔۔

پتا نہیں کیوں مگر اسے وہ بچہ بہت اپنا اپنا سا لگا تھا۔۔۔

ایک اپنائیت تھی جو اسے اس کے ساتھ محسوس ہوئی تھی جیسے کوئی بہت ہی خاص اور بہت ہی قریبی رشتہ ہو اور سب سے بڑھ کر اس کی وہ براؤن آنکھیں!!!

المیرا کو آج شدت سے کسی کی یاد دلا گئی تھی۔۔۔

کسی کی براؤن آنکھیں اور اس کا خوبصورت چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔۔۔ یک لخت دل میں درد کی ٹیس اٹھی تھی۔۔۔ اس نے ایمان کو بھی ہادی کے بارے میں سب بتایا تھا۔۔۔

مگر ایمان اسے کیا کہتی؟؟ ایمان سب جانتی تھی اسکی محبت، اسکے عشق اسکی فیلینگز کے بارے میں۔۔۔

یار المیرا کیوں سوچ رہی ہو اس کے بارے میں اتنا، بس کر دو۔۔۔" ایمان نے پیار سے اس کو سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

نہیں ایمان تم نے نہیں دیکھا تھا اس کو، میں نے دیکھا تھا بہت قریب سے، اسکی وہ آنکھیں گہری براؤن تھی، بالکل اسی کے جیسی، اس کا وہ ڈمپل، سب سے بڑھ کر اس کا نام میر ہادی!!!" اس نے اپنی بات کو ادھورا چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے ماضی کا ایک لمحہ آیا تھا۔۔۔

ایک یاد نے اس کے دامن کو تھام لیا تھا۔۔۔

)المیرا ہمارے بیٹے کا کیا نام رکھو گی؟؟" المیرا نے فوراً سے پہلے اس کی براؤن آنکھوں میں دیکھ کر جواب دیا تھا۔۔۔

میر ہادی!!! مجھے میر ہادی نام بہت پسند ہے، دیکھنا میں تو اپنے بیٹے کا نام میر ہادی ہی رکھوں گی۔۔۔ (" آنکھوں میں کرب ابھرا تھا۔۔۔

ایمان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی۔۔۔

المیرا میری جان!!اتنا مت سوچو!!اتنا سوچ سوچ کر خود کو اذیت مت دو اور جہاں تک آنکھوں اور نام کی بات ہے، تو ہر دوسرے دن ہمیں ہمارے ارد گرد میر ہادی نام کے اور یہ براؤن آنکھوں والے بہت ملیں گے تو کیا یو ہی ہر بار سوچ سوچ کر خود کو اذیت دو گی اور یاد کرو ابھی ایک ہفتے پہلے ہی تمھیں ایک بچہ ملا تھا، میر ہادی نام کا، اس کی بھی تو آنکھیں براؤن تھی تب تو تم نے اتنا نہیں سوچا تھا تو پھر آج کیوں اتنا سوچ رہی ہو؟؟؟"

پتا نہیں ایمان!!بس وہ مجھے بہت اپنا اپنا سا لگا تھا، ہادی کو دیکھ کر ایسے لگا کہ جیسے وہ (شخص) میرے سامنے کھڑا ہو۔۔۔"یہ کہتے ہوئے المیرا کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔آنکھوں میں بھی نمی تیرنے لگی۔۔۔

ایمان نے اس کو اپنے گلے لگایا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی المیرا کی تکلیف کو کم نہیں کر سکتی۔۔۔کبھی المیرا کے دل سے اُس شخص کی محبت کو نہیں نکال سکتی۔۔۔

ایمان کتنے سال ہو گئے ہیں، وہ تو اپنی لائف میں اُس کے ساتھ بہت خوش ہو گا اور مجھے دیکھو میں خوش نہیں رہ پاتی، اس کے بغیر ایک ایک پل اذیت بھرا لگتا ہے، میں اس سے ہمیشہ کہتی تھی کہ مجھے اپنی اتنی عادت مت ڈالو اگر کبھی ہم جدا ہو گئے تو میں تمھارے بغیر کبھی نہیں رہ پاؤں گی اور وہ کہتا اللہ نہ کرے ہم کبھی الگ ہو اور آج دیکھو ہم ایک دوسرے سے کتنے دور ہیں، ہم الگ ہو گئے ایمان!!کیا اسے میری یاد

نہیں آتی ہو گی؟میرے ساتھ گزارے کتنے ہی لمحوں میں سے اسے کوئی ایک لمحہ بھی یاد نہیں آتا ہو گا۔۔۔"المیرا اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر زارو قطار رونے لگی تھی۔۔۔۔

بس کر دو المیرا!!!سٹوپ اٹ!!خدا کے واسطے بس کر دو!!

ابھی تم نے خود کہا ہے کہ وہ اپنی لائف میں اس کے ساتھ خوش ہو گا،تو تم کیوں اپنی لائف کو برباد کر رہی ہو بس کر دو،پلیز مت رو۔۔۔۔"المیرا ابھی اس کی بات سن کر چپ ہو گئی کیونکہ وہ صحیح کہہ رہی تھی۔۔۔

مجھ کو شام سے وہ اک شخص بہت یاد آنے لگا ہے"

دل نے مدت سے جس کو بھلا رکھا ہے"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یوشع اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا اور شام میں کہی اپنے بیٹے کی بات کو سوچ رہا تھا۔۔۔

بابا پتا نہیں کہاں چلی گئی،ابھی تو یہی تھی آنٹی!!!

میرو کسی لڑکی سے ملوانے والا تھا؟کون تھی وہ جو میرو سے بات کر رہی تھی،اگر مجھے جانتی تھی تو ملے بغیر کیوں چلی گئی مگر میں تو یہاں کسی کو اتنا جانتا بھی نہیں ہوں،تو پھر کون تھی وہ؟ہونہہ مجھے کیا؟کوئی بھی ہو؟؟؟"یوشع نے خود ہی اپنی سوچوں کو جھٹک دیا تھا۔۔۔

کل میرو سے بات کر لوں گا اس بارے میں۔۔۔"

یوشع نے چھت سے نظریں ہٹا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو اس کے سینے پر سر رکھے پر سکون سا سو رہا تھا۔۔۔
اس نے اپنے بیٹے کی پیشانی پہ بوسہ دیا۔۔۔سائڈ میں پلو پر لیٹا کر خود اٹھ کر اپنے لیپ ٹاپ پہ کل آفس میں ہونے والی میٹنگ کی تیاری کرنے لگا کیونکہ نیند تو اس کو اب زیادہ آتی نہیں تھی۔۔۔
پچھلے کچھ سالوں سے نیند اس سے کچھ روٹھ سی گئی تھی۔۔۔۔

آنکھوں پہ گلاسسز چڑھائے، اپنے سینے پہ دونوں بازوؤں کو فولڈ کیے، ریڈ شرٹ، بلیو پینٹ میں کار سے ٹیک لگائے یوشع اپنے بیٹے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔
جب اسکول بیل بجنے پر سب بچے اسکول گیٹ سے باہر نکلے۔۔۔کوئی اپنی ماں کے پاس تو کوئی اپنے باپ کے پاس جا رہا تھا۔۔۔جب ہی میر ہادی بھی باہر آتا یوشع کو دکھائی دیا۔۔۔میر وفوراً سے پہلے دوڑ کر اپنے باپ کے پاس پہنچا۔۔۔یوشع نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر باری باری اس کے دونوں گالوں پہ پیار کیا۔۔۔
السلام علیکم بابا!!!!"میر و نے بھی سلام کر کے اپنے باپ کے گال پہ کس کی۔۔۔
وعلیکم السلام!!!چلے گھر "!!
ہاں جی!!!"ہادی نے جواب دیا اور وہ گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔۔۔۔

ہادی جب ساڑھے تین سال کا تھا جب ہی یوشع نے اسکا سکول میں ایڈمیشن کروادیا تھا کیونکہ ہادی ایک ذہین بچہ تھا۔۔۔وہ بہت جلد چیزوں کو سیکھ لیتا تھا۔۔۔ کبھی تو وہ اپنی باتوں سے بہت بڑا لگتا تھا۔۔۔

ہادی نے آئیز کلر، گال پہ پڑتا ڈمپل اور ذہانت تینوں چیزیں اپنے باپ سے وراثت میں لی تھی اور بالوں کا کلر جو لائٹ براؤن تھا اپنی ماں سے چرائے تھے۔۔۔اس کے پھولے گال اس کی ماں جیسے تھے۔۔۔وہ ایک خوبصورت بچہ تھا۔۔۔۔

گھر آکر ہادی کو چینج کروانے، لنچ کرنے کے بعد، ہادی کو اپنا ہوم ورک کرنے کی ہدایات دیتا یوشع اپنے آفس کیلئے دوبارہ نکل گیا تھا۔۔۔۔

شروع سے ہی میرو کو سکول سے لانے اور لے جانے کی ذمہ داری بھی خود ہی لی ہوئی تھی کسی ڈرائیور کے ذمہ نہیں لگائی تھی۔۔۔اس لئے روز صبح اس کو سکول چھوڑنے کے بعد یوشع بھی اپنے آفس چلا جاتا اور دوپہر میں میرہادی کو گھر چھوڑ کر دوبارہ آفس کیلئے نکل جاتا تھا

اور شام جلدی گھر واپس آکر اپنا سارا ٹائم صرف اپنے بیٹے کے ساتھ سپینڈ کرتا تاکہ اس کو کبھی اپنی ماں کی کمی یا اکیلا پن محسوس نہ ہو۔۔۔

اور ایسا بہت کم ہی ہوتا تھا کہ ہادی اپنی ماں کو یاد کرتا ہو کیونکہ کبھی یوشع نے اسے اپنی ماں کی کمی محسوس ہی نہیں ہونے دی تھی۔۔۔

شروع سے ہی یوشع اس کی ہر خواہش، ہر ضرورت کو پورا کرتا تھا۔۔۔یوشع اسے ماں باپ دونوں کا پیار دیتا تھا۔۔۔

ہاں جب بھی ہادی کو اپنی ماں کی کمی محسوس ہوتی وہ اپنی ماں کی تصویر کو اپنے سینے سے لگا کر خوب روتا تھا اور جب جب میرو روتا۔۔۔یوشع سے بھی ہادی کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا تھا مگر سنبھال لیتا تھا۔۔۔۔

یوشع جب اپنے روم میں داخل ہوا تو میرو بیڈ پہ منہ پھلائے بیٹھا تھا۔۔۔وہ شام میں جب سے پارک سے واپس آئے تھیں وہ یوں ہی منہ پھلائے ہوئے تھا۔۔۔

یوشع نے اس سے بات بھی کرنا چاہی مگر ہادی نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا اور ہادی کو اپنی گود میں بیٹھایا۔۔۔

میرو میری جان کیا بات ہے؟ کیوں اداس ہو؟ اپنے بابا کو بھی نہیں بتاؤ گے کیا؟؟؟"

بابا آج وہ آنٹی نہیں آئی، مجھے لگا تھا کہ شاید وہ آج بھی آئیں گی مگر وہ نہیں آئی۔۔۔"اس نے منہ پھلا کر کہا۔۔۔

کونسی آنٹی؟؟"وہ چند لمحے کیلئے واقعی بھول گیا تھا کہ وہ کس آنٹی کی بات کر رہا ہے۔۔۔

باباوہی آنٹی جو کل پارک میں مجھے ملی تھی۔۔۔"

اور یوشع کو بھی جیسے ابھی یاد آیا تھا کہ اس نے تو خود ہادی سے اس بارے میں بات کرنی تھی۔۔۔

بیٹا اپنے کل کیا بات کی تھی ان آنٹی سے ؟؟؟"

تب ہادی نے یوشع کو المیرا کے ساتھ ہوئی ہر بات بتادی۔۔۔

یوشع کو بالکل حیرانگی نہیں تھی کہ ہادی کو سب کچھ یاد ہے کیونکہ وہ جانتا ہے اپنے بیٹے کی ذہانت کے بارے میں۔۔۔

اسے فکر اس بات کی ہے کہ میرو اس کے بارے میں بہت زیادہ سوچ رہا ہے۔۔۔

بیٹا آپ کیوں اتنا سوچ رہے ہو ان کے بارے میں کیا پتا وہ روز نہ آتی ہو پارک اور اگر آئی بھی ہو گی تو کیا پتا آپ کو نہ دیکھی ہو، اتنا بڑا پارک ہے نہیں آئی ہو گی آپ کو نظر،

آپ اتنا مت سوچو!! اگر آپ کی آنٹی کو آپ سے ملنا ہوتا تو وہ آجاتی۔۔۔"یوشع نے میرو کو سمجھانا چاہا۔۔۔

پاپا کیا اب وہ آنٹی مجھے نہیں ملے گی؟؟"ہادی نے تھوڑا اُداسی سے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں بیٹا!! ملنا ہوا تو مل جائے گی بس اب آپ یہ اداس ہونا بند کرو، آپ کو پتا ہے ناں بابا آپ کو اداس نہیں دیکھ سکتے، تو ذرا جلدی سے ہنس کے دیکھادو۔۔۔"یوشع نے یہ کہتے ہوئے اسکے گدگدی کی اور وہ کھکھلا کر ہنس پڑا۔۔۔

یوشع نے سکون کی سانس لی کہ اب ہادی کا دھیان اس طرف نہیں جائے گا۔۔۔

ملاقاتوں کو بھول جانا چاہیے، ملاقاتیں اذیت دیتی ہے۔۔۔"وہ صرف سوچ ہی سکا تھا بس اپنے بیٹے سے کہہ نہیں سکا۔۔۔

کچھ یادوں اور ملاقاتوں کی اذیت اس کی آنکھوں میں بھی چُبھتی تھی۔۔۔۔ آج بھی کچھ یادوں اور ملاقاتوں کی اذیت اسے اپنی آنکھوں میں چبھتی محسوس ہوئی۔۔۔

چلو جلدی سے یہ بتاؤ ہوم ورک کر لیا تھا؟ سبق یاد کیا تھا؟؟"اپنے خیالوں کو جھٹکتے اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

جی بابا کر لیا تھا۔۔۔"

ہمممم گڈ!!تو اب ذرا اپنا ورک بھی دیکھاؤ کیسا کیا ہے؟ غلطی تو نہیں کی؟؟ "

نہیں بابا دیکھ لینا کوئی غلطی نہیں کی۔۔۔"ہادی گود سے اتر کر اپنا بیگ لینے بھاگا۔۔۔ورک چیک کرنے اور بھی کافی بات کرنے کے بعد یوشع اسے لے کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

چلو اب جلدی سے سو جاؤ ورنہ پھر صبح آنکھ نہیں کھلے گی۔۔۔"

یوشع نے ہادی کا دھیان اب اس طرف سے ہٹا لیا تھا۔۔۔

ہادی نے بھی مسکرا کر اسکے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی۔۔۔

یوشع نے مسکراتے ہوئے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا وہ خود بھی آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑی چاند کو تک رہی تھی۔۔۔ ایک نظر بیڈ پہ ڈالی جہاں ایمان دنیا جہاں سے بے خبر خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔۔۔ وہ دوبارہ سے چاند کو دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔۔۔ المیرا کو افسوس تھا کہ وہ آج میر ہادی سے ملنے پارک نہ جا سکی۔۔۔ صبح اٹھتے ہی اسکی آنکھوں کے سامنے ہادی کا چہرہ آیا تھا۔۔۔ ایسا کیوں ہوا تھا؟ وہ نہیں جانتی تھی۔۔۔ بس وہ بچہ اپنا سا لگا تھا۔۔۔

اس نے سوچا تھا کہ شام کو پارک ضرور جائے گی مگر شام کافی دیر تک آفس میں کام کرنے کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ رات ہونے کی وجہ سے وہ گئی نہیں۔۔۔

وہ روز تو پارک نہیں جاتی تھی۔۔۔ کل بھی اتوار ہونے کی وجہ سے چلی گئی تھی۔۔۔ کل بھی کئی مہینوں بعد ہی وہ پارک گئی تھی اور ہادی سے ملاقات ہو گئی جو کل سے ہی اسکی سوچوں پہ حاوی تھا۔۔۔

اس نے گھڑی پر نظر دوڑائی جو دو سے اوپر کا وقت بتا رہی تھی۔۔۔ اپنے سارے خیالوں کو جھٹک کر وہ واشروم میں وضو کیلئے چلی گئی۔۔۔ تہجد ادا کی اور سونے کیلئے لیٹ گئی۔۔۔

♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥ ♥

آج اسکو ہادی سے ملے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔ دوپہر کا وقت تھا۔۔۔ وہ اپنے کمرے میں رکھی کرسی کی بیک سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔۔۔۔ اس پورے ہفتے میں وہ پارک نہیں جا سکی تھی۔۔۔ آج اتوار تھا اور اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ آج ضرور پارک جائے گی۔۔۔۔

اور دوسری طرف ہادی بھی اب تقریباً المیرا کو بھول گیا تھا۔۔۔ وہ روز پارک جاتا رہا ہے مگر المیرا کہی نہیں دیکھی۔۔۔ اس لئے وہ بھی اب مایوس ہو گیا تھا مگر اس کو ایسا لگتا تھا کہ شاید ضرور ملاقات ہو گی ان آنٹی سے۔۔۔۔

مگر ناامیدی تو کفر ہے۔۔۔ ہمیں کبھی بھی ناامید نہیں ہونا چاہیے اور ایسا ہی ہادی نے بھی کیا۔۔۔ اس نے امید نہیں چھوڑی اور اب جلد ہی ہادی کی ملاقات ایک بار پھر المیرا سے ہونے والی تھی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شام کا وقت ہو گیا تھا۔۔۔ ہادی روز کی طرح یوشع کے ساتھ پارک میں موجود تھا اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں مصروف۔۔۔۔ وہ ہر بار کی طرح بینچ پہ بیٹھا ہادی کو کھیلتا ہوا دیکھ رہا تھا جب اچانک یوشع کو اپنی طرف کچھ لڑکیاں آتی دکھائی دی جو شکل سے ہی چھچھوری لگ رہی تھی۔۔۔ یوشع کا دھیان ہادی کی طرف سے ہٹ گیا تھا اور یہی اسکی غلطی تھی۔۔۔

جب اچانک ہادی کو المیرا دور ایک بینچ پہ بیٹھی نظر آئی جو اسی کو کھیلتا ہوا بہت فرصت سے دیکھ رہی تھی جیسے وہ یہاں بس اسی کام کیلئے آئی ہو۔۔۔ہادی نے المیرا کو ایک ہی نظر میں پہچان لیا تھا۔۔۔

ہادی نے ایک نظر اپنے باپ پہ ڈالی جو لڑکیوں سے بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔ہادی ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر المیرا کے پاس پہنچا اور وہیں اس کے پاس بینچ پہ چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

السلام علیکم آنٹی! کیسی ہے آپ؟ کہاں تھی آپ اتنے دنوں سے؟ ہادی نے ایک ہی ساتھ سارے سوال کر ڈالے تھے اور وہ ہادی کے اتنے سوالوں پہ مسکرا کر جواب دینے لگی۔۔۔۔

وعلیکم السلام!! میں ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہو؟ اور میں آپ کو ابھی تک یاد ہوں؟؟ "

میں آپ کو بھولا ہی کب تھا۔۔۔"اس نے گردن جھکا کر معصومیت سے جواب دیا۔۔۔

المیرا کو تو جیسے ہادی کے جواب پر چپ لگ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد بولی بھی تو یہ

کیا میں سچ میں آپ کو یاد ہوں، مطلب ون ویک ہو گیا ہے۔۔۔"

جی آپ مجھے یاد ہو، کیا آپ نے مجھے یاد نہیں کیا؟؟"

میں نے بھی اس کیوٹ بے بی کو بہت سارا مس کیا۔۔۔"المیرا نے پیار سے اس کے پھولے ہوئے گلابی گالوں کو کھینچا جو ہلکے سے کھینچے جانے پر گلابی سے لال ہو گئے تھے۔۔۔

اور ہادی تو مانو جیسے بہت خوش ہو گیا تھا المیرا کے جواب پہ۔۔۔

پھر آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئی؟ میں یہاں روز آتا رہا ہوں مگر آپ نہیں آئی؟؟؟ "

سوری بیٹا میں ناں جوب کرتی ہوں تو آفس سے پھر دیر سے آف کرتی ہوں اور پھر رات ہو جاتی ہے، اس لئے نہیں آئی سوری "!!!

اووو اچھا تو کیا آپ میرے بابا کے آفس میں کام کرتی ہیں؟؟"

نہیں بیٹا!! اتنا بڑا شہر ہے یہاں کوئی ایک آفس تھوڑی ہے، میں کہیں اور کام کرتی ہوں اور ویسے بھی میں تو آپ کے بابا کے بارے میں جانتی بھی نہیں ہوں کہ وہ کون ہے؟؟ "

آنٹی آپ مجھ سے ملنے آیا کریں گی۔۔۔"ہادی نے بہت چاہت سے پوچھا اور المیرا انکار نہ کر سکی۔۔۔وہ بچے کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔

ہاں ضرور آؤں گی، میں پرومس تو نہیں کرتی کہ روز آؤں گی آپ سے ملنے مگر ہاں جب بھی میں آفس سے جلدی فری ہو گئی تو ضرور آیا کروں گی آپ سے ملنے۔۔۔"

سچی!!!"وہ ایک ہی دم خوش ہوا تھا۔۔۔

مچی "!!

ویسے آپ کے بابا کا کیا نام ہے بیٹا "!!

اور اس سے پہلے کہ ہادی جواب دیتا ایمان وہاں آئی تھی۔۔۔

تم آگئی، کب سے ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔"ہادی نے نام بتانے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ المیرا ایمان کی طرف متوجہ ہوگئی۔۔۔

ہاں تھوڑا سا لیٹ ہوگئی تھی۔۔۔"ایمان کی نگاہیں اس بچے پر جمی تھی۔۔۔

بیٹا ان سے ملو!!یہ میری دوست ہے ایمان اور ایمان یہ ہی ہے وہ میر ہادی!!!"المیرا نے دونوں کا تعارف کروایا۔۔۔۔

ہادی نے سلام کیا اور ایمان نے بھی مسکرا کر اسکے سلام کا جواب دیا۔۔۔

ماشااللہ آپ بہت پیارے ہو۔۔۔"

ٹھینک یو آنٹی!!"ہادی نے اپنی تعریف پر شرم سے سرخ ہوتے گال کے ساتھ ایمان کا شکریہ ادا کیا۔۔۔

یار اب چلے رات ہونے والی ہے، میری طبیعت بھی کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔"

کیا ہوا ہے تمھیں؟ ابھی تک تو بالکل ٹھیک تھی۔۔۔"المیرا پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

پتا نہیں بس سر میں درد ہو رہا ہے۔۔۔"اس نے اپنی کنپٹی کو سہلایا۔۔۔

اوکے پھر چلتے ہیں۔۔۔"المیرا ہادی کی طرف متوجہ ہوئی جو پہلے سے ہی دونوں کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا۔۔۔

اچھا بیٹا پھر ملاقات ہو گی، اب میں چلتی ہوں، اپنا خیال رکھنا۔۔۔"المیرا نے نیچے کی طرف جھک کر اسکے دونوں گالوں پہ بوسہ دیا۔۔۔ہادی نے بھی المیرا کے گال پہ کِس کی۔۔۔

آپ بھی اپنا بہت سارا خیال رکھنا آنٹی"!!

اللہ حافظ !!!"وہ دونوں باہر کی طرف چل دی۔۔۔

تب کہیں ہادی کو بھی اپنے بابا کا خیال آیا اس نے آسمان کو دیکھا جہاں بس اندھیرا ہونے والا تھا۔۔۔۔

ہادی فوراً سے پہلے اپنے بابا کے پاس بھاگا تھا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔نہ اس کے دوست اور نہ ہی اس کے بابا۔۔۔ہادی نے اِدھر اُدھر دیکھا مگر یوشع کہیں نظر نہ آیا تو وہ وہی کھڑا ہو کر رونے لگا۔۔۔

)وہ لڑکیاں جو یوشع کے پاس آئی تھی۔۔جنگلی بلیوں کی طرح یوشع سے چمٹ ہی گئی تھی۔۔۔ان لڑکیوں سے کافی دیر سر کھپانے کے بعد بہت مشکلوں سے وہاں سے بھیجا تو وہ بچوں کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔وہ جو لڑکیوں کو وہاں سے بھیجنے پہ ابھی سکون کا سانس بھی نہ لے پایا تھا کہ ہادی کو وہاں نہ پا کر بے قرار ہو گیا اور دوڑ کر بچوں کے پاس پہنچا۔۔۔

بچوں ہادی کہا گیا آپ سب کے ساتھ ہی کھیل رہا تھا ناں۔۔۔"

انکل یہی تھا ہادی پھر پتا نہیں کہاں چلا گیا۔۔۔"ان بچوں میں سے ایک نے جواب دیا۔۔۔

اس بچے کا جواب سن کر تو جیسے یوشع کو سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

کیا مطلب پتا نہیں ہے؟ آپ سب کے ساتھ ہی کھیل رہا تھا، دھیان رکھنا چاہیے تھا ناں کہ کہاں جا رہا ہے ہادی۔۔۔ "

یوشع نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔۔ بچے تو یوشع کی سخت آواز سن کر ہی ڈر گئے تھے وہ ایک دوسرے کے ساتھ چپک کر کھڑے ہو گئے یوشع کو بھی اپنے سخت رویے کا احساس ہوا تو بچوں کو وہیں چھوڑ تا دوسری سائڈ پہ ہادی کو ڈھونڈنے نکل گیا۔۔۔

ہادی یہی کھڑا روتا ہوا اپنے باپ کو پکار رہا تھا۔۔۔ ارد گرد سے گزرنے والے ہادی کو ہی دیکھ رہے تھیں مگر کوئی بھی قریب نہیں آیا۔۔۔

اب مکمل طور پر اندھیرا ہو چکا تھا۔۔۔ پارک کی لائٹس اون کر دی گئی تھی۔۔۔ بہت کم ہی لوگ اب پارک میں رہ گئے تھیں۔۔۔

یوشع تھوڑی دیر بعد واپس اسی جگہہ پر آیا تو ہادی دور سے ہی یوشع کو کھڑا ہوا نظر آ گیا تھا۔۔۔ یوشع نے جیسے اب سکون کا سانس لیا۔۔۔ میرا ہادی پکارتا آگے بڑھا۔۔۔ ہادی نے بھی جیسے ہی یوشع کی آواز سنی پیچھے مڑ کر دیکھا اپنے بابا کو دیکھ کر بھاگتا ہوا یوشع کے پاس پہنچا۔۔۔

یوشع نے اسے گود میں اٹھا کر خود میں زور سی بھینچا۔۔۔ ہادی بھی زور سے یوشع کے گلے لگا اور زار و قطار ہچکیوں سے بابا کر کے رونے لگا تھا۔۔۔

یوشع کے دل کو جیسے ایک ہی دم قرار مل گیا تھا۔۔۔یوشع نے دیوانہ وار اسے چوما۔۔۔

کہاں چلے گئے تھے میری جان!!!تم نے تو بابا کی جان ہی نکال دی تھی بتا کر نہیں جاسکتے تھے اگر کہیں بھی جانا تھا تو۔۔۔"ہادی بس رونے میں مصروف تھا۔۔۔کوئی جواب نہ دیا۔۔۔یوشع نے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔یوشع کے اندر اب ہمت نہیں تھی کسی بھی اپنے کو کھونے کی چند ہی منٹ میں یوشع کی تو جان گلے میں اٹک گئی تھی۔۔۔۔

بس میری جان بابا آپ کے پاس ہے، بالکل چپ!!"یوشع نے ہادی کے آنسو صاف کئے اور ایک بار پھر اسکو چوما۔۔۔اسکی پیٹھ کو سہلایا۔۔۔

ہادی بھی بہت ڈر گیا تھا۔۔۔ہادی یہاں جانتا ہی کس کو ہے؟؟

یوشع کو ایسے لگا جیسے ہادی کی گردن اسکے کندھے پہ سے نیچے کی طرف لڑھک رہی ہے۔۔۔یوشع نے اس کو خود سے الگ کیا تو ہادی بے ہوش ہو چکا تھا۔۔۔یوشع نے اس کے گال کو تھپتھپایا مگر وہ ہوش میں نہ آیا۔۔۔

یوشع اسے لے کر باہر کی جانب دوڑا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

ہاتھ میں چائے کی ٹرے اور کچھ دیگر لوازمات کے ساتھ وہ روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

اب کیسی طبیعت ہے؟؟"ایمان جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔المیرا کی آواز پر اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

ہمم اب ٹھیک ہوں۔۔۔"

اچھا یہ لو چائے اور کچھ کھالو!!پھر ٹیبلٹ لے کر سو جانا۔۔۔"المیرا بھی اسی کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔

دونوں نے اپنے چائے کے کپ اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیے تھے مگر پی نہیں تھی بس پکڑے رکھی۔۔۔

المیرا!!!"چند لمحے کی خاموشی کے بعد ایمان نے پکارا تھا۔۔۔

ہمم!!!"اس نے چائے کا گھونٹ بھرا۔۔۔۔

ہادی سچ میں بہت ہی خوبصورت ہے،اسے دیکھ کر کوئی بھی با آسانی اس کی طرف اٹریکٹ ہو سکتا ہے،کچھ پل کیلئے تو میں بھی اسے دیکھ کر مبہوت ہو گئی تھی کہ واقع کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے کیا؟میں نہیں جانتی کہ شہری کیسا ہے؟میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا،بس صرف تم سے سنا ہے۔۔۔۔ "

دیکھنا چاہو گی وہ کیسا ہے؟؟"المیرا نے اسکی بات پہ اس سے پوچھا۔۔۔۔

تمھارے پاس اس کی تصویر ہے؟؟؟"ایمان نے کچھ حیرت سے پوچھا کیونکہ جب شروع میں ایمان نے کہا تھا کہ اسکی کوئی پک دکھاؤ تو المیرا نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ میرے پاس نہیں ہے۔۔۔

ہاں ہے۔۔۔"اسنے اعتراف کیا تھا۔۔۔

تو تم نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا۔۔۔"ایمان نے کچھ غصے سے کہا۔۔۔

نہیں جھوٹ نہیں بولا تھا بس میں نے خود نہیں دکھائی تھی۔۔۔"

کیوں؟؟؟"

تم اس بات کو چھوڑو بس یہ بتاؤ دیکھنا ہے یا نہیں۔۔۔ "

نہیں!!!"اس نے قطعی لہجے میں کہا۔۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے ایسے انسان کو دیکھنے کا جس نے میری دوست کا دل دکھایا ہو۔۔۔"وہ خاموش ہو گئی۔۔۔

تم اب تک اس کی پک کو دیکھتی ہو؟؟"ایمان نے نا جانے کس احساس کے تحت پوچھا تھا۔۔۔

نہیں میں نہیں دیکھتی بس شروع شروع میں دیکھتی تھی اس کے بعد نہیں دیکھا! پھر دل کو سمجھا لیا تھا، اس کی تصویروں کو دیکھ کر وہ سب یاد آجاتا ہے اس کے ساتھ گزارا ایک ایک پل اور وہ اذیت بھرا دن جو میرے لئے بہت تکلیف دہ ہے، یہاں پہ یہاں درد ہوتا ہے جب اس دن کے بارے میں سوچتی ہوں۔۔۔" المیرا نے اپنے دل کہ مقام پہ انگلی رکھ کر کہا۔۔ المیرا کی آواز میں نمی تھی۔۔۔ آنکھوں میں اذیت تھی شکوہ تھا۔۔۔ ایمان نے نظریں چرائی۔۔۔

المیرا اسے بھول جاؤ"!!

تمھیں لگتا ہے محبت کو بھلانا اتنا آسان ہے اور وہ تو محبت نہیں عشق ہے میرا، میرے لئے میرا سب کچھ تھا، میں چاہ کر بھی اسے بھلا نہیں پاتی جتنا اسے بھولنے کی کوشش کرتی ہوں وہ اتنا ہی یاد آتا ہے۔۔۔"

پلیز المیرا کوشش کرو!!! کوشش کرنے سے کیا کچھ نہیں ہو جاتا ہے، تم کب تک اسکی یادوں کے سہارے زندگی گزاروں گی؟ میری جان کسی کی یادوں کے سہارے ساری زندگی نہیں گزر سکتی، میری مانو تو جہان کو جواب دے دو، تم جانتی ہو وہ تم سے کتنی محبت کرتا ہے، پچھلے چار سالوں سے وہ تمھارے جواب کا منتظر ہے، آخر کب تک اسے یوں اپنے پیچھے خوار کرو گی؟ اسے ہاں میں جواب دے دو، وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا، وہ تمھاری دل سے عزّت کرتا ہے، دیکھنا وہ تمھارے دل سے شہری کی محبت کو نکال دے گا اور خود اس دل کا بادشاہ بن جائے گا وہ تمھیں بہت خوش رکھے گا، جہان کو اپنا نصیب سمجھ کر قبول کر لو، اس رب کی رضا پہ راضی ہو جاؤ، موو آن کرو اپنی لائف میں، ایک لڑکی کا اکیلے اس دنیا میں رہنا کتنا مشکل ہے تم اچھی طرح جانتی ہو، اس دنیا میں سروائیو کرنے کیلئے اسے ہمیشہ کسی مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ مضبوط سہارا جہان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، جہان ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے۔۔۔" ایمان چپ ہو گئی تھی المیرا نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ وہ جانتی تھی وہ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ ایمان نے بھی پھر کوئی بات نہیں کی۔۔۔ دونوں چپ تھی۔۔۔ اب ان کے درمیان خاموشی تھی۔۔ گہری خاموشی اور المیرا کی لائی ہوئی چیزیں یوہی پڑے پڑے ٹھنڈی ہو گئی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا جب اپنے بیٹے کو بیڈ پہ سوئے ہوئے دیکھا۔۔۔ دو گھنٹے ہو گئے تھے مگر ہادی کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

پارک سے نکل کر یوشع ہادی کو لے کر سیدھا ہوسپٹل گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر نے بتایا گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ کا بیٹا کسی خوف کے زیر اثر بے ہوش ہوا ہے دو سے تین گھنٹوں میں ہوش آجائے گا۔۔۔

اور اب اس کو گھر واپس آئے دو گھنٹے ہو گئے تھے مگر ہادی کو اب تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا ہادی کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھ گیا نیچے جھک کر اسکی پیشانی کو چوما۔۔۔ یوشع ہادی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ ماضی کی یادیں بار بار ذہن میں گھومتی تھی۔۔۔ اس نے اسے ایک سال خود سے دور رکھا تھا۔۔۔

اور اسے اِس بات پر آج تک پچھتاوا تھا۔۔۔

وہ اب اپنے بیٹے کو کبھی نہیں کھونا چاہتا تھا اور نہ ہی اسے خود سے دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اسے وہ دن بھی اچھے سے یاد تھا جب اپنے دوست کے گھر سے واپس آتے اس ایک سال کے ننھے بچے نے اس کے قدموں کو پکڑ کر اوپر چڑھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ بابا بابا کہہ کر اسے پکارا تھا اور وہی لمحہ تھا جب

اس کا دل پگھل گیا تھا۔۔وہ بالکل اس کی کاپی تھا۔۔۔اس نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر دیوانہ وار چوما تھا۔۔۔

وہ آج بھی اسے دیوانہ وار چومنے لگا تھا۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر اس کے گال کو چوما۔۔۔ تھوڑی دیر گزری تھی ہادی کی پلکوں پہ جنبش ہوئی یوشع اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔ہادی بند آنکھوں سے بابا پکارنے لگا۔۔۔

میرو بابا ادھر ہی ہے، آنکھیں کھولو شاباش!!!"وہ بس بابا بابا پکار رہا تھا اور اپنی گردن کو بائیں دائیں گھمانے لگا۔۔

میرو اٹھو!!!"یوشع اسکو اس طرح کرتے دیکھ ڈر گیا تھا

جب اچانک ہادی نے آنکھیں کھولی اور اٹھ کر ایک بار پھر یوشع کے گلے لگ کر رونے لگا تھا۔۔۔

بابا آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائے گے ؟؟"

یہ کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا!!!میں کیوں جاؤں گا آپ کو چھوڑ کر، میں کہیں نہیں جا رہا یہی ہوں آپ کے پاس اپنے بیٹے کے پاس۔۔۔"یوشع نے اسے خود سے دور کر کے اس کے آنسو صاف کئے تھے۔۔یوشع کو اب صحیح معنوں میں اندازہ ہوا تھا کہ ہادی کتنا ڈر گیا تھا۔۔۔

بہت مشکلوں سے یوشع نے ہادی کو چپ کروایا تھا مگر سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

یوشع بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے لیپ ٹوپ کو گود میں رکھے کام کر رہا تھا۔۔۔اس نے اپنے بیٹے کو دیکھا جو اس کے بازو کو پکڑے بازو پہ ہی سر رکھے بیٹھا اسے کام کرتا ہوا دیکھ رہا تھا۔۔۔یوشع نے ایک نظر اپنے موبائل پہ ڈالی جو گیارہ کا ٹائم بتا رہا تھا اب ہادی کافی حد تک سنبھل گیا تھا اور اس میں ہاتھ یوشع کا ہی تھا۔۔۔ ہادی بار بار ایک نظر لیپ ٹوپ کی سکرین کو دیکھتا تو کبھی یوشع کو۔۔۔یوشع نے بھی ہادی کی یہ حرکت نوٹ کی تھی مگر وہ پوری طرح اپنے کام میں بزی رہا اور ہادی کو لگ رہا تھا کہ شاید بابا مجھے اگنور کر رہے ہیں۔۔۔ بھلا ایسا بھی کبھی ہو سکتا ہے کہ یوشع اپنے بیٹے کو اگنور کریں۔۔۔؟؟

جب ایک بار پھر ہادی نے وہی حرکت دہرائی تو اس دفع یوشع نے بھی میرو کو دیکھ کر سمائل پاس کی اور ہادی کیلئے تو یہ بھی بہت تھا۔۔۔وہ واپس سے یوشع کے بازو پہ سر ٹکا کر بیٹھ گیا۔۔۔

بابا"!!

جی بابا کی جان!!! نیند آئی ہے کیا آپ کو؟؟؟"یوشع نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا اور پھر سے لیپ ٹوپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔

نہیں بابا مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے؟؟"

اب کی بار یوشع نے نہ ہی ہادی کی طرف دیکھا اور نہ ہی کچھ کہا بس اپنے کام میں بزی رہا۔۔۔وہ اپنے کام کو آخری ٹچ دے رہا تھا۔۔۔اس لئے کچھ نہیں کہا مگر معصوم ہادی کو لگا کہ شاید بابا نے بات نہیں کرنی۔۔۔ رونی صورت بنائی گئی۔۔۔

یوشع نے تقریباً پانچ منٹ بعد لیپ ٹوپ کو آف کر کے سائڈ پہ رکھا۔۔۔لائٹس آف کر کے زیرو نائٹ بلب آن کر کے بستر پر لیٹ گیا۔۔بیچارا میرو بس ابھی تک یہ ہی سوچ رہا تھا کہ آج بابا نے بات نہیں سنی کیونکہ آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ یوشع ہادی کی کسی بات کو اگنور کریں اور ہادی کے سوالوں کے جواب نہ دیں۔۔۔اب شاید ہادی سچ میں رو دیتا اگر یوشع ہادی کا سر اپنے بازو پہ نہ رکھتا۔۔۔

یوشع نے ہادی کو خود میں بھینچا۔۔۔اس کے ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کر کے اس کے ماتھے پہ بوسہ دیا۔۔۔

افف بابا!!"چھوڑے مجھے،میری ہڈیاں!!"یوشع نے مسکراتے ہوئے اس پہ اپنی گرفت ہلکی کی۔۔۔

ہمم تو اب بتاؤ کیا بات کرنی تھی آپ نے؟؟"

بابا مجھے لگا شاید آپ نے بات نہیں کرنی!!"ہادی نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اور آپ کو ایسا کیوں لگا؟؟؟"

وہ آپ نے جواب نہیں دیا تھا۔۔۔"

ایسا کبھی ہوا ہے میں نے اپنے بیٹے کی کسی بات کو اگنور کیا ہو؟؟؟"

نہیں بابا"!!!

تو چلو اب جلدی سے بتاؤ کیا بات کرنی تھی؟؟؟"

ہادی نے بتانا شروع کیا اور آج پارک میں المیرا سے ہوئی اپنی ملاقات کے بارے میں بتا دیا۔۔۔

یوشع اب چپ تھا۔۔۔وہ ایک لفظ نہیں بولا۔۔۔جب کافی دیر بھی یوشع نے کچھ نہیں کہا تو ہادی کو ہی بولنا پڑا۔۔۔

بابا کیا آپ کو میرا آنٹی سے ملنا اچھا نہیں لگتا؟؟؟"ہادی نے نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھا تھا یا شاید یوشع کے کچھ نہ کہنے پر۔۔۔

آپ کو آنٹی سے ملنا اچھا لگتا ہے؟؟؟"

جی بابا وہ بہت اچھی ہے، مجھ سے پیار کرتی ہے۔۔۔"

اوکے پھر آپ مل لینا!!میں آپ کی خوشی میں خوش ہوں۔۔۔"

سچ بابا"!!!

ہمم "!!!

ٹھینک یو بابا!!!"چند لمحے کیلئے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

بابا!!"اس نے دھیرے سے پھر پکارا۔۔۔یوشع دوبارہ کسی سوچ میں گم تھا کہ ہادی کے پکارنے پر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

ہمم بولو"!!!

بابا ہم واپس کراچی کیوں نہیں چلے جاتے؟ ہم یہاں کیوں رہتے ہیں؟ یہاں کوئی بھی نہیں ہے، بڑے پاپا، بڑی ماما، زاور اور وہ کیوٹ بے بی ذیان سب وہاں ہے، بابا مجھے یہاں نہیں رہنا، میرا یہاں دل نہیں لگتا، ہم سب کے پاس چلتے ہیں، میری تو ماما بھی نہیں ہے جو میرے ساتھ کھیلتی، میرا دل لگاتی، وہاں بڑی ماما ہے جو مجھے پیار کرتی ہے، میرے ساتھ کھیلتی ہے۔۔۔"ہادی نے یوشع کے سینے میں منہ چھپایا۔۔۔

اسے اپنی ماں کی کمی محسوس ہوتی تھی۔۔۔

یوشع کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھی۔۔۔

یوشع نے میرو کو اپنے گھیرے میں لیا۔۔۔۔

ہم وہاں نہیں جاسکتے۔۔۔ "

کیوں نہیں جاسکتے؟؟"میرو پیچھے ہوا۔۔۔

مجھے نہیں پتا مجھے جانا ہے، بس جانا ہے، مجھے بڑے پاپا کے پاس جانا ہے، مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔۔"میرو ضد کرنے لگا تھا۔۔۔

میں نے کہاناں ہم نہیں جاسکتے۔۔۔"یوشع نے پیار سے سمجھانا چاہا۔۔۔

مگر مجھے جانا ہے، جانا ہے، آپ مجھے بھیج دے، آپ مت جائے، میں بڑے پاپا کے پاس رہوں گا۔۔۔"

میرو ایک بار پھر ضد کرتے چیخا تھا۔۔۔

بس کر دو میرو!!جب کہا ہے نہیں جانا تو بس نہیں جانا، ایک بار کی سمجھ نہیں آتی، پیار سے منع کر رہا ہوں تو سنتے نہیں ہو اب اگر دوبارہ ضد کی تو مار پڑے گی۔۔۔"

آج یوشع نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔ان چار سالوں میں آج میرو نے یوشع سے پہلی بار ڈانٹ کھائی ہے۔۔۔

میرو یوشع سے پیچھے ہوا جب کہی جا کے یوشع کو اپنے لہجے کی سختی کا احساس ہوا۔۔۔اس نے ہادی کی آنکھوں میں دیکھا جو یکلخت نمکین پانی سے بھری تھی۔۔۔میرو کو بھی کہا عادت تھی یوشع سے ڈانٹ کھانے کی۔۔۔

آج پہلی بار ہادی نے اپنے باپ کے لہجے میں اتنی سختی محسوس کی تھی۔۔۔

اپنے بیٹے کو ڈانٹنے پر یوشع کے دل نے اس کو ملامت کیا مگر وہ بھی مجبور تھا۔۔۔

اسے غصہ اس بات پر نہیں آیا تھا کہ ہادی کراچی جانے کی ضد کر رہا ہے بلکہ اس بات پہ آیا تھا کہ ہادی نے یوشع سے دور جانے کی بات کی۔۔۔وہ کہہ رہا ہے کہ وہ یوشع کے بغیر رہ لے گا بڑے پاپا کے پاس۔۔۔

یوشع کا ہے بھی کون ہادی کے علاوہ جو اب ہادی نے بھی دور جانے کی بات کر دی۔۔۔

یوشع نے میرو کو خود کے قریب کرنا چاہا جس پہ وہ اور دور ہو گیا۔۔۔۔

میرو ادھر آؤ بیٹا!!!شاباش"!!!

مجھے نہیں آنا آپ کے پاس، آپ نے مجھے ڈانٹا ہے، مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔۔۔"وہ روتے ہوئے اور دور ہوا مگر اب کی بار یوشع نے ہاتھ بڑھا کر اسے خود کے قریب کر لیا تھا اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔اس کے ماتھے اور گال پہ بوسہ دیا اور اسے خود میں بھینچا۔۔۔

آئی ایم سوری!!میں ڈانٹنا نہیں چاہتا تھا مگر پتا نہیں چلا!!سوری بیٹا مگر آپ نے بھی تو مجھ سے دور جانے کی بات کی تھی، آپکو پتا ہے بابا آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے، بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں، اب دوبارہ مجھ سے دور جانے کی بات مت کرنا ہادی!!نہیں تو میری جان نکل جائیں گی۔۔۔"یوشع نے سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔

سوری بابا میں آپ کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا، ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گا۔۔۔"

ہم بڑے پاپا اور باقی سب کو یہی بلا لیتے ہیں پھر تو آپ کا دل لگ جائے گا ناں۔۔۔"

سچ بابا آپ سب کو یہاں بلا لیں گے؟؟؟"

ہاں جی!!کیوں نہیں؟؟ "

اوووو پھر تو بہت مزہ آئے گا۔۔۔"

ہاں بہت چلو اب سو جاؤ نہیں تو پھر صبح آنکھ نہیں کھلے گی۔۔۔"میرو نے یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔

ملنا پڑے گا تم سے آخر کون ہو تم؟جو میرے بیٹے کے قریب آنے کی کوشش کر رہی ہو،اگر تمھاری وجہ سے میرے بیٹے کو کوئی تکلیف پہنچی تو تم جو کوئی بھی ہو،اس صفاہستی سے نام مٹا کر رکھ دوں گا تمھارا۔۔۔"

یوشع دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔

تم زندگی ہو میری!!"یوشع نے میرو کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا۔۔۔

اور آپ میری!!"میرو نے سر اٹھا کر کہا۔۔۔

تم سوئے نہیں۔۔۔ "

نہیں بابا نیند نہیں آ رہی۔۔۔"یوشع نے اس کی نوٹنکی پر اس کا کان پکڑ کے ہلکا سا مروڑا۔۔۔

ہائے!!میرا کان"!!

نوٹنکی باز!!!"یوشع نے ہادی کے کان کو چھوڑا جو ہلکا سا مروڑے جانے پر ہی سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

ہادی نے دوبارہ یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

پرانی یاد بھی ذہن کے دریچے میں تازہ ہوئی تھی۔۔۔اس کا باپ بھی ایسے ہی اس کا کان پکڑ کر مروڑ دیتا تھا اور اس کی بھی نوٹنکی عروج پر ہوتی تھی۔۔۔آج اس کا بیٹا بھی ویسا ہی تھا۔۔۔

سوچتے ہوئے اس نے مزید ہادی کے گرد گرفت سخت کی۔۔۔

بس فرق اتنا تھا کہ وہ زیادہ تر ڈیڈ کا لفظ استعمال کرتا تھا۔۔۔بابا یا بابا جان بہت کم کہہ کر مخاطب کرتا تھا مگر ہادی وہ صرف بابا یا بابا جان ہی بولا کرتا تھا۔۔۔ڈیڈ لفظ اس نے آج تک استعمال نہیں کیا تھا۔۔۔

مس یو آلوٹ بابا جان!!!" چھت کو دیکھتے اس نے ایسے کہا جیسے سامنے اس کا باپ ہو۔۔۔۔

آپ مجھے بہت یاد آتے ہے۔۔۔" وہ نم پلکیں موند گیا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اگلے دن تقریباً رات نو بجے کراچی کے ڈیفنس علاقے میں عالیشان سے بنگلے میں لاؤنج میں ترتیب سے رکھے صوفوں میں سے ایک صوفے پر علی رف سے حلیے میں بیٹھا اپنے ڈیڑھ سال کے بیٹے ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اور گاہیں بگاہیں اپنی نگاہ سامنے سنگل صوفے پر بیٹھے چار سال کے زاور پہ بھی ڈال لیتا جو منہ پھلائے پچھلے آدھے گھنٹے سے بیٹھا تھا۔۔۔وجہ آئسکریم کھانے کی ضد کی گئی تھی اور ضد پوری بھی کر دی جاتی مگر زکام اور کھانسی کی وجہ سے علی نے آئسکریم کھانے سے سختی سے منع کیا تھا۔۔۔زیادہ ضد کرنے پر علی نے ڈانٹ دیا اور جب سے وہ اپنے باپ سے ناراض بیٹھا تھا۔۔۔

علی نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے زینب ہاتھ میں کافی کا کپ پکڑے نکل رہی تھی۔۔۔

زینب نے مسکرا کر علی کی طرف دیکھا۔۔۔

علی نے بھی جان سے زیادہ عزیز اپنی بیوی کو دیکھا جس نے زندگی کے ہر موڑ پر علی کا ساتھ دیا تھا پھر چاہے وہ موڑ غم کا ہو یا خوشی کا۔۔۔زینب نے کبھی علی کو تنہا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

علی نے بھی مسکراہٹ پاس کی۔۔۔۔زینب نے کپ لا کر علی کو دیا اور اس کے ساتھ ہی صوفے پر براجمان ہو گئی۔۔۔ذیان کو اپنی گود میں لیا اور اشاروں اشاروں میں زاور کے موڈ کا پوچھا۔۔۔علی نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔۔۔

رینب بھی چپ ہو گئی کیونکہ وہ جانتی ہے زاور علی کے علاوہ کسی کے قابو نہیں آتا۔۔۔زینب کے تو بالکل بھی نہیں۔۔۔وہ اب ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔۔علی نے کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے زاور کو دیکھا۔۔۔

زاور!!" علی نے پیار سے پکارا۔۔۔زاور نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا اور واپس سے نظریں جھکالی ....

بیٹا جو آپ نے ضد لگائی ہے وہ تو میں کبھی پوری نہیں کروں گا، میں نے کبھی آئسکریم کھانے سے منع کیا ہے؟ نہیں کیا ناں، میں منع کر رہا ہوں تو آپکی طبیعت کی وجہ سے، جب آپ ٹھیک ہو جاؤ گے، میں خود آپکو لے کر جاؤں گا پھر جتنی چاہے اتنی آئسکریم کھالینا، میں منع نہیں کروں گا۔۔۔ "

زاور نے نگاہیں اٹھا کر پھر اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔ علی نے زاور کی آنکھوں میں دیکھا جہاں آنسوں آنکھوں سے برسنے کو تیار تھے۔۔۔ علی کو افسوس ہوا شاید کچھ زیادہ ہی ڈانٹ دیا تھا۔۔۔

علی اسے مناتا اتنے میں علی کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔ علی نے سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر موبائل اسکرین کو دیکھا۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ اُمڈ آئی۔۔۔

وہ جانتا ہے دوسری طرف کون ہے؟؟

میں تو اپنے بیٹے سے بات کرنے لگا ہوں، اب اگر کسی نے اپنے بھائی سے بات کرنی ہے تو آ کر کر لے پھر مجھے مت کہنا کہ بابا بات نہیں کروائی۔۔۔" علی نے زاور کو دیکھ کر کہا۔۔۔ زینب نے بھی کال اسکرین کو دیکھا جہاں 'ہر دلعزیز' لکھا تھا۔۔۔

کال اٹھالی گئی۔۔۔ زاور ساری ناراضگی بھلائے علی کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

زینب کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آئی۔۔۔

علی کی توقع کے مطابق دوسری طرف میر ہادی تھا۔۔۔

السلام علیکم!!" میر و نے سلام کیا۔۔۔

سب نے مل کر جواب دیا۔۔۔ حال احوال پوچھا گیا۔۔۔

یاد آ گئی میرے بیٹے کو اپنے بڑے پاپا کی؟؟؟ "

جی پاپا!!میں تو بہت یاد کرتا ہوں آپکو مگر بابا بات ہی نہیں کرواتے۔۔۔"

تمھارے بابا کی تو کسی دن ایسی دھلائی کروں گا ناں کے ساری زندگی یاد رکھے گا۔۔۔"یوشع کے چہرے پر مسکراہٹ آئی کیونکہ اس نے علی کی بات سن لی تھی۔۔۔

زاور نے ہادی کو زبان چڑھائی جواب میں ہادی نے بھی زبان دیکھائی۔۔۔ہادی کی یہ حرکت یوشع نے بھی دیکھی اور سر جھٹک کے واپس سے اپنے لیپ ٹوپ پہ بزی ہو گیا۔۔۔

کہاں ہے تمھارے پیارے بابا جان "!!

علی نے دانت پیس کر پوچھا۔۔۔ہادی نے موبائل یوشع کی طرف کیا۔۔یوشع نے لیپ ٹوپ کو سائڈ میں رکھ کر موبائل کو ہاتھ میں لیا۔۔۔ہادی یوشع کی گود میں چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

اور سالے صاحب اگر آپ نے خود بات نہیں کرنی ہوتی تو ہادی کی ہی بات کروادیا کرو کیونکہ تم تو ہو گئے ہو بے وفا، تمھیں تو بات کرنی ہی نہیں ہوتی۔۔۔"یوشع کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔۔۔دائیں گال پہ پڑتا ڈمپل بھی مزید گہرا ہوا۔۔۔

ہاں تو میں تم سے کونسا بات کر رہا ہوں، زینب سے بات کرواؤ میری "!!!

اور اگر نہ کرواؤں تو؟؟؟"

کوئی بات نہیں میں ویسے ہی بات کر لیتا ہوں تم نہ دوں موبائل زینب کو۔۔۔"یوشع نے سلام کر کے حال احوال پوچھا۔۔۔

بھائی آپ کب آرہے ہو کراچی؟ واپس آجائے، ہادی کی بھی بہت یاد آتی ہے۔۔۔"

میں نہیں آسکتا اب واپس "!!!

آنہیں سکتے یا آنا ہی نہیں چاہتے؟؟" علی نے غصے سے تلخ لہجے میں پوچھا۔۔۔

مجھے نہیں معلوم اور مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔ "

کیوں نہیں کرنی؟؟؟" علی نے پھر اسی غصے سے پوچھا۔۔۔

علی پلیز!! میں نے کہا ہے ناں نہیں بات کرنی میں نے کوئی،

میں بس یہ کہہ رہا تھا کہ ہادی تم سب کو بہت یاد کرتا ہے، میں نے تو وہاں آنا نہیں ہے اور نہ ہی کبھی آؤں گا، اس لئے تم سب یہاں لاہور آجاؤ، ہم سب ایک ساتھ رہیں گے پھر ہادی کا بھی یہاں دل لگ جائے گا۔۔۔ "

اور تمھیں لگتا ہے وہاں شفٹ ہونا اتنا آسان ہے؟ یہاں کا سارا بزنس کون دیکھے گا؟ خود تم وہاں جا کے بیٹھ گئے ہو، سب میرے پہ چھوڑ دیا ہے۔۔" علی تو گویا آج جیسے پھٹ ہی پڑا تھا۔۔۔

بچے تو اب بس ان کی تکرار ہی سن رہے تھیں۔۔۔

علی زیادہ ضد بحث مت کرو، جیسا کہاں ہے ویسا کرو، پیکنگ کرو، وہاں سے سارا بزنس وائنڈ اپ کرو یا یہاں شفٹ کرو اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مینیجر کو سنبھال وادو، بیچ میں چکر لگا کر چیک کرتے رہنا، اینڈ ڈیٹس فائنل!! میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا جب یہاں آجاؤ گے جب بات ہو گی اور اب میں فون رکھ رہا ہوں۔۔۔ "

ایک منٹ یوشع یوسفزئی اب میری بھی سن لو، میں وہاں نہیں آؤں گا، اینڈ اٹس مائی فائنل!! اللہ حافظ "!!!

علی نے کال ڈراپ کر دی اور یوشع بس نفی میں سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

بابا!!!" ہادی یوشع کے سینے پر سر رکھے لیٹا تھا جب ہادی نے پکارا۔۔۔ یوشع نے آنکھیں کھولی۔۔۔

جی بابا کی جان "!!!

بابا!! کیا بڑے پاپا نہیں آئیں گے؟؟"

آپ کے بڑے پاپا ضرور آئیں گے۔۔۔"

مگر انہوں نے کہا تھا کہ وہ نہیں آئیں گے۔۔" ہادی نے سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔

آپ کے بڑے پاپا صرف بولتے ہیں، کرتے کچھ نہیں ہے، وہ ضرور آئے گا، مجھے امید ہے۔۔۔"

سچ میں بڑے پاپا اور زاور آئیں گے ناں؟؟"

ہاں جی ضرور آئیں گے۔۔۔"اب کی بار ہادی مسکرایا اور دوبارہ سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی۔۔۔۔

علی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھا تھا جب زینب بھی اس کے ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔۔۔وہ زاور کو سلا کر آئی تھی۔۔زیان بھی سو گیا تھا۔۔۔

علی!!!"زینب نے تھوڑی دیر بعد پکارا۔۔۔

ہمم"!!!

ایک بات پوچھوں؟؟؟"علی نے زینب کی طرف دیکھا۔۔۔زینب بھی علی کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

جانِ علی!!آپ کو کب سے اجازت کی ضرورت پڑ گئی؟؟؟"

وہ آپ غصے میں لگ رہے تھے۔۔۔"علی کے چہرے پر مسکراہٹ اُمڈ آئی۔۔۔۔

میری جان!!!میرا غصہ گھر سے باہر تک کا ہے اور تم پہ میں کبھی غصہ کروں یہ سوچنا بھی مت!!پوچھو کیا پوچھنا تھا؟؟؟"علی نے نرمی سے ہاتھ تھام کر کہا۔۔۔

آپ نے بھائی سے کیوں کہا کہ آپ نہیں آئے گے؟آپ تو خود بھی وہاں جانا چاہتے ہیں اور آپ کی تو ساری تیاریاں مکمل ہے پھر آپ نے کیوں کہا کہ وہاں شفٹ ہونا اتنا آسان نہیں ہے؟؟؟"علی کے چہرے پر بڑی جاندار سی مسکراہٹ آئی۔۔۔

میں نے خود ہی نہیں بتایا تھا اور بتاتا بھی تب جب آپ کا بھائی بتانے کا موقع دیتا، دیکھا نہیں تھا تم نے کیسے رعب دیکھا رہا تھا؟ پھر تھوڑا سا مجھے بھی غصہ آگیا بس اسی لئے نہیں بتایا۔۔۔"زینب نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

علی آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

ہاہاہا واقعی میرا کچھ نہیں ہو سکتا، اچھا تم ناں سب تیاری وغیرہ کر کے رکھنا بس تھوڑا بہت کام ہے وہ کر لوں پھر چلیں گے۔۔۔ "

جی ٹھیک ہے۔۔۔"

اور تم اتنی دور کیوں بیٹھی ہو، ادھر آؤ۔۔۔" علی نے زینب کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور وہ اس کی بانہوں میں سما گئی۔۔۔۔

وہ اپنے کیبن میں کھڑی فائلوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی اور پریشانی صاف اس کے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے کیبن کا ڈور نوک ہوا۔۔۔ اس نے اپنے کام میں مصروف یس کہا۔۔۔ وہ ڈور کھولتا وائٹ شرٹ 'بلیو پینٹ میں نکھرا نکھرا سا روم میں اینٹر ہوا اور اسکو فائلوں کو الٹ پلٹ کرتا دیکھ جہان کو ہنسی آگئی۔۔۔ اپنا

گلا کھنگار کر المیرا کو متوجہ کیا المیرا نے کالی گہری بڑی آنکھیں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا جہاں پہ جہان پوری شان سے سر جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

آج المیرا اس کو غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ گندمی رنگت!! فرنچ کٹ داڑھی!! بڑی کالی گہری آنکھیں!!! گھنی پلکیں!!! چوڑے شانے!!! جہان ہر لحاظ سے پرفیکٹ اور کسی بھی لڑکی کا آئیڈیل ہو سکتا تھا۔۔۔

المیرا جہان کو دیکھنے میں مصروف تھی جب جہان نے المیرا کے کچھ نہ بولنے پر نظر اٹھا کر المیرا کو دیکھا۔۔۔ المیرا کو خود کو دیکھتا پا کر مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی۔۔

آج زیادہ پیارا لگ رہا ہوں کیا جو آپ ایسے دیکھ رہی ہے؟؟" جہان کے دیکھنے اور پھر بولنے پر المیرا نے گڑبڑا کر نظریں جھکائی۔۔۔ ایک گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔۔۔

کوئی کام تھا آپ کو؟؟" اس نے نظر اٹھا کر جہان کو دیکھا جو پھر سے نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

نہیں مجھے کوئی کام نہیں ہے مگر آپ مجھے کچھ پریشان سی لگ رہی ہے؟ اگر آپ چاہے تو شیئر کر سکتی ہے؟؟" وہ اب نظر اٹھا کر بات کر رہا تھا۔۔۔

وہ جعفر صاحب کی فائل نہیں مل رہی، پتا نہیں کہاں رکھ کر بھول گئی ہوں، مل ہی نہیں رہی، سر نے منگوائی ہے انہیں دینی ہے۔۔۔ "

وہ فائل یہ رہی، آپ نے ہی مجھے دی تھی اور آپ ہی بھول گئی۔۔۔" جہان نے ہاتھ میں پکڑی فائل المیرا کی طرف بڑھائی۔۔۔

ٹھینک یو سو مچ!! آپ میری بہت ہیلپ کرتے ہیں۔۔۔"

اس میں ہیلپ کی تو کوئی بات نہیں ہے، آپ یہ فائل سر کو دے دیں، میں چلتا ہوں۔۔۔" یہ کہہ کر وہ روم سے نکل گیا مگر المیرا اب بھی ویسے ہی کھڑی دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔

کتنے سالوں سے میری ہیلپ کرتے آرہے ہیں، جہاں بھی کوئی مشکل ہو ہر جگہ میری ہیلپ کی ہے اور کبھی احسان نہیں جتاتے، مجھے سمجھ نہیں آتی آپ کو ہاں کہوں یا منع کر دوں۔۔۔" اپنے خیالوں کو جھٹک کر وہ فائل لے کر سر کے آفس کی طرف چل دی۔۔۔

آج سب اس کیوٹ سے چار سالہ بچے کو دیکھ رہے تھیں جو سب کے پاس جا جا کر ان سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ سب ہی اس کو دیکھ کر خوش تھیں۔۔۔۔

آج یوشع ہادی کو سکول کے بعد اپنے آفس لے آیا تھا۔۔۔ ان چند مہینوں میں آج فرسٹ ٹائم ہادی یوشع کے آفس آیا تھا۔۔۔ سب ہی اس کو دیکھ کر حیران تھے کہ یہ کون ہے؟؟ کیونکہ کوئی بھی ہادی اور یوشع کا رشتہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ یوشع کے ہادی کا تعارف کروانے پر تو جیسے سب کے منہ حیرت سے کھل گئے

تھیں۔۔۔کسی کو یقین نہیں تھا کہ ہادی یوشع کا بیٹا ہے۔۔۔ان چند مہینوں میں کسی کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ یوشع میرڈ ہے اور چار سال کا بیٹا بھی ہے۔۔۔جو لڑکیاں اس آفس میں یوشع پہ اپنا دل وارتی تھی آج تو جیسے بیچاریوں کا دل ہی ٹوٹ گیا تھا اور اب سب ہادی کو دیکھ رہے تھیں جو باپ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔۔

یوشع اپنے روم میں بیٹھا ہادی کو ہی دیکھ رہا تھا جس کی باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ کبھی ایک کے پاس بھاگتا تو کبھی دوسرے کے پاس!!!یوشع نے ٹائم دیکھا اس کے گھر جانے کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔وہ چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔موبائل'واٹلٹ'گاڑی کی چابیاں اٹھاتے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

میر ہادی!!!"ہادی نے مڑ کر یوشع کو دیکھا اور بھاگتا ہوا آ کے یوشع کی گود میں چڑھ گیا۔۔۔

میں آپ کو اس لئے لایا تھا کہ آپ یہاں کسی کو بھی کام نہ کرنے دو،شرارتیں کرتے رہو۔۔"یوشع نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔۔

بابا!!میں نے شرارتیں کہا کی ہے؟میں تو بس باتیں کر رہا تھا۔۔۔"اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔۔

اچھا جی تو کر لی باتیں "!!!

نہیں آپ نے کرنے ہی کہا دی ہے؟؟؟"ہادی نے آنکھ ونک کر کے ہنس کر جواب دیا۔۔۔۔

اور جو اتنی دیر سے آپ باتیں کر رہے ہو، وہ کیا میں کر رہا تھا؟؟؟ "

شاید!!!ہادی نے شرارتی سا جواب دیا۔۔۔

اوکے میں باتیں کر رہا تھا، آپ نے تو کی ہی نہیں، آپ تو ہے ہی معصوم!!"وہ خود بھی مسلسل اپنے بیٹے کو جوابوں پر مسکرا رہا تھا۔۔۔

ہاں جی میں بہت معصوم ہوں۔۔۔"اس نے پھر آنکھیں پٹپٹائی۔۔۔یوشع گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

اب گھر چلے، پھر آپ نے ہوم ورک بھی کرنا ہے۔۔۔ "

ہاں جی بابا چلے!!! مگر میں نے گھر جانے سے پہلے آئسکریم کھانی ہے۔۔۔"پھر وہی آئسکریم کی فرمائش۔۔۔

اوکے اور کچھ"!!!

نہیں بس"!!!

سارے ایمپلائز تو آج یوشع کا یہ روپ دیکھ کر حیران تھیں انہیں معلوم نہیں تھا کہ یوشع ایسے بھی بات کر سکتا ہے؟ نہیں تو آفس میں تو جیسے سب کی شامت ہی آئی رہتی تھی۔۔۔۔

یوشع اپنی سیکرٹری کو کچھ ہدایتیں دیتا ہادی کو لے کر آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔۔

ان دونوں کا پیار دیکھ کر سب کے ہی چہروں پر مسکراہٹ تھیں۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھے اپنے دوست حماد کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔۔۔وہ ابھی بزنس کی گفتگو سے فری ہوا تھا۔۔۔ہادی یوشع کے برابر آکر بیٹھا۔۔۔

السلام علیکم چاچو!!"ہادی نے حماد کو سکرین پر دیکھ کر مسکراتے ہوئے سلام کیا۔۔۔

وعلیکم السلام!!میرے شیر!!کیسی طبیعت ہے؟؟"حماد نے جوش سے پوچھا۔۔۔وہ ہادی کو دیکھ کر واقعی خوش ہوا تھا۔۔۔وہ اکثر اس کے ساتھ باتیں کرتا رہتا تھا۔۔۔اسے ہادی بے حد پسند تھا۔۔۔

میں بالکل ٹھیک ہوں، آپ کیسے ہیں؟؟؟ "

الحمدللہ!!میرے شیر کی دعائیں ہے۔۔۔"یوشع ان کی گفتگو پر مسکرا رہا تھا۔۔۔

آپ کہتے ہے میں شیر ہوں، اور بابا مجھے کہتے ہیں میں سوکھی لکڑی ہوں۔۔۔"اس نے یوشع کو دیکھ کر کہا۔۔۔یوشع اور حماد دونوں نے زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔

غلط تو نہیں کہتے بابا!!آپ کھایا پیا کریں پھر آپ ببر شیر ہو جائیں گے، ویسے آپ میرے شیر ہی ہے، چاچو کی جان"!!!

کھاتا تو ہوں میں!!!"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

اور کتنا کھاتے ہو اب یہ بھی بتادو؟؟؟"یوشع نے ہادی کے بال بگاڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں آدھی روٹی کھاتا ہوں۔۔۔"اس نے معصومیت سے بتایا۔۔۔

ارے اتنی زیادہ!!! آپ کا پیٹ نہیں پھولتا؟؟؟"حماد مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔۔

چاچو!! آپ میرا مزاق اڑا رہے ہیں؟؟؟"اس نے اپنی چھوٹی ناک کو پھلایا تھا۔۔۔

ارے میری توبہ!! میں اپنے شیر کا مزاق کیوں اُڑاؤں گا؟؟"وہ اب بھی ہنس رہا تھا۔۔۔

پھر آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟؟"ہادی تو جیسے برا مان رہا تھا۔۔۔

آپ کو پتا ہے چاچا کو خوش رہنے کی عادت ہے، آپ کے بابا کی طرح سڑا ہوا منہ بنا کر نہیں رکھتے۔۔۔"اب کی بار ہادی کھکھلایا تھا۔۔۔

جی نہیں!! میرے بابا منہ نہیں بناتے۔۔۔"ہادی نے اپنے باپ کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا جب کہ یوشع حماد کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں آپ کے بابا تو بہت اچھے ہیں۔۔۔"حماد نے تعریف کی۔۔۔

جی میرے بابا دنیا کے بیسٹ بابا ہے۔۔۔"ہادی نے اوپر کو اٹھتے یوشع کے گال کو چوما۔۔۔

اور چاچو کی کسّی؟؟"حماد نے معصومیت سے پوچھا۔۔۔

جب آپ مجھ سے ملنے آئے گے جب آپ کو دُوں گا۔۔۔"

اچھا جی!! مجھے آنے میں وقت لگے گا، آپ مجھے فلائنگ کسّ دے!!!" حماد نے کہا تو ہادی نے اسے فلائنگ کِسّ دی۔۔۔ جواباً حماد نے بھی یہی عمل دہرایا۔۔۔

اپنے چاچو سے پوچھو کہ کب شادی کر رہے ہیں؟؟ "

ہاں چاچو آپ کب میرے لئے چاچی لا رہے ہیں؟؟ "

ابھی چاچو کا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے، چاچو سنگل ہی ٹھیک ہے۔۔۔ "

آخر کب تک سنگل رہو گے حماد!! اپنی ٹھرک ختم کرو اور شادی کرو، گھر بساؤ اپنا۔۔۔ "

تمہیں پتا ہے میں ٹھرک نہیں کرتا، میں بہت شریف آدمی ہوں۔۔۔ "

بس بس!! جتنے تم شریف ہو، اور جتنی تمہاری لڑکیوں سے دوستی رہ چکی ہے، میں سب جانتا ہوں۔۔۔"

یوشع نے شرم دلوانا چاہی۔۔۔

اب ایسا بھی نہیں ہے، ایک دو سے ہی دوستی ہوئی تھی بس!! پسند نہیں آئی تو چھوڑ دی، نخرے بہت تھے یار!! اب اتنے نخرے حماد ابراہیم سے نہیں اٹھائے جاتے۔۔۔"ہادی بس اب خاموشی سے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔۔۔

جب بیوی آجائے گی جب پوچھوں گا کہ اب کتنے نخرے اٹھا رہے ہو؟ وہ کتنا تمہیں اپنے اشاروں پر نچائے گی اور تم ناچو گے۔۔۔"حماد نے قہقہہ لگایا۔۔۔

یار اسی لئے تو شادی نہیں کرتا کہ پھر بیوی کے اشاروں پر ناچنا پڑے گا۔۔۔"اب کی بار یوشع نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

ویسے اس بار تو تم سیریس تھے، پھر کیا بنا اس کا؟؟؟ "

اب بچے کے سامنے ساری باتیں پوچھے گا، شرم کر!!!"اس نے کہتے ساتھ ہادی کو زبان دکھائی کیونکہ وہ بھی کافی دیر سے یہی عمل کر رہا تھا۔۔۔

اس کی سب سے زیادہ ہادی کے ساتھ بنتی تھی۔۔۔زاور کے ساتھ وہ اتنا اٹیچ نہیں ہوا تھا۔۔۔ہادی کی عادت تھی جلدی گھل مل جانے کی جب کہ زاور اتنی جلدی نہیں گھلتا تھا۔۔۔ہادی کے ساتھ سب کو ایک الگ ہی قسم کی اپنائیت تھی۔۔۔اس کی معصومیت!!یا وہ بہت پیارا تھا۔۔۔سب کا دل کرتا تھا اسے پیار کرنے کو۔۔ہادی حماد سے باتیں کرتا رہتا تھا جب کہ زاور اتنی نہیں کرتا تھا۔۔۔

بتا دے کچھ نہیں ہو رہا۔۔۔"

یار بات چل رہی ہے، دیکھو بات بن جائیں۔۔۔ "

اللہ کریں اب گھر بسا لے، نہیں تو کنوارا ہی مرے گا، ایویں اپنی جوانی برباد کرنے پر تُلا ہے۔۔۔ "

وہ تو تُوں بھی کرنے پر تُلا ہے۔۔۔"حماد بھی جیسے سیریس ہوا تھا۔۔۔

میں کچھ نہیں کر رہا۔۔۔ "

اکتیس سال کے ہو، گھر بسا سکتے ہو تم۔۔۔"

حماد اب دوبارہ مت بولنا!! مجھے ایک شادی کا ایکسپیرینس اچھے سے ہو چکا ہے، مزید کسی ایکسپیرینس کی ضرورت نہیں ہے، میں اپنے بیٹے کے ساتھ خوش ہوں، مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"یوشع نے قطعی لہجے میں کہا۔۔۔ہادی ان کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

وہ ایکسپیرینس نہیں تھا۔۔۔"حماد نے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

حماد!! چپ ہو جاؤ، میری دوسری شادی کا نام مت لو، مجھے نہیں کرنی۔۔۔"حماد گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

اچھا بابا اچھا!!"حماد نے ہاتھ جوڑے تھے۔۔۔

بس تُوں مجھے اپنی خوشخبری سنا دیں، تُوں بھی تیس کا ہو رہا ہے، اب تک تو تیرا ابھی ایک بچہ ہو جانا چاہیے تھا، نہیں بلکہ دو تو ہونے چاہیے تھیں۔۔۔"حماد پھر گہری سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

اگر نصیب میں ہوا تو ضرور سناؤں گا۔۔۔"حماد پھر ہادی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔

آپ ایک روٹی کھانے کی کوشش کیا کرو، میرا بچہ "!!!

چاچو کھائی نہیں جاتی۔۔۔"اس نے پھر منہ بنایا تھا۔۔۔

تم نے اسے ڈاکٹر کو دکھایا تھا؟؟"وہ پھر یوشع سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

ہاں!!وہ کہتے ہیں سب ٹھیک ہے، تھوڑا بڑا ہو گا تو صحت بھی ٹھیک ہو جائے گی، بس کچھ سیرپ وغیرہ دیئے تھیں وہ پلاتا ہوں۔۔۔"یوشع نے ڈیٹیل بتائی۔۔۔

اس کی ماں ہوتی تو یہ اتنا ویک نہ ہوتا۔۔۔"حماد نے ایک عام سی بات کہی تھی مگر ہادی دل پر لے گیا تھا۔۔۔

ماں!!"ہادی بڑبڑایا۔۔۔اس نے یوشع کے بازو پر سر ٹکا دیا۔۔۔

کیا ہوا میرے شیر کو؟؟؟"حماد نے اس کی اُتری شکل دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں!!!"وہ یوشع کے بازو میں مزید چہرہ چھپا گیا تھا۔۔۔یوشع نے اسے دیکھ کر اپنے لب کاٹے۔۔۔

میرا بچہ!!!"یوشع نے اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا اسے اپنی ماں کی کمی کبھی کبھار بہت محسوس ہوتی تھی۔۔۔

وہ جب سکول میں اپنے ساتھ کے بچوں کو ان کے ماں باپ کے ساتھ دیکھتا تھا۔۔۔اس کی زندگی میں ماں کی کمی کا خلاء بھرتا تھا۔۔۔یوشع اسے زیادہ اس کی ماں کی یاد نہیں آنے دیتا تھا مگر وہ محسوس کرتا تھا۔۔۔اسے پھر بھی یاد آتی تھی۔۔۔

میرے شیر!!میری طرف دیکھو!!تمہیں ایک کھیل دیکھاتا ہوں!"حماد نے اس کا موڈ بہتر کرنا چاہا۔۔۔

ہادی نے کن انکھیوں سے حماد کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ اسے اب کچھ فنی چیزیں دیکھا رہا تھا۔۔۔ہادی ہنسنے لگ گیا تھا۔۔۔یوشع نے اس کے بال چومے۔۔۔

میرے شیر !!!ایسے ہی کھکھلاتے رہا کرو، اُداس اچھے نہیں لگتے۔۔۔ "

جی چاچو!!!"وہ گردن جھکا گیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے حماد!!پھر بات ہو گی، میں اسے سلاؤں، پھر اس سے صبح اٹھا نہیں جاتا، اِس کا وقت ہو گیا ہے سونے کا۔۔۔ "

ہاں چل ٹھیک ہے، میرا بچہ اپنا خیال رکھوں، کھاؤ پیوں اور تھوڑے موٹے ہو جاؤ، پھر چاچو کی شادی پر سربالا بھی تو بننا ہے۔۔۔ "

سربالا!!وہ کیا ہوتا ہے؟؟"ہادی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

شادی پر دُلہے کے ساتھ ایک چھوٹا دُلہا ہوتا ہے۔۔۔۔"حماد نے اس کے علم میں اضافہ کرتے جواب دیا۔۔۔

اچھا!!پھر بابا کی شادی پر کون سربالا بنا تھا؟؟؟"ہادی نے تجسس سے پوچھا۔۔۔حماد نے ایک نظر یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ اسے گھور رہا تھا۔۔۔حماد نے تھوک نگلا۔۔۔

بابا!!آپ کی شادی پر کون سربالا بنا تھا؟؟"وہ یوشع کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کی شادی ہوئی کن حالات میں تھی۔۔۔

میری شادی پر کوئی سر بالا نہیں تھا۔۔۔"یوشع نے بتایا۔۔۔

اور ایسا کیوں؟؟؟ "

کیونکہ آپ کے بابا کی شادی پر کوئی چھوٹا بچہ نہیں تھا، اس لئے۔۔۔"اب کی بار حماد نے بتایا تھا۔۔۔

اچھا!!اور بابا!! آپ کی شادی کی مووی کیوں نہیں ہے؟میرے دوست مجھے بتاتے ہیں کہ وہ اپنے ماما بابا کی شادی کی مووی دیکھتے ہیں۔۔۔"اس کے سوال پیچیدہ ہوتے جا رہے تھیں جس کے جواب ان کے پاس موجود نہیں تھیں۔۔۔

یوشع حماد کو گھورنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اگر ہادی نہ ہوتا تو وہ اسے دس گالیاں سنا چکا ہوتا۔۔۔

اگر وہ سر بالے کی بات نہ کرتا تو ہادی کا ذہن اِس طرف نہیں جاتا۔۔۔

بابا بتائے ناں؟؟"ہادی بضد تھا۔۔۔

آپ کے بابا کی شادی پر کوئی مووی میکر نہیں ملا تھا، اس لئے۔۔۔ "

کیوں؟؟؟"حماد کا دل کیا وہ بس اپنا ماتھا پیٹ لے اور یوشع کا دل کر رہا تھا وہ حماد کا گلہ دبا کر قصّہ ہی ختم کر دیں۔۔۔

اُس وقت مووی میکر شارٹ ہو رہے تھیں۔۔۔ "

تو آپ نے موبائل میں ویڈیو کیوں نہیں بنائی؟؟؟"یوشع اب کی بار باقاعدہ اپنا ماتھا پیٹ چکا تھا۔۔۔حماد کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

تُوں مل جا مجھے!!!"اس نے حماد کو دبّے لفظوں دھمکایا۔۔۔

میرا بیٹا اب آپ کو سو جانا چاہیے۔۔۔"یوشع نے اسے بہلانا چاہا۔۔۔

نہیں!!مجھے بتائے آپ نے ویڈیو کیوں نہیں بنائی؟؟؟"وہ اب ضد کر رہا تھا۔۔۔

بنائی تھی بیٹا!!بابا کے موبائل میں ہو گی۔۔۔"یوشع نے چونک کر حماد کو دیکھا۔۔۔

مگر بابا نے تو کبھی نہیں دکھائی؟؟"وہ باری باری دونوں کو دیکھ رہا تھا جب کہ یوشع کی سوالیہ نظریں حماد پر جمی تھی وہ اپنے موبائل پر جھکا ہوا تھا۔۔۔

اس نے ایک تصویر نکال کر ان کے سامنے کی۔۔۔

یہ والی!!!"یوشع نے تصویر دیکھ کر بے اختیار سانس خارج کی۔۔۔

بابا!!کہ موبائل میں یہ والی تصویریں ہو گی آپ دیکھ لینا، آپ کے بابا کی شادی تھوڑی سادگی سے ہوئی تھی، اس لئے زیادہ تصویریں نہیں لی تھی۔۔۔ "

اور ایسا کیوں؟ بابا تو امیر ہے، پھر شادی سادگی سے کیوں؟؟؟"اس کے سوال بڑھتے جا رہے تھیں۔۔۔۔

کیونکہ اس وقت آپ کے دادا ابو بیمار تھے۔۔۔ "

اوووا چھا!!!اب سمجھ آئی۔۔۔"ہادی مطمئن ہو گیا تھا۔۔۔وہ دونوں اچھے سے جانتے تھے کہ وہ دونوں ہی اِس وقت جھوٹ سے کام لے رہے ہیں کیونکہ ہادی کو وہ کبھی بھی حقیقت نہیں بتا سکتے تھے۔۔۔نہ اب نہ ہی چند سالوں بعد اس کے جوان ہونے کے بعد بھی نہیں۔۔۔

اور جو تصویر حماد نے دکھائی وہ یوشع کی انگیجمنٹ کی تصویریں تھی۔۔۔جس کو انہوں نے شادی کا نام دے دیا تھا۔۔۔

اور انگیجمنٹ بھی کسی اور لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی۔۔۔اس کے ساتھ نہیں جو ہادی کی ماں تھی مگر اس کے پاس اس کی ماں کی تصویر بھی تھی وہ اسے دکھا دے گا اور وہ مطمئن ہو جائے گا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ آرام کرو، اپنا خیال رکھنا میرے شیر !!لو یو میرا بچہ !!!"اس نے ساتھ میں کِسّ بھی دی تھی۔۔۔ہادی نے بھی دی اور پھر لیپ ٹاپ کی سکرین آف ہو گئی۔۔۔

بابا!!تصویریں دکھائے ناں!!!"وہ یوشع کے بازو سے لگے لاڈ سے کہہ رہا تھا۔۔۔

کل دکھاؤں گا، ابھی رات ہو رہی ہے، آپ کو سو جانا چاہیے، ورنہ صبح سکول ٹائم آنکھ نہیں کھلتی۔۔۔"وہ اسے لے کر لیٹ گیا تھا۔۔۔

مگر بابا!بس ماما کی دکھا دیں "!!!

میرو!!کل دکھاؤں گا، آپ ابھی سو جائے۔۔۔"

پلیز بابا!!!وہ التجا کر رہا تھا۔۔۔یوشع نے ایک نظر اس کے اُترے چہرے کو دیکھا۔۔۔وہ سب برداشت کر سکتا تھا مگر اپنے بیٹے کا اُترا چہرہ نہیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی نہیں۔۔۔یوشع نے موبائل اٹھا کر مطلوبہ تصویر ڈھونڈی۔۔۔اس کے پاس ماہی کی تصویر نہیں مل رہی تھی۔۔۔

وہ پریشان ہو رہا تھا۔۔۔اسے یاد آتا تھا اس کی انگیجمنٹ پر ماہین (ہادی کی ماں) نے ایک بھی تصویر نہیں بنائی تھی۔۔۔

اور ساری کہانی بھی اس کی انگیجمنٹ سے ہی شروع ہوئی تھی۔۔۔

اس کے موبائل میں اُس عورت کی ڈھیروں تصویریں تھی جس کو اس نے اپنی زندگی میں سب سے زیادہ چاہا۔۔۔جس کے ساتھ اس کی انگیجمنٹ ہوئی۔۔۔جس کے ساتھ اس کا نکاح بھی ہونے والا تھا مگر قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔۔۔اپنی ماں کے بعد اس نے کسی سے محبت کی تھی تو وہ وہی عورت تھی جو آج اس کے پاس نہیں تھی۔۔۔جو دور دور تک کہی نہیں تھی بات اگر اُس عورت کی تصویروں کی ہوتی تو وہ ہادی کو کب کی دکھا دیتا مگر وہ اُس عورت کی تصویریں ہادی کو کبھی نہیں دیکھا سکتا تھا۔۔۔کیونکہ اس کے بعد ہادی کے اَن گنت سوال شروع ہو جاتے کہ یہ کون ہے؟ اور وہ ان سوالوں کے جواب کبھی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔ہادی اکثر اس کے موبائل میں گیمز کھیلتا رہتا تھا مگر وہ کبھی اس کی گیلری میں نہیں گیا تھا اور اگر وہ چلا بھی جاتا تو وہ جب بھی اُس عورت کو نہیں دیکھ سکتا تھا کیونکہ یوشع کے دل کے ایک کونے کی طرح وہ

عورت بھی کسی ایک پرائیویٹ فولڈر میں قید تھی۔۔۔ جس میں بس وہی جھانک سکتا تھا باقی کوئی نہیں۔۔۔ اس کے دل میں بھی کوئی نہیں جھانک سکتا تھا۔۔۔

اس کے پاس ماہی کی کونسی تصویر ہو سکتی ہے جس میں وہ اتنا تیار ہو کہ ایسا لگے جیسے اس کی شادی ہو رہی ہے؟؟؟" وہ سوچ رہا تھا جب کہ ہادی منتظر نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا پھر اچانک اسے ایک فنکشن کی تصویریں یاد آئی۔۔۔ وہ ان کے ریلیٹوز میں سے کسی کے تھا۔۔۔ اس میں خود اس نے مسکراتے ہوئے اس کی تصویریں کلک کی تھی۔۔۔ اس نے ان تصویروں کو ڈھونڈا۔۔۔ آخر محنت کے بعد اسے وہ تصویریں مل ہی گئی تھی۔۔۔ اس نے شکر کا سانس خارج کرتے موبائل کی اسکرین ہادی کی نم نگاہوں کے سامنے کی۔۔۔

وہ ایک خوش شکل خوبصورت نوجوان لڑکی تھی۔۔۔

براؤن بال۔۔۔ تیکھے نین نقش۔۔۔ پھولے پھولے سے گال اور وہ اتفاق سے اس وقت لال ساڑھی زیب تن کئے ہوئے تھی۔۔۔

بابا جان!! ماما کتنی پیاری ہے ناں؟؟؟" ہادی موبائل کی اسکرین کو چوم گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے ہاتھ میں موبائل تھامے رکھا۔۔۔ وہ آگے پیچھے کر کے اپنی ماں کی تصویریں دیکھنے لگا۔۔۔ یوشع خاموشی سے اس کے چہرے کے بکھرتے رنگوں کو دیکھے گیا۔۔۔۔

بابا!! آپ اپنی دکھائے ناں "!!!

باقی آپ کل دیکھ لینا، اب سو جاؤ۔۔۔"اس نے موبائل آف کر دیا۔۔۔

بابا پلیز "!!!

میرا بچہ !!ضد نہیں کرتے ناں!!بابا نے کئی بار سمجھایا ہے، اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی، میں نے ایک بار آپ کی بات مان کر اپ کو آپ کی ماما کی تصویریں دکھادی ہے، اب آپ میری بات مان لیں، باقی کی کل دیکھ لینا۔۔۔"

ٹھیک ہے بابا جانی!!! جیسے آپ کہے۔۔۔"وہ جلدی سمجھ بھی جایا کرتا تھا۔۔۔

آپ کل مجھے لازمی دکھایئے گا۔۔۔"

ٹھیک ہے پکا دکھاؤں گا، اب آپ آنکھیں بند کر لے۔۔۔"اس کے بازو پر سر رکھے اس نے فوراً آنکھیں بند کی تھی۔۔۔یوشع نے مزید اسے خود کے قریب کر لیا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان میں تمھیں کہہ رہی ہوں اگر تم نے زیادہ دیر کی ناں تو میں تمھیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی پھر آتی رہنا خود ہی۔۔۔"المیرا نے غصے سے کہا۔۔۔

اوو ورئیلی تم اکیلی چلی جاؤ گی؟؟"ایمان نے ایک آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

ہاں چلی جاؤں گی۔۔۔"المیرا نے بھی سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو پھر دیکھتے ہیں آج تم اکیلی جاتی ہو یا نہیں؟؟"ایمان کو معلوم ہے المیرا کبھی اکیلی نہیں جائے گی...

ہاں دیکھ لینا!!"اور وہ دونوں شوپنگ مال کے گیٹ سے اندر داخل ہو گئے۔۔۔۔

وہ دونوں شوپنگ کرنے آئی تھی۔۔۔یاں یو کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ ایمان آئی تھی اور المیرا کو اپنے ساتھ زبردستی ضد کر کے لائی تھی۔۔۔شام کا وقت تھا۔۔۔المیرا نے آنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ نہیں جائے گی مگر ایمان زبردستی لے آئی کہ پلیز چلو!!ہم جلدی آجائیں گے،زیادہ لیٹ نہیں کریں گے۔۔۔۔

وہ دونوں اندر چلی گئی تھی۔۔۔

جب یوشع بھی ہادی کے ساتھ مال میں اینٹر ہوا تھا۔۔۔

کسی جانے مانے احساس کے تحت رک گیا۔۔۔اِدھر اُدھر دیکھا مگر کوئی شناسا چہرہ نظر نہ آیا۔۔۔

وہ وہیں آنکھیں موندیں کھڑا ہو گیا اور اس احساس،اس خوشبو کو محسوس کرنے لگا۔۔۔

وہی خوشبو جو کئی سال پہلے اس کی پسندیدہ ہوا کرتی تھی اور شاید آج بھی وہی تھی۔۔۔

زندگی ایک بار پھر کئی سال پیچھے لے کر چلی گئی تھی۔۔۔وہ ہنسی۔۔۔وہ آنکھیں۔۔۔وہ خوشبو۔۔۔وہ روتی آنکھیں۔۔۔وہ گلے سے لگنا۔۔۔اور۔۔۔پھر جدائی کا ان کے درمیان حائل ہو جانا۔۔۔

دل میں پھر تڑپ اٹھی۔۔۔اس نے دوبارہ آنکھیں کھول کر اِدھر اُدھر دیکھا مگر اس دفعہ بھی کوئی نظر نہ آیا۔۔۔

ایک پر اسرار ہلکی مسکراہٹ نے یوشع کے لبوں کا احاطہ کیا اور بے اختیار اس کے لبوں سے جانِ یوشع نکلا۔۔۔

کیا وہ یہاں ہے؟؟؟ "

اس نے خود سے سوال کیا مگر اگلے پل خود ہی اپنے خیالوں کی نفی کر دی۔۔۔

وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے؟؟"یوشع اپنے خیالوں اور اس احساس سے باہر میرو کے پکارنے پر نکلا تھا۔۔۔

بابا کیا ہوا؟ آپ رک کیوں گئے؟ چلیں نا "!!!

ہمم!!ہاں چلو!!!"ایک سحر سا تھا جو ٹوٹا تھا۔۔۔

اور گزری یادوں کی تکلیفیں تھی جو ساتھ نہیں چھوڑا کرتی تھی۔۔۔

وہ بھی میرو کا ہاتھ پکڑ کے آگے بڑھ گیا۔۔۔

ہادی یوشع کو ضد کر کے شاپنگ مال لایا تھا کہ بابا مجھے اپنے فرینڈ کیلئے گفٹ لینا ہے چلیں !!!

اور ایسا ہو سکتا ہے کہ میرو کوئی فرمائش کرے اور یوشع پوری نہ کرے۔۔۔

اس لئے یوشع بھی ہادی کو لے آیا کہ اپنی پسند سے جو لینا ہے لے لینا۔۔۔

دونوں ہی اپنی اپنی شاپنگ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

ایک طرف المیرا اور ایمان!!!

اور دوسری طرف یوشع اور میر ہادی!!!

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی انہیں شوپنگ کرتے کہ المیرا نے بولنا شروع کر دیا۔۔۔

یار ایمان کتنی دیر لگاؤ گی؟ جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔۔"

کیا ہے؟ ابھی تو آئے ہیں، چپ کر کے کھڑی رہو، مجھے کپڑے دیکھنے دو۔۔۔۔"المیرا ابھی غصے میں سینے پر بازو باندھ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

اتنے میں ایک لڑکی پاس سے گزری جس نے ہاتھ میں جوس کا کین پکڑا ہوا تھا کہ اس لڑکی کا پاؤں پھسلا تھا اور ہاتھ میں پکڑے کین میں سے کچھ جوس نکل کر المیرا کے کپڑوں پر گرا۔۔۔

افففف یہ کیا کیا تم نے؟ دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی کیا؟؟"المیرا نے غصے سے کہا کیونکہ اس کی شرٹ کافی حد تک خراب ہو گئی تھی۔۔۔

ایک تو ایمان پہ غصہ اور دوسرا کپڑوں پہ جوس کا گر جانا۔۔۔وہ بہت غصے میں لگ رہی تھی کہ جیسے سامنے کھڑی لڑکی کی خیر نہیں۔۔۔۔

سوری!!میرا پاؤں پھسل گیا تھا، میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، ایم سو سوری!!!" وہ جلدی جلدی معذرت کرنے لگی تھی۔۔۔

تم"!!!

اچھا اچھا!!!اٹس اوکے!!!ایمان المیرا کی بات بیچ میں ہی کاٹ کر بولی۔۔۔

آپ جاسکتی ہے، المیرا تم واشروم میں جاکے صاف کرلو۔۔۔"

ایمان نے ایک وقت میں دونوں سے کہا۔۔۔وہ کوئی ایشو نہیں چاہتی تھی کیونکہ آس پاس سے گزرنے والے سب ہی ان کو دیکھ رہے تھیں۔۔۔

المیرا نے غصے سے واشروم کا رخ کیا اور وہ لڑکی بھی ایک بار پھر ایکسکیوز کرتی وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔۔

ایمان نے سکھ کا سانس لیا اور ایک بار پھر اپنے کپڑے دیکھنے میں مصروف ہوگئی۔۔۔۔

سامنے کی ایک ٹوائے شوپ سے ہادی یوشع کے ساتھ نکلا تھا جب میرو کی نظر ایمان پر پڑی۔۔۔۔

وہ دور سے ہی آنٹی پکارتا ایمان کے پاس بھاگا بھاگا آیا۔۔۔

پیچھے پیچھے یوشع بھی آیا تھا۔۔۔

ایمان بھی ہادی کو دیکھ کر خوش ہوئی تھی۔۔۔نیچے بیٹھ کر اس کو پیار کیا۔۔۔ہادی نے بھی اس کے گال پہ بوسہ دیا۔۔۔

اور یوشع سوچ رہا تھا کہ یہی ہے وہ لڑکی جو پارک میں ہادی سے ملی تھی۔۔۔

مگر ہادی نے جب ایمان سے المیرا کا پوچھا تو پتا چلا کہ وہ کوئی اور ہے اور یہ ایمان ہے اس کی فرینڈ!!!

آنٹی وہ دوسری آنٹی کہاں ہے؟؟"ہادی کو نام تو معلوم نہیں تھا کہ کیا نام ہے؟؟؟

بیٹا وہ واشروم گئی ہے، ان کے کپڑوں پر جوس گر گیا تھا اسی کو صاف کرنے گئی ہے، آپ بتاؤ؟ آپ یہاں کیسے؟؟ "

میں کھلونے لینے آیا تھا، آنٹی!! یہ میرے بابا ہے۔۔۔ "

بابا یہ ہے ایمان آنٹی ہے ان اچھی آنٹی کی فرینڈ !!!

السلام علیکم!!"ان دونوں کے درمیان سلام کے بعد حال احوال کا تبادلہ ہوا۔۔۔

ایمان یوشع کو دیکھ رہی تھی کہ کیا واقعی کوئی اتنا خوبصورت بھی ہو سکتا ہے؟ کوئی کیسے اتنا خوبصورت ہو سکتا ہے؟؟؟

گہری براؤن آئیز، کالے بال جیل سے سیٹ کئے، ہلکی شیو، مغرور ناک، عنابی لب، دودھیا رنگت، ریڈ شرٹ پہنے کف کہنیوں تک فولڈ کیے، براؤن پینٹ میں وہ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔سب کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔۔۔

اس نے سب دیکھ لیا تھا بس اس کی آنکھوں کی ویرانی نہیں دیکھی تھی۔۔۔

بامشکل ایمان نے اپنی نظریں اس کے روشن چہرے سے ہٹائی تھی۔۔۔

نائس ٹو میٹ یو!!!"یوشع نے مسکراتے ہوئے کہا جس سے اس کے دائیں گال پہ پڑتا ڈمپل واضح ہوا۔۔۔

می ٹو!!!"ایمان نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

تھوڑی اور رسمی گفتگو کے بعد یوشع ہادی کو لے کر وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

ہادی آگے بھاگ گیا تھا اور یوشع پیچھے ہی رہ گیا تھا۔۔۔

جب المیرا اس کے پاس سے گزری۔۔۔دونوں ہی ایک دوسرے کی شکل نہیں دیکھ سکے تھیں کیونکہ یوشع آگے تھا اور المیرا اس کے پیچھے سے گزری تھی۔۔۔

دونوں کی ہی ایک دوسرے کی طرف پشت تھی مگر جانا پہچانا احساس تھا جو دونوں کو ہی آگے قدم بڑھانے سے روک رہا تھا۔۔۔

دونوں کی ہی دھڑکنوں کی سپیڈ بیک وقت تیز ہو گئی تھی۔۔۔دونوں نے ہی ایک ساتھ اپنے بے قابو ہوتے دل پہ ہاتھ رکھ کر اپنے دل کو قابو میں کرنا چاہا مگر بے سود۔۔۔

صرف چند قدم کے فاصلے پر تھے وہ دونوں اور دونوں ہی اپنی دلی کیفیت سے بالکل انجان تھیں۔۔۔

المیرا اپنے خیالوں کو جھٹک کر بغیر پیچھے مڑے آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

لیکن یوشع اب بھی اسی کیفیت میں گھرا کھڑا تھا جب وہ پیچھے پلٹا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔خود ہی اپنی اس دلی کیفیت پہ طنزیہ ہنس کر ہادی کی طرف چل دیا جو دور ہی فاصلے پر کھڑا یوشع کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

ایمان چلے اگر تمھاری شوپنگ ہو گئی ہو؟؟"

ہاں چلو!! چلتے ہیں!!" ایمان نے بیگ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ دونوں بھی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

جب دروازے سے جہان داخل ہوا۔۔۔دونوں ہی اسے دیکھ کر حیران تھی اور دوسری طرف بھی یہی حال تھا جس کی آنکھوں میں المیرا کو دیکھ کر چمک آئی تھی۔۔۔ان آنکھوں میں المیرا کیلئے محبت، عزّت اور احترام سب کچھ تھا۔۔۔

ان دونوں نے ہی اس چمک، اس عزت، اس محبت کو دیکھا تھا۔۔۔۔

اور اسی طرح کی کچھ چمک ایمان کی آنکھوں میں بھی آئی تھی۔۔۔کسی نے بھی اس چمک کو نہیں دیکھا تھا یا شاید ایمان دیکھانا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

کیسی تھی یہ چمک کوئی نہیں جانتا تھا؟ کیا ہونے والا تھا ان کی قسمت میں؟ کسی کو نہیں معلوم تھا؟ وقت کب کہاں کس کا ساتھ دے گا کچھ نہیں معلوم؟؟

سلام دعا کے بعد وہ دونوں اپنے گھر کی طرف اور جہان اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا۔۔۔یوشع کھڑکی کھولے کھڑا سامنے چاند کو تک رہا تھا جس کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ہر طرف سرد خاموشی تھی۔۔۔ٹھنڈی ہوا اندر آتی یوشع کے بالوں کو لہرا رہی تھی اور وہ سینے پہ بازو باندھے چاند کو دیکھنے میں مگن تھا۔۔۔۔

اس نے ایک نظر بیڈ پر لیٹے اپنے بیٹے کو دیکھا جو خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔۔وہ پھر سے چاند کو دیکھنے میں مگن ہو گیا۔۔۔

آج یوشع کو چاند بھی بالکل اپنے دل کی طرح اداس لگ رہا تھا۔۔۔تن تنہا۔۔۔ہزاروں تاروں کے ہجوم میں مگر پھر بھی اکیلا تنہا اور اداس۔۔۔

خیر یہ حالت تو اس کی پچھلے پانچ سالوں سے ہیں ہر رات ہی اس کو چاند اداس لگتا تھا بالکل خالی، اکیلا تنہا بالکل اپنے دل کی طرح۔۔۔

وہ چاند کو دیکھتا آج ایمان سے ہوئی ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

)آپکی فرینڈ کا کیا نام ہے؟ جس نے میرے بیٹے کو خود کے اتنے قریب کر لیا کہ سارا دن بس اسی کی باتیں کرتا ہے، میرے بیٹے نے تو کبھی نام پوچھا نہیں تو میں ہی پوچھ لوں(

طنز تھا یا صرف ایک بات تھی ایمان کو سمجھ نہ آیا

مگر اس نے نام بتا دیا تھا۔۔۔

جی المیرا نام ہے اس کا۔۔۔"کسی نے اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا تھا۔۔۔وہ چند لمحے تک کچھ بول ہی نہ سکا۔۔۔

المیرا!!"اس نے کچھ حیرانگی سے پوچھا جیسے کنفرم کرنا چاہ رہا ہو۔۔۔

جی المیرا!!"ایمان نے جواب دیا اور یوشع تو بس اس ایک نام پہ ہی اٹک گیا تھا۔۔۔اس کی سماعتیں اٹک گئی تھی۔۔۔اس نے کتنے سالوں بعد یہ نام سنا تھا۔۔کبھی اس نام سے عشق ہوا کرتا تھا اور شاید اب بھی ہے۔۔۔

المیرا نام ہر لڑکی کا نہیں ہوا کرتا تھا۔۔۔وہ اپنے نام کی بس ایک ہی تھی۔۔۔

وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلا تھا۔۔۔

کیا یہ وہی تھی؟؟وہ کیفیت۔۔۔وہ سب کیا تھا؟؟کیا یہ سچ میں وہی ہے؟؟؟

وہ دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔

نہیں!وہ یہاں کیسے ہو سکتی ہے؟؟؟"اس نے اپنے خیال کی نفی کی۔۔۔

کیا اس نے مجھے معاف کر دیا ہو گا؟؟کیا وہ مجھے یاد کرتی ہو گی؟اب بھی اس کو مجھ سے محبت ہو گی یا نہیں؟

کیا وہ اپنی لائف میں آگے بڑھ گئی ہو گی؟؟؟

یہ سارے وہ سوال تھے جو وہ اکثر خود سے کرتا تھا اور آج بھی یہ سارے سوال وہ خود سے کر رہا تھا مگر ہر بار کی طرح آج بھی ان سب سوالوں کے جواب اس کے پاس نہیں تھیں۔۔۔ آج ایک بار پھر اس کے نام پر اس کا دل اتنی ہی زور سے دھڑکا تھا جتنا کئی سال پہلے دھڑکا کرتا تھا۔۔۔

آج بہت شدت سے یوشع کو اس کی یاد آئی تھی۔۔۔ وہ تو دن رات ہی اس کو یاد کرتا تھا مگر آج اتنے سالوں بعد کسی سے یہ نام سن کر کتنی ہی ماضی کی یادیں، اس کے ساتھ گزارے پل اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھیں اور چپکے سے ایک آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر اس کی داڑھی میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے دل نے ابھی تعلق نہیں توڑا

یہ آنکھ تیرے نام پہ بھر آتی ہے اب بھی"

ہادی کی اس عورت سے وابستگی بنتی تھی۔۔ وہ نام ہی ایسا تھا دل کو چھو لینے والا۔۔۔ وہ بھی تو اسی نام کا اسیر ہوا تھا۔۔۔ کسی کی گندمی رنگت پر اس نے بھی تو جان واری تھی۔۔۔ ناک میں موجود لانگ پر اس نے بھی تو دل ہارا تھا۔۔۔

آج اس کے پاس سوچیں بہت تھی بس وہ نہیں تھی جس کو ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

المیرا نے ایک دم آنکھیں کھولی تھی۔۔۔وہ پسینے سے شرابور ہو رہی تھی۔۔۔اس نے اپنے دائیں طرف نظر دوڑائی تو ایمان سو رہی تھی۔۔اس نے اپنے دھڑکتے دل پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ سے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف کیا۔۔۔اچانک ہی اسے کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تھا۔۔۔وہ بیڈ سے اتر کر کھڑکی کھول کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کھڑکی کھولتے ہی ٹھنڈی ہوا نے اس کا استقبال کیا جس سے اس کو اپنی روح میں تھوڑا سکون اترتا ہوا محسوس ہوا۔چاند کو دیکھا جس کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

کبھی ایسا موسم بہت پسند تھا اسے۔۔۔

چاند کی روشنی، ٹھنڈی تازہ ہوا، رات کی تنہائی، پھولوں کی مہک!!! مگر اب تو جیسے ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔۔

)یار المیرا میں نے آج تک اتنا خوبصورت مرد نہیں دیکھا، کوئی اتنا بھی خوبصورت کیسے ہو سکتا ہے، مجھے یقین نہیں آرہا، بالکل ایسے جیسے فلموں، ڈراموں کا ہیرو ہوتا ہے ہینڈسم(

اس کو ایمان کی بات یاد آئی تھی۔۔۔ایمان نے گھر آتے ہی یوشع کے ساتھ ہوئی ملاقات کے بارے میں بتا دیا تھا اور اس کا نام بھی۔۔۔

المیرا نے بھی زیر لب اسکا نام دہرایا۔۔۔

یوشع!!!"المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر اس کے گالوں پہ لڑھک رہے تھیں۔۔۔وہ جتنا اسے بھولنے کی کوشش کرتی تھی وہ اتنا ہی یاد آتا تھا۔۔۔

اس نے تو اپنا فیصلہ اپنے رب پر چھوڑ دیا تھا تو کیوں وہ بار بار یاد آجاتا ہے؟؟؟

کیوں یاد آتے ہو تم مجھے، یوشع کیوں؟؟؟"

المیرا نے ایسے پوچھا جیسے وہ سامنے ہی کھڑا ہے اور ابھی المیرا کے سوالوں کے جواب دے گا۔۔۔

کاش! یوشع یہ تم نہ ہو، ہادی کے بابا تم نہ ہو مگر اس کی آنکھیں بالکل تمھارے جیسی ہے، کاش! المیرا دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی اور آنسو ٹوٹ کر گالوں پر ہنوز لڑھک رہے تھیں۔۔۔

مگر اکثر اوقات ہم صرف کاش ہی کر کے رہ جاتے ہیں کہ کاش یہ ایسے نہ ہوتا ایسے ہو جاتا مگر ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ

اس رب نے ایسے ہی یہ سب ہونا ہمارے نصیب میں لکھا تھا کیونکہ ہونا تو وہی ہوتا ہے جو ہمارے نصیب میں لکھا ہوتا ہے، تو کیوں ہم مایوسی والی کفرانہ باتیں کرتے ہیں، اس رب کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے۔۔۔ ہر حال میں خوش رہیں۔۔۔اس رب کا شکر ادا کریں کیونکہ ہونا وہی ہوتا ہے جو نصیب میں ہمارے اس رب نے لکھ دیا ہو ہم چاہ کر بھی اپنے نصیب سے نہیں لڑ سکتے اور اب ایسا ہی کچھ المیرا کے ساتھ بھی ہونے والا تھا اور آج شاید المیرا کے ستارے گردش میں نہیں تھے اس کا کاش!!!کاش ہی رہنے والا تھا۔۔۔۔

ہادی بابا آپ ضد نہ کریں، صاحب جی نے زیادہ نوڈلز کھانے سے منع کیا ہے۔۔۔ "

نہیں آپ مجھے نوڈلز بنا کر دیں۔۔۔" وہ اب بھی ضد کر رہا تھا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے؟؟" یوشع کی آواز پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

بابا جانی!! السلام علیکم!!!" ہادی یوشع کو دیکھ کر فوراً اس کی طرف لپکا۔۔۔ اس کے سلام کا جواب دیتے یوشع نے نیچے جھک کر اسے اپنی گود میں اٹھاتے اس کے گال کو چوما۔۔۔ وہ ابھی آفس سے آیا تھا۔۔۔

یہ ہادی کی شروع سے عادت تھی وہ اسے ہمیشہ سلام کرتا تھا۔۔۔ صرف اسے ہی نہیں وہ جس سے بھی ملتا اسے لازمی سلام کرتا تھا اور یہ عادت اس میں یوشع نے ہی ڈالی تھی۔۔۔ یہ اسی کی تربیت تھی۔۔۔ وہ ایک آئیڈیل باپ تھا۔۔۔ اس نے اپنے بچے کی بہت اچھی تربیت کی تھی اور اب بھی کر رہا تھا۔۔۔ وہ اگر ضد کرتا تھا تو سمجھانے سے سمجھ بھی جاتا تھا۔۔۔ اگر اسے کسی کام سے روکتے تھے تو وہ رک بھی جاتا تھا۔۔۔

یوشع اس کی ہر جائز خواہش اور ضد کو پورا کر دیتا تھا۔۔۔ اس میں ہر چیز کی تمیز، تہذیب ڈالنے والا بھی وہی تھا۔۔۔ بڑوں سے اور چھوٹوں سے کس طرح بات کرنی چاہیے وہ بھی اس نے اسے سیکھایا تھا۔۔۔

صاحب جی!! ہادی بابا نوڈلز کی ضد کر رہے ہیں، آپ نے زیادہ نوڈلز کھانے سے منع کیا ہے، انہوں نے پرسوں ہی کھائے تھے، آج پھر ضد کر رہے ہیں۔۔۔" ملازم نے ادب سے بتایا۔۔۔

ہادی!!!"یوشع نے خفگی سے اس کو گھورا۔۔۔

بابا جان!!دل کر رہا ہے، بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"ہادی نے ہونٹ باہر کو نکالے تھے۔۔۔

بھوک لگ رہی ہے تو آپ روٹی کھائے۔۔۔ "

میری ماما ہوتی تو وہ مجھے کبھی نوڈلز سے منع نہیں کرتی۔۔۔"وہ ہونٹ باہر کو نکالے یوشع کی گردن میں چہرہ چھپا گیا تھا۔۔۔یوشع گہری سانس خارج کر کے رہ گیا۔۔۔

ٹھیک ہے آج میں خود اپنے بیٹے کو نوڈلز بنا کر کھلاؤں گا۔۔۔"اس نے ہادی کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔۔۔۔

کیا سچ میں؟؟؟"اسے جیسے یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

ہمم!!!"وہ اسے لے کر سلیپ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ہادی نے فٹافٹ یوشع کے دونوں گالوں کو چوما۔۔۔

یوشع نے مسکرا کر نفی میں گردن ہلاتے اسے سلیپ پر بٹھایا اور پھر نوڈلز کا سامان اٹھانے لگا۔۔۔وہ ویجیٹیبل نوڈلز بنا رہا تھا۔۔۔

اوہ نو بابا!!ویجیٹیبل نہیں!!!"اس نے مٹر کو دیکھتے منہ بنایا تھا۔۔۔

آپ کو یہی نوڈلز ملیں گی، ویجیٹیبل صحت کیلئے اچھی ہوتی ہے۔۔۔ "

بابا!!!"اس نے اب بھی منہ بنایا تھا۔۔۔یوشع خاموشی سے اپنے کام میں بزی رہا۔۔۔وہ بہت فرصت سے اپنے باپ کو بڑی مہارت سے کام کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کیلئے نوڈلز بنا رہا تھا۔۔۔

بابا جان!!!" تھوڑی دیر بعد ہادی نے پھر پکارا تھا۔۔۔

جی میری جان"!!!

بابا!!بڑی ماما کب آئیں گی؟زاور اور باقی سب کب آئیں گے؟؟؟"یوشع نے نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔ مجھے بڑی ماما کی بہت یاد آتی ہے،مجھے ان سے پیار لینا ہے،میں انہیں بہت یاد کرتا ہوں۔۔۔"فرائنگ پین میں چمچہ چلاتے ہاتھ لمحے بھر میں ساکت ہوئے تھیں۔۔۔اس نے ایک بار پھر نگاہیں اٹھا کر ہادی کو دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔بے اختیار آگے بڑھ کر یوشع نے اسے اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔ ہادی نے بھی یوشع کی گردن کے گرد اپنی بانہیں پھیلا کر ان میں چہرہ چھپایا تھا۔۔۔لب کاٹتے یوشع نے اس کی پشت کو مسلا۔۔۔

وہ سب جلدی آجائیں گے،آپ اداس نہ ہو۔۔۔"اس نے ہادی کے گالوں کو چوما تھا پھر بالوں کو۔۔۔ اللہ پاک نے ماما کو اتنی جلدی کیوں اپنے پاس بلا لیا؟؟؟"وہ اس کی گردن میں چہرہ چھپائے نم آواز کے ساتھ پوچھ رہا تھا۔۔۔یوشع مسلسل اس کی پشت کو مسل رہا تھا۔۔۔کوئی جواب دیئے بغیر یوشع نے ہادی کو خود سے دور کرتے اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔

آپ جانتے ہے بابا جانی آپ کو بالکل بھی اُداس نہیں دیکھ سکتے۔۔۔"ایک بار پھر محبت سے اس کے گالوں کو چومتے اس نے اسے واپس سلیپ پر بٹھایا۔۔۔

بتائے ناں بابا جان!!!"یوشع نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

آپ کی ماما بہت اچھی تھی اور اللہ پاک اچھے لوگوں کو جلدی اپنے پاس بلا لیتے ہے۔۔۔ "

بابا آپ بھی تو بہت اچھے ہے، کیا آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے ؟؟؟"ہادی کی آنکھ سے آنسو ٹپکے تھیں۔۔۔

نہیں میرا بچہ نہیں!!!میں ہمیشہ اپنے بیٹے کے پاس رہوں گا، میں اپنے بچے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"وہ اس کے سوال پر ایک ہی دم تڑپ گیا تھا۔۔۔یوشع نے اسے خود میں بھینچا تھا پھر اسے خود سے دور کرتے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔اس کے سر کو چومتے اس نے کہا۔۔۔

دیکھو آپ کی وجہ سے ابھی ویجیٹیبل جل جاتی۔۔۔"وہ ایک ہی دم ہڑبڑا کر نوڈلز کی طرف متوجہ ہوا تھا۔۔۔ہادی بھی ایک ہی دم کھلکھلایا تھا۔۔۔

ہنستے ہوئے میرا بچہ بہت پیارا لگتا ہے، ایسے ہی ہنستے رہا کرو۔۔۔"یوشع نے اس کے بال بگاڑے تھے۔۔۔

چلو میں تمہیں آج سب کی باتیں سناتا ہوں، دادا ابو کی، دادی امی کی اور تمہاری ماما کی بھی۔۔۔ "

پھر جلدی سنائے ناں بابا!!!"وہ ایکسائیٹڈ ہوا تھا۔۔۔

آپ کی دادی امی بہت اچھی تھی، میں ان سے بہت پیار کرتا تھا اور تمہیں پتا ہے یہ کھانا بنانا بھی میں نے ان سے ہی سیکھا ہے، انہیں کوکنگ کا بہت شوق تھا پھر میں ان کی ہیلپ کروا دیتا تھا۔۔۔ "

اور دادا ابو کیسے تھیں؟؟ ویسے دادا ابو تو بہت اچھے تھیں، وہ تو مجھ سے بہت پیار کرتے تھیں۔۔۔"ہادی نے خود ہی اپنے سوال کا جواب دیا تھا۔۔۔

آپ کو دادا ابو کے بارے میں یاد ہے؟؟؟"یوشع نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

جی بابا تھوڑا بہت!!!اور میری ماما کیسی تھی؟؟؟ "

آپ کی ماما بھی بہت اچھی تھی، مجھ سے بہت محبت کرتی تھی، ہم ایک ساتھ بہت خوش تھیں، وہ آپ سے بھی بہت محبت کرتی تھی۔۔۔"وہ اسے باتیں بتاتا چلا گیا۔۔۔وہ بہت غور سے اپنی ماں کی باتیں سنتا رہا۔۔۔ اسے اپنی ماں کی باتیں سننا اچھا لگتا تھا۔۔۔

کیفے ٹیریا میں دو نفوس آمنے سامنے نظریں جھکائے ایک تنہا گوشے میں بیٹھے تھیں۔۔۔کیفے میں چلتا مدھم میوزک اور لائٹس نے ماحول پہ خوب اچھا اثر کیا تھا۔۔۔اس سائڈ لوگوں کا رش کم تھا دونوں ہی اس کشمکش میں تھیں کہ کہاں سے سٹارٹ کریں؟ کیا بات کریں؟

آخر کار اس خاموشی کو جہان کی آواز نے توڑا تھا۔۔۔

کیا سوچا آپ نے المیرا جی"!!

جہان کی شروع سے عادت تھی وہ المیرا کو المیرا جی کہہ کر مخاطب کرتا تھا۔۔۔

کس بارے میں؟؟"المیرا کو معلوم تھا کہ جہان کس بارے میں بات کر رہا ہے مگر پھر انجان بنتے پوچھا۔۔

آپ کو معلوم ہے، میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔"بہت ہی نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا گیا۔۔۔

میں چاہتا ہوں اب آپ جواب دے دیں۔۔۔"جہان نے بات کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔۔۔

میری ماما چاہتی ہے، میں اب شادی کر لوں، وہ پچھلے دو سالوں سے میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ شادی کر لو میں صرف آپ کے جواب کا منتظر ہوں، ماما چاہتی ہے کہ صفیہ (جہان کی سب سے چھوٹی بہن) کے ساتھ وہ بیٹے کا بھی فرض ادا کر دیں۔۔۔"جہان نے بات ختم کر کے اپنی اس دشمنِ جاں کو دیکھا جو پچھلے چار سالوں سے جہان کے دل پہ حکومت کر رہی ہیں۔۔۔

اگر میں انکار کر دوں؟؟؟"جہان کے چہرے پر مسکراہٹ ویسی ہی تھی۔۔۔

مجھے امید ہے میرا رب مجھے مایوس نہیں کرے گا۔۔۔"اس نے اس کی نگاہوں میں جھانک کر کہا۔۔۔

میری طرف سے ہاں ہے۔۔۔"اس نے نظریں جھکا کر ایسے کہا جیسے کسی جرم کا اعتراف کیا ہو اور صرف ان پانچ الفاظوں نے جہان کو دنیا بھر کی ڈھیروں خوشیاں دے دی تھی۔۔۔

آپ سچ کہہ رہی ہے المیرا جی؟؟؟"اس نے آگے کو ہو کر بے چینی سے پوچھا۔۔۔

المیرا نے جھکی نظریں اٹھا کر جہان کو دیکھا جس کے چہرے سے ہی خوشی عیاں ہو رہی تھی۔۔۔

ہاں!!"بس ایک لفظی جواب دیا گیا۔۔۔

ٹھینک یو سو مچ المیرا جی!!مطلب مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا، آئی کانٹ بلیو اِٹ!!!آپ نے ہاں کہہ دیا، میں کتنا شکر ادا کروں، جتنا شکر ادا کروں شاید اتنا کم رہ جائیں، اس رب نے مجھے مایوس نہیں ہونے دیا۔۔۔"

اور جب امیدیں اللہ سے جوڑ لی جائے تو وہ آپکی اُمیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔۔۔

المیرا تو یک ٹک بس جہان کو ہی دیکھنے میں مصروف تھی اسے معلوم نہیں تھا کہ ایک 'ہاں' میں جواب کسی کو اتنی خوشی دے دیں گا۔۔۔اسے اب افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے شاید جواب دینے میں بہت دیر کر دی۔۔۔

ہاں شاید اس نے واقعی بہت دیر کر دی تھی۔۔۔

جہان نے پاکٹ سے ایک باکس نکالا اور اسے کھول کر المیرا کے سامنے کیا۔۔۔جس میں ایک خوبصورت سی گولڈ رنگ تھی۔۔۔

میں اس رنگ کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا ہوں بس یہی سوچ کر کہ نا جانے کب اسکی ضرورت پڑ جائے، کبھی کہیں کسی موڑ پر آپ نے ہاں میں جواب دے دیا اور میرے پاس یہ رنگ نہ ہوئی تو کیا کروں گا۔۔۔" وہ رنگ کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور المیرا اسکو دیکھنے میں بزی تھی۔۔۔

المیرا جی میں اپنے نام کی رنگ آپکو پہنانا چاہتا ہوں پلیز اس تحفے کو قبول کر لیں، پلیز منع مت کرنا!!!" المیرا کو لب کھولتے دیکھ اس نے کہا۔۔۔

میں چاہتا ہوں آپ ہمیشہ یہ رنگ پہن کر رکھے تا کہ اس رنگ کو دیکھ کر مجھے یہ احساس رہے کہ اب آپ صرف میری ہے، آپ اس رشتے سے خوش ہے۔۔۔" جہان نے اس مخملی ڈبی میں سے رنگ نکال کر المیرا کی طرف بڑھائی۔۔۔

ماضی کی ایک خوبصورت یاد بیک وقت اس کی آنکھوں کے سامنے اُجاگر ہوئی تھی۔۔۔

)زندگی میں ایک ہی بار تو انگیجمنٹ ہوتی ہے۔۔۔"

ہاہاہا!!! میڈم سب کی ایک بار ہی ہوتی ہے، ویسے کسی کی ایک سے زیادہ بار بھی ہو جاتی ہے۔۔۔"

ہوتی ہو گی، مجھے اِس سے کیا، میری ایک ہی بار ہو گی اور بس آپ سے ہو گی۔۔۔"

المیرا نے اس کے دل کے مقام پر انگلی رکھ کر بہت چاہت سے کہا تھا۔۔۔(

المیرا کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا۔۔۔

وہ آج دوسری بار انگیجمنٹ کرنے جارہی تھی۔۔۔اس کا دل کیا وہ اٹھ کر بھاگ جائے۔۔۔۔

المیرا جی!! آپ کہاں کھو جاتی ہے؟؟؟"اس نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔۔۔وہ ہوش میں لوٹی۔۔۔خالی نگاہوں سے جہان کے ہاتھ میں اس رنگ کو دیکھا۔۔۔۔

المیرا نے ہچکچاتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا اور آج جہان نے بھی اپنی محبت اپنے نام کی رنگ المیرا کی مخروطی انگلی میں پہنا دی۔۔۔

رنگ ہارٹ شیپ کی بنی ہوئی تھی جس کے سائڈ میں وائٹ موتی جگمگا رہے تھے ہارٹ کے بیچ میں ایک ریڈ کلر کا ڈائمنڈ اور اسکے نیچے 'جے' لکھا تھا۔۔۔

اب مجھے چلنا چاہیے، کافی ٹائم ہو گیا ہے۔۔۔"المیرا سے اب یہاں بیٹھنا دوبھر ہو رہا تھا۔۔۔وہ اپنے آنسوؤں کو باہر آنے سے روک رہی تھی۔۔۔کوئی نہیں جان سکتا تھا کہ اس وقت المیرا کے دل پہ کیا قیامت گزر رہی ہے؟اس نے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ کسی دوسرے مرد کو اپنی لائف میں شامل کرنا پڑے گا۔۔۔

اوکے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں۔۔۔"

نہیں تھینک یو!!میں چلی جاؤں گی۔۔۔ "

وہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی اور خدا حافظ کر کے جہان کو بولنے کا موقع دیے بغیر کیفے سے باہر آگئی مگر جہان اب بھی وہی بیٹھا رہا۔۔۔

اسے تو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ المیرا نے ہاں کہہ دی ہے۔۔۔ اسے تو یہ سب ایک خواب سا گماں ہو رہا تھا کہ ابھی آنکھ کھلے گی اور یہ خواب ٹوٹ جائے گا۔۔۔

اگر تو یہ خواب ہے تو میں چاہتا ہوں یہ خواب کبھی ختم نہ ہو، بس ایسے ہی چلتا رہے۔۔۔" وہ خود سے کہہ رہا تھا مگر یہ کوئی خواب نہیں تھا۔۔۔ حقیقت تھی اور حقیقت کو کون جھٹلا پایا ہے آج تک؟؟؟

مگر کون جانتا ہے نصیب کا کھیل؟؟؟ جہان کو بھی معلوم نہیں تھا کہ آگے اسکی زندگی میں کیا ہونے والا ہے؟ جہان کی زندگی میں المیرا کا ساتھ ہے بھی یا پھر اسکی زندگی بھر کی جدائی!!!

وہ اپنے مستقبل سے بے خبر ابھی تھوڑی دیر پہلے ملی خوشیوں میں خوش تھا اور اس کا خوش ہونا بنتا تھا۔۔۔

یوشع اپنے گارڈن میں اِدھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا مگر اس کے اندر کی بے چینی کسی بھی طور پر کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیوں اتنی بے چینی ہو رہی ہے مگر بار بار بس ایک چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔ ہنستا مسکراتا!!!

یا اللہ وہ ٹھیک ہو۔۔۔" اس کے دل سے دعا نکلی۔۔۔

کہاں ہو یار تم، کیوں آج یہ دل تمھیں بس ایک بار دیکھنے کی خواہش کر رہا ہے، وہ بھی اتنے سالوں بعد!!!"

وہ دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔

کیوں چھوڑ کر چلی گئی ہو مجھے، آج مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ "آج میں نے تمھیں واقعی کھو دیا ہے" کیوں ہو رہی ہے مجھے یہ بے چینی؟ کیوں؟؟"

وہ آسمان کو تک رہا تھا جہاں ستارے جگمگ کر رہے تھیں۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتا تھا مگر آنکھیں بار بار آنسوؤں سے بھر رہی تھی۔۔۔ وہ رو کر بے بس نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔

وہ وقت کو کئی سال پیچھے کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ وہ سب کچھ صحیح کر دینا چاہتا تھا۔۔۔ جہاں وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھے مگر پھر ان کی خوشیوں کو کوئی نگل گیا۔۔۔ کسی کا جنون اسے اس کی محبت سے الگ کر گیا۔۔۔

وہ اس منحوس دن کو اپنی زندگی سے نکال کر پھینک دینا چاہتا تھا جب اس نے خود کو کسی کے نام کیا تھا اور جب وہ آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ اسے چھوڑ گئی تھی۔۔۔ مان ٹوٹنے کی کتنی تکلیف تھی ان آنکھوں میں؟؟؟

ویسی ہی تکلیف اس کی آنکھوں میں بھی تھی؟؟ اس کا بھی تو یقین نہیں کیا گیا تھا؟؟؟

اسے اس کے ساتھ منگنی کا ہونا یاد آیا۔۔۔اس کے گھر میں کی گئی وہ باتیں یاد آئی۔۔۔وہ وفا کی باتیں یاد آئی۔۔۔

گلے میں گلٹی اُبھری۔۔۔

بس تم ٹھیک ہو، جہاں بھی ہو، خوش ہو۔۔۔"اس نے خود کے پکارے جانے پر نظریں آسمان سے ہٹا کر سامنے کی طرف دیکھا جہاں سے میرو اُس کو پکارتا ہوا آرہا تھا۔۔۔میرو یوشع کے قریب پہنچا تو یوشع نے اسے اپنی گود میں اٹھا کر اس کو خود میں بھینچا۔۔۔ہادی تو گھبرا ہی گیا تھا۔۔۔

بابا آپ ٹھیک ہے؟؟"

ہاں!!ٹھیک ہوں۔۔۔"اس نے میرو کو خود سے دور کیا۔۔۔

بابا چلے!!بھوک لگ رہی ہے، کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"یہ بات یوشع کیلئے واقعی خوشگوار تھی کہ آج میرو نے خود کھانے کا بولا ہے ورنہ ہادی کھانے کے معاملے میں بہت چور ہے۔۔۔یوشع کو زبردستی اسے کھلانا پڑتا تھا اور آج ہادی نے خود کھانے کا کہا ہے۔۔۔یوشع کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

مگر نوڈلز کھانے کو نہیں ملیں گی۔۔۔"

جی جی بابا جانی روٹی کھائیں گے۔۔۔"یوشع مسکرایا اور اسے لے کر اندر کی طرف چل دیا۔۔۔۔

المیرا پورے راستے کس طرح خود پر ضبط باندھتے آئی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی۔۔۔وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی جب ایمان کی آواز سن کر رکنا پڑا۔۔۔المیرا کو بالکل امید نہیں تھی کہ ایمان اس وقت گھر میں موجود ہو گی اور المیرا ابھی اس سچویشن میں نہیں تھی کہ کسی کا سامنا کرے۔۔۔

وہ ایمان کو دیکھے بغیر آگے بڑھنے لگی تھی جب ایمان اس کے راستے میں حائل ہو گئی۔۔۔

کہاں جا رہی۔۔۔؟؟"اس کا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا جب ایمان کی نظر اس کے آنسوں بھری آنکھوں پر پڑی۔۔۔

المیرا کیا ہوا ہے؟؟تم رو کیوں رہی ہو؟؟کچھ ہوا ہے؟کسی نے کچھ کہا ہے؟؟؟"ایمان اس کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اور سارے سوال ایک ساتھ ہی کر دیے۔۔۔

المیرا چپ رہی۔۔۔

ایمان نے اسے کندھوں سے تھاما اور اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔جہاں آنسو اب آنکھوں سے نکل کر رخساروں پر بہہ رہے تھیں۔۔۔۔

المیرا یار تم مجھے پریشان کر رہی ہو؟کچھ تو بولو!!تم تو جہان سے ملنے گئی تھی ناں پھر ایسا کیا ہو گیا،جو تم ایسے رو رہی ہو۔۔۔"

المیرا ایمان کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔رونے کی وجہ سے اس سے کچھ بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔۔

المیرا!!"ایمان نے بس اتنا کہا اور اس کی پیٹھ کو سہلانے لگی تھوڑی دیر بعد المیرا دور ہوئی تو ناک سرخ تھی۔۔۔

کچھ نہیں!!!"بامشکل المیرا نے بس اتنا ہی کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی روم میں جا کر دروازہ لاک کر لیا۔۔۔

ایمان بھی اس کے پیچھے گئی دروازے پر پہنچ کر ڈور نوک کرنے ہی لگی تھی کہ پھر رک گئی۔۔۔۔

ایمان اس کو تنہائی دینا چاہ رہی تھی۔۔اس لئے رک گئی تھی۔۔۔

جب تھوڑی بہت سنبھل جائے گی پھر پوچھ لوں گی۔۔۔"خود سے کہتی وہ کچن کی طرف بڑھ گئی مگر دل میں المیرا کو لے کر اب بھی بے چینی تھی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے اور تھوڑی بہت باتیں کرنے کے بعد میر وسو گیا تھا مگر اب تک یوشع کی بے چینی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔اس نے ایک نظر اپنے سینے پہ سر رکھ کر سوتے اپنے بیٹے کو دیکھا جو گہری نیند میں تھا۔۔اس کا سر پلو پہ رکھتے بلینکٹ اچھی طرح ٹھیک کرنے کے بعد بیڈ سے اٹھا۔۔۔

سلیپر کو پیروں میں اڑسا اور چلتا ہوا وارڈروب کے پاس آ کے رک گیا۔۔۔ وارڈروب کو کھولا اندر رکھے سیف کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر سیف کھولے بغیر ہاتھ پیچھے کو کھینچ لیا۔۔۔

مگر دل کی بڑھتی ہوئی بے چینی کو کیسے کم کرے؟؟؟

آج کئی سالوں بعد اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے بالآخر سیف پہ پاسورڈ ڈالا۔۔۔ سیف کھولا۔۔۔ اندر کی طرف ایک میڈیم سائز کا ایلبم موجود تھا۔۔۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ ایلبم باہر نکالا اور اسے لے کر کمرے سے ملحقہ اسٹڈی روم کی طرف چل دیا۔۔۔

اسٹڈی روم میں پہنچ کر ایک صوفے پر بیٹھ کر اس نے وہ ایلبم کھول لیا اور اس میں لگی تصویروں کو دیکھنے لگا۔۔۔ آج کتنے سالوں بعد اس نے ان پکس کو اس چہرے کو دیکھا ہے۔۔۔

اس نے ایک پک کو باہر نکالا جس میں وہ اور یوشع ایک ساتھ کھڑے تھیں۔۔۔ یوشع ایک ہاتھ بلیک پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے اور دوسرے ہاتھ میں موبائل کو پکڑے اپنے موبائل پہ جھکا ہوا کچھ ٹائپ کرنے میں بزی تھا اور ساتھ ہی وہ یوشع کا بازو پکڑے یوشع کو مسکراتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اگلی پک میں وہ اسی پوزیشن میں کھڑی اب سامنے کسی کو زبان دکھا رہی تھی۔۔۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ یہ زبان علی کو دکھا رہی تھی۔۔۔

یوشع نے پک پہ ہاتھ پھیرا اور بے اختیار اس پک کو اپنے سینے میں بھینچا تھا۔۔۔شام سے ہوئی بے چینی کو جیسے اب قرار سا مل گیا تھا۔۔۔یوشع نے صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لی۔۔۔۔

پک کو ابھی تک سینے سے لگایا ہوا تھا اس کے دل کو قرار مل رہا تھا۔۔۔۔

شروع سے یہی تو ہوتا آرہا تھا جب بھی یوشع بے چین ہوتا، کسی بات پہ ڈسٹرب ہوتا، وہ یوشع کے گلے لگ کر اسکو سکون دے دیتی تھی اور آج کئی سالوں بعد وہ تو نہ تھی مگر اس کی پک نے آج بھی یوشع کو قرار دے دیا تھا۔۔۔

ایک بار پھر آنسو اس کی آنکھوں سے نکل کر بے مول ہوا تھا جن کو چننے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

"صرف تصویر رہ گئی باقی

جس میں ہم ایک ساتھ بیٹھے ہیں"

المیرا بیڈ پر دونوں بازوؤں کو گھٹنوں کے گرد فولڈ کیے اس پر سر رکھے بے آواز رونے میں مصروف تھی۔۔۔اس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھیں۔۔۔

کتنی ہی ماضی کی یادیں اسکی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہی تھی۔۔۔کسی فلم کی طرح ایک کے بعد ایک سین چل رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے بس ایک چہرہ آرہا تھا۔۔۔اس کو اپنی آخری ملاقات یاد آئی جب وہ اس کے سامنے گڑگڑا رہا تھا۔۔۔۔

آنسوؤں سے اس کی آنکھیں بھری ہوئی تھی جس میں سے ایک کے بعد ایک آنسو اس کے رخسار پر بہہ رہے تھیں۔۔۔وہ منت کر رہا تھا اس کے سامنے۔۔۔۔

مت جاؤ المیرا پلیز!!مجھے چھوڑ کر مت جاؤ، میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر!!"وہ روتے ہوئے فریاد کر رہا تھا۔۔۔ہاتھ جوڑ رہا تھا۔۔۔

پلیز مت جاؤ!!مت جاؤ!!خدا کیلئے میرا یقین کرو، میں نے کچھ نہیں کیا المیرا، میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں، میرے دل میں صرف تم ہو، پلیز میرا یقین کرو، تمہیں تو اپنے شہری پر یقین ہونا چاہیے، تمھارا شہری کبھی ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ رو رہا تھا۔۔۔تڑپ رہا تھا۔۔۔چھوڑ کر نہ جانے کی فریاد کر رہا تھا مگر وہ "بے حس"بنی اسے روتا تڑپتا چھوڑ آئی تھی۔۔۔۔اس کے آخری کے الفاظ تھے جب وہ گُھٹنوں کے بل بیٹھا کہہ رہا تھا۔۔۔

میں مر جاؤں گا، خود کو ختم کر لوں گا، واپس آجاؤ المیرا"!!!

المیرا نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا اس سے آگے اس میں سوچنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔۔

کیوں کیا یوشے تم نے ایسا، تم نے ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا کہ میرا کیا ہو گا؟ میں کیسے رہوں گی؟ میرا تو تمھارے علاوہ کوئی اپنا نہیں تھا، تمھارے پاس تو سب کچھ تھا، میرے پاس تو صرف تم تھے، میرے اپنے ہوتے ہوئے بھی میرے اپنے نہ تھے، تم میرے سب کچھ تھے، کیوں کیا تم نے اس رات ایسا؟ کیوں اس کی عزّت کے ساتھ کھیل گئے، تم اتنا گر جاؤ گے شہری میں نے کبھی نہیں سوچا تھا اور پھر بھی تم چاہتے تھے، میں تمھارے ساتھ رہوں، تمہیں چھوڑ کر نہ جاؤں؟ میں کیسے نہ تمہیں چھوڑ کر جاتی، جب تم نے بے وفائی کی تھی، آج میں بھی بے وفا بن گئی، یوشے دیکھو میں بھی بے وفا بن گئی، آج صحیح معنوں میں میں نے تمھیں کھو دیا، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ تمھارے علاوہ بھی کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرنا پڑے گا، آج میں نے خود پہ کسی اور کو حق دے دیا ہے، آج میں خود کو کسی اور کے نام کر آئی ہوں، آج میں نے تمھیں کھو دیا۔۔۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بیڈ پر گرائے ایسے بول رہی تھی جیسے وہ اس کے سامنے موجود ہے۔۔۔ وہ اس کو سن رہا ہے۔۔۔

ہاں وہ موجود ہے یہاں!!! اس کے تصوّر میں۔۔۔ وہ تصوّر میں اس سے مخاطب ہے۔۔۔۔

اور باہر کھڑی ایمان کا چہرہ بھی آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا۔۔۔ وہ سب سن چکی تھی۔۔۔ اسے اب المیرا سے کچھ بھی پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ ایمان کو اپنے سارے سوالوں کے جواب مل گئے تھیں۔۔۔ خود پر کسی کا حق یعنی المیرا نے جہان کو ہاں کہہ دیا ہے۔۔۔ المیرا کے ہاتھ میں وہ رنگ یقیناً جہان نے پہنائی

ہے۔۔۔ایمان کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ اپنی دوست کی خوشی میں خوش ہو یا اس کے اداس ہونے پہ اداس۔۔۔اب ایمان سے بھی وہاں کھڑا ہونا دشوار ہو رہا تھا۔۔۔اس لئے وہ بھی اب باہر لان کی طرف چل دی تھی۔۔۔۔

صبح اپنے معمول پر ہوئی تھی۔۔۔آج کی صبح کسی کیلئے اداسی کا سبب تو کسی کیلئے یہ خوشیوں کا تحفہ لے کر آئی تھی۔۔۔

چاروں طرف فجر کی آذانوں کی آواز گونج رہی تھیں۔۔۔

اللہ سب سے بڑا ہے۔۔اللہ سب سے بڑا ہے۔۔۔

یوشع نے آنکھیں کھولی۔۔۔وہ اب تک اسی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔۔ایک منٹ کیلئے بھی آنکھ نہیں لگی تھی۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں رات بھر جاگنے کی چغلی کھا رہی تھی اب تو اس کی کمر اور گردن بھی ساری رات ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے رہنے کی وجہ سے اکڑ گئی تھی۔۔۔اس نے ہاتھوں سے کندھوں پر دباؤ ڈال کر پٹھوں کو ریلیکس کرنا چاہا۔۔۔پک کو ایلبم میں واپس رکھا۔۔۔مؤذن کی آواز اب بھی چاروں طرف گونج رہی تھی۔۔۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

وہ روم میں آیا۔۔۔ ایلبم کو واپس وارڈروب میں رکھا۔۔۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

وہ بیڈ تک آیا نیچے جھک کر میرو کے سر پر پیار کیا۔۔۔ بلینکٹ صحیح کرنے کے بعد واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

"میں گواہی دیتا ہوں کہ محمّد اللہ کے رسول ہیں"

"میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں"

وہ واشروم سے باہر نکلا۔۔۔ کف کہنیوں تک فولڈ کیا ہوا تھا۔۔۔ کہنیاں پانی سے بھیگی ہوئی تھی اس کا مطلب تھا وہ وضو کر کے آیا ہے۔۔۔

"نماز کی طرف آؤ، نماز کی طرف آؤ"

اس نے مصلحہ اٹھایا اور قبلہ رخ بچھا کر اس پہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

"فلاح کی طرف آؤ، فلاح کی طرف آؤ"

اللہ اکبر کہتا ناف پر ہاتھ باندھے گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

"نماز نیند سے بہتر ہے، نماز نیند سے بہتر ہے"

وہ اب رکوع میں جھک رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا "

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے "

وہ تسمیع_و_تحمید کے بعد اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا۔۔۔

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"

مؤذن کی آواز دم توڑ گئی اور لوگ اپنے رب کو یاد کرنے میں مصروف ہو گئے۔۔۔

دوسری طرف المیرا بھی اپنے رب کو یاد کرنے میں مصروف تھی۔۔۔اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔رات بھر نہ سونے کی چغلی کھا رہی تھی۔۔۔وہ چپ تھی۔۔۔اس کی آنکھیں خشک تھی شاید اب تو آنسو بھی ختم ہو گئے تھے۔۔۔

رات بھر ایمان بھی روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔

المیرا نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔

یا اللہ میں نہیں جانتی آپ نے کیوں شہری کو میری زندگی میں بھیجا تھا، اگر جہان کو ہی میرا نصیب بنانا تھا تو کیوں میرے دل میں شہری کی محبت ڈالی تھی، یا اللہ میں نہیں جانتی میں نے جہان کو جواب دے کر صحیح کیا ہے یا غلط مگر میرا دل خوش نہیں ہے، میرا دل راضی نہیں ہو رہا بالکل بھی، یا اللہ آپ سب سے بہتر جانتے ہے کہ ہمارے حق میں کیا بہتر ہے اور کیا نہیں؟ اگر جہان ہی اب میرا نصیب ہے تو یا اللہ شہری کو اس دل

سے نکال دے، مجھے سکون دے دیں یارب!!! میں تیری رضا میں راضی رہنا چاہتی ہوں، میں آپ کی رضا میں راضی نہیں ہو پا رہی، آپ مجھے اپنی رضا میں راضی کر دے، میرے دل کو سکون دے دیں، یا اللہ آپ نے ہر موڑ پر میری مدد کی ہے، ہر بار مجھے اس دنیا کے سامنے رسوا ہونے سے بچایا ہے، اب بھی میری مدد کر دیجئے، میں اپنا فیصلہ آپ پر چھوڑتی ہوں یارب جو میرے حق میں بہتر ہے وہ مجھے دے دیں اور جو میرے حق میں بہتر نہیں ہے اس چیز کو مجھ سے دور کر دیں۔۔۔" المیرا کی دعا ختم ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اس کی آنکھیں اب بھی خشک تھی اور اس کے دل کو قرار مل رہا تھا۔۔۔

ہر بار کی طرح آج بھی المیرا نے اپنا فیصلہ اپنے رب پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ شروع سے ہی اپنے فیصلے اپنے رب پر چھوڑتی آئی تھی اور بیشک وہ رب تو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے تو کیسے وہ اپنے بندے کو تکلیف میں دیکھ سکتا ہے؟ اپنے فیصلے بس اس رب پر چھوڑ دیں وہ تمھیں کبھی مایوس نہیں کرے گا۔۔۔ وہ تمھارے لئے بہترین کرے گا کیونکہ وہ کر سکتا ہے۔۔۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو ہمارے دلوں کو سکون دے اور یہی المیرا بھی کرتی تھی شروع سے وہ اپنے رب سے سکون مانگتی تھی اور وہ رب اس کو سکون دیتا تھا۔۔۔

ایک آیت میں بھی ہے کہ:

"بے شک اللہ کی یاد میں ہی دلوں کو سکون اور اطمینان ملتا ہے"(الرعد:28)

بس ایک دعا جو المیرا کی پوری نہیں ہوتی تھی وہ تھی شہری کو بھولنا شاید وہ دل سے اس دعا کو مانگتی ہی نہیں تھی شاید وہ کبھی شہری کو بھولنا ہی نہیں چاہتی تھی ورنہ ایسے کیسے ہو سکتا ہے ہم رو رو کر کوئی دل سے دعا مانگے اور وہ پوری نہ ہو۔۔۔

ایمان بھی اپنے رب کے حضور دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے بیٹھی تھی۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔اس کے ہونٹ ساکت تھے۔۔۔وہ دل میں اپنے رب سے مخاطب تھی۔۔۔کیا مانگ رہی تھی کچھ نہیں معلوم سوائے اس رب کی ذات کے۔۔۔

"بے شک ہم تمھاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے(ق:16)

یوشع جائے نماز تہہ کر رہا تھا۔۔۔اس نے دعا نہیں مانگی تھی۔۔۔دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے مگر الفاظوں نے ساتھ نہ دیا تو بغیر دعا مانگے اٹھ گیا۔۔۔

ان تینوں نے آج جیسے رُت جگا کیا تھا۔۔۔

اسی طرح لاہور کے ایک پوش علاقے میں ایک گھر کی لائٹس آن تھی۔۔۔گھر نہ زیادہ بڑا تھا نہ ہی چھوٹا مگر اس گھر کا لان بہت ہی خوبصورت تھا۔۔۔خوبصورت پھولوں سے آراستہ جو زیادہ بڑا تو نہیں تھا مگر خوبصورت۔۔۔دیکھنے والوں کو اپنی طرف ضرورت کھینچتا تھا۔۔۔لان کی سائڈ پہ ایک سفید مور اپنے پنکھ پھیلائے اپنی سریلی آواز کو چاروں اور پھیلا رہا تھا شاید وہ بھی اپنے رب کی حمد_و_ثنا میں مصروف تھا۔۔۔اندر کی طرف جائے تو ایک درمیانے سائز کا لاؤنج تھا۔۔۔نیچے تین کمرے اور کچن تھا۔۔۔اوپر کی طرف جائے تو ایک گیسٹ روم اور ایک روم اور تھا اور اس روم میں جھانکے تو پورا کمرہ روشنیوں سے نہایا ہوا تھا ہر چیز اپنی مثال آپ تھی خوبصورت فرنیچر بہت ہی خوبصورت طریقے سے سیٹ کیا ہوا۔۔۔ایسے میں ایک نوجوان بھی اپنی عبادت میں مصروف تھا دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھیں خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔وہ اپنے رب کا شکر گزار تھا کہ آخر اتنے سالوں بعد اس رب نے جہان کی سن لی تھی المیرا کا ساتھ اس کو دے دیا گیا تھا۔۔۔پچھلے چار سالوں سے وہ المیرا کا ساتھ مانگتا آرہا تھا اپنے رب سے اور آج اس رب نے سن ہی لی تھی۔۔۔

"صبر اور نماز سے کام لیا کرو"(البقرہ:45)

جہان نے صبر کی سجدوں میں دعاؤں میں اس کو مانگا اور رب نے عطا کر دیا۔۔۔

جہان چار بہن بھائی تھیں جب جہان بارہ سال کا تھا جب ہی والد اس دنیا سے کوچ کر گئے تھے۔۔۔اس کے بعد دو جڑواں بہنیں جو تین سال چھوٹی تھی اور پھر سب سے چھوٹی صفیہ جو چھ سال کی تھی۔۔۔

والد کے جانے کے بعد حالت بدتر ہوتے گئے تھیں بہت غریبی کی زندگی گزاری تھی دکھوں سے بھری۔۔۔سیونگز اتنی زیادہ نہیں تھی کہ زیادہ دن تک گزارا ہو جاتا اس گھر کا ایک واحد سہارا جہان ہی تھا۔۔۔کسی رشتے دار نے ساتھ نہیں دیا تھا سوائے ایک ماموں کے۔۔۔

انہوں نے ہی اپنی بہن اور بھانجے بھانجیوں کی ذمہ داری لی تھی وقت اور حالات نے جہان کو لڑھک پن میں ہی میچور بنا دیا تھا۔۔۔۔

جہان اپنی اسٹڈی کو یہی اسٹوپ کر کے خود جوب کرنا چاہتا تھا تاکہ وہ اپنی فیملی کا خرچہ خود پورا کرے کسی کا احسان نہ لے مگر ماموں نے ایسا کرنے نہ دیا کے "چھوٹے بچوں کو کوئی کام پر نہیں رکھتا اس لئے تم بھی اپنی پڑھائی پر دھیان دو بس "

مگر وہ بضد تھا کہ خود خرچہ اٹھائے گا تو پورے ایک سال بعد اس کے ماموں راضی ہوئے تھے جہان کی جوب کیلئے وہ بھی اس شرط پہ کہ اپنی پڑھائی کو کنٹینیور رکھے گا تو وہ اس پہ راضی تھا تب کہیں جا کہ انہوں نے جہان کو اپنی ہی کپڑوں کی شوپ پر رکھ لیا تھا اچھی سیلری پہ !!!ایسے میں وہ تیرہ سالہ بچہ کام کرنے لگا تھا۔۔۔

صبح اپنے سکول جانا دوپہر کو آ کے دکان پہ چلے جانا پھر رات آٹھ بجے گھر واپس آ کر نو بجے اپنا پڑھنے کیلئے بیٹھ جانا اور رات گئے تک اسٹڈیز کرنا۔۔۔

اب وہ گھر کا اور اپنی بہنوں کا خرچہ خود اٹھاتا تھا کچھ ماموں مدد کر دیتے تھیں جس سے حالات ایک بار پھر بہتر ہو گئے تھیں دن یوہی تیز رفتاری سے گزرتے گئے۔۔۔ جہان بالکل ایک باپ کی طرح اپنی بہنوں کا خیال رکھتا ان کی ہر خواہش کو پورا کرتا ہر ایوینٹ پہ نئے کپڑے نئے جوتے لا کر دیتا خود کیلئے کبھی کچھ نہیں لیتا تھا۔۔۔

اور آخر کار وہ دن بھی آ گیا تھا جب جہان کی اسٹڈیز کمپلیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ وہ اب تیئس، چوبیس سال کا ایک نوجوان مرد تھا باقی دو چھوٹی بہنوں کا بی اے کمپلیٹ ہو گیا تھا اور سب سے چھوٹی ابھی دسویں کلاس میں تھی۔۔۔ جہان ایک آفس میں جوب کرنے لگا۔۔۔ اس کا خواب تھا اپنا بزنس اسٹارٹ کرنا مگر بہنیں جوان ہو گئی تھی ان کی شادی کی فکر جہان کو بہنوں کی فکر لاحق ہو گئی تھی اور کچھ دنوں بعد اس کی یہ فکر بھی ختم ہو گئی تھی جب گھر پہ رشتہ آیا جہان نے دونوں لڑکوں کی فیملی کے بارے میں پتا لگوایا اور ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہونے کی وجہ سے جہان نے ایک باپ کی طرح اپنی دونوں بہنوں کا فرض بھی ادا کر دیا تھا ایک یہی لاہور میں اور دوسری سعودیہ چلی گئی تھی۔۔۔

اس کی ماں نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی چومی تھی۔۔۔ جہان نے بھی اپنی ماں کے ہاتھوں پر بوسہ دیا تھا۔۔۔ بے شک وہ اپنے گھر کیلئے ایک مثالی مرد ثابت ہوا تھا اپنی ماں کا ایک مثالی بیٹا اور اپنی بہنوں کیلئے ایک مثالی بھائی۔۔۔

اب سب سے چھوٹی صرف صفیہ ہی رہتی تھی جو جہان سے پورے چھ سال چھوٹی تھی چونکہ ابھی چھوٹی تھی اور اسٹڈیز کر رہی تھی اس لئے اس کی شادی میں ابھی دیر تھی۔۔۔ ماں نے کہا بھی کہ بیٹا اب تم بھی شادی کر لوں مگر جہان نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ پہلے صفیہ کی پھر اپنی کروں گا اور انہی دنوں میں جہان کی ملاقات المیرا سے ہوئی تھی جہان کو اپنے جذبات سمجھنے میں دیر نہیں لگی تھی کہ وہ المیرا سے محبت کرنے لگا ہے۔۔۔ وہ اسے چاہنے لگا ہے۔۔۔ المیرا کو بھی جہان اپنی ڈیزرونیچر کی وجہ سے اچھا لگا تھا۔۔۔ وہ لڑکیوں کی دل سے عزّت کرتا تھا اسی عادت کی وجہ سے المیرا بھی جہان سے تھوڑی بہت گفتگو کرنے لگی تھی اور پھر ایک دن جہان نے اپنے جذبات، اپنے احساسات کے بارے میں المیرا کو بتا دیا تھا اور اب پچھلے چار سالوں سے جو اب کا منتظر تھا اور اب اس کو چار سالوں کا صبر اس کو مل گیا تھا۔۔۔ المیرا کا ساتھ اس کو مل گیا تھا اور وہ بہت خوش تھا مگر کون جانے یہ خوشیاں کتنی دیر کی ہیں؟؟؟

وہ سیڑھیوں سے اترتا بہت خوش باش نظر آرہا تھا۔۔۔ڈائنگ ٹیبل پہ بیٹھی جہان کی ماں نے دور سے ہی اپنے بیٹے کے چہرے پر بکھرتے رنگوں کو دیکھ لیا تھا کسی حد تک وہ اس کے چہرے پہ ظاہر ہوتی خوشی کو سمجھ گئی تھی۔۔۔دل میں صدا اس کی خوشیوں کی دعا کی۔۔وہ ڈائنگ ٹیبل کے قریب پہنچ گیا تھا مسکرا کر اپنی ماما کو سلام کیا اور ان کی پیشانی کو چوما اور جواب میں انہوں نے بھی اسکی پیشانی کو چوما۔۔۔

اب وہ ان کی ساتھ والی چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔

میں اپنے بیٹے کے چہرے پر بکھرتے ان خوشی کے رنگوں کو جان سکتی ہوں؟؟؟"

ماما آپ خود بتائے کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟"

جہاں تک میرا خیال ہے میری ہونے والی بہو نے 'ہاں' کہہ دی ہے اور وہ تم سے شادی کیلئے راضی ہے۔۔۔"

جی ماما المیرا شادی کیلئے مان گئی ہے اور میں بہت خوش ہوں۔۔۔"

افف اللہ جی!!!میں یہ کیا سن رہی ہوں، بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں، بھابھی مان گئی ہے؟؟؟"صفیہ پتا نہیں کہاں سے آ ٹپکی تھی اور شاید ساری بات بھی سن چکی تھی۔۔۔

اس نے پیچھے سے آکر جہان کو ہگ کیا۔۔۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟؟"صفیہ نے خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات میں پوچھا۔۔جہان سے دور ہوئی۔۔۔۔

ہاں جی میری گڑیا آپ نے جو سنا سچ سنا ہے، آپکی بھابھی مان گئی ہے اور اب آپ کے ساتھ میری بھی شادی!!!"جہان نے اپنی لاڈلی بہن کو دیکھا جو بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔

افففف سچ میں بھائی مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا، بھابھی مان گئی، ہائے ایسے لگ رہا ہے میں خواب میں ہوں آنکھ کھلے گی اور خواب ٹوٹ جائے گا، آآآآ۔۔۔"صفیہ نے چیخ ماری خفا نظروں سے بھائی کو گھورتی اپنے بازو کو سہلانے لگی۔۔۔

بھائی میں نے آپ کے سر میں بمب پھوڑ دینا ہے پھر المیرا بھابھی تو کیا کوئی بھی آپ سے شادی نہیں کرے گی۔۔۔"جہان نے اس کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ والی چیئر پر بٹھایا۔۔۔ماں تو ان دونوں کی نوک جھونک دیکھ کر ہی خوش ہو رہی تھی۔۔۔

جہان کیٹل میں سے چائے کپوں میں نکال رہا تھا۔۔۔

ہائے بھائی کتنا مزہ آئے گا آپ کی شادی میں، میں نے تو خوب ساری شوپنگ کرنی ہے اور ہاں میں نے نہیں کرنی آپ کے ساتھ شادی، مطلب میرا ایک اکلوتا بھائی ہے اور میں نے اس کی شادی کو خوب انجوائے کرنا ہے، اگر میں دلہن بن گئی تو انجوائے کون کرے گا، بھنگڑے کون ڈالے گا؟؟؟"

ہاہاہا!!" جہان اور ماں دونوں ایک ساتھ ہنسے تھیں۔۔۔۔

تم بھنگڑے ڈالو گی۔۔۔" جہان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی بالکل میں نے لُڈی پانی ہے۔۔۔"

بیٹا آپکی شادی کے ساتھ ہی میں اپنی شادی کروں گا کیونکہ پہلے تمھیں اس گھر سے بھیجوں گا۔۔۔"

بھائی"!!!

تم اس کی باتوں پہ دھیان نہ دو صفیہ تمھیں پتا ہے یہ صرف مزاق کر رہا ہے۔۔ "

اچھا بریک فاسٹ کرو نہیں تو پھر لیٹ ہو جاؤں گی پھر مجھے مت کہنا بھائی آپکی وجہ سے دیر ہو گئی۔۔" جہان نے اس کی طرف بریڈ بڑھائے۔۔۔

اور میں ہوں نہ اپنی بہن کو انجوائے کروانے کیلئے، مل کے انجوائے کریں گے۔۔۔" جہان نے اپنا کندھا اسکے کندھے سے مس کرتے ہوئے آنکھ ونک کر کے کہا۔۔۔

ملواؤ گے کب بھابھی سے؟؟"

ان شاءاللہ بہت جلد"!!

یوں ہی ہنستے مسکراتے ہنسی مزاق میں بریک فاسٹ کیا جانے لگا۔۔۔۔

وہ دونوں بھی آمنے سامنے بیٹھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔دونوں خاموش تھی۔۔۔دونوں نے کل سے کوئی بات نہیں کی تھی آخر اس چپ کو المیرا نے توڑا۔۔۔

تم رات کو روم میں کیوں نہیں آئی؟؟"

المیرا ایمان کی سرخ آنکھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم ساری رات روتی رہی ہو؟؟؟"ایمان نے نظریں چرائی۔۔۔

نہیں میں کیوں روؤں گی؟؟"

تو پھر نظریں کیوں چرا رہی ہو؟؟؟"

اگر یہی سوال میں تم سے پوچھوں کہ تم کیوں روتی رہی ہو؟؟"اب کی بار نظریں چرانے کی باری المیرا کی تھی۔۔۔

ایمان طنزیہ مسکرائی۔۔۔سر کو جھٹکا۔۔۔۔

میرے بارے میں تم سب جانتی ہو ایمان پھر کیوں پوچھ رہی ہو؟اب اپنا بتاؤ؟تم کیوں روتی رہی ہو؟؟؟"

تمہاری وجہ سے، تمھیں لے کر پریشان تھی۔۔۔"ایمان نے سفید جھوٹ بولا۔۔المیرا نے کچھ نہیں کہا وہ جانتی ہے وہ جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔

کچھ تو ہے جو تم چھپا رہی ہو مگر کیا؟؟"

المیرا نے دل میں خود سے کہا اور بریک فاسٹ کرنے لگی۔۔۔

ایک بار پھر دونوں میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

دن ایک بار پھر اپنے معمول پہ گزرنے لگے تھیں۔۔۔ سب اپنی اپنی لائف میں بزی سب ہی اب سنبھل گئے تھیں۔۔۔۔

المیرا بھی اپنے رب کی رضا میں راضی ہو گئی تھی اور یہ سب جہان کی فیملی سے ملنے کے بعد ہوا تھا۔۔۔ جہان اگلے ہی دن المیرا کو بہت انسسٹ کر کے گھر لے آیا تھا تاکہ وہ گھر والوں سے مل سکیں۔۔۔ جہان کی ماں اور بہن دونوں کو ہی المیرا بہت پسند آئی تھی۔۔۔ صفیہ کو فخر تھا اپنے بھائی کی پسند پر۔۔۔

وہ اتنی خوبصورت نہیں تھی مگر اچھی لگتی تھی۔۔۔ ایک اٹریکشن تھی اس میں جو سب ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ ضرور متوجہ ہوتے تھے المیرا کی طرف!!!

المیرا کو بھی بہت اچھا لگا تھا جہان کی فیملی سے مل کر اتنے سالوں بعد اس نے ایک بار پھر ایک فیملی کا پیار محسوس کیا تھا۔۔۔

وہ اپنے رب کے فیصلے پر راضی تھی۔۔۔۔

"بیشک وہ رب بہترین کرنے والوں میں سے ہیں"

جہان کی صورت اسے ایک بار پھر فیملی ایک فیملی کا پیار مل رہا تھا اسے اور کیا چاہیے تھا۔۔۔

جہان کو بھی اس بات کی سمجھ آگئی تھی اس سے زیادہ خوبصورت احساس اور کیا ہو گا کہ آپکو ایک ایسے انسان کا ساتھ حاصل ہو "جو آپکا من پسند ہو" جہان کو اس کا من پسند شخص کا ساتھ مل رہا تھا اور وہ بے حد خوش تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یوشع اپنے آفس میں بیٹھا سامنے رکھی فائل کو ریڈ کرنے میں مصروف تھا جب ساتھ میں رکھا اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

اس نے فائل سے نظریں ہٹا کر موبائل اسکرین کو دیکھا۔۔۔ جہاں 'سویٹ ہارٹ' کے الفاظ جگمگا رہے تھیں۔۔۔

یوشع نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کی۔۔۔ کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر بڑی ہی خوشدلی سے سلام کیا۔۔۔

دوسری طرف سے بھی اتنی ہی خوشدلی سے جواب دیا گیا۔۔۔ یوشع کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔۔ گال پہ پڑتا ڈمپل بھی گہرا ہوا۔۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔۔۔۔

ہمممم!!! ہاں میں جواب دیا گیا۔۔۔۔

اور اینڈ میں 'او کے میں آجاؤں گا' کہہ کر موبائل رکھ دیا۔۔۔

خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔اب یوشع کو صرف کل کا انتظار تھا۔۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا واپس فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔۔۔۔

اگلے دن یوشع اپنے بیٹے کو سکول سے لے کر گھر جا رہا تھا ابھی وہ راستے میں تھیں جب یوشع نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر کہا۔۔۔

آج میرے پاس آپ کیلئے ایک سرپرائز ہے؟؟؟"ہادی نے چمکتی آنکھوں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

کیسا سرپرائز بابا!!!"اس نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔یوشع مسکرایا۔۔۔

اگر بتا دیا تو سرپرائز کیسا؟؟؟"

اووہو!!پھر آپ کب دے گے میرا سرپرائز؟؟"

ابھی تھوڑی دیر تک جب ہم گھر پہنچ جائیں گے، آپ کا سرپرائز گھر پر ہے۔۔۔ "

سچی بابا"!!!

مچی بابا کی جان"!!!

پھر تو جلدی جلدی چلے بابا!!مجھے اپنا سرپرائز دیکھنا ہے۔۔۔۔"

ہاہاہا!!!اب اتنی بھی کیا جلدی ہے گھر جانے کی؟گھر ہی جا رہے ہیں، آرام آرام سے جائیں گے ناں۔۔۔"

اوونو بابا!!!بس جلدی چلے مجھے سرپرائز دیکھنا ہے؟؟"وہ بہت بے تاب ہو رہا تھا۔۔۔

ہاں ہاں جا رہے ہیں۔۔۔"یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کے بال بگاڑے۔۔۔

وہ گھر کی طرف روانہ تھیں ہادی اپنے سرپرائز کے بارے میں سوچ رہا تھا اور یوشع مسکراتی نظروں سے میرو کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچ چکے تھیں۔۔۔واچ مین نے یوشع کی گاڑی کو دیکھ کر بڑا دروازہ کھول دیا گاڑی اس بڑے سے گیٹ سے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔یوشع نے ہارن دیا تھا اور گھر کے اندر بیٹھے چند لوگوں کے چہروں پر مسکراہٹ آئی تھیں۔۔۔۔

اندر ایک بڑا لان تھا۔۔۔لان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔۔۔ایک سائڈ پہ پورچ بنایا گیا تھا جہاں اور دوسری گاڑیاں بھی کھڑی تھی۔۔۔یوشع نے بھی اپنی گاڑی اسی طرف بڑھا دی دوسری سائڈ پہ سوئمنگ پول تھا۔۔۔ہرا بھرا خوبصورت پھولوں سے سجا یہ لان بہت بڑا اور بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔

سوئمنگ پول کے پاس ایک جھولا اور سلائڈر رکھی ہوئی تھی جو ہادی کیلئے رکھے گئے تھیں۔۔۔

لان کے بیچ میں کرسیاں رکھی گئی تھیں شیشے کی گول میز کے ساتھ۔۔۔

وہ اب گاڑی سے اتر چکے تھے ہادی فوراً سے پہلے دوڑ کر گھر کے اندر بھاگا تھا اپنے سرپرائز کو دیکھنے۔۔۔اس کے پیچھے یوشع اس کا بیگ تھامے مسکراتا ہوا چل رہا تھا۔۔۔

اندر ایک بڑا سا لاؤنج تھا جہاں ہر چیز اپنی قیمت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔اس لاؤنج میں صوفوں کو بڑی ہی خوبصورت ترتیب سے رکھا گیا تھا۔۔۔ایک سلائڈ پہ ایکوریم رکھا تھا جس میں بہت ہی خوبصورت سی مچھلیاں تیر رہی تھیں۔۔۔

ہادی لاؤنج میں پہنچ چکا تھا پہنچتے ہی ایک زوردار کی چیخ اس نے ماری تھی۔۔۔

زاور!!!"وہاں کھڑے سب نفوس نے مسکراتے ہوئے اپنے کانوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔زاور نے بھی ہادی کو دیکھ کر ایک زوردار چیخ ہادی کی ہی طرح ماری۔۔۔

میرو!!!"وہ جو اپنے کانوں سے ہاتھ ہٹانے ہی والے تھیں زاور کے چیخنے پر واپس سے اپنے کانوں کو بند کیا۔۔۔

ہادی اور زاور دونوں ہی دوڑ کر ایک دوسرے کی طرف آئیں اور زوردار کی جھپی ڈالی۔۔۔

کانوں پہ سے ہاتھ ہٹا لیے گئے تھیں۔۔۔۔

یوشع نے اپنی جان سے زیادہ عزیز دوست علی کو دیکھا جس سے اس کے کتنے ہی رشتے نکلتے تھیں۔۔۔علی نے بھی محبت بھری نظروں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

یوشع قدم قدم چلتا علی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا بیگ کو صوفے پر رکھا۔۔۔

ہادی زاور سے الگ ہو کر بڑے پاپا کر تا علی کی طرف دوڑ کر آیا۔۔۔ علی نے ہادی کو اپنی گود میں اٹھا کر گلے سے لگایا پھر اس کو پیار کیا ساتھ کھڑی زینب نے مسکراتے ہوئے میرو کے بالوں پہ ہاتھ پھیرا۔۔۔ وہ بڑی ماما کر تا زینب کی گود میں گیا۔۔۔ زینب کے دونوں گالوں کو باری باری چوما زینب نے بھی اسے بہت سا پیار کیا۔۔۔

ہادی نے مسکراتے ہوئے یوشع کو دیکھا۔۔۔

بابا یہ سرپرائز تھا میرے لئے؟؟؟"

جی بالکل یہی تھا، کیسا لگا سرپرائز؟؟؟"

بابا بہت بہت بہت ہی زیادہ اچھا مگر آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کی بڑی ماما بڑے پاپا آرہے ہیں، میں نے بھی آپ کے ساتھ جانا تھا ائیر پورٹ پر۔۔۔"

اگر میں آپکو بتا دیتا تو آپکی یہ خوشی کیسے دیکھتا؟؟"

بیٹا میں نے ہی منع کیا تھا آپکے بابا کو کہ ہادی کو مت بتانا؟؟؟" علی نے ہادی سے کہا۔۔۔

اووو اچھا!!! بڑی ماما ذیان کہاں ہے؟؟؟"

وہ تو روم میں سو رہا ہے۔۔۔ "

اوکے!!!" ہادی زینب کی گود سے نیچے اترا۔۔۔زاور کا ہاتھ پکڑ کر سیڑھیوں کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔سب کی قہقہے بلند ہوئے۔۔۔زینب نے ہادی کا بیگ صوفے سے اٹھایا اور ان کے پیچھے چل دی۔۔۔۔

کل جو آفس میں بیٹھے یوشع کے موبائل پہ 'سویٹ ہارٹ' کے نام سے کال آئی تھی۔۔۔وہ کوئی اور نہیں علی ہی تھا۔۔۔جس کا نمبر سویٹ ہارٹ کے نام سی سیو تھا۔۔۔علی نے اپنی آمد کا بتایا تھا تاکہ یوشع ائیر پورٹ پہ لینے آسکیں اور ہادی کو سرپرائز دینے کا پلان بھی علی کا تھا جس کی وجہ سے یوشع بہت خوش تھا اور آج صبح گیارہ بجے یوشع لاہور ائیر پورٹ سے جا کر علی اور اسکی فیملی کو لے آیا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یوشع کھڑا اپنے بیٹے کو دیکھ رہا تھا جو سیڑھیوں سے اوپر زاور کا ہاتھ پکڑے چل رہا تھا اسکی باتوں سے ہی اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔علی نے کافی گہری نظروں سے یوشع کو اوپر سے نیچے تک دیکھا جو چہرے سے ہی کافی تھکا تھکا لگ رہا تھا۔۔۔علی نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا یوشع نے مسکرا کر علی کو دیکھا اور دونوں ہی صوفوں پر بیٹھ گئے۔۔۔

علی کے دل کو کچھ ہوا تھا یوشع کو اس حالت میں دیکھ کر مگر وہ مجبور تھا۔۔۔وہ یوشع کو اسکی ساری خوشیاں دینا چاہتا ہے مگر وہ دے نہیں سکتا۔۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟" یوشع کے چہرے پر نظریں جمائے پوچھا۔۔۔

وہ صوفے کی بیک پر سر رکھ کر آنکھیں موندیں بیٹھا تھا۔۔۔ علی کے سوال پہ آنکھیں کھول کر علی کو دیکھا۔۔۔اس نے مسکرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔۔۔

کیسا ہو سکتا ہوں؟؟"یوشع نے الٹا اس سے پوچھا۔۔۔

علی کے اندر کا گلٹ پہلے سے زیادہ بڑھ گیا جو اِن پانچ سالوں میں ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور یہ گلٹ یوشع کو اسکی ساری خوشیاں دے کر ہی ختم ہو گا مگر کیسے؟؟؟

میرا مطلب تمھیں ہرٹ کرنا بالکل نہیں تھا۔۔۔"علی کے چہرے پر بڑھتی شرمندگی کو دیکھ کر کہا۔۔۔ علی جبراً مسکرایا۔۔۔

خوش رہا کرو یوشع تمھیں اس حال میں نہیں دیکھا جاتا، تم ان چار سالوں میں بہت ویک ہو گئے ہو، اس ایک سال میں زیادہ لگ رہے ہو، کھاتے، پیتے نہیں ہو کیا؟ اور تمھاری آنکھیں کبھی آئینے میں غور سے خود کو دیکھا ہے، تمھاری آنکھوں کی نیچے ہلکے پڑ رہے ہیں، تم اکتیس سال کے ہو اور ابھی سے ہلکے، رات کو سوتے نہیں ہو یا کام کا برڈن زیادہ کر لیا ہے؟؟؟"یوشع نے نظریں چرائی تھی واپس صوفے کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی.... چند پل یوہی خاموشی کی نظر ہو گئے۔۔۔

میں سونا چاہتا ہوں مگر نیند نہیں آتی، ایک گہری نیند سونا چاہتا ہوں ایسی کہ دوبارہ پھر کبھی نہ اٹھوں۔۔۔"

علی جو اپنے ہاتھوں کو دیکھتا اس کی سن رہا تھا آخری بات پہ چونک کر یوشع کو دیکھا جو آنکھیں بند کیے بس اپنی کہہ رہا تھا۔۔۔

غصے سے علی کی آنکھیں سرخ پڑی اگر یوشع ان آنکھوں میں دیکھ لیتا تو آگے ایک لفظ نہ بولتا مگر وہ اپنی ہی دھن میں پھر بولنے لگا تھا۔۔۔۔

علی میں بہت تھک گیا ہوں یار!!!"اس کے لہجے میں بھی زمانے بھر کی تھکن تھی۔۔۔

یوشع نے آنکھیں کھولی لیکن علی کی طرف نہیں دیکھا بس چھت کو گھورے گیا۔۔۔یوشع نے علی کی نظروں کو خود پہ محسوس کر لیا تھا اس لئے اس کی طرف نہ دیکھنے میں ہی عافیت جانی۔۔۔یوشع نے وقفہ کے بعد پھر بولنا شروع کیا۔۔۔

میں سچ میں بہت تھک گیا ہوں، یہ تنہائی اب کاٹتی ہے، میں سونا چاہتا ہوں مگر نیند نہیں آتی جب سوچتا ہوں کہ میں کیوں زندہ ہوں؟ میں بھی کیوں سب کے ساتھ اس دنیا سے چلا نہیں گیا؟ تو بس صرف ایک چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے۔۔۔"

(بابا آپ بھی تو بہت اچھے ہے، کیا آپ بھی مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے؟؟؟")اب بھی ایک وہی چہرہ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔

میر ہادی!!میرا ہادی!!میرا بچہ!!شاید اس کیلئے میں زندہ ہوں، علی سب چھوڑ کر چلیں گئے یار!!پہلے ماما، پھر وہ، پھر ماہی اور پھر بابا!!سب چلیں گئے، مجھے اکیلا تنہا چھوڑ گئے، میں بھی ان سب کے پاس جانا چاہتا ہوں، سکون کی نیند سونا چاہتا ہوں بس ہادی کی وجہ سے ہر بار رک جاتا ہوں۔۔۔"

وہ اب تک نظریں چھت پر جمائے بول رہا تھا۔۔۔ آواز میں نمی کی بھی آمیزش تھی۔۔۔

میرو تو معصوم ہے، اس کا کیا قصور ہے؟ وہ کیوں یتیموں کی زندگی گزارے، علی اگر کبھی مجھے کچھ ہو جائے تو میرے بیٹے کا خیال رکھنا، اسے کبھی اس بات کا احساس مت ہونے دینا کہ وہ اب یتیم ہو چکا ہے، میں جانتا ہوں تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن پھر بھی زاور اور ذیان کی طرح اس کا بھی خیال رکھ لینا، اس کو بھی باپ کا پیار دے دینا۔۔۔"

اتنا تھک چکے ہو یوشع یوسفزئی"!!!

علی!!!زندگی اتنی دکھی نہیں ہوتی کہ مر جانے کو جی چاہے بس کچھ لمحے اتنے دکھ، اتنی تکلیف دیتے ہیں کہ پھر جینے کو دل نہیں کرتا، میرا بھی نہیں کرتا۔۔۔"

انف سٹوپ اٹ!!!اگر تم نے اب ایک لفظ بھی اور بولا ناں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا یوشع یوسفزئی!!!"

علی نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں کے ساتھ غراہ کر کہا۔۔۔

یوشع نے علی کی طرف دیکھا۔۔۔ علی نے بھی ان آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

ایک کی آنکھیں غصے سے سرخ تھی تو دوسرے کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔بے پناہ اداسی، تھکاوٹ اور بھی بہت کچھ تھا۔۔۔وہ بلاشبہ اپنی زندگی سے تنگ آچکا تھا۔۔۔

یوشع نے علی کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔۔ایک آنسوں ٹوٹ کر علی کے کندھے پر جذب ہوا۔۔۔۔

اب کہ علی تھوڑا نرم پڑا۔۔۔

مت کیا کرو یار ایسی باتیں، یہ سب کفرانہ باتیں ہے، کیوں اپنے رب کو ناراض کرنے میں لگے ہوئے ہو، ایسی باتیں کر کے کیوں خود کو تکلیف دے رہے ہو؟ کیا میں تمھارا کچھ نہیں لگتا، ہم سب ہے تمھارے ساتھ، وئی آر آ فیملی ممبرز!!"اس نے دھیمے لہجے میں اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

یوشع!!جو چلا گیا اس پر صبر کرو اور جو تمھارے پاس ہے اس پر شکر کرو مگر اس طرح کی باتیں کر کے نہ خود کو تکلیف دو اور نہ ہی مجھے۔۔۔"

مجھے رب سے کوئی گلا نہیں ہے علی، بس اب پتا نہیں کیوں دل نہیں لگتا، جینے کو دل نہیں کرتا، اُس کی یاد آتی ہے بہت!!!"اس کا دل کیا وہ چیخیں مار کر روئیں۔۔۔اسے پکارے اسے بلائیں۔۔۔ایک بار پھر علی کے دل کے ٹکڑے ہوئے تھے۔۔۔یہ سب اس کی بہن کی وجہ سے ہی تو ہوا تھا۔۔۔

یوشع نے کندھے سے سر اٹھا کر علی کو دیکھا جو بے بسی سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

بچوں کی آواز پہ غموں کی چادر ہٹی۔۔۔ان دونوں نے سیڑھیوں کی طرف دیکھا جہاں سے زاور اور ہادی ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے نیچے اتر رہے تھیں اور ان کے پیچھے زینب تھی جو گود میں ذیان کو لیے نیچے اتر رہی تھی۔۔۔

یوشع نے اپنی آنکھوں کو رگڑ کر ان کی نمی صاف کیا۔۔۔علی نے بھی گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔۔۔۔

بس ایک علی تھا جہاں یوشع خود کو بے بس محسوس کرتا تھا۔۔۔وہ اپنے رب اور علی کے سامنے اپنا دل ایک کھلی کتاب کی طرح کھول کر رکھ دیتا تھا۔۔۔وہ علی کے سامنے رو لیتا تھا۔۔۔

بچے آ گئے تھیں۔۔۔وہ سب ڈائنگ ٹیبل کی طرف بڑھ گئے جہاں ملازمہ کھانا لگا رہی تھی۔۔۔بچے خوش تھیں ایک دوسرے میں مگن تھیں۔۔۔زینب بچوں کو کھلا رہی تھی۔۔۔علی اور یوشع کا دل اداس تھا۔۔۔کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا دل کو مار کر بڑی ہی بے دلی سے کھانا کھایا گیا۔۔۔

"آج اس قدر اداسی ہے کہ

بس بات ملے رونے کو"

علی اور یوشع بچپن سے ایک ساتھ تھیں۔۔۔سکول کالج یونی اور پھر بزنس ہر جگہہ بچپن سے گہرے دوست تھیں۔۔۔ایک دوسرے کیلئے بھائیوں سے بڑھ کر ایک دوسرے کیلئے مر مٹنے کو تیار۔۔۔کالج'یونی دونوں

جگہوں میں ان دونوں کی دوستی کی مثالیں دی جاتی تھیں۔۔۔ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف اور پھر آپس کی یہ دوستی رشتے داری میں بدلی۔۔۔

یوشع علی کا بہنوئی تھا۔۔۔ علی ہادی کا سگا ماموں ہے مگر ہادی کو بڑے پاپا کہنا علی نے ہی سیکھایا تھا۔۔۔ علی کا کہنا تھا کہ رشتے داری بعد میں پہلے ہم ایک دوسرے کے دوست بھائی ہے تو چونکہ میں آپ سے دو مہینے پانچ دن بڑا ہوں تو میں میرو کا تایا لگا۔۔۔اسی لئے علی کی ضد پر ہی میرو علی کو بڑے پاپا کہہ کر پکارتا ہے اور پھر اسی طرح زاور بھی یوشع کو چھوٹے پاپا کہہ کر بلاتا ہے پھوپھا کہنے کی بجائے۔۔۔۔

شام کی چائے کا وقت ہو چکا تھا۔۔۔وہ سب باہر لان میں سوئمنگ پول کے قریب رکھی کرسیوں پر بیٹھے تھیں جب ملازمہ ٹی ٹرالی اور کچھ کھانے کا سامان لائی۔۔۔

یوشع ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔یوشع نے ہادی کو دیکھا جو سلائڈ کر رہا تھا اور خوب ہنس بھی رہا تھا۔۔۔

وہ دوپہر سے ہی اسی طرح بہت خوش تھا اپنے سارے کھلونے زاور کو دیکھائے تھے جو اس سال میں یوشع نے لے کر دیے تھے۔۔۔زاور نے بھی اپنے کھلونے ہادی کو دیکھائے جو وہ کراچی سے اپنے ساتھ لایا تھا

دونوں نے خوب کھیلا تھا کھلونوں سے۔۔۔ہوم ورک بھی اب تک نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی یوشع نے کرنے کا کہا تھا۔۔۔

آج تو جیسے ہادی یوشع کو بھول ہی گیا تھا۔۔۔ذیان کے رونے کی آواز گونجی۔۔۔زینب نے ذیان کو یوشع کی گود سے اپنی گود میں لیا ملازمہ چائے سرو کر کے اندر چلی گئی تھی۔۔۔زینب نے ذیان کو چپ کرواتے ہوئے ساتھ ہی بچوں کو بھی آواز لگائی۔۔۔۔

بچوں آجاؤ چائے پی لو!!!" دونوں دوڑے چلے آئیں۔۔۔

ہادی اپنی چیئر پر بیٹھنے لگا تھا جب اس نے ایک نظر یوشع کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ہادی مسکرایا تو یوشع بھی جواباً مسکرایا۔۔۔۔

میرو اپنی چیئر چھوڑ کر گھوم کر آ کے یوشع کی گود میں چڑھ کر بیٹھا۔۔۔

یاد آگئی بابا کی!!!" اس نے خفا خفا سا پوچھا۔۔۔

ماتھے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔

جی بابا آگئی!!!" بہت ہی معصومیت سے جواب دیا گیا۔۔۔

سب کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔یوشع کا حیرت کے مارے منہ کھل گیا۔۔۔

کیا تم سچ میں مجھے بھول گئے تھے؟؟؟"حیرانگی تھی جو ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اب کی بار ہادی کا قہقہہ گونجا۔۔۔

بابا میں آپکو بھول سکتا ہوں؟؟؟"ہادی نے سر اونچا کر کے یوشع کے چہرے کو دیکھا اب کہ یوشع کو کچھ اطمینان ہوا۔۔۔پیچھے سے ہی ہادی کو ہگ کیا۔۔۔

زاور نے بھی ہادی کی نکل کی اپنی چیئر سے اٹھ کر علی کی گود میں بیٹھا ایک بار پھر سب کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔دوپہر والی اداسی اب کم ہو چکی تھی۔۔۔

یوشع نے چائے کا کپ اور کیک اٹھا کر ہادی کو دیے سب نے اپنے اپنے کپ اور کیک اٹھائیں۔۔۔

اب جب یہی رہنا ہے تو میں سوچ رہا ہوں کہ کل ہی زاور کا بھی ایڈمیشن کروا دیتے ہیں کیوں اسکی پڑھائی کا لوز ہو، دونوں ہی ایک ساتھ اسٹڈی کریں گے۔۔۔"یوشع نے علی کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔

مانا کہ ہم یہاں آ گئے ہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس گھر میں رہیں گے، ہم اپنے گھر میں جائیں گے۔۔۔"

اور تمھیں لگتا ہے میں تمھیں اب یہاں سے جانے دوں گا؟؟؟"یوشع نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

اگر تمھیں یہاں سے بھیجنا ہوتا تو میں تمھیں یہاں کبھی نہ بلاتا، یہ اتنا بڑا گھر ہے، یہی رہو، کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے، تم سب آ گئے ہو اس گھر کی بھی تنہائی کم ہو جائیں گی اور ہادی کا بھی دل لگا رہے گا، علی تم کہیں نہیں جاؤ گے یہی رہو گے۔۔۔"یوشع نے علی کو منہ کھولتا دیکھ کر کہا۔۔۔

علی کو سمجھ نہ آیا کہ منت کی گئی ہے یا حکم سنایا گیا ہے۔۔۔

بڑے پاپا آپ یہی رہو گے، آپ سب کہیں نہیں جاؤ گے، بڑی ماما آپ بولے ناں بڑے پاپا سے وہ یہی رہیں گے، کہیں نہیں جائیں۔۔۔"زینب نے سوالیہ نظروں سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

بابا کیا ہم یہاں نہیں رہ سکتے ہادی کے ساتھ، مجھے ہادی کے ساتھ رہنا ہے، اسی کے ساتھ پڑھنے جانا ہے۔۔۔"زاور نے بھی کہا اور چار و ناچار علی کو ماننا پڑا۔۔۔

اوکے !!!یہی رہیں گے، اب خوش!!!'علی نے ہار مانی تھی۔۔۔

ہررررے!!!'زاور اور میرو نے نعرہ لگایا۔۔۔۔

یوشع نے تشکرانہ نظروں سے علی کو دیکھا۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھائی آپ زاور کا بھی کل ایڈمیشن کروا دینا۔۔۔"زینب نے کہا۔۔۔

اوکے اور اب آپ!!!"یوشع نے میرو کو دیکھا۔۔۔

بہت کھیل لیا آپ نے، اب آرام سے اپنا ہومورک کر لینا "!!!

جی بابا!!!"خوش گپیوں میں چائے کا اختتام کیا گیا۔۔۔

وہ دونوں لاؤنج میں ساتھ ساتھ داخل ہوئے تھیں کہ سامنے سیڑھیوں سے زینب اترتی دیکھائی دی۔۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اتر چکی تھی اور وہ دونوں بھی سیڑھیوں کے قریب پہنچ چکے تھیں۔۔۔

آ گئے آپ دونوں!! کھانا لگواؤں آپ دونوں کیلئے؟؟؟ "

نہیں!!ہم کھا کر آئے ہیں۔۔۔"علی نے جواب دیا۔۔۔۔

وہ دونوں سات بجے گھر سے باہر چلے گئے تھیں۔۔۔ علی زبردستی یوشع کو لے کر گیا تھا تاکہ اس کا موڈ کچھ ٹھیک ہو جائے اور وہ اب گیارہ بجے واپس آئے تھیں۔۔۔۔یوشع کا موڈ بھی اب ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

بچے سو گئے؟؟؟"علی نے پوچھا۔۔۔۔

ہاں دس بجے ہی سو گئے تھیں۔۔۔"

میرو تو نہی سویا ہو گا ابھی کیونکہ وہ میرے بغیر نہیں سوتا جب تک میں اسے نہ سلاؤں۔۔۔"وہ تذبذب کا شکار تھا جیسے پتا نہیں کیا سننا چاہتا ہو۔۔۔زینب دھیرے سے مسکرائی۔۔۔۔

صحیح کہہ رہے ہو وہ ابھی تک نہیں سویا، تمھارا ویٹ کر رہا ہے، میں نے کتنی کوشش کی کہ وہ سو جائے مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی کہ بابا کے بغیر نیند نہیں آتی، میں ان کے بغیر نہیں سوتا، وہی مجھے سلائیں گے۔۔۔"

یوشع نے اطمینان بھری سانس خارج کی۔۔۔

کہاں ہے وہ؟؟"اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔

اپنے روم میں ہیں، وہی زاور بھی سو رہا ہے۔۔۔"

اوکے!!"وہ اوپر کی طرف بڑھا۔۔۔ پیچھے زینب اور علی بھی گئے۔۔۔

ہادی کے روم کا دروازہ کھولا تو وہ وہی بیڈ پر بیٹھا اپنی آنکھوں کو مسل رہا تھا۔۔۔ اس نے یوشع کو دیکھا۔۔۔

بابا آپ آگئے۔۔۔"وہ بیڈ پر کھڑا ہو گیا۔۔۔ وہ قدم قدم چلتا ہادی کے پاس پہنچا۔۔۔

جی میری جان بابا آگئے، سوری میرا بچہ!! بابا نے دیر کر دی۔۔۔"یوشع نے ہادی کو اپنی گود میں اٹھایا اور ہادی تو ویسے ہی یوشع کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

یوشع کے گلے کے گرد اپنے ننھے ہاتھوں کا گھیرا کر کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی اور وہ دونوں ان باپ بیٹوں کا پیار دیکھ کر مسکرا رہے تھیں صدا ان کی خوشیوں کیلئے دعا گوں تھے۔۔۔

وہ ہادی کو لے کر روم سے جانے لگا۔۔۔

زاور کو بھی اٹھا کر میرے روم میں لے آؤ، میرو میرے ساتھ میرے روم میں ہی سوتا ہے اور پیچھے سے زاور اٹھ گیا تو اکیلے میں ڈر نہ جائے، میرے روم میں لے آؤ، میرے ساتھ ہی سو جائے گے۔۔۔" اپنی سنا کر سامنے والے کی سنے بغیر یوشع روم سے نکلا۔۔۔ علی نے بھی زاور کو گود میں اٹھایا اور یوشع کے روم کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔ زینب بھی اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

جب علی روم میں داخل ہوا اس وقت یوشع بیڈ پر لیٹ رہا تھا۔۔۔

علی بھی زاور کو بیڈ پہ لٹا کر اس کے پاس ہی بیٹھ گیا۔۔ ہادی نے یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔

علی زاور کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا اور یوشع ہادی کے۔۔۔

یہ روز اسی طرح سوتا ہے؟؟؟" علی ہادی کو دیکھ رہا تھا جو بہت پر سکون تھا۔۔۔

ہاں"!!!

اووو تبھی تو تمھارے بغیر اس کو نیند نہیں آتی، تمھاری عادت جو ہے۔۔۔" یوشع دھیرے سے ہنسا۔۔۔

ان چند مہینوں میں ہوئی ہے تمھاری عادت ورنہ جب تک ہادی تین سال کا نہیں ہو گیا تھا زینب ہی ہادی کو سلاتی تھی، اس کے بعد تم یہاں آ گئے۔۔۔"

تم اچھی طرح جانتے ہو میں یہاں کیوں آیا تھا؟؟"

وہ دونوں اپنے بیٹے کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے سامنے دیوار پہ نظریں مرکوز کیے بات کر رہے تھیں۔۔۔

ہاں جانتا ہوں۔۔۔"

تم زاور کو اپنے ساتھ نہیں سلاتے کیا؟؟؟"

وہ میرے سے سوتا ہی نہیں ہے، اس کے پاس اس کی ماں ہے، وہ ماں کے بغیر نہیں سوتا، ہر چیز میں زاور کو ہینڈل کرنا میرا کام ہے کیونکہ زینب کی وہ سنتا نہیں ہے، مجھ سے تھوڑا بہت ڈرتا تو ہے، وہ بھلے سارا دن بھی میرے ساتھ رہ لے مگر سوتے ہوئے اسے بس اپنی ماں یاد آتی ہے۔۔۔"

بہت لکی ہے ناں زاور!!!"یوشع مسکرایا۔۔۔

اس کے پاس اس کی ماں ہے۔۔۔"یوشع نے دیوانہ وار ہادی کے سر پر پیار کیا۔۔۔ علی کے گلے میں پھر گلٹی ابھری۔۔۔کچھ دیر کی خاموشی چھا گئی۔۔۔

ہادی تمھارے بغیر سوتا نہیں ہے، تم ذرا سی دیر کیلئے نظروں سے دور ہو جاؤ تو وہ رونے لگ جاتا ہے اور پھر بھی تم کہہ رہے تھے کہ میں ہادی کا خیال رکھوں۔۔۔"

یوشع نے ہادی کو دیکھا جو سو چکا تھا۔۔۔

کچھ دن کی پریشانی ہو گی پھر سب ٹھیک ہو جائے گا، میرو سنبھل جائے گا۔۔۔"

تم سنبھل پائے ہو ابھی تک جو ہادی سنبھل جائیں گا، یہ تو پھر بچہ ہے، ابھی صرف چار سال کا ہے۔۔۔" کچھ دیر کی پھر خاموشی چھا گئی۔۔۔

یوشع تمھیں نہیں لگتا ہادی کو ایک ماں کی ضرورت ہے؟؟؟" یوشع کی آنکھوں کے سامنے وہ لمحے لہرائے جب ہادی اپنی ماں کو یاد کرتا تھا یا اس کی کمی کو محسوس کرتا تھا۔۔۔

نہیں!!!" اس نے درشتی سے انکار کیا۔۔۔

ہادی کیلئے میں خود کافی ہوں، اپنے بیٹے کو میں سنبھال لیتا ہوں، اتنے سالوں سے سنبھالتا آرہا ہوں آگے بھی سنبھال لوں گا۔۔۔" اسے نا جانے کیوں ایک دم غصہ آگیا تھا۔۔۔

یوشع صرف سنبھالنا ہی کافی نہیں ہوتا، بچوں کو ماں کے پیار کی ضرورت ہوتی ہے؟ بچے اس چیز کو محسوس کرتے ہیں۔۔۔" یوشع خاموش رہا کیونکہ اس نے غلط نہیں کہا تھا ہادی واقعی اپنی ماں کو بہت یاد کرتا تھا۔۔۔ وہ واقعی اپنی ماں کی کمی محسوس کرتا تھا۔۔۔

علی!! میرو کو پیار کرنے کیلئے میں بہت ہوں اور اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ مجھے بلیک میل کر کے تم شادی کیلئے راضی کر لو گے تو یہ بھول ہے تمھاری، میں کبھی شادی نہیں کروں گا، نہ ہی اب اور نہ ہی بعد میں، کبھی نہیں!!!" اس نے علی کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اور نہ اب مجھے اس ٹاپک پہ کوئی بات کرنی ہے۔۔۔" اس نے غصے سے کہہ کر آنکھوں پر بازو رکھا۔۔۔

صاف ظاہر تھا کہ وہ روم سے چلا جائے، اسے اب کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔" علی نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا۔۔۔زاور کے ماتھے پر پیار کر کے اٹھا دوسری سائڈ پر آیا نیچے جھک کر یوشع کے سینے پر سر رکھے ہادی کے ماتھے پر پیار کیا اور سیدھا ہو کر قدم قدم چلتا دروازے کی چوکھٹ پہ رکا۔۔۔

یوشع یوسفزئی میری بھی ایک بات یاد رکھنا، اگر تم ضدی ہو تو میں بھی تمھارا بڑا بھائی ہوں، تم سے زیادہ ضدی میں ہوں، میں بھی دیکھتا ہوں کہ تم کیسے شادی نہیں کرتے، میرے یہاں آنے کا مقصد صرف تمھاری شادی ہے، جب تک تمھاری شادی نہیں کروا دیتا، میں بھی سکون سے نہیں بیٹھوں گا اور نہ ہی تمھیں سکون سے جینے دوں گا۔۔۔" علی غصے سے کہہ کر روم سے نکلا۔۔۔اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کیا۔۔۔

یوشع نے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔۔۔۔

"کتنا اچھا ہوتا ماہی!!اگر تم میرو کو اکیلا چھوڑ کر نہ جاتی، میرا نہ سہی میرو کا ہی خیال کر لیتی کہ وہ تو بچہ ہے اور ایک بچے کو اپنی ماں کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔" یوشع نے یادوں کو جھٹکا۔۔۔۔

دروازے کو دیکھا جہاں سے علی ابھی غصے سے نکلا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ علی ناراض ہو گیا ہے۔۔۔یوشع نے دوبارہ آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

اور کبھی کبھی شام اس طرح سے ڈھلتی ہے کہ ہمیں اپنے دل سمیت سب کچھ ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے

زوال چاہے کسی بھی دن کا ہو یا کسی بھی عروج کا

ہمیشہ اداس کر ہی جاتا ہے۔۔۔

وہ بھی اداس تھا۔۔۔وہ ایک بار پھر اداس ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ایک ساتھ آفس میں اینٹر ہوئے تھیں۔۔۔وہ بات کرتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھ رہے تھیں۔۔۔لفٹ کے پاس پہنچ کر المیرا نے بٹن دبایا۔۔۔ایلیویٹر کے دونوں پٹ اوپن ہوئے۔۔۔۔

المیرا سوچ رہی تھی ایک ساتھ اندر جائے یا نہیں؟؟؟

المیرا جی آپ پہلے چلی جائے، میں بعد میں آجاؤں گا۔۔۔"جہان نے مسکرا کر کہا اور وہ حیران تھی کہ جہان کو کیسے پتا چلا کہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟ مگر المیرا کو کیا معلوم کہ کئی سالوں سے جہان صرف المیرا کو ہی تو پڑھتا آیا ہے اور اب بھی کیسے نہ سمجھتا کہ المیرا کیا سوچ رہی ہے؟؟؟

ایک بار پھر بٹن پش کیا گیا کیونکہ وہ بند ہو چکی تھی۔۔۔

المیرا آگے بڑھی۔۔۔۔

آپ بھی آجائے، مجھے کوئی ایشو نہیں ہے اور ویسے بھی آپ میرے لئے غیر تو نہیں ہے جو میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتی؟؟" وہ اندر چلی گئی تھی۔۔۔ جہان بھی مسکراتا ہوا بالوں میں ہاتھ پھیرتا المیرا کے پیچھے لفٹ میں داخل ہوا مطلوبہ فلور کا بٹن دبایا لفٹ اوپر کی طرف چل دی۔۔

المیرا کے الفاظ نے آج جہان کو ڈھیروں خوشیاں دی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہاں المیرا نے اس طرح سے کہا تھا کہ آپ کونسا غیر ہے شاید آج جہان کے دل کو قرار مل گیا تھا۔۔۔ ان کی منگنی کو دو ہفتے ہو گئے تھے جہان کو کبھی کبھی ایسا لگتا تھا کہ شاید المیرا خوش نہیں ہے مگر آج المیرا کے الفاظ نے خوشی کے ساتھ ساتھ دل کو بھی قرار دے دیا تھا۔۔۔

ماما آپ کو ڈنر پہ انوائٹ کرنا چاہتی ہے، اگر آپ آجائے تو ماما کو خوشی ہو گی، وہ ایکچوئلی جو سسٹر کراچی گئی ہوئی تھی وہ آج واپس آجائے گی کل یا پرسوں جب بھی آپ فری ہو۔۔۔ "

وہ تذبذب کا شکار تھی کہ ہاں کہے یا نہیں۔۔۔ وہ دونوں فاصلوں پر کھڑے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھیں۔۔۔ المیرا ایک کونے پر تو جہان لفٹ کے دوسرے کونے پر تھا۔۔

ایلیویٹر کا ڈور اوپن ہوا۔۔۔ پہلے المیرا اور پھر جہان باہر نکلا وہ اب ایک ساتھ کوریڈور میں چل رہے تھیں۔۔۔

اوکے کل ٹھیک ہے، میں کل آجاؤں گی۔۔۔"

سچ!!!

جی!!!!

اوکے پھر میں آؤں گا آپ کو لینے۔۔۔"

نہیں!!! آپ کیوں زحمت کر رہے ہیں میں آجاؤں گی۔۔۔"وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے کہا تھا کہ میں کونسا غیر ہوں اور اگلے ہی پل مجھے پرایہ بھی کر رہی ہے، المیرا جی اپنوں میں کیسی زحمت؟؟؟"

المیرا نے جواب نہیں دیا بس اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

ایمان کو بھی کہہ دینا۔۔۔"وہ اب رک کر بات کر رہے تھیں۔۔۔

وہ بھی کل ریڈی رہے۔۔۔"

اوکے میں کہہ دوں گی، آپ بھی کال کر کے اسے انوائٹ کر لینا۔۔۔"

جی میں کال کر لوں گا۔۔۔"

اوکے پھر بات ہوتی ہے۔۔۔"المیرا نے کہا۔۔۔

جی اوکے!!!"وہ دونوں اپنے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

پتا نہیں یار نیو سر کیسے ہوگے ؟یوشع سر تو بہت سٹرکٹ ہے۔۔۔" دو کولیگز ایک دوسے کے سامنے کھڑی باتیں کرنے میں مصروف تھیں اس بات سے بے خبر کہ کوئی ان کی باتیں سننے میں مصروف ہے۔۔۔۔

یار بس دعا کرو، علی سر یوشع سر کی طرح نہ ہو۔۔۔" عروج نے کہا۔۔۔

ویسے یار آپس کی بات ہے، علی سر!!یوشع سر کی طرح ہی بہت ہینڈسم ہے۔۔۔" ایمن نے کہا۔۔۔

نہیں!!!یوشع سر زیادہ ہینڈسم ہے، علی سر بھی ہینڈسم ہے مگر یوشع سر سے تو کم ہی ہے، ان کی بات ہی الگ ہے۔۔۔" عروج نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کہا۔۔۔۔

علی جو چھپکے سے ان کی باتیں سننے میں مصروف تھا بامشکل اپنی ہنسی روکی۔۔۔۔

آئی وش سر میرڈ نہ ہوتے تو میں نے شادی کر لینی تھی یوشع سر سے!!!" عروج نے اداسی سے کہا۔۔۔

میں نے سنا ہے یوشع سر کی وائف نہیں ہے، ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے تقریباً کوئی چار سال پہلے ہی!!!" ایمن نے رازدانہ طور پر آگے کو جھک کر بتایا۔۔۔۔

علی کی ہنسی ایک دم غائب ہوئی۔۔۔ دل چاہا کہ دونوں کو آگے باتیں کرنے سے روک دے مگر پھر رک کر سننے لگا۔۔۔۔

تمھیں کس نے بتایا؟؟؟" عروج نے حیرت کے مارے پوچھا۔۔۔

یاد ہے تمھیں میں نے کچھ دن پہلے بتایا تھا کہ یوشع سر اپنے بیٹے کو آفس لائے تھے، تم نے اس دن آف کیا تھا۔۔۔"

ہاں مگر اُس بات کا اِس بات سے کیا تعلق؟؟" عروج کو سمجھ نہ آئی۔۔۔

بتاتی ہوں!! سنو!!! میں نے میر ہادی سے پوچھا تھا کیونکہ میں سوچ رہی تھی کہ جب سر خود اتنے خوبصورت ہے، ان کا بیٹا ان سے بھی زیادہ تو سر کی وائف کیسی ہو گی؟ وہ بھی تو یقیناً خوبصورت ہو گی نا؟ بس یہی جاننے کیلئے میں نے ہادی سے پوچھا تھا کہ آپکی ماما کیسی ہے؟ وہ کیوں نہیں آتی آفس؟؟؟" علی کان لگائے ان کی باتیں سننے میں مصروف تھا۔۔۔

بس تب ہی ہادی نے بتایا تھا کہ اس کی ماما کی ڈیتھ ہو گئی ہے چار سال پہلے ہی، مجھے بہت دکھ ہوا تھا یار سن کر جب ہادی نے بتایا۔۔۔" ایمن کا چہرہ بتاتے بتاتے اداسی میں بدل گیا تھا۔۔۔

یوسفزئی سر کی ڈیتھ کو ابھی شاید سوّا یا ڈیڑھ سال ہی ہوا ہے، سر سے ابھی بیوی کا غم تو بھلایا نہیں گیا ہو گا کی ڈھائی سال بعد ہی والد بھی چلے گئے اور سر کی مدر بھی جب سر چھوٹے تھے، جب ان کی ماما کی بھی ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔"

اووو تبھی سر اب اتنے سنجیدہ رہتے ہیں؟؟؟" عروج نے بھی افسوس سے کہا۔۔۔

پہلے سر بالکل بھی ایسے نہیں تھے، وہ بہت اچھے تھے ہنس مکھ !! سر پہلے کراچی رہتے تھے، کبھی کبھی بیچ میں آکر چکر لگا لیتے تھے جب یوسف سر ان کو یہاں بھیجتے تھے، وہ کچھ دن کیلئے آتے، سب سے مزاق کیا کرتے تھے، وہ پہلے بہت اچھے تھے پھر پتا نہیں کیا ہوا یار کہ سر نے آنا بند کر دیا، وہ پورے پانچ سال لاہور نہیں آئے اور پھر ایک سال پہلے یہاں ہی سیٹل ہو گئے، تم ایک سال پہلے ہی آئی ہو جب سر یہاں پورے پانچ سال بعد آئے تھے، میں یہاں بہت پہلے سے کام کر رہی ہوں، سر کی سیکرٹری ہوں اب اتنا تو میں سر کو جانتی ہوں۔۔۔" علی کا دل ڈوبنے لگا۔۔۔ پانچ سال پہلے کے مناظر آنکھوں کے سامنے گھومے۔۔۔ یوشع کی اجڑی حالت !! علی کی آنکھوں میں نمی آئی۔۔۔

پتا نہیں سر کی لائف میں کوئی لڑکی ہے یا نہیں؟؟؟" عروج نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں تمھیں اپنا ٹانکہ فکس کرنا ہے کیا؟؟؟" ایمن نے بھی چڑ کر پوچھا۔۔۔

ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے، ان کی لائف میں خوشیاں آجائیں گی۔۔۔ "

اور تمھیں لگتا ہے سر تم سے شادی کریں گے؟؟؟" ایمن نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔۔

ہاں تو کر لے گے، میں اتنی بری تو نہیں ہوں کہ سر کو پسند نہ آؤں، ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہوں، ینگ ہوں۔۔۔"

علی نے اپنی اداسی دور کر کے عروج کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔کالی آنکھیں کاجل سے لبریز۔۔۔ کندھوں تک آتے کالے بال جو ٹیل پونی میں مقید تھے۔۔۔چھوٹی ناک۔۔۔پنکھڑی جیسے گلابی لب۔۔۔ گوری رنگت۔۔۔۔وہ واقعی خوبصورت تھی ہر لحاظ سے پرفیکٹ!!!

میں تو ویسے بھی یوشع کی شادی کروانے کے چکر میں ہوں تو کیوں ناں اس لڑکی سے ہی کروادوں۔۔۔" علی نے خود سے سرگوشی کی۔۔۔ایک بار پھر عروج کو دیکھا جو یوشع کیلئے واقعی پرفیکٹ تھی۔۔۔

ایک دفعہ پرپوز کر دوں گی، باقی ان کی مرضی وہ سیلیکٹ کریں یا پھر ریجیکٹ!!!" عروج نے پھر کہا۔۔۔ تم پرپوز کرو گی؟؟؟"

ہاں تو اس میں حرج ہی کیا ہے، میں کر دوں گی۔۔۔"

افففففف عروج تم جو مرضی کرو مگر مجھے لگتا نہیں ہے کہ سر تم سے شادی کرے گے، دیکھا نہیں تم نے سر کتنے سنجیدہ رہتے ہیں، کسی سے کوئی فالتو بات نہیں کرتے بس اپنے کام سے کام، مجھے نہیں لگتا کہ سر کا دوسری شادی کا کوئی پلان ہو گا یا وہ تم سے شادی کرے گے؟؟؟"

لڑکی کہہ تو سہی رہی ہے، یوشع کو شادی کیلئے راضی کرنا اور دیوار میں اپنا سر مارنا، یوشع ہے بہت ڈھیٹ!!!" علی نے دل میں سوچا اور پھر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔سامنے شیشے سے باہر آسمان کو دیکھا ہاتھوں کو دعا کی طرح ہوا میں پھیلایا۔۔۔۔

یااللہ اب تو آپ ہی کچھ کر سکتے ہیں۔۔۔" اس نے ہاتھوں کو واپس گرا لیا۔۔۔

ہونے کو تو کچھ بھی ہو سکتا ہے، اب تم یہی دیکھ لو اس سے پہلے کہا معلوم تھا کسی کو کہ سر میرڈ ہے اور پھر چار سال کا بیٹا بھی ہے جب سر کی پہلی شادی کا کسی کو معلوم نہیں تھا تو اسی طرح وہ دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں، میں پرپوز کر دوں گی اور وہ بھی بہت جلد!!!" عروج نے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کہ چند ہی دنوں میں اس کا یہ جوش جھاگ کی طرح بیٹھنے والا ہے۔۔۔۔

اوکے!!! تم یوشع سر کو پرپوز کرو، میں علی سر کو کروں گی۔۔۔" ایمن نے بھی ایکسائیٹڈ ہو کر کہا اس بات سے بے خبر کہ اس کا یہ سارا جوش ابھی بیٹھنے والا ہے۔۔۔ علی نے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا اور کورنر سے نکل کر سامنے آیا۔۔۔

کیا کر رہی ہو تم دونوں یہاں؟؟؟" علی نے گرجدار آواز میں پوچھا۔۔۔ دونوں نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

کہیں سر نے سب کچھ سن تو نہیں لیا؟؟؟" ایمن نے عروج کے کان میں سرگوشی کی.....

کیا کھسر پھسر کر رہی ہو تم دونوں؟؟؟" علی نے ایمن کو دیکھا جو علی کو پرپوز کرنے کی بات کر رہی تھی۔۔۔

وہ عروج کی طرح زیادہ خوبصورت نہیں تھی تو اس سے کم بھی نہیں تھی۔۔۔

کچھ نہیں سر!! بس ایسے ہی بات کر رہے تھیں۔۔۔" عروج نے اعتماد سے کہا۔۔۔

اوکے جاؤ اپنا کام کرو۔۔۔" علی ان دونوں کو وہی چھوڑ کر آگے کی طرف بڑھا۔۔۔

شکر بچ گئے یار!!! لگتا ہے سر نے کچھ نہیں سنا؟؟" ایمن نے پھر سرگوشی کی۔۔۔

علی تھوڑا آگے جا کے رکا پھر پیچھے مڑا۔۔۔

میں میرڈ ہوں۔۔۔" اس نے ایمن کو دیکھ کر کہا۔۔۔

اور الحمدللہ دو بیٹے ہیں میرے، تیسرے کی پلاننگ ہے، میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ الحمدللہ بہت خوش ہوں۔۔۔" علی نے مسکراتے ہوئے شرارت سے بتایا۔۔۔

ایمن نے شرمندگی سے نظریں جھکائی۔۔۔

یعنی سر نے سب کچھ سن لیا تھا افففف!!!" ایمن نے دل میں خود کو صلواتیں سنائی۔۔۔ علی نے عروج کو دیکھا۔۔۔

میں خود بھی یوشع کی شادی کروانا چاہتا ہوں مگر کوئی اچھی لڑکی نہیں مل رہی اور نہ ہی وہ شادی کیلئے راضی ہے، تم اسے پرپوز کر دینا باقی اسے سمجھانا میرا کام ہے، سمجھ گیا تو ٹھیک نہیں تو آگے تمھاری قسمت!!!" علی یہ کہہ کر اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ہائے سر کتنے اچھے ہیں۔۔۔" عروج نے خوش ہوتے ہوئے جوش سے کہا۔۔۔

تمھیں کیا ہوا تم ایسے کیوں کھڑی ہو؟؟؟"

سر نے سب کچھ سن لیا ہے اور تم خوش ہو رہی ہو؟؟؟"

ہاں تو اچھا ہوا ناں سن لیا ایسے ہمارا کام آسان ہو گیا، اب تم علی سر کو پرپوز کرنے کا خیال دل سے نکال دو کہی اور ٹرائے کرو، میں تو یوشع سر کو پرپوز کروں گی۔۔۔"

تم جو مرضی کرو، میری طرف سے بھلے بھاڑ میں جاؤ، میں جا رہی ہوں اب کام کرنے کیونکہ یہ علی سر تھے جنہوں نے کچھ نہیں کہا اب اگر یوشع سر نے دیکھ لیا ناں تو یہی کھڑے کھڑے تمھارا سارا پرپوزل نکال دیں گے۔۔۔ "

ہاں چلو کہیں سچ میں یوشع سر نہ آ جائیں۔۔۔"وہ دونوں بھی اپنے اپنے کام کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

یوشع علی کو آج آفس لایا تھا۔۔۔ صبح زاور کا ایڈمیشن کروانے کے بعد دونوں ہی آفس آ گئے تھیں۔۔۔

یوشع نے بتایا کہ آج سے علی بھی آپ کا باس ہے اور روز آفس آئے گا

اور سب اسی بات پر پریشان تھیں کہ علی سر بھی یوشع سر کی طرح سٹرکٹ ہے یا نہیں مگر اس دفعہ آفس والوں کی قسمت جاگ گئی تھی کیونکہ علی یوشع کی طرح اتنا سٹرکٹ نہیں ہے۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شام کا پہر تھا۔۔۔ ہر سو آسمانوں پہ بادل چھائے ہوئے تھیں۔۔۔ ٹھنڈی ہوا چاروں اطراف میں چل رہی تھی۔۔۔ پرندوں کی چہچاہٹ ہر سو چہک رہی تھیں۔۔۔ ایسے موسم نے ہر چیز کو رومانوی احساس میں ڈھالا

ہوا تھا۔۔۔خوبصورت ہرے بھرے لان میں سوئمنگ پول کے قریب رکھی کرسیوں میں سے ایک کرسی پر یوشع تنہا اور ویران دل کے ساتھ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے براؤن کھلی سی شرٹ، بلیو پینٹ میں اپنی گود میں ایک ڈائری رکھے ایک ہاتھ میں چائے کا مگ اور دوسرے میں بال پوائنٹ پکڑے ہر چیز سے بے نیاز بیٹھا تھا۔۔۔

ایک وقت تھا جب یوشع اس طرح کے موسم کو خوب انجوائے کرتا تھا مگر ان چند سالوں میں یوشع کے اندر کا ہر جذبہ، ہر حساس جیسے مر سا گیا تھا۔۔مر تو وہ خود بھی گیا تھا بس گزار رہا تھا اِس آس پر کہ ایک دن حقیقی موت بھی آ ہی جائیں گی۔۔۔اس لئے اس طرح کے موسم یوشع کو اب بالکل اٹریکٹ نہیں کرتے تھے وہ ہر جذبے ہر احساس سے بالکل عاری ہو گیا تھا۔۔۔

یوشع کی سیدھ میں جائے تو تین بچوں کی کھکھلاہٹیں اس رومانوی ماحول میں گونج رہی تھیں۔۔۔زاور اور ہادی دونوں ہی ذیان کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔گھر کے اندر کی طرف راہداری سے ہوتے ہوئے لاؤنج اور لاؤنج سے کچن کی طرف جائے تو وہاں زینب ملازموں کو کھانے کی ہدایتیں دیتی خود بھی کوکنگ کرنے میں مصروف تھی اور علی گھر سے باہر تھا۔۔۔۔

یوشع کو ڈائری لکھنے کا شوق نہیں تھا مگر لاہور آنے کے بعد اس نے ڈائری لکھی تھی۔۔۔اپنی زندگی اپنے عشق کے بارے میں۔۔۔اس کو شعر، غزلیں، نظمیں بھی بالکل پسند نہیں تھی مگر اس ایک سال میں اس

نے آدھی سے زیادہ ڈائری میں غزلیں لکھی تھیں۔۔۔ پسند تو اسے چائے بھی نہیں تھی مگر اب وہ صرف چائے پیتا تھا شاید کسی کی یاد میں۔۔۔ کیونکہ کوئی تھی جس کو چائے بہت پسند تھی اس کو چائے سے بہت لگاؤ ہوتا تھا اور وہ صرف کافی پیتا تھا اب ایک عرصہ ہوا تھا اس نے کافی کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔۔ ایسی کتنی چیزیں تھی جو اسے پسند نہیں تھی مگر اب وہ سارے وہ کام کرتا تھا جو اسے ناپسند تھے اور جو چیزیں پسند تھی وہ اب یوشع کو اپنی طرف بالکل اٹریکٹ نہیں کرتی تھی۔۔۔ وہ چائے کے گھونٹ بھرتا بال پوائنٹ سے اب ڈائری پہ کچھ لکھنے لگا تھا۔۔۔

ملے تو اسے کہنا تیرے نہ ہونے سے کچھ بھی تو نہیں بدلا!!!

یہ سورج بھی وہی سے نکلتا ہے۔۔۔

آسماں پہ تارے بھی چمکتے ہیں۔۔۔۔

اور چاند کی چاندنی بھی ہوتی ہے۔۔۔

ہوا بھی چلتی ہے، دریا بھی بہتے ہیں۔۔۔

پھول بھی کھلتے ہیں، اُن میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔۔۔۔

لیکن نہ جانے کیوں!!

تیرے نہ ہونے سے ہر چیز ادھوری لگتی ہے۔۔۔

ہر صبح شام سی لگتی ہے۔۔۔۔

ہر مسکان اداس سی لگتی ہے۔۔۔

ہر محفل انجان سی لگتی ہے۔۔۔

اور!!!!!

ہر دھڑکن بے جان سی لگتی ہے۔۔۔۔

ملے تو اسے کہنا کہ تیرے بن دنیا اب ویران سی لگتی ہے۔۔۔۔

مجھے نہ سانس آتی ہے، نا میرا دم نکلتا ہے۔۔۔۔

مگر یہ بیچ کا عالم بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

سمندر نہ اُگلتا ہے نہ ساحل پہ پٹختا ہے۔۔۔

اُبھرنا، ڈوبنا بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

جو تم بولو تو سنور جائے ہم۔۔۔

جو تم بولو تو بکھر جائیں ہم۔۔۔۔

مگر یہ ٹوٹنا بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

جو تم مانو تو بتلائیں!!!

جو تم سمجھو تو سمجھائیں۔۔۔۔

تمھارے بن ادھورا پن بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔۔۔

تیری مسکان، تیر الہجہ اور تیرے معصوم سے الفاظ!!!!

کیا کہوں بس بہت یاد آتے ہو تم!!!!

مہرو بہت یاد آتی ہے تمہاری، کاش کہ تم دیکھ پاتی میری حالت، میرے دل کی جلن، سانسوں کی گھٹن، آنکھوں کی چُبھن، روح کی بے چینی اور ویرانی!!!" اس نے لکھتے لکھتے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔۔۔۔

قسم سے بہت یاد آتی ہے تمہاری جھیل جیسی روئی آنکھیں، تمہاری کھکھلاہٹ، آجاؤ یار!! کہاں ہو تم؟؟ تمہیں دیکھے مدت گزر گئی ہے، آجاؤ بس ایک بار!!! اور میرے اس ویران دل کو ایک بار پھر آباد کر دو۔۔۔" وہ مسلسل لکھے جا رہا تھا اور یقیناً وہ آگے بھی لکھتا مگر اس کا تسلسل علی نے توڑا تھا۔۔۔۔

وہ کب سے وہاں آیا بیٹھا تھا مگر یوشع کا دھیان بالکل بھی اس کی طرف نہیں تھا۔۔۔وہ بس لکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یوشع نے علی کو اور علی نے بھی یوشع کو دیکھا۔۔۔یوشع نے اپنا خالی مگ سامنے شیشے کی ٹیبل پہ رکھا اور کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

علی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو دیکھا جو یوشع کے ہاتھوں سے لی تھی جس سے اس کے لکھنے کا تسلسل ٹوٹا تھا۔۔۔

علی نے اب تک ڈائری کو کھول کر نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی یوشع نے منع کیا کیونکہ وہ جانتا ہے وہ جتنا اسے منع کرے گا علی نے اتنا ہی زیادہ ڈائری کو چیک کرنا ہے۔۔۔

کب سے لکھنا سٹارٹ کر دیا تم نے اور یہ ڈائری کا تو تمھیں بالکل بھی شوق نہیں تھا؟؟؟ "

ایک سال سے لکھ رہا ہوں، لاہور آنے کے بعد سٹارٹ کی تھی ٹائم پاس کیلئے اب عادت ہو گئی ہے لکھنے کی، اب اچھا لگتا ہے لکھنا۔۔۔"یوشع آسمان کو تکتا کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہا تھا جہاں بادل برسنے کو تیار تھیں۔۔۔

علی نے ڈائری کا پہلا صفحہ کھول کر دیکھا۔۔۔جہاں عنوان پہ 'مہرو' لکھا تھا اور پھر 'یوشع' یعنی 'مہرو یوشع' علی نے حیرت سے یوشع کو دیکھا۔۔۔بے یقینی کی کیفیت سے یوشع کو پکارا۔۔۔

یوشع!!!"جواب ندارد.....

بس آسمان سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا۔۔۔

میں یہ تو جانتا تھا یوشع کہ تم المیرا کو کبھی نہیں بھولے ہو اور نہ ہی کبھی بھول سکتے ہو، وہ تمھارے دل، تمھاری روح میں ہے مگر تم اسے یوں ڈائری میں لکھنا شروع کر دو گے ؟؟؟" علی نے چند صفحے ریڈ کئے جہاں المیرا کے ساتھ گزارے لمحے لکھے ہوئے تھیں۔۔۔ شعر!! غزلیں اور نظمیں لکھی تھیں۔۔۔۔

علی نے ڈائری بند کر دی۔۔۔ وہ اس ڈائری کو نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔ علی نے ڈائری واپس یوشع کو دی۔۔۔ یوشع نے ڈائری واپس اپنی گود میں رکھی۔۔۔ وہ دونوں یوہی کافی دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر علی نے کہنا سٹارٹ کیا۔۔۔۔

یوشع تم بہت بدل گئے ہو، بہت زیادہ!! اس یوشع سے جس سے میں ایک سال بعد مل رہا ہوں، اِس یوشع میں اور چھ سال پہلے والے یوشع میں بہت فرق ہے، تم وہ نہیں رہے ہو جو چھ سال پہلے ہوا کرتا تھا اگر مجھے معلوم ہوتا ناں یوشع کہ تم یہاں آکر اس ایک سال میں اتنا بدل جاؤ گے تو قسم سے یوشع میں تمھیں یہاں کبھی نہ آنے دیتا۔۔۔" وہ افسوس سے یوشع کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔

چھ سال پہلے والا یوشع پتا ہے کیسا تھا؟؟ شرارتی، شوخ چنچل لڑکیوں کی طرح جو جب تک کسی کو تنگ نہیں کر لیتا تھا، اس کی ہڈیوں کو چین نہیں ملتا تھا، غصے کا بھی تیز تھا اور ہر ٹائم چہرے پر مسکراہٹ سجا کر رکھنے والا

بھی، خود بھی خوش رہنا اور دوسروں کو بھی خوش رکھنا، آئے دن آؤٹنگ کی پلان بنانے والا وہ یوشع جو چھ سال پہلے تھا وہ میرا دوست تھا، بھائیوں سے بڑھ کر تھا۔۔۔" وہ کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔ یوشع ہنوز ویسے ہی بیٹھا بس اسے سن رہا تھا۔۔۔ بیک سے ٹیک لگائے سینے پہ بازو باندھے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے۔۔۔۔

اور اب والا یوشع پتا ہے کیسا ہے؟؟ عشق میں ہارا ہوا ایک مجنوں، جس کو صرف اب اپنے آپ سے مطلب ہے، اس کو اگر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ، اپنے دل کے علاوہ اسے اپنے اِرد گرد کے لوگ نظر ہی نہیں آتے، صحیح کہہ رہا ہوں ناں یوشع یوسفزئی!! اور تمھیں پتا ہے، اب مجھے کیا لگنے لگا ہے اگر کل کو ہم مر بھی جائیں، ہمیں کچھ بھی ہو جائیں تو چھ سال پہلے والے یوشع کو تو فرق پڑ سکتا تھا ہمارے نہ ہونے سے مگر یہ یوشع اس کو شاید کبھی فرق نہیں پڑے گا کہ ہم جیے یا مرے کیونکہ اِس یوشع کو اگر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ، اپنا عشق، مطلب یار ایک لڑکی کیا چھوڑ گئی، تم تو مجنوں ہی بن گئے، مجھے لگتا تھا تم وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاؤ گے، سب ٹھیک ہو جائیں گا، تم پہلے جیسے ہو جاؤ گے مگر نہیں!!!" علی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

میں غلط تھا!!!" علی اس کی آنکھوں میں دیکھتا بس بولے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ سامنے والے کے دل پہ اس کی باتوں کا اثر ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟؟؟

تم تو اسکی یادوں میں اس کے عشق میں ڈوبتے ہی چلے گئے، جتنا اس کی یادوں سے نکلنا تھا، تم تو اتنا ڈوب گئے ہو، یوشع رحم کھالو خود پر، تمھارے آگے ابھی تمھاری پوری زندگی پڑی ہے، کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی، گزرتی چلی جاتی ہے، تمھاری بھی گزر رہی ہے تو کتنا ہی اچھا ہو کہ تم اسے اچھے طریقے سے گزار لو، اپنی لائف میں آگے بڑھ جاؤ، آج بھی کتنی لڑکیاں تم پر مرتی ہے، خود کو تمھارے سامنے پیش کرنے کیلیئے تیار ہے، شادی کرلوں نکل آؤ خدا کے واسطے ماضی سے نکل آؤ!!" علی نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

بھول جاؤ سب آگے بڑھو لائف میں، تم جوان ہو، اپنی لائف برباد مت کرو، ایک بار پھر ایک نئے سرے سے اپنی زندگی کو سٹارٹ کرو اگر مہرو کو بھی تم سے محبت ہوتی ناں تو وہ تمھیں کبھی چھوڑ کر نہ جاتی اور اگر اتنی ہی محبت تم ماہی کو دیتے ناں تو شاید آج میری بہن اس دنیا سے نہ جاتی یوشع!!!" نہ چاہتے ہوئے بھی آج علی کی زبان پر شکوہ آ ہی گیا تھا۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھری تھی۔۔۔

علی چپ ہو گیا تھا۔۔۔ آخری بات پہ یوشع نے بھی سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔ وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔ جب سے اب یوشع پہ کسی بات کا اثر ہوا تھا۔۔۔ علی چپ تھا اور اب یوشع کے جواب کا منتظر!!! ہو گیا یا اب بھی اور کچھ بولنا ہے؟ بول لو!! سن رہا ہوں صبر و تحمل سے، کیونکہ اس کے بعد صرف میں بولوں گا اور تم سنو گے۔۔۔" یوشع نے ٹیک لگائے رکھی۔۔۔

علی خاموش رہا۔۔۔ تھوڑی دیر تک یوشع اسکے بولنا کا انتظار کرتا رہا مگر وہ نہیں بولا۔۔۔۔

یوشع نے اپنی ٹانگ گھاس پہ رکھی اور اب وہ کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔ گود میں رکھی کتاب کو میز پہ رکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی اور بولنا شروع کیا۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ ہاں میں واقعی بدل گیا ہوں، یہ والا یوشع جو اب تمھارے سامنے بیٹھا ہے، یہ چھ سال پہلے والا یوشع نہیں رہا، چھ سال پہلے والا یوشع مر گیا ہے، اس کا جسم تو ہے مگر روح نہیں اور تمھیں پتا ہے میری روح کون تھی؟ وہ جس کو تم نے ایک معمولی لڑکی بنا دیا، علی عمران اگر تمھیں معلوم ہو تو وہ معمولی لڑکی تمھاری بہن تھی، تم نے خود اسے اپنی بہن بنایا تھا، بھائیوں سے بڑھ کر فرض ادا کیے تھے، پیار دیا تھا، مان، عزّت اور محبت دی تھی، وہ معمولی لڑکی تمھاری صرف منہ بولی بہن تھی جس کے لئے تم کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے تھیں یہاں تک کہ مجھ سے بھی لڑ لیا کرتے تھے، تو سوچو میرا تو عشق ہے وہ، میں کیسے بھول سکتا ہوں اسے؟ یاد رکھنا علی عمران وہ میرا عشق تھی، عشق ہے اور آخری سانس تک رہے گی، وہ میرے دل کا سکون ہے !!!

اور دوسری بات اگر میں مجنوں بنتا تو آج یہاں تمھارے سامنے بیٹھا تم سے یوں باتیں نہ کر رہا ہوتا، کسی دربار یا ولّی کے مزار کے باہر ملنگ بنا بیٹھا ہوتا اور پتا نہیں اب تک زندہ بھی ہوتا یا نہیں!!!

تیسری بات اگر مجھے میرے اِرد گرد کے لوگ نظر نہ آتے تو علی عمران آج تم یہاں میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے، تمھیں کراچی سے یہاں نہ بلاتا کہ تم اپنی فیملی کو لے کر یہاں آجاؤ، اگر مجھے میرے اِرد گرد کے لوگ نظر نہ آتے ناں تو ہادی بھی مجھے نظر نہ آتا۔۔۔"یوشع نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں بچے اب تک کھیلنے میں مگن تھیں۔۔۔

اور ایک بات یاد رکھنا اگر میں زندہ ہوں تو اپنے بیٹے کی وجہ سے!!!"یوشع نے ہادی سے نظریں ہٹا کر علی کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تمھاری وجہ سے، مجھے فرق پڑے گا تم سب کے ہونے یا نہ ہونے سے!!!!

چوتھی بات تم نے صحیح کہا وقت واقعی نہیں رکتا، گزرتا چلا جاتا ہے اور میرا بھی گزر رہا ہے کیونکہ ہماری اس زندگی میں کچھ نہیں رکتا، وقت اور انسان زندگی میں آتے اور گزرتے چلے جاتے ہیں، وہ بھی آئی اور چلی گئی اب ہے تو کیا بس اس کی یادیں، اس کی باتیں، اس کی ہنسی۔۔۔"یوشع نے آخری لائن ڈائری کو دیکھ کر کہی۔۔۔

میرے پاس بھی اب صرف اس کی باتیں ہے، اس کی یادیں ہے، وہ ہر جگہ مجھے محسوس ہوتی ہے، مجھے لگتا ہے وہ یہی میرے آس پاس ہے، میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میں بھی پہلے کی طرح زندگی کو کُھل کے جیوں، سب کے ساتھ خوش رہوں، یہ نا اُمیدی!! یہ مایوسی!! یہ تنہائی کہیں دور چھوڑ آؤں مگر اُس کا وہ چبھتا ہوا لہجہ

مجھے اذیت کی ان تکلیف دہ وادیوں میں دھکیل دیتا ہے، جہاں مجھے اپنا آپ بھی بوجھ لگنے لگتا ہے۔۔۔"

یوشع نے ڈائری سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا جو دم سادھے اس کو سن رہا تھا۔۔۔

یوشع نے ایک بار پھر ٹیک لگائی دونوں ہاتھ سینے پہ باندھیں۔۔۔ نگاہیں آسمان پہ جمائی۔۔۔۔

مجھے المیرا کے وہ آخری کی الفاظ نہیں بھولتے، وہ مجھے آج تک گناہ گار سمجھتی ہو گی علی!! عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہو گی، اس نے مجھ سے کہا کہ میں ایک حوّس پرست انسان ہوں، اس کے سامنے میں نیک بننے کا ڈھونگ رچتا ہوں اور اس کے پیٹھ پیچھے اپنی حوّس پوری کرتا ہوں، اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا علی!! کبھی کبھار تو مجھے بھی لگتا ہے کہ واقعی اسے مجھ سے محبت نہیں تھی کیونکہ اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو وہ میرا اعتبار کرتی، اس نے مجھ پہ اعتبار نہیں کیا پھر لگتا ہے کہ وہ بھی اپنی جگہہ ٹھیک تھی، اسے جیسا دکھایا گیا، اس نے اسی پہ یقین کر لیا۔۔۔" اس بات پہ علی نے آنکھیں میچی تھی۔۔۔ اسے اپنی بہن (ماہی) کی وہ غلطیاں یاد آئی جس سے المیرا یوشع کو چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ مجھے ایک حوّس پرست انسان بنا کر چھوڑ گئی، اسے میرا رونا، بلکنا، تڑپنا، فریاد کرنا، منتیں کرنا کچھ نظر نہیں آیا، اس نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ ایک مرد ہو کر میں کیسے رو رہا ہوں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر منتیں کر رہا ہوں، اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا ہوں کہ پلیز مت جاؤ چھوڑ کر مگر وہ اس ٹائم پتھر دل بنی مجھے چھوڑ کر چلی گئی، اس کی وہ آنکھیں نہیں بھولتی علی جہاں پہ مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی، کتنی تکلیف تھی اس کی ان

آنکھوں میں، کچھ نہیں بھولتا مجھے، وہ آج بھی مجھے سر تا پا یاد ہے، میں بس اس کی معافی کا طلبگار ہوں بس وہ مجھے ایک بار معاف کر دے تو ہو سکتا ہے کہ میں ٹھیک ہو جاؤں، اِس دل پہ جو بوجھ ہے وہ ختم ہو جائے۔۔۔" آواز میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔۔۔یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔ اور یہ سب پتا ہے کس کی وجہ سے ہوا ہے؟؟"یوشع نے علی کی طرف انگلی اٹھائی۔۔۔۔

صرف تمھاری بہن کی وجہ سے، جس کی موت کا ذمہ دار تم نے ابھی مجھے ٹھہرایا ہے، اگر تمھاری بہن اس رات وہ گھٹیا ناٹک نہ کرتی ناں تو آج میری المیرا میرے ساتھ ہوتی اور میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوتا، ہاں میں مانتا ہوں کہ میں نے تمھاری بہن سے ویسی محبت نہیں کی جیسے مجھے کرنی چاہیے تھی، جیسے اس کا حق تھا، اسے ہمیشہ دھتکارا، خود کے قریب نہیں آنے دیتا تھا کیونکہ میں تمھاری بہن کو قصوروار ٹھہراتا تھا کیونکہ یہ سب کرنے والی تمھاری بہن ہی تو تھی مگر علی عمران ایک بات یاد رکھنا وقت کے ساتھ میں ٹھیک ہونے لگ گیا تھا تمھاری بہن کے ساتھ!!!مہرو دل سے تو نہیں نکلی تھی مگر دل کے ایک خانے میں بند کر کے میں تمھاری بہن کے ساتھ سروائیو کرنے لگ گیا تھا، اپنی لائف میں آگے بڑھ رہا تھا، آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا، میں نے اللہ کی رضا کی خاطر اسے معاف کر دیا تھا، تمھاری بہن کی موت کا ذمہ دار میں نہیں خود تمھاری بہن ہے اگر وہ ہمیں اپنی بیماری کے بارے میں بتا دیتی تو آج شاید وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی، ہاں میں مانتا ہوں کہ یہاں بھی میری غلطی تھی کیونکہ میں یہاں آ کے تھوڑی لاپرواہی برت گیا تھا اور مجھے

برتنی تھی کیونکہ مجھے نہیں تھی تمہاری بہن سے محبت، اس کی وجہ سے سب ہوا، میں نے یہ جاننے کی بالکل کوشش نہیں کی کہ وہ آئے دن ہوسپٹل کس چیک اپ کیلئے جاتی رہتی ہے، مجھے یہی لگتا تھا کہ وہ ویکلی پریگننسی چیک اپ کیلئے جاتی ہے اگر مجھے ذرا بھی اس کی بیماری کا پتا چلتا ناں تو ساری ناراضگی بھلائے باہر ملک لے جا کر اس کا علاج کرواتا، جی جان لگا دیتا مگر اسے کچھ نہ ہونے دیتا مگر دیکھو مجھے پتا بھی کب چلا!! جب وہ اس دنیا سے جا چکی تھی، انسان نے اپنی زندگی اتنی ہی جینی ہوتی ہے، جتنی لکھی ہوتی ہے، اس کی زندگی جتنی تھی، اس نے گزاری اور وہ چلی گئی، اس کیلئے ہم کسی کو بلیم نہیں کر سکتے، اس کی بیماری خدا کی طرف سے تھی اور اس نے خود کیلئے یہی سزا منتخب کر لی تھی۔۔۔" یوشع نے ڈائری ہاتھ میں اٹھائی۔۔۔

اور ایک آخری بات!!! میں کبھی شادی نہیں کروں گا، تمہاری بہن کے ساتھ ہو گئی تھی یہ بہت ہے، میری پہلی شادی کا تجربہ بہت اچھا رہا۔۔۔" اس نے آخری بات طنزیہ لہجے میں کہی۔۔۔

میں اب دوسری شادی کبھی نہیں کروں گا، ایسے ہی اپنی لائف گزاروں گا، جہاں تک ہادی کی بات ہے، اسے ماں کا پیار دینے کیلئے زینب بہت ہے، ہم سب ہیں اور اگر تم سب نہیں دیں سکتے تو اپنے بیٹے کیلئے میں اکیلا بہت ہوں، نہیں ضرورت اپنے بیٹے کیلئے مجھے کسی دوسرے کی، میں اکیلا بہت ہوں۔۔۔" اس نے آخری بات پر زور دے کر کہا۔۔۔

یوشع اٹھا اور گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ علی گنگ سا وہیں بیٹھا رہا۔۔۔ نہ یوشع کو روکنے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی کچھ بولنے کی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر ڈائری کو ڈرا میں رکھا اور خود شیشے کے سامنے جا کر دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔۔۔ جہاں پانی جمع تھا۔۔۔ اِس دل کا بوجھ ہمیشہ کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی اس نے علی کے سامنے ماہی کے بارے میں اتنا کچھ بول کر صحیح کیا ہے یا غلط!!!

اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں کو چھوا۔۔۔ علی کی کچھ دن پہلے کی کہی بات یاد آئی۔۔۔۔

(تمھیں پتا ہے تمھاری آنکھوں نے نیچے حلقے پڑ گئے ہیں) یوشع نے اپنی آنکھوں کو غور سے دیکھا۔۔۔۔ جہاں ہلکے ہلکے حلقے پڑ رہے تھیں جو غور کرنے سے نظر آتے تھیں۔۔۔ یوشع نے سب چیزوں کو سب خیالوں کو دل سے جھٹک کر واشروم کی طرف فریش ہونے کیلئے قدم بڑھائے۔۔۔۔

بہت عجیب تھے کم بخت بھولتے ہی نہیں!!!!

وہ چند روز جو تیرے ساتھ گزارے ہم نے۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی گھیر دار فراک پہنے کھڑی تھی۔۔۔اس کے ساتھ بلیک ٹائٹس، ہاتھوں میں بلیک چوڑیاں، آنکھوں پہ مسکارا لگائے، کالے بالوں کو کمر پہ کھلا چھوڑے، پاؤں میں بلیک کلر کے خصے اڑسے ریڈ لپسٹک لگائے شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جیولری کہ نام پہ جہان کی دی ہوئی رنگ، گولڈ کی نتھ جو وہ ہمیشہ ڈالے رکھتی ہے، ہلکا سا ہارٹ شیپ کا ہی نیکلس اور ہلکے سے ٹوپس ڈالے ہوئے تھیں۔۔۔وہ اتنے میں ہی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ایمان روم میں داخل ہوئی۔۔۔ایمان نے بھی بالکل المیرا جیسی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔

المیرا چلے!!! جہان آگیا ہے، نیچے ویٹ کر رہا ہے۔۔۔ "

ہاں چلو!!!" وہ دونوں باہر آگئی جہاں جہان لان میں ٹہلتا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔جہان کی نظر جیسے ہی المیرا پر پڑی اس کے تو جیسے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔بے اختیار منہ سے ماشااللہ نکلا تھا۔۔۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ وہاں ان دونوں کے علاوہ ایمان بھی ہے۔۔۔المیرا نے بھی جہان کی نظریں خود پہ محسوس کی تھی۔۔۔وہ دونوں قدم قدم چلتی جہان کے قریب آرہی تھی۔۔۔۔

اووہو ذرا دیکھو تو بنا پلکیں جھپکائے کیسے دیدار کیا جا رہا ہے۔۔۔" ایمان نے کان میں سرگوشی کی جس سے وہ اور زیادہ جھینپ گئی تھی۔۔۔ایک تو جہان کی خود پہ پڑتی نظریں اور اوپر سے ایمان کی باتیں۔۔۔

وہ دونوں جہان کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔

سلام دعا کی گئی۔۔۔ جہاں نے بامشکل المیرا پہ سے نظریں ہٹائی۔۔۔

اس سے پہلے کب دیکھا تھا جہان نے المیرا کو سجا سنورا وہ تو سادگی میں رہتی تھی۔۔۔

سادگی میں ہی قیامت ڈھاتی تھی۔۔۔

اس نے المیرا پہ سے نظریں ہٹائی۔۔۔ کہیں اس کی خود کی ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔ وہ تینوں باتیں کرتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھیں۔۔۔

المیرا اگلی سیٹ پہ اور ایمان پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھی۔۔۔

جہان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔

آج جہان کی نظریں المیرا پہ سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وہ وقفے وقفے سے المیرا کے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔۔ وہ جو ہر دفعہ المیرا کو دیکھ کر نظریں جھکا لیتا تھا آج نظریں ہٹنے سے انکاری ہو رہی تھی۔۔۔

شاید یہ ان کے درمیان جو ایک رشتہ بندھ گیا تھا اس کی وجہ سے تھا۔۔۔ جہان نے المیرا کی انگلی میں پہنی رنگ کو دیکھا دل کو قرار آیا تھا۔۔۔ المیرا اب رنگ اتارتی بھی نہیں تھی۔۔۔ چوبیس گھنٹے پہن کر رکھتی تھی کیونکہ المیرا نے اب اس رشتے کو دل سے قبول کر لیا تھا۔۔۔ خاموشی میں سفر کاٹا گیا۔۔۔۔

وہ گھر پہنچ کر سب سے ملی جہان کی دوسری بہن کو بھی المیرا بہت پسند آئی تھی۔۔۔ماں تو صدقے واری جا رہی تھی۔۔۔صفیہ اور ایمان بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور حیران بھی تھی کیونکہ وہ بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔صفیہ کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا ایمان کو دیکھ کر مگر اپنے بھائی کی خوشی کی وجہ سے وہ چپ رہی۔۔۔صفیہ نے ایک نظر جہان پہ ڈالی تھی جو المیرا کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔۔ خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

سب ہی ایک دوسرے سے مل کر خوش تھیں۔۔۔۔

اسی ہنسی خوشی میں ڈنر کیا گیا۔۔۔۔

صفیہ ڈاکٹر بن رہی ہے تو اکثر اسے اپنی میم سٹاف کے ساتھ اور اسی کی ایج کی چار پانچ لڑکیاں انہیں پریکٹس ورک کیلئے ہوسپٹل لے کر جایا جاتا تھا۔۔۔کبھی وزٹ کرنے تو کبھی کچھ سیکھنے۔۔۔وہ جس پرائیویٹ ہاسپٹل میں جاتے تھیں وہاں ایمان جو خود ایک ڈاکٹر ہے "تقریباً دو سال پہلے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔ وہاں ان سب کو گائیڈ کرنے کی ریسپانسیبیلیٹی ایمان کی تھی۔۔۔وہ دونوں کب ایک دوسرے کے اتنے کلوز ہوئی انہیں معلوم ہی نہیں ہوا۔۔۔وہ کب ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔۔۔

ڈنر کے بعد المیرا باہر لان میں تھوڑا ٹہلنے کیلئے آگئی تھی کہ پیچھے پیچھے جہان بھی آ گیا۔۔۔

المیرا لان میں کھڑی اس خوبصورت وائٹ کلر کے مور کو دیکھ رہی تھی جو لان میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

آر یو او کے المیرا جی"!!!

جی فائن!!!" وہ دونوں اب ساتھ ساتھ لان میں ٹہل رہے تھیں۔۔۔

یہ مور بہت خوبصورت ہے۔۔۔ "

اگر آپ کو پسند آیا ہے تو آپ لے جائے اسے اپنے ساتھ، میں دوسرا لے آؤں گا۔۔۔ "

آپ کو مور پسند ہے؟؟؟" المیرا نے پوچھا۔۔۔

جی بہت زیادہ!!!" جہان نے مور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تو آپ اسے لے جائیں؟؟؟" جہان نے پھر پیش کش کی۔۔۔۔

نہیں نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے ٹھینک یو!!!" المیرا نے انکار کیا۔۔۔۔

میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لے"!!!

نہیں جہان ٹھینک یو سو مچ بٹ میں اس کو رکھ کر کیا کروں گی، آئی مین اس کی کیئر کون کرے گا؟ نہ میں گھر ہوتی ہوں اور نہ ہی ایمان!! ہم دونوں اپنی جوب پہ ہوتے ہیں، رات کو گھر آتے ہیں، آپ اسے یہی رکھے اور ویسے بھی شادی کے بعد تو میں نے یہی آنا ہے۔۔۔۔" وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔

اوکے المیرا جی!!!ایزیو وش "!!!

آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے، بہت ہی زیادہ!!!" جہان نے سچے دل سے تعریف کی۔۔۔۔

میں پہلے ہی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر ایمان کی وجہ سے نہیں کر پایا۔۔" اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

کیا اس سے پہلے کبھی خوبصورت نہیں لگی؟؟؟" چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے المیرا نے پوچھا۔۔۔

لگتی ہے، ہر بار لگتی ہے، یاں یوں کہہ لے کے آپ کے آگے اب کوئی اور اچھا ہی نہیں لگتا۔۔" وہ چھینپ گئی تھی۔۔۔

کوئی سادگی میں بھی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے المیرا جی!!!" وہ دونوں اب رک کر مور کو دیکھتے بات کر رہے تھیں۔۔۔

سادگی کا یہ عالم ہے تو سوچتا ہوں حسن کا عالم کیا ہو گا۔۔" جہان نے المیرا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔

ایک پل کیلئے المیرا نے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکا مگر صرف ایک پل کیلئے اور اگلے ہی پل المیرا نے نظریں جھکالی۔۔ جہان کی آنکھوں میں محبت ہی محبت دیکھی تھی المیرا کو اور وہ تاب نہ لا سکی تھی۔۔۔

المیرا جی آپ کو پتا ہے آج اس دل نے شدت سے بس ایک خواہش کی ہے، پتا ہے کیا؟؟؟" المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

آپ کو دلہن کے روپ میں سجا سنورا دیکھنے کی جب آپ سادگی میں اتنی خوبصورت لگ رہی ہے تو جب آپ دلہن بنو گی تو سوچتا ہوں کیسی لگو گی؟ مجھے شدت سے انتظار ہے المیرا جی بس ایک اُس دن کا جب آپ صرف میرے لئے سجے گی، میرے نام کی مہندی کو اپنی ہتھیلیوں میں سجا کر مٹھی کو بند کر لے گی اور آپ اس دن میرے کان میں سرگوشی کر کے کہے کہ جہان آپ صرف میرے ہیں، صرف اور صرف میرے اور میں بس آپ کی۔۔۔" لمحے بھر میں المیرا کی آنکھوں کے سامنے کسی کا چہرہ لہرایا تھا۔۔۔ دل میں درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

تمہاری ہوں!! تمہاری ہوں!! تمہاری ہوں!!!" یہ جملہ اس نے کسی پہلے مرد کو کہا تھا اور اب پھر وہی جملہ کیا وہ دوسرے مرد کو کہہ پائے گی؟؟؟

دل میں پھر درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

میری یہ خواہش پوری ہو گی ناں المیرا جی!!!" کتنے مان سے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ المیرا کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ نے نکلنے سے انکاری کر دیا۔۔۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی بس چپ سی خاموش نظریں گھاس پہ جمائے رکھی اور جہان کی المیرا پہ جمی تھی۔۔۔۔

دونوں کافی دیر اسی پوزیشن میں کھڑے رہیں۔۔۔

آپ کل میرے ساتھ چلے گی المیرا جی!!!" اس نے باتوں کا رخ بدل دیا تھا۔۔۔

گھاس سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نظروں سے جہان کو دیکھا۔۔۔

جہان نے بھی المیرا کی سوالیہ نظریں سمجھ کر کہنا شروع کیا۔۔۔۔

میں آپ کو اپنے آفس لے کر جاؤں گا، کنسٹرکشن کا کام سٹارٹ ہے وہاں، آدھے سے زیادہ بلڈنگ بن گئی ہے، میں نے اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے، میرا شروع سے خواب رہا ہے کہ میرا اپنا بزنس ہو مگر گھر کے حالات پھر بہنوں کی شادی کی وجہ سے یہ خواب پورا نہ ہو سکا، اس لئے بہنوں کی شادی کے بعد بنک سے کچھ لون لے لیا تھا اور کچھ میری اپنی سیونگز تھی تو کام سٹارٹ کروا دیا، چونکہ آپ میری زندگی بھر کی ساتھی ہے، اس لئے آپ کو بھی دیکھانا چاہتا ہوں۔۔۔۔"المیرا کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔۔

واقعی اللہ پاک آپکو کامیاب کرے، ڈھیروں خوشیاں آپ کا مقدر بنے!!!"المیرا نے دل سے دعا دی۔۔۔

میری خوشیاں تو فقط آپ کے ساتھ ہے۔۔۔"وہ صرف سوچ سکا تھا کہہ نہیں سکا۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ آمین کہا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔۔

آپ چلے گی ناں؟؟ "

جی بالکل!!!"وہ اب کی بار اس کا مان نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تھوڑا اور وقت گزارنے کے بعد جہان ہی ان دونوں کو گھر چھوڑ کر خود اپنے گھر آ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے کرسی رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا بہت فرصت سے باہر نیلے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کھڑکی میں سے آتی ہوا اسے راحت بخش رہی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت سفید کُرتا شلوار میں تھا اور بے حد خوبصورت لگ رہا تھا مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی قابلِ دید تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔۔۔

اسے اپنی بہن کا غم نہیں بھولتا تھا۔۔۔ وہ بہت تکلیفیں سہہ کر اِس دنیا سے گئی تھی۔۔۔ اس کا آخری کا خط جو اسے ملا تھا اُس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اسکی لاڈلی چھوٹی گڑیا تھی مگر قسمت نے اسے چھین لیا۔۔۔ اس کے جانے نے تقریباً سب کو ہی توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی سگی بہن یاد آرہی تھی پھر اسے اپنی منہ بولی بہن بھی یاد آئی۔۔۔ جو اسے بھائی بھائی کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔۔ اسے بہت مان ہوتا تھا۔۔۔ وہ بھائیوں سے بڑھ کر اس کے فرض ادا کرتا تھا۔۔۔ وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھی مگر اس ایک رات میں سب کچھ بدل گیا۔۔۔ وہ رات سب کی خوشیاں نگل گئی۔۔۔ اس کی بہن اپنے عشق میں جنونی ہو گئی تھی اور اس کا جنون سب جلا کر خاکستر کر گیا۔۔۔ اس کی بہن کے جنون نے دو پیار کرنے والوں کو ہمیشہ کیلئے الگ کر دیا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی بہن سے نفرت نہیں کر سکا۔۔۔وہ المیرا کو بھی کبھی نہیں بھول سکا۔۔۔وہ اسے آج بھی بہنوں کی طرح یاد آتی تھی۔۔۔

اس نے یوشع کے سامنے اسے ایک معمولی لڑکی بنا دیا تھا۔۔۔اسے خود بھی یہ جملہ کہتے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ یہ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس نے مجبوری میں کہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا یوشع اس کی یادوں سے نکل آئے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی اس کی یادوں سے نہیں نکل سکتا۔۔۔آج تک وہ خود بھی نہیں نکل سکا تھا تو وہ کیسے نکل جاتا؟؟

وہ بہت گہری نظروں سے باہر نیلگوں آسمان کو تک رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

جس دن یوشع سدھر گیا نا میری جان یا یوشع نے ہنسنا، مسکرانا بند کر دیا تو اس دن ایک خلقت اداس ہو گی، تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی عمران!!!" اسے کئی سال پہلے یوشع کا کہا گیا جملہ یاد آیا۔۔۔اس نے اس دن بہت سنجیدگی سے یہ جملہ کہا تھا اور اس نے

صرف باتیں ہیں، خوشفہمیاں ہے" یہ کہہ کر ہوا میں اس جملے کو اُڑا دیا تھا مگر وہ کیا جانتا تھا کہ یوشع سچ میں اتنا سنجیدہ ہو جائے گا۔۔۔کئی سال پہلے سنجیدگی میں کہا گیا جملہ ایک روز حقیقت ہو جائے گا۔۔۔

یوشع کے خاموش اور اُداس ہونے سے خلقعت اُداس ہو جائے گی۔۔۔"وہ کہا جانتا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی صاف کی۔۔۔۔

وہ ہر تکلیف دہ منظر سوچ رہا تھا جب اسے اپنے عقب سے یوشع کی آواز سنائی دی۔۔۔اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا کندھے جھکائے۔۔۔ٹوٹا اور بکھرا بکھرا سا۔۔۔۔وہ یوشع کو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔یوشع اس کے قریب آیا۔۔۔

تُوں مجھ سے ناراض ہے؟؟؟"وہ بہت بکھرے لہجے میں علی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں کیوں ناراض ہو گا؟؟"وہ نظریں چرا گیا تھا شاید آنکھوں کی نمی چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔یوشع نے گہرے دکھ سے اس کو دیکھا اور آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے گلے سے لگ گیا۔۔۔علی نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔اس کے گرد بازوؤں کا مضبوط حصار کیا۔۔۔

مجھے معاف کر دے میرے بھائی!!مجھے معاف کر دے۔۔۔۔"یوشع اس کے کندھے پر سر ٹکائے نم آواز کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔علی نے بھی ایک خاموش آنسو بہایا تھا۔۔۔

تُوں مجھے معاف کر دے، مجھے المیرا کے بارے میں اتنا نہیں بولنا چاہیے تھا، مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے مگر "!!!

خاموش ہو جا علی!! کچھ مت بول!!!"یوشع نے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔۔۔وہ دونوں دوست خاموشی سے ایک دوسرے کے گلے لگے رہے۔۔۔دونوں کا دکھ بہت گہرا تھا اور انہیں ایک دوسرے کی ڈھارس بننا تھا۔۔۔یہ تھی ان کی پکی اور سچی دوستی!!!دونوں کو ایک دوسرے کا کندھا میسر تھا تو وہ کیسے نہ اپنے دکھ ہلکے کرتے۔۔۔۔

اے کیا سوچ رہی ہو؟؟"ایمن نے عروج کے کندھے کو زور سے ہلایا۔۔۔

افففف کونسا زلزلہ آگیا ہے؟؟؟"عروج غصے سے چینخی۔۔۔

تم مجھے بتا رہی ہو یا میں جاؤں؟؟؟ "

کیا سوچ سکتی ہوں یار یہی کہ سر کو کیسے پرپوز کروں؟؟ "

اووووا چھا پھر کیا سوچا تم نے؟؟"

سوچ رہی ہوں کہ لَو لیٹر لکھ کر سر کے روم میں رکھ دوں؟؟؟"

وہاں کیا آئیڈیا ہے۔۔۔"ایمن نے کلیپنگ کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے زیادہ گھٹیا آئیڈیا نہیں ملا کیا تمھیں؟؟"ایمن نے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

تو تم ہی بتا دو کہ کیسے پرپوز کروں سر کو اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے؟لو لیٹر لکھ دوں گی سر کو؟؟؟"

ارے تم خود پرپوز کرو ناسر کو، فیس ٹو فیس جیسے فلموں، ڈراموں میں کرتے ہیں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر، ہاتھ میں گلاب کا پھول اور پھر کہہ دو آئی لو یو سر!!!" ایمن نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

ہاہاہاہا!! تمھارا میرے سے بھی زیادہ گھٹیا آئیڈیا ہے، اس طرح سے پرپوز، اس طرح کی حرکتیں لڑکے کرتے ہیں، لڑکیاں نہیں اور میں اس طرح سے کبھی پرپوز نہیں کروں گی، اس لئے اپنا آئیڈیا اپنے پاس رکھو۔۔۔۔"

کیوں تمھیں سر سے محبت نہیں ہے کیا؟؟؟" ایمن نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

بہت ہے "!!!

تو لوگ محبت میں اپنی جان کی بازی تک ہار دیتے ہیں اور تم گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز نہیں کر سکتی، لعنت ہے تم پر۔۔۔" ایمن نے لعنت دی۔۔۔۔

یار کر تو دوں پرپوز مگر مجھے ڈر لگتا ہے؟؟؟"

اچھا کیسا ڈر؟؟؟" ایمن نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا۔۔۔

یار یہی کہ سر نے اگر مجھے ریجیکٹ کر دیا یا پھر اگر سر کو میرا پرپوزل پسند نہ آیا تو؟؟؟" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ، میں تمھیں بتاتی ہوں، اگر سر کو تمھارا پرپوزل پسند نہ آیا تو وہ زیادہ نہیں دو، چار تھپڑ تو لگا ہی دیں گے۔۔۔" عروج کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔ اس نے حیرت کے مارے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا جیسے اسے سچ مچ تھپڑ پڑ گیا ہو۔۔۔ ایمن نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

اور دوسرا اگر سر نے تمھیں ریجیکٹ کیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا، تم نے دو دن کا روگ لگا کے بیٹھنا ہے اور تیسرے دن پھر کسی کو پرپوز کرنے کے پلان بنا رہی ہو گی، کیونکہ تمھارا تو یہی کام ہے، تمھیں تو آئے دن کوئی ناں کوئی پسند آ جاتا ہے، کل تمھیں کوئی اور پسند تھا آج تمھارا دل یوشع سر پہ آ گیا ہے اور کل پھر کسی اور پہ تمھارا دل آ جائے گا۔۔۔" ایمن نے طنز کے تیر چلائیں۔۔۔

جھوٹی میں نے ایسا کب کیا؟؟" عروج نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

عروج میڈم میرا منہ نہ کھلواؤ اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولنا، میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔ "

اچھا ناں تم تو میری دوست ہو پیاری پیاری، یہ بات ہمارے درمیان تک ہی ٹھیک ہے، کیوں ایسی باتیں زبان پہ لا رہی ہو، دل میں رکھو۔۔۔" عروج نے گال کھینچ کر مسکا لگایا۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیسے پرپوز کرو گی؟؟"

عروج نے گال پہ انگلی رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

ایک دم سے آنکھیں چمکی۔۔۔

سوچ لیا؟؟؟"اس نے چٹکی بجائی۔۔۔

کیا جلدی بتاؤ؟؟؟"ایمن نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ لَو لیٹر لکھ کر پرپوز کروں گی۔۔۔"اور ایمن کی ساری ایکسائیٹمنٹ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم، جو کرنا ہے کرو۔۔۔"

ایمن نے غصے سے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔

بس لَو لیٹر لکھوں گی، جو ہو گا دیکھا جائے گا، سیلیکشن یار یحیکشن!!!"اس نے خود سے دل میں کہا اور اپنے کام میں بزی ہو گئی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جس گھر میں پہلے سناٹا چھایا رہتا تھا۔۔۔وہاں اب رونقیں لگ گئی تھی۔۔۔زاور اور ہادی کی کھکھلاہٹیں ان کی شرارتیں تھیں۔۔۔۔ذیان کے کبھی ہنسنے تو کبھی رونے کی آواز گونجتی۔۔۔

وہ دونوں ابھی یوشع کے ساتھ سکول سے آئے تھیں اور آتے ہی گھر کو سر پہ اٹھالیا تھا۔۔۔زینب نے کتنی مشکلوں سے ان دونوں کو چینج کروایا اور اب کھانا کھلانے میں سر کھپا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں اب مار کھاؤ گے میرے سے، چپ چاپ بیٹھ کر اب کھانا کھا رہے ہو یا نہیں؟؟؟"

ہاہاہا!!!"دونوں ساتھ ساتھ ہنسے تھیں۔۔۔۔

بڑی ماما!!!ہمیں نہیں کھانا۔۔۔"ہادی کے ساتھ ساتھ زاور نے بھی اپنی ماما کو بڑی ماما کہا اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے لگے۔۔۔۔

زینب کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔کل تک وہ زاور کی ماما تھی اور آج بڑی ماما۔۔۔۔

زینب نے زاور کا کان پکڑ کر مروڑا۔۔۔۔

کیا کہا!!!ذرا دوبارہ کہنا؟؟؟ "

آآآآ!!ماما!!!ماما چھوڑے!!درد ہو رہا ہے۔۔۔ "

ہاہاہاہا!!!"ہادی نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہمم!!!اب بولو گے بڑی ماما؟؟؟"

نہیں؟؟؟"زینب نے کان چھوڑا۔۔۔۔

زاور کرسی سے نیچے اترا۔۔۔

بڑی ماما؟؟؟"زاور نے زور سے چیخ کر کہا اور اس سے پہلے وہ زینب سے تھپڑ کھاتا اس نے سامنے سے آتے علی کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔۔

علی نے بھی ان کی تکرار سن لی تھی۔۔۔فوراً نیچے جھکتے زاور کو گود میں اٹھایا۔۔۔۔

کیا ہے بھئی تمھیں؟کیوں تنگ کر رہی ہو میرے معصوم بچوں کو؟؟؟ "

استغفر اللہ آپ کے بچے اور وہ بھی معصوم!!لاحولا والا قوۃ!!!"زاور اور علی دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے۔۔۔

کتنی دیر سے کہہ رہی ہوں کھانا کھالو مگر مجال ہو جو اتنا سا بھی کھایا ہو۔۔۔ "

ہاہاہا!!یہ تم سے کھائے گا بھی نہیں، یہ بس اپنے بابا سے کھاتا ہے، ہے ناں بیٹا؟؟؟"زاور نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔یوشع بھی علی کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

آج اسے یہ گھر واقعی گھر لگ رہا تھا۔۔اس گھر میں صرف دو افراد نہیں تھیں ایک پوری فیملی تھیں۔۔۔

یوشع نے پیچھے سے ہادی کے گدگدی کی جس سے وہ اور ہنسنے لگا۔۔۔یوشع نے اس کے سر پہ پیار کیا۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟ کیوں بڑی ماما کو تنگ کر رہے ہو؟؟؟"یوشع نے یہ پوچھتے ہوئے چیئر سنبھالی۔۔۔

علی نے بھی زاور کو چیئر پر بٹھایا اور خود بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بابا!! آپ کے بغیر کیسے کھا سکتا ہوں، آپ ہی تو کھلاتے ہیں۔۔۔"اس نے ایک بار پھر معصومیت سے کہا۔۔یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔

زینب نے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔

یوشع نے روٹی کا نوالا بنا کر میرو کے منہ میں دیا۔۔۔

علی نے بھی زاور کے ساتھ یہی عمل کیا۔۔۔ذیان سو گیا تھا۔۔۔۔

زینب بھی منہ بسورتے کھانا کھانے لگی۔۔۔

زاور نے زینب کو زبان دیکھائی جواباً اس نے بھی دیکھائی۔۔۔ہنسی مزاق میں کھانے کا اختتام کیا گیا۔۔۔۔

ہر طرف سینڈ، لوہا، راڈ، شیشے، لکڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

المیرا جہان کے ساتھ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو جہان کی خود کی ماڈل کی ہوئی تھی۔۔۔

اٹس سچ آ بیوٹیفل!!!" المیرا نے کھلے دل سے تعریف کی۔۔۔

بس اللہ پاک ساتھ دے، کامیابی دے۔۔۔" جہان نے دعا کی۔۔۔

ان شا اللہ کامیابی ضرور ملے گی، بہت جلد ترقی کریں گے آپ"!!!

آمین!!!!بس اب یہ جلدی سے تیار ہو جائے ویسے تو کام بہت تیزی سے چل رہا ہے یہاں اور جلدی ہو جائے تاکہ سارا سیٹ اپ کر سکوں۔۔۔ "

کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے آپ کو"میں حاضر ہوں۔۔۔"

ٹھینک یو سو مچ المیرا جی!!! آپ نے یہ کہا میرے لئے یہی بہت ہے، میں سچ میں بہت خوش نصیب ہوں آپ جیسی لائف پارٹنر مجھے ملنے جا رہی ہے۔۔۔"المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

خوش نصیب تو میں ہوں۔۔۔"اس نے دل میں اعتراف کیا تھا۔۔۔۔

یا پھر اللہ پاک مجھ پر بہت مہربان ہے۔۔۔"المیرا نے نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔

آئی تھینک ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔"اس نے جہان سے کہا۔۔۔

جی بالکل آئے چلیں مگر پہلے آئسکریم کھائیں گے اور اس کے بعد گھر اور آپ بالکل بھی منع نہیں کرے گی۔۔۔"

وہ ہنسی!!!اوکے!!!"اور ان دونوں نے اس بڑی سی بلڈنگ سے باہر کھڑی جہان کی گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

جہان کی ڈیزائن کی ہوئی بلڈنگ سچ میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔کافی حد تک تو بلڈنگ تیار بھی ہو گئی تھی سارے کام ایک ساتھ ہی کیے جا رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع ابھی آفس آیا تھا۔۔۔سب ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھیں۔۔۔۔وہ سب کے سوالوں کا سر کے خم سے جواب دیتا آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

گلاس ڈور دھکیل کر روم میں داخل ہوا۔۔۔ قدم قدم چلتا اپنی چیئر کی طرف آیا۔۔۔۔

سامنے میز پہ رکھا خوبصورت وائٹ کلر کے پھولوں کا بوکے اٹھا کر ناک کے قریب لے جا کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا۔۔۔ بوکے کو واپس میز پہ رکھا۔۔۔ کرسی پہ بیٹھ کر بوکے کے ساتھ رکھے ریڈ کلر کے ہارٹ شیپ سائز کارڈ کو اٹھایا۔۔ باہر نام نہیں لکھا تھا۔۔۔

بنا کسی جذبات کے اس نے کارڈ کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔۔۔ کارڈ کے اینڈ میں نام لکھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر ایک بار پھر نام کی تصدیق کی۔۔۔۔

کارڈ کو بند کر کے میز پہ رکھا۔۔۔ کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے اپنے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلا اور کچھ سوچ کر انٹر کام سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ریسیور تھامے تھامے ٹیک لگائی۔۔۔ وہ گلاس ڈور سے باہر سب کو کام کرتا دیکھنے لگا۔۔۔

روم میں آؤ۔۔۔" تین حرفی جملہ کہہ کر ریسیور واپس رکھ دیا۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔۔۔ آخر کار وہ گھڑی آ ہی گئی تھی جس کا اسے انتظار تھا۔۔۔ بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتی چیونٹی کی سی چال چلتی وہ روم کے باہر پہنچی۔۔۔۔

یوشع اندر بیٹھا عروج کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

نوک کرنے کیلئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نوک کرنے سے پہلے اندر آجانے کا حکم سنایا گیا۔۔۔

وہ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔اسی چیونٹی کی سی چال چلتی یوشع کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا؟؟؟"اس نے نظریں جھکائے رکھی۔۔۔وہ کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔ نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کام تو کر دیا تھا مگر اب ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں سر تھپڑ ہی نہ مار دے، ایمن کی بات سچ ہی نہ ہو جائے۔۔۔

کافی دیر یوشع اسے یوہی دیکھتا رہا پھر کارڈ ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔

کیا ہے یہ سب مس عروج!!!"عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا اور واپس نظریں جھکالی۔۔۔

تو کب سے پسند کرتی ہے آپ مجھے؟؟"عروج نے ایک بار پھر نگاہ اٹھائی اور بولی تو پورے اعتماد کے ساتھ!!!!

سر آئی تھینک!!میں نے اپنے دل کی ساری بات اس کارڈ میں لکھ دی ہے، آپ اس کارڈ کو ریڈ کر لے۔۔۔"اب کی بار اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

وہ ہنوز ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔۔۔

پڑھ لیا ہے، تو اب کتنا ہی اچھا ہو جو سب اس کارڈ میں لکھا ہے، وہ منہ سے بھی اظہار کر دیا جائے؟ تو اب شروع کرو سب کہنا، جو پوچھوں گا سیدھا سیدھا جواب دو گی۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مجھ سے محبت کب ہوئی؟؟؟"

پہلی نظر میں جب آپ کو ایک سال پہلے اس آفس میں دیکھا تھا، دیکھتے ہی آپ کو اپنا دل دے بیٹھی۔۔۔ "

مجھ سے شادی کر کے کیا ملے گا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک چار سال کا بیٹا بھی ہے میرا پھر بھی شادی کرنا چاہتی ہو؟؟؟ "

میں جانتی ہوں آپکا بیٹا ہے، میں پھر بھی تیار ہوں، میں ہادی کو ماں کا پیار دوں گی، سگی ماؤں سے بڑھ کر پیار کروں گی ہادی کو، آپ کو بھی خوش رکھوں گی۔۔۔"اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اور میں کیسے یقین کر لوں کہ ہادی کے ساتھ کبھی غیروں والا سلوک نہیں کیا جائے گا؟؟"

آپ مجھ پر بھروسہ کریں، آپ شادی کریں عمل کر کے دکھانا میرا کام ہے۔۔۔ "

مجھ سے محبت ہے یا میری دولت سے؟؟؟"یہ وہ سوال تھا جس پہ چند لمحوں کیلئے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

آپ سے؟؟؟ "

تو جواب دینے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟؟؟"اس نے آئبرو اچکائی۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔کارڈ کو واپس میز پر رکھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔۔

جھوٹ!!! تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے؟ اور یہی حقیقت ہے۔۔۔" عروج نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا اور پھر غصہ چڑھا۔۔۔

آئی رئیلی لو یو "!!!

اچھا مگر مجھے تمھاری آنکھوں میں کوئی محبت جیسا جذبہ نہیں نظر آیا۔۔۔" عروج نے بے اختیار نظریں جھکا گئی۔۔۔

کیا ہوا؟ اب کیوں نظریں جھکا رہی ہو؟؟؟" وہ خاموش رہی۔۔۔ وہ اپنی جگہہ سے اٹھ کر قدم قدم چلتا عروج کے قریب آیا۔۔۔

عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تم بہت اچھی ہو، ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو، حتیٰ کے خوبصورت بھی ہو اور ینگ بھی ہو، تم میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، لیکن تم مجھ سے بھی زیادہ ایک اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو، کسی ایسے سے شادی کرو جس سے واقعی تمھیں محبت ہو، میرے ساتھ شادی کا مطلب خود کی زندگی کو ٹوٹلی برباد کرنا ہے، اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ "

مجھے سچ میں آپ سے محبت "!!!

نہیں!!!"یوشع نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔۔۔

تمہیں مجھ سے تمھیں محبت نہیں ہے، تو میں اِس شادی کرنے کی کیا ریزن لوں، ہینڈسم ہوں اس وجہ سے شادی کرنی ہے یا میری دولت کی وجہ سے ؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

عروج!!اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی ریزن ہے ناں تو یقین کرو زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی، اور پتا ہے وہ کیسے ؟؟"یوشع نے سوالیہ نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

چلو میں بتا دیتا ہوں، فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر بھی لیتا ہوں اور کل کو خدانخواستہ اگر میرا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے، میرا فیس خراب ہو جاتا ہے، میری خوبصورتی آج کی طرح نہ رہی تو کیا ہو گا؟ تمھارا مجھ سے دل بھر جائے گا، تمھیں کوئی خوبصورت مرد چاہیے ہو گا اور اگر قسمت سے کوئی مل جائے گا تو اینڈ میں ڈائیورس!! کیونکہ انسان کی خوبصورتی ساری زندگی تو ایک جیسی نہیں رہتی، ایک نہ ایک دن وقت کے ساتھ ساتھ ختم لازمی ہوتی ہے، ساری زندگی تو انسان ایک جیسا نہیں رہتا ناں۔۔۔

اینڈ سیکنڈ ریزن ویلتھ یعنی دولت!!

یہ دولت بھی آنی جانی چیز ہے، آج نہیں ہے تو کل ہو گی، آج ہے تو کل نہیں ہو گی، آج میرے پاس سب کچھ ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر کل کو مجھے بزنس میں لوز ہو جاتا ہے، میرا سارا بزنس ڈوب جاتا ہے، یہ دولت، یہ آسائشیں اگر میرے پاس نہ رہی تو کیا کرو گی؟؟ پھر وہی لڑائی اور اینڈ میں تنگ آ کر ڈائیورس!! تو پھر بتاؤ رہو گی خوش؟ کبھی نہیں؟؟؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں اگر کسی سے شادی کرو تو ان دونوں ریزنز کو سائڈ میں رکھ کر شادی کرنا، ہمیشہ خوش رہو گی اینڈ ٹھینکس میرے بیٹے کے بارے میں اتنا سوچنے کیلئے، خوش رہو، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے، اب جا کر اپنا کام کرو۔۔۔" یوشع نے اپنی سیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

کون ہے وہ سر!! جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟" وہ جو مڑنے لگا تھا چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے وہ جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟ "

اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں ہے۔۔۔"یوشع نے نظریں چرائی۔۔۔۔

اب آپ کیوں نظریں چرا رہے ہیں؟؟"وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

جا کے اپنا کام کرو۔۔۔"نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔

آپ کی آنکھیں بالکل خالی ہے، ویرانی ہے آپ کی آنکھوں میں اور آپ کی آنکھیں دیکھ کر بس ایک ہی چیز پتا لگائی جا سکتی ہے کہ عشق میں ہارے ہوئے انسان ہیں آپ؟؟؟ "

میں نے کہاں جاؤ؟؟؟"اب کی بار یوشع نے تھوڑا غصے سے کہا تھا۔۔۔

بتا دے ناں سر اب کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ نے عشق کیا؟؟ کہاں رہتی ہے وہ؟ یا پھر کہیں وہ؟؟"عروج نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔وہ چند لمحے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

زندہ ہے مگر کہاں ہے معلوم نہیں، کس حال میں ہے یہ بھی معلوم نہیں؟؟؟"اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے شاید یہ ہاتھوں کی لغزش کو کم کرنے کا ایک چھوٹا سا طریقہ تھا۔۔۔

اوووبے وفائی کر گئی ہے۔۔۔"عروج کو جہاں تک سمجھ آئی اس نے کہہ دیا۔۔۔

نہیں!!!اسے بے وفامت کہو!!!"وہ بے وفالفظ پر تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ بے وفا نہیں ہے۔۔۔"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

اس نے بے وفائی نہیں کی، بے وفا تو میں ہوں، بے وفائی تو میں نے کی ہے، میں کر گیا اس کے ساتھ

بیوفائی۔۔۔"وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔عروج نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مگر کیوں؟؟؟"

یہ سب جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے۔۔۔"اس نے مزید غصے سے کہا تھا۔۔۔

کہاں تک سناؤں، کہاں تک سنو گی۔۔۔

تڑپ جاؤ گی جہاں تک سنو گی۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھو؟؟؟"

ہمم!!!پوچھو "!!!

آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے؟شادی بھی مرد کی ایک ضرورت ہوتی ہے، کیا آپ کو ضرورت محسوس

نہیں ہوتی؟کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی بھی بیوی ہو؟ہادی کو پیار کرنے والی ماں ہو؟؟ "

مجھے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور ہادی کو پیار کرنے کیلئے اس کے اپنے بہت ہے۔۔۔ "

آپ ایک بار شادی کرلے، دیکھنا آپ کی یہ اداسی سب ختم ہو جائے گی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میری اداسی کبھی ختم نہیں ہو گی، بلکہ آنے والی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی، اسے یوشع یوسفزئی سے عزّت تو ملے گی مگر پیار، محبت میں اسے شاید کبھی نہ دے سکوں، وہ میرے دل میں کبھی نہیں آسکے گی، اس دل میں صرف میرا عشق پلتا ہے۔۔۔"اس نے دل پہ انگلی رکھ کر کہا۔۔۔

میں ہر جذبے سے خالی ہو گیا ہوں، ہر احساس سے عاری!!!میں اوپر سے تو دکھتا ہوں مگر اندر سے مر گیا ہوں، میں ایسے ہی رہوں گا، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں شادی کر کے آنے والی کی بھی زندگی خراب کر دوں، اس کی زندگی خراب ہو۔۔۔"عروج یک ٹک اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔

عورت کسی چیز میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی، عورت یہی چاہتی ہے کہ مرد کی ہر ایک چیز بس اسی کی ہو، وہ پورا پورا اس کا ہو، اس کے دل میں صرف وہ رہے اور کوئی دوسری عورت نہ ہو اور میں اپنی محبت کو اس دل سے کبھی نہیں نکال سکتا اور کبھی کسی دوسری عورت کو اس دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔بنا کچھ کہے وہ واپس جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔وہ وہیں نظریں جھکائے کھڑا رہا۔۔۔

عروج دروازے پر رکی۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں اور اس کے ملنے کے بعد آپ کا ہر جذبہ، ہر احساس پھر سے بیدار ہو جائے، آپ پہلے کی طرح بن جائیں۔۔۔" اس نے بنا مڑے کہا۔۔۔ وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

یوشع اسی دروازے کو کھڑا تکتا رہا نا جانے کتنی ہی دیر اور پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

اسے آنا ہوتا تو کب کی آجاتی وہ اب کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔" وہ حد سے زیادہ مایوس تھا۔۔۔۔

جانے والے بھی کبھی لوٹ کر آئے ہیں کیا؟ جو وہ آئے گی؟ اور اگر آ بھی گئی تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گی؟؟" اس نے خود سے پوچھا۔۔۔ اس نے اداس دل کے ساتھ واپس اپنی چیئر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔۔

مگر اب یوشع واقعی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی آگے کس طرح چینج ہونے والی ہے؟ کسی کی دعا یوشع کی زندگی میں کیا رنگ لے کر آنے والی ہے؟؟ وہ اپنے مستقبل سے بے خبر اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔۔

اس وقت اسی شہر میں، اس آفس سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرے آفس "شاہ کمپنی" میں وہ اپنے سر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا ہے؟؟ "

ہاں المیرا یہ فائل ریڈ کر لو۔۔۔"انہوں نے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی۔۔۔

اوکے سر میں کر لوں گی۔۔۔"المیرا نے فائل ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

اور کل کی میٹنگ کی بھی تیاری کر لینا، یاد ہے ناں کل پروجیکٹ فائنل کرنا ہے، تو کل تیار رہنا، ٹائم سے چلنا ہے۔۔۔ "

سر آپ کسی اور کو لے جائیں؟؟؟ "

سٹوپ اٹ المیرا!! صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، میں نے نہیں جانا، کسی اور کو لے جائیں، مجھے یہ بتائے سیکرٹری آپ ہے یا کوئی اور؟؟؟ "

جی سر میں!!!"اس نے شرمندہ سا نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

تو میں اب دوبارہ نہ ناسنوں آپ سے، سیکرٹری آپ ہے تو آپ ہی جائے گی، اس فائل کو ریڈ کر لے، کل ہم چلیں گے، ناؤ یو کین گو۔۔۔"شاہ صاحب غصے سے کہتے اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھے۔۔۔اس نے ایک نظر اپنے سر کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک ادھیڑ عمر کے مرد تھے جو پینٹ کوٹ میں ملبوس سانولی رنگت کے ایک پرکشش مرد تھے۔۔۔

جی سر!!"المیرا ابھی روم سے باہر آئی۔۔۔وہ اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب جہان نے راستہ روکا۔۔۔

کیا ہوا المیرا جی!! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے؟؟؟"

کل سر کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔"

اچھا وہ یوسفزئی کمپنی، جس کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کرنا ہے۔۔۔ "

جی وہی "!!!

تو آپ نہیں جانا چاہتی کیا؟؟"المیرا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟؟؟ "

آپ کے چہرے سے، آپ کیوں نہیں جانا چاہتی؟؟ "

)اب المیرا اسے کیسے بتاتی اپنے نہ جانے کی وجہ کو، اسے وہاں جانے سے پروبلم نہیں تھی، اصل پروبلم اس نام سے تھی جو اس کمپنی کا ہے، وہ دعا کر رہی تھی کی کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو(

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگ گئی ہے؟؟"

کچھ نہیں، بس یہی کہ چلی جاتی ہوں۔۔۔"المیرا نے جھوٹ بولا۔۔۔۔

مگر آپ جانا کیوں نہیں چاہتی تھی؟؟؟ "

نہیں کچھ نہیں، میں ذرا یہ فائل ریڈ کر لوں۔۔۔"وہ کہتی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔ جہان حیرت کے مارے اس کی پشت کو تکے گیا۔۔۔۔

حیرت ہے انہیں اچانک کیا ہو گیا؟ کبھی نہیں جانا؟ کبھی جانا۔۔۔"وہ سوچ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے کرسی رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا بہت فرصت سے باہر نیلے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کھڑکی میں سے آتی ہوا اسے راحت بخش رہی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت سفید کُرتا شلوار میں تھا اور بے حد خوبصورت لگ رہا تھا مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی قابلِ دید تھی۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔۔۔

اسے اپنی بہن کا غم نہیں بھولتا تھا۔۔۔ وہ بہت تکلیفیں سہہ کر اِس دنیا سے گئی تھی۔۔۔ اس کا آخری کا خط جو اسے ملا تھا اُس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اسکی لاڈلی چھوٹی گڑیا تھی مگر قسمت نے اسے چھین لیا۔۔۔ اس کے جانے نے تقریباً سب کو ہی توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی سگی بہن یاد آ رہی تھی پھر اسے اپنی منہ بولی بہن بھی یاد آئی۔۔۔ جو اسے بھائی بھائی کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔۔ اسے بہت مان ہوتا تھا۔۔۔ وہ بھائیوں سے بڑھ کر اس کے فرض ادا کرتا تھا۔۔۔ وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھی مگر اس ایک رات میں سب کچھ بدل گیا۔۔۔ وہ رات سب کی خوشیاں نگل گئی۔۔۔

اس کی بہن اپنے عشق میں جنونی ہو گئی تھی اور اس کا جنون سب جلا کر خاکستر کر گیا۔۔۔اس کی بہن کے جنون نے دو پیار کرنے والوں کو ہمیشہ کیلئے الگ کر دیا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی بہن سے نفرت نہیں کر سکا۔۔۔وہ المیرا کو بھی کبھی نہیں بھول سکا۔۔۔وہ اسے آج بھی بہنوں کی طرح یاد آتی تھی۔۔۔

اس نے یوشع کے سامنے اسے ایک معمولی لڑکی بنا دیا تھا۔۔۔اسے خود بھی یہ جملہ کہتے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ یہ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس نے مجبوری میں کہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا یوشع اس کی یادوں سے نکل آئے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی اس کی یادوں سے نہیں نکل سکتا۔۔۔آج تک وہ خود بھی نہیں نکل سکا تھا تو وہ کیسے نکل جاتا؟؟

وہ بہت گہری نظروں سے باہر نیلگوں آسمان کو تک رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

جس دن یوشع سدھر گیا نا میری جان یا یوشع نے ہنسنا، مسکرانا بند کر دیا تو اس دن ایک خلقت اداس ہو گی، تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی عمران!!!" اسے کئی سال پہلے یوشع کا کہا گیا جملہ یاد آیا۔۔۔اس نے اس دن بہت سنجیدگی سے یہ جملہ کہا تھا اور اس نے

صرف باتیں ہیں، خوشفہمیاں ہے" یہ کہہ کر ہوا میں اس جملے کو اُڑا دیا تھا مگر وہ کیا جانتا تھا کہ یوشع سچ میں اتنا سنجیدہ ہو جائے گا۔۔۔ کئی سال پہلے سنجیدگی میں کہا گیا جملہ ایک روز حقیقت ہو جائے گا۔۔۔

یوشع کے خاموش اور اُداس ہونے سے خلقعت اُداس ہو جائے گی۔۔۔" وہ کہا جانتا تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی صاف کی۔۔۔۔

وہ ہر تکلیف دہ منظر سوچ رہا تھا جب اسے اپنے عقب سے یوشع کی آواز سنائی دی۔۔۔ اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا کندھے جھکائے۔۔۔ ٹوٹا اور بکھرا بکھرا سا۔۔۔۔ وہ یوشع کو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ یوشع اس کے قریب آیا۔۔۔

تُوں مجھ سے ناراض ہے؟؟؟" وہ بہت بکھرے لہجے میں علی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں کیوں ناراض ہو گا؟؟" وہ نظریں چرا گیا تھا شاید آنکھوں کی نمی چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔ یوشع نے گہرے دکھ سے اس کو دیکھا اور آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے گلے سے لگ گیا۔۔۔ علی نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔ اس کے گرد بازوؤں کا مضبوط حصار کیا۔۔۔

مجھے معاف کر دے میرے بھائی!! مجھے معاف کر دے۔۔۔۔" یوشع اس کے کندھے پر سر ٹکائے نم آواز کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔ علی نے بھی ایک خاموش آنسو بہایا تھا۔۔۔

تُوں مجھے معاف کر دے، مجھے المیرا کے بارے میں اتنا نہیں بولنا چاہیے تھا، مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے مگر "!!!

خاموش ہو جا علی!! کچھ مت بول!!!" یوشع نے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔۔۔ وہ دونوں دوست خاموشی سے ایک دوسرے کے گلے لگے رہے۔۔۔ دونوں کا دکھ بہت گہرا تھا اور انہیں ایک دوسرے کی ڈھارس بننا تھا۔۔۔ یہ تھی ان کی پکی اور سچی دوستی!!! دونوں کو ایک دوسرے کا کندھا میسر تھا تو وہ کیسے نہ اپنے دکھ ہلکے کرتے۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اے کیا سوچ رہی ہو؟؟" ایمن نے عروج کے کندھے کو زور سے ہلایا۔۔۔

افففف کونسا زلزلہ آگیا ہے؟؟؟" عروج غصے سے چینخی۔۔۔

تم مجھے بتا رہی ہو یا میں جاؤں؟؟؟ "

کیا سوچ سکتی ہوں یار یہی کہ سر کو کیسے پرپوز کروں؟؟ "

اووووا اچھا پھر کیا سوچا تم نے؟؟"

سوچ رہی ہوں کہ لَو لیٹر لکھ کر سر کے روم میں رکھ دوں؟؟؟"

وہاں کیا آئیڈیا ہے۔۔۔" ایمن نے کلیپنگ کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے زیادہ گھٹیا آئیڈیا نہیں ملا کیا تمھیں؟؟" ایمن نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

تو تم ہی بتادو کہ کیسے پرپوز کروں سر کو اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے؟ لو لیٹر لکھ دوں گی سر کو؟؟؟"

ارے تم خود پرپوز کرو نا سر کو، فیس ٹو فیس جیسے فلموں، ڈراموں میں کرتے ہیں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر، ہاتھ میں گلاب کا پھول اور پھر کہہ دو آئی لو یو سر!!!" ایمن نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

ہاہاہا!! تمھارا میرے سے بھی زیادہ گھٹیا آئیڈیا ہے، اس طرح سے پرپوز، اس طرح کی حرکتیں لڑکے کرتے ہیں، لڑکیاں نہیں اور میں اس طرح سے کبھی پرپوز نہیں کروں گی، اس لئے اپنا آئیڈیا اپنے پاس رکھو۔۔۔"

کیوں تمھیں سر سے محبت نہیں ہے کیا؟؟؟" ایمن نے آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

بہت ہے "!!!

تو لوگ محبت میں اپنی جان کی بازی تک ہار دیتے ہیں اور تم گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز نہیں کر سکتی، لعنت ہے تم پر۔۔۔" ایمن نے لعنت دی۔۔۔

یار کر تو دوں پرپوز مگر مجھے ڈر لگتا ہے؟؟؟"

اچھا کیسا ڈر؟؟؟" ایمن نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا۔۔۔

یار یہی کہ سر نے اگر مجھے ریجیکٹ کر دیا یا پھر اگر سر کو میرا پرپوزل پسند نہ آیا تو؟؟؟"اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

ہاں تو کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ، میں تمھیں بتاتی ہوں، اگر سر کو تمھارا پرپوزل پسند نہ آیا تو وہ زیادہ نہیں دو، چار تھپڑ تو لگا ہی دیں گے۔۔۔"عروج کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔اس نے حیرت کے مارے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا جیسے اسے سچ مچ تھپڑ پڑ گیا ہو۔۔۔ایمن نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

اور دوسرا اگر سر نے تمھیں ریجیکٹ کیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا، تم نے دو دن کا روگ لگا کے بیٹھنا ہے اور تیسرے دن پھر کسی کو پرپوز کرنے کے پلان بنا رہی ہو گی، کیونکہ تمھارا تو یہی کام ہے، تمھیں تو آئے دن کوئی ناں کوئی پسند آ جاتا ہے، کل تمھیں کوئی اور پسند تھا آج تمھارا دل یوشع سر پہ آ گیا ہے اور کل پھر کسی اور پہ تمھارا دل آ جائے گا۔۔۔"ایمن نے طنز کے تیر چلائیں۔۔۔

جھوٹی میں نے ایسا کب کیا؟؟"عروج نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

عروج میڈم میرا منہ نہ کھلواؤ اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولنا، میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔"

اچھا ناں تم تو میری دوست ہو پیاری پیاری، یہ بات ہمارے درمیان تک ہی ٹھیک ہے، کیوں ایسی باتیں زبان پہ لا رہی ہو، دل میں رکھو۔۔۔"عروج نے گال کھینچ کر مسکا لگایا۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیسے پرپوز کرو گی؟؟"

عروج نے گال پہ انگلی رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔

ایک دم سے آنکھیں چمکی۔۔۔

سوچ لیا؟؟؟"اس نے چٹکی بجائی۔۔۔

کیا جلدی بتاؤ؟؟؟"ایمن نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ لَو لیٹر لکھ کر پرپوز کروں گی۔۔۔"اور ایمن کی ساری ایکسائیٹمنٹ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم، جو کرنا ہے کرو۔۔۔"

ایمن نے غصے سے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔

بس لَو لیٹر لکھوں گی، جو ہو گا دیکھا جائے گا، سیلیکشن یار یجیکشن!!!"اس نے خود سے دل میں کہا اور اپنے کام میں بزی ہو گئی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جس گھر میں پہلے سناٹا چھایا رہتا تھا۔۔۔وہاں اب رونقیں لگ گئی تھی۔۔۔زاور اور ہادی کی کھکھلاہٹیں ان کی شرارتیں تھیں۔۔۔۔ذیان کے کبھی ہنسنے تو کبھی رونے کی آواز گونجتی۔۔۔

وہ دونوں ابھی یوشع کے ساتھ سکول سے آئے تھیں اور آتے ہی گھر کو سر پہ اٹھالیا تھا۔۔۔زینب نے کتنی مشکلوں سے ان دونوں کو چینج کروایا اور اب کھانا کھلانے میں سر کھپا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں اب مار کھاؤ گے میرے سے، چپ چاپ بیٹھ کر اب کھانا کھا رہے ہو یا نہیں؟؟؟"

ہاہاہا!!!"دونوں ساتھ ساتھ ہنسے تھیں۔۔۔۔

بڑی ماما!!!ہمیں نہیں کھانا۔۔۔"ہادی کے ساتھ ساتھ زاور نے بھی اپنی ماما کو بڑی ماما کہا اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے لگے۔۔۔۔

زینب کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔کل تک وہ زاور کی ماما تھی اور آج بڑی ماما۔۔۔۔

زینب نے زاور کا کان پکڑ کر مروڑا۔۔۔۔

کیا کہا!!!ذرا دوبارہ کہنا؟؟؟ "

آآآآ!!ماما!!!ماما چھوڑے!!درد ہو رہا ہے۔۔۔ "

ہاہاہا!!!"ہادی نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہمم!!!اب بولو گے بڑی ماما؟؟؟"

نہیں؟؟؟"زینب نے کان چھوڑا۔۔۔۔

زاور کرسی سے نیچے اترا۔۔۔

بڑی ماما؟؟؟"زاور نے زور سے چیخ کر کہا اور اس سے پہلے وہ زینب سے تھپڑ کھاتا اس نے سامنے سے آتے علی کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔۔

علی نے بھی ان کی تکرار سن لی تھی۔۔۔فوراً نیچے جھکتے زاور کو گود میں اٹھایا۔۔۔

کیا ہے بھئی تمھیں؟کیوں تنگ کر رہی ہو میرے معصوم بچوں کو؟؟؟ "

استغفر اللہ آپ کے بچے اور وہ بھی معصوم!!لاحولا والا قوۃ!!!"زاور اور علی دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے۔۔۔

کتنی دیر سے کہہ رہی ہوں کھانا کھالو مگر مجال ہو جو اتنا سا بھی کھایا ہو۔۔۔ "

ہاہاہا!!یہ تم سے کھائے گا بھی نہیں،یہ بس اپنے بابا سے کھاتا ہے،ہے ناں بیٹا؟؟؟"زاور نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔یوشع بھی علی کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

آج اسے یہ گھر واقعی گھر لگ رہا تھا۔۔۔اس گھر میں صرف دو افراد نہیں تھیں ایک پوری فیملی تھیں۔۔۔

یوشع نے پیچھے سے ہادی کے گدگدی کی جس سے وہ اور ہنسنے لگا۔۔۔یوشع نے اس کے سر پہ پیار کیا۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟کیوں بڑی ماما کو تنگ کر رہے ہو؟؟؟"یوشع نے یہ پوچھتے ہوئے چیئر سنبھالی۔۔۔

علی نے بھی زاور کو چیئر پر بٹھایا اور خود بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بابا!! آپ کے بغیر کیسے کھا سکتا ہوں، آپ ہی تو کھلاتے ہیں۔۔۔"اس نے ایک بار پھر معصومیت سے کہا۔۔۔یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔

زینب نے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔۔

یوشع نے روٹی کا نوالا بنا کر میرو کے منہ میں دیا۔۔۔

علی نے بھی زاور کے ساتھ یہی عمل کیا۔۔۔ذیان سو گیا تھا۔۔۔۔

زینب بھی منہ بسورتے کھانا کھانے لگی۔۔۔

زاور نے زینب کو زبان دیکھائی جواباً اس نے بھی دیکھائی۔۔۔ہنسی مزاق میں کھانے کا اختتام کیا گیا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہر طرف سینڈ، لوہا، راڈ، شیشے، لکڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

المیرا جہان کے ساتھ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو جہان کی خود کی ماڈل کی ہوئی تھی۔۔۔

اٹس سچ آ بیوٹیفل!!!"المیرا نے کھلے دل سے تعریف کی۔۔۔

بس اللہ پاک ساتھ دے، کامیابی دے۔۔۔"جہان نے دعا کی۔۔۔

ان شا اللہ کامیابی ضرور ملے گی، بہت جلد ترقی کریں گے آپ"!!!

آمین!!!!بس اب یہ جلدی سے تیار ہو جائے ویسے تو کام بہت تیزی سے چل رہا ہے یہاں اور جلدی ہو جائے تا کہ سارا سیٹ اپ کر سکوں۔۔۔ "

کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے آپ کو"میں حاضر ہوں۔۔۔"

ٹھینک یو سو مچ المیرا جی!!! آپ نے یہ کہا میرے لئے یہی بہت ہے، میں سچ میں بہت خوش نصیب ہوں آپ جیسی لائف پارٹنر مجھے ملنے جا رہی ہے۔۔۔"المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

خوش نصیب تو میں ہوں۔۔۔"اس نے دل میں اعتراف کیا تھا۔۔۔۔

یا پھر اللہ پاک مجھ پر بہت مہربان ہے۔۔۔"المیرا نے نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔

آئی تھینک ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔"اس نے جہان سے کہا۔۔۔

جی بالکل آئے چلیں مگر پہلے آئسکریم کھائیں گے اور اس کے بعد گھر اور آپ بالکل بھی منع نہیں کرے گی۔۔۔ "

وہ ہنسی!!!اوکے!!!"اور ان دونوں نے اس بڑی سی بلڈنگ سے باہر کھڑی جہان کی گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

جہان کی ڈیزائن کی ہوئی بلڈنگ سچ میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔کافی حد تک تو بلڈنگ تیار بھی ہو گئی تھی سارے کام ایک ساتھ ہی کیے جا رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع ابھی آفس آیا تھا۔۔۔سب ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھیں۔۔۔۔وہ سب کے سوالوں کا سر کے خم سے جواب دیتا آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

گلاس ڈور دھکیل کر روم میں داخل ہوا۔۔۔قدم قدم چلتا اپنی چیئر کی طرف آیا۔۔۔۔

سامنے میز پہ رکھا خوبصورت وائٹ کلر کے پھولوں کا بوکے اٹھا کر ناک کے قریب لے جا کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا۔۔۔بوکے کو واپس میز پہ رکھا۔۔۔کرسی پہ بیٹھ کر بوکے کے ساتھ رکھے ریڈ کلر کے ہارٹ شیپ سائز کارڈ کو اٹھایا۔۔باہر نام نہیں لکھا تھا۔۔۔

بنا کسی جذبات کے اس نے کارڈ کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔۔۔۔کارڈ کے اینڈ میں نام لکھا ہوا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں سکیڑ کر ایک بار پھر نام کی تصدیق کی۔۔۔۔

کارڈ کو بند کر کے میز پہ رکھا۔۔۔کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے اپنے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلا اور کچھ سوچ کر اینٹر کام سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ریسیور تھامے تھامے ٹیک لگائی۔۔۔وہ گلاس ڈور سے باہر سب کو کام کرتا دیکھنے لگا۔۔۔

روم میں آؤ۔۔۔" تین حرفی جملہ کہہ کر ریسیور واپس رکھ دیا۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔۔۔ آخر کار وہ گھڑی آ ہی گئی تھی جس کا اسے انتظار تھا۔۔۔بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتی چیونٹی کی سی چال چلتی وہ روم کے باہر پہنچی۔۔۔۔

یوشع اندر بیٹھا عروج کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نوک کرنے کیلئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نوک کرنے سے پہلے اندر آجانے کا حکم سنایا گیا۔۔۔۔

وہ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔اسی چیونٹی کی سی چال چلتی یوشع کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا؟؟؟" اس نے نظریں جھکائے رکھی۔۔۔وہ کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔ نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کام تو کر دیا تھا مگر اب ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں سر تھپڑ ہی نہ مار دے، ایمن کی بات سچ ہی نہ ہو جائے۔۔۔

کافی دیر یوشع اسے یوہی دیکھتا رہا پھر کارڈ ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب مس عروج!!!" عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا اور واپس نظریں جھکالی۔۔۔۔

تو کب سے پسند کرتی ہے آپ مجھے ؟؟" عروج نے ایک بار پھر نگاہ اٹھائی اور بولی تو پورے اعتماد کے ساتھ!!!!

سر آئی تھینک !!میں نے اپنے دل کی ساری بات اس کارڈ میں لکھ دی ہے، آپ اس کارڈ کو ریڈ کر لے۔۔۔"اب کی بار اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

وہ ہنوز ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔۔۔

پڑھ لیا ہے، تو اب کتنا ہی اچھا ہو جو سب اس کارڈ میں لکھا ہے، وہ منہ سے بھی اظہار کر دیا جائے؟ تو اب شروع کرو سب کہنا، جو پوچھوں گا سیدھا سیدھا جواب دو گی۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مجھ سے محبت کب ہوئی؟؟؟"

پہلی نظر میں جب آپ کو ایک سال پہلے اس آفس میں دیکھا تھا، دیکھتے ہی آپ کو اپنا دل دے بیٹھی۔۔۔ "

مجھ سے شادی کر کے کیا ملے گا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک چار سال کا بیٹا بھی ہے میرا پھر بھی شادی کرنا چاہتی ہو؟؟؟ "

میں جانتی ہوں آپکا بیٹا ہے، میں پھر بھی تیار ہوں، میں ہادی کو ماں کا پیار دوں گی، سگی ماؤں سے بڑھ کر پیار کروں گی ہادی کو، آپ کو بھی خوش رکھوں گی۔۔۔"اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اور میں کیسے یقین کر لوں کہ ہادی کے ساتھ کبھی غیروں والا سلوک نہیں کیا جائے گا؟؟"

آپ مجھ پر بھروسہ کریں، آپ شادی کریں عمل کر کے دکھانا میرا کام ہے۔۔۔ "

مجھ سے محبت ہے یا میری دولت سے؟؟؟"یہ وہ سوال تھا جس پہ چند لمحوں کیلئے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

آپ سے؟؟؟ "

تو جواب دینے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟؟؟"اس نے آئبرو اچکائی۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔کارڈ کو واپس میز پر رکھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔۔

جھوٹ!!! تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے؟اور یہی حقیقت ہے۔۔۔"عروج نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا اور پھر غصہ چڑھا۔۔۔

آئی رئیلی لو یو "!!!

اچھا مگر مجھے تمھاری آنکھوں میں کوئی محبت جیسا جذبہ نہیں نظر آیا۔۔۔"عروج نے بے اختیار نظریں جھکا گئی۔۔۔

کیا ہوا؟اب کیوں نظریں جھکا رہی ہو؟؟؟"وہ خاموش رہی۔۔۔وہ اپنی جگہہ سے اٹھ کر قدم قدم چلتا عروج کے قریب آیا۔۔۔

عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تم بہت اچھی ہو، ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو، حتیٰ کے خوبصورت بھی ہو اور ینگ بھی ہو، تم میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، لیکن تم مجھ سے بھی زیادہ ایک اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو، کسی ایسے سے شادی کرو جس سے واقعی

تمھیں محبت ہو، میرے ساتھ شادی کا مطلب خود کی زندگی کو ٹوٹلی برباد کرنا ہے، اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ "

مجھے سچ میں آپ سے محبت "!!!

نہیں!!!"یوشع نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔۔۔

تمہیں مجھ سے تمھیں محبت نہیں ہے، تو میں اِس شادی کرنے کی کیا ریزن لوں، ہینڈسم ہوں اس وجہ سے شادی کرنی ہے یا میری دولت کی وجہ سے ؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

عروج!!اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی ریزن ہے ناں تو یقین کرو زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی، اور پتا ہے وہ کیسے ؟؟"یوشع نے سوالیہ نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

چلو میں بتا دیتا ہوں، فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر بھی لیتا ہوں اور کل کو خدانخواستہ اگر میرا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے، میرا فیس خراب ہو جاتا ہے، میری خوبصورتی آج کی طرح نہ رہی تو کیا ہو گا؟ تمھارا مجھ سے دل بھر جائے گا، تمھیں کوئی خوبصورت مرد چاہیے ہو گا اور اگر قسمت سے کوئی مل جائے گا تو اینڈ میں ڈائیورس!! کیونکہ انسان کی خوبصورتی ساری زندگی تو ایک جیسی نہیں رہتی، ایک نہ ایک دن وقت کے ساتھ ساتھ ختم لازمی ہوتی ہے، ساری زندگی تو انسان ایک جیسا نہیں رہتا ناں۔۔۔

اینڈ سیکنڈ ریزن ویلتھ یعنی دولت !!

یہ دولت بھی آنی جانی چیز ہے، آج نہیں ہے تو کل ہو گی، آج ہے تو کل نہیں ہو گی، آج میرے پاس سب کچھ ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر کل کو مجھے بزنس میں لوز ہو جاتا ہے، میرا سارا بزنس ڈوب جاتا ہے، یہ دولت، یہ آسائشیں اگر میرے پاس نہ رہی تو کیا کرو گی؟؟ پھر وہی لڑائی اور اینڈ میں تنگ آ کر ڈائیورس !! تو پھر بتاؤ رہو گی خوش؟ کبھی نہیں؟؟؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں اگر کسی سے شادی کرو تو ان دونوں ریزنز کو سائڈ میں رکھ کر شادی کرنا، ہمیشہ خوش رہو گی اینڈ ٹھینکس میرے بیٹے کے بارے میں اتنا سوچنے کیلئے، خوش رہو، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے، اب جا کر اپنا کام کرو۔۔۔" یوشع نے اپنی سیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

کون ہے وہ سر !! جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟" وہ جو مڑنے لگا تھا چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے وہ جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟ "

اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں ہے۔۔۔" یوشع نے نظریں چرائی۔۔۔۔

اب آپ کیوں نظریں چرا رہے ہیں؟؟" وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

جا کے اپنا کام کرو۔۔۔" نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔

آپ کی آنکھیں بالکل خالی ہے، ویرانی ہے آپ کی آنکھوں میں اور آپ کی آنکھیں دیکھ کر بس ایک ہی چیز پتا لگائی جاسکتی ہے کہ عشق میں ہارے ہوئے انسان ہیں آپ؟؟؟ "

میں نے کہاناں جاؤ؟؟؟"اب کی باریوشع نے تھوڑاغصے سے کہا تھا۔۔۔

بتادے ناں سر اب کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ نے عشق کیا؟؟ کہاں رہتی ہے وہ؟ یا پھر کہیں وہ؟؟"عروج نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔وہ چند لمحے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔

زندہ ہے مگر کہاں ہے معلوم نہیں، کس حال میں ہے یہ بھی معلوم نہیں؟؟؟"اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے شاید یہ ہاتھوں کی لغزش کو کم کرنے کا ایک چھوٹا سا طریقہ تھا۔۔۔

اوووبے وفائی کر گئی ہے۔۔۔"عروج کو جہاں تک سمجھ آئی اس نے کہہ دیا۔۔۔

نہیں!!!اسے بے وفا مت کہو!!!"وہ بے وفا لفظ پر تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ بے وفا نہیں ہے۔۔۔"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

اس نے بے وفائی نہیں کی، بے وفا تو میں ہوں، بے وفائی تو میں نے کی ہے، میں کر گیا اس کے ساتھ بیوفائی۔۔۔"وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔عروج نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مگر کیوں؟؟؟"

یہ سب جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے۔۔۔"اس نے مزید غصے سے کہا تھا۔۔۔

کہاں تک سناؤں، کہاں تک سنو گی۔۔۔

تڑپ جاؤ گی جہاں تک سنو گی۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھو؟؟؟"

ہمم!!!پوچھو "!!!

آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے؟شادی بھی مرد کی ایک ضرورت ہوتی ہے، کیا آپ کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی بھی بیوی ہو؟ہادی کو پیار کرنے والی ماں ہو؟؟ "

مجھے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور ہادی کو پیار کرنے کیلئے اس کے اپنے بہت ہے۔۔۔ "

آپ ایک بار شادی کرلے، دیکھنا آپ کی یہ اداسی سب ختم ہو جائے گی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میری اداسی کبھی ختم نہیں ہو گی، بلکہ آنے والی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی، اسے یوشع یوسفزئی سے عزّت تو ملے گی مگر پیار، محبت میں اسے شاید کبھی نہ دے سکوں، وہ میرے دل میں کبھی نہیں آسکے گی، اس دل میں صرف میرا عشق پلتا ہے۔۔۔"اس نے دل پہ انگلی رکھ کر کہا۔۔۔

میں ہر جذبے سے خالی ہو گیا ہوں، ہر احساس سے عاری!!! میں اوپر سے تو دکھتا ہوں مگر اندر سے مر گیا ہوں، میں ایسے ہی رہوں گا، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں شادی کر کے آنے والی کی بھی زندگی خراب کر دوں، اس کی زندگی خراب ہو۔۔۔" عروج یک ٹک اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔

عورت کسی چیز میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی، عورت یہی چاہتی ہے کہ مرد کی ہر ایک چیز بس اسی کی ہو، وہ پورا پورا اس کا ہو، اس کے دل میں صرف وہ رہے اور کوئی دوسری عورت نہ ہو اور میں اپنی محبت کو اس دل سے کبھی نہیں نکال سکتا اور کبھی کسی دوسری عورت کو اس دل میں جگہ نہیں دے سکتا۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ بنا کچھ کہے وہ واپس جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔ وہ وہیں نظریں جھکائے کھڑا رہا۔۔۔

عروج دروازے پر رکی۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں اور اس کے ملنے کے بعد آپ کا ہر جذبہ، ہر احساس پھر سے بیدار ہو جائے، آپ پہلے کی طرح بن جائیں۔۔۔" اس نے بنا مڑے کہا۔۔۔ وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔

یوشع اسی دروازے کو کھڑا تکتا رہا نا جانے کتنی ہی دیر اور پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اسے آنا ہوتا تو کب کی آ جاتی وہ اب کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔" وہ حد سے زیادہ مایوس تھا۔۔۔

جانے والے بھی کبھی لوٹ کر آئے ہیں کیا؟جو وہ آئے گی؟اور اگر آ بھی گئی تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گی؟؟"اس نے خود سے پوچھا۔۔۔اس نے اداس دل کے ساتھ واپس اپنی چیئر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔۔

مگر اب یوشع واقعی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی آگے کس طرح چینج ہونے والی ہے؟کسی کی دعا یوشع کی زندگی میں کیا رنگ لے کر آنے والی ہے؟؟وہ اپنے مستقبل سے بے خبر اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔

اس وقت اسی شہر میں،اس آفس سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرے آفس "شاہ کمپنی" میں وہ اپنے سر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا ہے؟؟ "

ہاں المیرا یہ فائل ریڈ کر لو۔۔۔"انہوں نے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی۔۔۔

اوکے سر میں کر لوں گی۔۔۔"المیرا نے فائل ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

اور کل کی میٹنگ کی بھی تیاری کر لینا،یاد ہے ناں کل پروجیکٹ فائنل کرنا ہے،تو کل تیار رہنا،ٹائم سے چلنا ہے۔۔۔ "

سر آپ کسی اور کو لے جائیں؟؟؟ "

سٹوپ اٹ المیرا!! صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، میں نے نہیں جانا، کسی اور کو لے جائیں، مجھے یہ بتائے سیکرٹری آپ ہے یا کوئی اور؟؟؟ "

جی سر میں!!!"اس نے شرمندہ سا نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

تو میں اب دوبارہ نہ ناسنوں آپ سے، سیکرٹری آپ ہے تو آپ ہی جائے گی، اس فائل کو ریڈ کر لے، کل ہم چلیں گے، ناؤ یو کین گو۔۔۔"شاہ صاحب غصے سے کہتے اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھے۔۔۔اس نے ایک نظر اپنے سر کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک ادھیڑ عمر کے مرد تھے جو پینٹ کوٹ میں ملبوس سانولی رنگت کے ایک پرکشش مرد تھے۔۔۔

جی سر!!"المیرا ابھی روم سے باہر آئی۔۔۔وہ اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب جہان نے راستہ روکا۔۔۔

کیا ہوا المیرا جی!! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے؟؟؟"

کل سر کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔"

اچھا وہ یوسفزئی کمپنی، جس کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کرنا ہے۔۔۔ "

جی وہی "!!!

تو آپ نہیں جانا چاہتی کیا؟؟"المیرا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟؟؟ "

آپ کے چہرے سے، آپ کیوں نہیں جانا چاہتی؟؟ "

)اب المیرا اسے کیسے بتاتی اپنے نہ جانے کی وجہ کو، اسے وہاں جانے سے پروبلم نہیں تھی، اصل پروبلم اس نام سے تھی جو اس کمپنی کا ہے، وہ دعا کر رہی تھی کی کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو(

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگ گئی ہے؟؟"

کچھ نہیں، بس یہی کہ چلی جاتی ہوں۔۔۔"المیرا نے جھوٹ بولا۔۔۔

مگر آپ جانا کیوں نہیں چاہتی تھی؟؟؟ "

نہیں کچھ نہیں، میں ذرا یہ فائل ریڈ کر لوں۔۔۔"وہ کہتی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔جہان حیرت کے مارے اس کی پشت کو تکے گیا۔۔۔

حیرت ہے انہیں اچانک کیا ہو گیا؟ کبھی نہیں جانا؟ کبھی جانا۔۔۔"وہ سوچ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

شام کا وقت تھا۔۔۔یوشع گھر پہنچا۔۔۔عجلت میں گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں پہنچا جہاں علی اور زاور دونوں ہی صوفوں پر بیٹھے پریشان لگ رہے تھیں۔۔۔علی نے ذیان کو بھی گود میں لیا ہوا تھا۔۔۔

کہاں ہے ہادی؟؟؟"اس نے جلدی میں پوچھا۔۔۔علی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ اپنے روم!!!"وہ جواب سنے بغیر اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔

)وہ اپنے آفس روم میں بیٹھا کام میں بزی تھا آج یوشع سکول بھی نہیں گیا تھا ہادی کو لینے کیلئے علی ہی جا کر لے آیا تھا۔۔۔

یوشع کا فون رنگ ہوا۔۔۔ سویٹ ہارٹ کالنگ لکھا تھا کال اٹھائی گئی۔۔۔ علی کی کال تھی جس میں وہ گھبرایا ہوا تھا۔۔۔ علی نے بتایا۔۔۔

ہادی جب سے سکول سے آیا ہے، کسی سے بھی کوئی بھی بات نہیں کر رہا ہے، بس ماہی کی تصویر کو لے کر بیٹھا مسلسل رو رہا ہے، کھانا بھی نہیں کھا رہا۔۔۔ "

یوشع کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔۔ جو پانچ کا وقت بتا رہی تھی۔۔۔

اسے سکول سے آئے تین گھنٹے ہو گئے ہیں اور وہ جب سے رو رہا ہے، تمھیں اب خیال آ رہا ہے کہ تم مجھے اب بتاؤ؟؟"یوشع نے غصے سے کہا۔۔۔

یار ہم اسے چپ کروانے کی کوشش!!!"یوشع نے غصے سے سنے بغیر کال کاٹ دی اور سب کام یوہی چھوڑ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر جلدی سے آفس سے نکل گیا۔۔۔ وہ بہت تیز ڈرائیو کر کے گھر پہنچا تھا(

وہ اپنے روم میں داخل ہوا جہاں پہ زینب بیڈ پر بیٹھی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ خود اپنی ماں کی تصویر کو لے کر بیٹھا اب بھی رو رہا تھا۔۔۔

ہادی!!!"یوشع نے پکارا تو زینب نے مڑ کر دیکھا جہاں یوشع دروازے میں کھڑا تھا۔۔وہ قدم قدم چلتا قریب آیا زینب بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

یوشع یہ جب سے آیا ہے۔۔۔ "

آپ باہر جائے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔"اس نے ہادی کی سوجھی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔وہ بھی کچھ بولے بغیر باہر کی طرف بڑھ گئی لیکن دروازے پہ اب علی اور زاور بھی کھڑے تھیں۔۔۔ذیان کو گود میں لیا ہوا تھا۔۔وہ بھی وہی کھڑی ہو گئی۔۔۔یوشع بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

ہادی نے اپنی ماں کی تصویر کو سینے سے لگایا۔۔۔

یوشع نے دو انگلیوں سے ٹھوڑی سے پکڑ کر ہادی کا چہرہ اوپر کیا جہاں زار و قطار آنسو بہہ رہے تھیں۔۔۔

اتنی دیر سے رونے کی وجہ سے اب تو سسکیاں سی بندھ گئی تھی۔۔۔بڑی گہری براؤن آنکھیں چھوٹی سی ناک اور پھولے ہوئے سے گلابی گال رونے کی وجہ سے لال ہو گئے تھیں۔۔۔اس کا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

یوشع نے شوز اتارے اور اوپر بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھا۔۔۔

یوشع نے ہادی سے ماہی کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں لے کر تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

آج پھر ماما کو یاد کیا جا رہا ہے؟؟؟" اس نے ہادی کی طرف دیکھ کر کہا جس کے آنسو گود میں رکھے ہاتھوں پر گر رہے تھیں۔۔۔ہادی نے سر جھکائے رکھا۔۔یوشع نے دوبارہ سے تصویر کو دیکھا۔۔۔

دیکھا ماہی!! میں آج پھر اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا۔۔" یوشع نے کہنا شروع کیا اور ہادی نے فوراً جھکا سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔یوشع اب ہادی کو نہیں دیکھ رہا تھا وہ بس ماہی کی تصویر سے مخاطب تھا۔۔۔

میں نے صرف ایک پرومس کیا تھا تم سے، صرف ایک اور دیکھو وہ بھی میں پورا نہ کر سکا، آج ایک بار پھر میرا پرومس ہمارے بیٹے کی وجہ سے ٹوٹ گیا، میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی ہادی کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا، تم نے کہا تھا میں ہمیشہ ہمارے بیٹے کا خیال رکھوں اسے کبھی تمھاری یاد نہ آنے دوں، کبھی ہادی کی آنکھوں میں تمھیں یاد کرتے ہوئے آنسوں نہ آئے مگر دیکھو میں غلط تھا، میرا پرومس ٹوٹ گیا، تمھیں پتا ہے ماہی؟؟ "

یوشع تصویر کو دیکھتے ہوئے بات کر رہا تھا اور ہادی یک ٹک یوشع کا چہرہ تکتا اس کی باتوں کو بہت غور سے سن رہا تھا کیونکہ اسے اپنی ماں کی باتیں سننا پسند تھا۔۔۔

ہمارے بیٹے نے بھی مجھ سے ایک پرومس کیا تھا کہ وہ تمھیں یاد کر کے کبھی نہیں روئیں گا، مجھے لگتا تھا ہمارا بیٹا اپنی باتوں پر قائم رہتا ہے، وہ جو کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے مگر دیکھو؟ میں یہاں بھی غلط تھا، ہادی نے

بھی اپنا پرومس توڑ دیا، یہ مجھے ہمیشہ رو کر تکلیف دیتا ہے۔۔۔"ہادی کی آنکھوں سے آنسوں نکلنا بند ہو چکے تھیں۔۔۔یوشع کی بھی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

یوشع نے ہادی کو دیکھا۔۔۔۔

آپ نے اپنا پرومس توڑ دیا؟؟؟"یوشع نے بس اتنا کہا تھا۔۔۔

بابا میری ماما کیوں نہیں ہے؟؟"اور وہ یوشع کے سینے سے لگ کر اونچی آواز میں رونے لگا تھا۔۔۔یوشع نے تصویر کو بیڈ پر رکھ کر ہادی کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کر کے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

پیچھے کھڑے علی اور زینب کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی بہن بہت چھوٹی عمر میں اِس دنیا سے چلی گئی تھی۔۔۔۔غم تھا کہ کم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

یوشع کے دل میں درد اٹھا۔۔۔گلے میں گلٹی سی ابھری۔۔۔

بابا میری ماما کیوں نہیں ہے؟؟؟"

زینب نے علی کی گود سے ذیان کو لیا اور روم سے نکل گئی۔۔۔

زاور بھی وہی کھڑا رہا۔۔۔علی نے بھی وہی کھڑے دونوں بازوں سینے پر باندھ کر دروازے سے ٹیک لگائی۔۔۔

بابا میں نہیں رو رہا۔۔۔"ہادی اپنے آنسو صاف کرتا یوشع سے دور ہٹا۔۔۔۔

آئی پرومس بابا!!میں اب ماما کو یاد کر کے نہیں روؤں گا، میں رو کر آپ کو بھی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔"

یوشع نے ہادی کے سر پر پیار کیا اور ایک بار پھر اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

علی نے اپنی آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔زاور بیڈ پر چڑھ کر بیٹھا۔۔۔

یوشع نے زاور کے بال بگاڑتے ہادی کو خود سے دور کیا۔۔۔

اب بتاؤ؟ کیا ہوا تھا؟ کس نے آپ سے کیا کہا جس کی وجہ سے آپ اتنا روئے ہو؟؟؟ "

میں بتاتا ہوں چھوٹے پاپا ہادی کیوں رو رہا تھا؟؟؟"وہ آگے ہو کر بیٹھا۔۔۔

بتاؤ؟؟؟"زاور نے بتانا شروع کیا۔۔۔

سکول بریک ٹائم:

ہادی اور زاور دونوں اپنے ہم عمروں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے میں مصروف تھیں اور ایک سائڈ پہ تیرہ چودہ سال کے بچے کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھیں جب ہادی کی بال اُڑتی ہوئی ان لڑکوں میں سے ایک لڑکے کی کمر پہ لگی۔۔۔ہادی زاور دونوں ہی بال کو لینے بھاگے تھیں۔۔۔اس لڑکے نے مڑ کر بال اپنے ہاتھوں میں اٹھالی۔۔۔

بھائی یہ بال ہماری ہے، ہمیں دے دیں۔۔۔"ہادی نے پیار سے کہا تھا۔۔۔

وہ لڑکے شکل سے ہی آوارہ اور بگڑے ہوئے لگ رہے تھیں۔۔۔۔

اوووا چھا تمھاری ہے، ہمت ہے تو لے کر دیکھاؤ۔۔۔ "

اس لڑکے نے بال ہنستے ہوئے دوسرے لڑکے کو پکڑوائی۔۔۔

آس پاس دوسرے بچوں کا رش بھی لگنا شروع ہو گیا تھا۔۔

بھائی بال دے دیں۔۔۔ "اب کی بار زاور نے کہا تھا۔۔۔

تم چپ کرو، تم سے بات نہیں کی ہم نے، ہم اس ہادی سے بات کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

اوئے یار سنا ہے اس کا باپ اس سکول کا ٹرسٹی ہے۔۔۔ "

انہی میں سے ایک لڑکے نے کہا تھا۔۔۔

اوئے یار اور تم سب کو پتا ہے؟ اس بیچارے کی تو ماں بھی نہیں ہے۔۔۔۔ "بال پکڑے لڑکے نے کہا اور نیچے گُھٹنوں کے بل ہادی کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

یہ لو بال بال لینی تھی نہ تم نے چُھٹکے۔۔۔۔ "اس نے بال ہادی کی طرف بڑھائی۔۔۔۔ ہادی نے بال کو چپ چاپ لینا چاہا مگر اس نے ایک بار پھر بال پیچھے کر دی۔۔۔۔

نہ نہ اب اتنی بھی کیا جلدی ہے، آخر کو کمر پہ بال لگی ہے، بدلا تو لینا ہے ناں۔۔۔ "

سوری بھائی غلطی سے لگ گئی تھی، سوری!!!" ہادی کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھیں۔۔۔۔

ارے ارے دیکھو یہ تو رونے لگا، نہ نہ بچے روتے نہیں ہے۔۔۔ "

نیچے بیٹھے لڑکے نے ہادی کے جبڑے کو بھینچا باقی لڑکے قہقہہ لگانے لگیں۔۔۔

چھوڑو ہادی کو۔۔۔"زاور نے ننھے ہاتھوں سے ہادی کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اس لڑکے کو مارنے لگا مگر اس نے زاور کو بھی دھکا دے دیا تھا۔۔۔

سب کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھیں ان بچوں میں سے ایک نکل کر دوسری طرف بھاگا۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔"ہادی نے بھی خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔

بابا!!!"ہادی نے روتے ہوئے پکارا۔۔۔لڑکے نے جبڑا چھوڑا۔۔۔

ہادی زور زور سے رونے لگا۔۔۔

بچے تو اپنی ماں کو پکارتے ہیں اپنی تکلیف میں، تم باپ کو پکار رہے ہو۔۔۔ "

ارے اسے کیا پتا ہو گا ماں کی محبت کا، اس کی تو ماں ہی نہیں ہے۔۔۔"اب کی بار تیسرے لڑکے نے کہا۔۔۔وہ اس کا مزاق اڑا رہے تھیں۔۔۔

یہ تو بیچارہ مسکین ہے، بن ماں کا بچہ !! چچ چچ چچ!!!"ان لڑکوں نے افسوس کیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں یہ سب ؟؟"سر کی آواز پر چاروں لڑکوں نے چونک کر سر کو دیکھا۔۔۔ان کو ڈانٹ کر وہاں سے سب کو بھیجا گیا۔۔۔

یوشع کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے ہادی کے بال سنوار کر سر پر پیار کیا۔۔۔

ہادی کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اس نے اب آگے کیا کرنا ہے؟؟؟

اتنے میں ملازمہ کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

صاحب یہ کھانا زینب بی بی نے بھیجا ہے ہادی بابا کیلئے۔۔۔"علی نے ٹرے اپنے ہاتھ میں لے کر ملازمہ کو واپس بھیج دیا۔۔۔علی نے ٹرے یوشع کے پاس رکھی۔۔۔

یوشع نے ہادی کو خود سے دور کیا۔۔۔۔

کسی کی بھی بات کو دل پہ نہیں لیتے، میرا بیٹا تو بہت بہادر ہے ناں۔۔۔"ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اور کیا ہوا اگر ہمارے پاس ماما نہیں ہے تو؟؟"اس نے ہادی کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔۔۔

ہمارے پاس بابا تو ہے، جو مجھے ماما اور بابا دونوں کا پیار دیتے ہیں۔۔۔"ہادی کی آنکھوں میں جھانک کر کہا۔۔۔یوشع نے اس کے سر کو چوما۔۔۔۔ہادی نے اپنا سر ایک بار پھر ہاں میں ہلایا۔۔۔۔

ہم پچھلے تین گھنٹوں سے کوشش میں لگے ہوئے تھیں کہ شاید اب چپ ہو جائیں مگر تم نے چند باتوں میں اسے چپ کروا دیا، اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ صرف تم سے سنبھلے گا تو میں تمھیں پہلے ہی کال کر کے بلا لیتا۔۔۔"

اٹس اوکے !!میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔"یوشع نے ہادی کے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔۔۔

جاؤزاور آپ اپنا اور ہادی کا بیگ لے کر آؤ،ہوم ورک کرتے ہیں پھر پارک چلیں گے اور واپسی پہ آئسکریم بھی کھائیں گے۔۔۔ "

سچی چھوٹے پاپا!!!"زاور نے ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھا۔۔۔

ہاں جاؤ!!" اور وہ فوراً بیگ لینے کیلئے بھاگا تھا۔۔۔

علی اب تو سمجھ آگئی ہو گی تمھیں میں اپنے بچے کو اکیلا سنبھال سکتا ہوں۔۔۔"اس نے ہادی کے منہ میں نوالا ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ علی بس چپ رہا۔۔۔

یوشع نے ہادی کو کھانا کھلایا ہوم ورک کرنے کے بعد وہ چاروں پارک کی طرف روانہ ہو گئیں۔۔۔۔۔

ہر بار کی طرح اس بار بھی یوشع نے ہادی کو سنبھال لیا تھا۔۔۔۔

جب سے زاور آیا تھا ہادی نے پارک جانا بہت کم کر دیا تھا۔۔۔۔وہ دونوں دن بھر گھر میں ہی کھیلا کرتے تھیں۔۔۔ہادی جب بھی جاتا اسے بس المیرا کی یاد آتی اس کی نگاہیں بس المیرا کو ہی ڈھونڈتی رہتی تھی مگر المیرا کبھی نظر نہ آئی۔۔۔۔

اپنی انگیجمنٹ کے بعد سے المیرا نے بھی پارک جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔

یوشع پرنسپل کے آفس میں ریوالونگ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔۔۔

سامنے خالد صاحب اس سکول کے پرنسپل شرمندہ سے بیٹھے نظر آرہے تھے۔۔۔

میں ایک بار پھر آپ سے معذرت کرتا ہوں آج کے بعد دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ "

میرے والد اس سکول کے ٹرسٹی تھے، ان کے بعد میں یہاں کا ٹرسٹی ہوں، میرا بیٹا اس سکول میں پڑھتا ہے، اس سکول کے چار آوارہ لڑکوں نے میرے بیٹے کو بن ماں کا بچہ ہونے کا طعنہ دیا ہے اور آپ یہاں میرے سامنے بیٹھے صرف معذرت کر رہے ہیں؟؟"یوشع نے غصے سے کہا۔۔۔

ایم سو سوری سر!!!بٹ یو بلیو می!!ہم نے ان بچوں کو بہت ڈانٹا تھا، ان کو پنیش بھی کیا تھا، انفیکٹ ان کے پیرنٹس کو بلا کر ان کے بچوں کی حرکتوں کے بارے میں بھی بتایا ہے۔۔۔ "

وہ چاروں بچے مجھے اس سکول میں نظر نہیں آنے چاہیے؟؟؟"یوشع نے میز پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں انہیں فائر کر دوں گا۔۔۔ "

آپ کی بہتری اسی میں ہو گی، آج کے بعد میر ہادی کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا، خالد صاحب "!!!

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے شیشے کی میز پر جمائی اور ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

آپ کیلئے اور آپ کے اِس سکول کیلئے یہی بہتر ہو گا کہ میر ہادی کو کوئی کچھ نہ ہی کہے اگر آج کے بعد میرے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آپ کے اس سکول کی وجہ سے آئے یا اس سکول میں کسی نے بھی ہادی کو کچھ کہا یا اس کو بلاوجہ تنگ کیا۔۔۔"یوشع نے انگلی وارن کرنے کے والے انداز میں اٹھائی۔۔۔۔

آپ کیلئے اور آپ کے اس سکول کیلئے یا اس کیلئے جو ہادی کو بلاوجہ تنگ کریں گا یا اسے رلائے گا تو بالکل اچھا نہیں ہو گا کسی کیلئے بھی۔۔۔۔"

جی!! آپ بے فکر رہے، آج کے بعد ہادی کو کوئی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔ "

یاد رکھیے گا خالد صاحب نہ ہی ہادی کو کچھ بولا جائیں گا اور نہ ہی زاور کو، میں اپنی باتیں بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔"اس نے غصے سے کہتے کرسی سے ٹیک لگالی۔۔یوشع نے ٹائم دیکھا۔۔۔۔

دونوں بچوں کو بلا دیں، چھٹی کا ٹائم ہو گیا ہے، میں انہیں ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔۔۔"

جی ابھی بلا دیتا ہوں۔۔۔"پرنسپل نے کال ملا کر دونوں بچوں کو لانے کا کہا۔۔۔۔

یوشع نے گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔۔۔۔

بچے آ گئے تھیں۔۔۔

بابا!!!" وہ دونوں یوشع کو دیکھ کر خوش ہوئے تھیں۔۔۔یوشع نے چیئر پر بیٹھے بیٹھے اپنی بانہیں دونوں بچوں کیلئے پھیلا دی تھی۔۔۔وہ دونوں اس کی بانہوں میں سما گئے تھیں۔۔۔یوشع نے باری باری دونوں کے سر کو چوما پھر ہادی کو گود میں اٹھاتا چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

خالد صاحب سے مصافحہ کرتے آئندہ دھیان رکھنے کا کہہ کر زاور کا ہاتھ پکڑ کر وہ پرنسپل کے آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔

یوشع بچوں کو گھر چھوڑ کر ابھی علی کے ساتھ آفس آیا تھا۔۔۔میٹنگ سٹارٹ ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔۔۔وہ دونوں یوشع کے روم میں بیٹھے ایک فائل کو ڈسکس کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اپنے باس کی گاڑی سے اتری۔۔۔باہر کھڑے ہو کر اس بڑی کمپنی کو دیکھا اور نظر بورڈ پہ ٹھہر گئی جس پہ بڑے سنہری الفاظ میں یوسفزئی کمپنی لکھا تھا۔۔۔۔

کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو۔۔۔" دل سے دعا مانگتے اس نے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔۔

اپنے روم میں یوشع بھی کانفرنس روم میں جانے کیلئے تیار کھڑا تھا۔۔۔اس نے فائل کو ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔۔۔علی بھی ساتھ ہی کھڑا تھا۔۔۔۔

اس نے پہلا قدم اندر رکھا تھا۔۔۔

یوشع نے بے اختیار کسی احساس کے تحت چونک کر سامنے وال گلاس کی طرف دیکھا اور پھر دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔

ایک عجیب سا احساس تھا جیسے کسی بہت اپنے کے آنے کا منتظر ہو۔۔۔۔

وہ اپنے اس تسلسل سے علی کے چٹکی بجانے سے باہر نکلا۔۔۔

کیا ہوا بھائی کہاں کھو گئے ہو؟؟" اس نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔

کچھ نہیں "!!!

مگر آج ایک بار پھر یوشع کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔مال کے بعد آج دوسری بار ایسا ہوا تھا۔۔۔

اتنے میں ڈور نوک کرتی ایمن روم میں داخل ہوئی۔۔۔اس کی پہلی نظر سامنے کھڑے علی پر گئی۔۔۔ علی نے سمائل پاس کی۔۔۔

اس دن کے بعد سے آج ایمن نے علی کو دیکھا تھا۔۔۔ علی کو اگنور کرتی وہ یوشع کو بتانے لگی۔۔۔۔

سر وہ شاہ انڈسٹری کے اونر کی سیکرٹری آگئی ہے، شاہ صاحب نہیں آئے، اس نے بتایا ہے کہ ان کی صبح طبیعت اپ سیٹ ہو گئی تھی، اس وجہ سے وہ نہیں آسکے، وہ اکیلی آئی ہے، انہیں کانفرنس روم میں بٹھا دیا ہے، آپ بھی آجائیں۔۔۔۔"

ہمم اوکے!!!ہم آتے ہیں۔۔۔" ایمن اپنے ہاتھ میں کچھ ضروری فائل اٹھاتی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

اگر طبیعت اپ سیٹ تھی تو میٹنگ کینسل کر دینی تھی، کل کر لیتے؟؟؟" علی نے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں یار!!ہم ان کی سیکرٹری سے ہی ڈسکس کر لیں گے باقی کانفرنس کال پہ شاہ صاحب سے ڈسکس کر لیں گے اور ویسے بھی میں اب چاہتا ہوں یہ پروجیکٹ جلد از جلد سٹارٹ ہو جائے، بہت دن سے بیچ منجھدار میں لٹکا ہوا ہے اور ویسے بھی فائل ہی سائن کرنی ہیں تو وہ سیکرٹری بھی کروا سکتی ہے۔۔۔" ہاں یہ تو ہے۔۔۔" علی نے سر ہلایا۔۔۔

اب چلو!!!" اور وہ دونوں بھی آگے پیچھے روم سے باہر نکل گئے۔۔۔

وہ راہداری سے گزرتے ہوئے کانفرنس روم کی طرف بڑھ رہے تھیں جیسے جیسے میٹنگ روم قریب آتا جا رہا تھا۔۔ ہر قدم پر ہر آہٹ پر یوشع کے دل کی دھڑکن بھی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔

ایسا کیوں ہو رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا؟؟؟

اور اندر بیٹھی المیرا کا بھی حال مختلف نہ تھا۔۔ دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز تھی۔۔۔

کون ہو گا؟ کس سے سامنا ہو گا؟ کیا بات کرنی ہے؟؟؟" اسی پریشانی میں وہ بھی گھری ہوئی تھی۔۔۔

علی کے فون کی گھنٹی بجی۔۔۔

یوشع تم چلو، میں آتا ہوں کال سن کر۔۔۔"وہ اب میٹنگ روم کے باہر کھڑا تھا۔۔اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے دل کو مسلا۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہے؟؟"ایمن نے پوچھا۔۔۔

ہمم!!"وہ چند فائلز ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی۔۔۔

وہ بلیو فائل کہاں ہے؟؟"

وہ بھی لانی تھی کیا؟؟؟"ایمن نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہی تو لانی تھی، تمہارا دھیان کہاں ہے؟؟؟"

نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔۔

سوری سر میں ابھی لے آتی ہوں۔۔۔"

یوشع نے ایک فائل اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔ایمن فائل لینے کو دوڑی۔۔۔۔

یوشع نے ایک نظر علی پر ڈالی جو فون پہ بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

اس نے گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔۔۔اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھمایا۔۔۔

کلک کی آواز پر المیرا نے ہتھیلی مسلی۔۔۔

یوشع نے دروازہ کھول کر قدم اندر رکھا۔۔۔یوشع نے اس لڑکی کی پشت کو دیکھا۔۔۔وہ لمحے بھر میں ٹھٹکا پھر خیالوں کو جھٹک کر اس نے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیئے۔۔۔

ایم سو سوری!!!مجھے تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔۔"وہ فائل کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔یہ آواز۔۔۔۔۔یہ خوشبو۔۔۔۔یہ گھمبیر لہجہ۔۔۔۔

وہ اِس آواز کو۔۔۔اِس خوشبو کو۔۔۔۔اور اِس لہجے کو۔۔۔۔وہ لاکھوں۔۔۔۔کروڑوں۔۔۔کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔۔

سو۔۔۔۔۔آخر کار وہ وقت۔۔۔وہ گھڑی۔۔۔۔۔آ ہی گئی تھی جس سے وہ دور بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا۔۔۔باہر کھڑے ہو کر مانگی گئی دعا قبول نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

المیرا اپنی سیٹ سے حیرت کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔یوشع فائل پہ نظر جماتا المیرا کے سامنے رکھی کرسی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

المیرا نے نظریں اٹھا کر اس نوجوان کو دیکھا اور عین اسی وقت یوشع نے بھی فائل سے نظر ہٹا کر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں حیرانگی در آئی۔۔۔۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔۔

وہ چند لمحے ایسے ہی بے یقینی کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں۔۔۔۔

یوشع کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر نیچے میز پر گری مگر وہ ویسے ہی کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں۔۔۔

آج کتنے سالوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تھیں۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھتے نمی اُبھری۔۔۔

جتنی چاہت سے تجھ کو دیکھا ہے۔۔۔

اتنی چاہت سے میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔

اپنی آنکھوں میں دیکھ لینے دو۔۔۔

میں نے مدت سے کچھ نہیں دیکھا ہے۔۔۔۔

یوشع کی آنکھوں میں معذرت۔۔۔ چھوڑ کے جانے کی تکلیف۔۔۔ چاہت۔۔۔ اور پتا نہیں کیا کچھ تھا؟؟؟

دوسری طرف بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔۔

المیرا کی آنکھوں میں بھی دکھ۔۔۔ تکلیف۔۔۔ اپنی اس محبت میں کسی دوسرے کو شریک کر کے شرک کرنے کی تکلیف۔۔۔۔

بڑی گہری براؤن آنکھیں بڑی کالی گہری آنکھوں میں جھانکتی رہی۔۔۔۔

وہ اسے چُھو کر محسوس کرنا چاہتا تھا مگر ڈر رہا تھا۔۔۔ کہیں یہ خواب ہوا تو ٹوٹ جائے گا اور وہ کہیں ہوا میں خوشبو کی مانند تحلیل ہو جائیں گی۔۔۔۔

وہ کافی دیر یوہی کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں اور پھر۔۔۔۔

المیرا پیچھے کو نفی میں سر ہلاتی ہٹی۔۔۔ وہ الٹے قدموں پیچھے کی طرف یوشع کو دیکھتے قدم بڑھا رہی تھی اور وہ وہیں ساکن سا کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

دونوں کے الفاظ تھے کہ جیسے ختم ہو گئے تھیں بس آنکھیں ایک دوسرے سے حالِ دل بیان کرنے کیلئے کافی تھی۔۔۔۔

یوشع نے خواہش کی کہ کاش!!! یہ وقت یہی رک جائیں اور وہ اسے کہیں نہ جانے دیں، وہ اس کے سامنے سٹیچو ہو جائے اور وہ ساری زندگی اسے دیکھتا رہے اپنی آخری سانس تک بنا پلک جھپکائے۔۔۔۔

وہ آج بھی ویسی ہی تھی جیسے چند سال پہلے تھی۔۔۔۔

وہ دروازے تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکلنا جاری ہو گئے تھیں۔۔۔۔

وہ یک دم تیزی سے مڑی۔۔۔ دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔۔۔ کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

وہ باہر نکلنے لگی تھی کہ خود کے پکارے جانے پر رکی۔۔۔ آخر کار اس نے اسے پکار لیا تھا۔۔۔۔۔

المیرا!!!" اس نے وہیں کھڑے کھڑے دکھ سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔ایک ہاتھ دیوار پر اور دوسرے سے ہینڈل کو تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

المیرا کے دل نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اسے جا کے گلے لگا لے، اسے محسوس کر سکے، اسے بتائے کہ اس کے بغیر یہ ماہ و سال کتنے تکلیف میں گزرے ہیں۔۔۔ "

اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور نظر دیوار پہ رکھے ہاتھ پر انگلی میں جہان کی پہنائی ہوئی رنگ پر پڑی۔۔۔ جہان کا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔

مجھے شدت سے انتظار ہے المیرا جی بس ایک اُس دن کا جب آپ صرف میرے لئے سجے گی، میرے نام کی مہندی کو اپنی ہتھیلیوں میں سجا کر مُٹھی کو بند کر لے گی اور آپ اس دن میرے کان میں سرگوشی کر کے کہے کہ جہان آپ صرف میرے ہیں، صرف اور صرف میرے اور میں بس آپ کی۔۔۔" المیرا نے ایک بار پھر سختی سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

میری یہ خواہش پوری ہو گی ناں المیرا جی!!!" اس وقت اس نے کتنے مان سے پوچھا تھا۔۔۔۔

اس کی ساری خواہشیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔یوشع اسے ملا بھی تو کب؟ جب وہ خود کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔

المیرا!!!"اب تک ناراض ہو؟؟؟"اس نے بے بسی سے پوچھا تھا۔۔۔ایک موتی ٹوٹ کر یوشع کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا۔۔۔

المیرا بنا کچھ کہے نفی میں سر ہلاتی روم سے نکل گئی اور وہ وہیں کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔وہ آج ایک بار پھر اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔دل کی دنیا ایک بار پھر ہلا گئی تھی۔۔۔پہلے بھی وہ اسے چھوڑ گئی تھی اور آج ایک بار پھر وہ اسے اکیلا کر گئی۔۔۔اس سے بات تک نہیں کی تو کیا وہ وہ اب تک اسے گنہگار سمجھتی ہے؟؟عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہے؟؟؟"ایک اور موتی آنکھ سے برسا تھا۔۔۔دل میں شدید درد کی ٹیس اُٹھی تھی اتنی کہ برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔وہ بے اختیار اپنے دل کو تھامتا نیچے کی طرف جھکا تھا۔۔۔۔

باہر کھڑے علی کا بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔وہ بھی باہر سکتے کی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔اس نے المیرا کو روم سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔۔

اس نے چند پل باہر رک کر علی کو دیکھا اور بنا کچھ کہے روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کبھی اس پر بھائیوں جیسا مان ہوتا تھا اسے اور آج وہ کچھ بھی کہے بغیر کوئی شکوہ کئے بغیر چلی گئی تھی۔۔۔۔

علی نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اِس پل کو اُس وقت کو واپس موڑ سکتا جہاں سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھیں مگر گزرا ہوا وقت بھی کبھی لوٹ کر آیا ہے کیا؟؟

یوشع کے کانوں میں کل عروج کی دی ہوئی دعا گونجی۔۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں۔۔۔"کسی کی دعا اتنی جلدی بھی رنگ لے آتی ہے اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ ہارنے کے سے انداز میں کرسی پر ڈھے سا گیا تھا۔۔۔۔سارا ماضی کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگا تھا۔۔۔۔

دعاؤں کا کوئی رنگ نہیں ہوتا مگر جب یہ رنگ لاتی ہے تو زندگی میں رنگ بھر جاتے ہیں۔۔۔۔

تو کیا اس کی زندگی میں بھی رنگ بھریں گے ؟؟؟"

کیا سچ میں ایک بار پھر سے ؟؟ یا بچے کچے رنگ بھی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے ؟؟

آج مدت بعد دیدار یار ہوا تھا۔۔۔

وہی رستہ وہی گلیاں جہاں مجھے پیار ہوا تھا۔۔۔۔

دیکھا تجھے تو یاد آئے وہ بیتے ہوئے لمحے !!!

جب پیار کے جذبات کا اظہار ہوا تھا۔۔۔۔

کیسے بھول جاؤں تیری بھیگی بھیگی نگاہوں کو !!!!

انہیں جھیل سی آنکھوں میں تو میں گرفتار ہوا تھا۔۔۔۔

وہ تو چھوڑ گئی نگاہیں پھیر کے !!!

میں ہی رسوا سرِ بازار ہوا تھا۔۔۔

اس دن سے بھٹک بھٹک کے جی رہا ہوں میں !!!

جس دن سے بیوفا میرا یار ہوا تھا۔۔۔

"چھ سال پہلے"

ماضی~:

براؤن پینٹ، براؤن شرٹ، براؤن کوٹ، براؤن شوز، ایک ہاتھ میں برینڈڈ واچ، دوسرے ہاتھ میں بینڈز وغیرہ پہنے، دودھیا رنگت، فرنچ کٹ داڑھی، مغرور ناک، بڑی گہری براؤن آنکھیں، بالوں کو جیل سے نفاست کے ساتھ سیٹ کیے وہ اپنے آفس میں غصے سے اِدھر سے اُدھر ٹہلتا چکر کاٹ رہا تھا اور بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا کسی کے آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔

پاس ہی ایک لڑکی سر جھکائے مؤدبانہ انداز میں کھڑی دل میں "آلتو جلالتو" کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ کچھ نہیں معلوم تھا آج ان کا باس کسی کی بھی کلاس لگا دے۔۔۔ یہاں کام کرنے والا ہر ایمپلائی اپنے باس کے غصے سے واقف تھا۔۔۔ ان کا باس کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہے ویسے تو وہ سب معاملات

میں سب کے ساتھ اچھا ہے مگر جب کام کی بات آتی تو وہ اکثر جلاد بن جاتا تھا۔۔۔کام کے معاملے میں وہ کسی کی کوئی غلطی برداشت نہیں کرتا اور جس سے غلطی ہو جائے بس پھر اس کا اللہ حافظ !!!

وہ غصے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور پاس ہی ایک اور نوجوان کھڑا تھا علی جو اس کا دوست کم بھائی زیادہ تھا۔۔۔اسکو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

یار یوشع کول ڈاؤن !! کیوں اتنا ہائپر ہو رہا ہے، وہ معاملہ اب ختم ہو تو گیا ہے۔۔۔" علی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ہونہہ معاملہ ختم ہو گیا، اس نے یہ غلطی کی تو کیسے کی ؟ اب بس بہت ہو گیا اور تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو ؟ جاؤ جا کے دیکھو وہ میڈم صاحبہ آئی ہے یا نہیں !! بولا کے لاؤ اسے۔۔۔" یوشع نے غصے سے زینب کو دیکھ کر کہا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

اوو وہیلو !! ذرا آرام سے یہ میری سیکرٹری ہے۔۔۔" علی نے اس کو یاد دہانی کروائی۔۔۔یوشع نے غصے سے آنکھیں چھوٹی کر کے علی کو گھورا جواباً علی نے بھی اسے انہی خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

زینب فوراً المیرا کو بلانے کیلئے باہر بھاگی تھی۔۔۔

وہ جو ابھی آفس آئی تھی۔۔۔ایک تو لیٹ ہو گئی تھی اور دوسرا اسے معلوم ہے آج اس کی سر سے خیر نہیں۔۔۔اس کا جلاد باس آج اس کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔انہی سوچوں میں گم اپنے کیبن کی طرف بڑھ

رہی تھی جب زینب کی آواز پر رکی۔۔۔وہ ایڑھیوں کے بل پیچھے مڑی اس نے زینب کو دیکھا جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

کہاں تھی تم اب تک؟ تمھیں معلوم ہے آج سر کتنے غصے میں ہیں صرف تمھاری وجہ سے وہ صبح آٹھ بجے کے آفس آئے ہوئے ہیں اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آفس کو سر پہ اٹھایا ہوا ہے، صرف تمھاری وجہ سے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے مجھے ان کا غصہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔"وہ غصے سے کہے جا رہی تھی۔۔۔۔

اور اب تم چلو سر بلا رہے ہیں۔۔۔۔ "

یار زینب!!!"اس نے بیچارگی سے کہا۔۔۔۔

بس المیرا میں کچھ نہیں سنوں گی، غلطی تم سے ہوئی ہے تو اس کو فیس بھی تم کرو گی کیونکہ میں اب مزید یوشع سر کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔"وہ اپنی کہتی المیرا کی سنے بغیر آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ بھی دل میں 'آلتو جلالتو' کا ورد کرتی زینب کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

یار یوشع اب بس بھی کر دے، آج پہلی بار ایک ہی تو غلطی ہوئی ہے اس سے اور تُوں اس کے پیچھے پڑ گیا ہے، اس سے پہلے کونسا المیرا نے کبھی کسی شکایت کا موقع دیا ہے، اب بس کر میرے بھائی اور دیکھ تجھے اسے ڈانٹنا ہو تو تُوں بے شک ڈانٹ لیں مگر یار کم ڈانٹنا، تجھے پتا ہے وہ بہت چھوٹے دل کی ہے، ذرا ذرا سی بات پر بہت جلدی رونے لگ جاتی ہے۔۔۔"وہ المیرا کی سائڈ لینے میں مصروف تھا۔۔۔

علی عمران!! تمھیں کچھ زیادہ فکر نہیں ہو رہی ہے المیرا میڈم کی، آخر معاملہ کیا ہے؟ ہمیں بھی تو پتا چلے۔۔۔"یوشع نے مشکوک نظریں علی پہ ڈالی۔۔۔

لاحولا!!زیادہ فالتو مت بکو، میں نے بس ایسے ہی بولا ہے۔۔۔" اتنے میں زینب ڈور نوک کرتی گلاس وال دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

سر!!المیرا آگئی ہے۔۔۔۔" پیچھے پیچھے المیرا بھی روم میں پریشان اور معصوم سی شکل بنا کر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس نے سامنے کھڑے اپنے دونوں باس کو دیکھا جس میں سے ایک خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے برعکس علی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پر سکون رہنے کیلئے کہہ رہا تھا۔۔۔ڈرتے ڈرتے المیرا نے سلام کیا۔۔۔۔

آیئے المیرا جی!! آئیں!!ہم تو کب سے آپ ہی کا ویٹ کر رہے ہیں کہ المیرا جی آئے گی تو ہم ان سے بات کریں گے مگر المیرا میڈم تو ہماری باس ہے اور ہم ان کے ورکر، جو ہم اپنے باس کے آنے کا صبح آٹھ بجے سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" وہ طنز کے تیر چلا رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ بعد میں اس کی خیر نہیں ہونی۔۔۔۔

ہونہہ تو میں نے کہا تھا کہ صبح آٹھ بجے ہی آفس آ کے بیٹھ جائے میرے انتظار میں۔۔۔"المیرا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی جو یوشع اور زینب کو تو سمجھ نہیں آئی مگر پاس کھڑے علی نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔۔۔ اس نے بہت مشکلوں سے اپنا قہقہہ روکا وہ اس وقت ہنس کر اپنی شامت بھی نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔۔

یہ کیا منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی ہو المیرا میڈم؟؟؟"

یوشع کے ایک دم پوچھنے پر المیرا گڑبڑائی۔۔۔

کچھ_کچھ نہیں سر!!!"اس نے اٹکتے اٹکتے جواب دیا۔۔۔

تو مس المیرا آپ ذرا بتانا پسند کریں گی کہ آپ سے یہ غلطی کیوں ہوئی؟ آپ جانتی ہے آپ کی اس غلطی کی وجہ سے ہمیں لاکھوں کا لوز ہو سکتا تھا۔۔۔"اس نے بہت غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

سوری سر!!میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، وہ بس ایک ہی دم سے ہو گیا تھا ایم سو سوری!!!"المیرا نے نظریں جھکا کر کہا پھر اس نے ایک نظر یوشع پہ ڈالی پھر نظریں جھکالی۔۔۔وہ اس کے غصے سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

یوشع نے المیرا کی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھا۔۔۔آخر علی کی بات سچ ہو ہی گئی تھی وہ ہلکا سا ڈانٹنے پر ہی رونے لگ گئی تھی۔۔۔

دیکھئیے مس المیرا!!!یہ آپ کی فرسٹ اینڈ لاسٹ مسٹیک سمجھ کر آپ کو معاف کر رہا ہوں کیونکہ مجھے اپنے کام میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی نہیں چاہیے ہوتی۔۔۔"اس کا پہلے والا غصہ کم ہو گیا تھا۔۔۔

آپ نے آج سے پہلے کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دیا، اس لئے میں آپ کو زیادہ کچھ نہیں کہہ رہا ہوں، بٹ نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل، یہ غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ آپ اپنا بندوبست کہیں اور کر لیں، نیکسٹ ٹائم ایسی کوئی غلطی ہوئی تو آپ کو فائر کر دیا جائے گا، ہمارے پاس اور بھی بہت سے قابل ایمپلائیز ہے جو آپ کی جگہہ کام کر سکتے ہیں، ناؤ یو کین گو!!!!"یوشع یہ بول کر اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔اس نے شکوہ کناہ نظروں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ بے اختیار نظریں جھکا گیا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں یوشع کو کوستی روم سے نکل گئی۔۔۔زینب بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔

اب بس علی وہاں کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

یوشع نے کندھے اچکائے۔۔۔۔

کیا ہوا؟ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟"

مل گئی تمھارے دل کو تسکین اسے رلا کر، تھوڑا اور ڈانٹ لیتے اور تسکین حاصل کر لیتے۔۔۔"علی بھڑکا تھا۔۔۔

غلطی کی ہے تو ڈانٹ بھی برداشت کرنی ہو گی، صرف سیکرٹری ہے، میری باس نہیں ہے جو سر کا تاج بنا کر اپنے سر پہ سجالوں۔۔۔" علی نے آئبرو اچکائی۔۔۔

جیسے یہ سب تم کہہ رہے ہو یوشع یوسفزی!!! تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے ایک خفگی بھری نگاہ یوشع پر ڈالی اور پھر وہ بھی روم سے نکل گیا۔۔۔۔

یوشع نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

وہ اب ڈسٹرب ہو چکا تھا کام اس سے نہیں ہو گا۔۔۔۔

یوسفزئی جو کراچی کے جانے مانے مشہور بزنس ٹائیکون تھے۔۔۔ کتنی ہی برانچز ان کے انڈر کام کرتی تھی۔۔۔ یوسفزئی ایک بھرپور شخصیت کے مالک تھے۔۔۔ اوپر سے بالکل چٹان جیسے مگر اندر سے وہ ایک چھوٹا نرم سا دل رکھنے والے ایک رحم دل اور زندہ دل انسان تھے۔۔۔ وہ سب کی مدد اس طرح سے کرتے تھیں کہ کسی دوسرے کو معلوم بھی نہیں پڑتا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے سے بہت محبت کرنے والے۔۔۔۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے یوشع یوسفزئی جس نے کبھی اپنے باپ کا سر شرم سے جھکنے نہیں دیا۔۔۔ یوشع نے زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی حاصل کی تھی۔۔۔ اپنی ذہانیت اور قابلیت کے بل بوتے پر یوشع نے اپنے باپ کہ بزنس کو اور زیادہ کامیابی کی منازل پہ چڑھایا تھا۔۔۔ یوسفزئی اب آفس نہیں آتے تھے ان کی طبیعت اب

اپسیٹ رہنے لگی تھی وہ اپنا زیادہ تر وقت گھر میں ہی گزارتے تھے۔۔۔یوشع نے بھی سختی سے آفس آنے سے منع کیا تھا اس نے ساری ذمیداری خود اٹھالی تھی جب یوشع پندرہ سال کا تھا جب ہی یوشع کی والدہ (عائشہ یوسفزئی) خالقِ حقیقی سے جاملی تھی۔۔۔ان کے جانے کے بعد یوشع کو یوسفزئی نے ہی سنبھالا تھا کونکہ وہ اپنی ماں سے بہت اٹیچ تھا اور اب یوسف صاحب ہی یوشع کیلئے سب کچھ تھے۔۔۔وہ اپنی ماں کے بعد ان کے بہت زیادہ قریب آگیا تھا پہلے جو وہ ہر بات اپنی ماں سے کرتا تھا پھر اپنے باپ سے کرنے لگا تھا اور وہ بھی پوری توجہ اور دھیان سے اس کی باتوں کو سنتے اسے صحیح مشورہ دیا کرتے تھے اور وہ عمل بھی کرتا تھا۔۔۔وہ ان کی صحت کے معاملے میں کوئی کمپرومائیز نہیں برداشت کرتا تھا۔۔۔

علی عمران جو یوشع کا دوست کم بھائی زیادہ تھا۔۔۔یوسف صاحب کے دوست عمران صاحب کا بیٹا ہے۔۔۔عمران اور یوسفزئی دونوں ہی بہت اچھے دوست تھیں ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا۔۔۔اس لئے علی اور یوشع بھی بچپن سے ایک ساتھ رہیں پھر چاہے وہ کوئی بھی فیلڈ رہی ہو۔۔۔

عمران صاحب کے دو ہی بچے تھیں علی عمران اور ماہین عمران۔۔۔ماہین گھر میں سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے سب کی لاڈلی تھی۔۔۔علی کی تو ایک چھوٹی گڑیا۔۔۔علی کی بے جا محبت نے اسے تھوڑا بہت ضدی اور ہٹ دھرم بنا دیا تھا۔۔۔

ماہین یوشع کو دل و جان سے چاہتی تھی مگر اس بات کا ابھی تک کسی کو بھی علم نہیں تھا۔۔۔

المیرا خان یوشع کی سیکرٹری تھی اور زینب سیال علی کی۔۔۔ ویسے تو المیرا بہت کم ہی آف کرتی تھی مگر جب بھی کرتی تو یوشع کے کام بھی زینب کو کرنے پڑتے تھیں اسی طرح جب زینب آف کرتی تو المیرا کو یوشع کے ساتھ ساتھ علی کے کام بھی کرنے پڑتے تھیں اور وہ دن دونوں کیلئے سب سے زیادہ خراب دن ہوتا تھا خاص کر زینب کیلئے۔۔۔ یوشع کے کاموں کو ہینڈل کرنا اور اسکے غصے کو برداشت کرنا بس المیرا کے بس کی بات تھی زینب کی نہیں۔۔۔

یوشع نے ایک کمپنی کے ساتھ ڈیل فائنل کی تھی۔۔۔ پروجیکٹ شروع کرنے کیلئے اس نے دوسری کمپنی کے بینک میں زر انویسٹ کرنا تھا۔۔ اس نے المیرا سے کہا تھا زر انویسٹ کرنے کیلئے مگر المیرا سے غلطی سے کسی اور کمپنی کے بینک میں زر انویسٹ ہو گئے تھیں۔۔۔ وہ کمپنی بہت گھاٹے میں چل رہی تھی۔۔۔ اس نے زر واپس کرنے سے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کر لیں اور پھر کس طرح سے یوشع نے یہ سارا معاملہ ہینڈل کیا تھا۔۔۔ واپس کیسے اپنے بینک میں پیسے ٹرانسفر کروائے یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔ ورنہ کمپنی کو آج المیرا کی غلطی کی وجہ سے بہت بڑا لوز ہو جاتا۔۔۔ اسی وجہ سے آج یوشع کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔

یوشع ابھی تھوڑی دیر پہلے گھر آیا تھا۔۔۔ فریش ہونے کے بعد وہ لاؤنج میں آگیا اتنے میں مین گیٹ سے تن فن کرتی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

یوشع وہیں کھڑے اسے دیکھ رہا تھا مگر اس نے اب تک یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ غصے میں سرخ چہرے کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی جب چوکیدار کی آواز پہ رکی۔۔۔ اس نے مڑ کر غصے سے اس کو دیکھا۔۔۔

کیا ہے؟ کیوں روکا ہے؟؟" وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔

وہ میم"!!!

بس فیصل تم مجھے یہ بتاؤ کہاں ہے تمھارے صاحب!!! آج نہیں بچیں گے وہ دیکھنا، آج تمھارے صاحب کا ہر حال میں قتل ہو کر رہیں گا مجھ سے، گنجا کر کے رکھ دوں گی، گھر پر ہی ہے ناں۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے پورچ کی طرف نگاہ دوڑائی اور اُدھر ہی یوشع کی بی ایم ڈبلیو کھڑی نظر آگئی۔۔۔۔

وہ غصے سے گھر کے اندر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

وہ جو وہاں کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا غصے سے اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ گنجے والی بات پر اس نے فوراً سے پہلے اپنے حسین نرم و ملائم بالوں کو چھو کر دیکھا اسے معلوم ہے آج واقعی اسکی خیر نہیں ہے۔۔۔

آج جو اس نے کیا تھا اب اس کا خمیازہ بھی بھگتنا تھا۔۔۔

جب یوشع نے دیکھا وہ اسکے قریب پہنچنے لگی ہے اس نے فوراً وہاں سے دوڑ لگائی تھی کہ کہیں سچ میں اسے گنجانہ کر دے۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

رک جاؤ یوشع کے بچے!!!بچو گے نہیں آج تم مجھ سے۔۔۔ "

ہاہاہا!!!میرے بچے نہیں ہیں ابھی!!!"وہ صوفے کے گرد چکر لگا رہا تھا اور وہ سارے کشن اٹھا اٹھا کر اس پہ پھینک رہی تھی۔۔۔

جسے وہ بڑی مہارت سے کیچ کر کے یا تو واپس کاؤچ پہ رکھ دیتا یا اسی کے اوپر جوابی حملہ کرتا۔۔وہ کافی دیر ایسے ہی ایک دوسرے پر کشن پھینکتے رہے۔۔۔

جب کشن ختم ہو گئے تو اس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ اب کیا چیز ماروں؟؟؟ نظر ٹیبل پر رکھے واس پر پڑی اور سوچے بغیر اسے ہاتھ میں اٹھا لیا۔۔یوشع کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔

ارے پاگل ہو گئی ہو کیا؟اس کو واپس رکھو، یار مہر ولگ جائے گی، خون نکلے گا۔۔"وہ اسکی طرف بڑھتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں ہو گئی ہوں پاگل!!!"اس نے بھی غصے سے کہا۔۔۔یوشع نے واس لے کر اسکو واپس میز پر رکھا۔۔۔

جارہی ہوں میں !اب نہیں آؤں گی، بائے !!!" وہ جانے کیلئے مڑی۔۔۔۔

یوشع نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی۔۔۔ گھومتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر یوشع نے اس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار کیا۔۔۔۔

لیومی یوشع !! آئی سیڈ لیومی !!!" وہ خود کو اسکی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

نہ کرو یار !!! تم جانتی ہو یوشع کی گرفت سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہے، تو میری جان کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو ؟؟؟"

میں نے کہا یوشع چھوڑو مجھے !!! لیومی !!!" اس کی کوششیں جاری تھی۔۔۔۔

ہاہاہا !!! اگر یوشع یوسفزئی کی گرفت سے نکل سکتی ہو تو نکل جاؤ۔۔۔" یوشع نے گرفت اور سخت کر دی۔۔۔۔

استغفر اللہ !!!" اس کی مضبوط گرفت پر اس نے بے اختیار کہا۔۔۔ یوشع کا پھر قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

تھوڑی بہت کوششوں کے بعد خود ہی تھک ہار کر اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔۔۔۔

ایم سو سوری میری جان !!! فور گیو می !! بیکوز یو نو ویری ویل !!! یوشع سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر المیرا خان کی ناراضگی نہیں۔۔۔" اس نے کندھے سے سر ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو اسی کو مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر المیرا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر یوشع پھر سے بے چین ہوا۔۔۔

آپ نے مجھے ڈانٹا تھا، آپ نے کہا آپ مجھے فائر کر دے گے، میں کہیں اور بندوبست کر لوں۔۔۔۔"وہ اب شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

یار المیرا!!!!ایم سو سوری!!!اچھا دیکھو میں نے کان پکڑے۔۔۔"یوشع نے ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو اور دوسرے ہاتھ سے باقاعدہ طور پر اپنا کان پکڑ کر سوری کیا تھا۔۔۔۔

مگر دوسری طرف بھی المیرا تھی۔۔۔کہاں اتنی آسانی سے معاف کرنے والی تھی۔۔۔۔

اس نے خاموشی سے واپس اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا تھا اور وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ اب ناراض نہیں ہے۔۔۔اگلے ہی پل اس کی خوشی غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ المیرا نے اپنے دوپٹے میں لگی پن کو کھول کر پیچھے اسکی کمر میں چُبھو دی تھی۔۔۔۔

پن کے لگتے ہی یوشع نے چیخ ماری۔۔۔اس کی کمر کے گرد سے اپنے بازو ہٹا کر اپنی کمر پہ رکھے اور اس طرح وہ اس کی گرفت سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

آہ ظالم کونسا جن آگیا ہے تمھارے اندر جو تم نے یہ حرکت کی؟؟؟یوشع نے اس کو دیکھا جو اس سے فاصلے پہ کھڑی اسی کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاہاہا!!دیکھا!!!ہاہاہامیں آپ کی گرفت سے نکل گئی،ہاہاہایوشع منہ دیکھواپنا،یوشے یہ جو آپ نے مجھے صبح ڈانٹا تھاناں یہ اس کا بدلہ ہے۔۔۔"اسے یوشے لفظ بے حد پسند تھا۔۔۔المیرا نے دوڑ لگائی کیونکہ یوشع اب اس کی طرف غصے سے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

پہلے والا سین اب بدل چکا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے المیرا یوشع کے پیچھے بھاگ رہی تھی اب المیرا آگے اور یوشع اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

بھاگتے بھاگتے المیرا کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر یوشع کے روم میں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

یوشع نے اس کو اپنے روم میں جاتا دیکھا تو مسکرا کر بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اس کو پاگل کے لقب سے نوازتا وہ بھی اپنے روم میں اس کے پیچھے پیچھے داخل ہو گیا۔۔۔۔

اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پہ وہ مڑی۔۔۔۔

افففف یہ تو یوشع کا روم ہے،اب یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی۔۔۔"اس نے اپنے سر پہ ہلکی سی چپت لگائی۔۔۔۔

بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر یوشع کو مارا۔۔۔کافی دیر یوہی ایک دوسرے کو تکیہ مارنے کے بعد پورے کمرے کا حال بے حال کرنے کے بعد تھک ہار کر دونوں ہی دھپ کر کے بیڈ پر گرتے چھت کو گھور رہے

تھیں۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔

المیرا ابھی ہنسنے میں ہی مصروف تھی کہ اسکی ہنسی کو بریک یوشع کے قریب آنے پر لگی۔۔۔۔

المیرا کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے جانے کے سارے راستے بند کر دیے۔۔۔جس پہ وہ ایک دم شرما گئی تھی اس کے گال شرم وحیا سے لال ہونے لگے تھے۔۔۔

کہاں برداشت تھی المیرا کو یوشع کی قربت!!!

اور وہ بے خود سا ہو کر اس کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

بڑی کالی گہری آنکھیں جن میں کاجل ڈالا ہوا تھا۔۔گندمی رنگت!!!کالے لمبے بال جو کمر سے نیچے تک جاتے پنکھڑی جیسے لب پر لائٹ پنک لپسٹک!!ناک میں سونے کی نتھ!!ہر بار کی طرح آج بھی اس نے یوشع کا دل ایک نئے لے پر دھڑکا دیا تھا۔۔وہ دوسری لڑکیوں کی طرح میک اپ کا استعمال نہیں کرتی تھی نہ ہی اسے شوق تھا وہ بس سادگی پسند تھی اور اسی میں رہتی تھی۔۔۔

وہ بے خود سا اس کی پلکوں کا جھپکنا دیکھ رہا تھا جو شرم کے مارے نگاہ نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔۔۔

یوشع پلیز سائڈ میں ہو جائے۔۔۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

المیرا میری طرف دیکھو "!!

یوشے پلیز!!!"اس نے پھر التجا کی۔۔۔

المیرا!!!یوشع نے پھر کہا تو اس نے آہستہ آہستہ نظریں اٹھا کر اس کی گہری براؤن آنکھوں میں دیکھا جہاں دنیا بھر کی محبت تھی۔۔۔چاہتوں کا ٹھاٹھے مارتہ سمندر تھا۔۔۔

المیرا نے پلکیں جھکالی۔۔۔کہاں دیکھا جاتا تھا اس کی محبت بھری آنکھوں میں؟؟؟

یوشع نے اپنا ایک ہاتھ اس کے گال پہ رکھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کے گال کو سہلایا۔۔۔

ایم سوری المیرا!!!تم جانتی ہو مجھے!!میں کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہوں،اس لئے صبح تمھیں بھی ڈانٹ دیا تھا مگر میں وہاں بس صرف تمھارا باس ہو،اس لئے جیسے میں وہاں سب کے ساتھ بیہیو کرتا ہوں ایسے ہی تمھارے ساتھ بھی بیہیو کیا،تمھیں ڈانٹا!!ایم سو سوری!!!آج کے بعد کبھی نہیں ڈانٹوں گا۔۔۔"

اس نے اس کی پیشانی کو ہولے سے چوما اور سائڈ میں ہو کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔

وہ اب تک ویسی ہی لیٹی اس کے لمس کو اپنی پیشانی پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ دھیرے سے مسکراتی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پہ لانے کی کوشش کی۔۔۔

المیرا اب تو ناراض نہیں ہو ناں؟؟؟ "

میں اب بھی ناراض ہوں۔۔۔"اس نے منہ پھیرا۔۔۔

المیرا مجھ سے بھلے ہی ناراض رہ لیا کرو لیکن ایسے منہ مت پھیرا کرو، مجھے تمہارے منہ پھیرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"اس نے چونک کر گردن اس کی طرف موڑی۔۔۔وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

چلو پھر تم خود بتادو؟ کیسے مانو گی؟ کیا کروں؟؟؟"اس نے بے بسی سے پوچھا۔۔۔

ہمم تو چلو پھر آئسکریم کھلاؤ، بہت ساری چاکلیٹس دلواؤ اور اس کے بعد ایک اچھا سا ڈنر کرواؤ گے، پھر میں سوچ سکتی ہوں، آپ کو معاف کرنے کے بارے میں۔۔۔ "

اتنا کچھ کروانے کے بعد بھی بس سوچو گی؟؟"وہ حیران ہوا تھا۔۔

ہاں تو شکر کرو شوپنگ کا نہیں کہا۔۔۔ "

اوو ہیلو!!! میں نے شوپنگ کروانی بھی نہیں تھی، ابھی دو دن پہلے ہی تم نے مجھے شوپنگ کے نام پر خوب لوٹا تھا۔۔"اس کا دکھ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ہاں تو میں نے نہیں کہا تھا کہ یوشع جی پلیز مجھے شوپنگ کروادے، آپ خود زبردستی مجھے لے کر گئے تھے۔۔۔"وہ بھی بھڑکی تھی۔۔۔وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔

اوکے چلو اٹھو!!! چلتے ہیں، ویسے بھی یوشع کا دل المیرا خان کے معاملے میں بہت بڑا ہے۔۔۔"وہ بھی مان سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔المیرا مسکراتی قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی۔۔۔

یوشع جی!!!"اس نے بہت پیار سے کہا۔۔۔

جی المیرا جی!!!"اس نے بھی اتنے ہی پیار سے جواب دیا۔۔۔

یوشع جی!!"وہ دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھ کر آگے کی طرف جھکی۔۔۔۔

آگے بھی کچھ بولو ناں المیرا جی!!!"وہ بھی المیرا کی طرح کھڑا ہوا آگے کو جھک کر۔۔۔۔

کہہ دوں؟؟"اس نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔۔۔

جی پلیز جلدی!!!"وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع جی آپ ناں۔۔۔ "

جی میں ناں۔۔۔ "

آپ ناں!! آپ ناں"!!!

افففف یار اب آگے بھی تو کچھ بولو۔۔۔"

یوشع ایسے ہنسا مت کرو، سچ میں سڑے ہوئے بینگن لگتے ہو۔۔۔"وہ یوشع کو دھکا دے کر دروازے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔وہ جو بیچارہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شاید اس کی تعریف کریں گی مگر ہائے رے یوشع کی قسمت!!!المیرا کس دن تعریف کرے گی؟کان سننے کو ترس گئے ہیں مگر وہ تعریف نہیں کریں گی۔۔۔۔

المیرا بینگن ہی صحیح مگر آپ اس سڑے ہوئے بینگن پر ہی دل و جان سے مرتی ہے، اب جیسا بھی ہوں، برداشت تو کرنا پڑے گا۔۔۔۔ "

وہ جو دروازے پہ کھڑی اسکی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔یوشع کی بات پر ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کر ہاتھ ہلا کر خوشفہمیاں ہے آپکی۔۔۔۔" یہ کہتی روم سے نکل گئی۔۔۔۔

یوشع بھی مسکراتا ہوا اپنی گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھا کر روم سے باہر نکل آیا۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس کی کار سے ٹیک لگائے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

یوشع کو معلوم ہی نہ ہوا کب وہ اس کے لئے اتنی اہم ہو گئی۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اتر کر سندس (ملازمہ) کو آواز دی۔۔۔۔

جی صاحب "!!!

میں باہر جا رہا ہوں، ڈیڈ آجائے تو ان کو بتا دینا کہ میں ڈنر کر کے آؤں گا، وہ ڈنر پر میرا ویٹ نہ کرے۔۔۔ "

وہ جی صاحب کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

یوشع نے المیرا کیلئے فرنٹ ڈور کھولا۔۔۔اسے بیٹھنے کا کہہ کر دروازہ بند کر کے خود نے بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔واچ مین نے گیٹ کھولا اور اس کی گاڑی فراٹے بھرتی گھر سے نکل گئی۔۔۔۔

ملے تو اسے کہنا تیرے نہ ہونے سے کچھ بھی تو نہیں بدلا!!!

یہ سورج بھی وہی سے نکلتا ہے۔۔۔

آسماں پہ تارے بھی چمکتے ہیں۔۔۔۔

اور چاند کی چاندنی بھی ہوتی ہے۔۔۔

ہوا بھی چلتی ہے، دریا بھی بہتے ہیں۔۔۔

پھول بھی کھلتے ہیں، اُن میں خوشبو بھی ہوتی ہے۔۔۔۔

لیکن نہ جانے کیوں!!

تیرے نہ ہونے سے ہر چیز ادھوری لگتی ہے۔۔۔

ہر صبح شام سی لگتی ہے۔۔۔۔

ہر مسکان اداس سی لگتی ہے۔۔۔

ہر محفل انجان سی لگتی ہے۔۔۔

اور!!!!!

ہر دھڑکن بے جان سی لگتی ہے۔۔۔۔

ملے تو اسے کہنا کہ تیرے بن دنیا اب ویران سی لگتی ہے۔۔۔۔

مجھے نہ سانس آتی ہے، نا میرا دم نکلتا ہے۔۔۔۔

مگر یہ بیچ کا عالم بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

سمندر نہ اُگلتا ہے نہ ساحل پہ پٹختا ہے۔۔۔

اُبھرنا، ڈوبنا بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

جو تم بولو تو سنور جائے ہم۔۔۔

جو تم بولو تو بکھر جائیں ہم۔۔۔۔

مگر یہ ٹوٹنا بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔

جو تم مانو تو بتلائیں!!!

جو تم سمجھو تو سمجھائیں۔۔۔۔

تمھارے بن ادھورا پن بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔۔۔

تیری مسکان، تیرا لہجہ اور تیرے معصوم سے الفاظ!!!!

کیا کہوں بس بہت یاد آتے ہو تم!!!!

مہرو بہت یاد آتی ہے تمہاری، کاش کہ تم دیکھ پاتی میری حالت، میرے دل کی جلن، سانسوں کی گھٹن، آنکھوں کی چُبھن، روح کی بے چینی اور ویرانی!!!" اس نے لکھتے لکھتے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔۔۔۔

قسم سے بہت یاد آتی ہے تمہاری جھیل جیسی روئی آنکھیں، تمہاری کھکھلاہٹ، آجاؤ یار!! کہاں ہو تم؟؟ تمہیں دیکھے مدت گزر گئی ہے، آجاؤ بس ایک بار!!! اور میرے اس ویران دل کو ایک بار پھر آباد کر دو۔۔۔" وہ مسلسل لکھے جا رہا تھا اور یقیناً وہ آگے بھی لکھتا مگر اس کا تسلسل علی نے توڑا تھا۔۔۔

وہ کب سے وہاں آیا بیٹھا تھا مگر یوشع کا دھیان بالکل بھی اس کی طرف نہیں تھا۔۔ وہ بس لکھنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

یوشع نے علی کو اور علی نے بھی یوشع کو دیکھا۔۔ یوشع نے اپنا خالی مگ سامنے شیشے کی ٹیبل پہ رکھا اور کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

علی نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈائری کو دیکھا جو یوشع کے ہاتھوں سے لی تھی جس سے اس کے لکھنے کا تسلسل ٹوٹا تھا۔۔۔

علی نے اب تک ڈائری کو کھول کر نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی یوشع نے منع کیا کیونکہ وہ جانتا ہے وہ جتنا اسے منع کرے گا علی نے اتنا ہی زیادہ ڈائری کو چیک کرنا ہے۔۔۔

کب سے لکھنا سٹارٹ کر دیا تم نے اور یہ ڈائری کا تو تمھیں بالکل بھی شوق نہیں تھا؟؟؟ "

ایک سال سے لکھ رہا ہوں، لاہور آنے کے بعد سٹارٹ کی تھی ٹائم پاس کیلئے اب عادت ہو گئی ہے لکھنے کی، اب اچھا لگتا ہے لکھنا۔۔"یوشع آسمان کو تکتا کھوئے کھوئے انداز میں کہہ رہا تھا جہاں بادل برسنے کو تیار تھیں۔۔۔

علی نے ڈائری کا پہلا صفحہ کھول کر دیکھا۔۔۔جہاں عنوان پہ 'مہرو' لکھا تھا اور پھر 'یوشع' یعنی 'مہرو یوشع' علی نے حیرت سے یوشع کو دیکھا۔۔۔بے یقینی کی کیفیت سے یوشع کو پکارا۔۔۔

یوشع!!!"جواب ندارد.....

بس آسمان سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا۔۔۔

میں یہ تو جانتا تھا یوشع کہ تم المیرا کو کبھی نہیں بھولے ہو اور نہ ہی کبھی بھول سکتے ہو، وہ تمھارے دل، تمھاری روح میں ہے مگر تم اسے یوں ڈائری میں لکھنا شروع کر دو گے؟؟؟" علی نے چند صفحے ریڈ کئے جہاں المیرا کے ساتھ گزارے لمحے لکھے ہوئے تھیں۔۔۔شعر!!غزلیں اور نظمیں لکھی تھیں۔۔۔۔

علی نے ڈائری بند کر دی۔۔۔وہ اس ڈائری کو نہیں پڑھ سکتا تھا۔۔۔ علی نے ڈائری واپس یوشع کو دی۔۔۔ یوشع نے ڈائری واپس اپنی گود میں رکھی۔۔۔وہ دونوں یوہی کافی دیر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر علی نے کہنا سٹارٹ کیا۔۔۔۔

یوشع تم بہت بدل گئے ہو، بہت زیادہ!!اس یوشع سے جس سے میں ایک سال بعد مل رہا ہوں، اِس یوشع میں اور چھ سال پہلے والے یوشع میں بہت فرق ہے، تم وہ نہیں رہے ہو جو چھ سال پہلے ہوا کرتا تھا اگر مجھے معلوم ہوتا ناں یوشع کہ تم یہاں آکر اس ایک سال میں اتنا بدل جاؤ گے تو قسم سے یوشع میں تمھیں یہاں کبھی نہ آنے دیتا۔۔۔"وہ افسوس سے یوشع کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔

چھ سال پہلے والا یوشع پتا ہے کیسا تھا؟؟شرارتی، شوخ چنچل لڑکیوں کی طرح جو جب تک کسی کو تنگ نہیں کر لیتا تھا، اس کی ہڈیوں کو چین نہیں ملتا تھا، غصے کا بھی تیز تھا اور ہر ٹائم چہرے پر مسکراہٹ سجا کر رکھنے والا بھی، خود بھی خوش رہنا اور دوسروں کو بھی خوش رکھنا، آئے دن آؤٹنگ کی پلان بنانے والا وہ یوشع جو چھ سال پہلے تھا وہ میرا دوست تھا، بھائیوں سے بڑھ کر تھا۔۔۔"وہ کرسی پر آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔یوشع ہنوز ویسے ہی بیٹھا بس اسے سن رہا تھا۔۔۔بیک سے ٹیک لگائے سینے پہ بازو باندھے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے۔۔۔۔

اور اب والا یوشع پتا ہے کیسا ہے؟؟ عشق میں ہارا ہوا ایک مجنوں، جس کو صرف اب اپنے آپ سے مطلب ہے، اس کو اگر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ، اپنے دل کے علاوہ اسے اپنے اِرد گرد کے لوگ نظر ہی نہیں آتے، صحیح کہہ رہا ہوں ناں یوشع یوسفزئی!! اور تمھیں پتا ہے، اب مجھے کیا لگنے لگا ہے اگر کل کو ہم مر بھی جائیں، ہمیں کچھ بھی ہو جائیں تو چھ سال پہلے والے یوشع کو تو فرق پڑ سکتا تھا ہمارے نہ ہونے سے مگر یہ یوشع اس کو شاید کبھی فرق نہیں پڑے گا کہ ہم جیے یا مرے کیونکہ اِس یوشع کو اگر کچھ نظر آتا ہے تو بس اپنے دل کا روگ، اپنا عشق، مطلب یار ایک لڑکی کیا چھوڑ گئی، تم تو مجنوں ہی بن گئے، مجھے لگتا تھا تم وقت کے ساتھ ساتھ ٹھیک ہو جاؤ گے، سب ٹھیک ہو جائیں گا، تم پہلے جیسے ہو جاؤ گے مگر نہیں!!!" علی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

میں غلط تھا!!!" علی اس کی آنکھوں میں دیکھتا بس بولے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ سامنے والے کے دل پہ اس کی باتوں کا اثر ہو بھی رہا ہے یا نہیں؟؟؟

تم تو اسکی یادوں میں اس کے عشق میں ڈوبتے ہی چلے گئے، جتنا اس کی یادوں سے نکلنا تھا، تم تو اتنا ڈوب گئے ہو، یوشع رحم کھالو خود پر، تمھارے آگے ابھی تمھاری پوری زندگی پڑی ہے، کسی ایک کے چلے جانے سے زندگی رک نہیں جاتی، گزرتی چلی جاتی ہے، تمھاری بھی گزر رہی ہے تو کتنا ہی اچھا ہو کہ تم اسے اچھے طریقے سے گزار لو، اپنی لائف میں آگے بڑھ جاؤ، آج بھی کتنی لڑکیاں تم پر مرتی ہے، خود کو تمھارے

سامنے پیش کرنے کیلئے تیار ہے، شادی کرلوں نکل آؤ خدا کے واسطے ماضی سے نکل آؤ!!" علی نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

بھول جاؤ سب آگے بڑھو لائف میں، تم جوان ہو، اپنی لائف برباد مت کرو، ایک بار پھر ایک نئے سرے سے اپنی زندگی کو سٹارٹ کرو اگر مہرو کو بھی تم سے محبت ہوتی ناں تو وہ تمھیں کبھی چھوڑ کر نہ جاتی اور اگر اتنی ہی محبت تم ماہی کو دیتے ناں تو شاید آج میری بہن اس دنیا سے نہ جاتی یوشع!!!" نہ چاہتے ہوئے بھی آج علی کی زبان پر شکوہ آ ہی گیا تھا۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھری تھی۔۔۔

علی چپ ہو گیا تھا۔۔۔ آخری بات پہ یوشع نے بھی سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔ وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔ جب سے اب یوشع پہ کسی بات کا اثر ہوا تھا۔۔۔ علی چپ تھا اور اب یوشع کے جواب کا منتظر!!! ہو گیا یا اب بھی اور کچھ بولنا ہے؟ بول لو!! سن رہا ہوں صبر و تحمل سے، کیونکہ اس کے بعد صرف میں بولوں گا اور تم سنو گے۔۔۔" یوشع نے ٹیک لگائے رکھی۔۔۔

علی خاموش رہا۔۔۔ تھوڑی دیر تک یوشع اسکے بولنا کا انتظار کرتا رہا مگر وہ نہیں بولا۔۔۔۔

یوشع نے اپنی ٹانگ گھاس پہ رکھی اور اب وہ کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔ گود میں رکھی کتاب کو میز پہ رکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی اور بولنا شروع کیا۔۔۔

پہلی بات تو یہ کہ ہاں میں واقعی بدل گیا ہوں، یہ والا یوشع جو اب تمھارے سامنے بیٹھا ہے، یہ چھ سال پہلے والا یوشع نہیں رہا، چھ سال پہلے والا یوشع مر گیا ہے، اس کا جسم تو ہے مگر روح نہیں اور تمھیں پتا ہے میری روح کون تھی؟ وہ جس کو تم نے ایک معمولی لڑکی بنا دیا، علی عمران اگر تمھیں معلوم ہو تو وہ معمولی لڑکی تمھاری بہن تھی، تم نے خود اسے اپنی بہن بنایا تھا، بھائیوں سے بڑھ کر فرض ادا کیے تھے، پیار دیا تھا، مان، عزّت اور محبت دی تھی، وہ معمولی لڑکی تمھاری صرف منہ بولی بہن تھی جس کے لئے تم کچھ بھی کرنے کو تیار رہتے تھیں یہاں تک کہ مجھ سے بھی لڑ لیا کرتے تھے، تو سوچو میرا تو عشق ہے وہ، میں کیسے بھول سکتا ہوں اسے؟ یاد رکھنا علی عمران وہ میرا عشق تھی، عشق ہے اور آخری سانس تک رہے گی، وہ میرے دل کا سکون ہے !!!

اور دوسری بات اگر میں مجنوں بنتا تو آج یہاں تمھارے سامنے بیٹھا تم سے یوں باتیں نہ کر رہا ہوتا، کسی دربار یا ولّی کے مزار کے باہر ملنگ بنا بیٹھا ہوتا اور پتا نہیں اب تک زندہ بھی ہوتا یا نہیں!!!

تیسری بات اگر مجھے میرے اِرد گرد کے لوگ نظر نہ آتے تو علی عمران آج تم یہاں میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے، تمھیں کراچی سے یہاں نہ بلاتا کہ تم اپنی فیملی کو لے کر یہاں آجاؤ، اگر مجھے میرے اِرد گرد کے لوگ نظر نہ آتے ناں تو ہادی بھی مجھے نظر نہ آتا۔۔۔" یوشع نے سامنے کی طرف دیکھا جہاں بچے اب تک کھیلنے میں مگن تھیں۔۔۔

اور ایک بات یاد رکھنا اگر میں زندہ ہوں تو اپنے بیٹے کی وجہ سے!!!"یوشع نے ہادی سے نظریں ہٹا کر علی کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تمھاری وجہ سے، مجھے فرق پڑے گا تم سب کے ہونے یا نہ ہونے سے!!!!

چوتھی بات تم نے صحیح کہا وقت واقعی نہیں رکتا، گزرتا چلا جاتا ہے اور میرا بھی گزر رہا ہے کیونکہ ہماری اس زندگی میں کچھ نہیں رکتا، وقت اور انسان زندگی میں آتے اور گزرتے چلے جاتے ہیں، وہ بھی آئی اور چلی گئی اب ہے تو کیا بس اس کی یادیں، اس کی باتیں، اس کی ہنسی۔۔۔"یوشع نے آخری لائن ڈائری کو دیکھ کر کہی۔۔۔

میرے پاس بھی اب صرف اس کی باتیں ہے، اس کی یادیں ہے، وہ ہر جگہ مجھے محسوس ہوتی ہے، مجھے لگتا ہے وہ یہی میرے آس پاس ہے، میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میں بھی پہلے کی طرح زندگی کو کُھل کے جیوں، سب کے ساتھ خوش رہوں، یہ نااُمیدی!! یہ مایوسی!! یہ تنہائی کہیں دور چھوڑ آؤں مگر اُس کا وہ چبھتا ہوا لہجہ مجھے اذیت کی ان تکلیف دہ وادیوں میں دھکیل دیتا ہے، جہاں مجھے اپنا آپ بھی بوجھ لگنے لگتا ہے۔۔۔"

یوشع نے ڈائری سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا جو دم سادھے اس کو سن رہا تھا۔۔۔

یوشع نے ایک بار پھر ٹیک لگائی دونوں ہاتھ سینے پہ باندھیں۔۔۔ نگاہیں آسمان پہ جمائی۔۔۔

مجھے المیرا کے وہ آخری کی الفاظ نہیں بھولتے، وہ مجھے آج تک گناہ گار سمجھتی ہو گی علی!! عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہو گی، اس نے مجھ سے کہا کہ میں ایک حوّس پرست انسان ہوں، اس کے سامنے میں نیک بننے کا ڈھونگ رچتا ہوں اور اس کے پیٹھ پیچھے اپنی حوّس پوری کرتا ہوں، اس نے مجھ پر یقین نہیں کیا علی!! کبھی کبھار تو مجھے بھی لگتا ہے کہ واقعی اسے مجھ سے محبت نہیں تھی کیونکہ اگر اسے مجھ سے محبت ہوتی تو وہ میرا اعتبار کرتی، اس نے مجھ پہ اعتبار نہیں کیا پھر لگتا ہے کہ وہ بھی اپنی جگہہ ٹھیک تھی، اسے جیسا دکھایا گیا، اس نے اسی پہ یقین کر لیا۔۔۔" اس بات پہ علی نے آنکھیں میچی تھی۔۔۔ اسے اپنی بہن (ماہی) کی وہ غلطیاں یاد آئی جس سے المیرا یوشع کو چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ مجھے ایک حوّس پرست انسان بنا کر چھوڑ گئی، اسے میرا رونا، بلکنا، تڑپنا، فریاد کرنا، منتیں کرنا کچھ نظر نہیں آیا، اس نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ ایک مرد ہو کر میں کیسے رو رہا ہوں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر منتیں کر رہا ہوں، اپنی محبت کی بھیک مانگ رہا ہوں کہ پلیز مت جاؤ چھوڑ کر مگر وہ اس ٹائم پتھر دل بنی مجھے چھوڑ کر چلی گئی، اس کی وہ آنکھیں نہیں بھولتی علی جہاں پہ مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی، کتنی تکلیف تھی اس کی ان آنکھوں میں، کچھ نہیں بھولتا مجھے، وہ آج بھی مجھے سر تا پا یاد ہے، میں بس اس کی معافی کا طلبگار ہوں بس وہ مجھے ایک بار معاف کر دے تو ہو سکتا ہے کہ میں ٹھیک ہو جاؤں، اِس دل پہ جو بوجھ ہے وہ ختم ہو جائے۔۔۔" آواز میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔۔ یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔

اور یہ سب پتا ہے کس کی وجہ سے ہوا ہے؟؟"یوشع نے علی کی طرف انگلی اٹھائی۔۔۔۔
صرف تمھاری بہن کی وجہ سے، جس کی موت کا ذمہ دار تم نے ابھی مجھے ٹہرایا ہے، اگر تمھاری بہن اس رات وہ گھٹیا ناٹک نہ کرتی ناں تو آج میری المیرا میرے ساتھ ہوتی اور میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوتا، ہاں میں مانتا ہوں کہ میں نے تمھاری بہن سے ویسی محبت نہیں کی جیسے مجھے کرنی چاہیے تھی، جیسے اس کا حق تھا، اسے ہمیشہ دھتکارا، خود کے قریب نہیں آنے دیتا تھا کیونکہ میں تمھاری بہن کو قصوروار ٹہراتا تھا کیونکہ یہ سب کرنے والی تمھاری بہن ہی تو تھی مگر علی عمران ایک بات یاد رکھنا وقت کے ساتھ میں ٹھیک ہونے لگ گیا تھا تمھاری بہن کے ساتھ!!!مہرو دل سے تو نہیں نکلی تھی مگر دل کے ایک خانے میں بند کر کے میں تمھاری بہن کے ساتھ سروائیو کرنے لگ گیا تھا، اپنی لائف میں آگے بڑھ رہا تھا، آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا، میں نے اللہ کی رضا کی خاطر اسے معاف کر دیا تھا، تمھاری بہن کی موت کا ذمہ دار میں نہیں خود تمھاری بہن ہے اگر وہ ہمیں اپنی بیماری کے بارے میں بتا دیتی تو آج شاید وہ بھی ہمارے ساتھ ہوتی، ہاں میں مانتا ہوں کہ یہاں بھی میری غلطی تھی کیونکہ میں یہاں آ کے تھوڑی لاپرواہی برت گیا تھا اور مجھے برتنی تھی کیونکہ مجھے نہیں تھی تمہاری بہن سے محبت، اس کی وجہ سے سب ہوا، میں نے یہ جاننے کی بالکل کوشش نہیں کی کہ وہ آئے دن ہوسپٹل کس چیک اپ کیلئے جاتی رہتی ہے، مجھے یہی لگتا تھا کہ وہ ویکلی پریگننسی چیک اپ کیلئے جاتی ہے اگر مجھے ذرا بھی اس کی بیماری کا پتا چلتا ناں تو ساری ناراضگی بھلائے باہر ملک

لے جا کر اس کا علاج کرواتا، جی جان لگا دیتا مگر اسے کچھ نہ ہونے دیتا مگر دیکھو مجھے پتا بھی کب چلا!! جب وہ اس دنیا سے جا چکی تھی، انسان نے اپنی زندگی اتنی ہی جینی ہوتی ہے، جتنی لکھی ہوتی ہے، اس کی زندگی جتنی تھی، اس نے گزاری اور وہ چلی گئی، اس کیلئے ہم کسی کو بلیم نہیں کر سکتے، اس کی بیماری خدا کی طرف سے تھی اور اس نے خود کیلئے یہی سزا منتخب کر لی تھی۔۔۔" یوشع نے ڈائری ہاتھ میں اٹھائی۔۔۔

اور ایک آخری بات!!! میں کبھی شادی نہیں کروں گا، تمہاری بہن کے ساتھ ہو گئی تھی یہ بہت ہے، میری پہلی شادی کا تجربہ بہت اچھا رہا۔۔۔" اس نے آخری بات طنزیہ لہجے میں کہی۔۔۔

میں اب دوسری شادی کبھی نہیں کروں گا، ایسے ہی اپنی لائف گزاروں گا، جہاں تک ہادی کی بات ہے، اسے ماں کا پیار دینے کیلئے زینب بہت ہے، ہم سب ہیں اور اگر تم سب نہیں دیں سکتے تو اپنے بیٹے کیلئے میں اکیلا بہت ہوں، نہیں ضرورت اپنے بیٹے کیلئے مجھے کسی دوسرے کی، میں اکیلا بہت ہوں۔۔۔" اس نے آخری بات پر زور دے کر کہا۔۔۔

یوشع اٹھا اور گھر کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ علی گنگ سا وہیں بیٹھا رہا۔۔۔ نہ یوشع کو روکنے کی ہمت ہوئی اور نہ ہی کچھ بولنے کی۔۔۔۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر ڈائری کو ڈرا میں رکھا اور خود شیشے کے سامنے جا کر دونوں ہاتھ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کر گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔۔۔ جہاں پانی جمع تھا۔۔۔ اِس دل کا بوجھ

ہمیشہ کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا تھا۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اس نے علی کے سامنے ماہی کے بارے میں اتنا کچھ بول کر صحیح کیا ہے یا غلط!!!

اس نے ایک ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھوں کو چھوا۔۔۔علی کی کچھ دن پہلے کی کہی بات یاد آئی۔۔۔۔

(تمھیں پتا ہے تمھاری آنکھوں نے نیچے حلقے پڑ گئے ہیں)یوشع نے اپنی آنکھوں کو غور سے دیکھا۔۔۔۔

جہاں ہلکے ہلکے حلقے پڑ رہے تھیں جو غور کرنے سے نظر آتے تھیں۔۔۔یوشع نے سب چیزوں کو سب خیالوں کو دل سے جھٹک کر واشروم کی طرف فریش ہونے کیلئے قدم بڑھائے۔۔۔۔

بہت عجیب تھے کم بخت بھولتے ہی نہیں!!!!

وہ چند روز جو تیرے ساتھ گزارے ہم نے۔۔۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں بلیک کلر کی گھٹنوں تک آتی گھیر دار فراک پہنے کھڑی تھی۔۔۔اس کے ساتھ بلیک ٹائٹس، ہاتھوں میں بلیک چوڑیاں، آنکھوں پہ مسکارا لگائے، کالے بالوں کو کمر پہ کھلا چھوڑے، پاؤں میں بلیک کلر کے خصے اڑسے ریڈ لپسٹک لگائے شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جیولری کہ نام پہ جہان کی دی ہوئی رنگ، گولڈ کی نتھ جو وہ ہمیشہ ڈالے رکھتی ہے، ہلکا سا ہارٹ شیپ کا ہی نیکلس اور

ہلکے سے ٹو پس ڈالے ہوئے تھیں۔۔۔وہ اتنے میں ہی قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ایمان روم میں داخل ہوئی۔۔۔ایمان نے بھی بالکل المیرا جیسی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔

المیرا چلے!!!جہان آگیا ہے،نیچے ویٹ کر رہا ہے۔۔۔ "

ہاں چلو!!!"وہ دونوں باہر آگئی جہاں جہان لان میں ٹہلتا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔جہان کی نظر جیسے ہی المیرا پر پڑی اس کے تو جیسے ہوش اڑ گئے تھے۔۔۔بے اختیار منہ سے ماشااللہ نکلا تھا۔۔۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا یہ جانے بغیر کہ وہاں ان دونوں کے علاوہ ایمان بھی ہے۔۔۔المیرا نے بھی جہان کی نظریں خود پہ محسوس کی تھی۔۔۔وہ دونوں قدم قدم چلتی جہان کے قریب آ رہی تھی۔۔۔۔

اوو ہو ذرا دیکھو تو بنا پلکیں جھپکائے کیسے دیدار کیا جا رہا ہے۔۔۔"ایمان نے کان میں سرگوشی کی جس سے وہ اور زیادہ جھینپ گئی تھی۔۔۔ایک تو جہان کی خود پہ پڑتی نظریں اور اوپر سے ایمان کی باتیں۔۔۔

وہ دونوں جہان کے قریب پہنچ چکی تھی۔۔۔

سلام دعا کی گئی۔۔۔جہاں نے بامشکل المیرا پہ سے نظریں ہٹائی۔۔۔

اس سے پہلے کب دیکھا تھا جہان نے المیرا کو سجا سنورا وہ تو سادگی میں رہتی تھی۔۔۔

سادگی میں ہی قیامت ڈھاتی تھی۔۔۔

اس نے المیرا پہ سے نظریں ہٹائی۔۔۔ کہیں اس کی خود کی ہی نظر نہ لگ جائے۔۔۔ وہ تینوں باتیں کرتے گاڑی کی طرف بڑھ گئے تھیں۔۔۔

المیرا اگلی سیٹ پہ اور ایمان پچھلی سیٹ پہ بیٹھی تھی۔۔۔

جہان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔

آج جہان کی نظریں المیرا پہ سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔ وہ وقفے وقفے سے المیرا کے چہرے کا طواف کر رہا تھا۔۔۔ وہ جو ہر دفعہ المیرا کو دیکھ کر نظریں جھکا لیتا تھا آج نظریں ہٹنے سے انکاری ہو رہی تھی۔۔۔

شاید یہ ان کے درمیان جو ایک رشتہ بندھ گیا تھا اس کی وجہ سے تھا۔۔۔ جہان نے المیرا کی انگلی میں پہنی رنگ کو دیکھا دل کو قرار آیا تھا۔۔۔ المیرا اب رنگ اتارتی بھی نہیں تھی۔۔۔ چوبیس گھنٹے پہن کر رکھتی تھی کیونکہ المیرا نے اب اس رشتے کو دل سے قبول کر لیا تھا۔۔۔ خاموشی میں سفر کاٹا گیا۔۔۔

وہ گھر پہنچ کر سب سے ملی جہان کی دوسری بہن کو بھی المیرا بہت پسند آئی تھی۔۔۔ ماں تو صدقے واری جا رہی تھی۔۔۔ صفیہ اور ایمان بھی ایک دوسرے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور حیران بھی تھی کیونکہ وہ بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔ صفیہ کے دل میں ایک درد سا اٹھا تھا ایمان کو دیکھ کر مگر اپنے بھائی کی خوشی

کی وجہ سے وہ چپ رہی۔۔۔صفیہ نے ایک نظر جہان پہ ڈالی تھی جو المیرا کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔۔

خوشی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔۔۔

سب ہی ایک دوسرے سے مل کر خوش تھیں۔۔۔۔

اسی ہنسی خوشی میں ڈنر کیا گیا۔۔۔۔

صفیہ ڈاکٹر بن رہی ہے تو اکثر اسے اپنی میم سٹاف کے ساتھ اور اسی کی ایج کی چار پانچ لڑکیاں انہیں پریکٹس ورک کیلئے ہوسپٹل لے کر جایا جاتا تھا۔۔۔کبھی وزٹ کرنے تو کبھی کچھ سیکھنے۔۔۔وہ جس پرائیویٹ ہاسپٹل میں جاتے تھیں وہاں ایمان جو خود ایک ڈاکٹر ہے "تقریباً دو سال پہلے ان کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔وہاں ان سب کو گائیڈ کرنے کی ریسپانسیبیلیٹی ایمان کی تھی۔۔۔وہ دونوں کب ایک دوسرے کے اتنے کلوز ہوئی انہیں معلوم ہی نہیں ہوا۔۔۔وہ کب ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ڈنر کے بعد المیرا باہر لان میں تھوڑا ٹہلنے کیلئے آگئی تھی کہ پیچھے پیچھے جہان بھی آگیا۔۔۔

المیرا لان میں کھڑی اس خوبصورت وائٹ کلر کے مور کو دیکھ رہی تھی جو لان میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

آر یو او کے المیرا جی"!!!

جی فائن!!!" وہ دونوں اب ساتھ ساتھ لان میں ٹہل رہے تھیں۔۔۔

یہ مور بہت خوبصورت ہے۔۔۔ "

اگر آپ کو پسند آیا ہے تو آپ لے جائے اسے اپنے ساتھ، میں دوسرا لے آؤں گا۔۔۔ "

آپ کو مور پسند ہے؟؟؟" المیرا نے پوچھا۔۔۔

جی بہت زیادہ!!!" جہان نے مور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

تو آپ اسے لے جائیں؟؟؟" جہان نے پھر پیش کش کی۔۔۔۔

نہیں نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے ٹھینک یو!!!" المیرا نے انکار کیا۔۔۔۔

میری طرف سے گفٹ سمجھ کر رکھ لے"!!!

نہیں جہان ٹھینک یو سو مچ بٹ میں اس کو رکھ کر کیا کروں گی، آئی مین اس کی کیئر کون کرے گا؟ نہ میں گھر ہوتی ہوں اور نہ ہی ایمان!! ہم دونوں اپنی جوب پہ ہوتے ہیں، رات کو گھر آتے ہیں، آپ اسے یہی رکھے اور ویسے بھی شادی کے بعد تو میں نے یہی آنا ہے۔۔۔۔" وہ دھیرے سے ہنسا۔۔۔۔

اوکے المیرا جی!!! ایز یو وش "!!!

آج آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے، بہت ہی زیادہ!!!" جہان نے سچے دل سے تعریف کی۔۔۔۔۔

میں پہلے ہی تعریف کرنا چاہتا تھا مگر ایمان کی وجہ سے نہیں کر پایا۔۔" اس نے نظریں جھکائی۔۔۔۔

کیا اس سے پہلے کبھی خوبصورت نہیں لگی؟؟؟" چہرے پر آئی لٹ کو کان کے پیچھے اڑستے المیرا نے پوچھا۔۔۔

لگتی ہے، ہر بار لگتی ہے، یاں یوں کہہ لے کے آپ کے آگے اب کوئی اور اچھا ہی نہیں لگتا۔۔" وہ چھینپ گئی تھی۔۔۔

کوئی سادگی میں بھی اتنا خوبصورت کیسے لگ سکتا ہے المیرا جی!!!" وہ دونوں اب رک کر مور کو دیکھتے بات کر رہے تھیں۔۔۔

سادگی کا یہ عالم ہے تو سوچتا ہوں حسن کا عالم کیا ہو گا۔۔" جہان نے المیرا کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔۔ ایک پل کیلئے المیرا نے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکا مگر صرف ایک پل کیلئے اور اگلے ہی پل المیرا نے نظریں جھکالی۔۔ جہان کی آنکھوں میں محبت ہی محبت دیکھی تھی المیرا کو اور وہ تاب نہ لا سکی تھی۔۔۔

المیرا جی آپ کو پتا ہے آج اس دل نے شدت سے بس ایک خواہش کی ہے، پتا ہے کیا؟؟؟" المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔

آپ کو دلہن کے روپ میں سجا سنورا دیکھنے کی جب آپ سادگی میں اتنی خوبصورت لگ رہی ہے تو جب آپ دلہن بنو گی تو سوچتا ہوں کیسی لگو گی؟ مجھے شدت سے انتظار ہے المیرا جی بس ایک اُس دن کا جب آپ صرف میرے لئے سجے گی، میرے نام کی مہندی کو اپنی ہتھیلیوں میں سجا کر مٹھی کو بند کر لے گی اور آپ

اس دن میرے کان میں سرگوشی کر کے کہے کہ جہان آپ صرف میرے ہیں، صرف اور صرف میرے اور میں بس آپ کی۔۔۔" لمحے بھر میں المیرا کی آنکھوں کے سامنے کسی کا چہرہ لہرایا تھا۔۔۔ دل میں درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

تمہاری ہوں!! تمہاری ہوں!! تمہاری ہوں!!!" یہ جملہ اس نے کسی پہلے مرد کو کہا تھا اور اب پھر وہی جملہ کیا وہ دوسرے مرد کو کہہ پائے گی؟؟؟

دل میں پھر درد کی ٹیس اٹھی۔۔۔

میری یہ خواہش پوری ہو گی ناں المیرا جی!!!" کتنے مان سے اس نے پوچھا تھا۔۔۔ المیرا کچھ کہنا چاہتی تھی مگر الفاظ نے نکلنے سے انکاری کر دیا۔۔۔ وہ کچھ نہ کہہ سکی بس چپ سی خاموش نظریں گھاس پہ جمائے رکھی اور جہان کی المیرا پہ جمی تھی۔۔۔۔

دونوں کافی دیر اسی پوزیشن میں کھڑے رہیں۔۔۔

آپ کل میرے ساتھ چلے گی المیرا جی!!!" اس نے باتوں کا رخ بدل دیا تھا۔۔۔

گھاس سے نظریں ہٹا کر سوالیہ نظروں سے جہان کو دیکھا۔۔۔

جہان نے بھی المیرا کی سوالیہ نظریں سمجھ کر کہنا شروع کیا۔۔۔۔

میں آپ کو اپنے آفس لے کر جاؤں گا، کنسٹرکشن کا کام سٹارٹ ہے وہاں، آدھے سے زیادہ بلڈنگ بن گئی ہے، میں نے اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے، میرا شروع سے خواب رہا ہے کہ میرا اپنا بزنس ہو مگر گھر کے حالات پھر بہنوں کی شادی کی وجہ سے یہ خواب پورا نہ ہو سکا، اس لئے بہنوں کی شادی کے بعد بنک سے کچھ لون لے لیا تھا اور کچھ میری اپنی سیونگز تھی تو کام سٹارٹ کروا دیا، چونکہ آپ میری زندگی بھر کی ساتھی ہے، اس لئے آپ کو بھی دیکھانا چاہتا ہوں۔۔۔۔"المیرا کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔۔۔

واقعی اللہ پاک آپکو کامیاب کرے، ڈھیروں خوشیاں آپ کا مقدر بنے!!!"المیرا نے دل سے دعا دی۔۔۔

میری خوشیاں تو فقط آپ کے ساتھ ہے۔۔۔"وہ صرف سوچ سکا تھا کہہ نہیں سکا۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ آمین کہا اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔۔

آپ چلے گی ناں؟؟ "

جی بالکل!!!"وہ اب کی بار اس کا مان نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔۔

تھوڑا اور وقت گزارنے کے بعد جہان ہی ان دونوں کو گھر چھوڑ کر خود اپنے گھر آ گیا تھا۔۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے کرسی رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا بہت فرصت سے باہر نیلے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ کھڑکی میں سے آتی ہوا اسے راحت بخش رہی تھی۔۔۔ وہ اِس وقت سفید کُرتا شلوار میں تھا اور بے حد خوبصورت لگ رہا تھا مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی قابلِ دید تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔۔۔

اسے اپنی بہن کا غم نہیں بھولتا تھا۔۔۔ وہ بہت تکلیفیں سہہ کر اِس دنیا سے گئی تھی۔۔۔ اس کا آخری کا خط جو اسے ملا تھا اُس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اسکی لاڈلی چھوٹی گڑیا تھی مگر قسمت نے اسے چھین لیا۔۔۔ اس کے جانے نے تقریباً سب کو ہی توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی سگی بہن یاد آرہی تھی پھر اسے اپنی منہ بولی بہن بھی یاد آئی۔۔۔ جو اسے بھائی بھائی کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔۔ اسے بہت مان ہوتا تھا۔۔۔ وہ بھائیوں سے بڑھ کر اس کے فرض ادا کرتا تھا۔۔۔ وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھی مگر اس ایک رات میں سب کچھ بدل گیا۔۔۔ وہ رات سب کی خوشیاں نگل گئی۔۔۔ اس کی بہن اپنے عشق میں جنونی ہو گئی تھی اور اس کا جنون سب جلا کر خاکستر کر گیا۔۔۔ اس کی بہن کے جنون نے دو پیار کرنے والوں کو ہمیشہ کیلئے الگ کر دیا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی بہن سے نفرت نہیں کر سکا۔۔۔وہ المیرا کو بھی کبھی نہیں بھول سکا۔۔۔وہ اسے آج بھی بہنوں کی طرح یاد آتی تھی۔۔۔

اس نے یوشع کے سامنے اسے ایک معمولی لڑکی بنا دیا تھا۔۔۔اسے خود بھی یہ جملہ کہتے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ یہ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس نے مجبوری میں کہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا یوشع اس کی یادوں سے نکل آئے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی اس کی یادوں سے نہیں نکل سکتا۔۔۔آج تک وہ خود بھی نہیں نکل سکا تھا تو وہ کیسے نکل جاتا؟؟

وہ بہت گہری نظروں سے باہر نیلگوں آسمان کو تک رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

جس دن یوشع سدھر گیا نا میری جان یا یوشع نے ہنسنا، مسکرانا بند کر دیا تو اس دن ایک خلقت اداس ہو گی، تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی عمران!!!" اسے کئی سال پہلے یوشع کا کہا گیا جملہ یاد آیا۔۔۔اس نے اس دن بہت سنجیدگی سے یہ جملہ کہا تھا اور اس نے

صرف باتیں ہیں، خوشفہمیاں ہے" یہ کہہ کر ہوا میں اس جملے کو اُڑا دیا تھا مگر وہ کیا جانتا تھا کہ یوشع سچ میں اتنا سنجیدہ ہو جائے گا۔۔۔کئی سال پہلے سنجیدگی میں کہا گیا جملہ ایک روز حقیقت ہو جائے گا۔۔۔

یوشع کے خاموش اور اُداس ہونے سے خلقعت اُداس ہو جائے گی۔۔۔"وہ کہا جانتا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی صاف کی۔۔۔۔

وہ ہر تکلیف دہ منظر سوچ رہا تھا جب اسے اپنے عقب سے یوشع کی آواز سنائی دی۔۔۔اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا کندھے جھکائے۔۔۔ٹوٹا اور بکھرا بکھرا سا۔۔۔۔وہ یوشع کو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔یوشع اس کے قریب آیا۔۔۔

تُوں مجھ سے ناراض ہے؟؟؟"وہ بہت بکھرے لہجے میں علی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں کیوں ناراض ہو گا؟؟"وہ نظریں چرا گیا تھا شاید آنکھوں کی نمی چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔یوشع نے گہرے دکھ سے اس کو دیکھا اور آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے گلے سے لگ گیا۔۔۔علی نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔اس کے گرد بازوؤں کا مضبوط حصار کیا۔۔۔

مجھے معاف کر دے میرے بھائی!!مجھے معاف کر دے۔۔۔۔"یوشع اس کے کندھے پر سر ٹکائے نم آواز کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔علی نے بھی ایک خاموش آنسو بہایا تھا۔۔۔

تُوں مجھے معاف کر دے، مجھے المیرا کے بارے میں اتنا نہیں بولنا چاہیے تھا، مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے مگر "!!!

خاموش ہو جا علی!! کچھ مت بول!!!"یوشع نے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔۔۔وہ دونوں دوست خاموشی سے ایک دوسرے کے گلے لگے رہے۔۔۔دونوں کا دکھ بہت گہرا تھا اور انہیں ایک دوسرے کی ڈھارس بننا تھا۔۔۔یہ تھی ان کی پکی اور سچی دوستی!!!دونوں کو ایک دوسرے کا کندھا میسر تھا تو وہ کیسے نہ اپنے دکھ ہلکے کرتے۔۔۔۔

اے کیا سوچ رہی ہو؟؟"ایمن نے عروج کے کندھے کو زور سے ہلایا۔۔۔

افففف کونسا زلزلہ آگیا ہے؟؟؟"عروج غصے سے چینخی۔۔۔

تم مجھے بتا رہی ہو یا میں جاؤں؟؟؟ "

کیا سوچ سکتی ہوں یار یہی کہ سر کو کیسے پرپوز کروں؟؟ "

اووووا چھا پھر کیا سوچا تم نے؟؟"

سوچ رہی ہوں کہ لَو لیٹر لکھ کر سر کے روم میں رکھ دوں؟؟؟"

وہاں کیا آئیڈیا ہے۔۔۔"ایمن نے کلیپنگ کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے زیادہ گھٹیا آئیڈیا نہیں ملا کیا تمھیں؟؟"ایمن نے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

تو تم ہی بتا دو کہ کیسے پرپوز کروں سر کو اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے؟لو لیٹر لکھ دوں گی سر کو؟؟؟"

ارے تم خود پرپوز کرو ناسر کو، فیس ٹو فیس جیسے فلموں، ڈراموں میں کرتے ہیں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر، ہاتھ میں گلاب کا پھول اور پھر کہہ دو آئی لو یو سر!!!" ایمن نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

ہاہاہاہا!! تمھارا میرے سے بھی زیادہ گھٹیا آئیڈیا ہے، اس طرح سے پرپوز، اس طرح کی حرکتیں لڑکے کرتے ہیں، لڑکیاں نہیں اور میں اس طرح سے کبھی پرپوز نہیں کروں گی، اس لئے اپنا آئیڈیا اپنے پاس رکھو۔۔۔۔"

کیوں تمھیں سر سے محبت نہیں ہے کیا؟؟؟" ایمن نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

بہت ہے "!!!

تو لوگ محبت میں اپنی جان کی بازی تک ہار دیتے ہیں اور تم گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز نہیں کر سکتی، لعنت ہے تم پر۔۔۔" ایمن نے لعنت دی۔۔۔۔

یار کر تو دوں پرپوز مگر مجھے ڈر لگتا ہے؟؟؟"

اچھا کیسا ڈر؟؟؟" ایمن نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا۔۔۔

یار یہی کہ سر نے اگر مجھے ریجیکٹ کر دیا یا پھر اگر سر کو میرا پرپوزل پسند نہ آیا تو؟؟؟" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ، میں تمھیں بتاتی ہوں، اگر سر کو تمھارا پرپوزل پسند نہ آیا تو وہ زیادہ نہیں دو، چار تھپڑ تو لگا ہی دیں گے۔۔۔" عروج کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔ اس نے حیرت کے مارے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا جیسے اسے سچ مچ تھپڑ پڑ گیا ہو۔۔۔ ایمن نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

اور دوسرا اگر سر نے تمھیں ریجیکٹ کیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا، تم نے دو دن کا روگ لگا کے بیٹھنا ہے اور تیسرے دن پھر کسی کو پرپوز کرنے کے پلان بنا رہی ہو گی، کیونکہ تمھارا تو یہی کام ہے، تمھیں تو آئے دن کوئی ناں کوئی پسند آ جاتا ہے، کل تمھیں کوئی اور پسند تھا آج تمھارا دل یوشع سر پہ آ گیا ہے اور کل پھر کسی اور پہ تمھارا دل آ جائے گا۔۔۔" ایمن نے طنز کے تیر چلائیں۔۔۔

جھوٹی میں نے ایسا کب کیا؟؟" عروج نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

عروج میڈم میرا منہ نہ کھلواؤ اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولنا، میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔ "

اچھا ناں تم تو میری دوست ہو پیاری پیاری، یہ بات ہمارے درمیان تک ہی ٹھیک ہے، کیوں ایسی باتیں زبان پہ لا رہی ہو، دل میں رکھو۔۔۔" عروج نے گال کھینچ کر مسکا لگایا۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیسے پرپوز کرو گی؟؟"

عروج نے گال پہ انگلی رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

ایک دم سے آنکھیں چمکی۔۔۔

سوچ لیا؟؟؟"اس نے چٹکی بجائی۔۔۔

کیا جلدی بتاؤ؟؟؟"ایمن نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ لَو لیٹر لکھ کر پرپوز کروں گی۔۔۔"اور ایمن کی ساری ایکسائیٹمنٹ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم، جو کرنا ہے کرو۔۔۔"

ایمن نے غصے سے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔

بس لَو لیٹر لکھوں گی، جو ہو گا دیکھا جائے گا، سیلیکشن یار یحیکشن!!!"اس نے خود سے دل میں کہا اور اپنے کام میں بزی ہو گئی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

جس گھر میں پہلے سناٹا چھایا رہتا تھا۔۔۔وہاں اب رونقیں لگ گئی تھی۔۔۔زاور اور ہادی کی کھکھلاہٹیں ان کی شرارتیں تھیں۔۔۔۔ذیان کے کبھی ہنسنے تو کبھی رونے کی آواز گونجتی۔۔۔

وہ دونوں ابھی یوشع کے ساتھ سکول سے آئے تھیں اور آتے ہی گھر کو سر پہ اٹھالیا تھا۔۔۔زینب نے کتنی مشکلوں سے ان دونوں کو چینج کروایا اور اب کھانا کھلانے میں سر کھپا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں اب مار کھاؤ گے میرے سے، چپ چاپ بیٹھ کر اب کھانا کھا رہے ہو یا نہیں؟؟؟"

ہاہاہا!!!"دونوں ساتھ ساتھ ہنسے تھیں۔۔۔۔

بڑی ماما!!!ہمیں نہیں کھانا۔۔۔"ہادی کے ساتھ ساتھ زاور نے بھی اپنی ماما کو بڑی ماما کہا اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے لگے۔۔۔۔

زینب کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔کل تک وہ زاور کی ماما تھی اور آج بڑی ماما۔۔۔۔

زینب نے زاور کا کان پکڑ کر مروڑا۔۔۔۔

کیا کہا!!!ذرا دوبارہ کہنا؟؟؟ "

آآآآ!!ماما!!!ماما چھوڑے!!درد ہو رہا ہے۔۔۔ "

ہاہاہاہا!!!"ہادی نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہمم!!!اب بولو گے بڑی ماما؟؟؟"

نہیں؟؟؟"زینب نے کان چھوڑا۔۔۔۔

زاور کرسی سے نیچے اترا۔۔۔

بڑی ماما؟؟؟"زاور نے زور سے چیخ کر کہا اور اس سے پہلے وہ زینب سے تھپڑ کھاتا اس نے سامنے سے آتے علی کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔۔

علی نے بھی ان کی تکرار سن لی تھی۔۔۔فوراً نیچے جھکتے زاور کو گود میں اٹھایا۔۔۔۔

کیا ہے بھئی تمھیں؟کیوں تنگ کر رہی ہو میرے معصوم بچوں کو؟؟؟ "

استغفر اللہ آپ کے بچے اور وہ بھی معصوم!!لاحولا والا قوۃ!!!"زاور اور علی دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے۔۔۔

کتنی دیر سے کہہ رہی ہوں کھانا کھالو مگر مجال ہو جو اتنا سا بھی کھایا ہو۔۔۔ "

ہاہاہا!!یہ تم سے کھائے گا بھی نہیں، یہ بس اپنے بابا سے کھاتا ہے، ہے ناں بیٹا؟؟؟"زاور نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔یوشع بھی علی کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

آج اسے یہ گھر واقعی گھر لگ رہا تھا۔۔اس گھر میں صرف دو افراد نہیں تھیں ایک پوری فیملی تھیں۔۔۔

یوشع نے پیچھے سے ہادی کے گدگدی کی جس سے وہ اور ہنسنے لگا۔۔۔یوشع نے اس کے سر پہ پیار کیا۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟ کیوں بڑی ماما کو تنگ کر رہے ہو؟؟؟"یوشع نے یہ پوچھتے ہوئے چیئر سنبھالی۔۔۔

علی نے بھی زاور کو چیئر پر بٹھایا اور خود بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بابا!! آپ کے بغیر کیسے کھا سکتا ہوں، آپ ہی تو کھلاتے ہیں۔۔۔"اس نے ایک بار پھر معصومیت سے کہا۔۔یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔

زینب نے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔

یوشع نے روٹی کا نوالا بنا کر میرو کے منہ میں دیا۔۔۔

علی نے بھی زاور کے ساتھ یہی عمل کیا۔۔۔ذیان سو گیا تھا۔۔۔۔

زینب بھی منہ بسورتے کھانا کھانے لگی۔۔۔

زاور نے زینب کو زبان دیکھائی جواباً اس نے بھی دیکھائی۔۔۔ہنسی مزاق میں کھانے کا اختتام کیا گیا۔۔۔۔

ہر طرف سینڈ، لوہا، راڈ، شیشے، لکڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

المیرا جہان کے ساتھ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو جہان کی خود کی ماڈل کی ہوئی تھی۔۔۔

اٹس سچ آ بیوٹیفل!!!" المیرا نے کھلے دل سے تعریف کی۔۔۔

بس اللہ پاک ساتھ دے، کامیابی دے۔۔۔" جہان نے دعا کی۔۔۔

ان شا اللہ کامیابی ضرور ملے گی، بہت جلد ترقی کریں گے آپ"!!!

آمین!!!!بس اب یہ جلدی سے تیار ہو جائے ویسے تو کام بہت تیزی سے چل رہا ہے یہاں اور جلدی ہو جائے تاکہ سارا سیٹ اپ کر سکوں۔۔۔ "

کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے آپ کو"میں حاضر ہوں۔۔۔"

ٹھینک یو سو مچ المیرا جی!!! آپ نے یہ کہا میرے لئے یہی بہت ہے، میں سچ میں بہت خوش نصیب ہوں آپ جیسی لائف پارٹنر مجھے ملنے جا رہی ہے۔۔۔"المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

خوش نصیب تو میں ہوں۔۔۔"اس نے دل میں اعتراف کیا تھا۔۔۔۔

یا پھر اللہ پاک مجھ پر بہت مہربان ہے۔۔۔"المیرا نے نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔

آئی تھینک ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔"اس نے جہان سے کہا۔۔۔

جی بالکل آئے چلیں مگر پہلے آئسکریم کھائیں گے اور اس کے بعد گھر اور آپ بالکل بھی منع نہیں کرے گی۔۔۔"

وہ ہنسی!!!اوکے!!!"اور ان دونوں نے اس بڑی سی بلڈنگ سے باہر کھڑی جہان کی گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

جہان کی ڈیزائن کی ہوئی بلڈنگ سچ میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔کافی حد تک تو بلڈنگ تیار بھی ہو گئی تھی سارے کام ایک ساتھ ہی کیے جا رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع ابھی آفس آیا تھا۔۔۔سب ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھیں۔۔۔۔وہ سب کے سوالوں کا سر کے خم سے جواب دیتا آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

گلاس ڈور دھکیل کر روم میں داخل ہوا۔۔۔ قدم قدم چلتا اپنی چیئر کی طرف آیا۔۔۔۔

سامنے میز پہ رکھا خوبصورت وائٹ کلر کے پھولوں کا بوکے اٹھا کر ناک کے قریب لے جا کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا۔۔۔ بوکے کو واپس میز پہ رکھا۔۔۔ کرسی پہ بیٹھ کر بوکے کے ساتھ رکھے ریڈ کلر کے ہارٹ شیپ سائز کارڈ کو اٹھایا۔۔ باہر نام نہیں لکھا تھا۔۔۔

بنا کسی جذبات کے اس نے کارڈ کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔۔۔ کارڈ کے اینڈ میں نام لکھا ہوا تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں سکیڑ کر ایک بار پھر نام کی تصدیق کی۔۔۔۔

کارڈ کو بند کر کے میز پہ رکھا۔۔۔ کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے اپنے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلا اور کچھ سوچ کر انٹر کام سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ریسیور تھامے تھامے ٹیک لگائی۔۔۔ وہ گلاس ڈور سے باہر سب کو کام کرتا دیکھنے لگا۔۔۔

روم میں آؤ۔۔۔" تین حرفی جملہ کہہ کر ریسیور واپس رکھ دیا۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔۔۔ آخر کار وہ گھڑی آ ہی گئی تھی جس کا اسے انتظار تھا۔۔۔ بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتی چیونٹی کی سی چال چلتی وہ روم کے باہر پہنچی۔۔۔۔

یوشع اندر بیٹھا عروج کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔

نوک کرنے کیلئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نوک کرنے سے پہلے اندر آجانے کا حکم سنایا گیا۔۔۔

وہ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔اسی چیونٹی کی سی چال چلتی یوشع کے سامنے آکھڑی ہوئی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا؟؟؟"اس نے نظریں جھکائے رکھی۔۔۔وہ کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کام تو کر دیا تھا مگر اب ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں سر تھپڑ ہی نہ مار دے،ایمن کی بات سچ ہی نہ ہو جائے۔۔۔

کافی دیر یوشع اسے یوہی دیکھتا رہا پھر کارڈ ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔

کیا ہے یہ سب مس عروج!!!"عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا اور واپس نظریں جھکالی۔۔۔

تو کب سے پسند کرتی ہے آپ مجھے؟؟"عروج نے ایک بار پھر نگاہ اٹھائی اور بولی تو پورے اعتماد کے ساتھ!!!!

سر آئی تھینک!!میں نے اپنے دل کی ساری بات اس کارڈ میں لکھ دی ہے،آپ اس کارڈ کو ریڈ کر لے۔۔۔"اب کی بار اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

وہ ہنوز ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔۔۔

پڑھ لیا ہے، تو اب کتنا ہی اچھا ہو جو سب اس کارڈ میں لکھا ہے، وہ منہ سے بھی اظہار کر دیا جائے؟ تو اب شروع کرو سب کہنا، جو پوچھوں گا سیدھا سیدھا جواب دو گی۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مجھ سے محبت کب ہوئی؟؟؟"

پہلی نظر میں جب آپ کو ایک سال پہلے اس آفس میں دیکھا تھا، دیکھتے ہی آپ کو اپنا دل دے بیٹھی۔۔۔ "

مجھ سے شادی کر کے کیا ملے گا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک چار سال کا بیٹا بھی ہے میرا پھر بھی شادی کرنا چاہتی ہو؟؟؟ "

میں جانتی ہوں آپکا بیٹا ہے، میں پھر بھی تیار ہوں، میں ہادی کو ماں کا پیار دوں گی، سگی ماؤں سے بڑھ کر پیار کروں گی ہادی کو، آپ کو بھی خوش رکھوں گی۔۔۔" اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اور میں کیسے یقین کر لوں کہ ہادی کے ساتھ کبھی غیروں والا سلوک نہیں کیا جائے گا؟؟"

آپ مجھ پر بھروسہ کریں، آپ شادی کریں عمل کر کے دکھانا میرا کام ہے۔۔۔ "

مجھ سے محبت ہے یا میری دولت سے؟؟؟" یہ وہ سوال تھا جس پہ چند لمحوں کیلئے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

آپ سے؟؟؟ "

تو جواب دینے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟؟؟" اس نے آئبرو اچکائی۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ کارڈ کو واپس میز پر رکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔۔

جھوٹ!!! تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے؟ اور یہی حقیقت ہے۔۔۔" عروج نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا اور پھر غصہ چڑھا۔۔۔

آئی رئیلی لو یو "!!!

اچھا مگر مجھے تمھاری آنکھوں میں کوئی محبت جیسا جذبہ نہیں نظر آیا۔۔۔" عروج نے بے اختیار نظریں جھکا گئی۔۔۔

کیا ہوا؟ اب کیوں نظریں جھکا رہی ہو؟؟؟" وہ خاموش رہی۔۔۔ وہ اپنی جگہہ سے اٹھ کر قدم قدم چلتا عروج کے قریب آیا۔۔۔

عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تم بہت اچھی ہو، ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو، حتیٰ کے خوبصورت بھی ہو اور ینگ بھی ہو، تم میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، لیکن تم مجھ سے بھی زیادہ ایک اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو، کسی ایسے سے شادی کرو جس سے واقعی تمھیں محبت ہو، میرے ساتھ شادی کا مطلب خود کی زندگی کو ٹوٹلی برباد کرنا ہے، اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ "

مجھے سچ میں آپ سے محبت "!!!

نہیں!!!" یوشع نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔۔۔

تمہیں مجھ سے تمھیں محبت نہیں ہے، تو میں اِس شادی کرنے کی کیا ریزن لوں، ہینڈسم ہوں اس وجہ سے شادی کرنی ہے یا میری دولت کی وجہ سے ؟؟؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

عروج!!اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی ریزن ہے ناں تو یقین کرو زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی، اور پتا ہے وہ کیسے ؟؟" یوشع نے سوالیہ نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

چلو میں بتا دیتا ہوں، فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر بھی لیتا ہوں اور کل کو خدانخواستہ اگر میرا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے، میرا فیس خراب ہو جاتا ہے، میری خوبصورتی آج کی طرح نہ رہی تو کیا ہو گا؟ تمھارا مجھ سے دل بھر جائے گا، تمھیں کوئی خوبصورت مرد چاہیے ہو گا اور اگر قسمت سے کوئی مل جائے گا تو اینڈ میں ڈائیورس!! کیونکہ انسان کی خوبصورتی ساری زندگی تو ایک جیسی نہیں رہتی، ایک نہ ایک دن وقت کے ساتھ ساتھ ختم لازمی ہوتی ہے، ساری زندگی تو انسان ایک جیسا نہیں رہتا ناں۔۔۔

اینڈ سیکنڈ ریزن ویلتھ یعنی دولت!!

یہ دولت بھی آنی جانی چیز ہے، آج نہیں ہے تو کل ہو گی، آج ہے تو کل نہیں ہو گی، آج میرے پاس سب کچھ ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر کل کو مجھے بزنس میں لوز ہو جاتا ہے، میرا سارا بزنس ڈوب جاتا ہے، یہ دولت، یہ آسائشیں اگر میرے پاس نہ رہی تو کیا کرو گی؟؟ پھر وہی لڑائی اور اینڈ میں تنگ آ کر ڈائیورس !!

تو پھر بتاؤ رہو گی خوش؟ کبھی نہیں؟؟؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں اگر کسی سے شادی کرو تو ان دونوں ریزنز کو سائڈ میں رکھ کر شادی کرنا، ہمیشہ خوش رہو گی اینڈ ٹھینکس میرے بیٹے کے بارے میں اتنا سوچنے کیلئے، خوش رہو، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے، اب جا کر اپنا کام کرو۔۔۔" یوشع نے اپنی سیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

کون ہے وہ سر!! جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟" وہ جو مڑنے لگا تھا چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے وہ جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟ "

اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں ہے۔۔۔" یوشع نے نظریں چرائی۔۔۔۔

اب آپ کیوں نظریں چرا رہے ہیں؟؟" وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

جا کے اپنا کام کرو۔۔۔" نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔

آپ کی آنکھیں بالکل خالی ہے، ویرانی ہے آپ کی آنکھوں میں اور آپ کی آنکھیں دیکھ کر بس ایک ہی چیز پتا لگائی جا سکتی ہے کہ عشق میں ہارے ہوئے انسان ہیں آپ؟؟؟ "

میں نے کہا ناں جاؤ؟؟؟" اب کی بار یوشع نے تھوڑا غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

بتادے ناں سر اب کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ نے عشق کیا؟؟ کہاں رہتی ہے وہ؟ یا پھر کہیں وہ؟؟" عروج نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔ وہ چند لمحے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

زندہ ہے مگر کہاں ہے معلوم نہیں، کس حال میں ہے یہ بھی معلوم نہیں؟؟؟" اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے شاید یہ ہاتھوں کی لغزش کو کم کرنے کا ایک چھوٹا سا طریقہ تھا۔۔۔

اوووبے وفائی کر گئی ہے۔۔۔" عروج کو جہاں تک سمجھ آئی اس نے کہہ دیا۔۔۔

نہیں!!! اسے بے وفا مت کہو!!!" وہ بے وفا لفظ پر تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ بے وفا نہیں ہے۔۔۔" اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

اس نے بے وفائی نہیں کی، بے وفا تو میں ہوں، بے وفائی تو میں نے کی ہے، میں کر گیا اس کے ساتھ بیوفائی۔۔۔" وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔ عروج نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مگر کیوں؟؟؟"

یہ سب جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے۔۔۔" اس نے مزید غصے سے کہا تھا۔۔۔

کہاں تک سناؤں، کہاں تک سنو گی۔۔۔

تڑپ جاؤ گی جہاں تک سنو گی۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھو؟؟؟"

ہمم!!!پوچھو "!!!

آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے؟شادی بھی مرد کی ایک ضرورت ہوتی ہے، کیا آپ کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی بھی بیوی ہو؟ہادی کو پیار کرنے والی ماں ہو؟؟ "

مجھے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور ہادی کو پیار کرنے کیلئے اس کے اپنے بہت ہے۔۔۔ "

آپ ایک بار شادی کرلے، دیکھنا آپ کی یہ اداسی سب ختم ہو جائے گی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میری اداسی کبھی ختم نہیں ہو گی، بلکہ آنے والی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی، اسے یوشع یوسفزئی سے عزّت تو ملے گی مگر پیار، محبت میں اسے شاید کبھی نہ دے سکوں، وہ میرے دل میں کبھی نہیں آسکے گی، اس دل میں صرف میرا عشق پلتا ہے۔۔۔۔"اس نے دل پہ انگلی رکھ کر کہا۔۔۔

میں ہر جذبے سے خالی ہو گیا ہوں، ہر احساس سے عاری!!!میں اوپر سے تو دکھتا ہوں مگر اندر سے مر گیا ہوں، میں ایسے ہی رہوں گا، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں شادی کر کے آنے والی کی بھی زندگی خراب کر دوں، اس کی زندگی خراب ہو۔۔۔" عروج یک ٹک اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔

عورت کسی چیز میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی، عورت یہی چاہتی ہے کہ مرد کی ہر ایک چیز بس اسی کی ہو، وہ پورا پورا اس کا ہو، اس کے دل میں صرف وہ رہے اور کوئی دوسری عورت نہ ہو اور میں اپنی محبت کو اس دل سے کبھی نہیں نکال سکتا اور کبھی کسی دوسری عورت کو اس دل میں جگہہ نہیں دے سکتا۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔بنا کچھ کہے وہ واپس جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔وہ وہیں نظریں جھکائے کھڑا رہا۔۔۔

عروج دروازے پر رکی۔۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں اور اس کے ملنے کے بعد آپ کا ہر جذبہ، ہر احساس پھر سے بیدار ہو جائے، آپ پہلے کی طرح بن جائیں۔۔۔"اس نے بنا مڑے کہا۔۔۔وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

یوشع اسی دروازے کو کھڑا تکتا رہا نا جانے کتنی ہی دیر اور پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

اسے آنا ہوتا تو کب کی آجاتی وہ اب کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔"وہ حد سے زیادہ مایوس تھا۔۔۔۔

جانے والے بھی کبھی لوٹ کر آئے ہیں کیا؟ جو وہ آئے گی؟ اور اگر آ بھی گئی تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گی؟؟"اس نے خود سے پوچھا۔۔۔اس نے اداس دل کے ساتھ واپس اپنی چیئر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔۔

مگر اب یوشع واقعی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی آگے کس طرح چینج ہونے والی ہے؟کسی کی دعا یوشع کی زندگی میں کیا رنگ لے کر آنے والی ہے؟؟وہ اپنے مستقبل سے بے خبر اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔

اس وقت اسی شہر میں،اس آفس سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرے آفس "شاہ کمپنی" میں وہ اپنے سر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا ہے؟؟ "

ہاں المیرا یہ فائل ریڈ کر لو۔۔۔"انہوں نے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی۔۔۔

او کے سر میں کر لوں گی۔۔۔"المیرا نے فائل ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

اور کل کی میٹنگ کی بھی تیاری کر لینا،یاد ہے ناں کل پروجیکٹ فائنل کرنا ہے،تو کل تیار رہنا،ٹائم سے چلنا ہے۔۔۔ "

سر آپ کسی اور کو لے جائیں؟؟؟ "

سٹوپ اٹ المیرا!! صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے،میں نے نہیں جانا،کسی اور کو لے جائیں،مجھے یہ بتائے سیکرٹری آپ ہے یا کوئی اور؟؟؟ "

جی سر میں!!!"اس نے شرمندہ سا نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

تو میں اب دوبارہ نہ ناسنوں آپ سے، سیکرٹری آپ ہے تو آپ ہی جائے گی، اس فائل کو ریڈ کر لے، کل ہم چلیں گے، ناؤ یو کین گو۔۔۔ "شاہ صاحب غصے سے کہتے اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھے۔۔۔ اس نے ایک نظر اپنے سر کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک ادھیڑ عمر کے مرد تھے جو پینٹ کوٹ میں ملبوس سانولی رنگت کے ایک پر کشش مرد تھے۔۔۔

جی سر!!" المیرا ابھی روم سے باہر آئی۔۔۔ وہ اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب جہان نے راستہ روکا۔۔۔

کیا ہوا المیرا جی!! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے؟؟؟"

کل سر کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔"

اچھا وہ یوسفزئی کمپنی، جس کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کرنا ہے۔۔۔ "

جی وہی "!!!

تو آپ نہیں جانا چاہتی کیا؟؟" المیرا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟؟؟ "

آپ کے چہرے سے، آپ کیوں نہیں جانا چاہتی؟؟ "

)اب المیرا اسے کیسے بتاتی اپنے نہ جانے کی وجہ کو، اسے وہاں جانے سے پرو بلم نہیں تھی، اصل پرو بلم اس نام سے تھی جو اس کمپنی کا ہے، وہ دعا کر رہی تھی کی کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو(

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگ گئی ہے؟؟"

کچھ نہیں، بس یہی کہ چلی جاتی ہوں۔۔۔"المیرا نے جھوٹ بولا۔۔۔۔

مگر آپ جانا کیوں نہیں چاہتی تھی؟؟؟ "

نہیں کچھ نہیں، میں ذرا یہ فائل ریڈ کر لوں۔۔۔"وہ کہتی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔جہان حیرت کے مارے اس کی پشت کو تکے گیا۔۔۔۔

حیرت ہے انہیں اچانک کیا ہو گیا؟ کبھی نہیں جانا؟ کبھی جانا۔۔۔"وہ سوچ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے کرسی رکھے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا بہت فرصت سے باہر نیلے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔۔۔کھڑکی میں سے آتی ہوا اسے راحت بخش رہی تھی۔۔۔وہ اِس وقت سفید کُرتا شلوار میں تھا اور بے حد خوبصورت لگ رہا تھا مگر اس کی آنکھوں کی ویرانی قابلِ دید تھی۔۔۔۔اس کی آنکھوں میں تکلیف تھی۔۔۔

اسے اپنی بہن کا غم نہیں بھولتا تھا۔۔۔وہ بہت تکلیفیں سہہ کر اِس دنیا سے گئی تھی۔۔۔اس کا آخری کا خط جو اسے ملا تھا اُس نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

وہ اسکی لاڈلی چھوٹی گڑیا تھی مگر قسمت نے اسے چھین لیا۔۔۔اس کے جانے نے تقریباً سب کو ہی توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسے اپنی سگی بہن یاد آرہی تھی پھر اسے اپنی منہ بولی بہن بھی یاد آئی۔۔۔جو اسے بھائی بھائی کرتے نہیں تھکتی تھی۔۔۔اسے بہت مان ہوتا تھا۔۔۔وہ بھائیوں سے بڑھ کر اس کے فرض ادا کرتا تھا۔۔۔وہ دونوں اسے بے حد عزیز تھی مگر اس ایک رات میں سب کچھ بدل گیا۔۔۔وہ رات سب کی خوشیاں نگل گئی۔۔۔ اس کی بہن اپنے عشق میں جنونی ہو گئی تھی اور اس کا جنون سب جلا کر خاکستر کر گیا۔۔۔اس کی بہن کے جنون نے دو پیار کرنے والوں کو ہمیشہ کیلئے الگ کر دیا۔۔۔

وہ چاہ کر بھی اپنی بہن سے نفرت نہیں کر سکا۔۔۔وہ المیرا کو بھی کبھی نہیں بھول سکا۔۔۔وہ اسے آج بھی بہنوں کی طرح یاد آتی تھی۔۔۔

اس نے یوشع کے سامنے اسے ایک معمولی لڑکی بنا دیا تھا۔۔۔اسے خود بھی یہ جملہ کہتے تکلیف ہوئی تھی۔۔۔وہ یہ نہیں کہنا چاہتا تھا مگر اس نے مجبوری میں کہا تھا۔۔۔وہ چاہتا تھا یوشع اس کی یادوں سے نکل آئے۔۔۔

وہ یہ بھی جانتا تھا وہ کبھی اس کی یادوں سے نہیں نکل سکتا۔۔۔آج تک وہ خود بھی نہیں نکل سکا تھا تو وہ کیسے نکل جاتا؟؟

وہ بہت گہری نظروں سے باہر نیلگوں آسمان کو تک رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔

جس دن یوشع سدھر گیا نا میری جان یا یوشع نے ہنسنا، مسکرانا بند کر دیا تو اس دن ایک خلقت اداس ہو گی، تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی عمران!!!" اسے کئی سال پہلے یوشع کا کہا گیا جملہ یاد آیا۔۔۔اس نے اس دن بہت سنجیدگی سے یہ جملہ کہا تھا اور اس نے

صرف باتیں ہیں، خوشفہمیاں ہے" یہ کہہ کر ہوا میں اس جملے کو اُڑا دیا تھا مگر وہ کیا جانتا تھا کہ یوشع سچ میں اتنا سنجیدہ ہو جائے گا۔۔۔کئی سال پہلے سنجیدگی میں کہا گیا جملہ ایک روز حقیقت ہو جائے گا۔۔۔

یوشع کے خاموش اور اُداس ہونے سے خلقعت اُداس ہو جائے گی۔۔۔" وہ کہا جانتا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی صاف کی۔۔۔۔

وہ ہر تکلیف دہ منظر سوچ رہا تھا جب اسے اپنے عقب سے یوشع کی آواز سنائی دی۔۔۔اس نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ وہی کھڑا تھا کندھے جھکائے۔۔۔ٹوٹا اور بکھرا بکھرا سا۔۔۔وہ یوشع کو دیکھتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔یوشع اس کے قریب آیا۔۔۔

تُوں مجھ سے ناراض ہے؟؟؟" وہ بہت بکھرے لہجے میں علی کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا۔۔۔

میں کیوں ناراض ہو گا؟؟"وہ نظریں چرا گیا تھا شاید آنکھوں کی نمی چھپانا چاہ رہا تھا۔۔۔یوشع نے گہرے دکھ سے اس کو دیکھا اور آگے بڑھ کر خاموشی سے اس کے گلے سے لگ گیا۔۔۔علی نے سکون سے آنکھیں موندی۔۔۔اس کے گرد بازوؤں کا مضبوط حصار کیا۔۔۔

مجھے معاف کر دے میرے بھائی!!مجھے معاف کر دے۔۔۔۔"یوشع اس کے کندھے پر سر ٹکائے نم آواز کے ساتھ کہہ رہا تھا۔۔۔علی نے بھی ایک خاموش آنسو بہایا تھا۔۔۔

تُوں مجھے معاف کر دے، مجھے المیرا کے بارے میں اتنا نہیں بولنا چاہیے تھا، مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے مگر "!!!

خاموش ہو جا علی!!کچھ مت بول!!!"یوشع نے کہا تو وہ چپ ہو گیا۔۔۔وہ دونوں دوست خاموشی سے ایک دوسرے کے گلے لگے رہے۔۔۔دونوں کا دکھ بہت گہرا تھا اور انہیں ایک دوسرے کی ڈھارس بننا تھا۔۔۔یہ تھی ان کی پکی اور سچی دوستی!!!دونوں کو ایک دوسرے کا کندھا میسر تھا تو وہ کیسے نہ اپنے دکھ ہلکے کرتے۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اے کیا سوچ رہی ہو؟؟"ایمن نے عروج کے کندھے کو زور سے ہلایا۔۔۔

افففف کونسا زلزلہ آگیا ہے؟؟؟"عروج غصے سے چیخی۔۔۔

تم مجھے بتا رہی ہو یا میں جاؤں ؟؟؟ "

کیا سوچ سکتی ہوں یار یہی کہ سر کو کیسے پرپوز کروں ؟؟ "

اوووو اچھا پھر کیا سوچا تم نے ؟؟"

سوچ رہی ہوں کہ لَو لیٹر لکھ کر سر کے روم میں رکھ دوں ؟؟؟"

وہاں کیا آئیڈیا ہے۔۔۔"ایمن نے کلیپنگ کرتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔

اس سے زیادہ گھٹیا آئیڈیا نہیں ملا کیا تمھیں ؟؟"ایمن نے دانت پیس کر کہا۔۔۔۔

تو تم ہی بتا دو کہ کیسے پرپوز کروں سر کو اور ویسے بھی اس میں برائی کیا ہے ؟لو لیٹر لکھ دوں گی سر کو ؟؟؟"

ارے تم خود پرپوز کرو نا سر کو، فیس ٹو فیس جیسے فلموں، ڈراموں میں کرتے ہیں، گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر، ہاتھ میں گلاب کا پھول اور پھر کہہ دو آئی لو یو سر !!!"ایمن نے بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بتایا۔۔۔

ہاہاہا!! تمھارا میرے سے بھی زیادہ گھٹیا آئیڈیا ہے، اس طرح سے پرپوز، اس طرح کی حرکتیں لڑکے کرتے ہیں، لڑکیاں نہیں اور میں اس طرح سے کبھی پرپوز نہیں کروں گی، اس لئے اپنا آئیڈیا اپنے پاس رکھو۔۔۔۔"

کیوں تمھیں سر سے محبت نہیں ہے کیا؟؟؟"ایمن نے آئبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔۔

بہت ہے "!!!

تولوگ محبت میں اپنی جان کی بازی تک ہار دیتے ہیں اور تم گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر پرپوز نہیں کر سکتی، لعنت ہے تم پر۔۔۔"ایمن نے لعنت دی۔۔۔۔

یار کر تو دوں پرپوز مگر مجھے ڈر لگتا ہے؟؟؟"

اچھا کیسا ڈر؟؟؟"ایمن نے سینے پر بازو باندھتے پوچھا۔۔۔۔

یار یہی کہ سر نے اگر مجھے ریجیکٹ کر دیا یا پھر اگر سر کو میرا پرپوزل پسند نہ آیا تو؟؟؟"اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔۔

ہاں تو کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ، میں تمھیں بتاتی ہوں، اگر سر کو تمھارا پرپوزل پسند نہ آیا تو وہ زیادہ نہیں دو، چار تھپڑ تو لگا ہی دیں گے۔۔۔۔"عروج کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔اس نے حیرت کے مارے اپنے گال پہ ہاتھ رکھا جیسے اسے سچ مچ تھپڑ پڑ گیا ہو۔۔۔ایمن نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

اور دوسرا اگر سر نے تمھیں ریجیکٹ کیا تو زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا، تم نے دو دن کا روگ لگا کے بیٹھنا ہے اور تیسرے دن پھر کسی کو پرپوز کرنے کے پلان بنا رہی ہو گی، کیونکہ تمھارا تو یہی کام ہے، تمھیں تو آئے دن کوئی ناں کوئی پسند آ جاتا ہے، کل تمھیں کوئی اور پسند تھا آج تمھارا دل یوشع سر پہ آ گیا ہے اور کل پھر کسی اور پہ تمھارا دل آ جائے گا۔۔۔"ایمن نے طنز کے تیر چلائیں۔۔۔

جھوٹی میں نے ایسا کب کیا؟؟"عروج نے لڑاکا عورتوں کی طرح کمر پہ ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔۔

عروج میڈم میرا منہ نہ کھلواؤ اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولنا، میں تمھاری رگ رگ سے واقف ہوں۔۔۔ "

اچھاناں تم تو میری دوست ہو پیاری پیاری، یہ بات ہمارے درمیان تک ہی ٹھیک ہے، کیوں ایسی باتیں زبان پہ لا رہی ہو، دل میں رکھو۔۔۔" عروج نے گال کھینچ کر مسکا لگایا۔۔۔

اچھا تو بتاؤ کیسے پرپوز کرو گی؟؟"

عروج نے گال پہ انگلی رکھ کر سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔۔

ایک دم سے آنکھیں چمکی۔۔۔

سوچ لیا؟؟؟" اس نے چٹکی بجائی۔۔۔

کیا جلدی بتاؤ؟؟؟" ایمن نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

یہی کہ لَو لیٹر لکھ کر پرپوز کروں گی۔۔۔" اور ایمن کی ساری ایکسائیٹمنٹ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔۔۔

بھاڑ میں جاؤ تم، جو کرنا ہے کرو۔۔۔"

ایمن نے غصے سے کہا اور وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔۔۔۔

بس لَو لیٹر لکھوں گی، جو ہو گا دیکھا جائے گا، سیلیکشن یار ریجیکشن!!!" اس نے خود سے دل میں کہا اور اپنے کام میں بزی ہو گئی۔۔۔۔

جس گھر میں پہلے سناٹا چھایا رہتا تھا۔۔۔وہاں اب رونقیں لگ گئی تھی۔۔۔زاور اور ہادی کی کھکھلاہٹیں ان کی شرارتیں تھیں۔۔۔۔ذیان کے کبھی ہنسنے تو کبھی رونے کی آواز گونجتی۔۔۔

وہ دونوں ابھی یوشع کے ساتھ سکول سے آئے تھیں اور آتے ہی گھر کو سر پہ اٹھالیا تھا۔۔۔زینب نے کتنی مشکلوں سے ان دونوں کو چینج کروایا اور اب کھانا کھلانے میں سر کھپا رہی تھی۔۔۔

تم دونوں اب مار کھاؤ گے میرے سے، چپ چاپ بیٹھ کر اب کھانا کھا رہے ہو یا نہیں؟؟؟"

ہاہاہا!!!" دونوں ساتھ ساتھ ہنسے تھیں۔۔۔۔

بڑی ماما!!! ہمیں نہیں کھانا۔۔۔"ہادی کے ساتھ ساتھ زاور نے بھی اپنی ماما کو بڑی ماما کہا اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے لگے۔۔۔۔

زینب کا تو منہ ہی کھل گیا۔۔۔کل تک وہ زاور کی ماما تھی اور آج بڑی ماما۔۔۔۔

زینب نے زاور کا کان پکڑ کر مروڑا۔۔۔۔

کیا کہا!!! ذرا دوبارہ کہنا؟؟؟ "

آآآآ!!! ماما!!! ماما چھوڑے!! درد ہو رہا ہے۔۔۔ "

ہاہاہا!!!" ہادی نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہمم!!! اب بولو گے بڑی ماما؟؟؟"

نہیں؟؟؟"زینب نے کان چھوڑا۔۔۔

زاور کرسی سے نیچے اترا۔۔

بڑی ماما؟؟؟"زاور نے زور سے چیخ کر کہا اور اس سے پہلے وہ زینب سے تھپڑ کھاتا اس نے سامنے سے آتے علی کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔

علی نے بھی ان کی تکرار سن لی تھی۔۔۔فوراً نیچے جھکتے زاور کو گود میں اٹھایا۔۔۔

کیا ہے بھئی تمھیں؟کیوں تنگ کر رہی ہو میرے معصوم بچوں کو؟؟؟ "

استغفر اللہ آپ کے بچے اور وہ بھی معصوم!!لاحولا والا قوۃ!!!"زاور اور علی دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پہ ہاتھ مار کر ہنسے۔۔۔

کتنی دیر سے کہہ رہی ہوں کھانا کھالو مگر مجال ہو جو اتنا سا بھی کھایا ہو۔۔۔ "

ہاہاہا!!یہ تم سے کھائے گا بھی نہیں،یہ بس اپنے بابا سے کھاتا ہے،ہے ناں بیٹا؟؟؟"زاور نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔یوشع بھی علی کے ساتھ ہی تھا۔۔۔

آج اسے یہ گھر واقعی گھر لگ رہا تھا۔۔۔اس گھر میں صرف دو افراد نہیں تھیں ایک پوری فیملی تھیں۔۔۔

یوشع نے پیچھے سے ہادی کے گدگدی کی جس سے وہ اور ہنسنے لگا۔۔۔یوشع نے اس کے سر پہ پیار کیا۔۔۔

کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہو؟ کیوں بڑی ماما کو تنگ کر رہے ہو؟؟؟"یوشع نے یہ پوچھتے ہوئے چیئر سنبھالی۔۔۔

علی نے بھی زاور کو چیئر پر بٹھایا اور خود بھی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔

بابا!! آپ کے بغیر کیسے کھا سکتا ہوں، آپ ہی تو کھلاتے ہیں۔۔۔"اس نے ایک بار پھر معصومیت سے کہا۔۔۔یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔۔۔

زینب نے کھانا سرو کرنا شروع کیا۔۔۔

یوشع نے روٹی کا نوالا بنا کر میرو کے منہ میں دیا۔۔۔

علی نے بھی زاور کے ساتھ یہی عمل کیا۔۔۔ذیان سو گیا تھا۔۔۔

زینب بھی منہ بسورتے کھانا کھانے لگی۔۔۔

زاور نے زینب کو زبان دیکھائی جواباً اس نے بھی دیکھائی۔۔۔ہنسی مزاق میں کھانے کا اختتام کیا گیا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ہر طرف سینڈ، لوہا، راڈ، شیشے، لکڑیاں بکھری ہوئی تھیں۔۔۔

المیرا جہان کے ساتھ اس بلڈنگ کا جائزہ لے رہی تھی جو جہان کی خود کی ماڈل کی ہوئی تھی۔۔۔

اٹس سچ آ بیوٹیفل!!!"المیرا نے کھلے دل سے تعریف کی۔۔۔

بس اللہ پاک ساتھ دے، کامیابی دے۔۔۔" جہان نے دعا کی۔۔۔

ان شا اللہ کامیابی ضرور ملے گی، بہت جلد ترقی کریں گے آپ "!!!

آمین!!!!بس اب یہ جلدی سے تیار ہو جائے ویسے تو کام بہت تیزی سے چل رہا ہے یہاں اور جلدی ہو جائے تاکہ سارا سیٹ اپ کر سکوں۔۔۔ "

کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے آپ کو "میں حاضر ہوں۔۔۔"

ٹھینک یو سو مچ المیرا جی!!! آپ نے یہ کہا میرے لئے یہی بہت ہے، میں سچ میں بہت خوش نصیب ہوں آپ جیسی لائف پارٹنر مجھے ملنے جا رہی ہے۔۔۔" المیرا نے اپنا سر نفی میں ہلایا۔۔۔

خوش نصیب تو میں ہوں۔۔۔" اس نے دل میں اعتراف کیا تھا۔۔۔

یا پھر اللہ پاک مجھ پر بہت مہربان ہے۔۔۔" المیرا نے نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔

آئی تھینک ہمیں اب چلنا چاہیے۔۔۔" اس نے جہان سے کہا۔۔۔

جی بالکل آئے چلیں مگر پہلے آئسکریم کھائیں گے اور اس کے بعد گھر اور آپ بالکل بھی منع نہیں کرے گی۔۔۔ "

وہ ہنسی!!!اوکے!!!" اور ان دونوں نے اس بڑی سی بلڈنگ سے باہر کھڑی جہان کی گاڑی کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

جہان کی ڈیزائن کی ہوئی بلڈنگ سچ میں بہت خوبصورت تھی۔۔۔کافی حد تک تو بلڈنگ تیار بھی ہو گئی تھی سارے کام ایک ساتھ ہی کیے جا رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع ابھی آفس آیا تھا۔۔۔سب ادب سے کھڑے ہو کر سلام کر رہے تھیں۔۔۔۔وہ سب کے سوالوں کا سر کے خم سے جواب دیتا آگے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

گلاس ڈور دھکیل کر روم میں داخل ہوا۔۔۔قدم قدم چلتا اپنی چیئر کی طرف آیا۔۔۔۔

سامنے میز پہ رکھا خوبصورت وائٹ کلر کے پھولوں کا بوکے اٹھا کر ناک کے قریب لے جا کر اس کی خوشبو کو اپنی روح میں اتارا۔۔۔بوکے کو واپس میز پہ رکھا۔۔۔کرسی پہ بیٹھ کر بوکے کے ساتھ رکھے ریڈ کلر کے ہارٹ شیپ سائز کارڈ کو اٹھایا۔۔باہر نام نہیں لکھا تھا۔۔۔

بنا کسی جذبات کے اس نے کارڈ کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔۔

چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے پاک تھا۔۔۔۔کارڈ کے اینڈ میں نام لکھا ہوا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں سکیڑ کر ایک بار پھر نام کی تصدیق کی۔۔۔۔

کارڈ کو بند کر کے میز پہ رکھا۔۔۔کرسی کی بیک سے ٹیک لگاتے اپنے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسلا اور کچھ سوچ کر انٹر کام سے نمبر ڈائل کیا۔۔۔

پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے ریسیور تھامے تھامے ٹیک لگائی۔۔۔ وہ گلاس ڈور سے باہر سب کو کام کرتا دیکھنے لگا۔۔۔

روم میں آؤ۔۔۔" تین حرفی جملہ کہہ کر ریسیور واپس رکھ دیا۔۔۔۔

وہ اپنی سیٹ سے اٹھی۔۔۔ آخر کار وہ گھڑی آ ہی گئی تھی جس کا اسے انتظار تھا۔۔۔ بے قابو ہوتے دل کو قابو میں کرتی چیونٹی کی سی چال چلتی وہ روم کے باہر پہنچی۔۔۔۔

یوشع اندر بیٹھا عروج کی ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نوک کرنے کیلئے ابھی ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ نوک کرنے سے پہلے اندر آجانے کا حکم سنایا گیا۔۔۔۔

وہ ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔ اسی چیونٹی کی سی چال چلتی یوشع کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا؟؟؟" اس نے نظریں جھکائے رکھی۔۔۔ وہ کھڑی دونوں ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔ نظریں اٹھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ کام تو کر دیا تھا مگر اب ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں سر تھپڑ ہی نہ مار دے، ایمن کی بات سچ ہی نہ ہو جائے۔۔۔

کافی دیر یوشع اسے یوہی دیکھتا رہا پھر کارڈ ہاتھ میں اٹھایا۔۔۔۔

کیا ہے یہ سب مس عروج!!!" عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا اور واپس نظریں جھکا لی۔۔۔۔

تو کب سے پسند کرتی ہے آپ مجھے ؟؟" عروج نے ایک بار پھر نگاہ اٹھائی اور بولی تو پورے اعتماد کے ساتھ !!!!

سر آئی تھینک !!میں نے اپنے دل کی ساری بات اس کارڈ میں لکھ دی ہے، آپ اس کارڈ کو ریڈ کر لے۔۔۔"اب کی بار اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

وہ ہنوز ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھا رہا۔۔۔

پڑھ لیا ہے، تو اب کتنا ہی اچھا ہو جو سب اس کارڈ میں لکھا ہے، وہ منہ سے بھی اظہار کر دیا جائے؟ تو اب شروع کرو سب کہنا، جو پوچھوں گا سیدھا سیدھا جواب دو گی۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مجھ سے محبت کب ہوئی؟؟؟"

پہلی نظر میں جب آپ کو ایک سال پہلے اس آفس میں دیکھا تھا، دیکھتے ہی آپ کو اپنا دل دے بیٹھی۔۔۔ "

مجھ سے شادی کر کے کیا ملے گا، یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک چار سال کا بیٹا بھی ہے میرا پھر بھی شادی کرنا چاہتی ہو؟؟؟ "

میں جانتی ہوں آپکا بیٹا ہے، میں پھر بھی تیار ہوں، میں ہادی کو ماں کا پیار دوں گی، سگی ماؤں سے بڑھ کر پیار کروں گی ہادی کو، آپ کو بھی خوش رکھوں گی۔۔۔"اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔۔۔

اور میں کیسے یقین کر لوں کہ ہادی کے ساتھ کبھی غیروں والا سلوک نہیں کیا جائے گا؟؟"

آپ مجھ پر بھروسہ کریں، آپ شادی کریں عمل کر کے دکھانا میرا کام ہے۔۔۔ "

مجھ سے محبت ہے یا میری دولت سے ؟؟؟" یہ وہ سوال تھا جس پہ چند لمحوں کیلئے خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔

آپ سے ؟؟؟ "

تو جواب دینے میں اتنی دیر کیوں لگائی ؟؟؟" اس نے آئبرو اچکائی۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ کارڈ کو واپس میز پر رکھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔۔

جھوٹ !!! تمھیں مجھ سے محبت نہیں ہے ؟ اور یہی حقیقت ہے۔۔۔" عروج نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا اور پھر غصہ چڑھا۔۔۔

آئی رئیلی لو یو "!!!

اچھا مگر مجھے تمھاری آنکھوں میں کوئی محبت جیسا جذبہ نہیں نظر آیا۔۔۔" عروج نے بے اختیار نظریں جھکا گئی۔۔۔

کیا ہوا ؟ اب کیوں نظریں جھکا رہی ہو ؟؟؟" وہ خاموش رہی۔۔۔ وہ اپنی جگہہ سے اٹھ کر قدم قدم چلتا عروج کے قریب آیا۔۔۔

عروج نے نگاہ اٹھا کر یوشع کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

تم بہت اچھی ہو، ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو، حتیٰ کے خوبصورت بھی ہو اور ینگ بھی ہو، تم میں کسی چیز کی کمی نہیں ہے، لیکن تم مجھ سے بھی زیادہ ایک اچھا انسان ڈیزرو کرتی ہو، کسی ایسے سے شادی کرو جس سے واقعی تمھیں محبت ہو، میرے ساتھ شادی کا مطلب خود کی زندگی کو ٹوٹلی برباد کرنا ہے، اِس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ "

مجھے سچ میں آپ سے محبت "!!!

نہیں!!!"یوشع نے بیچ میں اس کی بات کاٹی۔۔۔

تمہیں مجھ سے تمھیں محبت نہیں ہے، تو میں اِس شادی کرنے کی کیا ریزن لوں، ہینڈسم ہوں اس وجہ سے شادی کرنی ہے یا میری دولت کی وجہ سے ؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

عروج!!اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک بھی ریزن ہے ناں تو یقین کرو زندگی میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی، اور پتا ہے وہ کیسے ؟؟"یوشع نے سوالیہ نظروں سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔۔

چلو میں بتا دیتا ہوں، فرض کرو اگر میں تم سے شادی کر بھی لیتا ہوں اور کل کو خدانخواستہ اگر میرا ایکسیڈینٹ ہو جاتا ہے، میرا فیس خراب ہو جاتا ہے، میری خوبصورتی آج کی طرح نہ رہی تو کیا ہو گا؟ تمھارا مجھ سے دل بھر جائے گا، تمھیں کوئی خوبصورت مرد چاہیے ہو گا اور اگر قسمت سے کوئی مل جائے گا تو اینڈ

میں ڈائیورس!! کیونکہ انسان کی خوبصورتی ساری زندگی تو ایک جیسی نہیں رہتی، ایک نہ ایک دن وقت کے ساتھ ساتھ ختم لازمی ہوتی ہے، ساری زندگی تو انسان ایک جیسا نہیں رہتا ناں۔۔۔

اینڈ سیکنڈ ریزن ویلتھ یعنی دولت!!

یہ دولت بھی آنی جانی چیز ہے، آج نہیں ہے تو کل ہو گی، آج ہے تو کل نہیں ہو گی، آج میرے پاس سب کچھ ہے، کسی چیز کی کمی نہیں ہے، اگر کل کو مجھے بزنس میں لوز ہو جاتا ہے، میرا سارا بزنس ڈوب جاتا ہے، یہ دولت، یہ آسائشیں اگر میرے پاس نہ رہی تو کیا کرو گی؟؟ پھر وہی لڑائی اور اینڈ میں تنگ آ کر ڈائیورس!! تو پھر بتاؤ رہو گی خوش؟ کبھی نہیں؟؟؟ اس لئے میں کہہ رہا ہوں اگر کسی سے شادی کرو تو ان دونوں ریزنز کو سائڈ میں رکھ کر شادی کرنا، ہمیشہ خوش رہو گی اینڈ ٹھینکس میرے بیٹے کے بارے میں اتنا سوچنے کیلئے، خوش رہو، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے، اب جا کر اپنا کام کرو۔۔۔" یوشع نے اپنی سیٹ کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔

کون ہے وہ سر!! جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟" وہ جو مڑنے لگا تھا چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

میں نے پوچھا کون ہے وہ جس سے آپ عشق کرتے ہیں؟؟ "

اس نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا۔۔۔

کوئی نہیں ہے۔۔۔" یوشع نے نظریں چرائی۔۔۔۔

اب آپ کیوں نظریں چرا رہے ہیں؟؟"وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

جا کے اپنا کام کرو۔۔۔"نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔

آپ کی آنکھیں بالکل خالی ہے، ویرانی ہے آپ کی آنکھوں میں اور آپ کی آنکھیں دیکھ کر بس ایک ہی چیز پتا لگائی جا سکتی ہے کہ عشق میں ہارے ہوئے انسان ہیں آپ؟؟؟ "

میں نے کہاں جاؤ؟؟؟"اب کی بار یوشع نے تھوڑا غصے سے کہا تھا۔۔۔

بتا دے ناں سر اب کون ہے وہ خوش نصیب جس سے آپ نے عشق کیا؟؟ کہاں رہتی ہے وہ؟ یا پھر کہیں وہ؟؟"عروج نے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔وہ چند لمحے اس ڈھیٹ لڑکی کو دیکھتا رہا پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔

زندہ ہے مگر کہاں ہے معلوم نہیں، کس حال میں ہے یہ بھی معلوم نہیں؟؟؟"اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی پاکٹ میں ڈالے شاید یہ ہاتھوں کی لغزش کو کم کرنے کا ایک چھوٹا سا طریقہ تھا۔۔۔

اووو بے وفائی کر گئی ہے۔۔۔"عروج کو جہاں تک سمجھ آئی اس نے کہہ دیا۔۔۔

نہیں!!! اسے بے وفا مت کہو!!!"وہ بے وفا لفظ پر تڑپ اٹھا تھا۔۔۔

وہ بے وفا نہیں ہے۔۔۔"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

اس نے بے وفائی نہیں کی، بے وفا تو میں ہوں، بے وفائی تو میں نے کی ہے، میں کر گیا اس کے ساتھ بیوفائی۔۔۔"وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔عروج نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

مگر کیوں؟؟؟"

یہ سب جاننا تمھارے لئے ضروری نہیں ہے۔۔۔"اس نے مزید غصے سے کہا تھا۔۔۔

کہاں تک سناؤں، کہاں تک سنو گی۔۔۔

تڑپ جاؤ گی جہاں تک سنو گی۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھو؟؟؟"

ہمم!!!پوچھو "!!!

آپ شادی کیوں نہیں کرنا چاہتے؟شادی بھی مرد کی ایک ضرورت ہوتی ہے، کیا آپ کو ضرورت محسوس نہیں ہوتی؟کیا آپ نہیں چاہتے کہ آپ کی بھی بیوی ہو؟ہادی کو پیار کرنے والی ماں ہو؟؟ "

مجھے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور ہادی کو پیار کرنے کیلئے اس کے اپنے بہت ہے۔۔۔ "

آپ ایک بار شادی کرلے، دیکھنا آپ کی یہ اداسی سب ختم ہو جائے گی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

میری اداسی کبھی ختم نہیں ہو گی، بلکہ آنے والی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی، اسے یوشع یوسفزئی سے عزّت تو ملے گی مگر پیار، محبت میں اسے شاید کبھی نہ دے سکوں، وہ میرے دل میں کبھی نہیں آسکے گی، اس دل میں صرف میرا عشق پلتا ہے۔۔۔"اس نے دل پہ انگلی رکھ کر کہا۔۔۔

میں ہر جذبے سے خالی ہو گیا ہوں، ہر احساس سے عاری!!! میں اوپر سے تو دکھتا ہوں مگر اندر سے مر گیا ہوں، میں ایسے ہی رہوں گا، اس لئے میں نہیں چاہتا کہ میں شادی کر کے آنے والی کی بھی زندگی خراب کر دوں، اس کی زندگی خراب ہو۔۔۔" عروج یک ٹک اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔

عورت کسی چیز میں شراکت برداشت نہیں کر سکتی، عورت یہی چاہتی ہے کہ مرد کی ہر ایک چیز بس اسی کی ہو، وہ پورا پورا اس کا ہو، اس کے دل میں صرف وہ رہے اور کوئی دوسری عورت نہ ہو اور میں اپنی محبت کو اس دل سے کبھی نہیں نکال سکتا اور کبھی کسی دوسری عورت کو اس دل میں جگہہ نہیں دے سکتا۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔بنا کچھ کہے وہ واپس جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔وہ وہیں نظریں جھکائے کھڑا رہا۔۔۔

عروج دروازے پر رکی۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں اور اس کے ملنے کے بعد آپ کا ہر جذبہ، ہر احساس پھر سے بیدار ہو جائے، آپ پہلے کی طرح بن جائیں۔۔۔" اس نے بنا مڑے کہا۔۔۔ وہ دروازے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔

یوشع اسی دروازے کو کھڑا تکتا رہا نا جانے کتنی ہی دیر اور پھر نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

اسے آنا ہوتا تو کب کی آجاتی وہ اب کبھی نہیں آئیں گی۔۔۔" وہ حد سے زیادہ مایوس تھا۔۔۔۔

جانے والے بھی کبھی لوٹ کر آئے ہیں کیا؟ جو وہ آئے گی؟ اور اگر آ بھی گئی تو کیا وہ مجھے معاف کر دیں گی؟؟" اس نے خود سے پوچھا۔۔۔ اس نے اداس دل کے ساتھ واپس اپنی چیئر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔۔۔

مگر اب یوشع واقعی نہیں جانتا تھا کہ اس کی زندگی آگے کس طرح چینج ہونے والی ہے؟ کسی کی دعا یوشع کی زندگی میں کیا رنگ لے کر آنے والی ہے؟؟ وہ اپنے مستقبل سے بے خبر اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔۔

اس وقت اسی شہر میں، اس آفس سے چند کلو میٹر کے فاصلے پر دوسرے آفس "شاہ کمپنی" میں وہ اپنے سر کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

جی سر آپ نے بلایا ہے؟؟ "

ہاں المیرا یہ فائل ریڈ کر لو۔۔۔"انہوں نے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی۔۔۔

اوکے سر میں کر لوں گی۔۔۔"المیرا نے فائل ہاتھ میں پکڑی۔۔۔

اور کل کی میٹنگ کی بھی تیاری کر لینا، یاد ہے ناں کل پروجیکٹ فائنل کرنا ہے، تو کل تیار رہنا، ٹائم سے چلنا ہے۔۔۔"

سر آپ کسی اور کو لے جائیں؟؟؟"

سٹوپ اٹ المیرا!! صبح سے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، میں نے نہیں جانا، کسی اور کو لے جائیں، مجھے یہ بتائے سیکرٹری آپ ہے یا کوئی اور؟؟؟"

جی سر میں!!!"اس نے شرمندہ سا نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

تو میں اب دوبارہ نہ ناسنوں آپ سے، سیکرٹری آپ ہے تو آپ ہی جائے گی، اس فائل کو ریڈ کر لے، کل ہم چلیں گے، ناؤ یو کین گو۔۔۔"شاہ صاحب غصے سے کہتے اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھے۔۔۔اس نے ایک نظر اپنے سر کو دیکھا۔۔۔

وہ ایک ادھیڑ عمر کے مرد تھے جو پینٹ کوٹ میں ملبوس سانولی رنگت کے ایک پرکشش مرد تھے۔۔۔

جی سر!!"المیرا ابھی روم سے باہر آئی۔۔۔وہ اپنے کیبن کی طرف جا رہی تھی جب جہان نے راستہ روکا۔۔۔

کیا ہوا المیرا جی!! آپ کچھ پریشان لگ رہی ہے؟؟؟"

کل سر کے ساتھ ایک میٹنگ میں جانا ہے۔۔۔"

اچھا وہ یوسفزئی کمپنی، جس کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کرنا ہے۔۔۔ "

جی وہی "!!!

تو آپ نہیں جانا چاہتی کیا؟؟"المیرا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

آپ کو کیسے پتا چلا؟؟؟ "

آپ کے چہرے سے، آپ کیوں نہیں جانا چاہتی؟؟ "

)اب المیرا اسے کیسے بتاتی اپنے نہ جانے کی وجہ کو، اسے وہاں جانے سے پروبلم نہیں تھی، اصل پروبلم اس نام سے تھی جو اس کمپنی کا ہے، وہ دعا کر رہی تھی کی کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو(

کیا ہوا؟ کیا سوچنے لگ گئی ہے؟؟"

کچھ نہیں، بس یہی کہ چلی جاتی ہوں۔۔۔"المیرا نے جھوٹ بولا۔۔۔۔

مگر آپ جانا کیوں نہیں چاہتی تھی؟؟؟ "

نہیں کچھ نہیں، میں ذرا یہ فائل ریڈ کر لوں۔۔۔"وہ کہتی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔ جہان حیرت کے مارے اس کی پشت کو تکے گیا۔۔۔۔

حیرت ہے انہیں اچانک کیا ہو گیا؟ کبھی نہیں جانا؟ کبھی جانا۔۔۔"وہ سوچ میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

شام کا وقت تھا۔۔۔یوشع گھر پہنچا۔۔ عجلت میں گاڑی سے اتر کر گھر کے اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔وہ لاؤنج میں پہنچا جہاں علی اور زاور دونوں ہی صوفوں پر بیٹھے پریشان لگ رہے تھیں۔۔۔ علی نے ذیان کو بھی گود میں لیا ہوا تھا۔۔۔

کہاں ہے ہادی؟؟؟"اس نے جلدی میں پوچھا۔۔۔ علی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

وہ اپنے روم!!!"وہ جواب سنے بغیر اوپر کی طرف سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔۔۔

)وہ اپنے آفس روم میں بیٹھا کام میں بزی تھا آج یوشع سکول بھی نہیں گیا تھا ہادی کو لینے کیلئے علی ہی جا کر لے آیا تھا۔۔۔۔

یوشع کا فون رنگ ہوا۔۔۔ سویٹ ہارٹ کالنگ لکھا تھا کال اٹھائی گئی۔۔۔ علی کی کال تھی جس میں وہ گھبرایا ہوا تھا۔۔۔ علی نے بتایا۔۔۔۔

ہادی جب سے سکول سے آیا ہے، کسی سے بھی کوئی بھی بات نہیں کر رہا ہے، بس ماہی کی تصویر کو لے کر بیٹھا مسلسل رو رہا ہے، کھانا بھی نہیں کھا رہا۔۔۔ "

یوشع کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اس نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔۔۔جو پانچ کا وقت بتا رہی تھی۔۔۔

اسے سکول سے آئے تین گھنٹے ہو گئے ہیں اور وہ جب سے رو رہا ہے، تمھیں اب خیال آرہا ہے کہ تم مجھے اب بتاؤ؟؟"یوشع نے غصے سے کہا۔۔۔

یار ہم اسے چپ کروانے کی کوشش!!!"یوشع نے غصے سے سنے بغیر کال کاٹ دی اور سب کام یوہی چھوڑ کر گاڑی کی چابی اٹھا کر جلدی سے آفس سے نکل گیا۔۔وہ بہت تیز ڈرائیو کر کے گھر پہنچا تھا(

وہ اپنے روم میں داخل ہوا جہاں پہ زینب بیڈ پر بیٹھی اسے چپ کروانے کی کوشش کر رہی تھی اور وہ خود اپنی ماں کی تصویر کو لے کر بیٹھا اب بھی رو رہا تھا۔۔۔

ہادی!!!"یوشع نے پکارا تو زینب نے مڑ کر دیکھا جہاں یوشع دروازے میں کھڑا تھا۔۔وہ قدم قدم چلتا قریب آیا زینب بیڈ سے نیچے اتر کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

یوشع یہ جب سے آیا ہے۔۔۔ "

آپ باہر جائے میں دیکھ لیتا ہوں۔۔"اس نے ہادی کی سوجھی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر کہا۔۔۔وہ بھی کچھ بولے بغیر باہر کی طرف بڑھ گئی لیکن دروازے پہ اب علی اور زاور بھی کھڑے تھیں۔۔ذیان کو گود میں لیا ہوا تھا۔۔وہ بھی وہی کھڑی ہو گئی۔۔۔یوشع بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

ہادی نے اپنی ماں کی تصویر کو سینے سے لگایا۔۔۔

یوشع نے دو انگلیوں سے ٹھوڑی سے پکڑ کر ہادی کا چہرہ اوپر کیا جہاں زار و قطار آنسو بہہ رہے تھیں۔۔۔۔

اتنی دیر سے رونے کی وجہ سے اب تو سسکیاں سی بندھ گئی تھی۔۔۔بڑی گہری براؤن آنکھیں چھوٹی سی ناک اور پھولے ہوئے سے گلابی گال رونے کی وجہ سے لال ہو گئے تھیں۔۔۔اس کا پورا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔۔

یوشع نے شوز اتارے اور اوپر بیڈ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھا۔۔۔

یوشع نے ہادی سے ماہی کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں لے کر تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

آج پھر ماما کو یاد کیا جا رہا ہے؟؟؟" اس نے ہادی کی طرف دیکھ کر کہا جس کے آنسو گود میں رکھے ہاتھوں پر گر رہے تھیں۔۔۔۔ہادی نے سر جھکائے رکھا۔۔۔یوشع نے دوبارہ سے تصویر کو دیکھا۔۔۔۔

دیکھا ماہی!! میں آج پھر اپنا وعدہ پورا نہیں کر سکا۔۔۔" یوشع نے کہنا شروع کیا اور ہادی نے فوراً جھکا سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔۔یوشع اب ہادی کو نہیں دیکھ رہا تھا وہ بس ماہی کی تصویر سے مخاطب تھا۔۔۔۔

میں نے صرف ایک پرومس کیا تھا تم سے، صرف ایک اور دیکھو وہ بھی میں پورا نہ کر سکا، آج ایک بار پھر میرا پرومس ہمارے بیٹے کی وجہ سے ٹوٹ گیا، میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ کبھی ہادی کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دوں گا، تم نے کہا تھا میں ہمیشہ ہمارے بیٹے کا خیال رکھوں اسے کبھی تمھاری یاد نہ آنے دوں، کبھی ہادی کی آنکھوں میں تمھیں یاد کرتے ہوئے آنسوں نہ آئے مگر دیکھو میں غلط تھا، میرا پرومس ٹوٹ گیا، تمھیں پتا ہے ماہی؟؟ "

یوشع تصویر کو دیکھتے ہوئے بات کر رہا تھا اور ہادی یک ٹک یوشع کا چہرہ تکتا اس کی باتوں کو بہت غور سے سن رہا تھا کیونکہ اسے اپنی ماں کی باتیں سننا پسند تھا۔۔۔

ہمارے بیٹے نے بھی مجھ سے ایک پرومس کیا تھا کہ وہ تمھیں یاد کر کے کبھی نہیں روئیں گا، مجھے لگتا تھا ہمارا بیٹا اپنی باتوں پر قائم رہتا ہے، وہ جو کہتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے مگر دیکھو؟ میں یہاں بھی غلط تھا، ہادی نے بھی اپنا پرومس توڑ دیا، یہ مجھے ہمیشہ رو کر تکلیف دیتا ہے۔۔۔" ہادی کی آنکھوں سے آنسوں نکلنا بند ہو چکے تھیں۔۔۔ یوشع کی بھی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

یوشع نے ہادی کو دیکھا۔۔۔۔

آپ نے اپنا پرومس توڑ دیا؟؟؟" یوشع نے بس اتنا کہا تھا۔۔۔

بابا میری ماما کیوں نہیں ہے؟؟" اور وہ یوشع کے سینے سے لگ کر اونچی آواز میں رونے لگا تھا۔۔۔ یوشع نے تصویر کو بیڈ پر رکھ کر ہادی کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کر کے اسے خود میں بھینچا۔۔۔

پیچھے کھڑے علی اور زینب کی بھی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی بہن بہت چھوٹی عمر میں اِس دنیا سے چلی گئی تھی۔۔۔۔ غم تھا کہ کم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔۔

یوشع کے دل میں درد اٹھا۔۔۔ گلے میں گلٹی سی ابھری۔۔۔

بابا میری ماما کیوں نہیں ہے؟؟؟"

زینب نے علی کی گود سے ذیان کو لیا اور روم سے نکل گئی۔۔۔

زاور بھی وہی کھڑا رہا۔۔۔ علی نے بھی وہی کھڑے دونوں بازوں سینے پر باندھ کر دروازے سے ٹیک لگائی۔۔۔

بابا میں نہیں رو رہا۔۔۔"ہادی اپنے آنسو صاف کرتا یوشع سے دور ہٹا۔۔۔

آئی پرومس بابا!!میں اب ماما کو یاد کر کے نہیں روؤں گا، میں رو کر آپ کو بھی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔"

یوشع نے ہادی کے سر پر پیار کیا اور ایک بار پھر اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

علی نے اپنی آنکھیں رگڑ کر ان میں آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔زاور بیڈ پر چڑھ کر بیٹھا۔۔۔

یوشع نے زاور کے بال بگاڑتے ہادی کو خود سے دور کیا۔۔۔

اب بتاؤ؟ کیا ہوا تھا؟ کس نے آپ سے کیا کہا جس کی وجہ سے آپ اتنا روئے ہو؟؟؟ "

میں بتاتا ہوں چھوٹے پاپا ہادی کیوں رو رہا تھا؟؟؟"وہ آگے ہو کر بیٹھا۔۔۔

بتاؤ؟؟؟"زاور نے بتانا شروع کیا۔۔۔

سکول بریک ٹائم:

ہادی اور زاور دونوں اپنے ہم عمروں کے ساتھ فٹ بال کھیلنے میں مصروف تھیں اور ایک سائڈ پہ تیرہ چودہ سال کے بچے کھڑے باتیں کرنے میں مصروف تھیں جب ہادی کی بال اُڑتی ہوئی ان لڑکوں میں سے ایک

لڑکے کی کمر پہ لگی۔۔۔ہادی زاور دونوں ہی بال کو لینے بھاگے تھیں۔۔۔اس لڑکے نے مڑ کر بال اپنے ہاتھوں میں اٹھالی۔۔۔

بھائی یہ بال ہماری ہے، ہمیں دے دیں۔۔۔"ہادی نے پیار سے کہا تھا۔۔۔

وہ لڑکے شکل سے ہی آوارہ اور بگڑے ہوئے لگ رہے تھیں۔۔۔۔

اووو اچھا تمھاری ہے، ہمت ہے تو لے کر دیکھاؤ۔۔۔ "

اس لڑکے نے بال ہنستے ہوئے دوسرے لڑکے کو پکڑوائی۔۔۔

آس پاس دوسرے بچوں کا رش بھی لگنا شروع ہو گیا تھا۔۔

بھائی بال دے دیں۔۔۔"اب کی بار زاور نے کہا تھا۔۔۔

تم چپ کرو، تم سے بات نہیں کی ہم نے، ہم اس ہادی سے بات کر رہے ہیں۔۔۔۔ "

اوئے یار سنا ہے اس کا باپ اس سکول کا ٹرسٹی ہے۔۔۔ "

انہی میں سے ایک لڑکے نے کہا تھا۔۔۔

اوئے یار اور تم سب کو پتا ہے؟ اس بیچارے کی تو ماں بھی نہیں ہے۔۔۔۔"بال پکڑے لڑکے نے کہا اور نیچے گھٹنوں کے بل ہادی کے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

یہ لو بال بال لینی تھی نہ تم نے چُھٹکے۔۔۔"اس نے بال ہادی کی طرف بڑھائی۔۔۔ہادی نے بال کو چپ چاپ لینا چاہا مگر اس نے ایک بار پھر بال پیچھے کر دی۔۔۔

نہ نہ اب اتنی بھی کیا جلدی ہے، آخر کو کمر پہ بال لگی ہے، بدلا تو لینا ہے ناں۔۔۔ "

سوری بھائی غلطی سے لگ گئی تھی، سوری!!!"ہادی کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھیں۔۔۔

ارے ارے دیکھو یہ تو رونے لگا، نہ نہ بچے روتے نہیں ہے۔۔۔ "

نیچے بیٹھے لڑکے نے ہادی کے جبڑے کو بھینچا باقی لڑکے قہقہہ لگانے لگیں۔۔۔

چھوڑو ہادی کو۔۔۔"زاور نے ننھے ہاتھوں سے ہادی کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔اپنے چھوٹے ہاتھوں سے اس لڑکے کو مارنے لگا مگر اس نے زاور کو بھی دھکا دے دیا تھا۔۔۔

سب کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھیں ان بچوں میں سے ایک نکل کر دوسری طرف بھاگا۔۔۔

چھوڑے مجھے۔۔۔"ہادی نے بھی خود کو چھڑوانے کی کوشش کی۔۔۔

بابا!!!"ہادی نے روتے ہوئے پکارا۔۔۔لڑکے نے جبڑا چھوڑا۔۔۔

ہادی زور زور سے رونے لگا۔۔۔

بچے تو اپنی ماں کو پکارتے ہیں اپنی تکلیف میں، تم باپ کو پکار رہے ہو۔۔۔ "

ارے اسے کیا پتا ہو گا ماں کی محبت کا، اس کی تو ماں ہی نہیں ہے۔۔۔" اب کی بار تیسرے لڑکے نے کہا۔۔۔ وہ اس کا مزاق اڑا رہے تھیں۔۔۔

یہ تو بیچارہ مسکین ہے، بن ماں کا بچہ !! چچ چچ چچ !!!" ان لڑکوں نے افسوس کیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں یہ سب ؟؟" سر کی آواز پر چاروں لڑکوں نے چونک کر سر کو دیکھا۔۔۔ ان کو ڈانٹ کر وہاں سے سب کو بھیجا گیا۔۔۔

یوشع کی آنکھیں ضبط کے مارے سرخ ہونے لگی تھی۔۔۔ اس نے ہادی کے بال سنوار کر سر پر پیار کیا۔۔۔ ہادی کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

اس نے سوچ لیا تھا اس نے اب آگے کیا کرنا ہے ؟؟؟

اتنے میں ملازمہ کھانے کی ٹرے ہاتھ میں لیے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

صاحب یہ کھانا زینب بی بی نے بھیجا ہے ہادی بابا کیلئے۔۔۔" علی نے ٹرے اپنے ہاتھ میں لے کر ملازمہ کو واپس بھیج دیا۔۔۔ علی نے ٹرے یوشع کے پاس رکھی۔۔۔

یوشع نے ہادی کو خود سے دور کیا۔۔۔

کسی کی بھی بات کو دل پہ نہیں لیتے، میر ا بیٹا تو بہت بہادر ہے ناں۔۔۔" ہادی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اور کیا ہوا اگر ہمارے پاس ماما نہیں ہے تو؟؟" اس نے ہادی کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔۔
ہمارے پاس بابا تو ہے، جو مجھے ماما اور بابا دونوں کا پیار دیتے ہیں۔۔۔" ہادی کی آنکھوں میں جھانک کر
کہا۔۔۔ یوشع نے اس کے سر کو چوما۔۔۔ ہادی نے اپنا سر ایک بار پھر ہاں میں ہلایا۔۔۔
ہم پچھلے تین گھنٹوں سے کوشش میں لگے ہوئے تھیں کہ شاید اب چپ ہو جائیں مگر تم نے چند باتوں میں
اسے چپ کروا دیا، اگر مجھے پتا ہوتا کہ یہ صرف تم سے سنبھلے گا تو میں تمھیں پہلے ہی کال کر کے
بلا لیتا۔۔۔ "
اٹس اوکے !! میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔" یوشع نے ہادی کے ہاتھوں پر پیار کیا۔۔۔
جاؤ زاور آپ اپنا اور ہادی کا بیگ لے کر آؤ، ہوم ورک کرتے ہیں پھر پارک چلیں گے اور واپسی پہ آئسکریم
بھی کھائیں گے۔۔۔ "
سچی چھوٹے پاپا!!!" زاور نے ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھا۔۔۔
ہاں جاؤ!!" اور وہ فوراً بیگ لینے کیلئے بھاگا تھا۔۔۔
علی اب تو سمجھ آگئی ہو گی تمھیں میں اپنے بچے کو اکیلا سنبھال سکتا ہوں۔۔۔" اس نے ہادی کے منہ میں
نوالا ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ علی بس چپ رہا۔۔۔
یوشع نے ہادی کو کھانا کھلایا ہوم ورک کرنے کے بعد وہ چاروں پارک کی طرف روانہ ہو گئیں۔۔۔۔۔

ہر بار کی طرح اس بار بھی یوشع نے ہادی کو سنبھال لیا تھا۔۔۔

جب سے زاور آیا تھا ہادی نے پارک جانا بہت کم کر دیا تھا۔۔۔وہ دونوں دن بھر گھر میں ہی کھیلا کرتے تھیں۔۔۔ہادی جب بھی جاتا اسے بس المیرا کی یاد آتی اس کی نگاہیں بس المیرا کو ہی ڈھونڈتی رہتی تھی مگر المیرا کبھی نظر نہ آئی۔۔۔

اپنی انگیجمنٹ کے بعد سے المیرا نے بھی پارک جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

یوشع پرنسپل کے آفس میں ریوالونگ چیئر پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔۔۔

سامنے خالد صاحب اس سکول کے پرنسپل شرمندہ سے بیٹھے نظر آرہے تھے۔۔۔

میں ایک بار پھر آپ سے معذرت کرتا ہوں آج کے بعد دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ "

میرے والد اس سکول کے ٹرسٹی تھے،ان کے بعد میں یہاں کا ٹرسٹی ہوں،میرا بیٹا اس سکول میں پڑھتا ہے،اس سکول کے چار آوارہ لڑکوں نے میرے بیٹے کو بن ماں کا بچہ ہونے کا طعنہ دیا ہے اور آپ یہاں میرے سامنے بیٹھے صرف معذرت کر رہے ہیں؟؟"یوشع نے غصے سے کہا۔۔۔

ایم سو سوری سر!!!بٹ یو بلیو می!!ہم نے ان بچوں کو بہت ڈانٹا تھا،ان کو پنیش بھی کیا تھا،انفیکٹ ان کے پیرنٹس کو بلا کر ان کے بچوں کی حرکتوں کے بارے میں بھی بتایا ہے۔۔۔ "

وہ چاروں بچے مجھے اس سکول میں نظر نہیں آنے چاہیے؟؟؟"یوشع نے میز پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں انہیں فائر کر دوں گا۔۔۔ "

آپ کی بہتری اسی میں ہو گی، آج کے بعد میر ہادی کو کوئی کچھ بھی نہیں کہے گا، خالد صاحب "!!!

وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے شیشے کی میز پر جمائی اور ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔۔

آپ کیلئے اور آپ کے اِس سکول کیلئے یہی بہتر ہو گا کہ میر ہادی کو کوئی کچھ نہ ہی کہے اگر آج کے بعد میرے بیٹے کی آنکھوں میں آنسو آپ کے اس سکول کی وجہ سے آئے یا اس سکول میں کسی نے بھی ہادی کو کچھ کہا یا اس کو بلاوجہ تنگ کیا۔۔۔"یوشع نے انگلی وارن کرنے کے والے انداز میں اٹھائی۔۔۔۔

آپ کیلئے اور آپ کے اس سکول کیلئے یا اس کیلئے جو ہادی کو بلاوجہ تنگ کریں گا یا اسے رلائے گا تو بالکل اچھا نہیں ہو گا کسی کیلئے بھی۔۔۔۔"

جی!! آپ بے فکر رہے، آج کے بعد ہادی کو کوئی تنگ نہیں کرے گا۔۔۔۔ "

یاد رکھیے گا خالد صاحب نہ ہی ہادی کو کچھ بولا جائیں گا اور نہ ہی زاور کو، میں اپنی باتیں بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔۔۔"اس نے غصے سے کہتے کرسی سے ٹیک لگالی۔۔یوشع نے ٹائم دیکھا۔۔۔۔

دونوں بچوں کو بلا دیں، چھٹی کا ٹائم ہو گیا ہے، میں انہیں ساتھ لے کر جا رہا ہوں۔۔۔"

جی ابھی بلا دیتا ہوں۔۔۔" پرنسپل نے کال ملا کر دونوں بچوں کو لانے کا کہا۔۔۔

یوشع نے گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔۔۔

بچے آ گئے تھیں۔۔۔

بابا!!!" وہ دونوں یوشع کو دیکھ کر خوش ہوئے تھیں۔۔۔ یوشع نے چیئر پر بیٹھے بیٹھے اپنی بانہیں دونوں بچوں کیلئے پھیلا دی تھی۔۔۔ وہ دونوں اس کی بانہوں میں سما گئے تھیں۔۔۔ یوشع نے باری باری دونوں کے سر کو چوما پھر ہادی کو گود میں اٹھاتا چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

خالد صاحب سے مصافحہ کرتے آئندہ دھیان رکھنے کا کہہ کر زاور کا ہاتھ پکڑ کر وہ پرنسپل کے آفس سے باہر نکل گیا۔۔۔

یوشع بچوں کو گھر چھوڑ کر ابھی علی کے ساتھ آفس آیا تھا۔۔۔ میٹنگ سٹارٹ ہونے میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا۔۔۔ وہ دونوں یوشع کے روم میں بیٹھے ایک فائل کو ڈسکس کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ اپنے باس کی گاڑی سے اتری۔۔۔ باہر کھڑے ہو کر اس بڑی کمپنی کو دیکھا اور نظر بورڈ پہ ٹھہر گئی جس پہ بڑے سنہری الفاظ میں یوسفزئی کمپنی لکھا تھا۔۔۔

کاش یہ کمپنی اس کی نہ ہو۔۔۔" دل سے دعا مانگتے اس نے قدم اندر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔

اپنے روم میں یوشع بھی کانفرنس روم میں جانے کیلئے تیار کھڑا تھا۔۔اس نے فائل کو ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔۔علی بھی ساتھ ہی کھڑا تھا۔۔۔

اس نے پہلا قدم اندر رکھا تھا۔۔۔

یوشع نے بے اختیار کسی احساس کے تحت چونک کر سامنے وال گلاس کی طرف دیکھا اور پھر دیکھتا ہی چلا گیا۔۔۔

ایک عجیب سا احساس تھا جیسے کسی بہت اپنے کے آنے کا منتظر ہو۔۔۔۔

وہ اپنے اس تسلسل سے علی کے چٹکی بجانے سے باہر نکلا۔۔۔

کیا ہوا بھائی کہاں کھو گئے ہو؟؟"اس نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔

کچھ نہیں "!!!

مگر آج ایک بار پھر یوشع کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔۔۔۔مال کے بعد آج دوسری بار ایسا ہوا تھا۔۔۔

اتنے میں ڈورنوک کرتی ایمن روم میں داخل ہوئی۔۔۔اس کی پہلی نظر سامنے کھڑے علی پر گئی۔۔۔علی نے سمائل پاس کی۔۔۔

اس دن کے بعد سے آج ایمن نے علی کو دیکھا تھا۔۔۔علی کو اگنور کرتی وہ یوشع کو بتانے لگی۔۔۔۔

سر وہ شاہ انڈسٹری کے اونر کی سیکرٹری آگئی ہے، شاہ صاحب نہیں آئے، اس نے بتایا ہے کہ ان کی صبح طبیعت اپ سیٹ ہو گئی تھی، اس وجہ سے وہ نہیں آسکے، وہ اکیلی آئی ہے، انہیں کانفرنس روم میں بٹھا دیا ہے، آپ بھی آجائیں۔۔۔۔"

ہمم اوکے !!! ہم آتے ہیں۔۔۔۔" ایمن اپنے ہاتھ میں کچھ ضروری فائل اٹھاتی روم سے باہر نکل گئی۔۔۔

اگر طبیعت اپ سیٹ تھی تو میٹنگ کینسل کر دینی تھی، کل کر لیتے؟؟؟" علی نے کہا۔۔۔

کوئی بات نہیں یار !! ہم ان کی سیکرٹری سے ہی ڈسکس کر لیں گے باقی کانفرنس کال پہ شاہ صاحب سے ڈسکس کر لیں گے اور ویسے بھی میں اب چاہتا ہوں یہ پروجیکٹ جلد از جلد سٹارٹ ہو جائے، بہت دن سے بیچ منجھدار میں لٹکا ہوا ہے اور ویسے بھی فائل ہی سائن کرنی ہیں تو وہ سیکرٹری بھی کروا سکتی ہے۔۔۔۔ "

ہاں یہ تو ہے۔۔۔" علی نے سر ہلایا۔۔۔

اب چلو !!!" اور وہ دونوں بھی آگے پیچھے روم سے باہر نکل گئے۔۔۔۔

وہ راہداری سے گزرتے ہوئے کانفرنس روم کی طرف بڑھ رہے تھیں جیسے جیسے میٹنگ روم قریب آتا جا رہا تھا۔۔۔ ہر قدم پر ہر آہٹ پر یوشع کے دل کی دھڑکن بھی بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔۔

ایسا کیوں ہو رہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھا؟؟؟

اور اندر بیٹھی المیرا کا بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔ دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ تیز تھی۔۔۔

کون ہو گا؟ کس سے سامنا ہو گا؟ کیا بات کرنی ہے؟؟؟" اسی پریشانی میں وہ بھی گھری ہوئی تھی۔۔۔

علی کے فون کی گھنٹی بجی۔۔۔

یوشع تم چلو، میں آتا ہوں کال سن کر۔۔۔" وہ اب میٹنگ روم کے باہر کھڑا تھا۔۔۔ اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے دل کو مسلا۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہے؟؟" ایمن نے پوچھا۔۔۔

ہمم!!" وہ چند فائلز ہاتھ میں تھامے کھڑی تھی۔۔۔

وہ بلیو فائل کہاں ہے؟؟"

وہ بھی لانی تھی کیا؟؟؟" ایمن نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

وہی تو لانی تھی، تمہارا دھیان کہاں ہے؟؟؟"

نہ غصہ تھا اور نہ ہی نرمی۔۔۔۔

سوری سر میں ابھی لے آتی ہوں۔۔۔"

یوشع نے ایک فائل اپنے ہاتھ میں لی۔۔۔ ایمن فائل لینے کو دوڑی۔۔۔۔

یوشع نے ایک نظر علی پر ڈالی جو فون پہ بات کرنے میں مصروف تھا۔۔۔

اس نے گہری سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا۔۔۔ اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر گھمایا۔۔۔

کلک کی آواز پر المیرا نے ہتھیلی مسلی۔۔۔

یوشع نے دروازہ کھول کر قدم اندر رکھا۔۔۔یوشع نے اس لڑکی کی پشت کو دیکھا۔۔۔وہ لمحے بھر میں ٹھٹکا پھر خیالوں کو جھٹک کر اس نے اپنے قدم اندر کی طرف بڑھا دیئے۔۔۔

ایم سو سوری!!!مجھے تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔۔"وہ فائل کو دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔

اور۔۔۔۔۔۔یہ آواز۔۔۔۔۔یہ خوشبو۔۔۔۔یہ گھمبیر لہجہ۔۔۔۔

وہ اِس آواز کو۔۔۔اِس خوشبو کو۔۔۔۔اور اِس لہجے کو۔۔۔۔وہ لاکھوں۔۔۔۔کروڑوں۔۔۔کی بھیڑ میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔۔

سو۔۔۔۔۔آخر کار وہ وقت۔۔۔وہ گھڑی۔۔۔۔۔آ ہی گئی تھی جس سے وہ دور بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

اس کا ڈر سچ ثابت ہو گیا تھا۔۔۔باہر کھڑے ہو کر مانگی گئی دعا قبول نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

المیرا اپنی سیٹ سے حیرت کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔یوشع فائل پہ نظر جماتا المیرا کے سامنے رکھی کرسی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

المیرا نے نظریں اٹھا کر اس نوجوان کو دیکھا اور عین اسی وقت یوشع نے بھی فائل سے نظر ہٹا کر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں حیرانگی در آئی۔۔۔۔بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔۔۔۔

وہ چند لمحے ایسے ہی بے یقینی کی کیفیت میں ایک دوسرے کو دیکھتے رہیں۔۔۔۔

یوشع کے ہاتھ سے فائل چھوٹ کر نیچے میز پر گری مگر وہ ویسے ہی کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں۔۔۔

آج کتنے سالوں بعد وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تھیں۔۔۔ دونوں کی آنکھوں میں ایک دوسرے کو دیکھتے نمی اُبھری۔۔۔

جتنی چاہت سے تجھ کو دیکھا ہے۔۔۔

اتنی چاہت سے میں نے کچھ نہیں دیکھا۔۔۔

اپنی آنکھوں میں دیکھ لینے دو۔۔۔

میں نے مدت سے کچھ نہیں دیکھا ہے۔۔۔۔

یوشع کی آنکھوں میں معذرت۔۔۔ چھوڑ کے جانے کی تکلیف۔۔۔ چاہت۔۔۔ اور پتا نہیں کیا کچھ تھا؟؟؟

دوسری طرف بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔۔

المیرا کی آنکھوں میں بھی دکھ۔۔۔ تکلیف۔۔۔ اپنی اس محبت میں کسی دوسرے کو شریک کر کے شرک کرنے کی تکلیف۔۔۔۔

بڑی گہری براؤن آنکھیں بڑی کالی گہری آنکھوں میں جھانکتی رہی۔۔۔۔

وہ اسے چُھو کر محسوس کرنا چاہتا تھا مگر ڈر رہا تھا۔۔۔ کہیں یہ خواب ہوا تو ٹوٹ جائے گا اور وہ کہیں ہوا میں خوشبو کی مانند تحلیل ہو جائیں گی۔۔۔۔

وہ کافی دیر یوہی کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں اور پھر۔۔۔۔

المیرا پیچھے کو نفی میں سر ہلاتی ہٹی۔۔۔ وہ الٹے قدموں پیچھے کی طرف یوشع کو دیکھتے قدم بڑھا رہی تھی اور وہ وہیں ساکن سا کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔

دونوں کے الفاظ تھے کہ جیسے ختم ہو گئے تھیں بس آنکھیں ایک دوسرے سے حالِ دل بیان کرنے کیلئے کافی تھی۔۔۔۔

یوشع نے خواہش کی کہ کاش!!! یہ وقت یہی رک جائیں اور وہ اسے کہیں نہ جانے دیں، وہ اس کے سامنے سٹیچو ہو جائے اور وہ ساری زندگی اسے دیکھتا رہے اپنی آخری سانس تک بنا پلک جھپکائے۔۔۔۔

وہ آج بھی ویسی ہی تھی جیسے چند سال پہلے تھی۔۔۔۔

وہ دروازے تک پہنچ گئی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو نکلنا جاری ہو گئے تھیں۔۔۔۔

وہ یک دم تیزی سے مڑی۔۔۔ دروازے کے ہینڈل کو گھمایا۔۔۔ کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔۔۔۔

وہ باہر نکلنے لگی تھی کہ خود کے پکارے جانے پر رکی۔۔۔ آخر کار اس نے اسے پکار لیا تھا۔۔۔۔۔

المیرا!!!"اس نے وہیں کھڑے کھڑے دکھ سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔ایک ہاتھ دیوار پر اور دوسرے سے ہینڈل کو تھاما ہوا تھا۔۔۔۔

المیرا کے دل نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اسے جا کے گلے لگا لے، اسے محسوس کر سکے، اسے بتائے کہ اس کے بغیر یہ ماہ و سال کتنے تکلیف میں گزرے ہیں۔۔۔ "

اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور نظر دیوار پہ رکھے ہاتھ پر انگلی میں جہان کی پہنائی ہوئی رنگ پر پڑی۔۔۔ جہان کا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا۔۔۔

مجھے شدت سے انتظار ہے المیرا جی بس ایک اُس دن کا جب آپ صرف میرے لئے سجے گی، میرے نام کی مہندی کو اپنی ہتھیلیوں میں سجا کر مُٹھی کو بند کر لے گی اور آپ اس دن میرے کان میں سرگوشی کر کے کہے کہ جہان آپ صرف میرے ہیں، صرف اور صرف میرے اور میں بس آپ کی۔۔۔"المیرا نے ایک بار پھر سختی سے آنکھیں میچی۔۔۔۔

میری یہ خواہش پوری ہو گی ناں المیرا جی!!!"اس وقت اس نے کتنے مان سے پوچھا تھا۔۔۔۔

اس کی ساری خواہشیں دم توڑ گئی تھی۔۔۔یوشع اسے ملا بھی تو کب؟جب وہ خود کسی اور کی ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔

المیرا!!!"اب تک ناراض ہو؟؟؟"اس نے بے بسی سے پوچھا تھا۔۔۔ایک موتی ٹوٹ کر یوشع کی آنکھوں سے نکل کر داڑھی میں جذب ہو گیا۔۔۔

المیرا بنا کچھ کہے نفی میں سر ہلاتی روم سے نکل گئی اور وہ وہیں کھڑا اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔وہ آج ایک بار پھر اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔۔۔دل کی دنیا ایک بار پھر ہلا گئی تھی۔۔۔پہلے بھی وہ اسے چھوڑ گئی تھی اور آج ایک بار پھر وہ اسے اکیلا کر گئی۔۔۔اس سے بات تک نہیں کی تو کیا وہ وہ اب تک اسے گنہگار سمجھتی ہے؟؟عشق میں شرک کرنے والا سمجھتی ہے؟؟؟"ایک اور موتی آنکھ سے برسا تھا۔۔۔دل میں شدید درد کی ٹیس اُٹھی تھی اتنی کہ برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔وہ بے اختیار اپنے دل کو تھامتا نیچے کی طرف جھکا تھا۔۔۔

باہر کھڑے علی کا بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔وہ بھی باہر سکتے کی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔اس نے المیرا کو روم سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا۔۔۔

اس نے چند پل باہر رک کر علی کو دیکھا اور بنا کچھ کہے روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

کبھی اس پر بھائیوں جیسا مان ہوتا تھا اسے اور آج وہ کچھ بھی کہے بغیر کوئی شکوہ کئے بغیر چلی گئی تھی۔۔۔

علی نے بھی خواہش کی کہ کاش وہ اِس پل کو اُس وقت کو واپس موڑ سکتا جہاں سب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوش تھیں مگر گزرا ہوا وقت بھی کبھی لوٹ کر آیا ہے کیا؟؟

یوشع کے کانوں میں کل عروج کی دی ہوئی دعا گونجی۔۔۔۔

میں دعا کروں گی آپ کو آپ کا عشق مل جائے، اس سے آپ کی ملاقات ہو جائیں۔۔۔"کسی کی دعا اتنی جلدی بھی رنگ لے آتی ہے اسے یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وہ ہارنے کے سے انداز میں کرسی پر ڈھے سا گیا تھا۔۔۔۔سارا ماضی کسی فلم کی طرح آنکھوں کے سامنے چلنے لگا تھا۔۔۔۔

دعاؤں کا کوئی رنگ نہیں ہوتا مگر جب یہ رنگ لاتی ہے تو زندگی میں رنگ بھر جاتے ہیں۔۔۔۔

تو کیا اس کی زندگی میں بھی رنگ بھریں گے ؟؟؟"

کیا سچ میں ایک بار پھر سے ؟؟ یا بچے کچے رنگ بھی ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائیں گے ؟؟

آج مدت بعد دیدار یار ہوا تھا۔۔۔

وہی رستہ وہی گلیاں جہاں مجھے پیار ہوا تھا۔۔۔۔

دیکھا تجھے تو یاد آئے وہ بیتے ہوئے لمحے !!!

جب پیار کے جذبات کا اظہار ہوا تھا۔۔۔۔

کیسے بھول جاؤں تیری بھیگی بھیگی نگاہوں کو !!!!

انہیں جھیل سی آنکھوں میں تو میں گرفتار ہوا تھا۔۔۔۔

وہ تو چھوڑ گئی نگاہیں پھیر کے !!!

میں ہی رسوا سرِ بازار ہوا تھا۔۔۔

اس دن سے بھٹک بھٹک کے جی رہا ہوں میں !!!

جس دن سے بیوفا میرا یار ہوا تھا۔۔۔

"چھ سال پہلے"

ماضی~:

براؤن پینٹ، براؤن شرٹ، براؤن کوٹ، براؤن شوز، ایک ہاتھ میں برینڈڈ واچ، دوسرے ہاتھ میں بینڈز وغیرہ پہنے، دودھیا رنگت، فرنچ کٹ داڑھی، مغرور ناک، بڑی گہری براؤن آنکھیں، بالوں کو جیل سے نفاست کے ساتھ سیٹ کیے وہ اپنے آفس میں غصے سے اِدھر سے اُدھر ٹہلتا چکر کاٹ رہا تھا اور بار بار ہاتھ میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھتا کسی کے آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔

پاس ہی ایک لڑکی سر جھکائے مؤدبانہ انداز میں کھڑی دل میں "آلتو جلالتو" کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ کچھ نہیں معلوم تھا آج ان کا باس کسی کی بھی کلاس لگا دے۔۔۔ یہاں کام کرنے والا ہر ایمپلائی اپنے باس کے غصے سے واقف تھا۔۔۔ ان کا باس کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہے ویسے تو وہ سب معاملات

میں سب کے ساتھ اچھا ہے مگر جب کام کی بات آتی تو وہ اکثر جلاد بن جاتا تھا۔۔۔کام کے معاملے میں وہ کسی کی کوئی غلطی برداشت نہیں کرتا اور جس سے غلطی ہو جائے بس پھر اس کا اللہ حافظ !!!

وہ غصے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتا اپنے غصے کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور پاس ہی ایک اور نوجوان کھڑا تھا علی جو اس کا دوست کم بھائی زیادہ تھا۔۔۔اسکو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

یار یوشع کول ڈاؤن !! کیوں اتنا ہائپر ہو رہا ہے، وہ معاملہ اب ختم ہو تو گیا ہے۔۔۔" علی سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

ہونہہ معاملہ ختم ہو گیا، اس نے یہ غلطی کی تو کیسے کی ؟ اب بس بہت ہو گیا اور تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو ؟ جاؤ جا کے دیکھو وہ میڈم صاحبہ آئی ہے یا نہیں !! بولا کے لاؤ اسے۔۔۔" یوشع نے غصے سے زینب کو دیکھ کر کہا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

اوو وہیلو !! ذرا آرام سے یہ میری سیکرٹری ہے۔۔۔" علی نے اس کو یاد دہانی کروائی۔۔۔یوشع نے غصے سے آنکھیں چھوٹی کر کے علی کو گھورا جواباً علی نے بھی اسے انہی خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

زینب فوراً المیرا کو بلانے کیلئے باہر بھاگی تھی۔۔۔

وہ جو ابھی آفس آئی تھی۔۔۔ایک تو لیٹ ہو گئی تھی اور دوسرا اسے معلوم ہے آج اس کی سر سے خیر نہیں۔۔۔اس کا جلاد باس آج اس کو نہیں چھوڑے گا۔۔۔انہی سوچوں میں گم اپنے کیبن کی طرف بڑھ

رہی تھی جب زینب کی آواز پر رکی۔۔۔وہ ایڑھیوں کے بل پیچھے مڑی اس نے زینب کو دیکھا جو کڑے تیوروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔۔

کہاں تھی تم اب تک؟ تمھیں معلوم ہے آج سر کتنے غصے میں ہیں صرف تمھاری وجہ سے وہ صبح آٹھ بجے کے آفس آئے ہوئے ہیں اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آفس کو سر پہ اٹھایا ہوا ہے، صرف تمھاری وجہ سے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے مجھے ان کا غصہ برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔"وہ غصے سے کہے جا رہی تھی۔۔۔۔

اور اب تم چلو سر بلا رہے ہیں۔۔۔۔ "

یار زینب!!!"اس نے بیچارگی سے کہا۔۔۔۔

بس المیرا میں کچھ نہیں سنوں گی، غلطی تم سے ہوئی ہے تو اس کو فیس بھی تم کرو گی کیونکہ میں اب مزید یوشع سر کا غصہ برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔۔"وہ اپنی کہتی المیرا کی سنے بغیر آگے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

وہ بھی دل میں 'آلتو جلالتو' کا ورد کرتی زینب کے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

یار یوشع اب بس بھی کر دے، آج پہلی بار ایک ہی تو غلطی ہوئی ہے اس سے اور تُوں اس کے پیچھے پڑ گیا ہے، اس سے پہلے کونسا المیرا نے کبھی کسی شکایت کا موقع دیا ہے، اب بس کر میرے بھائی اور دیکھ تجھے اسے ڈانٹنا ہو تو تُوں بے شک ڈانٹ لیں مگر یار کم ڈانٹنا، تجھے پتا ہے وہ بہت چھوٹے دل کی ہے، ذرا ذرا سی بات پر بہت جلدی رونے لگ جاتی ہے۔۔۔"وہ المیرا کی سائڈ لینے میں مصروف تھا۔۔۔

علی عمران!! تمھیں کچھ زیادہ فکر نہیں ہو رہی ہے المیرا میڈم کی، آخر معاملہ کیا ہے؟ ہمیں بھی تو پتا چلے۔۔۔"یوشع نے مشکوک نظریں علی پہ ڈالی۔۔۔

لاحولا!!زیادہ فالتو مت بکو، میں نے بس ایسے ہی بولا ہے۔۔۔" اتنے میں زینب ڈور نوک کرتی گلاس وال دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

سر!!المیرا آگئی ہے۔۔۔۔" پیچھے پیچھے المیرا بھی روم میں پریشان اور معصوم سی شکل بنا کر داخل ہوئی تھی۔۔۔

اس نے سامنے کھڑے اپنے دونوں باس کو دیکھا جس میں سے ایک خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے برعکس علی اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں پر سکون رہنے کیلئے کہہ رہا تھا۔۔۔ڈرتے ڈرتے المیرا نے سلام کیا۔۔۔۔

آیئے المیرا جی!! آئیں!!ہم تو کب سے آپ ہی کا ویٹ کر رہے ہیں کہ المیرا جی آئے گی تو ہم ان سے بات کریں گے مگر المیرا میڈم تو ہماری باس ہے اور ہم ان کے ورکر، جو ہم اپنے باس کے آنے کا صبح آٹھ بجے سے انتظار کر رہے ہیں۔۔۔" وہ طنز کے تیر چلا رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ بعد میں اس کی خیر نہیں ہونی۔۔۔۔

ہونہہ تو میں نے کہا تھا کہ صبح آٹھ بجے ہی آفس آ کے بیٹھ جائے میرے انتظار میں۔۔۔"المیرا منہ ہی منہ میں بڑبڑائی جو یوشع اور زینب کو تو سمجھ نہیں آئی مگر پاس کھڑے علی نے اس کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی۔۔۔ اس نے بہت مشکلوں سے اپنا قہقہہ روکا وہ اس وقت ہنس کر اپنی شامت بھی نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔۔

یہ کیا منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی ہو المیرا میڈم؟؟؟"

یوشع کے ایک دم پوچھنے پر المیرا گڑبڑائی۔۔۔

کچھ_کچھ نہیں سر!!!"اس نے اٹکتے اٹکتے جواب دیا۔۔۔

تو مس المیرا آپ ذرا بتانا پسند کریں گی کہ آپ سے یہ غلطی کیوں ہوئی؟ آپ جانتی ہے آپ کی اس غلطی کی وجہ سے ہمیں لاکھوں کا لوز ہو سکتا تھا۔۔۔"اس نے بہت غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

سوری سر!!میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا، وہ بس ایک ہی دم سے ہو گیا تھا ایم سو سوری!!!"المیرا نے نظریں جھکا کر کہا پھر اس نے ایک نظر یوشع پہ ڈالی پھر نظریں جھکالی۔۔۔وہ اس کے غصے سے ڈر گئی تھی۔۔۔۔

یوشع نے المیرا کی آنکھوں میں آئی نمی کو دیکھا۔۔۔آخر علی کی بات سچ ہو ہی گئی تھی وہ ہلکا سا ڈانٹنے پر ہی رونے لگ گئی تھی۔۔۔

دیکھئیے مس المیرا!!!یہ آپ کی فرسٹ اینڈ لاسٹ مسٹیک سمجھ کر آپ کو معاف کر رہا ہوں کیونکہ مجھے اپنے کام میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی نہیں چاہیے ہوتی۔۔۔"اس کا پہلے والا غصہ کم ہو گیا تھا۔۔۔

آپ نے آج سے پہلے کبھی کوئی شکایت کا موقع نہیں دیا، اس لئے میں آپ کو زیادہ کچھ نہیں کہہ رہا ہوں، بٹ نیکسٹ ٹائم بی کیئر فل، یہ غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے ورنہ آپ اپنا بندوبست کہیں اور کر لیں، نیکسٹ ٹائم ایسی کوئی غلطی ہوئی تو آپ کو فائر کر دیا جائے گا، ہمارے پاس اور بھی بہت سے قابل ایمپلائیز ہے جو آپ کی جگہہ کام کر سکتے ہیں، ناؤ یو کین گو!!!!"یوشع یہ بول کر اپنی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔۔اس نے شکوہ کناہ نظروں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ بے اختیار نظریں جھکا گیا۔۔۔

وہ دل ہی دل میں یوشع کو کوستی روم سے نکل گئی۔۔۔زینب بھی اس کے پیچھے چلی گئی۔۔۔۔

اب بس علی وہاں کھڑا اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔۔۔

یوشع نے کندھے اچکائے۔۔۔۔

کیا ہوا؟ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟"

مل گئی تمھارے دل کو تسکین اسے رلا کر، تھوڑا اور ڈانٹ لیتے اور تسکین حاصل کر لیتے۔۔۔"علی بھڑکا تھا۔۔۔

غلطی کی ہے تو ڈانٹ بھی برداشت کرنی ہو گی، صرف سیکرٹری ہے، میری باس نہیں ہے جو سر کا تاج بنا کر اپنے سر پہ سجالوں۔۔۔" علی نے آئبرو اچکائی۔۔۔

جیسے یہ سب تم کہہ رہے ہو یوشع یوسفزی!!! تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔

اس نے ایک خفگی بھری نگاہ یوشع پر ڈالی اور پھر وہ بھی روم سے نکل گیا۔۔۔۔

یوشع نے ایک ٹھنڈی آہ بھر کر کرسی کی بیک سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

وہ اب ڈسٹرب ہو چکا تھا کام اس سے نہیں ہو گا۔۔۔۔

یوسفزئی جو کراچی کے جانے مانے مشہور بزنس ٹائیکون تھے۔۔۔ کتنی ہی برانچز ان کے انڈر کام کرتی تھی۔۔۔ یوسفزئی ایک بھرپور شخصیت کے مالک تھے۔۔۔ اوپر سے بالکل چٹان جیسے مگر اندر سے وہ ایک چھوٹا نرم سا دل رکھنے والے ایک رحم دل اور زندہ دل انسان تھے۔۔۔ وہ سب کی مدد اس طرح سے کرتے تھیں کہ کسی دوسرے کو معلوم بھی نہیں پڑتا تھا۔۔۔ اپنے بیٹے سے بہت محبت کرنے والے۔۔۔۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے یوشع یوسفزئی جس نے کبھی اپنے باپ کا سر شرم سے جھکنے نہیں دیا۔۔۔ یوشع نے زندگی کے ہر امتحان میں کامیابی حاصل کی تھی۔۔۔ اپنی ذہانیت اور قابلیت کے بل بوتے پر یوشع نے اپنے باپ کہ بزنس کو اور زیادہ کامیابی کی منازل پہ چڑھایا تھا۔۔۔ یوسفزئی اب آفس نہیں آتے تھے ان کی طبیعت اب

اپسیٹ رہنے لگی تھی وہ اپنا زیادہ تر وقت گھر میں ہی گزارتے تھے۔۔۔یوشع نے بھی سختی سے آفس آنے سے منع کیا تھا اس نے ساری ذمیداری خود اٹھالی تھی جب یوشع پندرہ سال کا تھا جب ہی یوشع کی والدہ (عائشہ یوسفزئی) خالقِ حقیقی سے جاملی تھی۔۔۔ان کے جانے کے بعد یوشع کو یوسفزئی نے ہی سنبھالا تھا کونکہ وہ اپنی ماں سے بہت اٹیچ تھا اور اب یوسف صاحب ہی یوشع کیلئے سب کچھ تھے۔۔۔وہ اپنی ماں کے بعد ان کے بہت زیادہ قریب آگیا تھا پہلے جو وہ ہر بات اپنی ماں سے کرتا تھا پھر اپنے باپ سے کرنے لگا تھا اور وہ بھی پوری توجہ اور دھیان سے اس کی باتوں کو سنتے اسے صحیح مشورہ دیا کرتے تھے اور وہ عمل بھی کرتا تھا۔۔۔وہ ان کی صحت کے معاملے میں کوئی کمپرومائیز نہیں برداشت کرتا تھا۔۔۔

علی عمران جو یوشع کا دوست کم بھائی زیادہ تھا۔۔۔یوسف صاحب کے دوست عمران صاحب کا بیٹا ہے۔۔۔عمران اور یوسفزئی دونوں ہی بہت اچھے دوست تھیں ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا بھی بہت تھا۔۔۔اس لئے علی اور یوشع بھی بچپن سے ایک ساتھ رہیں پھر چاہے وہ کوئی بھی فیلڈ رہی ہو۔۔۔

عمران صاحب کے دو ہی بچے تھیں علی عمران اور ماہین عمران۔۔۔ماہین گھر میں سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے سب کی لاڈلی تھی۔۔۔علی کی تو ایک چھوٹی گڑیا۔۔۔علی کی بے جا محبت نے اسے تھوڑا بہت ضدی اور ہٹ دھرم بنا دیا تھا۔۔۔

ماہین یوشع کو دل و جان سے چاہتی تھی مگر اس بات کا ابھی تک کسی کو بھی علم نہیں تھا۔۔۔

المیرا خان یوشع کی سیکرٹری تھی اور زینب سیال علی کی۔۔۔ ویسے تو المیرا بہت کم ہی آف کرتی تھی مگر جب بھی کرتی تو یوشع کے کام بھی زینب کو کرنے پڑتے تھیں اسی طرح جب زینب آف کرتی تو المیرا کو یوشع کے ساتھ ساتھ علی کے کام بھی کرنے پڑتے تھیں اور وہ دن دونوں کیلئے سب سے زیادہ خراب دن ہوتا تھا خاص کر زینب کیلئے۔۔۔ یوشع کے کاموں کو ہینڈل کرنا اور اسکے غصے کو برداشت کرنا بس المیرا کے بس کی بات تھی زینب کی نہیں۔۔۔

یوشع نے ایک کمپنی کے ساتھ ڈیل فائنل کی تھی۔۔۔ پروجیکٹ شروع کرنے کیلئے اس نے دوسری کمپنی کے بینک میں زر انویسٹ کرنا تھا۔۔ اس نے المیرا سے کہا تھا زر انویسٹ کرنے کیلئے مگر المیرا سے غلطی سے کسی اور کمپنی کے بینک میں زر انویسٹ ہو گئے تھیں۔۔۔ وہ کمپنی بہت گھاٹے میں چل رہی تھی۔۔۔ اس نے زر واپس کرنے سے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ پروجیکٹ فائنل کر لیں اور پھر کس طرح سے یوشع نے یہ سارا معاملہ ہینڈل کیا تھا۔۔۔ واپس کیسے اپنے بینک میں پیسے ٹرانسفر کروائے یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔ ورنہ کمپنی کو آج المیرا کی غلطی کی وجہ سے بہت بڑا لوز ہو جاتا۔۔۔ اسی وجہ سے آج یوشع کا غصہ ساتویں آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔

یوشع ابھی تھوڑی دیر پہلے گھر آیا تھا۔۔۔ فریش ہونے کے بعد وہ لاؤنج میں آگیا اتنے میں مین گیٹ سے تن فن کرتی ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔۔

یوشع وہیں کھڑے اسے دیکھ رہا تھا مگر اس نے اب تک یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ غصے میں سرخ چہرے کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی جب چوکیدار کی آواز پہ رکی۔۔۔ اس نے مڑ کر غصے سے اس کو دیکھا۔۔۔

کیا ہے؟ کیوں روکا ہے؟؟" وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔

وہ میم"!!!

بس فیصل تم مجھے یہ بتاؤ کہاں ہے تمھارے صاحب!!! آج نہیں بچیں گے وہ دیکھنا، آج تمھارے صاحب کا ہر حال میں قتل ہو کر رہیں گا مجھ سے، گنجا کر کے رکھ دوں گی، گھر پر ہی ہے ناں۔۔۔۔" یہ کہتے ہوئے اس نے پورچ کی طرف نگاہ دوڑائی اور اُدھر ہی یوشع کی بی ایم ڈبلیو کھڑی نظر آگئی۔۔۔۔

وہ غصے سے گھر کے اندر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔۔

وہ جو وہاں کھڑا اس کی باتیں سن رہا تھا غصے سے اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔۔۔ گنجے والی بات پر اس نے فوراً سے پہلے اپنے حسین نرم و ملائم بالوں کو چھو کر دیکھا اسے معلوم ہے آج واقعی اسکی خیر نہیں ہے۔۔۔

آج جو اس نے کیا تھا اب اس کا خمیازہ بھی بھگتنا تھا۔۔۔

جب یوشع نے دیکھا وہ اسکے قریب پہنچنے لگی ہے اس نے فوراً وہاں سے دوڑ لگائی تھی کہ کہیں سچ میں اسے گنجانہ کر دے۔۔۔وہ بھی اس کے پیچھے بھاگی۔۔۔

رک جاؤ یوشع کے بچے!!!بچو گے نہیں آج تم مجھ سے۔۔۔ "

ہاہاہا!!!میرے بچے نہیں ہیں ابھی!!!"وہ صوفے کے گرد چکر لگا رہا تھا اور وہ سارے کشن اٹھا اٹھا کر اس پہ پھینک رہی تھی۔۔۔

جسے وہ بڑی مہارت سے کیچ کر کے یا تو واپس کاؤچ پہ رکھ دیتا یا اسی کے اوپر جوابی حملہ کرتا۔۔وہ کافی دیر ایسے ہی ایک دوسرے پر کشن پھینکتے رہے۔۔۔

جب کشن ختم ہو گئے تو اس نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی کہ اب کیا چیز ماروں؟؟؟ نظر ٹیبل پر رکھے واس پر پڑی اور سوچے بغیر اسے ہاتھ میں اٹھا لیا۔۔یوشع کی آنکھیں حیرت کے مارے پھٹی۔۔۔

ارے پاگل ہو گئی ہو کیا؟اس کو واپس رکھو، یار مہر ولگ جائے گی، خون نکلے گا۔۔"وہ اسکی طرف بڑھتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔۔

ہاں ہو گئی ہوں پاگل!!!"اس نے بھی غصے سے کہا۔۔۔یوشع نے واس لے کر اسکو واپس میز پر رکھا۔۔۔

جارہی ہوں میں !اب نہیں آؤں گی، بائے !!!" وہ جانے کیلئے مڑی۔۔۔۔

یوشع نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔

وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی۔۔۔ گھومتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے آ لگی۔۔۔۔

ایک سیکنڈ بھی ضائع کیے بغیر یوشع نے اس کے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار کیا۔۔۔۔

لیومی یوشع !! آئی سیڈ لیومی !!!" وہ خود کو اسکی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

نہ کرو یار !!! تم جانتی ہو یوشع کی گرفت سے نکلنا اتنا آسان نہیں ہے، تو میری جان کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو ؟؟؟"

میں نے کہا یوشع چھوڑو مجھے !!! لیومی !!!" اس کی کوششیں جاری تھی۔۔۔۔

ہاہاہا !!! اگر یوشع یوسفزئی کی گرفت سے نکل سکتی ہو تو نکل جاؤ۔۔۔" یوشع نے گرفت اور سخت کر دی۔۔۔۔

استغفر اللہ !!!" اس کی مضبوط گرفت پر اس نے بے اختیار کہا۔۔۔ یوشع کا پھر قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

تھوڑی بہت کوششوں کے بعد خود ہی تھک ہار کر اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔۔۔۔

ایم سو سوری میری جان !!! فور گیو می !! بیکوز یو نو ویری ویل !!! یوشع سب کچھ برداشت کر سکتا ہے مگر المیرا خان کی ناراضگی نہیں۔۔۔" اس نے کندھے سے سر ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

جو اسی کو مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر المیرا کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر یوشع پھر سے بے چین ہوا۔۔۔

آپ نے مجھے ڈانٹا تھا، آپ نے کہا آپ مجھے فائر کر دے گے، میں کہیں اور بندوبست کر لوں۔۔۔۔"وہ اب شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

یار المیرا!!!!ایم سو سوری!!!اچھا دیکھو میں نے کان پکڑے۔۔۔"یوشع نے ایک ہاتھ سے اسکی کمر کو اور دوسرے ہاتھ سے باقاعدہ طور پر اپنا کان پکڑ کر سوری کیا تھا۔۔۔۔

مگر دوسری طرف بھی المیرا تھی۔۔۔کہاں اتنی آسانی سے معاف کرنے والی تھی۔۔۔۔

اس نے خاموشی سے واپس اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا تھا اور وہ جو سمجھ رہا تھا کہ وہ اب ناراض نہیں ہے۔۔۔اگلے ہی پل اس کی خوشی غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

کیونکہ المیرا نے اپنے دوپٹے میں لگی پن کو کھول کر پیچھے اسکی کمر میں چُبھو دی تھی۔۔۔۔

پن کے لگتے ہی یوشع نے چیخ ماری۔۔۔اس کی کمر کے گرد سے اپنے بازو ہٹا کر اپنی کمر پہ رکھے اور اس طرح وہ اس کی گرفت سے نکل گئی تھی۔۔۔۔۔

آہ ظالم کونسا جن آگیا ہے تمھارے اندر جو تم نے یہ حرکت کی؟؟؟یوشع نے اس کو دیکھا جو اس سے فاصلے پہ کھڑی اسی کو ہنستا ہوا دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہاہاہا!!دیکھا!!!ہاہاہامیں آپ کی گرفت سے نکل گئی،ہاہاہایوشع منہ دیکھواپنا،یوشے یہ جو آپ نے مجھے صبح ڈانٹا تھاناں یہ اس کا بدلہ ہے۔۔۔"اسے یوشے لفظ بے حد پسند تھا۔۔۔المیرا نے دوڑ لگائی کیونکہ یوشع اب اس کی طرف غصے سے بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

پہلے والا سین اب بدل چکا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے المیرا یوشع کے پیچھے بھاگ رہی تھی اب المیرا آگے اور یوشع اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔

بھاگتے بھاگتے المیرا کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ کب وہ سیڑھیاں چڑھ کر اوپر یوشع کے روم میں پہنچ گئی تھی۔۔۔۔

یوشع نے اس کو اپنے روم میں جاتا دیکھا تو مسکرا کر بالوں پہ ہاتھ پھیرتا اس کو پاگل کے لقب سے نوازتا وہ بھی اپنے روم میں اس کے پیچھے پیچھے داخل ہو گیا۔۔۔۔

اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی آواز پہ وہ مڑی۔۔۔۔

افففف یہ تو یوشع کا روم ہے،اب یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتی۔۔۔"اس نے اپنے سر پہ ہلکی سی چپت لگائی۔۔۔۔

بیڈ پر پڑا تکیہ اٹھا کر یوشع کو مارا۔۔۔کافی دیر یوہی ایک دوسرے کو تکیہ مارنے کے بعد پورے کمرے کا حال بے حال کرنے کے بعد تھک ہار کر دونوں ہی دھپ کر کے بیڈ پر گرتے چھت کو گھور رہے

تھیں۔۔۔دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑے۔۔۔

المیرا ابھی ہنسنے میں ہی مصروف تھی کہ اسکی ہنسی کو بریک یوشع کے قریب آنے پر لگی۔۔۔۔

المیرا کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے جانے کے سارے راستے بند کر دیے۔۔۔جس پہ وہ ایک دم شرما گئی تھی اس کے گال شرم وحیا سے لال ہونے لگے تھے۔۔۔

کہاں برداشت تھی المیرا کو یوشع کی قربت!!!

اور وہ بے خود سا ہو کر اس کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

بڑی کالی گہری آنکھیں جن میں کاجل ڈالا ہوا تھا۔۔گندمی رنگت!!!کالے لمبے بال جو کمر سے نیچے تک جاتے پنکھڑی جیسے لب پر لائٹ پنک لپسٹک!!ناک میں سونے کی نتھ!!ہر بار کی طرح آج بھی اس نے یوشع کا دل ایک نئے لے پر دھڑکا دیا تھا۔۔وہ دوسری لڑکیوں کی طرح میک اپ کا استعمال نہیں کرتی تھی نہ ہی اسے شوق تھا وہ بس سادگی پسند تھی اور اسی میں رہتی تھی۔۔۔

وہ بے خود سا اس کی پلکوں کا جھپکنا دیکھ رہا تھا جو شرم کے مارے نگاہ نہیں اٹھا پا رہی تھی۔۔۔۔

یوشع پلیز سائڈ میں ہو جائے۔۔۔"اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

المیرا میری طرف دیکھو "!!

یوشے پلیز!!!"اس نے پھر التجا کی۔۔۔

المیرا!!!یوشع نے پھر کہا تو اس نے آہستہ آہستہ نظریں اٹھا کر اس کی گہری براؤن آنکھوں میں دیکھا جہاں دنیا بھر کی محبت تھی۔۔۔۔چاہتوں کا ٹھاٹھے مارتہ سمندر تھا۔۔۔۔

المیرا نے پلکیں جھکالی۔۔۔۔کہاں دیکھا جاتا تھا اس کی محبت بھری آنکھوں میں؟؟؟

یوشع نے اپنا ایک ہاتھ اس کے گال پہ رکھ کر اپنے انگوٹھے سے اس کے گال کو سہلایا۔۔۔

ایم سوری المیرا!!!تم جانتی ہو مجھے!!میں کام کے معاملے میں کتنا کنزرویٹو ہوں،اس لئے صبح تمھیں بھی ڈانٹ دیا تھا مگر میں وہاں بس صرف تمھارا باس ہو،اس لئے جیسے میں وہاں سب کے ساتھ بیہیو کرتا ہوں ایسے ہی تمھارے ساتھ بھی بیہیو کیا،تمھیں ڈانٹا!!ایم سو سوری!!!آج کے بعد کبھی نہیں ڈانٹوں گا۔۔۔"

اس نے اس کی پیشانی کو ہولے سے چوما اور سائڈ میں ہو کر اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

وہ اب تک ویسی ہی لیٹی اس کے لمس کو اپنی پیشانی پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ دھیرے سے مسکراتی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

اس نے اپنی دھڑکنوں کو معمول پہ لانے کی کوشش کی۔۔۔۔

المیرا اب تو ناراض نہیں ہو ناں؟؟؟ "

میں اب بھی ناراض ہوں۔۔۔"اس نے منہ پھیرا۔۔۔

المیرا مجھ سے بھلے ہی ناراض رہ لیا کرو لیکن ایسے منہ مت پھیرا کرو، مجھے تمہارے منہ پھیرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"اس نے چونک کر گردن اس کی طرف موڑی۔۔۔وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

چلو پھر تم خود بتادو؟ کیسے مانو گی؟ کیا کروں؟؟؟"اس نے بے بسی سے پوچھا۔۔۔

ہمم تو چلو پھر آئسکریم کھلاؤ، بہت ساری چاکلیٹس دلواؤ اور اس کے بعد ایک اچھا سا ڈنر کرواؤ گے، پھر میں سوچ سکتی ہوں، آپ کو معاف کرنے کے بارے میں۔۔۔ "

اتنا کچھ کروانے کے بعد بھی بس سوچو گی؟؟"وہ حیران ہوا تھا۔۔

ہاں تو شکر کرو شوپنگ کا نہیں کہا۔۔۔ "

اوو ہیلو!!! میں نے شوپنگ کروانی بھی نہیں تھی، ابھی دو دن پہلے ہی تم نے مجھے شوپنگ کے نام پر خوب لوٹا تھا۔۔"اس کا دکھ ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

ہاں تو میں نے نہیں کہا تھا کہ یوشع جی پلیز مجھے شوپنگ کروادے، آپ خود زبردستی مجھے لے کر گئے تھے۔۔۔"وہ بھی بھڑکی تھی۔۔۔وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔

اوکے چلو اٹھو!!! چلتے ہیں، ویسے بھی یوشع کا دل المیرا خان کے معاملے میں بہت بڑا ہے۔۔۔"وہ بھی مان سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔المیرا مسکراتی قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی۔۔۔

یوشع جی!!!"اس نے بہت پیار سے کہا۔۔۔

جی المیرا جی!!!"اس نے بھی اتنے ہی پیار سے جواب دیا۔۔۔

یوشع جی!!"وہ دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھ کر آگے کی طرف جھکی۔۔۔۔

آگے بھی کچھ بولو ناں المیرا جی!!!"وہ بھی المیرا کی طرح کھڑا ہوا آگے کو جھک کر۔۔۔۔

کہہ دوں؟؟"اس نے آنکھیں پٹپٹائی۔۔۔۔

جی پلیز جلدی!!!"وہ ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کر رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع جی آپ ناں۔۔۔ "

جی میں ناں۔۔۔ "

آپ ناں!! آپ ناں"!!!

افففف یار اب آگے بھی تو کچھ بولو۔۔۔"

یوشع ایسے ہنسا مت کرو، سچ میں سڑے ہوئے بینگن لگتے ہو۔۔۔"وہ یوشع کو دھکا دے کر دروازے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔وہ جو بیچارہ سمجھ رہا تھا کہ وہ شاید اس کی تعریف کریں گی مگر ہائے رے یوشع کی قسمت!!!المیرا کس دن تعریف کرے گی؟کان سننے کو ترس گئے ہیں مگر وہ تعریف نہیں کریں گی۔۔۔۔

المیرا بینگن ہی صحیح مگر آپ اس سڑے ہوئے بینگن پر ہی دل و جان سے مرتی ہے، اب جیسا بھی ہوں، برداشت تو کرنا پڑے گا۔۔۔۔ "

وہ جو دروازے پہ کھڑی اسکی حالت سے محظوظ ہو رہی تھی۔۔۔یوشع کی بات پر ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کر ہاتھ ہلا کر خوشفہمیاں ہے آپکی۔۔۔۔" یہ کہتی روم سے نکل گئی۔۔۔۔

یوشع بھی مسکراتا ہوا اپنی گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھا کر روم سے باہر نکل آیا۔۔۔

وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو اس کی کار سے ٹیک لگائے اسی کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

یوشع کو معلوم ہی نہ ہوا کب وہ اس کے لئے اتنی اہم ہو گئی۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اتر کر سندس (ملازمہ) کو آواز دی۔۔۔۔

جی صاحب "!!!

میں باہر جا رہا ہوں، ڈیڈ آجائے تو ان کو بتا دینا کہ میں ڈنر کر کے آؤں گا، وہ ڈنر پر میرا ویٹ نہ کرے۔۔۔ "

وہ جی صاحب کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

یوشع نے المیرا کیلئے فرنٹ ڈور کھولا۔۔۔اسے بیٹھنے کا کہہ کر دروازہ بند کر کے خود نے بھی ڈرائیونگ سیٹ پر آکر گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔واچ مین نے گیٹ کھولا اور اس کی گاڑی فراٹے بھرتی گھر سے نکل گئی۔۔۔۔

یوسفزئی ولا میں صبح ناشتے کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ڈائننگ ہال میں رکھی ڈائننگ ٹیبل کی طرف جائے تو سربراہی کرسی پر یوسف صاحب آنکھوں پر عینک جمائے صبح کے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔۔۔ وہ سفید شلوار قمیص میں ملبوس پنتالیس سے پچاس کی درمیانی عمر اور درمیانی صحت کے آدمی تھے۔۔۔ گھنی مونچھیں خوبصورتی سے تراشی ہوئی تھی۔۔۔وہ وقفے وقفے سے چائے کا مگ اٹھا کر گھونٹ بھرتے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈائننگ ہال میں تیز مردانہ پرفیوم کی مہک پھیلی۔۔۔یوشع قدم قدم چلتا ڈائننگ ٹیبل تک آیا چہرے پر مسکراہٹ برقرار تھی۔۔۔اس نے ہاتھ میں پکڑا کوٹ کرسی کی بیک پہ ہینگ کیا۔۔۔۔

گڈ مارننگ ڈیڈ! ہیو آ نائس ڈے۔۔۔"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

السلام علیکم برخوردار!!!"انہوں نے یوشع کو شرم دلوانا چاہی۔۔۔۔یوشع نے صرف ہنسنے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

اوو کم آن ڈیڈ!! ایک ہی بات ہے۔۔۔"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

یوشع تمھیں سمجھانا، بھینس کے آگے بین بجانا، سلام کرنے میں جو مٹھاس رکھی گئی ہے وہ تمہارے ہائے ہیلو میں نہیں ہے۔۔۔۔ "

اوہ رئیلی!!!"اس نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آج کے بعد سلام ہی کروں گا، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!!"اس نے دانت دکھائے۔۔۔

یوسف صاحب نے مسکراتے ہوئے اخبار فولڈ کر کے اس کے سر پر مارا پھر میز پر رکھ دیا۔۔۔اس کے سوال کا جواب دیتے عینک اتار کر اخبار پر رکھی جب کہ وہ مسکرا کر اپنے سر کو سہلا رہا تھا۔۔۔ملازمہ کافی کا مگ لے کر آئی۔۔۔۔

اسے سب سے پہلے کافی چاہیے ہوتی ہے،اس کے بعد وہ بریک فاسٹ کیا کرتا تھا۔۔۔کافی سے تو عشق ہے ناں پھر یوشع کو۔۔۔۔

کل رات کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے؟؟؟"

یوشع نے مسکراتے ہوئے کافی کا سپ لیا۔۔۔اس نے اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا۔۔۔

میں آوارہ گردیاں نہیں کرتا،یہ بات آپ اور میں "ہم" دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔۔۔۔"ملازمہ ایک بار پھر آئی تھی اب یوشع کا بریک فاسٹ لے کر وہ اسے سرو کر رہی تھی۔۔۔۔

یوسف صاحب نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔

میں نے پوچھا کل کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے؟؟؟ "

ڈیڈ!!"یوشع نے تھوڑا خفگی سے کہا۔۔۔۔

جب تم میری بیٹی کو ڈانٹتے ہو،اس کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسو آتے ہیں تو تب تم میرے لئے ایک آوارہ قسم کے بدمعاش لڑکے بن جاتے ہو،پتا چلتا ہے کہ تم یوشع نہیں ہو کیونکہ یوشع لڑکیوں کی

عزّت کرنا جانتا ہے، ان کو رلانا نہیں۔۔۔"یوشع نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا۔۔۔

اووو تو صحیح سے بتائے ناں اصل بات وہ آپ کی پیاری بیٹی ہے، میں کل رات آپ کی ہونے والی بہو کے ساتھ تھا، وہ مجھ۔۔۔ "

وہ تم سے ناراض ہو گئی تھی، یہی کہنا تھا ناں۔۔۔"یوسف صاحب نے اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے جملہ پورا کیا۔۔۔

ایک بات تو بتائیں؟؟"وہ رازداری سے آگے کو ہوا۔۔۔

آپ کی بیٹی کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا؟ ایک ایک بات آپ کو بتاتی ہے میری۔۔۔ "

ویل میری بیٹی نے تو کچھ نہیں بتایا مجھے، البتہ علی نے کال پہ کل آفس میں ہوئی ساری کاروائی بتادی تھی کہ تم نے المیرا کو ڈانٹا اور وہ تمہاری وجہ سے روئی تھی۔۔۔"

شام میں اس نے سارے بدلے پورے بھی تو کر لئے تھے۔۔۔"وہ بڑں بڑایا۔۔۔یوسفزئی نے کان پکڑ کے مروڑا۔۔۔وہ جو دل میں علی کو گالیوں سے نواز رہا تھا ایک ہلکی سی چیخ حلق سے بر آمد ہوئی۔۔۔

آآآڈیڈ چھوڑے میرا نازک ساکان"!!!

یہ بتاؤ میری بیٹی کو کیوں رلایا؟؟"

آ آ چھوڑے گے تو بتاؤں گاناں، چھوڑے ناں۔۔۔"یوسف صاحب نے مسکرا کر کان چھوڑا۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے وہ جب تک کان نہیں چھوڑ دیں گے وہ ایسے ہی اترا تا رہے گا۔۔۔

شکر کرو المیرا نے مجھے کچھ نہیں بتایا کیونکہ اگر وہ مجھے کچھ بتاتی تو قسم سے تمھاری ٹانگیں توڑ دیتا۔۔۔ "

یو نو ڈیڈ کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نہیں المیرا آپ کی سگی اولاد ہے۔۔۔ "

تم جیلس ہو رہے ہو؟؟"

میں کیوں جیلس ہو گا؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔"اس نے بریڈ منہ میں لے کر توڑا۔۔۔

اگر سچ بتاؤں تو۔۔۔۔"اس نے کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔ملازمہ توکب کی جا چکی تھی۔۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے، جب آپ المیرا کو اپنی بیٹی کہتے ہیں، اسے بیٹیوں جیسا مان دیتے ہیں۔۔۔۔"

وہ میری بیٹی ہی ہے، میں صرف کہتا نہیں دل سے اسے اپنی بیٹی مانتا ہوں۔۔۔۔ "

وہ دونوں اب بریک فاسٹ کرتے ہوئے بات کر رہے تھیں۔۔۔

یاد رکھنا یوشع اگر میری بیٹی کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے دوبارہ کبھی آنسوں آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، آنسوں دینے والے نہیں، آنسوؤں کو صاف کرنے والے بنو۔۔۔"یوشع کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔۔۔۔

ایم سوری ڈیڈ آج کے بعد نہیں ڈانٹوں گا آپکی پیاری بیٹی کو، میری توبہ ہے جو آج کے بعد ڈانٹا، آپ اچھی طرح جانتے ہیں ڈیڈ!!!المیرا کی آنکھوں میں آنسو تو میں بھی نہیں دیکھ سکتا لیکن میں بھی کیا کروں آپ کی بیٹی اتنے چھوٹے دل کی ہے ہلکا سا بھی ڈانٹوں تو رونے لگ جاتی ہے۔۔۔ "

تمھیں اسے نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا یوشع!! غلطی ہوئی بھی تو معاف کر دیتے، جب تم نے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا تو مت ڈانٹتے۔۔۔۔"وہ اب آرام سے بول رہے تھے۔۔۔

ہاں غلطی ہو گئی، آپ کو معلوم ہے ڈیڈ جب کل آفس میں اس کی آنکھوں میں، میں نے نمی دیکھی تھی تو مجھے ایسا لگا جیسے میرا دل کسی نے مُٹھی میں زور سے بھینچ لیا ہو، جب تک وہ مان نہیں گئی میری جان!!!"اس نے شہ رگ پر انگلی رکھی۔۔۔۔

میری جان یہاں اٹکی ہوئی تھی اور اس کے بعد مجھ سے کام بھی نہیں ہوا تھا، میں بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر، بار بار اس کی نمی بھری آنکھیں سامنے آ رہی تھی۔۔۔ "

تو پھر ناراض کیا ہی کیوں تھا؟ جب اس کی ناراضگی سے اتنا ڈرتے ہو؟ کیوں رلایا؟؟ "

کہا تو ہے غلطی ہو گئی، اب دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ "

ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ "

اچھا آپ کل جلدی سو گئے تھے، طبیعت ٹھیک ہے آپ کی، میڈیسن لی تھی؟؟؟ "

ہاں بھئی مجھے کیا ہونا ہے، میں تو فٹ فاٹ ہوں، تم نے ہی مجھے بیمار اور بوڑھا بنا کے رکھا ہوا ہے۔۔۔"

میں ایسی گستاخی کر سکتا ہوں آپ کی شان میں ڈیڈ!! آپ تو ابھی ینگ ہے اور دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں، بتائیں لڑکی ڈھونڈوں آپ کیلئے۔۔۔"یوشع نے شرارت بھری چمکتی آنکھوں سے پوچھا۔۔۔یوسف صاحب نے کندھے پر چپت رسید کی۔۔۔

اوئی اللہ!!"اس نے نزاکت سے اپنے کندھے کو سہلایا۔۔۔اسکی نوٹنکی عروج پر ہوتی تھی۔۔۔

میری عمر دوسری شادی کی نہیں گھر بیٹھ کر پوتے، پوتیوں سے کھیلنے کی ہیں، شادی تم کرو گے، پچیس سال کے تم ہو، شادی کی عمر تمہاری ہو چکی ہے۔۔۔۔ "

ہائے ڈیڈ کیوں جلتے پہ نمک چھڑک رہے ہیں، میں تو ابھی شادی کر لوں مگر آپ کی بیٹی بھی تو مانیں۔۔۔"

یوسف صاحب مسکرائے۔۔۔۔

بھئی اسے منانا تو تمھارا کام ہے، اس معاملے میں تو میں بھی تمھاری مدد نہیں کر سکتا۔۔۔ "

ہائے پتا نہیں کب مانے گی؟؟؟"یوشع نے کہنی ٹیبل پر رکھ کر بند مٹھی پر سر رکھتے دور کسی خلا میں سوچتے ہوئے کہا۔۔۔وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔

اوکے ڈیڈ میرا تو ہو گیا بریک فاسٹ!! اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔ "

اوکے بیٹا ٹیک کیئر!! مگر میں آج آفس آؤں گا۔۔۔۔ "

اوکے ڈیڈ!!سی یو اِن آفس "!!!

اس نے جھک کر باپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔۔اپنا کوٹ اٹھایا اور ڈائننگ ہال سے نکل گیا۔۔۔یوسف صاحب وہی بیٹھے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔۔

وہ ان کا ایک فرمانبردار، باشعور اور سلجھا ہوا اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔

یوشع اپنے آفس روم میں کھڑا ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ رہا تھا اور پھر مطلوبہ جگہہ پر سائن کر کے فائل سامنے کھڑی زینب کو دی۔۔۔زینب نے فائل تھامی۔۔۔

علی نہیں آیا ابھی تک؟؟"اس نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

نو سر"!!!

اور المیرا بھی نہیں آئی کیا؟؟؟"

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہے، اپنے کیبن میں ہے۔۔۔ "

اوکے!!جاؤ"!!!

آپ کیلئے کافی لاؤں؟؟"وہ کرسی پر پیر پر پیر جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ایک ہاتھ پیر پر اور دوسرا کرسی کے ہینڈل پر کہنی سے جمائے بند مٹھی پر سر کو ٹکائے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

میری سیکرٹری ہو یا علی کی؟؟؟"

جی سر!!!"اس نے کچھ حیرانگی سے دیکھا جیسے آپ کو نہیں معلوم میں کس کی سیکرٹری ہوں۔۔۔

میں نے کیا پوچھا ہے؟؟؟"

جی علی سر کی۔۔۔"

جی بالکل!!تو پھر اسی کے کام کیا کرو۔۔۔"زینب نے سر جھکایا۔۔۔

یوشع کو ہنسی آئی مگر اس نے ضبط کر لیا۔۔۔اسے زینب کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا۔۔۔

المیرا کو بھیج دوں سر اگر آپ کو کچھ کام ہے تو؟؟"

میں نے تم سے کہا کہ المیرا کو بھیجو۔۔۔"اس نے اپنی مسکراہٹ پھر ہونٹوں تلے دبائی تھی۔۔۔

نو سر "!!!

تو پھر جاؤ جا کہ اپنے کام کرو،مجھے المیرا سے کام ہو گا تو میں خود اسے بلالوں گا۔۔۔"اس سے اپنی مسکراہٹوں کا گلہ گھونٹنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

اور وہ شرمندہ ہوتی یس سر کہتی روم سے نکل گئی۔۔۔اس کے جاتے ہی یوشع نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔وہ اس وقت بلیو پینٹ اور گرین دھاریوں والی شرٹ میں ملبوس ہر بار کی طرح فریش تھا۔۔۔کسی بھی لڑکی کا دل آرام سے دھڑکا سکتا تھا مگر یوشع کا دل تو صرف المیرا کیلئے دھڑکتا ہے۔۔۔یوشع نے ٹائم دیکھا۔۔۔

آئی کیوں نہیں ابھی تک؟ اتنا نہیں ہو رہا کہ اپنی شکل ہی دیکھا جاؤں ایک بار۔۔۔"وہ اسے دیکھنے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

دس سے پندرہ منٹ ویٹ کرتا ہوں، کیا پتا آ جائے مگر ہائے یہ ٹائم کیسے گزرے گا؟؟؟"وہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔۔۔اس وقت کوئی اسے یوں باتیں کرتا دیکھ لیتا تو آفس میں اعلان ہو جانا تھا کہ سر کی آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔

المیرا اپنے کیبن میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

یوشع انتظار کر رہا ہو گا مگر میں کیسے سامنا کروں گی؟ اس نے ایک منٹ نہیں لگانا میری حالت پہچاننے میں۔۔۔"المیرا نے اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑا۔۔۔۔

یوشع نے ایک بار پھر ٹائم دیکھا۔۔۔پندرہ منٹ ہو گئے تھیں مگر المیرا ابھی تک روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

بس بہت ہوا۔۔۔"وہ سیدھا ہو کر کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔میز پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور کال ملائی۔۔۔۔

دوسری طرف سے کال اٹھائی گئی۔۔۔

کہاں ہو یار میں کتنی دیر سے تمھارا ویٹ کر رہا ہوں اور ایک تم ہو جو خود کے دیدار سے محروم رکھا ہوا ہے، جلدی آؤ یار تمھیں دیکھنا ہے پھر اپنا کام کرنا ہے، تمھیں دیکھے بغیر کچھ بھی کام کرنے کو دل بھی نہیں کرتا، کیا ہوا؟ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟"

آپ کچھ بولنے دیں گے تو بولوں گی ناں؟؟؟"اس نے آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

ابھی آرہی ہوں، کافی لاؤں؟؟ "

ہاں لے آؤ۔۔۔"المیرا نے لمحہ ضائع کئے بغیر کال کاٹ دی۔۔۔۔یوشع نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔۔۔

تمھاری آواز کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا پتا میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں، ابھی آئے گی تو پتا چل جائے گا کہ ٹھیک ہے یا نہیں؟؟؟"اس نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا مگر کام نہیں کیا ایک بار پھر کرسی سے ٹیک لگالی۔۔۔۔

پندرہ منٹ بعد المیرا روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ہاتھ میں بھاپ اڑاتا کافی کا مگ پکڑا ہوا تھا۔۔۔یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آج اس نے بھی گرین کلر کی قمیض اور ساتھ وائٹ کلر کا پجامہ ڈالا ہوا تھا۔۔۔دوپٹے کو اچھی طرح کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا۔۔۔المیرا نے کافی کا مگ یوشع کے سامنے رکھا۔۔۔

آپ کی کافی!!!"یوشع اسی کو دیکھ رہا تھا مگر المیرا نے اب تک نظریں اٹھا کر یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ مگ رکھ کر سیدھی ہوئی۔۔۔وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔

میں بعد میں آتی ہوں، مجھے کچھ کام ہے۔۔۔"اس نے نظریں جھکائے کہا وہ جانے کیلئے مڑی۔۔۔

ایک منٹ المیرا!!!"وہ رک گئی تھی مگر پلٹی نہیں۔۔۔

یوشع کو اب تک اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے؟ کچھ تو ہوا ہے جو وہ چھپا رہی ہے؟؟؟

وہ کرسی سے اٹھ کر قدم قدم چلتا المیرا تک آیا۔۔۔اس نے بازو پکڑ کر المیرا کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے المیرا کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

لوک ایٹ می المیرا!!!"المیرا نے نظریں اٹھانے کی بجائے مزید جھکالی۔۔۔

آئی سیڈ لوک ایٹ اِن مائی آئیز!!!"اس نے اب بھی نرمی سے کہا۔۔۔المیرا نے جھکی پلکیں اٹھائی۔۔۔

کالی گہری آنکھوں نے گہری براؤن آنکھوں میں جھانکا۔۔۔یوشع نے کالی گہری آنکھوں میں دیکھا جو کہ

رتجگے کی چغلی کھا رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔المیرا نے ایک بار پھر نظریں جھکائی۔۔۔یوشع نے دونوں ہاتھوں سے المیرا کے دونوں بازوؤں کو تھاما۔۔۔

اوکے !المیرا اب میں صرف سچ سنوں گا، مجھے اب سب کچھ بتاؤ کل میرے جانے کے بعد گھر میں کیا بات ہوئی؟ آنٹی نے کل کیا کہا جس کی وجہ سے تم ساری رات جاگتی رہی ہو، روتی رہی ہو اور اگر جاگ رہی تھی تو میرے میسیجز کا ریپلائی بھی کیوں نہیں کیا؟؟ مجھے صرف سچ سننا ہے، نہ میں نہیں سنوں گا، اب بتانا سٹارٹ کرو، سٹارٹ ٹو دی اینڈ !!!" المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔اسی چیز سے تو وہ ڈر رہی تھی مگر اب کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔۔۔وہ دونوں کافی دیر یوہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں یہاں تک کہ المیرا کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔اس نے بتانے کیلئے لب کھولے مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھیں۔۔۔

چند لمحے بعد آخر کار اس نے ساری بات یوشع کو بتادی شروع سے آخر تک جیسے جیسے یوشع سنتا گیا المیرا کے بازوؤں پر اسکی پکڑ سخت ہوتی گئی۔۔۔غصے کی وجہ سے آنکھیں لال اور دماغ کی رگیں ابھرنے لگی تھی۔۔۔ انہوں نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی، بابا چپ رہے کچھ نہیں بولے۔۔۔" المیرا نے روتے ہوئے سب کچھ بتادیا تھا۔۔۔آنکھوں سے آنسوں نکل نکل کر گالوں پر لڑھک رہے تھیں۔۔۔

شہری مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔" المیرا نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

یوشع کی پکڑ ڈھیلی ہوئی۔۔اس نے بازوؤں پہ سے ہاتھ ہٹا کر ہاتھوں کی مُٹھیوں کو زور سے بھینچا پھر بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔۔۔لمبے گہرے سانس لے کر خود کے غصے کو کم کرنا چاہا۔۔۔اس نے المیرا کی طرف دیکھا پھر اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

اب اگر ایک بھی آنسو تمھاری آنکھوں سے نکلا ناں المیرا تو قسم سے دو تھپڑ کھینچ کے لگاؤں گا، اس کے بعد جتنا مرضی رو لینا قسم سے اتنی تکلیف جب بھی نہیں ہو گی کہ تم میری وجہ سے رو گی، جتنی تکلیف اب مجھے تمھاری آنکھوں میں کسی اور کی وجہ سے آنسو دیکھ کر ہو رہی ہے۔۔۔"اس نے انگلی اٹھائی۔۔۔

المیرا بالکل چپ!!"اس نے ایک بار پھر آنسو صاف کیے۔۔۔۔

اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھا۔۔۔

المیرا مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟"المیرا نے اثبات میں سر ہلایا لیکن نظریں جھکی ہوئی تھی مگر وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بھروسہ کرتی ہو اپنے یوشے پر یقین ہے مجھ پر۔۔۔"اس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کتنا یقیں کرتی ہو اپنے شہری پر؟؟؟"

خود سے بھی کئی زیادہ!!!"اب کی بار المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔۔

ہمیشہ یوہی بھروسہ کرو گی؟؟؟"اس نے پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔یوشع نے سکون کی سانس خارج کی۔۔۔

جاؤ منہ دھو کر آؤ، تمھارا شہری سب سنبھال لے گا، تم اب دوبارہ نہیں روؤں گی، جاؤ فیس واش کر کے آؤ۔۔۔" وہ مڑ کر اٹیچ واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا ہے؟؟؟؟

اتنے میں علی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ بلیو پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔وہ یوشع کی طرح زیادہ خوبصورت نہیں تھا تو یوشع سے کچھ کم بھی نہیں تھا۔۔۔وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔۔۔۔

اتنے میں المیرا بھی واشروم سے آگئی۔۔۔۔

المیرا تمھیں کیا ہوا ہے؟ یوشع تم نے آج پھر کچھ کہا ہے کیا؟؟" وہ یوشع پر برسنے کیلئے تیار تھا۔۔۔۔۔

یار مانا کہ کل ڈانٹ دیا تھا، مجھ سے غلطی ہو گئی تھی مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں نا کہ میں اب روز ہی ڈانٹنے لگ جاؤں گا۔۔۔ "

المیرا میری بہن مجھے سچ بتاؤ؟ کیونکہ اس یوشع کی بات پر مجھے بالکل یقین نہیں؟؟" علی نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کو سینے سے لگایا۔۔۔۔

اگر اس یوشع نے تمھیں کچھ کہا ہے تو بتاؤ؟ اس کو تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔۔" علی نے المیرا کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔۔

کل تو میں نے چھوڑ دیا تھا، کچھ بھی نہیں کہا مگر آج نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" علی نے یوشع کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی آنکھ میں ڈسٹ چلی گئی تھی جس کی وجہ سے آنسوں آگئے اور آنکھیں لال ہو گئی، باقی یہ تمھاری بہن کھڑی ہے پوچھ لو کہ کیا یہ میری وجہ سے رو رہی ہے؟؟؟"

بھائی!!یوشع ٹھیک کہہ رہے ہیں، آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔۔" اس نے ایک بار پھر آنکھیں رگڑی۔۔۔

اب میں ٹھیک ہوں۔۔۔" المیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھ لیا سچ کہا تھا میں نے۔۔۔ "

ٹھیک ہے اگر تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔ "

علی ان دونوں کی باتوں سے متفق نہیں ہوا تھا مگر چپ ضرور ہو گیا تھا یہ سوچ کر کہ بعد میں یوشع سے سچ اُگلوا لے گا۔۔۔۔

علی نے المیرا کے سر پر پیار کیا پھر سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

تمھارا بھائی!!!ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے، کوئی کچھ بھی کہے مجھے بتانا۔۔۔"

جی بھائی"!!!

ٹھیک ہے تم دونوں باتیں کرو، میں کچھ کام کر لوں۔۔۔" علی روم سے نکل گیا۔۔۔۔

یوشع نے المیرا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

میں نے بھی تم سے کل کہا تھا کہ میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں، کچھ بھی ہو جائے، تمھارا شہری ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے، صرف ایک مسڈ کال یا ایک میسج اور تمھارا شہری تمھارے پاس آ جائے گا، تو تم نے مجھے کل ہی سب کچھ کیوں نہیں بتایا؟؟؟ "

ہمت نہیں تھی مجھ میں بات کرنے کی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

میں اب بھی کہوں گا تمھارا شہری ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے۔۔۔"

یوشع المیرا کے ہاتھ چھوڑ کر اپنی ٹیبل تک گیا۔۔۔کافی کا مگ اٹھا کر المیرا کے ہاتھوں میں تھمایا۔۔۔

جاؤ دوسری بنا کے لے کر آؤ، ٹھنڈی ہو گئی ہے، چلو جلدی جاؤ۔۔۔"اب وہ ایک بار پھر اس کا باس بن گیا تھا۔۔۔اس نے ایک باس کی طرح آرڈر دیا۔۔۔المیرا کل سے شاید اب دل سے مسکرائی تھی۔۔۔

او کے سر کہتی وہ بھی آگے بڑھ گئی۔۔۔

المیرا!!!"یوشع نے پکارا۔۔۔اس نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

ہنستی رہا کرو یار اچھی لگتی ہو۔۔۔"کتنی چاہت تھی۔۔۔

المیرا مسکرائی اور بنا کچھ کہے روم سے نکل گئی۔۔۔

یوشع بھی مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر آ کے بیٹھا اور اب اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔

علی اپنے روم میں داخل ہوا تو اندر کھڑے وجود کو دیکھ کر مسکراہٹ لبوں پر آئی۔۔۔اس نے مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا اور قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔وہ وہاں کھڑی فائلوں کو سیٹ کر رہی تھی۔۔۔ علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی کھینچتی ہوئی علی کے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔ علی نے اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا گھیرا کر کے اس کے جانے کی راہیں بند کر دی۔۔۔

کیسی ہو میری جان؟؟"وہ اپنے چکراتے سر کو تھامے کھڑی تھی۔۔۔

بہت بری ہوں۔۔۔"اس نے غصے سے علی کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔ علی نے مسکراتے ہوئے زینب کے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑا۔۔۔زینب نے آنکھیں میچی۔۔۔۔ علی کے کالر کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑا۔۔۔

علی نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔۔۔

اوپن یور آئیز!!!"زینب نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟ کیوں موڈ آف ہے؟؟؟"

کچھ نہیں ہوا، ٹھیک ہوں میں۔۔۔ "

اب مجھے بتا رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے اُگلواؤں ؟؟"

ایک تو یوشع سر کی مجھے سمجھ نہیں آتی میں نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ سر آپکو کافی لادوں، مجھے کہتے کہ علی کی سیکرٹری ہو تو اسی کے کام کیا کرو۔۔۔"اس نے اترا کر تنک کر کہا۔۔۔

علی کی ہنسی چھوٹی اور پھر وہ ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا۔۔۔زینب نے غصے سے گھورا۔۔۔

یوشع سر نے مجھے ڈانٹا اور آپ کو ہنسی آرہی ہے ؟؟؟ "

ہاہاہا!!سوری یار!!!ہاہاہا!!!"اس نے اپنی ہنسی کو بریک لگائی۔۔۔آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے آئے پانی کو صاف کیا۔۔۔

یار تمھیں کس عقلمند نے مشورہ دیا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو؟ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے یوشع المیرا کے علاوہ آفس میں کسی کے بھی ہاتھ کی بنی کافی نہیں پیتا، آفس میں اسے صرف المیرا کے ہاتھوں کی بنی کافی چاہیے ہوتی ہے تو میری جان کس نے کہا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو؟؟؟"

میں نے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا، میں کیا کافی اچھی نہیں بناتی ؟؟ "

اب یوشع سے کبھی مت پوچھنا اور کس نے کہا کہ تم کافی اچھی نہیں بناتی؟ یار تم بہت مزے کی کافی بناتی ہو، جاؤ اپنے ہاتھوں کی بنی کافی مجھے پلاؤ۔۔۔ "

سچ میں ابھی لائی۔۔۔"وہ خوش ہوتی روم سے نکل گئی۔۔۔

پاگل!!!" علی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور وہ خود بھی روم سے نکل گیا کیونکہ اسے اب یوشع کی طبیعت جو سیٹ کرنی تھی۔۔۔۔

علی یوشع کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔غصے سے اسے گھورتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔

یوشع!!!"اس نے غصے سے پکارا۔۔۔وہ جو وہاں آرام سے بیٹھا ابھی تھوڑی دیر پہلے المیرا کی لا کے دی گئی کافی سے لطف اندوز ہوتا اپنے خیالوں میں گم بیٹھا تھا۔۔۔ علی کو غصے سے خود کی طرف بڑھتا دیکھ مگ ٹیبل پر رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے تھوک نگلا۔۔۔

تُو تو گیا یوشع!!اس نے دل میں خود سے کہا۔۔۔۔

علی نے یوشع کے قریب پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا۔۔۔وہ بھی گھوما۔۔۔ علی نے دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھیں۔۔۔۔

آآآ چھوڑ دے ظالم میرے ہاتھ "!!!

تمھیں زیادہ شوق نہیں چڑھ رہا آج کل لڑکیوں کو ڈانٹنے کا؟ کچھ زیادہ نہیں ڈانٹنے لگ گئے ہو تم۔۔۔" علی نے ہاتھ پر زور دیا۔۔۔۔

آآآاچھانا چھوڑ تو؟؟؟ "

یوشع الٹے قدموں پیچھے ہوا۔۔۔یوشع کی علی کی طرف پشت تھی۔۔۔اس نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا۔۔۔

ایک بات تو بتا یہ لڑکیوں کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا؟جو سب کچھ ہی کسی نہ کسی کو بتا دیتی ہے؟؟؟ "

علی مسکرایا مگر یوشع کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔علی نے ہاتھ چھوڑے اور یہی اس کی غلطی تھی۔۔۔

یوشع فوراً علی کی طرف مڑا۔۔۔اس نے علی کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا پہلے والا سین چینج ہو گیا تھا جو حالت پہلے یوشع کی تھی وہ اب علی کی ہو گئی تھی۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ تم نے ڈیڈ کو کال کر کے کیوں بتایا کہ میں نے المیرا کو ڈانٹا تھا؟؟؟"

ہاں تو میری بہن کو رلاؤ گے تو کیا میں چپ بیٹھوں گا؟؟؟"یوشع نے ہاتھ پر زور دیا۔۔۔علی نے چیخ ماری۔۔۔

ڈانٹا میں نے تھا،ہمت تھی تو مجھ سے لڑتے علی عمران!!ڈیڈ کو کیوں شکایت لگائی؟؟؟"

اسی لئے کیونکہ تم انکل کے علاوہ کسی دوسرے کے قابو نہیں آتے ہو،یوشع کے بچے ہاتھ تو چھوڑ"!!!

یوشع نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا اور ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

میرے بچے نہیں ہے، جب بچے ہو گے تب میرے بچوں کو بولنا یوشع کے بچے!! میں یوشع یوسفزئی ہوں، اسی لئے آئندہ مجھ سے پنگا سوچ سمجھ کر لینا۔۔۔"

سالے چھوڑ دے میرا ہاتھ درد ہو رہا ہے، میں تجھ سے بڑا ہوں کچھ تو شرم کر!!!" علی اسے شرم دلوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

نہ ہی مجھ میں شرم ہے اور نہ ہی میں تمھارا سالا ہوں۔۔۔" یوشع ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوا۔۔۔ علی نے اپنا رخ یوشع کی طرف کرتے اپنی کلائیوں کو سہلایا۔۔۔ یوشع نے اپنے دونوں بازو علی کے کندھوں پر رکھے۔۔۔۔

ہاں اگر چاہو تو میں تمھارا بہنوئی ضرور بن سکتا ہوں میری جان!!!" یوشع نے ہونٹوں کو گول کر کے شرارتی انداز میں کیا۔۔۔۔

لاحولا والا قوۃ!!! پیچھے ہٹو میرے سے۔۔۔" علی نے اسے خود سے دور دھکا دیا۔۔۔۔

میں المیرا نہیں ہوں، آئی سمجھ اور نہ ہی میں تمھاری جان ہوں۔۔۔" یوشع نے زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔۔

علی نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔

یوشع یوسفزئی آج کے بعد اگر زینب، المیرا یا ماہی میں سے تم نے کسی کو بھی ڈانٹا یا ان کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسو آئے تو میں بھول جاؤں گا ہم بچپن سے ساتھ ہے۔۔۔" یوشع نے آبرو اُچکائی۔۔۔۔

ماہی کو میں نے کب ڈانٹا؟؟؟ "

اگر ڈانٹا تو۔۔۔" علی نے تصحیح کی۔۔۔۔

اور ایک آخری بات!!!" علی نے قدم پیچھے بڑھانا شروع کئے۔۔۔۔

جب تم میرے قریب آتے ہو یا اس طرح کی کوئی حرکت کرتے ہو (اس کا اشارہ کندھوں پر ہاتھ رکھنے اور ہونٹوں کو گول کرنے کی طرف تھا) تو مجھے تم پہ کچھ شک ہونے لگتا ہے کہ تم سچ میں مرد ہو یا کچھ!!!" علی نے فقرہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔۔۔

یوشع نے غصے سے پین کھینچ کر مارا مگر علی کے لگنے سے پہلے ہی وہ زبان دکھا کر باہر بھاگ گیا تھا۔۔۔ یوشع نے پہلے تو غصے سے دروازے کو گھورتے دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زور سے ماری اور پھر مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

یوسف صاحب آج کئی دنوں بعد آفس آئے تھیں۔۔۔ سب ہی یوسف صاحب سے مل کر خوش ہوئے تھیں۔۔۔ وہ بھی بہت خوشدلی سے سب سے ملے۔۔۔ یوسف صاحب نرم دل کے مالک تھے۔۔۔ یوسف صاحب کے آنے سے آفس والوں کی عید سی ہو جاتی تھی اور اس دن یوشع کی بولتی بند رہتی تھی کیونکہ یوشع سب کو ڈانٹتا تھا اور اس کے مقابلے میں یوسفزئی ہر کام پر سکون طریقے سے کرنے کے مالک

تھے۔۔۔یوشع جس دن یوسفزئی صاحب کے سامنے کسی کو ڈانٹ دے تو اس دن تو یوشع کی سب کے سامنے کلاس لگ جانی ہوتی تھی جو وہ بالکل بھی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس لئے اس دن یوشع چپ اور باقی سب کی زبان کھل جاتی تھی۔۔۔یوسف صاحب کے آنے کی سب سے زیادہ خوشی المیرا کو ہوئی تھی۔۔۔وہ سب خوش تھیں۔۔۔۔

یوسفزئی ولا میں صبح ناشتے کی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ڈائننگ ہال میں رکھی ڈائننگ ٹیبل کی طرف جائے تو سربراہی کرسی پر یوسف صاحب آنکھوں پر عینک جمائے صبح کے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے۔۔۔ وہ سفید شلوار قمیص میں ملبوس پینتالیس سے پچاس کی درمیانی عمر اور درمیانی صحت کے آدمی تھے۔۔۔گھنی مونچھیں خوبصورتی سے تراشی ہوئی تھی۔۔۔وہ وقفے وقفے سے چائے کا مگ اٹھا کر گھونٹ بھرتے دکھائی دے رہے تھے۔۔۔تھوڑی دیر بعد ڈائننگ ہال میں تیز مردانہ پرفیوم کی مہک پھیلی۔۔۔یوشع قدم قدم چلتا ڈائننگ ٹیبل تک آیا چہرے پر مسکراہٹ برقرار تھی۔۔۔اس نے ہاتھ میں پکڑا کوٹ کرسی کی بیک پہ ہینگ کیا۔۔۔۔

گڈ مارننگ ڈیڈ! ہیو آ نائس ڈے۔۔۔"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

السلام علیکم برخوردار!!!"انہوں نے یوشع کو شرم دلوانا چاہی۔۔۔یوشع نے صرف ہنسنے پر اکتفا کیا۔۔۔۔

اوو کم آن ڈیڈ!!ایک ہی بات ہے۔۔۔"اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

یوشع تمھیں سمجھانا، بھینس کے آگے بین بجانا، سلام کرنے میں جو مٹھاس رکھی گئی ہے وہ تمہارے ہائے ہیلو میں نہیں ہے۔۔۔۔"

اوہ رئیلی!!!"اس نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آج کے بعد سلام ہی کروں گا، السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!!"اس نے دانت دکھائے۔۔۔

یوسف صاحب نے مسکراتے ہوئے اخبار فولڈ کر کے اس کے سر پر مارا پھر میز پر رکھ دیا۔۔۔اس کے سوال کا جواب دیتے عینک اتار کر اخبار پر رکھی جب کہ وہ مسکرا کر اپنے سر کو سہلا رہا تھا۔۔۔ملازمہ کافی کا مگ لے کر آئی۔۔۔۔

اسے سب سے پہلے کافی چاہیے ہوتی ہے، اس کے بعد وہ بریک فاسٹ کیا کرتا تھا۔۔۔کافی سے تو عشق ہے ناں پھر یوشع کو۔۔۔۔

کل رات کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے؟؟؟"

یوشع نے مسکراتے ہوئے کافی کا سپ لیا۔۔۔اس نے اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا۔۔۔

میں آوارہ گردیاں نہیں کرتا، یہ بات آپ اور میں "ہم" دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں۔۔۔۔"ملازمہ ایک بار پھر آئی تھی اب یوشع کا بریک فاسٹ لے کر وہ اسے سرو کر رہی تھی۔۔۔۔

یوسف صاحب نے دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کی۔۔۔

میں نے پوچھا کل کہاں آوارہ گردیاں کرتے پھر رہے تھے؟؟؟ "

ڈیڈ!!"یوشع نے تھوڑا خفگی سے کہا۔۔۔

جب تم میری بیٹی کو ڈانٹتے ہو، اس کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسو آتے ہیں تو تب تم میرے لئے ایک آوارہ قسم کے بدمعاش لڑکے بن جاتے ہو، پتا چلتا ہے کہ تم یوشع نہیں ہو کیونکہ یوشع لڑکیوں کی عزّت کرنا جانتا ہے، ان کو رلانا نہیں۔۔۔"یوشع نے کافی کا مگ ٹیبل پر رکھا وہ اب بھی مسکرا رہا تھا۔۔۔

اس نے ایک بار پھر اپنے ڈیڈ کی طرف دیکھا۔۔۔

اوووتو صحیح سے بتائے ناں اصل بات وہ آپ کی پیاری بیٹی ہے، میں کل رات آپ کی ہونے والی بہو کے ساتھ تھا، وہ مجھ۔۔۔ "

وہ تم سے ناراض ہو گئی تھی، یہی کہنا تھا ناں۔۔۔"یوسف صاحب نے اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے جملہ پورا کیا۔۔۔

ایک بات تو بتائیں؟؟"وہ رازداری سے آگے کو ہوا۔۔۔

آپ کی بیٹی کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا؟ ایک ایک بات آپ کو بتاتی ہے میری۔۔۔ "

ویل میری بیٹی نے تو کچھ نہیں بتایا مجھے، البتہ علی نے کال پہ کل آفس میں ہوئی ساری کاروائی بتادی تھی کہ تم نے المیرا کو ڈانٹا اور وہ تمہاری وجہ سے روئی تھی۔۔۔"

شام میں اس نے سارے بدلے پورے بھی تو کر لئے تھے۔۔۔"وہ بڑں بڑایا۔۔۔یوسفزئی نے کان پکڑ کے مروڑا۔۔۔وہ جو دل میں علی کو گالیوں سے نواز رہا تھا ایک ہلکی سی چیخ حلق سے بر آمد ہوئی۔۔۔۔

آآآڈیڈ چھوڑے میرا نازک ساکان"!!!

یہ بتاؤ میری بیٹی کو کیوں رلایا؟؟"

آآچھوڑے گے تو بتاؤں گاناں، چھوڑے ناں۔۔۔"یوسف صاحب نے مسکرا کر کان چھوڑا۔۔۔کیونکہ وہ جانتے تھے وہ جب تک کان نہیں چھوڑ دیں گے وہ ایسے ہی اترا تا رہے گا۔۔۔

شکر کرو المیرا نے مجھے کچھ نہیں بتایا کیونکہ اگر وہ مجھے کچھ بتاتی تو قسم سے تمھاری ٹانگیں توڑ دیتا۔۔۔ "

یونوڈیڈ کبھی کبھی تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں نہیں المیرا آپ کی سگی اولاد ہے۔۔۔ "

تم جیلس ہو رہے ہو؟؟"

میں کیوں جیلس ہو گا؟ بالکل بھی نہیں۔۔۔"اس نے بریڈ منہ میں لے کر توڑا۔۔۔

اگر سچ بتاؤں تو۔۔۔۔"اس نے کافی کا گھونٹ بھرا۔۔۔ملازمہ تو کب کی جا چکی تھی۔۔۔۔

مجھے بہت اچھا لگتا ہے، جب آپ المیرا کو اپنی بیٹی کہتے ہیں، اسے بیٹیوں جیسا مان دیتے ہیں۔۔۔۔"

وہ میری بیٹی ہی ہے، میں صرف کہتا نہیں دل سے اسے اپنی بیٹی مانتا ہوں۔۔۔۔ "

وہ دونوں اب بریک فاسٹ کرتے ہوئے بات کر رہے تھیں۔۔۔

یاد رکھنا یوشع اگر میری بیٹی کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے دوبارہ کبھی آنسوں آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، آنسوں دینے والے نہیں، آنسوؤں کو صاف کرنے والے بنو۔۔۔"یوشع کی مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔۔۔۔

ایم سوری ڈیڈ آج کے بعد نہیں ڈانٹوں گا آپکی پیاری بیٹی کو، میری توبہ ہے جو آج کے بعد ڈانٹا، آپ اچھی طرح جانتے ہیں ڈیڈ!!!المیرا کی آنکھوں میں آنسو تو میں بھی نہیں دیکھ سکتا لیکن میں بھی کیا کروں آپ کی بیٹی اتنے چھوٹے دل کی ہے ہلکا سا بھی ڈانٹوں تو رونے لگ جاتی ہے۔۔۔ "

تمھیں اسے نہیں ڈانٹنا چاہیے تھا یوشع!! غلطی ہوئی بھی تو معاف کر دیتے، جب تم نے سارا معاملہ سنبھال لیا تھا تو مت ڈانٹتے۔۔۔۔"وہ اب آرام سے بول رہے تھے۔۔۔

ہاں غلطی ہو گئی، آپ کو معلوم ہے ڈیڈ جب کل آفس میں اس کی آنکھوں میں، میں نے نمی دیکھی تھی تو مجھے ایسا لگا جیسے میرا دل کسی نے مُٹھی میں زور سے بھینچ لیا ہو، جب تک وہ مان نہیں گئی میری جان!!!"اس نے شہ رگ پر انگلی رکھی۔۔۔۔

میری جان یہاں اٹکی ہوئی تھی اور اس کے بعد مجھ سے کام بھی نہیں ہوا تھا، میں بہت زیادہ ڈسٹرب ہو گیا تھا اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر، بار بار اس کی نمی بھری آنکھیں سامنے آ رہی تھی۔۔۔ "

تو پھر ناراض کیا ہی کیوں تھا؟ جب اس کی ناراضگی سے اتنا ڈرتے ہو؟ کیوں رلایا؟؟ "

کہا تو ہے غلطی ہو گئی، اب دوبارہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ "

ہونا بھی نہیں چاہیے۔۔۔ "

اچھا آپ کل جلدی سو گئے تھے، طبیعت ٹھیک ہے آپ کی، میڈیسن لی تھی؟؟؟ "

ہاں بھئی مجھے کیا ہونا ہے، میں تو فٹ فاٹ ہوں، تم نے ہی مجھے بیمار اور بوڑھا بنا کے رکھا ہوا ہے۔۔۔"

میں ایسی گستاخی کر سکتا ہوں آپ کی شان میں ڈیڈ!! آپ تو ابھی ینگ ہے اور دوسری شادی بھی کر سکتے ہیں، بتائیں لڑکی ڈھونڈوں آپ کیلئے۔۔۔"یوشع نے شرارت بھری چمکتی آنکھوں سے پوچھا۔۔۔یوسف صاحب نے کندھے پر چپت رسید کی۔۔۔

اوئی اللہ!!"اس نے نزاکت سے اپنے کندھے کو سہلایا۔۔۔اسکی نوٹنکی عروج پر ہوتی تھی۔۔۔

میری عمر دوسری شادی کی نہیں گھر بیٹھ کر پوتے، پوتیوں سے کھیلنے کی ہیں، شادی تم کرو گے، پچیس سال کے تم ہو، شادی کی عمر تمہاری ہو چکی ہے۔۔۔۔ "

ہائے ڈیڈ کیوں جلتے پہ نمک چھڑک رہے ہیں، میں تو ابھی شادی کرلوں مگر آپ کی بیٹی بھی تو مانیں۔۔۔"

یوسف صاحب مسکرائے۔۔۔۔

بھئی اسے منانا تو تمھارا کام ہے، اس معاملے میں تو میں بھی تمھاری مدد نہیں کر سکتا۔۔۔ "

ہائے پتا نہیں کب مانے گی؟؟؟"یوشع نے کہنی ٹیبل پر رکھ کر بند مٹھی پر سر رکھتے دور کسی خلا میں سوچتے ہوئے کہا۔۔۔وہ سیدھا ہوا۔۔۔

اوکے ڈیڈ میرا تو ہو گیا بریک فاسٹ!!اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔ "

اوکے بیٹا ٹیک کیئر!!مگر میں آج آفس آؤں گا۔۔۔۔ "

اوکے ڈیڈ!!سی یو اِن آفس "!!!

اس نے جھک کر باپ کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔۔۔اپنا کوٹ اٹھایا اور ڈائننگ ہال سے نکل گیا۔۔۔یوسف صاحب وہی بیٹھے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔۔

وہ ان کا ایک فرمانبردار، باشعور اور سلجھا ہوا اکلوتا بیٹا ہے۔۔۔

یوشع اپنے آفس روم میں کھڑا ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ رہا تھا اور پھر مطلوبہ جگہہ پر سائن کر کے فائل سامنے کھڑی زینب کو دی۔۔۔زینب نے فائل تھامی۔۔۔

علی نہیں آیا ابھی تک؟؟"اس نے ریوالونگ چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

نو سر"!!!

اور المیرا بھی نہیں آئی کیا؟؟؟"

وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آئی ہے، اپنے کیبن میں ہے۔۔۔ "

اوکے!! جاؤ"!!!

آپ کیلئے کافی لاؤں؟؟"وہ کرسی پر پیر پر پیر جمائے بیٹھا تھا۔۔۔ایک ہاتھ پیر پر اور دوسرا کرسی کے ہینڈل پر کہنی سے جمائے بند مٹھی پر سر کو ٹکائے اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

میری سیکرٹری ہو یا علی کی؟؟؟"

جی سر!!!"اس نے کچھ حیرانگی سے دیکھا جیسے آپ کو نہیں معلوم میں کس کی سیکرٹری ہوں۔۔۔

میں نے کیا پوچھا ہے؟؟؟"

جی علی سر کی۔۔۔"

جی بالکل!! تو پھر اسی کے کام کیا کرو۔۔۔"زینب نے سر جھکایا۔۔۔

یوشع کو ہنسی آئی مگر اس نے ضبط کر لیا۔۔۔اسے زینب کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا۔۔۔

المیرا کو بھیج دوں سر اگر آپ کو کچھ کام ہے تو؟؟"

میں نے تم سے کہا کہ المیرا کو بھیجو۔۔۔"اس نے اپنی مسکراہٹ پھر ہونٹوں تلے دبائی تھی۔۔۔۔

نو سر "!!!

تو پھر جاؤ جا کہ اپنے کام کرو، مجھے المیرا سے کام ہو گا تو میں خود اسے بلالوں گا۔۔۔"اس سے اپنی مسکراہٹوں کا گلہ گھونٹنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔۔

اور وہ شرمندہ ہوتی یس سر کہتی روم سے نکل گئی۔۔۔اس کے جاتے ہی یوشع نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔

یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔وہ اس وقت بلیو پینٹ اور گرین دھاریوں والی شرٹ میں ملبوس ہر بار کی طرح فریش تھا۔۔۔کسی بھی لڑکی کا دل آرام سے دھڑکا سکتا تھا مگر یوشع کا دل تو صرف المیرا کیلئے دھڑکتا ہے۔۔۔یوشع نے ٹائم دیکھا۔۔۔

آئی کیوں نہیں ابھی تک؟ اتنا نہیں ہو رہا کہ اپنی شکل ہی دیکھا جاؤں ایک بار۔۔۔"وہ اسے دیکھنے کیلئے بے چین ہو رہا تھا۔۔۔

دس سے پندرہ منٹ ویٹ کرتا ہوں، کیا پتا آجائے مگر ہائے یہ ٹائم کیسے گزرے گا؟؟؟"وہ خود سے ہی باتیں کر رہا تھا۔۔۔اس وقت کوئی اسے یوں باتیں کرتا دیکھ لیتا تو آفس میں اعلان ہو جانا تھا کہ سر کی آج طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔

المیرا اپنے کیبن میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

یوشع انتظار کر رہا ہو گا مگر میں کیسے سامنا کروں گی؟ اس نے ایک منٹ نہیں لگانا میری حالت پہچاننے میں۔۔۔"المیرا نے اپنی سرخ آنکھوں کو رگڑا۔۔۔

یوشع نے ایک بار پھر ٹائم دیکھا۔۔۔پندرہ منٹ ہو گئے تھیں مگر المیرا ابھی تک روم میں نہیں آئی تھی۔۔۔۔

بس بہت ہوا۔۔۔"وہ سیدھا ہو کر کرسی پہ آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔میز پہ رکھا اپنا موبائل اٹھایا اور کال ملائی۔۔۔۔

دوسری طرف سے کال اٹھائی گئی۔۔۔

کہاں ہو یار میں کتنی دیر سے تمھارا ویٹ کر رہا ہوں اور ایک تم ہو جو خود کے دیدار سے محروم رکھا ہوا ہے، جلدی آؤ یار تمھیں دیکھنا ہے پھر اپنا کام کرنا ہے، تمھیں دیکھے بغیر کچھ بھی کام کرنے کو دل بھی نہیں کرتا، کیا ہوا؟ تم کچھ بول کیوں نہیں رہی ہو؟؟؟"

آپ کچھ بولنے دیں گے تو بولوں گی ناں؟؟؟"اس نے آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔۔۔

ابھی آرہی ہوں، کافی لاؤں؟؟ "

ہاں لے آؤ۔۔۔"المیرا نے لمحہ ضائع کئے بغیر کال کاٹ دی۔۔۔یوشع نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔۔۔

تمھاری آواز کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی، کیا پتا میں کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں، ابھی آئے گی تو پتا چل جائے گا کہ ٹھیک ہے یا نہیں؟؟؟" اس نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا مگر کام نہیں کیا ایک بار پھر کرسی سے ٹیک لگا لی۔۔۔

پندرہ منٹ بعد المیرا روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ ہاتھ میں بھاپ اڑاتا کافی کا مگ پکڑا ہوا تھا۔۔۔ یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آج اس نے بھی گرین کلر کی قمیض اور ساتھ وائٹ کلر کا پجامہ ڈالا ہوا تھا۔۔۔ دوپٹے کو اچھی طرح کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا۔۔۔ المیرا نے کافی کا مگ یوشع کے سامنے رکھا۔۔۔

آپ کی کافی!!!" یوشع اسی کو دیکھ رہا تھا مگر المیرا نے اب تک نظریں اٹھا کر یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ وہ مگ رکھ کر سیدھی ہوئی۔۔۔ وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔

میں بعد میں آتی ہوں، مجھے کچھ کام ہے۔۔۔" اس نے نظریں جھکائے کہا وہ جانے کیلئے مڑی۔۔۔

ایک منٹ المیرا!!!" وہ رک گئی تھی مگر پلٹی نہیں۔۔۔

یوشع کو اب تک اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے؟ کچھ تو ہوا ہے جو وہ چھپا رہی ہے؟؟؟

وہ کرسی سے اٹھ کر قدم قدم چلتا المیرا تک آیا۔۔۔ اس نے بازو پکڑ کر المیرا کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔ دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے المیرا کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

لوک ایٹ می المیرا!!!" المیرا نے نظریں اٹھانے کی بجائے مزید جھکالی۔۔۔۔

آئی سیڈ لوک ایٹ اِن مائی آئیز!!!" اس نے اب بھی نرمی سے کہا۔۔۔ المیرا نے جھکی پلکیں اٹھائی۔۔۔ کالی گہری آنکھوں نے گہری براؤن آنکھوں میں جھانکا۔۔۔ یوشع نے کالی گہری آنکھوں میں دیکھا جو کہ رتجگے کی چغلی کھا رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں حد سے زیادہ سرخ ہو رہی تھی۔۔۔ المیرا نے ایک بار پھر نظریں جھکائی۔۔۔ یوشع نے دونوں ہاتھوں سے المیرا کے دونوں بازوؤں کو تھاما۔۔۔۔

اوکے! المیرا اب میں صرف سچ سنوں گا، مجھے اب سب کچھ بتاؤ کل میرے جانے کے بعد گھر میں کیا بات ہوئی؟ آنٹی نے کل کیا کہا جس کی وجہ سے تم ساری رات جاگتی رہی ہو، روتی رہی ہو اور اگر جاگ رہی تھی تو میرے میسیجز کا ریپلائی بھی کیوں نہیں کیا؟؟ مجھے صرف سچ سننا ہے، نہ میں نہیں سنوں گا، اب بتانا سٹارٹ کرو، سٹارٹ ٹو دی اینڈ!!!" المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ اسی چیز سے تو وہ ڈر رہی تھی مگر اب کوئی راستہ بھی نہیں تھا۔۔۔ وہ دونوں کافی دیر یوہی ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہیں یہاں تک کہ المیرا کی آنکھوں میں نمی آگئی۔۔۔ اس نے بتانے کیلئے لب کھولے مگر الفاظ ساتھ نہیں دے رہے تھیں۔۔۔

چند لمحے بعد آخر کار اس نے ساری بات یوشع کو بتادی شروع سے آخر تک جیسے جیسے یوشع سنتا گیا المیرا کے بازوؤں پر اسکی پکڑ سخت ہوتی گئی۔۔۔ غصے کی وجہ سے آنکھیں لال اور دماغ کی رگیں ابھرنے لگی تھی۔۔۔

انہوں نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی، بابا چپ رہے کچھ نہیں بولے۔۔۔" المیرا نے روتے ہوئے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔ آنکھوں سے آنسوں نکل نکل کر گالوں پر لڑھک رہے تھیں۔۔۔

شہری مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔" المیرا نے اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔

یوشع کی پکڑ ڈھیلی ہوئی۔۔ اس نے بازوؤں پہ سے ہاتھ ہٹا کر ہاتھوں کی مُٹھیوں کو زور سے بھینچا پھر بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی۔۔۔ لمبے گہرے سانس لے کر خود کے غصے کو کم کرنا چاہا۔۔ اس نے المیرا کی طرف دیکھا پھر اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

اب اگر ایک بھی آنسو تمھاری آنکھوں سے نکلا ناں المیرا تو قسم سے دو تھپڑ کھینچ کے لگاؤں گا، اس کے بعد جتنا مرضی رو لینا قسم سے اتنی تکلیف جب بھی نہیں ہو گی کہ تم میری وجہ سے رو گی، جتنی تکلیف اب مجھے تمھاری آنکھوں میں کسی اور کی وجہ سے آنسو دیکھ کر ہو رہی ہے۔۔۔" اس نے انگلی اٹھائی۔۔۔

المیرا بالکل چپ!!" اس نے ایک بار پھر آنسو صاف کیے۔۔۔۔

اس نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھا۔۔۔

المیرا مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟" المیرا نے اثبات میں سر ہلایا لیکن نظریں جھکی ہوئی تھی مگر وہ اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بھروسہ کرتی ہو اپنے یوشے پر یقین ہے مجھ پر۔۔۔" اس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کتنا یقین کرتی ہو اپنے شہری پر؟؟؟"

خود سے بھی کئی زیادہ!!!" اب کی بار المیرا نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔

ہمیشہ یوہی بھروسہ کرو گی؟؟؟" اس نے پھر ہاں میں سر ہلایا۔۔۔یوشع نے سکون کی سانس خارج کی۔۔۔

جاؤ منہ دھو کر آؤ، تمھارا شہری سب سنبھال لے گا، تم اب دوبارہ نہیں روؤں گی، جاؤ فیس واش کر کے آؤ۔۔۔" وہ مڑ کر اٹیچ واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اپنے بالوں میں پھیرا۔۔۔اس نے سوچ لیا تھا اس نے کیا کرنا ہے؟؟؟؟

اتنے میں علی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔وہ بلیو پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔وہ یوشع کی طرح زیادہ خوبصورت نہیں تھا تو یوشع سے کچھ کم بھی نہیں تھا۔۔۔وہ ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے۔۔۔

اتنے میں المیرا بھی واشروم سے آگئی۔۔۔

المیرا تمھیں کیا ہوا ہے؟ یوشع تم نے آج پھر کچھ کہا ہے کیا؟؟" وہ یوشع پر برسنے کیلئے تیار تھا۔۔۔

یار مانا کہ کل ڈانٹ دیا تھا، مجھ سے غلطی ہو گئی تھی مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں نا کہ میں اب روز ہی ڈانٹنے لگ جاؤں گا۔۔۔ "

المیرا میری بہن مجھے سچ بتاؤ؟ کیونکہ اس یوشع کی بات پر مجھے بالکل یقین نہیں؟؟" علی نے اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اس کو سینے سے لگایا۔۔۔

اگر اس یوشع نے تمھیں کچھ کہا ہے تو بتاؤ؟ اس کو تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔" علی نے المیرا کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

کل تو میں نے چھوڑ دیا تھا، کچھ بھی نہیں کہا مگر آج نہیں چھوڑوں گا۔۔" علی نے یوشع کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کی آنکھ میں ڈسٹ چلی گئی تھی جس کی وجہ سے آنسوں آگئے اور آنکھیں لال ہو گئی، باقی یہ تمھاری بہن کھڑی ہے پوچھ لو کہ کیا یہ میری وجہ سے رو رہی ہے؟؟؟"

بھائی!! یوشع ٹھیک کہہ رہے ہیں، آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔" اس نے ایک بار پھر آنکھیں رگڑی۔۔۔

اب میں ٹھیک ہوں۔۔" المیرا نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

دیکھ لیا سچ کہا تھا میں نے۔۔۔ "

ٹھیک ہے اگر تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔۔ "

علی ان دونوں کی باتوں سے متفق نہیں ہوا تھا مگر چپ ضرور ہو گیا تھا یہ سوچ کر کہ بعد میں یوشع سے سچ اُگلوا لے گا۔۔۔۔

علی نے المیرا کے سر پر پیار کیا پھر سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

تمھارا بھائی!!! ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے، کوئی کچھ بھی کہے مجھے بتانا۔۔۔"

جی بھائی"!!!

ٹھیک ہے تم دونوں باتیں کرو، میں کچھ کام کرلوں۔۔۔"علی روم سے نکل گیا۔۔۔

یوشع نے المیرا کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

میں نے بھی تم سے کل کہا تھا کہ میں ہمیشہ تمھارے ساتھ ہوں، کچھ بھی ہو جائے، تمھارا شہری ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے، صرف ایک مسڈ کال یا ایک میسج اور تمھارا شہری تمھارے پاس آجائے گا، تو تم نے مجھے کل ہی سب کچھ کیوں نہیں بتایا؟؟؟ "

ہمت نہیں تھی مجھ میں بات کرنے کی۔۔۔"یوشع نے نفی میں سر ہلا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

میں اب بھی کہوں گا تمھارا شہری ہمیشہ تمھارے ساتھ ہے۔۔۔"

یوشع المیرا کے ہاتھ چھوڑ کر اپنی ٹیبل تک گیا۔۔۔کافی کا مگ اٹھا کر المیرا کے ہاتھوں میں تھمایا۔۔۔

جاؤ دوسری بنا کے لے کر آؤ، ٹھنڈی ہو گئی ہے، چلو جلدی جاؤ۔۔۔"اب وہ ایک بار پھر اس کا باس بن گیا تھا۔۔۔اس نے ایک باس کی طرح آرڈر دیا۔۔۔المیرا کل سے شاید اب دل سے مسکرائی تھی۔۔۔

او کے سر کہتی وہ بھی آگے بڑھ گئی۔۔۔

المیرا!!!"یوشع نے پکارا۔۔۔اس نے رک کر پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

ہنستی رہا کرو یار اچھی لگتی ہو۔۔۔"کتنی چاہت تھی۔۔۔

المیرا مسکرائی اور بنا کچھ کہے روم سے نکل گئی۔۔۔۔

یوشع بھی مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر آ کے بیٹھا اور اب اپنے کام میں بزی ہو گیا۔۔۔۔

علی اپنے روم میں داخل ہوا تو اندر کھڑے وجود کو دیکھ کر مسکراہٹ لبوں پر آئی۔۔۔ اس نے مسکرا کر بالوں میں ہاتھ پھیرا اور قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔ وہ وہاں کھڑی فائلوں کو سیٹ کر رہی تھی۔۔۔ علی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔ وہ جو اس حملے کیلئے تیار نہیں تھی کھینچتی ہوئی علی کے چوڑے سینے سے ٹکرائی۔۔۔۔ علی نے اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا گھیرا کر کے اس کے جانے کی راہیں بند کر دی۔۔۔

کیسی ہو میری جان؟؟" وہ اپنے چکراتے سر کو تھامے کھڑی تھی۔۔۔

بہت بری ہوں۔۔۔" اس نے غصے سے علی کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔ علی نے مسکراتے ہوئے زینب کے ماتھے پر محبت بھرا لمس چھوڑا۔۔۔ زینب نے آنکھیں میچی۔۔۔۔ علی کے کالر کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑا۔۔۔

علی نے باری باری اس کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دیا۔۔۔۔

اوپن یور آئیز!!!" زینب نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔

اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟ کیوں موڈ آف ہے؟؟؟"

کچھ نہیں ہوا، ٹھیک ہوں میں۔۔۔ "

اب مجھے بتا رہی ہو یا میں اپنے طریقے سے اُگلواؤں؟؟"

ایک تو یوشع سر کی مجھے سمجھ نہیں آتی میں نے صرف اتنا پوچھا تھا کہ سر آپکو کافی لادوں، مجھے کہتے کہ علی کی سیکرٹری ہو تو اسی کے کام کیا کرو۔۔۔"اس نے اترا کر تنک کر کہا۔۔۔

علی کی ہنسی چھوٹی اور پھر وہ ہنستا ہی چلا گیا۔۔۔وہ پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنس رہا تھا۔۔۔زینب نے غصے سے گھورا۔۔۔

یوشع سر نے مجھے ڈانٹا اور آپ کو ہنسی آ رہی ہے؟؟؟ "

ہاہاہا!!سوری یار!!!ہاہاہا!!!"اس نے اپنی ہنسی کو بریک لگائی۔۔۔آنکھوں میں ہنسنے کی وجہ سے آئے پانی کو صاف کیا۔۔۔

یار تمھیں کس عقلمند نے مشورہ دیا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو؟ تمھیں اچھی طرح معلوم ہے یوشع المیرا کے علاوہ آفس میں کسی کے بھی ہاتھ کی بنی کافی نہیں پیتا، آفس میں اسے صرف المیرا کے ہاتھوں کی بنی کافی چاہیے ہوتی ہے تو میری جان کس نے کہا تھا کہ تم یوشع سے کافی کا پوچھو؟؟؟"

میں نے تو بس ایسے ہی پوچھ لیا تھا، میں کیا کافی اچھی نہیں بناتی؟؟ "

اب یوشع سے کبھی مت پوچھنا اور کس نے کہا کہ تم کافی اچھی نہیں بناتی؟ یار تم بہت مزے کی کافی بناتی ہو، جاؤ اپنے ہاتھوں کی بنی کافی مجھے پلاؤ۔۔۔ "

سچ میں ابھی لائی۔۔۔"وہ خوش ہوتی روم سے نکل گئی۔۔۔

پاگل!!!" علی نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور وہ خود بھی روم سے نکل گیا کیونکہ اسے اب یوشع کی طبیعت جو سیٹ کرنی تھی۔۔۔۔

علی یوشع کے روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔غصے سے اسے گھورتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔

یوشع!!!"اس نے غصے سے پکارا۔۔۔وہ جو وہاں آرام سے بیٹھا ابھی تھوڑی دیر پہلے المیرا کی لا کے دی گئی کافی سے لطف اندوز ہوتا اپنے خیالوں میں گم بیٹھا تھا۔۔۔ علی کو غصے سے خود کی طرف بڑھتا دیکھ مگ ٹیبل پر رکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے اس نے تھوک نگلا۔۔۔

تُو تو گیا یوشع!!اس نے دل میں خود سے کہا۔۔۔۔

علی نے یوشع کے قریب پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا۔۔۔وہ بھی گھوما۔۔۔ علی نے دوسرا ہاتھ بھی پکڑ کر دونوں ہاتھ پیچھے کمر پر باندھیں۔۔۔۔

آآآ چھوڑ دے ظالم میرے ہاتھ "!!!

تمھیں زیادہ شوق نہیں چڑھ رہا آج کل لڑکیوں کو ڈانٹنے کا؟ کچھ زیادہ نہیں ڈانٹنے لگ گئے ہو تم۔۔۔" علی نے ہاتھ پر زور دیا۔۔۔

آآآ اچھا نا چھوڑ تو؟؟؟ "

یوشع الٹے قدموں پیچھے ہوا۔۔۔یوشع کی علی کی طرف پشت تھی۔۔۔اس نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا۔۔۔

ایک بات تو بتا یہ لڑکیوں کے پیٹ میں کچھ بچتا نہیں ہے کیا؟ جو سب کچھ ہی کسی نہ کسی کو بتا دیتی ہے؟؟؟ "

علی مسکرایا مگر یوشع کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔۔ علی نے ہاتھ چھوڑے اور یہی اس کی غلطی تھی۔۔۔

یوشع فوراً علی کی طرف مڑا۔۔۔اس نے علی کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا پہلے والا سین چینج ہو گیا تھا جو حالت پہلے یوشع کی تھی وہ اب علی کی ہو گئی تھی۔۔۔

تم مجھے یہ بتاؤ تم نے ڈیڈ کو کال کر کے کیوں بتایا کہ میں نے المیرا کو ڈانٹا تھا؟؟؟"

ہاں تو میری بہن کو رلاؤ گے تو کیا میں چپ بیٹھوں گا؟؟؟"یوشع نے ہاتھ پر زور دیا۔۔۔ علی نے چیخ ماری۔۔۔

ڈانٹا میں نے تھا، ہمت تھی تو مجھ سے لڑتے علی عمران!!ڈیڈ کو کیوں شکایت لگائی؟؟؟"

اسی لئے کیونکہ تم انکل کے علاوہ کسی دوسرے کے قابو نہیں آتے ہو، یوشع کے بچے ہاتھ تو چھوڑ"!!!

یوشع نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا اور ہر لفظ چبا چبا کر کہا۔۔۔

میرے بچے نہیں ہے، جب بچے ہو گے تب میرے بچوں کو بولنا یوشع کے بچے!! میں یوشع یوسفزئی ہوں، اسی لئے آئندہ مجھ سے پنگا سوچ سمجھ کر لینا۔۔۔"

سالے چھوڑ دے میرا ہاتھ درد ہو رہا ہے، میں تجھ سے بڑا ہوں کچھ تو شرم کر!!!" علی اسے شرم دلوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

نہ ہی مجھ میں شرم ہے اور نہ ہی میں تمھارا سالا ہوں۔۔۔" یوشع ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوا۔۔۔ علی نے اپنا رخ یوشع کی طرف کرتے اپنی کلائیوں کو سہلایا۔۔۔ یوشع نے اپنے دونوں بازو علی کے کندھوں پر رکھے۔۔۔۔

ہاں اگر چاہو تو میں تمھارا بہنوئی ضرور بن سکتا ہوں میری جان!!!" یوشع نے ہونٹوں کو گول کر کے شرارتی انداز میں کیا۔۔۔۔

لاحولا والا قوۃ!!! پیچھے ہٹو میرے سے۔۔۔" علی نے اسے خود سے دور دھکا دیا۔۔۔۔

میں المیرا نہیں ہوں، آئی سمجھ اور نہ ہی میں تمھاری جان ہوں۔۔۔" یوشع نے زبردست قہقہہ لگایا۔۔۔۔

علی نے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔۔۔

یوشع یوسفزئی آج کے بعد اگر زینب، المیرا یا ماہی میں سے تم نے کسی کو بھی ڈانٹا یا ان کی آنکھوں میں تمھاری وجہ سے آنسو آئے تو میں بھول جاؤں گا ہم بچپن سے ساتھ ہے۔۔۔"یوشع نے آبرو اُچکائی۔۔۔۔

ماہی کو میں نے کب ڈانٹا؟؟؟ "

اگر ڈانٹا تو۔۔۔"علی نے تصحیح کی۔۔۔۔

اور ایک آخری بات!!!"علی نے قدم پیچھے بڑھانا شروع کئے۔۔۔۔

جب تم میرے قریب آتے ہو یا اس طرح کی کوئی حرکت کرتے ہو (اس کا اشارہ کندھوں پر ہاتھ رکھنے اور ہونٹوں کو گول کرنے کی طرف تھا) تو مجھے تم پہ کچھ شک ہونے لگتا ہے کہ تم سچ میں مرد ہو یا کچھ!!!"علی نے فقرہ ادھورا چھوڑا تھا۔۔۔۔

یوشع نے غصے سے پین کھینچ کر مارا مگر علی کے لگنے سے پہلے ہی وہ زبان دکھا کر باہر بھاگ گیا تھا۔۔۔یوشع نے پہلے تو غصے سے دروازے کو گھورتے دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زور سے ماری اور پھر مسکراتا ہوا اپنی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔۔

یوسف صاحب آج کئی دنوں بعد آفس آئے تھیں۔۔۔سب ہی یوسف صاحب سے مل کر خوش ہوئے تھیں۔۔۔وہ بھی بہت خوشدلی سے سب سے ملے۔۔۔یوسف صاحب نرم دل کے مالک تھے۔۔۔یوسف صاحب کے آنے سے آفس والوں کی عید سی ہو جاتی تھی اور اس دن یوشع کی بولتی بند رہتی تھی کیونکہ یوشع سب کو ڈانٹتا تھا اور اس کے مقابلے میں یوسفزئی ہر کام پر سکون طریقے سے کرنے کے مالک تھے۔۔۔یوشع جس دن یوسفزئی صاحب کے سامنے کسی کو ڈانٹ دے تو اس دن تو یوشع کی سب کے سامنے کلاس لگ جانی ہوتی تھی جو وہ بالکل بھی افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔اس لئے اس دن یوشع چپ اور باقی سب کی زبان کھل جاتی تھی۔۔۔یوسف صاحب کے آنے کی سب سے زیادہ خوشی المیرا کو ہوئی تھی۔۔۔وہ سب خوش تھیں۔۔۔۔

شام کا وقت تھا سات سے اوپر کا کچھ ٹائم۔۔۔خان ولا میں خدیجہ بیگم اور خان صاحب اس بڑے سے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے تھیں۔۔۔المیرا اور دادی دونوں اپنے روم میں تھیں جب یوشع انکل آنٹی پکارتا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا۔۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے، ایسے کیوں چیخ رہے ہو اور تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی گھر میں داخل ہونے کی؟؟؟"خدیجہ بیگم غصے سے کہتی صوفے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

میری ہمت کی بات نہ ہی کرے تو بہتر ہو گا کیونکہ ابھی آپ یوشع یوسفزئی کو جانتی نہیں ہے کہ وہ کون ہے؟؟اس میں کتنی ہمت ہے اور وہ کیا کیا کر سکتا ہے؟؟؟"یوشع نے بھی انگلی اٹھا کر ان سے تیز اور اونچی آواز میں غصے سے لال ہوتے چہرے کے ساتھ ایک ایک لفظ چبا کر کہا تھا۔۔۔

شور وغل کی آوازیں سن کر دادی بھی روم سے نکل آئی تھی اور المیرا نے بھی روم سے نکل کر ریلنگ سے نیچے جھانک کر دیکھا تو آنکھوں میں حیرانگی در آئی۔۔۔اس نے اپنی ماں کو دیکھا جو غصے سے کچھ کہنے لگی تھی۔۔۔ان کے بولنے سے پہلے اس نے یوشع کہہ کر پکارا۔۔۔سب نے اوپر ریلنگ پر کھڑی المیرا کو دیکھا۔۔۔وہ اب سیڑھیوں سے ہوتی تیزی سے نیچے آرہی تھی۔۔۔یوشع کے قریب پہنچی۔۔۔خان بھی اپنی جگہہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔اس نے یوشع کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

یوشع کیوں آئے ہو یہاں؟پلیز جاؤ،کوئی جھگڑا نہیں۔۔۔"اس نے نم آنکھوں سے ڈرتے ہوئے کہا۔۔۔

یوشع نے تاسف سے اسے دیکھا جو اس کے ہوتے ہوئے بھی ڈر رہی تھی۔۔۔وہ صرف اس کے لئے ہی یہاں آیا تھا اور وہی اسے جانے کا کہہ رہی ہے۔۔۔۔

یوشع پلیز جاؤ۔۔۔"اس نے کہنی تھام کر کہا۔۔۔وہ اس وقت بلیک شلوار قمیض میں تھا اس کی گوری رنگت پر بلیک کلر بہت جچ رہا تھا۔۔۔وہ اس وقت کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔

المیرا تمھارے پاس صرف ایک منٹ ہے، اس آدمی کو میرے گھر سے نکالو، میں ایک منٹ بھی اور اسے مزید یہاں برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔"خدیجہ نے غصے سے کہا۔۔۔یوشع خدیجہ کو غصے سے اور المیرا اس کی کہنی تھامے کھڑی یوشع کو نم آنکھوں سے غصے سے اس کے لال ہوتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ کہہ کر جانے لگی تھی۔۔۔

ایک منٹ خدیجہ بیگم!!"وہ رکی۔۔۔

یوشع پلیز جاؤ۔۔۔"اس نے پھر التجا کی تھی۔۔۔۔

شٹ اپ!!!"یوشع غصے سے چیخا تھا اور المیرا ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔آج پھر یوشع نے اسے ڈانٹ دیا تھا۔۔۔اس کا ڈر دیکھ کر وہ نرمی سے بولا۔۔۔

میں پیار سے کہہ رہا ہوں، اب درمیان میں مت بولنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"اور اب المیرا میں ہمت تھی بھی نہیں کہ کچھ بولے۔۔۔۔

اور آپ آنٹی!! آپ کو ذرا بھی شرم نہیں آتی، آپ خود ایک عورت ہے اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ ایک عورت کیلئے اس کی عزّت سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا پھر بھی آپ نے المیرا کے کردار پر انگلی اٹھائی، ایک عورت اپنی جان سے تو کھیل جائے گی مگر کسی کو اپنی عزّت کے ساتھ نہیں کھیلنے دے گی اور یہ!!!"اس نے المیرا کو کہنی سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔۔۔

آپ نے اس کے کردار کو داغدار کر دیا، کیا بگاڑا ہے اس نے آپ کا؟ جو آپ اس سے اتنی نفرت کرتی ہے، اس نے کبھی آپ کو کچھ کہاں تک نہیں، کبھی آپ سے کوئی گلہ نہیں کیا، آپ کے دل میں اتنی نفرت، اتنا زہر کیوں؟؟

میں یوشع یوسفزئی!!!"اس نے اپنے سینے پر انگلی رکھی۔۔۔۔

اِس کے پاک دامن ہونے کی گواہی دوں گا اگر ساری دنیا بھی میرے سامنے آکر مجھ سے کہے گی نا کہ المیرا بدکردار ہے تو کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروں گا، کیونکہ یہ میری المیرا ہے۔۔۔"المیرا آنسو بھری آنکھوں سے بس یک ٹک یوشع کا چہرہ دیکھ رہی تھی اسے آج احساس ہو گیا تھا کہ اگر اس ظالم بھری دنیا میں کوئی المیرا کا اپنا ہے تو وہ صرف یوشع ہے جو اس کے لئے اس دنیا سے لڑ سکتا ہے۔۔۔۔

وہ کہہ رہا تھا اِس کا کردار، اِس کے دل، اِس کی روح کا طرح پاک ہے، میں اس کے بارے میں وہ سب جانتا ہوں جو اس نے ہمیشہ چاہا کہ وہ صرف اپنے بابا کو بتائیں، اس نے مجھ اجنبی کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کیا تھا آپ سب کے ہوتے ہوئے بھی، اگر آج کے بعد المیرا کو کسی نے کچھ بھی کہا یا اس کے کردار پر انگلی اٹھائی یا اس کی آنکھوں میں آپ میں سے کسی کی وجہ سے بھی آنسو آئے تو یاد رکھنا آپ سب یوشع یوسفزئی کو جانتے نہیں ہے؟ میں وہ کروں گا جو کبھی کسی نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے انگہشت شہادت اٹھا کر غصے سے وارن کیا تھا۔۔۔۔

یاد رکھنا میں المیرا سے محبت کرتا ہوں اور شادی بھی کروں گا پھر اس میں آپ سب کی رضا شامل ہو یا نہ ہو، مجھے فرق نہیں پڑے گا، المیرا صرف میری ہے، اِس پر صرف میرا حق ہے، یاد رکھیئے گا اور اگر غلطی سے بھی اِس کا رشتہ کہی بھی کرنے کی کوشش کی تو ایک ایک کی جان لے لوں گا۔۔۔" اس نے خان کو دیکھ کر سرخ آنکھوں سے کہا تھا جو پر سکون سے کھڑے یوشع کی باتیں سن رہے تھے۔۔۔

اور شروعات آپ سے کروں گا۔۔۔" اس نے خدیجہ بیگم کو دیکھ کر کہا۔۔ خدیجہ بیگم اتنے ہی غصے میں لال بھبھو کے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔

بس بہت ہوا تمھارا ڈرامہ!!! گارڈز!!! گارڈز!!!" وہ چیخ رہی تھی۔۔۔

جی میڈم"!!!

ان صاحب کو ذرا عزّت کے ساتھ گیٹ تک چھوڑ کر آؤ۔۔۔" وہ پھر چیخی تھی۔۔۔ گارڈ نے یوشع کو دیکھا۔۔۔

تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" خان نے گارڈ کو واپس بھیجا۔۔۔

خان یہ کیا؟؟؟" انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے خدیجہ کو کچھ بھی کہنے سے روکا۔۔۔

ہو گیا تمھارا یا کچھ اور کہنا باقی ہے؟؟؟" خان نے پوچھا۔۔۔

میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا، بس یاد رکھیئے گا آئندہ اگر المیرا کو کچھ کہا تو بہت برا ہو گا، میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔ "

ایک دفعہ نہیں ہزار دفعہ کہوں گی یہ لڑکی بد کردار ہے، بد کردار ہے۔۔۔۔"اور یہاں پہ یوشع کی بس ہوئی تھی۔۔۔اس نے ٹیبل سے واس اٹھا کر غصے سے زمین پہ پوری شدت سے پھینکا تھا۔۔۔لاؤنج میں کانچ کے ٹوٹنے کی آواز بہت زور سے گونجی تھی۔۔۔المیرا ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔خان اپنی جگہہ پر ویسے ہی پر سکون سے کھڑے تھے۔۔۔۔دادی بھی تھوڑی بہت پر سکون تھی مگر خدیجہ بیگم ایک بار پھر بے قابو ہونے لگی تھی۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا۔۔۔۔"یوشع نے غصے سے ہاتھ اٹھا کر کہا۔۔۔اس کی آنکھیں لال انگارہ ہو چکی تھی۔۔۔۔ جتنی عزت دینی تھی دے دی۔۔۔"وہ غصے میں بھی آپ کر کے بات کرنا نہیں بھولا تھا اور پھر ساری اس کے والدین کی ہی تو تربیت تھی اس کی والدہ کی جنہوں نے ہمیشہ عورتوں کی عزّت کرنا سیکھائی تھی۔۔۔۔۔ خدیجہ بیگم مجھے لگ رہا ہے تمھیں اپنی عزّت پیاری نہیں ہے۔۔۔"اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔اب ساری تربیت اس نے ایک سائڈ پر رکھ دی تھی۔۔۔۔

تم چاہتی ہو میں یہاں سب کے سامنے تمہارے وہ راز کھولوں جو تمہارے شوہر کو بھی نہیں معلوم؟ "!!!

اب جیسے سب بے سکون ہوئے تھیں۔۔۔خان نے حیرانگی سے خدیجہ کو دیکھا۔۔۔۔

کونسے راز؟؟؟"اس کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔۔یوشع کی طنزیہ مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔

تمھارا بیٹا جہانزیب خان!!!دبئی گیا ہوا ہے ناں؟؟ "

یوشع اتنا کہہ کر چپ ہو گیا تھا۔۔۔خدیجہ کو اس کی بات کا مطلب سمجھ آ گیا تھا۔۔۔۔سر سے چھت اور پیروں تلے سے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ایک دم سب کچھ چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔وہ بات جس کا آج تک کسی کو علم نہیں ہوا وہ یوشع کو کیسے معلوم ہوئی؟؟؟

کیا مطلب ہے تمھاری بات کا؟؟؟"خود پہ قابو پاتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔۔۔خان خدیجہ کے چہرے کو دیکھ رہے تھیں جس کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا ایک جا رہا تھا۔۔۔۔

کوئی مطلب نہیں ہے، میں نے تو صرف پوچھا ہے، تمہارا بیٹا دبئی رہتا ہے نا مگر مجھے لگتا ہے تم کوئی اور مطلب لے گئے ہو میری بات کا۔۔۔"اس نے مسکراتی آنکھوں سے کہا....

میں کیا مطلب لوں گی اور تم اپنی بکواس بند کرو، جاؤں یہاں سے۔۔۔"اب کہ ان کی آواز میں پہلے والا رعب نہ رہا تھا۔۔۔

نہ نہ ساسوں ماں!!!تمہارا ہونے والا داماد ہوں، عزّت کریں ہونے والے داماد کی، ورنہ تم اچھی طرح سمجھ گئی ہو گی، میرا مطلب تمہارا بیٹا!!!"پہلی بات شوخی لہجے میں اور دوسری طنزیہ لہجے میں کہی۔۔۔جس کو سب نے ہی محسوس کیا تھا۔۔۔

سو ساسوں ماں!!!" اس نے اپنے ہاتھوں کو جھاڑا۔۔۔

امید کرتا ہوں آج کے بعد تم المیرا کو بد کردار نہیں کہو گی۔۔۔" اس نے المیرا کا ہاتھ تھاما۔۔۔

تم کہنا کیا چاہتے ہو، صاف صاف لفظوں میں کہو؟؟؟" اب کی بار خان نے پوچھا تھا۔۔۔ یوشع طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

رہنے دیں سسر صاحب!!! بڑھاپے کی اِس اسٹیج پر پہنچ کر تکلیف ہو گی۔۔۔" اتنا کہہ کر کسی کی بھی طرف دیکھے بغیر وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

سیڑھیاں عبور کی وہ رو رہی تھی۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اپنا ہاتھ یوشع کی گرفت سے چھڑوائے یا نہیں؟؟؟ یوشع اس کا ہاتھ پکڑے آگے چل رہا تھا اور وہ اس کے پیچھے کسی کٹی ڈور کی طرح کھینچتی جا رہی تھی۔۔۔۔ المیرا کے روم میں پہنچ کر اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔ دروازہ بند کر کے دروازے پر سر رکھ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس نے گہرے سانس لے کر خود کو ریلیکس کیا اور پھر المیرا کی طرف آیا۔۔۔ اطمینان سے سینے پر بازو باندھ کر اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔ اس نے خفا خفا سا کہا۔۔۔

کیوں کیا یوشع ایسا؟ میں اسی لئے کچھ نہیں بتا رہی تھی آپ کو، مجھے معلوم تھا یہی سب آپ نے کرنا تھا۔۔۔"

تو پھر آج آفس آ کر اپنی حالت مجھے دکھانی ہی نہیں تھی؟؟ "!

اگر نہ آتی تو آپ نے صبح ہی یہاں پہنچ جانا تھا کہ طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔"یوشع مسکرایا کیونکہ اس نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا۔۔۔

اس نے المیرا کے آنسو صاف کئے۔۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ جھٹکے اور خفگی سے چہرہ موڑ کر آگے بڑھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر گہری سانس خارج کی۔۔۔اپنے غصے کو کنٹرول کیا اور خود بھی اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا۔۔۔المیرا نے ہاتھ چھڑوانے چاہے مگر بے سود!!!گرفت مضبوط تھی۔۔۔آنسو ٹپ ٹپ ہاتھوں پر گرنے لگے تھیں پہلے تو وہ اسے فرصت سے دیکھے گیا پھر بولا تو لفظوں میں شرارت تھی۔۔۔۔

تم لڑکیوں کے پاس اتنے آنسو آکہاں سے جاتے ہیں؟؟؟"اس نے المیرا کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔۔

ذرا دیکھاؤ تو؟؟؟"اس کی آنکھوں کو کھول کر اس میں جھانکنے کی کوشش کی۔۔۔المیرا نے مسکراتے ہوئے اسے دھکا دیا اور کندھے پر مکہ رسید کیا۔۔۔

نہیں نا ذرا آج تو تم مجھے دیکھا ہی دو، تم لڑکیوں کے پاس اتنے آنسو آکہاں سے جاتے ہیں؟ کوئی ٹینکی وینکی تو فٹ نہیں کر رکھی اندر!!!"وہ اس کی انکھوں میں جھانکنے کی مسلسل کوشش کر رہا تھا اور وہ مسکراتے ہوئے اسے خود سے دور کر رہی تھی۔۔۔اس نے یوشع کو پھر دھکا دیا۔۔۔۔

یار ان آنسوؤں کو اپنی رخصتی کیلئے بچا کر رکھو، آگے کام آئیں گے۔۔۔"یوشع نے اس کے آنسو صاف کرتے شوخی لہجے میں کہا۔۔۔

المیرا نے مسکراتے ہوئے تھکے تھکے انداز میں یوشع کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔

وہ مجھ سے پھر لڑے گی اور بابا بھی خفا ہو گے۔۔۔"یوشع نے اپنا سر نفی میں سر ہلایا۔۔۔

وہ تمھیں آج کے بعد کچھ نہیں کہے گی، اس بات کی گارنٹی میں تمھیں دیتا ہوں اور ویسے بھی کسی نے تو ان کی بولتی بند کرنی تھی ناں، سو دی گریٹ یوشع یوسفزئی یعنی میں نے کر دی۔۔۔"اس نے فخر سے کالر جھاڑے۔۔۔۔

آپ سے کچھ پوچھو؟؟؟"

مت پوچھنا کیونکہ مجھے معلوم ہے تم نے کیا پوچھنا ہے؟؟؟"

کیا پوچھنا ہے؟؟؟اس نے الٹا سوال کیا۔۔۔

یہی کہ وہ کونسے راز ہے جن کی میں تمھاری ماں کو دھمکی دے کر آیا ہوں۔۔۔ "

بتائے ناں آپ کیا جانتے ہیں ان کے بارے میں؟؟؟"یوشع نے المیرا کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

المیرا خان اگر تم میرے پاؤں بھی پڑو گی نا تو بھی میں تمھیں کچھ نہیں بتانے والا کہ وہ کونسے راز ہے؟؟؟"

خوشفہمیاں ہے یوشع یوسفزئی آپ کی!!المیرا خان کبھی آپکے قدموں میں نہیں پڑے گی۔۔۔"

اس نے یوشع کی آنکھوں میں دیکھ کر ہاتھ جھلا کر کہا۔۔۔

یوشع مسکرایا۔۔۔

اور میں کبھی چاہتا بھی نہیں کہ کبھی تم میرے پیروں میں گرو، تمھاری جگہہ یہاں ہے۔۔۔"اس نے دل کے مقام پر انگلی رکھی۔۔۔

اوکے اب میں چلتاہوں، اپنا خیال رکھنا اور ایک بات!!!"اس نے المیرا کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر انگوٹھے سے گال کو سہلایا۔۔۔

یہ دنیا بہت ظالم ہے المیرا!! یہاں کوئی کسی کا نہیں ہے سوائے چند ایک لوگوں کے، تمھیں اپنے لئے خود اسٹینڈ لینا چاہیے، اینڈ ایم شیور آج کے بعد آنٹی تمھیں کچھ نہیں کہے گی، تمھارے دل میں جو آئے تم وہ کرو اور یاد رکھو میں ہمیشہ تمھارے ساتھ کھڑا ہو، مگر خود کیلئے لڑنا سیکھو، بولنا سیکھو۔۔۔"وہ سہی کہہ رہا تھا یہاں کوئی کسی کا نہیں ہے۔۔۔

آپ ہوناں میرے لئے میرے ساتھ"!!

اگر میں ساری زندگی تمھارے ساتھ نہ رہا تو پھر کیا کرو گی؟؟؟"

شہری!!!"اس نے تڑپ کر کہا۔۔۔

اوکے اوکے !!!اب رونے مت بیٹھ جانا، میں بس مزاق کر رہا تھا، میں کبھی کہیں نہیں جاؤں گا تمھیں چھوڑ کر چاہے کچھ بھی ہو جائے مگر خود کیلئے اسٹینڈ لینا چاہیے۔۔۔ "

وہ بیڈ سے اٹھا۔۔۔ المیرا کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر نیچے جھکا۔۔۔ المیرا کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

تمھارا یوشے زندگی کے ہر موڑ پر تمھارے ساتھ ہے، زندگی میں کبھی بھی خود کو اکیلا محسوس کرو تو صرف ایک آواز دینا، تمھارا شہری سات سمندر پار کر کے بھی چلا آئیں گا صرف تمھارے لئے۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں سچائی تھی۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔ وہ بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ اس کی پیشانی پر محبت بھرا لمس چھوڑا۔۔۔۔ ٹیک کیئر کہتا گال تھپتھپا کے سیدھا ہوا اور جانے کیلئے مڑا۔۔۔ وہ دروازے تک پہنچ گیا تھا جب المیرا نے پکارا۔۔۔

شہری!!!" وہ رک کر پلٹا۔۔۔

جی جانِ یوشع "!!

دادی سے ملے بغیر مت جانا، آپ نے ان سے سلام تک نہیں کیا، ملے بغیر جاؤ گے تو وہ خفا ہو گی۔۔۔ "

ٹھینک یو سو مچ میری جان اتنی بڑی اور اہم بات مجھے بتانے کیلئے، اگر آپ نہ بتاتی تو مجھے تو اس بات کا احساس ہی نہیں ہونا تھا کہ دادی سے بھی ملنا ہے۔۔۔"اس کا پہلے والا غصہ کہیں جا سویا تھا۔۔۔وہ ہنستا مسکراتا دوسروں کو ہنساتا یوشع بن گیا تھا۔۔۔

ہاں تو احسان مانو میرا!!!"اس نے فخر سے گردن اٹھائی۔۔۔۔

میں دادی سے ہی ملنے جا رہا تھا، یار ان سے ملے بغیر جا سکتا ہوں کیا؟ بلکہ ایک کام کرو تم بھی میرے ساتھ چلو!!دونوں کو ایک ساتھ دیکھے گی تو خوش ہو جائیں گی اور اگر ڈانٹ پڑے گی تو دونوں ایک ساتھ سنیں گے، بہت مزہ آئیں گا ایک ساتھ ڈانٹ سننے میں۔۔۔"اس نے آنکھ ونک کی۔۔۔

مجھے کوئی شوق "!!

چلو چلو جلدی چلو!!!"اس کی بات کو بیچ میں کاٹتے بیڈ کے پاس پہنچ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور لمحہ ضائع کئے اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اسے لے کر روم سے باہر نکلا۔۔۔لاؤنج میں پہنچا وہاں اب کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ بالکل خالی تھا۔۔۔۔

وہ دادی کے روم کی طرف بڑھا۔۔۔ڈور کو نوک کر کے ذرا سا کھول کر اندر جھانکا۔۔۔دادی بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھنے میں مصروف تھی۔۔۔المیرا نے پیچھے سے دھکا دیا۔۔۔وہ آآآ کرتا اندر گیا اور گرتا گرتا

بچا۔۔۔المیرا بھی قہقہہ لگاتی اندر داخل ہوئی۔۔۔دادی نے بھی مسکراتے ہوئے اپنی تسبیح سائڈ ٹیبل پر رکھی۔۔۔المیرا کو غصے سے گھورتا وہ بیڈ کی طرف بڑھا۔۔۔

السلام علیکم!!مائی سویٹ ہارٹ!!!"وہ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔دادی نے کندھے پر تھپڑ رسید کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا۔۔۔

افففف اللہ!!دادی جس کو دیکھو مجھ معصوم کو کیوں مارتا ہے؟؟"اس نے المیرا کو دیکھ کر کہا۔۔۔

تو تم اپنی حرکتیں صحیح کرلو پھر کوئی بھی نہیں مارے گا۔۔۔"انہوں نے یوشع کے سر پر پیار کیا۔۔۔

دادی میں نہیں سدھرنے والا کبھی اور اگر میں سدھر گیا تو اس چڑیل کو کون ہنسائیں گا؟؟؟"

دادی!!"المیرا نے غصے سے کہا۔۔۔

اس کو کہہ دیں مجھے دوبارہ چڑیل مت بولے،میں کیا چڑیل دیکھتی ہوں؟؟ "

ہاں جی صرف دیکھتی ہی نہیں ہو،تم سچ میں چڑیل ہو۔۔۔"

یوشع!!!"اس نے جھنجھلا کر غصے سے انگلی اٹھائی۔۔۔

اچھا اچھا بچوں کی طرح لڑنے مت بیٹھ جاؤ،یوشع سدھر جاؤ تم بھی۔۔۔"دادی نے دونوں کو ڈانٹا۔۔۔

میں تھوڑی لڑ رہی ہوں،یہی لڑتے ہیں جب دیکھو۔۔۔"اس نے یوشع کو یہ کہتے ساتھ میں زبان دیکھائی۔۔۔یوشع نے منہ بنایا اور دادی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

دادی ایم سو سوری!! میں تھوڑی دیر پہلے اتنا غصے میں تھا کہ آپ کا بھی خیال نہیں کیا؟ بس جو منہ میں آیا بولتا چلا گیا، آپ سے سلام تک بھی نہیں کیا۔۔۔" وہ شرمندہ نظر آرہا تھا۔۔۔ دادی نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

میں اپنے بیٹے سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں۔۔۔" انہوں نے محبت سے کہا تھا۔۔۔ یوشع نے چہرہ اٹھایا۔۔۔

بلکہ آج تم جس طرح المیرا کیلئے لڑے ہو، اس کیلئے سٹینڈ لیا، سچ کہوں تو مجھے بہت اچھا لگا ہے، مجھے ہمیشہ بس المیرا کی فکر لگی رہتی ہے کہ میرے بعد اس کا کون خیال رکھے گا؟ اگر کل کو مجھے کچھ ہو جاتا ہے نا۔۔۔"

دادی!!!" المیرا نے بیچ میں ٹوکا۔۔۔ انہوں نے بس ایک نظر المیرا کو دیکھا۔۔۔

تو مجھے یہ تسلی ہو گی کہ اس کے ساتھ تم ہو، میں کل کو آرام سے مر سکوں گی۔۔۔۔ "

دادی!!" اس نے ایک بار پھر ٹوکا۔۔۔ یوشع بھی خفا نظر آنے لگا تھا۔۔۔

دادی ایسی باتیں مت کریں، ورنہ میں پکے والا ناراض ہو جاؤں گا۔۔۔"

نہیں بیٹا!!! آج تو مجھے بولنے دوں، میں اب بوڑھی ہو چکی ہوں بیمار رہتی ہوں، سب کو ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے، میرا بھی کبھی بھی بلاوہ آسکتا ہے، مجھ سے وعدہ کرو یوشع!! میرے بعد میری بیٹی کا خیال رکھو گے۔۔۔ "

میں وعدہ کرتا ہوں دادی!! میں ہمیشہ اس چڑیل کا خیال رکھوں گا۔۔۔" اس نے المیرا کو دیکھ کر شرارتی انداز میں کہا جو سر جھکائے بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس نے تو اب صرف چڑیل صرف المیرا کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے کہا تھا کہ شاید وہ اس سے لڑے مگر وہ تو ایک لفظ بھی نہیں بولی۔۔۔

المیرا!! یہ سائڈ ڈرا کھولو بیٹا!! اس میں دو ڈبی رکھی ہے، انہیں نکالو۔۔۔" انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

المیرا نے ڈبی نکال کر دادی کو دی۔۔۔ ریڈ کلر کی مخملی ڈبی تھی۔۔۔ دادی نے انہیں کھولا دونوں میں انگیجمنٹ رنگ تھی۔۔۔ ایک لڑکے کی اور دوسری لڑکی کی۔۔۔ لڑکی والی رنگ نکال کر یوشع کو دی۔۔۔ وہ ڈائمنڈ رنگ تھی بہت ہی خوبصورت۔۔۔

یہ میں نے تم دونوں کیلئے بنوائی تھی، میں اب تم دونوں کی چھوٹی سی رسم کر رہی ہوں پہنادو المیرا کو۔۔۔ "

مگر دادی رسم وغیرہ تو سب بڑوں کی رضامندی سے ہوتی ہے؟ سب ہوتے ہیں؟ پھر ایسے کیسے؟؟ "

بیٹا کیا میں بڑی نہیں ہوں، میں ہی یقیناً سب سے بڑی ہوں اور مجھے کسی سے کچھ نہیں لینا دینا، تم پہنادو۔۔۔" یوشع نے اپنی ہتھیلی المیرا کے آگے پھیلائی۔۔۔ وہ اب تک سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔ دادی نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔ المیرا نے اپنا نازک ہاتھ اس کی چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔ یوشع نے اس کی

مخروطی انگلی میں رنگ پہنائی۔۔۔انہوں نے دوسری رنگ المیرا کو دی۔۔۔المیرا نے بھی اسے رنگ پہنائی اور اب المیرا کی بس ہو گئی تھی۔۔۔وہ دادی کے گلے لگ کر رو دی۔۔۔

بس بیٹا چپ کر جاؤں۔۔۔"

آپ مجھے چھوڑ کر کہی نہیں جائے گی۔۔۔"وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔۔رونے کی وجہ سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

یوشع لب کاٹتا اس کو دیکھنے لگا۔۔۔

اسے سب کچھ برداشت تھا بس المیرا کی آنکھوں میں آنسوں نہیں۔۔۔روتی وہ تھی لیکن تکلیف یوشع کو ہوتی تھی۔۔۔۔

اچھا میں نہیں جا رہی چپ کرو۔۔۔"دادی نے اس کو خود سے دور کر کے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔اس کی پیشانی کو چوما۔۔۔

دادی دیکھ لینا ابھی آپ کو کچھ نہیں ہوتا، ابھی تو آپ نے ہماری شادی دیکھنی ہے، اس کے بعد ہمارے بچوں کی، اس کے بعد ان کے بچوں کی اور پھر اس کی بعد ان کے۔۔۔ "

بس بس اتنا آگے مت بڑھو۔۔۔" دادی نے مسکراتے ہوئے اسے بیچ میں ٹوکا۔۔۔ المیرا نم آنکھوں سے مسکرادی۔۔۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر یوشع کے دل کو سکون ملا۔۔۔ وہ دادی کے گلے لگا۔۔۔ المیرا کی ناک کو پکڑ کر کھینچا چاہا مگر اس نے المیرا سے اپنے ہاتھ پر تھپڑ کھایا۔۔۔ وہ دور ہوا۔۔۔

آج سے میری المیرا تمھاری ہوئی، یہ تمہاری امانت ہے، میں امید کرتی ہوں تم اس کا مجھ سے بھی زیادہ خیال رکھو گے۔۔۔" اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو جھکایا۔۔۔

جو حکم میرے آقا۔۔۔" دادی اور المیرا دونوں ایک ساتھ ہنسی۔۔۔

اوکے اب مجھے اجازت دے دادی، ان شاءاللہ پھر ملاقات ہو گی۔۔۔" المیرا کی آنکھیں اب بھی نم تھی۔۔۔ اس نے ایک نظر المیرا پر ڈالی اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

اور ہاں دادی میری المیرا کو آپ نے رلایا ہے، اس کو چپ کروانا بھی آپ کا کام ہے۔۔۔ "

اوکے بیٹا اور کچھ "!!

ہاں بس اب جلدی جلدی شادی کروادے، ویسے بھی بابا کہہ رہے تھے انہیں اب اپنے پوتے پوتیوں سے کھیلنا ہے۔۔۔" اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔ المیرا اس کی بات سن کر بلش کرنے لگی۔۔۔ یوشع نے بہت فرصت سے اس کے گالوں کو لال کرتے دیکھا۔۔۔

وہ بھی ہو جائے گی، صبر رکھو، صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔"اس کا سکوت ٹوٹا تھا۔۔۔وہ دادی کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

اور مجھے میرے صبر کا پھل میٹھا ہی چاہیے۔۔۔"اس نے ایک بار پھر المیرا کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔وہ مسکرا کر اللہ حافظ کہتا پلٹا اور روم سے نکل گیا۔۔۔۔

وہ لان میں پہنچا۔۔۔وہاں خان صاحب ٹہل رہے تھے۔۔۔وہ ایک نظر انہیں دیکھ کر آگے بڑھنے لگا۔۔۔۔

بیٹا!!!"خان نے دھیرے سے پکارا۔۔۔وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔۔۔خان اس کے سامنے آکر کھڑے ہوئے۔۔۔

کیا جانتے ہو تم خدیجہ کے بارے میں؟؟"انہوں نے بغیر کسی لگی لپٹی کے بات شروع کی۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھیں۔۔۔

کچھ نہیں انکل!!!میں نے صرف ایسے ہی بول دیا تھا،ورنہ میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔"

یو شع جھوٹ مت بولو بیٹا!!!"وہ بہت نرمی سے ایک دوسرے سے بات کر رہے تھیں۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔"

نہیں تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔"یوشع نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

اوکے انکل میں آپ کو کچھ نہیں بتاؤں گا کیونکہ میں کسی کے راز نہیں کھولتا، باقی وہ آپ کی بیوی ہے، اگر آپ خود پتا لگوانا چاہے تو ایزیووش!! بٹ میں آپ کو کچھ نہیں بتاؤں گا اور نہ ہی آپ مجھ سے اُمید رکھے۔۔۔"اس نے صاف اور سیدھی بات کہی۔۔۔انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔وہ بغیر کچھ کہے اندر جانے کیلئے آگے بڑھ گئے۔۔۔انکل!!!"انہوں نے رک کر یوشع کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

میں اپنے تھوڑی دیر پہلے والے رویہ کی معافی مانگتا ہوں، مجھے غصہ صرف آنٹی پر تھا، انہوں نے جو کیا غلط کیا تھا، انکل!! میں المیرا سے بہت محبت کرتا ہوں، وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتی ہے، ہم ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے، انفیکٹ وہ آپ سے بھی بہت محبت کرتی ہے اور میں جانتا ہوں آپ بھی اس سے بہت محبت کرتے ہیں بس آپ کی محبت کہی سو گئی ہے، اس محبت کو جگانا آپ کا کام ہے، المیرا مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی!! آپ کو پتا ہے کل جب آنٹی نے اس کے کردار کو داغدار کیا تھا تو اسے سب سے زیادہ کس چیز نے تکلیف دی تھی؟ آپ کے چپ رہنے نے، انکل وہ آپ کی محبت کیلئے ترستی ہے، اسے اکیلا مت چھوڑے، آپ اس کی طرف ایک قدم بڑھائے، باقی کے قدم وہ خود طے کر لیں گی، وہ آپ سے اتنی محبت کرتی ہے، اسے ایک بار اپنے سینے سے لگا لیں، وہ اتنے میں ہی خوش ہو جائے گی، آپ کو پتا ہے اس نے اپنی زندگی کی وہ تلخ بات تک مجھ کو بتائی ہے جو وہ چاہتی تھی کہ صرف آپ کو بتائیں، وہ آپ کی سگی بیٹی ہے، سوتیلی نہیں،

انکل اب بھی وقت ہے، اُس کو اپنے سینے سے لگالے، چلیں جائیں اس کے پاس، کہی ایسا نہ ہو جب آپ اس کے پاس جائے تو وقت ہاتھوں سے اتنا آگے نکل چکا ہو کہ آپ چاہ کر بھی اُس وقت کو واپس لوٹا نہ سکے، اب بھی وقت ہے پچھتانے سے بہتر اس کے پاس چلے جانا ہے، نہیں تو سوائے خسارے کے ہاتھ میں کچھ نہیں آئے گا۔۔۔" خان نے یوشع کا کندھا تھپکا اور بنا کچھ بولے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

یوشع کے موبائل پر کال آرہی تھی۔۔۔ اس نے جیب سے موبائل نکالا۔۔۔ کال پیس کر کے کان سے لگایا اور بات کرتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔ گیٹ پر پہنچ کر رکا۔۔۔ موبائل کو واپس جیب میں ڈالا۔۔۔

یوشع!!!" خدیجہ بیگم نے پکارا۔۔۔ یوشع نے خود پر ایک بار پھر قابو پا کر اوپر آسمان کو دیکھ کر دونوں ہاتھوں کو دعا کی طرح ہوا میں اٹھایا۔۔۔

یا اللہ آج لگتا ہے، یہ سب مجھے گھر نہیں جانے دیں گے۔۔۔" اس نے یہ کہہ کر ہاتھ واپس گرائے۔۔۔

خدیجہ قریب پہنچی تو وہ بھی پلٹا۔۔۔۔

آپ سب نا ایک کام کریں، مجھے یہی روک لے پھر جس نے جو بات کرنی ہوں آرام سے بیٹھ کر کر لینا بس خدمتیں ساتھ ساتھ کرتے رہنا۔۔۔"

شٹ اپ اور اب جو پوچھوں اس کا سیدھا سیدھا جواب دو۔۔" ان کی اکڑ اور تلخ لہجہ اب بھی برقرار تھا۔۔۔

نہ نہ ساسوں ماں آرام سے، آپ کا فیوچر سن اِن لاء ہوں، یہ دیکھیں!!!" اس نے ہاتھ اٹھا کر رنگ دیکھائی۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے انگیجمنٹ ہوئی ہے المیرا خان کے ساتھ، دادی نے کی ہیں۔۔" اس نے المیرا خان پر زور دے کر کہا۔۔۔

اس لئے مدر اِن لاء عزّت سے پیش آئیں اپنے داماد کے ساتھ۔۔" انہوں نے مُٹھی بند کر کے خود پر ضبط کیا۔۔۔

کیا جانتے ہو تم میرے بارے میں؟؟؟"

وہی سب جو کوئی نہیں جانتا۔۔"

مجھے صاف لفظوں میں بتاؤ؟؟" وہ دبے لفظوں میں چیخی تھی۔۔۔

اوکے اگر سننا چاہتی ہے تو سنیں!!!" یوشع نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پیچھے کمر پر باندھتے خدیجہ کی طرف جھکا۔۔ اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب کیا اور جب بولا تو لہجے میں بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

آپ کا بیٹا!!! کیا نام ہے اس کا؟؟" اس نے آنکھیں بند کر کے سوچنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

ہاں جہانزیب خان!!!اوہ سوری اگر میں اپنے لفظوں کی تصحیح کروں تو جہانزیب سلیمان!!!ہاں جہانزیب سلیمان زیادہ بہتر رہے گا،رائٹ یہی اصل نام ہے ناں آپ کے بیٹے کا؟؟؟"اس کے لہجے میں خدیجہ کیلئے نفرت تھی۔۔۔

خدیجہ کا سانس حلق میں اٹکا اور چہرے کی رنگت زرد پڑی۔۔۔

اور بھی کچھ سننا ہے خدیجہ بیگم!!!" نفرت ہی نفرت جھلک رہی تھی اس کے لہجے میں جسے چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔

اب تم خود بتاؤ؟؟بدکردار کون ہے؟المیرا یا تم؟؟"

وہ سیدھا ہوا۔۔۔اس نے نفرت بھری نگاہوں سے سامنے کھڑی اس عورت کا چہرہ دیکھا۔۔۔جو سفید پڑ چکا تھا جیسے چہرے کا سارا خون ختم ہو چکا ہو۔۔۔

تمھیں کیسے پتا چلا؟؟؟"انہوں نے اٹک اٹک کر پوچھا۔۔۔

میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اندر بھی کہا تھا اب پھر کہہ دیتا ہوں، آپ سب یوشع یوسفزئی کو جانتے نہیں ہیں کہ میں کیا چیز ہوں؟میں کسی کو کچھ کہتا نہیں ہوں،تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں کسی کو کچھ کہہ نہیں سکتا،میں خبر سب کی رکھتا ہوں کہ کون کیسا ہے؟میری المیرا کو اتنا سستا کر رکھو گی تو تمہارا کیا خیال ہے میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا؟نہیں خدیجہ بیگم!!!نہیں!!!"وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

اگر میں چپ ہوں تو اس کو میری کمزوری مت سمجھنا، میں اگر چپ ہوں تو یہ بھی مت سمجھنا کہ میں ساری زندگی چپ رہوں گا، میں چپ ہوں تو صرف اس لئے کہ میرا اِسلام اور میری تربیت مجھے اِس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ میں کسی کے راز افشا کروں، اسلام کہتا ہے کہ اگر کسی کا کوئی عیب یا گناہ معلوم ہو تو اس پہ پردہ ڈال دوں تو قیامت کے دن خدا تمہارے عیبوں اور گناہوں پر بھی پردہ ڈال دیں گا، ایک دوسرے کے راز رکھنا سیکھو اور مبارک ہو خدیجہ بیگم مجھے لوگوں کے راز رکھنے آتے ہیں، یاد رکھنا خدیجہ بیگم !!" اس نے انگلی وارن کرنے والے انداز میں اٹھائی۔۔۔

اگر آج کے بعد المیرا کے کردار پر انگلی اٹھائی تو میں بھی ایک منٹ نہیں لگاؤں گا، تمہارے اس ناپاک راز سے پردہ اٹھانے میں، یاد رکھیے گا المیرا پہ اب صرف میرا حق ہے، وہ صرف میری ہے۔۔۔" اس نے ایک بار پھر اپنا ہاتھ اٹھا کر انگلی میں پہنی رنگ دکھائی۔۔۔

خیال رکھیے گا ساسوں ماں !! میری ہونے والی بیوی کا۔۔۔" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔۔۔

ایک آخری نفرت بھری نگاہ ڈالتا وہ پلٹا اور گیٹ سے باہر نکل گیا۔۔۔ وہ وہیں شل سی کھڑی رہیں۔۔۔۔

اگلے دن وہ آفس میں یوشع کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔۔

افففف کیا بتاؤں یار جب گھر پہنچ کر ڈیڈ کو بتایا کہ انگیجمنٹ کر آیا ہوں، دو کھینچ کے گدی پہ لگائے، افففف بہت زور کے لگے تھیں۔۔۔"یوشع نے دانت نکالتے اپنی گدی مسلی۔۔۔

ہاہاہا!!"المیرا کی ہنسی رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

آئی وش میں اس وقت وہاں ہوتی تو میں بھی دیکھتی آپ کی مار، ہاہاہا!!"وہ ایک بار پھر ہنسی۔۔۔

ہنسو ہنسو خوب ہنسو۔۔۔"وہ کہتے ہوئے چیئر سے اٹھا اور المیرا کے سامنے آکر شیشے کی ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا۔۔۔ہاتھ میں کافی کا مگ تھام رکھا تھا۔۔۔

گھر آجاؤ!! آکے تم بھی تھوڑی ڈانٹ کھالو۔۔۔"المیرا نے ہاتھ ہلایا۔۔۔

خوشفہمیاں ہیں آپ کی بابا مجھے کبھی نہیں ڈانٹیں گے، اچھا اور بتاؤناں کیا کہا بابا نے؟؟؟"اسے سننے میں مزہ آرہا تھا۔۔۔

یار کیا کہنا تھا انہوں نے، کہتے کہ واہ بیٹا منگنی کر آئے ہو وہ بھی باپ کے بغیر!!شاباش بیٹا!!مجھے فخر ہے تم پر، ایک روز اسی طرح سے شادی بھی کر آنا، بالکل صحیح جارہے ہو۔۔۔"وہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔۔۔یوشع بھی مسلسل ہنس رہا تھا۔۔۔

آپ نے منگنی کرنے کی وجہ نہیں بتائی؟؟؟"

بتائی تھی، سب کچھ بتا دیا تھا، تمھیں پتا ہے المیرا!! میں اپنے رب سے اور رب کے بعد جن تینوں کے سامنے اپنے دل کا حال بیان کر دیتا ہوں، وہ ڈیڈ!!! علی اور تم ہو، اپنے رب سے اور تم تینوں سے میں کچھ نہیں چھپاتا، اپنے رب کے اور تم تینوں کے سامنے میں خود کو ایک کھلی کتاب کی طرح پیش کر دیتا ہوں، ویسے تو رب سب جانتا ہوتا ہے لیکن پھر بھی رب سے اپنی باتیں کرنا اچھا لگتا ہے، اس کو سب بتانا اچھا لگتا ہے، اس لئے میں نے بابا سے بھی کچھ نہیں چھپایا، سب کچھ بتا دیا کس طرح آنٹی نے تمھارے کردار پر انگلی اٹھائی، اس کے بعد میرا تمھارے گھر جا کر تمھارے لئے لڑنا اور اس کے بعد دادی کا ہماری انگیجمنٹ کر دینا، انہیں آنٹی پر بہت غصہ آیا تھا اور پھر میرے عمل پر خوش بھی تھے، تمھیں پتا ہے پھر بابا نے میرا کندھا تھپکا، مجھے اپنے گلے سے لگایا اور ائی ایم پراؤڈ آف یو مائی سن کہا اور میں اتنا خوش ہوا کہ تمھیں بتا نہیں سکتا۔۔۔" المیرا ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

بابا کا مجھ پر مان اور فخر ہی میرا غرور ہے، بہت سکون ملتا ہے دل کو۔۔۔" یوشع نے خالی مگ ٹیبل پر رکھا اور نیچے اترا۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو المیرا کی چیئر کے دونوں ہینڈل پر رکھ کر اس کی طرف جھکا۔۔۔ المیرا پیچھے کو ہوئی۔۔۔ یوشع اور آگے کو ہوا اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا اتنا کہ ایک دوسرے کے چہرے پر گرم سانسیں محسوس ہونے لگی۔۔۔ یوشع نے اپنی گہری براؤن آنکھیں کالی گہری آنکھوں میں گاڑھی۔۔۔

بس ایک علی اور ماہی ہے جن کو ابھی انگیجمنٹ کا نہیں پتا، جب علی کو پتا چلے گا نا تو بس پھر میرا اللہ حافظ !! مجھے بچا لینا اپنے پاگل بھائی سے۔۔۔" المیرا کا چہرہ شرم وحیا سے سرخ پڑ رہا تھا۔۔۔ اس نے نظریں جھکائی ہوئی تھی۔۔۔۔

علی نے میری انگیجمنٹ کو لے کر بہت سے خواب دیکھ رکھے تھیں کہ یہ کرنا ہے وہ کرنا ہے، اب جب اسے پتا چلے گا کہ میں انگیجمنٹ کر چکا ہوں تو اس نے میرا قتل کر دینا ہے۔۔۔"

بھائی آپ کو کچھ نہیں کہے گے جب آپ انہیں پوری بات بتائیں گے۔۔۔" المیرا نے اٹک اٹک کر کہا اور اپنے ہاتھ یوشع کے سینے پر رکھ کر اسے خود سے دور کرنا چاہا مگر وہ وہیں جما کھڑا رہا۔۔۔

شہری پلیز !!!" اس نے التجا کی۔۔۔ وہ دھیرے سے مسکرایا مگر اسے مزہ آ رہا تھا اسے تنگ کرنے میں۔۔۔ وہ اس کے شرم وحیا سے سرخ پڑتے گالوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ سینے پر رکھے اس کے ہاتھوں کے لمس کو وہ اپنے دل پر محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔ اس کی دھڑکنوں کی رفتار تیز ہوئی تو اس نے یوشع کے سینے پر سے فوراً ہاتھ ہٹائے۔۔۔

اس نے المیرا کے ماتھے پر پیار کیا۔۔۔۔

وہ اس کے پاس ہی جھکا ہوا تھا کہ اتنے میں گلاس ڈور دھکیل کر ایک سٹائلش سی براؤن بالوں والی لڑکی اندر داخل ہوئی۔۔۔ وہ فوراً سیدھا ہوا۔۔۔ اس نے یوشع کا اس سے دور ہونا محسوس کیا۔۔۔ اور نج کڑھائی والی

کرتی کے نیچے بلیو پینٹ!!!سائڈ میں کی چین والا بیگ، پنک لپسٹک، تیکھے نین نقوش، دودھیا رنگت اور بڑی بڑی کالی آنکھیں جو کاجل سے لبریز تھی ہرنی جیسی چال چلتی وہ یوشع کے قریب پہنچی اور مسکراتی ہوئی یوشع کے گلے لگی۔۔۔اپنا گال اس کے گال سے مس کیا۔۔۔اس حرکت پر المیرا کو غصہ آیا مگر اس نے کنٹرول کرتے اپنا چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔۔۔اسے ماہی کا یوشع کے اتنا قریب آنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔ یوشع نے بخوبی اس کی جیلسی محسوس کی تھی۔۔۔

اوہو آج تو جیلس ہوا جا رہا ہے۔۔۔"وہ جیسے دل میں خود سے کہتے محظوظ ہوا تھا۔۔۔وہ یوشع سے دور ہٹی۔۔۔

واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز یار!!!آج تم اتنے دونوں بعد کیسے؟؟"ماہی نے ایک بیزار سی نظر المیرا پر ڈالی مگر اس نے مصافحہ کر لیا۔۔۔

تم نے تو یاد نہیں کیا، سوچا میں ہی کر لوں، اسی لئے چلی آئی۔۔۔ "

چلو اچھا کیا۔۔۔۔۔ "

تمھارے لئے ایک گڈ نیوز ہے میرے پاس؟؟"ماہی نے کہا۔۔۔

کیسی نیوز؟؟؟ "

یہی کہ آج کے بعد میں بھی روز آفس آؤں گی اور تمھارے ساتھ کام کروں گی۔۔۔"اس نے المیرا کو دیکھ کر یوشع سے کہا تھا۔۔۔المیرا نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔۔۔اسے ماہی سے کوئی بیر نہیں تھا۔۔۔

کتنا مزہ آئے گا مل کر کام کریں گے۔۔۔"

یوشع نے پینٹوں کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔۔۔

مگر تمھاری تو ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔"اس نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔المیرا نے مسکراہٹ ہونٹوں تلے دبائی۔۔۔ماہی نے غصے سے یوشع کہتا کندھے پر تھپڑ مارا۔۔۔

مجھے پتا ہے تم مزاق کر رہے ہو؟؟"

No, I'm serious!! I really don't need to you!!!

یوشع!!!"وہ روہانسی ہوئی۔۔۔

علی بھائی بھی مجھے کہہ رہے تھے کہ گڑیا تمھاری ضرورت نہیں ہیں اور اب تم بھی مجھے یہی کہہ رہے ہو، تم دونوں ہی سچ میں بہت برے ہو۔۔۔ "

ہاں تو صحیح کہا ہے اس نے، لڑکی تم اپنے ڈیڈ کی کمپنی کو سنبھالو، یہاں پہ علی میری ہیلپ کرتا ہے تو تم وہاں انکل کے ساتھ کام کر کے پہلے ایکسپیرینس اچیو کرو کیونکہ میں تمھیں یہاں کام کرنے کا کہہ کر کمپنی کو لوز

میں نہیں ڈال سکتا، سو شاباش جاؤ پہلے ایکسپیرینس اچیو کر کے آؤ اپنے بابا کی کمپنی کو سنبھالو۔۔۔" وہ غصے سے اس کو گھور رہی تھی اور المیرا ماہی کے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھ کر انجوائے کر رہی تھی۔۔۔

تو تم مجھے سکھا دو نا بزنس کیسے کرتے ہیں؟ میں تو یہی تمھارے ساتھ کام کروں گی، تم مجھے گائیڈ کر دیا کرنا۔۔۔ "

خوشفہمیاں ہے ماہی تم یہاں اس آفس میں کام نہیں کرو گی، اپنے دیڈ کی کمپنی سنبھالو۔۔۔"

Yusha, We are a best friends.

ماہی نے یوشع کا بازو پکڑا....

فرینڈز ہے تبھی تو کہا ہے پہلے بزنس سیکھ کر آؤ کہ کرتے کیسے ہیں، اگر کوئی اور ہوتا تو وہ یہاں اب تک کھڑا نہ ہوتا۔۔۔"یوشع کے چہرے پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ تھی۔۔۔

تم میری بے عزتی کر رہے ہو یوشع۔۔۔۔"

اب کی بار یوشع زور سے ہنسا تھا۔۔۔اس سے زیادہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

میری اتنی ہمت ہے کہ میں ماہین عمران کی شان میں گستاخی کروں۔۔۔"

ہمم اب آئے نا تم صحیح لائن پر کبھی کبھی تمھارے مزاق بھی سیریس لگنے لگتے ہیں۔۔۔ "

یہ میرا ٹیلنٹ ہے، جو ہر کسی کے پاس نہیں!! آؤ بیٹھو، کیا منگواؤں تمھارے لئے؟؟؟" المیرا چیئر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔یوشع نے اس کو دیکھا۔۔۔

تم کہاں چلی؟؟؟"

وہ میں کام کرلوں۔۔۔"

المیرا کو ماہی کا یہاں آنا، یوشع کے قریب ہونا، بات بات پہ اس کو ٹچ کرنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا، اس لئے وہ غصے میں کچھ غلط کہتی اس نے یہاں سے جانا ہی بہتر سمجھا۔۔۔

اوکے !!!" المیرا وہاں سے چلی گئی اور پیچھے وہ دونوں اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔۔

شام کا پہر تھا۔۔۔یوسفزئی ولا میں اس خوبصورت بڑے سے لان میں یوشع ٹہلتا اس حسین موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا جب علی کی گاڑی مین گیٹ سے اندر داخل ہوتی دکھائی دی۔۔۔وہ گاڑی سے اترا چابی گارڈ کو کیچ کروائی اور یوشع کے پاس آ گیا۔۔۔

خیریت "!!!

کیوں میں یہاں نہیں آسکتا کیا؟؟؟" اس نے آئبرو اُچکا کر پوچھا۔۔۔

بالکل بھی نہیں!!!" اس نے شوخی لہجے میں کہا۔۔۔۔

او کے بیٹا وہ تو انکل ہی بتائیں گے کہ کون آسکتا ہے اور کون نہیں؟؟؟" علی نے سامنے سے آتے یوسف صاحب کو دیکھ کر کہا۔۔۔یوشع کی اس طرف پشت تھی اس لئے وہ دیکھ نہ سکا۔۔۔۔

ہیلو انکل!!!السلام علیکم!!"یوشع نے ہاتھ ہلایا جیسے مزاق کرنا بند کرو۔۔۔۔

وعلیکم السلام برخوردار!!!"یوسف صاحب کی آواز پہ یوشع کا ہاتھ ہوا میں ہی ساکن ہو گیا اور آنکھوں میں حیرت در آئی۔۔۔وہ پیچھے مڑا۔۔۔

آج پھر یوشع تیری خیر نہیں۔۔۔"اس نے خود سے دل میں کہا۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے حال احوال پوچھ رہے تھیں۔۔۔

انکل ایک بات پوچھوں؟؟؟"

ہاں بیٹا اجازت کی کیا ضرورت ہے؟جو پوچھنا ہے پوچھو؟؟؟"یوشع نے کھڑے کھڑے علی کی کمر پہ مکا رسید کر کے اسے باز رہنے کیلئے کہا۔۔۔

یوشع یہ کیا حرکت ہے؟تم سے بڑا ہے یہ۔۔۔ "

یوسف صاحب نے ڈانٹا۔۔۔یوشع نے سر جھکایا۔۔۔

بچیں گا نہیں تُو علی کے بچے!!"اس نے پھر سے دل میں خود سے کہا۔۔۔۔

علی یوشع کی شکل دیکھ کر تالی بجا کر ہنسا۔۔۔یوسف صاحب بھی ہنسے۔۔۔۔

پوچھو بیٹا تم کچھ پوچھ رہے تھے؟؟"

ہاں انکل!!" اس نے ایک بار پھر یوشع کا چہرہ دیکھا جو آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے باز رہنے کیلئے کہہ رہا تھا مگر علی بھی کہاں باز آنے والا ہے؟ کبھی کبھی تو موقع ملتا ہے یوشع کی ٹانگ کھینچنے کا اور یہ تو اس کی پرانی عادت ہے جس کام سے منع کرو وہ کام تو علی عمران کو لازمی کرنا ہوتا ہے۔۔۔

انکل کیا میں اس گھر میں نہیں آسکتا؟ کیا یہ میرا گھر نہیں ہے؟؟" اس وقت اس نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑ ڈالے تھیں جیسے اس سے زیادہ معصوم اِس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ یوشع نے سر پیٹا۔۔۔

کس نے کہا آپ سے ایسا؟ یہ آپ کا گھر ہے، جب دل چاہے جب آؤ۔۔۔ "

سنا تم نے یوشع!! کیا کہا انکل نے، جب دل چاہے جب آؤ، یہ میرا گھر ہے، ایکچوئلی کیا ہے ناں انکل!!! یہ جو آپ کا پیارا سا اکلوتا فرمانبردار بیٹا ہے اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے کہا ہے کہ میں اس گھر میں نہیں آسکتا۔۔۔" اس نے نہ آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یوشع"!!

Dad, I was just kidding..."

یہ کوئی جوک ہے۔۔۔"

جی!!!" وہ جیسے منہ میں بڑبڑایا تھا مگر یوسف صاحب نے سن لیا تھا۔۔۔ وہ اسے گھور کر اس کا کان پکڑنے لگے۔۔۔ وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

اچھا اچھا اب کان مت پکڑنا!! قسمے آپ بہت زور سے پکڑتے ہیں۔۔۔" اس نے صلح والے انداز میں ہاتھ کھڑے کیے۔۔

نہیں نہیں انکل ضرور پکڑے، میں تو کہتا ہوں دو چار جوتے بھی لگا دیں۔۔۔" علی تیلی لگا رہا تھا۔۔۔

تم چپ کرو کچھ زیادہ نہیں بول رہے ہو اب۔۔۔"

دیکھا انکل یہ کیسے مجھ معصوم کو ڈانٹ رہا ہے۔۔۔" اس نے ایک بار پھر نہ آنے والے آنسو صاف کرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

تم تو بچو مجھ سے، بس ایک بار ڈیڈ چلے جائیں اندر پھر دیکھتا ہوں تمھیں کون بچاتا ہے میرے ہاتھوں سے۔۔۔" وہ دل میں خود سے کہہ رہا تھا اور ساتھ ساتھ گالیوں سے بھی نواز رہا تھا۔۔۔

افففف تم دونوں کی لڑائی کبھی ختم نہیں ہو گی، تم دونوں یہاں باتیں کرو، میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر گپ شپ کرتے ہیں، کہی جانا مت ڈنر کر کے جانا۔۔۔ "

اوکے انکل میں کہی نہیں جا رہا، اب تو یہی ہوں آپ جائے۔۔۔" یوسف صاحب اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

اہمم اہمم!!!"یوشع علی کی طرف مڑا۔۔۔دونوں ہاتھ سینے پر باندھے۔۔۔

کچھ زیادہ ہی بکواس نہیں کر رہے تھے تم ڈیڈ کے سامنے،اب بکو کیا بک رہے تھیں۔۔۔"

میں نے کیا بولا ہے،مجھے تو یاد ہی نہیں،تمھیں پتا ہے میں کسی کو بھی کچھ نہیں کہتا،کیونکہ میں بہت معصوم ہوں۔۔۔"اس نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔۔

میں یاد کروا دیتا ہوں ناں تمھیں سب کچھ!!کیوں ٹینشن لے رہے ہو۔۔۔"یوشع نے ہاتھ مسلے۔۔۔۔

یوشع یوسفزئی کے ہوتے ہوئے کسی کو کوئی ٹینشن نہیں لینی چاہیے۔۔۔"یوشع ہاتھ مسلتا آگے بڑھنے لگا۔۔۔

علی نے تھوک نگلا۔۔۔

یار ہاتھا پائی میں کیا رکھا ہے؟بیٹھ کر بات کرتے ہیں ناں۔۔۔"

یہ بات تو تیلی لگانے سے پہلے سوچنی چاہیے تھی ناں۔۔۔"اور اس سے پہلے علی بھاگتا یوشع نے اسے اپنے شکنجے میں جکڑا۔۔۔۔گیا معصوم علی۔۔۔۔

یوشع نے سب سے پہلے بال کھینچیں،ایک مکا پیٹ پر،دو مکے کمر پر،دونوں ہاتھوں کو باری باری مروڑا،اچھی طرح اپنا غصہ اتارنے،سرف ایکسل کی طرح اچھی دھلائی کرنے کے بعد اسے چھوڑا تھا....یوشع کو سکون ملا تھا جبکہ علی وہیں گھاس پر پیٹ کو پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔غصے سے یوشع کو گھورنے لگا۔۔۔۔

ہقین کر علی تجھے اس حالت میں دیکھ کر!!!

دل کو قرار آیا!!

تجھ پہ ہے پیار آیا!!!

پہلی پہلی بار آیا!!!

اوووویارا "!!!

نہ چاہتے ہوئے بھی علی ہنس پڑا۔۔۔

تُوں کبھی نہیں سدھرے گا یوشع!!!" یوشع قہقہہ لگاتا گھاس پر ایک گُھٹنہ موڑ کر بیٹھا۔۔۔

یوشع سدھرنے والی چیز ہے بھی نہیں میری جان!!!" اس نے علی کے گال کھینچیں۔۔۔

توبہ توبہ دور ہٹ!!!" علی نے ہنستے ہوئے اسے دھکا دیا۔۔۔ یوشع پیچھے گھاس پر گرا۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر پھر ہنس پڑے۔۔۔

جس دن یوشع سدھر گیا نا میری جان یا یوشع نے ہنسنا، مسکرانا بند کر دیا تو اس دن ایک خلقت اداس ہو گی، تم سب کی زندگیوں سے رونق ختم ہو جائے گی علی عمران!!!" اس کے لہجے میں بھرپور سنجیدگی تھی۔۔۔

صرف باتیں ہیں، خوشفہمیاں!!!" علی نے بات ہوا میں اڑائی۔۔۔

تم بھلے لکھ کر رکھ لو، یوشع جو کہتا ہے ہمیشہ سچ کہتا ہے، اس دن تم اپنی دنیا کو ویران ہوتا دیکھو گے علی عمران!!!" علی نے پھر نفی کی۔۔۔ اس نے اب تک اپنے پیٹ کو تھام رکھا تھا۔۔۔

کیا زیادہ زور سے مار دیا میں نے ؟؟؟ "

تو تمھیں کیا لگتا ہے، تم نے اتنی زور سے مارا ہے کہ میرے اندر کا سارا نظام ہل گیا ہیں۔۔۔"

چل بیٹا! پھر مجھے بالکل بھی افسوس نہیں ہے۔۔۔"یوشع ہاتھ جھاڑتے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اپنا ہاتھ علی کی طرف بڑھایا۔۔۔ علی نے پہلے ہاتھ کو اور پھر یوشع کو غصے سے دیکھا۔۔۔۔

زخم دے کر مرہم لگانا چاہتے ہو ؟؟؟ "

دوست زخم دیں کر مرہم لگایا کرتے ہیں، دوست زخموں کو خراب ہونے کیلئے نہیں چھوڑا کرتے، مطلب یاروں کو نہیں چھوڑا کرتے۔۔۔۔"اب کی بار یوشع نے محبت سے کہا تھا مگر وہ اب بھی گھور رہا تھا۔۔۔۔

آجا نا یار ایک تو ہی تو ہے میرا اکلوتا بڈی !!" علی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ تھاما۔۔۔یوشع نے اپنی طرف کھینچا اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

جگری یار ہے تُوں میرا!!!" اس نے علی کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔

اچھا اچھا بس کر!!! دور ہو۔۔۔" علی نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

چل اب بتا ایسے ہی آیا تھا یا کوئی کام ہے ؟؟" وہ دونوں اب گھاس پر ٹہل رہے تھیں۔۔۔۔

کل آفس میں المیرا کی آنکھوں میں آنسو کیوں تھیں ؟؟؟" علی بھی اب سنجیدہ نظر آنے لگا تھا۔۔۔

اتنا تو میں جانتا ہوں کہ وہ آنسو آنکھوں میں ڈسٹ جانے کی وجہ سے تو نہیں تھیں، وہ ڈسٹ ٹیئرز نہیں تھیں۔۔۔"یوشع رکا علی بھی رک گیا۔۔یوشع نے علی کا چہرہ دیکھا جہاں بھرپور سنجیدگی تھی۔۔۔علی سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ دونوں ایک بار پھر چلنے لگیں۔۔۔۔کچھ پل خاموشی کی نظر ہوئے اور پھر یوشع نے سب کچھ بتا دیا۔۔۔

پرسوں المیرا کو گھر چھوڑنے کے بعد کیا ہوا تھا؟؟"علی کی آنکھوں میں خون اترا۔۔۔وہ غصے سے یوشع کی طرف مڑا۔۔۔

اور تم نے کچھ نہیں کیا؟؟؟"یوشع کا دل کیا اپنا ماتھا پیٹ لے یا علی کا ہی سر پھاڑ دیں۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے علی عمران!!!کوئی المیرا خان کو کچھ کہے گا اور یوشع یوسفزئی چپ رہے گا۔۔۔"علی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

اچھا کیا کیا پھر تم نے بتاؤ؟کیوں سسپینس کریٹ کر رہے ہو؟؟"یوشع فخر سے اپنا کل کا کیا ہوا کارنامہ بتانے لگا۔۔۔علی کو ڈھیروں سکون ملا اور ساتھ میں غصہ بھی آیا۔۔۔

یوشع یوسفزئی تم نے میرے بغیر انگیجمنٹ کر لی؟؟؟"

یار میں نے تمھیں سب کچھ سچ بتا تو دیا ہے، اس میں میری کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔"علی نے اپنا بازو یوشع کی گردن میں ڈال کر گردن کو دبوچا۔۔۔۔

ابے چھوڑ میری گردن ٹوٹ جائے گی، میں مر جاؤں گا پھر تُوں روئے گا، المیرا تجھے جان سے مار دیں گی، کیوں شادی سے پہلے اسے بیوہ بنانا چاہ رہا ہے؟؟؟" اس نے آگے کا سارا لائحہ عمل بتا دیا تھا۔۔۔ علی ہنسا مگر گردن کو دبوچے رکھا۔۔۔ اوپر بالکونی میں کھڑے یوسف صاحب نے یہ منظر بخوبی دیکھا۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے موبائل سے ان دونوں کی تصویر کلک کی اور ان دو دوستوں کے اس خوبصورت منظر کو ہمیشہ کیلئے کیمرے کی آنکھ میں قید کر لیا۔۔۔

یہ دونوں کبھی نہیں سدھر سکتے، کبھی بھی نہیں۔۔۔" اور وہ اندر روم میں چلے گئے۔۔۔۔

نہیں تم نے منگنی کی تو کیسے کی؟ وہ بھی میرے بغیر؟؟" دکھ تھا کہ ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایک دوسرے کو رنگ پہنا کر کہ سمپل!!!" یوشع نے تالی بجا کر کہا۔۔۔ علی نے گرفت اور تیز کی مسکراہٹ ہونٹوں تلے دبائے رکھی۔۔۔۔

آآآ علی یار اب یہ زیادہ ہو رہا ہے، سچ میں میری اکلوتی پیاری سی گردن ٹوٹ جائے گی، درد ہو رہا ہے یار "!!!

بیٹا گردن سب کی اکلوتی ہی ہوتی ہے، تُو کوئی انوکھا نہیں ہے۔۔۔ "

چھوڑ دے سالے صاحب!!!اچھا I have an idea, but, first of all, leave my !!

"...neck علی نے گردن چھوڑی۔۔۔یوشع سیدھا ہوا۔۔۔دائیں بائیں گردن ہلا کر اپنی گردن کو ریلیکس کیا۔۔۔

تم جانتے ہو یوشع!! تمھاری انگیجمنٹ کو لے کر میرے کتنے ارمان تھیں کہ یہ کرنا ہے،وہ کرنا ہے۔۔۔"وہ اب بھی خفا تھا۔۔۔

ہاں جانتا ہوں تب ہی یوشع یوسفزی یعنی کہ میں نے۔۔۔"اس نے خود کے کالر جھاڑے۔۔۔۔

علی عمران کے دلی ارمانوں کا خیال رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں المیرا خان کے ساتھ انگیجمنٹ دوبارہ کروں گا پھر جس نے جو دلی ارمان پورے کرنے ہوں دل کھول کر کریں،دل کھول کر بھنگڑے ڈالے۔۔۔"یوشع نے اترا اترا کر ہاتھوں کو ہوا میں لہرا لہرا کر بھرپور قسم کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہاہا یوشع تمھارا سچ میں کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ تو واقعی نہیں ہو سکتا۔۔۔"

رنگ تو دیکھا کیسی ہے؟؟"

یہ دیکھ!!"یوشع نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔

ماشااللہ اٹس سچ آ بیوٹیفل"!!!

علی نے دل سے تعریف کی تھی۔۔۔

بیوٹیفل تو ہو گی دادی نے اتنے پیار سے بنوائی ہے اور مہرو نے اس سے بھی زیادہ پیار سے پہنائی ہے۔۔ "

آئی ہوپ یوشع کہ تم میری بہن کا بہت خیال رکھو گے، اسے ہمیشہ خوش رکھو گے، وہ بھلے ہی میری سگی بہن نہ ہو مگر وہ مجھے ماہی کی طرح ہی بے حد عزیز ہے۔۔۔"یوشع سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا۔۔۔

کبھی اس کی آنکھوں میں آنسو نہیں آنے دو گے۔۔۔"

یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔ "

ہمم جانتا ہوں مگر ایک بھائی کے ناطے کہہ رہا تھا۔۔۔"

اور کچھ سالے صاحب"!!!

نہیں بس آج کیلئے بہت ہے۔۔۔ "

یوسف صاحب لان میں آتے دکھائی دیے۔۔۔ پیچھے سندس بھی تھی جو ٹرالی کھینچتی ہوئی لا رہی تھی۔۔۔

گپ شپ مارتے ہوئے چائے اور دیگر لوازمات سے لطف اندوز ہو یا گیا اور پھر ایک بھرپور ڈنر کے بعد علی گھر کو روانہ ہو گیا تھا۔۔۔

خان ولا میں بھی ڈنر سے فری ہو کر سب لاؤنج میں صوفوں پر بیٹھے تھیں۔۔۔ کوئی چائے، کوئی کافی تو کوئی گرین ٹی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔ خان سنگل صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے کافی کا مگ پکڑے بیٹھے تھے۔۔۔۔

امی جان آپ نے کچھ بات کرنی تھی اور میں نے سنا ہے آپ نے المیرا کی انگیجمنٹ کر دی ہے؟؟؟ "

صحیح سنا ہے، المیرا آ جائے پھر بات کرتے ہیں۔۔۔" دادی نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد المیرا آئی۔۔۔

آؤ بیٹا ادھر بیٹھو!!!" دادی نے المیرا کو اپنے ساتھ بیٹھایا۔۔۔ وہ بھی خاموشی سے بیٹھ گئی۔۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے اور مجھے امید ہے کسی کو بھی میرے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔۔"

امی جان ہمیں بھلا کیوں اعتراض ہو گا آپ کے کسی بھی فیصلے سے، آپ اس گھر کی بڑی ہے آپ جو فیصلہ کرے گی سوچ سمجھ کر ہی کرے گی اور ہم سب کیلئے بہتر ہی ہو گا۔۔۔" خان سیدھے ہو کر بیٹھے تھے۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے یہی سمجھ لو کہ یہ فیصلہ بہت بہتر ہے، میں چاہتی ہوں اگلے ہفتے المیرا اور یوشع کی انگیجمنٹ کر دی جائیں، ابھی تھوڑی دیر پہلے یوسفزئی کی بھی کال آئی تھی، وہ بھی یہی چاہتے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ یوشع انکی اکلوتی اولاد ہے، وہ اپنے بچے کی ہر خوشی دھوم دھام سے منانا چاہتے ہیں، ان کی بھی اور یوشع کی بھی سب کی یہی خواہش ہے کہ اگلے ہفتے یعنی جمعہ والے دن ان دونوں کی رسم کر دی جائیں۔۔۔"

مجھے آپ کے فیصلے سے اعتراض ہے، المیرا کی شادی یوشع سے نہیں ہو گی۔۔" جب سے خاموش تماشائی بنی بیٹھی خدیجہ اب بولی تھی۔۔۔

بس خدیجہ بہت ہو گیا، تم ہوتی کون ہو میرے فیصلے پر اعتراض کرنے والی، تم اگر کچھ نہ ہی بولو تو بہتر ہو گا، اگر تم نے اب دوبارہ کوئی اعتراض کیا تو میں تمھیں کچھ نہیں کہوں گی مگر یوشع تمھیں ضرور جواب دے گا اور ایسا جواب دیں گا کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گی، اس لئے تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم چپ رہو، المیرا میری پوتی ہے، میری بیٹی ہے، تمھاری بیٹی نہیں، المیرا کی شادی کہاں ہو گی؟ کہاں نہیں اس کا فیصلہ بھی میں لوں گی تم نہیں، اس کی زندگی کا ہر اچھا برا فیصلہ میں کروں گی تم نہیں، جہاں جس چیز میں المیرا کی خوشی ہے، اسی خوشی میں میری بھی خوشی ہے اور کس اعتراض کی بات کر رہی ہو تم؟ میں تمھیں یاد دہانی کروا دیتی ہوں کہ میں کل ان دونوں کی انگیجمنٹ کر چکی ہوں، اب دوبارہ اس لئے ہو گی کہ سب بڑوں کی رضامندی ہے، کسی کہ کچھ خواب ہے جو وہ پورے کرنا چاہتے ہیں، یہ انگیجمنٹ بھی اسی لئے ہو رہی ہے تاکہ سب کو المیرا اور یوشع کے ریلیشن کا پتہ چل جائیں اور بعد میں کوئی اعتراض نہ اٹھا سکیں۔۔۔" دادی نے غصے میں ایک ایک لفظ کہا تھا۔۔۔ خدیجہ کا چہرہ توہین کے مارے سرخ پڑنے لگا تھا۔۔۔ آج تک دادی نے کبھی خدیجہ کے آگے کچھ بولنے کی ہمت نہیں کی تھی اور آج بولی تو اتنا۔۔۔ آج تک اس گھر کے

سارے فیصلے خدیجہ لیتی آئی تھی اور آج اسے سب کے سامنے کیسے چپ کروا دیا گیا؟؟؟اس کی انا پر بھاری ٹھیس پہنچی تھی۔۔۔

خدیجہ کو ایسے لگا جیسے کسی نے گال پہ زور کا طمانچہ سرِ محفل مار دیا ہو۔۔۔یہاں تک بھی ٹھیک تھا مگر یوشع کی بھی دھمکی دی۔۔۔۔وہ غصے سے پیر پٹخ کر اٹھی تھی اور اپنے روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔۔۔وہ اب کچھ بول نہیں سکتی تھی کیونکہ اگر اس نے کچھ کہا تو یوشع نے ایک سیکنڈ نہیں لگانا خدیجہ کا راز سب کے سامنے فاش کرنے میں۔۔۔

یاد رکھنا خدیجہ بیگم اگر دوبارہ کبھی المیرا کو کچھ کہا تو ایک منٹ نہیں لگاؤں گا تمھارے اس ناپاک راز سے پردہ اٹھانے میں۔۔۔"اور انہیں یقین تھا وہ واقعی ایسا کر گزرے گا۔۔۔المیرا خاموش نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

خان میں فیصلہ کر چکی ہوں، اگلے جمعے المیرا کی منگنی کی رسم ادا کی جائیں گی اور جسے اعتراض ہو وہ بھلے ہی رسم میں شامل نہ ہو، لیکن یہ رسم نہیں رکے گی۔۔۔"انہوں نے آخری دو باتیں خدیجہ کی پشت کو دیکھتے حتمی اور ٹھوس لہجے میں کہی۔۔۔

خدیجہ نے بھی یہ الفاظ سنے مگر اب کچھ بولنا نہیں تھا کیونکہ یوشع جو بولتا ہے وہ واقعی کر کے دکھاتا ہے۔۔۔۔

خان چپ تھے شاید کچھ سوچ رہے تھے۔۔۔

اوکے امی جان آپ کا یہی فیصلہ ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے جیسا آپ چاہے گی ویسا ہی ہو گا، میں سب کے دعوت نامہ بھیجوا دوں گا اگلے جمعہ کا۔۔۔"المیرا نے نگاہ اٹھا کر خان پہ ڈالی عین اسی وقت خان نے بھی المیرا کو دیکھا تھا۔۔۔ لمحے بھر کیلئے دونوں باپ بیٹی کی آنکھیں ٹکرائی تھی۔۔۔ المیرا نے تڑپ کر پھر نظریں جھکالی۔۔۔

المیرا آپ سے بہت محبت کرتی ہے، وہ آپ کی محبت کیلئے ترستی ہے، ایک بار اسے اپنے سینے سے لگالے وہ خوش ہو جائے گی۔۔۔"خان کو کل یوشع کی کہی باتیں یاد آئی۔۔۔ دل نے کہا بھی کہ اُٹھو اور اسے اپنے سینے سے لگالو مگر ان کے اٹھنے سے پہلے المیرا اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

دادی میں روم میں جا رہی ہوں ریسٹ کرنے۔۔۔"دادی نے المیرا کی پیشانی چومی اور وہ وہاں سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ خان وہی بیٹھے اسے جاتا دیکھتے رہے۔۔۔

کیا المیرا سچ میں مجھ سے دور ہو گئی ہے؟؟"انہوں نے خود سے دل میں پوچھا۔۔۔ انہیں تو یاد ہی نہیں کہ لاسٹ ٹائم المیرا کو کب اپنے سینے سے لگایا تھا یا شاید کبھی سینے سے لگایا ہی نہیں۔۔۔ انہوں نے کبھی دو گھڑی بھی بیٹھ کر اس سے بات نہیں کی۔۔ اس کے دل کا حال نہیں پوچھا۔۔۔ ان کے دل میں شدید ٹیس اٹھی تھی۔۔۔ المیرا آنکھوں سے اوجھل ہو چکی تھی مگر وہ اب بھی اس کے روم کے بند دروازے کو دیکھ

رہے تھے۔۔۔انہوں نے نگاہ ہٹائی۔۔۔۔دادی بھی اپنے روم میں جا رہی تھی۔۔۔وہ وہیں تنہا صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے۔۔۔بند آنکھوں کے پیچھے ماضی کی یادیں گھومنے لگی تھی۔۔۔۔۔

ان کے آس پاس کا منظر بدلنے لگا تھا۔۔۔وہ کئی سال پیچھے جا رہے تھیں۔۔۔۔اتنا پیچھے کہ ابھی المیرا ابھی اس دنیا میں نہیں آئی تھی۔۔۔انہیں وہ سب یاد آنے لگا تھا نائلہ سے ان کی پہلی ملاقات کالج میں ہوئی تھی۔۔۔وہ اچھے دوست بن گئے تھیں پھر یونی میں بھی ساتھ رہیں۔۔۔ان دونوں کی دوستی کب محبت میں بدلی انہیں خود بھی علم نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ دونوں کب ایک دوسرے کیلئے اتنے اہم ہو گئے انہیں خود بھی خبر نہ ہوئی۔۔۔اس کے بعد خان کا نائلہ کو پرپوز کرنا۔۔۔نائلہ کا ہاں کہہ دینا۔۔۔خان کا نائلہ کے گھر رشتہ بھیجنا۔۔۔دونوں گھروں کا خوشی خوشی راضی ہو جانا اور پھر خیر خیریت سے اس خوبصورت دن کا بھی آ جانا جب نائلہ زوہیب۔۔۔نائلہ خان بن کر اس گھر میں آئی تھی۔۔۔وہ ایک مناسب جسامت، مناسب قد، مناسب رنگت کی خوبصورت نین نقش کی ایک خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔تھوڑی چلبل اور شرارتی سی لڑکی۔۔۔نائلہ کے آنے سے یہ گھر کِھل سا اٹھا تھا کبھی وہ بچوں جیسی شرارتیں کرتی تو کبھی خان کو تنگ

کرنا، کبھی خود خان سے ناراض ہو جانا اور خان کے ناراض ہونے پر نائلہ کا انہیں منانا۔۔۔ وہ سب کی خوشیوں کا خیال رکھنے والی ایک حساس لڑکی تھی۔۔۔ خان کی ماں (زہرہ بیگم) سے بھی بالکل سگی ماؤں جیسا پیار لیا تھا۔۔۔ نائلہ ان کی خدمت بھی تو خوب کرتی تھی۔۔۔ ہر طرف خوشیاں تھی اگر کسی چیز کی کمی تھی تو وہ تھی اولاد کی۔۔۔ تین سال شادی کو ہو گئے تھیں مگر اب تک خان کے ہاں اولاد نہیں ہوئی تھی۔۔۔ نائلہ نے تو دوسری شادی کی بھی اجازت دے دی تھی "اگر میں آپکو کبھی اولاد نہ دے سکی تو آپ دوسری شادی کر لینا' اور اس دن وہ سب سے زیادہ ناراض ہوئے تھے کہ منانے پر بھی نہیں مان رہے تھے کہ تم نے ایسی بات کی تو کی کیوں؟ خان نے نائلہ کو اس دن کندھوں سے تھام کر کہا تھا۔۔۔

نائلہ اگر آئندہ تم نے ایسی کوئی بات دوبارہ کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، تمھارے علاوہ کبھی کوئی دوسری عورت خان کی زندگی میں نہیں آئے گی، میں دوسری شادی کبھی نہیں کروں گا، میں اپنا پیار کبھی نہیں بانٹوں گا۔۔۔" انہوں نے اتنے حتمی لہجے میں کہا تھا کہ پھر نائلہ نے بھی کبھی دوسری شادی کی بات نہیں کی تھی۔۔۔ وقت کا کام ہے گزرنا حالات کوئی بھی ہو وقت گزرتا چلا جاتا ہے۔۔۔ وقت کی سب سے اچھی بات بھی یہی ہے کہ یہ کسی کیلئے رکتا نہیں ہے۔۔۔ وقت گزر رہا تھا اور ان دونوں کی محبت بھی ہمیشہ وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی تھیں۔۔۔ کبھی کم نہیں ہوئی تھی۔۔۔ انہوں نے کتنی ہی دعائیں مانگی تھی اولاد کیلئے اور آخر اللہ ﷻ نے انکی سن لی تھی۔۔۔ شادی کے سات سال بعد المیرا اس دنیا میں آئی

تھی۔۔۔ کتنی ہی دعاؤں سے المیرا کو مانگا تھا۔۔۔ آج بھی انہیں وہ دن اچھی طرح یاد ہے جب انہوں نے پہلی دفعہ اس پنک کمبل میں لپٹی اس پھول جیسی گڑیا کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔۔۔ خان کی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ ایک باپ بننے کی خوشی کیا ہوتی ہے کوئی اُس وقت خان سے پوچھتا تو وہ بتاتے۔۔۔۔

)صوفے پر بیٹھے بند پلکوں کی باڑ توڑ کر ایک موتی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔ وہ بند آنکھوں کے ساتھ زخمی سا مسکرائے تھے(

اس وقت انہوں نے المیرا کی پیشانی کو پہلی بار چوما تھا اور وہ پہلی بار باپ بننے کی خوشی اور احساس آج بھی انہیں اچھی طرح یاد تھا۔۔۔ اس کے بعد اس پنک کمبل میں لپٹی بچی کو نائلہ کے ساتھ لٹایا تھا۔۔۔ نائلہ کی پیشانی کو چوم کر انہوں نے کہا تھا۔۔۔۔

آج میں بہت خوش ہوں نائلہ !! اتنا خوش کہ میں اگر بیاں بھی کرنا چاہوں تو الفاظ بھی کم پڑ جائیں گے، میں نے کہا تھا نا اللہ ﷻ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، بس کبھی نا امید مت ہونا، کیونکہ نا امیدی ایک کفر ہے اور دیکھو آج ہمیں ہمارے صبر کا پھل مل گیا ہے، آج تم نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشی دی ہے، ایک خوبصورت بچی دی ہے، میں اس کیلئے تمہارا ہمیشہ مشکور رہوں گا، آج ہم مکمل ہو گئے ہیں، ہماری فیملی مکمل ہو گئی، تھینک یو !! تھینک یو سو مچ !!!" خان نے ایک بار پھر نائلہ کی پیشانی کو چوما تھا۔۔۔ وہ بھی نم آنکھوں

کے ساتھ مسکرادی تھی۔۔۔گھر میں خوشیاں آگئی تھی المیرا کے آنے سے۔۔۔سب کا آنا جانا لگ گیا تھا۔۔۔مبارکبادیں دی جارہی تھی۔۔۔المیرا کے نام کے کتنے ہی صدقے دیے گئے تھیں۔۔۔دیگیں بنوائی گئی تھیں۔۔۔غریبوں کو کھانا کھلایا گیا تھا۔۔۔صدقات خیرات سب کچھ کیا گیا تھا۔۔۔پورا گھر خوشیوں سے بھر سا گیا تھا۔۔۔

آنے والے وقت سے بے خبر سب اپنی خوشی میں مگن تھیں۔۔۔۔

آج المیرا پندرہ دن کی ہو گئی تھی۔۔۔وہ مسلسل رو رہی تھی کہ چپ کروانے سے بھی چپ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔نائلہ اسے چپ کروانے کی کوشش میں لگی تھی مگر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔اس کا فیڈر خالی تھا۔۔۔انہوں نے المیرا کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کا فیڈر بنانے کیلئے روم سے نکل گئی۔۔۔دادی اپنے روم میں تھی اور خان بھی آفس گئے ہوئے تھے۔۔۔وہ سیڑھیوں سے بے دھیانی میں اتر رہی تھی۔۔۔ان کے دوپٹے کا پلو ان کے پیروں میں اڑا تھا۔۔۔وہ بروقت سنبھلی تھی۔۔۔انہیں وہاں پہ گرا ہوا تیل نظر نہ آیا پیر تیل پر رکھتے ہی زور سے پاؤں پھسلا تھا۔۔۔ایک زوردار چیخ حلق سے برآمد ہوئی تھی اور وہ لمبی سیڑھیوں سے لڑھکتی ہوئی نیچے آگری تھی۔۔۔سر زور سے زمین پر لگا تھا۔۔۔اتنی بھی ہمت نہیں ہو سکی کہ کسی کو آواز دے سکیں۔۔۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔انہیں

اپنی بچی کا خیال آیا تھا کہ وہ زار و قطار رو رہی ہے۔۔۔ اسے بھوک لگی ہے۔۔۔ وہ وہیں ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔ اتنے میں ملازمہ وہاں آئی تھی اس نے ہاتھ میں دودھ کا گلاس پکڑ رکھا تھا۔۔۔

بیگم صاحبہ !! حیرت کے مارے اس کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ کر زمین پر گرا تھا۔۔۔ گلاس ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ کانچ ہی کانچ ہر طرف پھیل گیا تھا اور دودھ بھی چاروں طرف پھیل گیا۔۔۔ وہ بھاگ کر نائلہ کے پاس آ کر بیٹھی تھی۔۔۔

بیگم صاحبہ اٹھے !!" دادی !! دادی !!!" ملازمہ کے زور زور سے پکارنے پر دادی اپنے روم سے نکلی تھی۔۔۔ نائلہ کو زمین پر بے ہوش پڑے دیکھا۔۔۔ خون نہیں نکلا تھا۔۔۔

نائلہ !!" وہ یک دم پریشان ہو گئی تھی۔۔۔ ملازمہ انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

تم ایمبولینس کو کال کرو جلدی جاؤ اور گارڈ کو بھی بلاؤ۔۔۔" کچھ دیر تک ایمبولینس آ گئی تھی۔۔۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا۔۔۔ دادی اور ایک ملازمہ نائلہ کے ساتھ تھی۔۔۔

خان آفس میں میٹنگ میں مصروف تھے مگر دل میں ایک عجیب سی بے چینی سی ہونے لگی تھی۔۔۔۔

پریزینٹر کھڑا اپنی پریزینٹیشن دے رہا تھا جسے وہ بے زار دل کے ساتھ سن رہے تھے۔۔۔ وہ بار بار ٹائم دیکھتے انہیں اپنی بے چینی کی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی جب ان کا سائلنٹ پہ لگا موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔ انہوں

نے ایک نظر موبائل پر ڈالی۔۔۔امی جان کے الفاظ جگمگا رہے تھیں۔۔۔وہ ایکسکیوز کر کے باہر آ گئے تھے۔۔۔

السلام علیکم امی جان!!!سب خیریت ہے ناں آپ نے اس ٹائم کال کی۔۔۔"مگر دوسری طرف سے جو خبر انہیں دی گئی تھی۔۔۔ان کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا تھا۔۔۔پیروں تلے سے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ان کا سیکرٹری امجد بھی ساتھ ہی تھا۔۔۔

سر ایور یتھنگ از آل رائٹ!!آر یو او کے!!!"مگر وہ کہاں کسی کی سن رہے تھے جو اسے جواب دیتے۔۔۔ان کے کانوں میں تو بس زہرہ بیگم کی روتی ہوئی آواز گونج رہی تھی۔۔۔

نائلہ سیڑھیوں سے گر گئی ہے،ہم اسے ہسپتال لائے ہیں خان تم جلدی آ جاؤ یہاں!!اس کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے،کوئی بھی ڈاکٹر کچھ بھی ٹھیک سے نہیں بتا رہیں۔۔۔"انہوں نے ہسپتال کا نام بتایا تھا۔۔۔

سر آپ ٹھیک ہے؟؟؟"امجد نے بازو پکڑ کر ہلایا۔۔۔وہ جیسے اب ہوش میں آئے تھے۔۔۔انہوں نے خالی نظروں سے امجد کا چہرہ دیکھا پھر اپنے آس پاس کا منظر دیکھا۔۔۔

وہ یہاں کیا کر رہے ہیں؟انہیں تو نائلہ کے پاس ہسپتال میں ہونا چاہیے۔۔۔"وہ لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ آگے کی طرف بڑھ گئے تھے۔۔۔امجد بھی ساتھ ہی چل دیا۔۔۔

سر آپ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے، آپ مجھے بتائے کہاں جانا ہے؟ میں آپ کو لے چلتا ہوں اور وہ بنا کچھ بولے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئے تھے۔۔۔ انہوں نے لڑکھڑاتی زبان میں ہوسپٹل کا نام بتایا تھا اور اگلے پندرہ منٹ بعد وہ ہوسپٹل میں موجود تھیں۔۔۔ ایک ملازمہ ادھر ہی کھڑی تھی۔۔۔ زہرہ بیگم خان کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔۔

امی جان المیرا کدھر ہے؟؟" آپریشن تھیٹر کے بند دروازے کو دیکھتے انہیں المیرا کا خیال آیا تھا۔۔۔

وہ گھر ہے ملازمہ کے پاس"!!!

ڈاکٹر کیا کہتے ہیں؟ اور یہ سب کیسے ہوا؟؟"

پتا نہیں بیٹا!!! شاید سیڑھیوں سے پیر سلیپ ہو گیا تھا، جب ہم نے دیکھا تو بے ہوش پڑی تھی۔۔۔" وہ زار و قطار روتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔

بیٹا تم پوچھو ڈاکٹر سے، وہ کچھ نہیں بتا رہے ہیں؟؟؟"

امی جان آپ چپ کریں، آپکی طبیعت خراب ہو جائے گی، آپ یہاں بیٹھے، نائلہ کو کچھ نہیں ہو گا، آپریشن چل رہا ہے، ابھی ڈاکٹر باہر آ جائیں گے، کچھ نہیں ہو گا نائلہ کو، کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ شاید اپنی ماں سے زیادہ خود کو تسلی دے رہے تھے۔۔۔ دل ہی دل میں دعا بھی کر رہے تھے اس کی سلامتی کیلئے۔۔۔۔ کچھ دیر بعد لال بتی بجھ گئی تھی۔۔۔ ڈاکٹر باہر آ گئے تھیں۔۔۔۔ خان ڈاکٹر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف؟وہ ٹھیک ہے نا؟؟؟"ڈاکٹر نے خان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

ایم سوری!!شی از نو مور۔۔۔"زہریلا جملہ تھا یا پگھلا ہوا سیسہ جو اس وقت کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔۔۔

خان لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہٹے تھے۔۔۔امجد نے آگے بڑھ کر انہیں تھاما تھا۔۔۔

ہم نے بہت کوشش کی انہیں بچانے کی مگر شاید وہ اپنی زندگی اتنی ہی لکھوا کر آئی تھی،ایم سوری"!!!

ڈاکٹر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔خان زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔۔۔ان کے پیروں اور جسم میں طاقت نہیں رہی تھی۔۔۔سب کچھ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔صبح ہی تو وہ نائلہ کو صحیح سلامت ہنستا مسکراتا ہوا چھوڑ کر آئے تھے

اور اب یہ سب اچانک!!!!

جسم میں طاقت نہیں رہی تھی۔۔۔سب کچھ گھوم کر رہ گیا تھا۔۔۔کب نائلہ کی ڈیڈ باڈی کو گھر لایا گیا۔۔۔

کب رشتے داروں کا آنا سٹارٹ ہوا۔۔۔کب نائلہ کے گھر والے آئے۔۔۔وہ کن کن سے ملیں۔۔۔۔کسی

چیز پہ دھیان نہیں تھا۔۔۔آنکھ میں ایک آنسو نہیں تھا مگر دل کٹ رہا تھا اور پھر وہ روئے تھے۔۔۔نائلہ

کے جنازے کے پاس بیٹھ کر اور اتنا روئے تھے کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ایک ہفتہ کس قدر اس گھر

میں خوشیاں منائی گئی تھی مگر آج ہُوں کا عالم تھا۔۔۔کھکھلاہٹوں کی جگہہ رونے،چیخنے کی آوازیں تھی اور

اُنہی آوازوں میں اس معصوم بچی کی بھی آواز شامل تھی۔۔۔شاید ماں کے لمس کو محسوس کرنا چاہتی

تھی۔۔۔اپنی ماں کی گود میں آنا چاہتی تھی۔۔۔۔المیرا کے رونے کی آواز سن کر تو دل اور بھر بھر کر آرہا تھا۔۔۔

کتنی جلدی ان کی خوشیوں کو نظر لگ گئی تھی؟ابھی صرف سات سال ہی تو ہوئے تھیں اور سات سالوں میں وہ انہیں اکیلا کر گئی۔۔۔ابھی تو انہیں اپنی باقی کی زندگی بھی ایک ساتھ جینی تھی ناں۔۔۔ابھی تو بڑھاپے میں ایک دوسرے کا سہارا بننا تھا ناں۔۔۔۔

کب جنازہ اٹھایا گیا؟کب نماز جنازہ ادا کی گئی؟کب وہ قبرستان پہنچیں؟کب نائلہ کی تدفین کی گئی؟کب وہ واپس آئیں؟کہاں کسی چیز کی خبر تھی؟کب کس چیز کا ہوش تھا؟گھر آکر وہ سیدھا اپنے روم میں آئے تھے۔۔۔۔جہاں ان کی کزنیں المیرا کو لے کر بیٹھی تھی۔۔۔۔انہوں نے المیرا کو گود میں لیا تھا۔۔۔۔ انہوں نے دیکھا تھا۔۔۔۔

المیرا گود میں آتے ہی سوتے ہوئے میں مسکرائی تھی شاید اسے باپ کی گود میں سکون مل گیا تھا۔۔۔۔وہ ایک بار پھر زار و قطار المیرا کو اپنے سینے سے لگا کر روئے تھے مگر وہ معصوم ہر چیز سے بے خبر بس سونے میں مصروف تھی۔۔۔ان کیلئے وقت رک گیا تھا۔۔۔سب کچھ تھا بس نائلہ کی کمی تھی۔۔نائلہ کے جانے کے بعد انہوں نے مسکرانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ہر شے میں اُداسی تھی۔۔۔بس وہ تھے اور ان کی بیٹی تھی۔۔۔۔

ماضی کی یادیں چھٹنے لگی تھی.... انہوں نے آنکھیں کھولی سارا منظر بدل گیا تھا۔۔۔ وہ اپنے حال میں تھے۔۔۔ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھیں چھت کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ آنسو نکل کر کانوں میں جذب ہو رہے تھیں۔۔۔

نائلہ کیوں چلی گئی تھی تم مجھے اکیلا چھوڑ کر، المیرا کا بھی خیال نہیں کیا کہ وہ پندرہ دن کی بچی کیسے رہیں گی؟ نائلہ میں سمجھ رہا تھا کہ تم میرے دل سے نکل گئی ہو مگر مجھے آج احساس ہو رہا ہے تم کبھی اس دل سے نکلی ہی نہیں، تم اس دل کے ایک کونے میں قید تھی، اگر آج تم ہوتی تو ہم سب خوش ہوتے اور شاید میں اپنی بیٹی سے بھی دور نہ ہوا ہوتا۔۔۔" وہ چھت کو دیکھتے نائلہ سے دل میں مخاطب تھے۔۔۔ آنسو اب بھی نکل رہے تھیں۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا نائلہ میں خدیجہ کی خوبصورتی میں اس قدر اندھا ہوتا چلا گیا کہ مجھے یہ تک بھول گیا کہ میری ایک بیٹی ہے اور وہ میری محبت کیلئے ترستی ہو گی۔۔۔" انہوں نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔۔

نائلہ کیا المیرا مجھے معاف کر دے گی؟ میں کیسے اس کے پاس واپس جاؤں؟ اس کو اپنے سینے سے لگاؤں؟ میں کیسے اس سے معافی مانگوں؟ میں نے تو کبھی اپنی بیٹی سے پیار سے بات بھی نہیں کی، دو گھڑی اس کے پاس بیٹھ کر اس سے حال بھی نہیں پوچھا، کبھی اس کی کوئی بات نہیں سنی، کبھی اسے اپنے سینے سے نہیں

لگایا۔۔۔" آنسو بند پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکل رہے تھیں۔۔۔ انہوں نے دوبارہ آنکھیں کھولی۔۔۔ المیرا کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔۔

مجھے معاف کر دینا میری بچی!!!" وہ ٹیک چھوڑ کر بیٹھے۔۔۔ اپنی آنکھوں کو رگڑ کر آنسو صاف کئے اور ایک بار پھر ٹیک لگا کر المیرا کے روم کے بند دروازے کو دیکھنے لگے۔۔۔

اس بند دروازے سے اندر جائے تو المیرا بیڈ پر کمبل اوڑھے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی۔۔۔ پیروں کو کھڑا کیے ہاتھوں میں اپنی ماں کی تصویروں کے ایلبم کو گھٹنوں پر رکھے تصویروں کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ بالکل اپنی ماں جیسی تھی۔۔۔ ایک تصویر پر وہ رکی جس میں خان اور نائلہ دونوں ایک ساتھ کھڑے تھیں۔۔۔ المیرا نے تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ وہ دونوں کتنے خوبصورت لگ رہے تھے ایک ساتھ اس تصویر میں۔۔۔۔

ماما آپ کو پتا ہے اگلے ہفتے یعنی جمعہ والے دن میری انگیجمنٹ ہے یوشع کے ساتھ اور میں بہت خوش ہوں، ماما سب کچھ ہوتے ہوئے بھی صرف ایک چیز کی کمی ہوتی ہے اور وہ کمی آپ کی ہے اور بابا وہ تو یہاں ہوتے ہوئے بھی یہاں نہیں ہوتے، بابا کا ہونا یا نہ ہونا ایک جیسا ہوتا ہے، ماما!!! بابا نے مجھے کبھی پیار نہیں کیا، کبھی شفقت بھرا ہاتھ میرے سر پر نہیں رکھا، کبھی مجھے اپنے سینے سے نہیں لگایا مگر میں کبھی ان سے نفرت نہیں کر سکی مگر اب میں بھی ناراض ہو گئی ہوں بابا سے، میں ناراض ہو گئی ہوں بابا سے۔۔۔" ایک آنسو ٹوٹ کر تصویر پر گرا تھا۔۔۔۔

انہوں نے کبھی میرے آنسو صاف نہیں کیے۔۔۔"اس نے خود ہی بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑ ڈالا تھا۔۔۔

مس یو آلوٹ ماما!!مسڈیو سو مچ!!!"اس نے ایلبم کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔پاس رکھا موبائل رنگ ہوا۔۔۔ اس نے بھیگی پلکوں سے نمبر دیکھا اور کال ریس کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔۔

مینی مینی ہیپی کونگریٹس جانِ یوشع!!یار اگر میں سچ بتاؤں تو مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ تمھارے بابا مان گئے ہیں، دادی کی کال آئی تھی ابھی ڈیڈ کے پاس، انہوں نے بتایا کہ اگلے جمعہ ہماری انگیجمنٹ ہے، تم کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔ "

کیونکہ آپ کبھی بولنے کا موقع دیتے ہی نہیں، آپ شروع ہوتے ہیں تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتے، آپ بولنے کا موقع دے گے تو بولوں گی، مبارک ہو آپ کو بھی۔۔۔"اس نے آواز کو ہموار بنانے کی کوشش کی تھی مگر ہر بار کی طرح ناکام ہو گئی تھی۔۔۔

مہرو تم رو رہی ہو۔۔۔"ہر بار کی طرح آج بھی یوشع نے المیرا کی آواز سے اس کی حالت کا اندازہ لگالیا تھا۔۔۔

نہیں میں کیوں روؤں گی؟؟ "

جھوٹ!!تم جھوٹ بول رہی ہو، کیا کسی نے کچھ کہا ہے؟؟؟"المیرا کچھ پل کیلئے خاموش ہو گئی۔۔۔دوسری طرف بھی خاموشی چھا گئی تھی صرف ایک دوسرے کی سانسوں کی آوازیں سن رہے تھیں۔۔۔۔

میں ماما سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔"اس نے نائلہ کی تصویر کو دیکھ کر کہا۔۔۔ایلبم اب بھی کھلا ہوا تھا۔۔۔

باتیں کرتے کرتے دل بھر گیا۔۔۔"یوشع نے بے بسی سے اپنے لب کاٹے۔۔۔۔وہ خاموش رہا۔۔۔۔

شہری میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ "

جانتا ہوں مہرو مگر تمھیں تسلی دینے کیلئے میرے پاس بھی الفاظ نہیں ہے کیونکہ میری بھی ماما نہیں ہے اور مجھے بھی جب اپنی ماما کی بہت یاد آتی ہے تو ان کی تصویروں سے باتیں کرتا ہوں، دل بھر آتا ہے یار!!!"

اس کی آواز میں بھی تکلیف تھی۔۔۔اس کا بھی لہجہ اداسی میں بدل گیا تھا۔۔۔

ایم سو سوری میں نے تمھیں بھی اداس کر دیا۔۔۔"

تمھیں پتا ہے تمھارا سوری کہنا مجھے بالکل نہیں پسند"!!!

اچھا اچھا ٹھیک ہے میں نے سوری واپس لیا۔۔۔"یوشع مسکرایا۔۔۔

اچھا ہے جلدی واپس لے لیا، ویری گڈ "!!!

اب ذرا جناب یہ بتائے شوپنگ پر کب لے کر جائیں گے صرف ون ویک ہے ہماری انگیجمنٹ کو اور تیاری کافی ساری۔۔۔"

میں آپ کا نوکر!!!ارے جب آپ کہے گی جب لے جائے گے، آپ حکم کریں، ہم آپ کے غلام بن جائے گے۔۔۔۔ "

بس بس اتنی تابعداری اچھی نہیں ہوتی یوشع یوسفزئی!!!"المیرا کا موڈ بہتر ہو رہا تھا۔۔۔

ہائے ایک تو جب جب تم مجھے یوشع یوسفزئی کہتی ہو، قسمے بہت سوہنی لگتی ہو۔۔۔"

آپ کو تو میرا سب کچھ ہی کہنا پسند ہے، یوشے، شہری، یوشع یوسفزئی اور اگر میں آپ کو بندر، سڑا ہوا بینگن بھی کہہ دوں گی نا آپ جب بھی یہی کہے گے ہائے!!سن کر اچھا لگا۔۔۔"یوشع کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔وہ بہت زور سے کھکھلا کر ہنسا تھا۔۔۔المیرا ابھی مسلسل ہنس رہی تھی۔۔۔۔

یہی تو محبت ہے میری جان!!!"اس نے جان لفظ پر خاصہ زور دیا تھا۔۔۔۔

محبت میں محبوب کی طرف سے دیا گیا ہر اچھا برا نام ہمیں ہماری سانسوں کی طرح بے حد عزیز ہوتا ہے، ایسے ہی مجھے بھی ہے۔۔۔"المیرا اب اس کی رومانوی باتوں پر مسلسل ہنس رہی تھی۔۔۔وہ اب اس سے کال پہ ہنسی مزاق کر رہا تھا۔۔۔مزاحیہ چٹکلے سنا رہا تھا اور یوشع تو روتے ہوئے کو ہنسا دیتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ المیرا کو اداس چھوڑ کر خود سکون سے رہ لے۔۔۔وہ تو پھر اس کی زندگی ہے۔۔۔وہ اپنی باتیں کرنے میں مصروف ہو گئے تھیں۔۔۔۔۔

نائلہ کے جانے کے بعد خان نے ہنسا مسکرانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔ وہ المیرا کا بھی بہت خیال رکھتے تھے مگر اپنا خیال رکھنا چھوڑ دیا تھا۔۔ المیرا ایک سال کی ہوئی دو سال کی ہوئی وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا اور پھر انہی دوران ان کی کزن خدیجہ جو تین سال کیلئے آؤٹ آف کنٹری گئی ہوئی تھی وہ بھی واپس آ گئی تھی۔۔۔ خان امیر تھے۔۔۔ ہینڈسم تھے اور اسے بھی کسی ایسے کی ہی تلاش تھی۔۔۔ وہ خان کے قریب آنے لگی تھی سارے کام خود کر کے دیتی تھی۔۔ المیرا کا بھی خوب خیال رکھتی تھی اور پھر ایک دن سب کے اسرار پر خان نے خدیجہ سے شادی کر لی تھی۔۔۔ وہ جو کہتے تھے کہ تمھارے علاوہ کوئی دوسری عورت نہیں آئے گی تو اب ان کی زندگی میں دوسری عورت بھی شامل ہو گئی تھی۔۔۔ خدیجہ خوبصورت تھی۔۔۔ دوسروں کو اپنے جال میں پھنسانا جانتی تھی۔۔۔ اپنی خوبصورتی کے جوہر دکھا کر اس نے خان کو بھی قابو میں کر لیا تھا مگر اس کی یہ چالاکیاں خان کبھی نہ سمجھ سکے وہ اسکی خوبصورتی میں ڈوبتے ہی چلے گئے اور اس قدر ڈوب گئے کہ یہاں تک بھول گئے کہ ان کی ایک چھوٹی بیٹی اور ایک ماں بھی ہے جنہیں ان کی اشد ضرورت ہے۔۔۔ وہ بچی اس کو اپنے باپ کی محبت چاہیے وہ جب بھی ان کے پاس گئی انہوں نے اسے دھتکارہ نہیں تھا تو کبھی اسے اپنے سینے سے بھی نہیں لگایا تھا۔۔۔ کبھی آتے جاتے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ بھی نہیں رکھا اور وہ ہر بار آس بھری نگاہوں سے اپنے بابا کو جاتے دیکھتی رہتی تھی کہ شاید کبھی تو وہ اسے پکارے۔۔۔ اس کے ناز نخرے اٹھائیں۔۔۔ یہ حقیقت تھا کہ انہوں نے اسے کبھی کسی چیز کی کوئی کمی نہیں

ہونے دی تھی مگر جب محبت اور شفقت نہ ہو تو پھر کیا فائدہ ایسی کرامات کا اور پھر اسی طرح سے وقت ایک بار پھر اپنی رفتار پہ گزرتے گزرتے اتنا گزرا کہ وہ چھوٹی معصوم بچی جوان ہو گئی۔۔۔ سٹڈی کمپلیٹ ہو گئی تھی۔۔۔ ان کا اپنا بزنس تھا مگر اس نے خان کے ساتھ کام کرنے سے انکار کر دیا تھا جب ساری زندگی اپنے باپ کا پیار حاصل نہ کر سکی تو ان کی دولت لے کر کیا کریں گی اور پھر اسی وجہ سے وہ یوسفزئی کمپنی میں جوب کرنے لگی تھی یوشع کی سیکرٹری کی پوسٹ پر۔۔۔ یوشع کو المیرا اپنی نیچر کی وجہ سے اچھی لگنے لگی تھی۔۔۔ یوشع بھی عورت ذات کی عزّت خوب کرتا تھا۔۔۔ علی سے بھی ملاقات یہی ہوئی تھی جس نے اسے اپنی چھوٹی بہن بنایا تھا۔۔۔ وقت کے ساتھ یوشع المیرا ایک دوسرے کو پسند کرنے لگیں اور یوشع نے بالکل دیر نہیں لگائی تھی المیرا کو پرپوز کرنے میں۔۔۔ المیرا کو بھی یوشع بہت پسند تھا۔۔۔ اس نے اسے ریجیکٹ نہیں کیا تھا یہ پسند کی محبت عشق میں بدل گئی۔۔۔ المیرا نے اپنے پاسٹ کے بارے میں یوشع کو سب کچھ بتا دیا تھا جس سے وہ اس کی اور عزّت کرنے لگا تھا۔۔ جو محبت جو پیار وہ اپنے ماں باپ سے ڈیزرو کرتی تھی۔۔۔ وہ یوشع کے والد نے دیا تھا۔۔۔ انہیں بھی المیرا بیٹیوں کی طرح عزیز ہو گئی تھی اور اس قدر عزیز ہو گئی کہ یوشع سے زیادہ وہ المیرا کی سننے لگے تھیں۔۔۔ بھائیوں جیسا پیار علی سے ملا تھا اور اب یوشع المیرا کی خوشی کیلئے کسی بھی حد تک گزر سکتا تھا۔۔۔۔

افف!! یار اور کتنی دیر لگاؤ گی، پچھلے تین گھنٹوں سے مجھے اِدھر سے اُدھر لے کر پھر رہی ہو مگر مجال ہو جو تم نے ایک بھی سوٹ سیلیکٹ کیا ہو اپنے لئے، نہ خود کچھ لے رہی ہو اور نہ ہی مجھے لینے دے رہی ہو، آخر چاہتی کیا ہو؟؟؟" وہ جھنجھلایا ہوا تھا۔۔۔

تو میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا؟ کیا لوں کیا نہ لوں؟؟؟"

پچھلے تین گھنٹوں میں، مَیں تمہیں دس سے بارہ ہیوی اور فینسی سوٹ ہر طرح کے ڈیزائن کے دیکھا چکا ہوں مگر تمھاری ناک کے نیچے کچھ نہیں آرہا۔۔۔"

ہاں!!! تو اتنے بڑے سوٹ ہے میری ناک کے نیچے کیسے آئیں گے پاگل"!!!

ہاہاہاہا ویری فنی!!!" یوشع نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔

مہر واب اگر اگلے پانچ منٹ میں تم نے کوئی ایک سوٹ سیلیکٹ نہ کیا تو میں تمھیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤں گا، اس کے بعد ڈرائیور کے ساتھ آتی رہنا۔۔" وہ چلتے ہوئے بات کر رہے تھیں۔۔۔ وہ رکی اور یوشع کو دیکھا۔۔۔

تو کس نے روکا ہے چلے جاؤ، میں ڈرائیور کو کال کر کے بلا لیتی ہوں۔۔۔" وہ منہ بنا کر آگے بڑھ گئی۔۔ یوشع بھی اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔

میں سچ میں چلا جاؤں گا۔۔۔"

ہاں تو چلے جاؤ، کس نے روکا ہے۔۔۔"المیرا اب رک کر سوٹ دیکھ رہی تھی اپنی انگیجمنٹ میں پہننے کیلئے یوشع غصے سے المیرا کو دیکھ رہا تھا مگر یہ غصہ صرف اوپری اوپری تھا۔۔۔ورنہ یوشع المیرا پہ غصہ کرے یہ بات کہاں اسے گوارا ہے یا ہضم ہوں۔۔۔غصہ تو صرف دنیا والوں کیلئے ہے المیرا کیلئے تو فقط محبت ہے اور کبھی اگر ڈانٹ بھی دے تو وہ ہمیشہ بے چین رہتا تھا۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟"

تم میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو المیرا!! تمھیں پتا ہے میں تمھیں کبھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جاؤں گا تبھی اتنے آرام سے کہہ دیا کے چلے جاؤ، تم جانتی ہو میں یہاں سے چلا بھی گیا تو ذہن تمھاری طرف ہی اٹکا رہے گا، سوچو پہ صرف تم حاوی رہو گی۔۔۔"المیرا دل میں مسکرائی۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتے اسی لئے میں نے اتنے آرام سے کہا کہ چلے جاؤ۔۔۔"وہ اب پھر غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔

اچھا ناں کسی اور مال میں چلتے ہیں، مجھے یہاں کچھ پسند نہیں آرہا۔۔۔"

تم ہمیشہ یہاں اسی مال سے شوپنگ کرتی ہو اور آج تمھیں کچھ پسند نہیں آرہا؟ عجیب بات ہے یار"!!!

جی بالکل اب نہیں سمجھ آرہا تو میں کیا کروں اور ویسے بھی میری انگیجمنٹ ہے میں نے تو ڈھیر ساری شوپنگ کرنی ہے، زندگی میں ایک ہی بار تو انگیجمنٹ ہوتی ہے۔۔۔"

ہاہاہا!!!میڈم سب کی ایک بار ہی ہوتی ہے، ویسے کسی کی ایک سے زیادہ بار بھی ہو جاتی ہے۔۔۔"

ہوتی ہو گی، مجھے اس سے کیا، میری ایک ہی بار ہو گی اور بس آپ سے ہو گی۔۔۔"

المیرا نے اس کے دل کے مقام پر انگلی رکھ کر بہت چاہت سے کہا تھا۔۔۔

یوشع گہرائی سے مسکرایا۔۔۔ڈمپل بھی گہرائی سے واضح ہوا۔۔۔یوشع کو بہت اچھا لگتا تھا جب وہ اس پہ اپنا حق جتاتی تھی۔۔۔یوشع کی محبت اس کا مان اور بڑھ جاتا تھا۔۔۔المیرا نے بامشکل نظریں ڈمپل سے ہٹائی۔۔۔۔

اچھا!!اب چلے یہاں سے۔۔۔"المیرا نے اس کا بازو تھام کر کہا۔۔۔

یار اب کل آجائیں گے، مجھ میں ہمت نہیں ہے اب اور چلنے کی، کل چل لیں گے۔۔۔"یوشع نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔

المیرا کو ہنسی آئی۔۔۔اس کی حالت واقعی رونے والی ہو رہی تھی۔۔۔۔

اوکے کیا یاد کرے گے آپ بھی، کس سخی لڑکی س پالا پڑا ہے آپ کا۔۔۔"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔اس کا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔اس نے دل میں کہا مگر بول کر اپنی شامت نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔۔

آؤ اب گھر چلے۔۔۔"

ٹھینک گوڈ!!!چلو!!!"وہ دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔۔

ہائے ایوری ون!!ماہی لاؤنج میں آئی تھی جہاں علی اور اس کے موم ڈیڈ بیٹھے باتیں کرتے رات کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھیں۔۔۔ماہی علی کے ساتھ صوفے پر آکر آلتی پالتی مار کر بیٹھی۔۔۔کشن کو گود میں رکھا میوے کی پلیٹ اٹھائی۔۔۔۔

کیا باتیں کر رہے ہیں آپ سب؟؟"اس نے دو چار کاجو اٹھا کر منہ میں ڈالے پلیٹ علی کی طرف بڑھائی۔۔۔ علی نے بھی پستے اٹھا کر منہ میں ڈالے اور موبائل میں بزی ہو گیا۔۔۔۔

یوشع کی انگیجمنٹ کی۔۔۔"عمران صاحب نے جواب دیا۔۔۔۔

ماہی جواب کی بار پستے اٹھانے لگی تھی ہاتھ وہی ساکت ہو گیا۔۔۔

یوشع کی انگیجمنٹ!!"اس نے حیرانگی اور دھیمے لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

ہاں بیٹا!!کیوں تمھیں نہیں معلوم؟یوشع نے نہیں بتایا کیا؟؟"

نہیں!!پر اچانک کب؟کیسے؟کس کے ساتھ؟؟"وہ اب تک حیران تھی۔۔۔۔

اچانک نہیں بیٹا!!یوشع کی کبھی نہ کبھی تو انگیجمنٹ ہونی تھی،اب ہو رہی ہے جمعہ کو ہے۔۔۔"

مگر کس کے ساتھ؟؟" اب کی بار ماہی نے تھوڑا تیز اور غصے سے پوچھا تھا۔۔۔ علی نے موبائل سے نظریں ہٹا کر ماہی کو دیکھا۔۔۔

المیرا کے ساتھ اور کس کے ساتھ ہونی ہے، المیرا اور یوشع کی محبت کسی سے ڈھکی چھپی تھوڑی ہے، سب جانتے ہیں المیرا اور یوشع ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں۔۔۔" مسز عمران نے جواب دیا۔۔۔

ماہی کا سانس اٹکنے لگا تھا۔۔۔ دل بھر کر آ رہا تھا۔۔۔ اسے ایک ہی دم گھٹن کا احساس ہوا تھا جیسے اس کا سانس رکنے لگا ہوں۔۔۔

یوشع کی انگیجمنٹ!!" وہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ اس نے میوے کی پلیٹ واپس میز پر رکھی۔۔۔ کشن کو واپس صوفے پر رکھا۔۔۔ علی اب بھی ماہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

گڑیا یہ بتاؤ شوپنگ پہ کب چلو گی؟ کل چلے یا آن لائن شوپنگ کرنی ہے۔۔۔"

میں بعد میں آپ کو بتا دوں گی۔۔۔" وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ علی نے ماہی کی پشت کو دیکھا۔۔۔

میں بعد میں آتی ہوں۔۔۔" اور وہ تیز تیز قدم لیتی لاؤنج سے نکل گئی جب تک ماہی لاؤنج سے نہ نکل گئی علی اس کی پشت کو ہی دیکھتا رہا۔۔۔

کچھ تو غلط ہوا ہے مگر کیا؟؟؟" اس نے دل میں خود سے کہا۔۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔ یہاں کچھ تو غلط ہوا ہے مگر کیا؟؟ "

اسے اچانک کیا ہو گیا؟ ابھی تک تو ٹھیک تھی۔۔۔"مسز عمران نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

کچھ نہیں ماما وہ ٹھیک ہے، میں دیکھ لوں گا آپ ٹینشن نہ لے۔۔۔ "

ہمم دیکھ لینا۔۔۔"اس نے تسلی تو دے دی تھی مگر خود بے چین تھا۔۔۔

کیا ہوا اچانک اسے؟؟"وہ اس کے پاس جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

ماہی نے روم میں پہنچ کر دروازہ لاک کیا تھا پہلے والی تیزی ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ مردہ قدموں سے چلتی بیڈ تک آئی اس پر بیٹھی.۔۔۔ آنکھوں میں حیرانگی کے ساتھ آنسو بھی تھیں۔۔۔

جمعہ کو ہے۔۔۔۔المیرا اور یوشع کی انگیجمنٹ۔۔۔۔محبت کسی سے ڈھکی چھپی تھوڑی ہے۔۔۔

اس کے کانوں میں اپنی ماں کے کہے الفاظ ٹوٹ ٹوٹ کر گونج رہے تھے۔۔۔۔

یوشع تم نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی؟ اب سمجھ آیا تم آج آفس میں اتنے خوش کیوں تھے؟ تم نے مجھ سے بھی چھپایا، میرے پوچھنے پر بھی کچھ نہیں بتایا۔۔۔"آنسو ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھک رہے تھیں۔۔۔

یوشع تم صرف میرے ہو، صرف اور صرف میرے، تمھاری انگیجمنٹ المیرا سے کبھی نہیں ہو گی، کبھی بھی نہیں۔۔۔"وہ روتے ہوئے نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔اس نے غصے میں پلو اٹھا کر زمین پہ پھینکا تھا۔۔۔

آئی ہیٹ یو المیرا!! آئی ہیٹ یووو۔۔۔"وہ چیخی تھی۔۔۔

تم میرے یوشع کو مجھ سے نہیں چھین سکتی۔۔۔"اس نے دوسرا پلو بھی اٹھا کر پھینکا تھا۔۔۔۔
میں یوشع کو کبھی تمھارا نہیں ہونے دوں گی، ہر قیمت پر اسے اپنا بنا کر ہی سکھ کا سانس لوں گی پھر اس کیلئے مجھے چاہے کچھ بھی کرنا پڑے، مگر یوشع کبھی تمھارا نہیں ہو گا المیرا خان!!! کبھی نہیں۔۔۔۔"اس کی آنکھوں میں لہجے میں المیرا کیلئے نفرت ہی نفرت تھی۔۔۔ جلن تھی۔۔۔ آنکھوں میں شعلے تھے۔۔۔۔

اگلے دن وہ دونوں پھر شوپنگ کرنے گئے تھیں آج علی بھی ان کے ساتھ تھا۔۔۔ماہی نے آنے سے منع کر دیا تھا کہ آن لائن شوپنگ کرلوں گی اور آج بھی انہیں تین گھنٹے ہو گئے تھیں شوپنگ کرتے مگر کل کی طرح خالی ہاتھ نہیں تھیں۔۔۔ آج المیرا نے خوب شوپنگ کی تھی۔۔۔ آدھی سے زیادہ محنت تو یوشع کی تھی۔۔۔ المیرا کی پسند کی ساری شوپنگ یوشع نے خود کی تھی اور یوشع کی شوپنگ المیرا نے اپنی پسند سے کی تھی۔۔۔ علی اور یوشع دونوں کی اب بس ہو گئی تھی مگر المیرا کی شوپنگ ابھی تک جاری تھی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔۔

المیرا یار ساری شوپنگ ہو تو گئی ہے، اب بس بہت ہوا۔۔۔"ان دونوں نے اپنے ہاتھوں میں پکڑے ڈھیر سارے شوپنگ بیگ زمین پر پٹخنے والے انداز میں رکھے تھیں۔۔۔ المیرا نے مڑ کر دونوں کی شکلوں کو دیکھا

جہاں بس رونے کی دیر تھی۔۔۔ چہرے سے ہی وہ دونوں تھکے تھکے لگ رہے تھیں۔۔۔ المیرا کو ہنسی تو بہت آئی مگر اس نے ہنسنا نہیں تھا۔۔۔۔

مجھے اور غصہ مت دلوائیں، پہلے ہی بہت غصہ آرہا ہے زینب پر!!!" علی کی انکھوں میں چمک آئی۔۔۔۔

اس پہ کیوں؟؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔۔

میں نے اس سے کتنا کہا تھا کہ شوپنگ پر آئے میرے ساتھ!! میرے ساتھ چلے، کتنی منتیں کی تھی مگر مجال ہے جو وہ آئی ہو۔۔۔"

تم نے سچ میں اسے بلایا تھا؟؟" علی کو زینب کی باتیں کرنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔ یوشع کھڑا مسکرا رہا تھا ابھی المیرا کو نہیں معلوم کہ علی زینب کو پسند کرتا ہے۔۔۔

ہاں سچ میں بلایا تھا اگر اسے نہیں بلاؤں گی تو کسے بلاؤں گی، میری بیسٹ فرینڈ ہے وہ۔۔۔ "

اس نے نہ آنے کی وجہ نہیں بتائی؟؟"

آپ اتنا کیوں پوچھ رہے ہو؟ دوست وہ میری ہے مگر مجھے لگ رہا ہے مجھ سے زیادہ آپ کو اس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔" اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر مشکوک انداز میں گھورا۔۔۔ یوشع کی ہنسی چُھوٹی۔۔۔

آپ کو کیوں اتنی ہنسی آرہی ہے؟؟" وہ مشکوک نظروں سے کھڑی دونوں کو گھور رہی تھی۔۔۔۔ یوشع نے علی کو دیکھا جو گڑبڑا گیا تھا۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی پوچھ لیا میری سیکرٹری ہے اس وجہ سے بس اور کیا وجہ ہو سکتی ہے؟؟"

ہمممم پکا"!!!

ہاں تو تمھیں کیا لگتا ہے، کیا میں تم سے جھوٹ بولوں گا؟؟"

اچھا چلو نا یار کیا لینا ہے تم نے اب، ساری شوپنگ ہو تو گئی ہے، اب گھر چلتے ہیں۔۔۔"

اچھا ٹھیک ہے، چلو پہلے یہ سارے بیگ اٹھاؤ جو نیچے پھینک دیے ہیں۔۔۔"

ان دونوں نے اچھے بچوں کی طرح بیگ اپنے ہاتھوں میں اٹھائے۔۔۔ المیرا آگے چل رہی تھی اور وہ پیچھے۔۔۔۔

ہائے کتنا کیوٹ بے بی ہے یہ۔۔۔" وہ آگے کی طرف بھاگی تھی۔۔۔ دونوں نے اس کو دیکھا تھا اور پھر اس سمت جس طرف وہ دوڑی تھی۔۔۔۔ دونوں کے ہی لبوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

یہ کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔" یوشع نے دھیرے سے کہا۔۔۔۔

المیرا اس کیوٹ سے تین سالہ بچے کے سامنے بیٹھی تھی جو اپنی ماں کی انگلی پکڑے کھڑا بڑی بڑی آنکھوں سے المیرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ المیرا اب اسے پیار کر رہی تھی۔۔۔۔

سب جانتے ہیں المیرا کو بے بی بہت پسند ہے۔۔۔اس میں اٹریکشن تھی کہ سب بچے بہت جلد المیرا کی ساتھ گھل مل جاتے تھے شاید اس کے ڈھیر سارے لاڈ پیار کی وجہ سے جو وہ بچوں سے بے حد کرتی تھی۔۔۔۔

علی تم المیرا کو اپنی اور زینب کی محبت کے بارے میں بتادو، آخر کب تک چھپا کر رکھو گے ؟؟"وہ رک کر کھڑے ہو گئے تھیں جبکہ ان دونوں کی نگاہیں المیرا پر ہی تھی۔۔۔جو بچے کو پیار کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

نہیں تو کسی دن میں نے ہی بتادینا ہے اور قسم سے جس دن المیرا کو تم دونوں کی محبت کا پتا چلانا تو المیرا نے آج تک مجھے تو گنجا نہیں کیا مگر۔۔۔"اس نے نگاہیں علی کی طرف پھیری۔۔۔علی نے بھی اس کو دیکھا۔۔۔۔

مگر وہ تمھیں ضرور گنجا کر دے گی، ہاہاہا!!"یوشع نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

میں دیکھ سکتا ہوں علی عمران "!!!

کیا؟؟؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔

تمھیں فیوچر میں گنجا ہوتے، ہاہاہا!!! علی عمران تم فیوچر میں گنجا ہوتے کیسے لگوں گے وہ بھی ایک لڑکی کے ہاتھوں، فنی!!ویری فنی!!ہاہاہا!!"یوشع مزاق اڑا رہا تھا۔۔۔۔

کیوں ڈرا رہا ہے یار؟؟؟ "

ہاہاہا اب بچ کر رہنا، تم تو گئے بیٹا!!!" المیرا واپس آ گئی تھی۔۔۔

چلیں!!!" اس نے دونوں کو دیکھ کر کہا۔۔

نہیں کیا کرے گے جا کر، ہم کھڑے انتظار کر لیتے ہیں میڈم کا، تم جاؤ اور آرام سے پیار کر لو بچے کو، کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔ "

آپ کو پتا تو ہے مجھے بے بی بہت پسند ہے اور وہ اتنا کیوٹ ہے کہ میں خود کو نہیں روک پائی اور اب چلے۔۔۔"

وہ اب ان کے بیچ میں یوشع کا بازو تھامے چل رہی تھی اور وہ دونوں اس کے محافظ بنے سائڈوں میں۔۔۔

اگر بے بی اتنے پسند ہے تو اپنے کر لو۔۔" علی نے مزاقاً کہا تھا اور المیرا بلش کرنے لگی تھی۔۔۔ یوشع نے زبردست قہقہہ لگایا۔۔

یار شادی تو ہو جانے دے، پھر وہ بھی ہو جائیں گے۔۔۔" یوشع کے جواب پر المیرا نے شرم و حیا سے آخری حد تک گردن جھکائی تھی۔۔۔

جان شرما رہی ہے!!!" یوشع نے اس کے گلنار ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔ اب کی بار اس نے منہ بناتے علی کے بازو پر زور سے تھپڑ مارا۔۔۔

اب خبر دار جو آپ نے ایسا کوئی مزاق کیا؟؟؟"اس نے وارن کیا۔۔یوشع کی مسکراہٹ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں کروں گا۔۔۔"اس نے جلدی سے حامی بھری تھی۔۔۔

اور آپ اپنی بتیسی اندر کریں۔۔۔"اس نے یوشع کو بھی غصے سے کہا تھا۔۔یوشع نے بھی مسکراہٹ ہونٹوں تلے دبائی۔۔۔

اب اتنی ساری شوپنگ کر کے مسلسل تین گھنٹوں سے اِدھر سے اُدھر پھر پھر کر مجھے بہت زیادہ بھوک لگ رہی ہے،گھر جانے سے پہلے ایک اچھے سے ہوٹل میں اچھا سا ڈنر،فیورٹ آئسکریم اور اس کے بعد گھر۔۔۔ "

ہاں یار المیرا ٹھیک کہہ رہی ہے،بھوک تو واقعی لگ رہی ہے۔۔۔"وہ باہر کی طرف بڑھتے باتیں کر رہے تھیں۔۔۔

ان دونوں نے ایک ساتھ یوشع کو دیکھا تھا۔۔۔

ہاں ہاں!!!مجھے پتا ہے تم دونوں نے میری ہی جیب خالی کروانی ہے۔۔۔"

ہاہاہا؟!؟ سمجھدار ہو گئے ہو ہمارے ساتھ رہ کر۔۔۔"علی نے کہا۔۔اب کی بار المیرا نے زور کا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔یوشع نے برا سا منہ بنایا۔۔۔

چلو پیٹوؤں تمھیں ایک بھرپور ڈنر کرواؤں کیا یاد کرو گے تم بھی مگر یہ ڈنر ہماری انگیجمنٹ کی خوشی میں ہے، اس ڈنر کے بعد مجھ سے ٹریٹ مت مانگنا کیونکہ میں اب اتنا بھی اچھا نہیں ہوں۔۔۔" المیرا علی دونوں ایک بار پھر ہنسے تھیں۔۔۔ اسی طرح ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے وہ ہوٹل پہنچے تھیں۔۔۔ ایک بھرپور ڈنر کے بعد یوشع کی جیب اچھی طرح خالی کروانے کے بعد اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے تھیں۔۔۔ گھر آ کر المیرا نے ساری شوپنگ دادی کو دیکھائی تھی۔۔۔ دادی نے کھلے دل سے تعریف کی تھی اور یوشع کی پسند کو سراہا تھا اور جو سوٹ اس نے اور یوشع نے دادی کیلئے لئے تھے وہ ان کو دیئے تھے۔۔۔ سب خوش تھیں سوائے خدیجہ بیگم اور ماہی کے۔۔۔۔

علی اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا تھا جب اس نے موبائل اٹھا کر کال ملائی۔۔۔ زینب بھی اپنے کمرے میں بیڈ پر منہ تک کمبل تانے لیٹی تھی۔۔۔ اس کا موبائل رنگ ہوا تو کمبل میں سے منہ باہر نکالا۔۔۔ اس کے گال اور ناک لال ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے کال اسکرین کو دیکھا۔۔۔ جہاں مائی لائف لائن لکھا تھا اس نے مسکراتے ہوئے کال ریسیو کر کے کان سے لگا کر دھیمی آواز میں سلام کیا۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔۔۔

تمھیں المیرا نے شوپنگ کیلئے بلایا تھا اور تم کیوں نہیں آئی؟؟؟ "

ہاں بلایا تھا۔۔۔"اس نے تھکے تھکے انداز میں جواب دیا۔۔۔

علی ایک ہی دم اٹھ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔

زینب"!!!

جی"!!!

تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک؟؟؟"اس نے اس کی آواز سے پہچانا تھا۔۔۔

ہمم!!!"اس نے بس اتنا سا جواب دیا۔۔۔۔ علی نے دو انگلیوں سے اپنا ماتھا مسلا۔۔۔

کیا ہوا ہے؟؟؟ "

فیور"!!

ڈاکٹر کے گئی تھی، میڈیسن لی ہے؟؟"وہ ایک ہی دم پریشان سا ہو گیا تھا۔۔۔وہ دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

جی ابھی لے کر ہی لیٹی تھی، صبح سے ہی طبیعت اپ سیٹ ہے، بس اسی وجہ سے نہیں آئی تھی میں، اب کچھ بہتر ہوں۔۔۔"دوسری طرف خاموشی چھا گئی تھی کچھ پل بعد وہ بولا۔۔۔۔

زینب!!!"اس نے ایک بار پھر اسے پکارا تھا۔۔۔۔

جی"!!!

تم سچ میں ٹھیک ہو ناں۔۔۔"وہ زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

میں آجاؤں، اگر کہو تو۔۔۔"

علی میں سچ میں اب ٹھیک ہوں اور آپ آکر کیا کریں گے؟؟"

تمھاری کیئر !!اور انکل آنٹی سے ملاقات "!!!

ٹھینک یو!!!ایم فائن اور کوئی ضرورت نہیں ہے آنے کی۔۔۔"اس نے تھوڑا غصے سے کہا تھا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔

اوکے پھر تم آرام کرو، کل آفس بھی آنے کی ضرورت نہیں ہے، آرام کرنا بس"!!!

اوکے اگر طبیعت ٹھیک ہوئی تو آجاؤں گی، ورنہ پھر آپ کا دل کیسے لگے گا؟؟؟"اب کی بار علی گہرائی سے مسکرایا تھا۔۔۔

لگ جائے گا مگر مجھے اپنے دل سے زیادہ اس وقت تمھاری فکر ہے، تم ٹھیک ہو جاؤ۔۔۔"

اوکے اور کچھ "!!!

نہیں اب بس تم آرام کرو اور سنو اگر زیادہ طبیعت خراب ہو جائے تو ہمت کر کے ایک مس کال ہی مار دینا میں آجاؤں گا، اللہ حافظ !!!ٹیک کیئر "!!!

اللہ حافظ !!"زینب نے مسکراتے ہوئے موبائل سائڈ میں رکھا تھا اس نے علی کو سوچتے مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کرلی۔۔۔

المیرا یوشع کے ساتھ پارک میں اِدھر سے اُدھر ٹہل رہی تھی جب تھک ہار کر وہ دونوں ایک بینچ پر بیٹھے تھیں۔۔۔ المیرا نے اس کی کندھے پر سر رکھا۔۔۔ وہ اس کے قریب نہیں آتی تھی مگر اب آنے لگی تھی شاید ایک رشتہ ان کے درمیان بندھنے جارہا تھا اس وجہ سے یا اپنے دل کی اداسی کو دور کرنے کیلئے۔۔۔ اس کا یوشع کے ساتھ اچھا ٹائم سپینڈ ہو جاتا تھا۔۔۔ وہ جب بھی اداس ہوتی اس کے اداس موڈ کو خوشیوں میں وہی تو بدلتا تھا۔۔۔ ایک یوشع یا پھر علی اور ان دنوں میں یوشع بھی اسے زیادہ اکیلا نہیں چھوڑتا تھا زیادہ سے زیادہ ٹائم اس کے ساتھ سپینڈ کرتا تھا تاکہ اسے اپنی ماما کی یاد نہ آئے وہ بس خوش رہے کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ المیرا بھلے ہی کچھ نہ بتائے، کچھ نہ جتائے مگر وہ اندر سے خود کو بہت تنہا محسوس کرتی ہے۔۔۔ اس کے پاس ہر رشتہ ہے سگا باپ، سوتیلی ماں مگر وہ کبھی ان کی محبت حاصل نہ کر سکی۔۔۔ ایک چھوٹا سوتیلا بھائی جو یہاں رہتا ہی نہیں۔۔۔ اس کا ہونا نہ ہونا المیرا کیلئے ایک جیسا ہی تھا۔۔۔ البتہ وہ المیرا سے محبت کرتا تھا۔۔۔

ہاں دادی تھی اس کی اپنی اس کو سمجھنے والی لیکن کبھی کبھار دادی کی باتیں بھی اداس کرتی تھی جب وہ اس دنیا سے جانے کی بات کرتی تھی۔۔۔

وہ سب کے ہوتے ہوئے بھی تنہا تھی پھر بھی وہ کوئی شکوہ، کوئی شکایت، کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتی تھی۔۔۔وہ ہمدردیاں نہیں بٹورتی تھی۔۔۔

وہ اسے زیادہ کچھ نہیں بتاتی تھی مگر وہ اس کی آنکھوں سے ہی اس کے موڈ کا اندازہ لگالیتا تھا۔۔۔

پہلے پہل تو وہ یوشع کے قریب بھی نہیں آتی تھی مگر اب نہ جانے کیوں اس کا یوشع سے دور جانے کو دل نہیں کرتا تھا شاید اس کی وجہ اس کی بے پناہ محبت، چاہت، عزّت، مان وہ سب چیزیں جو ایک لڑکی کو چاہیے ہوتی ہے وہ اسے سب دیتا تھا۔۔۔وہ اس کی ہر بات کو خاموشی سے سنتا تھا پھر اس کا ساتھ دیتا تھا۔۔۔اس کیلئے لڑتا تھا۔۔۔وہ اسے سمجھتا تھا۔۔۔

اور ایک سمجھنے والا مرد تو ہر عورت کو چاہیے ہوتا ہے تو وہ کیوں نہ کرتی قدر ایسے شخص کی جو بن مانگے ہی اسے دے دیا گیا تھا۔۔۔اس کی جھولی میں ڈال دیا گیا تھا۔۔۔

المیرا!! آر یو او کے ؟؟"

ہمممم!!!یوشے!!! آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟؟ "

المیرا اجازت کی کیا ضرورت ہے جو پوچھنا ہو بے دھڑک پوچھا کرو۔۔۔"اس نے اس کے گرد اپنا بازو حائل کیا تھا۔۔۔ آپ کبھی مجھے چھوڑ کر تو نہیں جائے گے؟ ہمیشہ میرا ساتھ دے گے نا۔۔۔"ہر بار کا اس کا ایک ہی سوال ہوتا تھا نہ جانے اسے کس چیز کا ڈر تھا۔۔۔

المیرا!!! کیا ہو گیا ہے تمھیں کیوں ایسی بات کر رہی ہو؟ میں کیوں تمھیں چھوڑ کر کہیں جاؤں گا۔۔۔ "

پتا نہیں کیوں؟ بس ایک عجیب سا ڈر لگا رہتا ہے کہ میں کبھی کہیں کسی موڑ پر آپ کو نہ کھو دوں۔۔۔ "

لیکن کیوں؟؟؟ "

میں نہیں جانتی یہ ڈر کیوں ہے لیکن مجھے بہت ہے، میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی یوشے "!!!

تو کیا میں تمھارے بغیر رہ لوں گا؟ کبھی نہیں یار!! یاد رکھنا جب تک مہرو ہے تب تک یوشع ہے، جس دن مہرو بھی نہ رہی تو اس دن یوشع بھی نہیں رہے گا۔۔۔"المیرا نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔

اتنی محبت کرتے ہو مجھ سے؟؟؟"

تمھاری سوچ سے بھی زیادہ!!! جہاں تمھاری سوچ ختم ہوتی ہو گی وہاں سے یوشع یوسفزئی کی محبت شروع ہوتی ہے، میں تمھیں ایک بات بتاؤں؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے بھی اس کی آنکھوں میں جھانکتے اثبات میں سر ہلایا مگر وہ زیادہ دیر اس کی چاہت بھری آنکھوں میں نہیں دیکھ پاتی تھی۔۔۔وہ فوراً نظریں جھکا لیتی تھی۔۔۔

مہرو!!!میں بھی ڈرتا ہوں؟؟؟ "

آ آپ کس چیز سے ڈرتے ہیں؟؟؟"اس نے اٹکتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

تمہاری جدائی سے۔۔۔"اس کی بات میں واقعی سچائی تھی۔۔۔

میں بھی ڈرتا ہوں اس وقت سے جب مجھے تمہاری جدائی میں قرار آجائے۔۔۔ "

کیا مطلب؟؟"المیرا نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔۔

مطلب یہ کہ محبت اور صبر دونوں ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں، جو لوگ محبت کرتے ہیں، وہ کبھی بھی محبوب کی جدائی میں صبر نہیں کر سکتے، انہیں کبھی قرار نہیں آسکتا یہ سوچ کر کہ میرا محبوب مصروف ہو گا، مجبور ہو گا، مجھ سے بات نہیں کر سکتا، مجھ سے مل نہیں سکتا، مجھ سے رابطہ نہیں کر پا رہا، تو کوئی تو وجہ ہو گی؟؟؟"المیرا بہت غور سے اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔وہ کہہ رہا تھا کہ۔۔۔

محبت کرنے والوں کو تو اپنا محبوب ہر لمحہ چاہیے ہوتا ہے، یہ محبت نہ کسی مجبوری یا کسی مصروفیت کو نہیں مانتی کیونکہ ہمیں محبت ہے، ہم نہیں رہ سکتے بات کئے بغیر، ایک دوسرے کو دیکھے بغیر، نہیں ہوتا صبر !!

لیکن!!!"وہ چند لمحے کیلئے رکا۔۔۔اس نے المیرا کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

لیکن جب محبت میں صبر آجائے نا تو سمجھ جاؤ محبت میں کمی آنے لگی ہے، محبت اب بس عادت رہ گئی ہے، محبت میں جنون ختم یعنی محبت ختم!!!"یوشع کی بات سنتے سنتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔۔۔

اس لئے میں بھی آج کہتا ہوں کہ مجھے بھی تمہاری جدائی سے اور تمہاری جدائی میں صبر آجانے سے ڈر لگتا ہے، میں بھی ڈرتا ہوں اُس وقت سے جب تم مجھ سے دور نہ ہو جاؤ، ڈر لگتا ہے مجھے تمہاری جدائی میں قرار آنے سے، ڈر لگتا ہے المیرا مجھے بھی ہمارے اس خوبصورت رشتے کو کسی کی بری نظر لگ جانے سے۔۔۔"

وہ واقعی ڈرا ہوا تھا۔۔۔ المیرا کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔

میں تم سے دوری پر چڑتا ہوں، تم سے لڑتا بھی ہوں، حتٰی کہ تم پر غصہ بھی کرتا ہوں، جانتی ہو؟ میں یہ سب کیوں کرتا ہوں؟؟؟" اس کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا تھا۔۔۔

کیونکہ میں تمہارے قریب تر رہنا چاہتا ہوں، تمہاری توجہ چاہتا ہوں۔۔۔" اور اس کے اِس اعتراف پر المیرا نے خود کو دنیا کی خوش قسمت ترین لڑکی تصّور کیا تھا۔۔۔

کیا وہ سچ میں اس کیلئے اتنی اہم ہے؟ کبھی کبھی تو اسے اندازہ ہی نہیں ہو پاتا تھا۔۔۔

میں بس تم پر اپنا حق جتاتا ہوں کیونکہ مجھے تمہارا پیار چاہیے، تمہارا وقت چاہیے، تمہاری توجہ چاہیے، اور تم مجھ سے خفا ہوتی رہتی ہو کہ میں بلاوجہ تم سے لڑتا رہتا ہوں، جب کہ حقیقت یہ نہیں ہے۔۔۔" یوشع نے منہ بنایا تھا اور المیرا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ اُمڈ آئی تھی۔۔۔

المیرا جس دن میں تمہیں واقعتاً ڈانٹ بھی دوں نا تو وہ دن بہت برا ہوتا ہے، میں اتنا بے چین ہو جاتا ہوں کہ تم اندازہ نہیں لگا سکتی، مجھے پل بھر کو بھی قرار نہیں ملتا پھر میرا دل کرتا ہے میں تمہارے قدموں میں بیٹھ کر تم سے معافی مانگوں اور جس دن۔۔۔!!!" وہ پھر خاموش ہوا۔۔۔

اور جس دن میں نے واقعتاً خاموشی اختیار کر لی نا تو تم سمجھ جانا کہ اب تم بھی وہ اہمیت کھو چکی ہو، تب مجھے کوئی فرق نہیں پڑیگا کہ تم مجھے یاد کرتی ہو یا بھول چکی ہو، تب وہ خاموشی پل بھر میں سب کچھ ختم کر دیں گی، اس لئے جس سے محبت کرو اس کی قدر بھی کرو المیرا!!! محبت کرو تو قدر پہلے کرنا سیکھو، ورنہ جس کیلئے ٹھکرا کر جاؤ گے اگر وہی دوسرا شخص مخلص نہ نکلا تو بہت پچھتاوا ہو گا پہلے شخص کو کھو دینے کا، اپنی قیمتی شے کو کھو دینے کا، اس لئے اگر کوئی آپ سے مخلص ہے تو قدر کرنی چاہیے المیرا!!! کیونکہ زندگی بار بار مخلص لوگوں سے ملوانے کا موقع نہیں دیتی۔۔۔ "

میں قدر کرتی ہوں یوشے آپ کی؟؟" یوشع نے اس کی بھیگی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

مگر تم کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتی؟؟" شکوہ اس کے لبوں پر آ ہی گیا تھا۔۔۔ اس نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔

میرے نہیں یاد المیرا کہ کبھی تم نے کھلے لفظوں میں اپنی محبت کا اظہار کیا ہو؟؟؟"

یوشے!! مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔" اس نے کپکپاتی آواز میں کہا۔۔۔

آخر کس چیز کا ڈر؟؟؟"

پتا نہیں ایسا لگتا ہے جس دن میں نے آپ سے اپنی محبت کا اظہار کیا اس دن میں آپ کو کھو دوں گی۔۔۔"

اس نے بھی آج اپنا ڈر ظاہر کر ہی دیا تھا۔۔۔

ایک اظہار کرنے سے کوئی کسی کو نہیں کھوتا، میں تم سے کتنی دفعہ اپنی محبت کا اظہار کرتا ہوں کیا کبھی ہم الگ ہوئے؟؟؟"

پتا نہیں بس مجھے لگتا ہے اظہار سے ڈر، بس آپ اتنا جان لے کہ میں آپ کو کبھی کھونا نہیں چاہتی اور اب مجھے نہیں لگتا اس آخری بات کے بعد مجھے اظہار کرنے کی ضرورت پڑے گی۔۔۔"یوشع نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

ٹھیک ہے اس وقت تو تم جیتی، لیکن یاد رکھنا میں بھی یوشع یوسفزئی ہوں، میں تم سے ایک دن اظہار کروا کر رہوں گا، پھر چاہے زبردستی سہی۔۔۔"وہ خاموش رہی۔۔۔کوئی جواب نہ کوئی مسکراہٹ۔۔۔بس دل بے چین۔۔۔

یوشع نے ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔اس نے المیرا کا موڈ ٹھیک کرنا ہے پھر وہ چاہے کسی بھی طریقے سے کریں کسی کے راز ہی کیوں نہ کھولنے پڑے۔۔۔کسی کو گنجا ہوتے ہی کیوں نہ دیکھنا پڑے۔۔۔

مہرو تمھیں پتا ہے علی اس وقت کہاں ہو گا؟؟؟"اس نے سر اوپر اٹھایا۔۔۔

گھر ہو گے۔۔۔"

نہیں!!!چلو میں دیکھاتا ہوں وہ اِس وقت کہاں ہے؟؟؟"

کہاں؟؟"

اٹھو چلو تو مووی دیکھاؤں گا وہ بھی رئیل!!!"اس کے چہرے پر محظوظ قسم کی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔

وہ حیران ہوتی اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ دونوں پارک سے نکل گئے۔۔۔پورے راستے دونوں خاموش رہے تھیں۔۔۔

یوشع نے سی سائڈ پر گاڑی پارک کی۔۔۔

چلو اترو!!!"وہ اتر گئی۔۔یوشع نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔اس کا سمندر دیکھ کر دل خوش ہو گیا تھا۔۔۔۔

یہاں کیا دیکھائے گے آپ؟ چلو تو پتا چل جائے گا۔۔"وہ اسے لے کر چلتا جا رہا تھا۔۔۔اِدھر بہت رش تھا۔۔۔وہ سمندر کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح آج بھی بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔وہ کافی دیر چلنے کے بعد رکے۔۔۔

وہ دیکھو سامنے اس سٹون پہ کون بیٹھا ہے؟؟"

المیرا نے سامنے اس سٹون کی طرف دیکھا جہاں یوشع نے اشارہ کیا تھا۔۔۔وہاں دو نفوس بیٹھیں تھیں۔۔۔دونوں کی المیرا کی طرف پشت تھی۔۔۔وہ سمجھ نہ پائی وہ کون ہے؟ مگر جب اس نے غور کیا تو اسے سمجھنے میں بالکل دیر نہ لگی کہ یہ علی کی پشت ہے مگر اس کی ساتھ وہ لڑکی جو ہے۔۔وہ کون ہے؟؟؟

یوشع!!بھائی کے ساتھ یہ کون لڑکی بیٹھی ہے؟؟"

خود دیکھ لو!!!"یوشع نے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا۔۔۔مسکراہٹ اب بھی اس کے چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔۔۔وہ آنکھیں چھوٹی کرتے آگے بڑھنے لگی۔۔۔یوشع بھی ساتھ ساتھ چل دیا۔۔۔

بھائی!!!"المیرا نے پیچھے سے پکارا۔۔۔علی کا سانس اٹکا۔۔۔آنکھیں حیرت سے پھٹی۔۔زینب بھی اسی کیفیت میں تھی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے پیچھے پلٹا جہاں وہ کمر پر ہاتھ باندھے آنکھیں چھوٹی کیے غصے سے علی کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

تتتتت تم!!یہاں!!!"اس نے اس کے پیچھے کھڑے یوشع کو دیکھا جو وہاں کھڑا اسے زبان دکھا رہا تھا۔۔۔علی کو غصہ چڑھا مگر زینب نے پلٹنے کی ہمت نہیں کی تھی۔۔۔۔

یہ کس چڑیل کے ساتھ بیٹھے ہو؟؟؟"علی اور یوشع گلا پھاڑ کر ہنسے تھیں اور وہی زینب کو چڑیل نام پہ غصہ چڑھا تھا۔۔۔وہ پتھر سے اٹھ کر ایک دم پلٹی۔۔۔

تمھیں میں کہاں سے چڑیل لگتی ہوں، تم خود ہو گی چڑیل!! جنگلی بلی!!!" اب کی بار حیران ہونے کی باری المیرا کی تھی۔۔۔ المیرا کی آنکھیں حیرت کے مارے کھلی۔۔۔

تم!!!" اس نے شاک میں کہا۔۔۔ یوشع المیرا کے قریب آیا۔۔۔ تمھاری دوست تمہاری ہونے والی بھابھی ہے، دیکھ لو اپنے معصوم بھائی کے کرتوت، اس نے تمھیں بتایا بھی نہیں، اچھی ایڈوائز دے رہا ہوں تمہیں گنجا کر دو۔۔۔۔"

اوا ویو شع کے بچے چپ کر!!! کیوں جلتی پہ تیل کا کام کر رہا ہے۔۔۔" علی نے غصے سے کہا۔۔۔ یوشع پھر ہنسا۔۔۔ المیرا غصے سے آگے بڑھنے لگی۔۔۔ علی الٹے قدم پیچھے چل رہا تھا۔۔۔

یار المیرا غصہ نہیں کرو، تھوگ دو اپنا غصہ!! یار میں بتاتا ہوں نا تمھیں کیوں تم اس گدھے کی باتوں میں آ رہی ہو، میری پیاری بہن نہیں ہو کیا؟؟؟" مگر وہ سن ہی کب رہی تھی؟ وہ تو علی کو مارنے پہ تلی تھی۔۔۔

یار بہنا!! اپنے بھائی کو گنجا کرو گی کچھ تو شرم کرو کیوں اپنے معصوم بھائی پہ اتنا ظلم کر رہی ہو، قسم سے یار پھر زینب مجھ سے شادی بھی نہیں کرے گی، ہائے کون مجھ سے شادی کریں گا؟؟"

آپ اور وہ بھی معصوم لاحولا!!!" وہ رک گئی تھی۔۔۔ علی بھی رک گیا۔۔۔

آپ نے اتنی بڑی بات مجھ سے چھپائی، مجھ سے!!!" اس نے سینے پر ہاتھ رکھ کر رونی صورت بنائی۔۔۔

کب سے چل رہا ہے یہ سب!!!" اس نے اب کی بار زینب کو گھورا تھا۔۔۔

تم نے بھی مجھے کچھ نہیں بتایا اور پھر خود کو میرا دوست کہتی ہو، ایسے ہوتے ہیں دوست ؟؟؟ "

مجھے علی نے ہی منع کیا تھا یار!! ورنہ میں بتا دیتی۔۔۔" اس نے صفائی پیش کی۔۔۔ علی المیرا کے قریب آیا۔۔۔

آپ دور رہے!!!" المیرا نے انگلی دکھائی۔۔۔

علی نے المیرا کے کان پکڑ کر کھینچے۔۔۔۔

سوریییی "!!!

افففف!!! چھوڑے "!!

چھوڑ دوں گا، بس ناراض مت ہونا، تمھاری ناراضگی برداشت نہیں ہوتی یار اور ویسے بھی تمھیں تو خوش ہونا چاہیے تمھاری بیسٹی ہی تمھاری بھابھی بن جائے گی۔۔۔" اس نے پھر علی کو گھورا۔۔۔

کیوں یار تمھیں زینب!! بھابھی کے روپ میں پسند نہیں ہے کیا؟؟؟" وہ تھوڑا سیریس ہوا تھا۔۔۔۔

اور اگر کہوں کہ نہیں پسند تو کیا چھوڑ دے گے ؟؟؟" علی نے زینب کی طرف دیکھا جو یوشع کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ وہ کچھ بے چین ہوئی تھی۔۔۔

بتائے اب کیوں چپ ہو گئے ہیں، کون زیادہ عزیز ہے وہ یا میں ؟؟؟ "

مجھے ایسی کشمکش میں مت ڈالو المیرا!!!" علی نے آنکھیں میچی۔۔۔۔

میں نے کیا پوچھا ہے؟ کون زیادہ عزیز ہے؟ زینب یا میں؟؟؟" علی نے آنکھیں اب تک میچ رکھی تھی۔۔۔
تم!!" زینب کی آنکھوں میں پل بھر میں نمی ابھری تھی۔۔۔ یوشع مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔ علی نے
آنکھیں کھولی تو وہ اب بھی غصے سے کھڑی اس کو گھور رہی تھی۔۔۔۔
اب کیا ہوا؟؟؟" اس نے تھکے تھکے انداز میں پوچھا۔۔۔
آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی۔۔۔" المیرا نے اس کے بازو پہ زور کا تھپڑ مارا تھا۔۔۔۔
اوئی!!! اس نے اپنا بازو سہلایا۔۔۔
علی عمران اگر کبھی آپ کی وجہ سے میری بیسٹی کی آنکھوں میں آنسو آئے یا آپ نے دوبارہ اسے
چھوڑنے کی بات کی نا تو یاد رکھنا۔۔۔" اس نے انگلی اٹھائی۔۔۔
بہت برا حال کروں گی، مجھے زینب اپنی بھابھی کے روپ میں بے حد پسند ہے۔۔۔" اس نے اب کی بار
زینب کو دیکھ کر کہا۔۔۔ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔ علی کے وجود میں سکون کی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔ علی
سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکا۔۔۔
جو حکم میرے آقا!!!" وہ دل سے مسکرائی اور وہ سیدھا ہوا۔۔۔۔
ویسے ایک پل کو تو تم نے مجھے سچ میں ڈرا ہی دیا تھا، مجھے لگا میں سچ میں زینب کو کھو دوں گا، میں اس کے بغیر
نہیں رہ سکتا، تم دونوں مجھے بے حد عزیز ہو۔۔۔" علی نے زینب کو دیکھا۔۔۔۔

حالانکہ مجھ سے زیادہ وہ آپ کو عزیز ہونی چاہیے۔۔۔"

المیرا تمھارا تو پتا نہیں مگر جب جب زینب کو دیکھتا ہوں تم ہمیشہ یاد آتی ہو، اس میں تمھاری جھلک دیکھتی ہے، تم دونوں کی حرکتیں بھی تو ایک جیسی ہے۔۔۔"زینب کو علی سے کوئی گلا نہیں تھا کہ اس نے کیوں المیرا کا نام لیا۔۔۔یہ بات وہ پہلے دن سے جانتی ہے کہ المیرا علی کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔۔۔۔

المیرا نے زینب کے پاس آکر اس کو ہگ کیا۔۔۔اس کے گال کو چوما۔۔۔۔

وہ دل سے خوش تھی۔۔۔آج بھی یوشع نے اسکو خوش کر دیا تھا۔۔۔زینب اور المیرا ایک دوسرے سے ہنسی مزاق کرتی آگے چل رہی تھی اور وہ دونوں پیچھے۔۔۔۔

ٹھینک یو!!!" علی نے یوشع سے کہا۔۔۔۔

یار ہے تُو میرا۔۔۔۔"یوشع نے اس کی گردن میں اپنا ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔۔۔

ہر طرف گہما گہمی تھیں۔۔۔منگنی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔۔صرف دو دن رہ گئے تھے انگیجمنٹ میں۔۔۔المیرا ابھی گھر میں داخل ہوئی تھی۔۔۔دائیں ہاتھ میں کچھ سامان پکڑا ہوا تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔۔اسے یہاں کچھ عجیب لگا تھا۔۔۔کچھ تو عجیب ہے مگر کیا وہ سمجھ نہ پائی؟؟؟وہ سیڑھیوں کی

طرف بڑھنے لگی۔۔۔ابھی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا کہ کسی نے پیچھے سے آکر اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے اس کے کان پہ پھونک ماری تھی۔۔۔المیرا نے اپنی آنکھوں پر رکھے ہاتھوں کو چھوا تو چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔

جہانزیب خان!!!المیرا نے مسکرا کر کہا۔۔۔اس نے بھی مسکراتے ہوئے آنکھوں سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔المیرا پلٹی۔۔۔

افففف اللہ جی!!!واٹ آ پلیزنٹ سرپرائز!!"المیرا نے جوش سے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

کیسا لگا میرا سرپرائز؟؟؟"المیرا کا چہرہ ایک دم بجھا تھا۔۔۔ساری ایکسائیٹمنٹ غائب ہو گئی تھی۔۔۔

جہانزیب اس کو دیکھ کر پریشان ہوا۔۔۔

کیا ہوا؟یار مجھے دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی کیا؟؟ "

المیرا نے ہاتھ میں پکڑا بیگ سیڑھیوں پر رکھا۔۔۔خفگی سے چہرہ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔جہانزیب مسکرایا۔۔۔

اوہو!! سمجھ آ گئی میری پیاری، شرارتی، کیوٹ سی بہن ناراض ہو گئی ہے۔۔۔"جہانزیب نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما۔۔۔۔

اچھا ناں یار میری طرف دیکھو"!!!

نہیں کرنی مجھے تم سے کوئی بات، تم جاؤ واپس دبئی۔۔۔"اس نے چہرہ موڑے موڑے کہا۔۔۔۔

ہیلو میڈم!!ناراض تو مجھے تم سے ہونا چاہیے اور ہو تم رہی ہو؟؟"

ہیں کیوں؟تم کیوں ناراض ہو گے؟؟؟"وہ اس کی طرف پلٹی۔۔۔۔

اب یہ بھی میں بتاؤں؟؟ "

جی بالکل!!تم ہی بتاؤ گے۔۔۔"اس نے سینے پر بازو باندھے۔۔۔

تو سنو میڈم دو دن بعد تمھاری انگیجمنٹ ہے اور تم سے اتنا نہیں ہوا کہ مجھ ایک کال کر کے اپنی انگیجمنٹ کی خبر دے دو، اپنی زندگی کا اتنا بڑا دن، اتنی بڑی خوشی مجھ سے شیئر کر لو، تم منگنی کرنے جا رہی ہو اور وہ بھی مجھے انوائیٹ کئے بغیر!!اپنے بھائی کو!!"اب وہ خفا نظر آنے لگا تھا۔۔۔وہ واقعی ٹھیک کہہ رہا تھا المیرا نے کال کر کے اسے اپنی انگیجمنٹ کا نہیں بتایا تھا۔۔۔المیرا نے اپنے کان پکڑے۔۔۔

جہانزیب نے منہ بناتے ہوئے المیرا کے ہاتھوں کو اس کے کانوں سے ہٹایا۔۔۔

مجھے پتا تھا کہ تم ضرور آؤ گے، میں نہ بھی بتاؤں تب بھی آؤ گے کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ المیرا خان کی زندگی کا اتنا بڑا خوشی کا دن ہو اور اس میں اُس کا بھائی جہانزیب خان نہ ہو۔۔۔ "

باتیں بنانا کوئی تم سے سیکھے۔۔۔"وہ کھل کر مسکرائی۔۔

وہ تو شکر ہے ڈیڈ نے مجھے بتا دیا تھا اور میں اتنا خوش ہوں کہ بتا نہیں سکتا یار جیسے ہی مجھے پتا چلا میں نے تو آنے کی تیاری پکڑ لی تھی اور آج میں یہاں ہوں تمھارے سامنے۔۔۔"

تمھیں پتا ہے تم دو سال بعد پاکستان آئے ہو، تمھیں بڑی یاد آئی ہو گی میری، تم وہاں جا کر تو مجھے بھول جاتے ہو۔۔۔ "

اوو ہیلو میڈم!!! میں فون کرتا تھا۔۔۔ "

ہاں مہینے میں کوئی ایک بار "!!!

استغفر اللہ کتنی جھوٹی ہو تم۔۔"وہ تو جیسے لڑ پڑے تھیں۔۔۔

میرا خیال ہفتے میں ایک بار لازمی کرتا تھا۔۔۔"اس نے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں پندرہ بیس دن میں ایک بار کرتے تھے۔۔۔ "

اچھا یار لڑنا چھوڑو میں کرتا تو تھا تم نے تو وہ بھی زحمت نہ کی۔۔۔ "

میں مصروف ہوتی ہوں لڑکے۔۔۔ "

تو میں کیا وہاں آوارہ پھرتا تھا؟؟"ان کے درمیان جنگ شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔المیرا نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔

وہ ایک خوبصورت انیس سالہ نوجوان تھا۔۔۔ دودھیا رنگت!! ہلکی سی شیو، سنہری بال، سنہری آنکھیں اور حد سے زیادہ ہی ہینڈسم سمارٹ جو اس وقت گرین دھاریوں والی شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس تھا۔۔۔ المیرا سے قد میں لمبا تھا۔۔۔۔

تمھیں دبئی کی ہوا لگ گئی ہے یار تم بہت کیوٹ، بہت زیادہ ہینڈسم ہو گئے ہو۔۔۔" المیرا نے اس کے گالوں کو کھینچا۔۔۔

تمھارا بھائی شروع سے ہینڈسم ہے۔۔۔" اس نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

اپنے ہونے والے جیجا جی سے بھی زیادہ ہینڈسم ہوں میں۔۔۔" اس نے شرارتی آنکھوں سے المیرا کو چڑانے والے انداز میں کہا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اب پھر بھڑکے گی۔۔۔

خوشفہمیاں ہے جہانزیب خان آپ کی!! یوشے سے زیادہ کوئی ہینڈسم نہیں ہے، وہ بیسٹ آف دا بیسٹ ہے ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے، تم اسکے آگے کچھ بھی نہیں ہو، وہ ایک الگ بات ہے میں اسکی تعریف کبھی نہیں کرتی مگر دل میں بہت صدقے واری جاتی ہوں اور اس کا ڈمپل افففف کیا بتاؤں؟ جان لیتا ہے میری، سو جان قربان جاؤں اس کے خوبصورت ڈمپل پہ اور تم!! ہونہہ آئے بڑے اپنے منہ میاں مٹھوں۔۔۔۔"

ہاہاہا!!! چڑی چڑی!! جیلسی ہاں"!!!

میں کیوں جیلس ہو گی، وہ بھی تم سے کبھی نہیں، المیرا خان کبھی کسی سے جیلس نہیں ہوتی۔۔۔"

جی جی وہ تو پتا ہے المیرا خان کو جہانزیب خان سے زیادہ بہتر کون جان سکتا ہے؟؟؟"

یوشع یوسفزئی!!!" اس نے فٹ جواب دیا تھا۔۔۔

کیا واقعی؟؟" جہانزیب نے آئبرو اچکائی۔۔۔

جی بالکل!! جب تم نہیں تھے تو بس وہی تھا اور تم نے میرے یوشے کو صرف تصویروں میں یا ویڈیو کال پر ہی دیکھا ہے جب حقیقت میں ملو گے نا تو فین ہو جاؤ گے اسکی پرسنیلیٹی کے۔۔۔ "

ہاں جیسے تم ہو گئی ہو؟؟؟"

جی وہ بیچارا تو بس، ترس ہی گئے ہے اس کے تو کان میرے منہ سے خود کی تعریف سننے کیلئے۔۔۔"

تو میری پیاری بہنا اس کی تعریف کر دو کہیں ایسا نہ ہو جس دن تم اسکی تعریف کرو، اس سے اتنی بڑی خوشی برداشت نہ ہو اور وہ خوشی کے مارے دنیا سے کوچ کر جائے۔۔۔" اس نے ایک بار پھر شرارت سے کہا تھا۔۔۔

جہانزیب!!" مگر المیرا کو تپ چڑھ گئی تھی۔۔۔ اس نے جہانزیب کا نام لیتے دانت کچکچائے۔۔۔

اگر دوبارہ تم نے کوئی الٹی سیدھی بکواس کی نا تو تمھارا منہ توڑ دوں گی۔۔۔ "

اچھا نا کیوں غصہ کر رہی ہو، میں تو صرف مزاق کر رہا تھا، پورے دو سال بعد ہم مل رہے ہیں اور اتنی دیر سے کھڑی بس باتیں کر رہی ہو، اتنا نہیں ہو رہا کہ ایک ہگ ہی کر دوں اپنے چھوٹے بھائی کو۔۔۔" اس کی

بات پر المیرا مسکرائی پھر جہانزیب کے سینے سے آ لگی۔۔۔کہنے کو تو جہانزیب چار سال چھوٹا ہے مگر فرض بالکل بڑے بھائیوں جیسے نبھاتا تھا۔۔۔المیرا نے بھی اسے بڑا بنا رکھا تھا کہ تم بڑے ہو جب ناز اٹھوانے ہوتے تو جہانزیب کو بڑا بنا دیا جاتا تھا اور جب اپنا غصہ اتارنا ہوتا تو وہ اس سے چھوٹا بن جاتا تھا اور پھر المیرا خوب اسکی دھلائی کرتی تھی کہ میں تم سے بڑی ہوں تمھیں سدھارنا میرا کام ہے۔۔۔۔جہانزیب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔سدا خوش رہنے کی دعا دی۔۔۔وہ باہر لان کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

ویسے مجھے یوشع بھائی سے بڑی ہمدردی ہو رہی ہے بیچارا کیسے برداشت کرے گا تمھیں ساری زندگی؟تم نے تو اسے گنجا کر کے رکھ دینا ہے،اس کی ہڈی پسلی توڑ دینی ہے۔۔۔"وہ افسوس سے کہہ رہا تھا۔۔۔

میں صرف دھمکی دیتی ہوں مگر آج تک مارا کسی کو نہیں ہے سوائے تمھارے اور اگر تم نے بکواس بند نہ کی نا تو مجھ سے پٹو گے پھر مجھے مت کہنا کہ آتے ہی مار لگا دی۔۔۔"

ہائے میں بیچارا!!میں معصوم!!!"اس نے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر دہائی دی تھی۔۔۔المیرا اس کی نوٹنکی پر پھر مسکرا اٹھی۔۔۔وہ لان میں آ گئے تھیں۔۔۔ہنستے مسکراتے ایک دوسرے کو یوں ہی تنگ کرتے وہ اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔

اگلے دو دن کیسے گزرے کسی کو پتا ہی نہ چلا۔۔۔ آج جمعہ کا دن تھا۔۔۔ شام کی تقریب خان ولا میں ہونی تھی۔۔۔ ہر طرف گہما گہمی تھیں۔۔۔۔ نمازِ جمعہ ادا کی گئی اور اس کے بعد سب ہی اپنی تیاریوں میں مگن ہو گئے۔۔۔ کچھ دور کے مہمان آ گئے تھیں۔۔ کچھ نے شام میں آنا تھا۔۔۔ خان ولا میں تقریب کا سارا انتظام لان میں کیا گیا تھا۔۔۔ سب کچھ علی اور جہانزیب نے اپنی مرضی سے کروایا تھا۔۔۔ آخر کو اس کی اکلوتی بہن کی انگیجمنٹ ہے۔۔۔ لان کی سجاوٹ انتہائی اعلیٰ پائے کی کی گئی تھی۔۔۔ ایک طرف اسٹیج بنایا گیا تھا۔۔۔ مہمانوں کیلئے کرسیاں اور ٹیبلز لگائی گئی تھیں۔۔۔۔ پر ٹیبل پر مختلف رنگوں کے تازہ پھولوں کا بوکے رکھا گیا تھا۔۔۔ ایک طرف ساؤنڈ سسٹم کا بھی انتظام کروایا گیا جس میں دھیمے سُروں میں بجتے گانے ماحول پر ایک سحر سا طاری کر رہے تھیں۔۔۔ زینب نے ٹخنوں تک آتے گلابی رنگ کا فراک پہن رکھا تھا۔۔۔ لائٹ سے میک اپ میں ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ ہاتھوں میں تازہ گلاب کے پھولوں کے گجرے پہنے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی اور اس وقت استقبالیہ پر کھڑی مہمانوں کا استقبال کر رہی تھی۔۔۔ جب ہی دو لینڈ کروز آگے پیچھے آ کر رکی۔۔۔ ایک گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر علی بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ والی سیٹ پر یوشع اور اس کے پیچھے والی سیٹ پر ان کا ایک اور جگری دوست حماد بیٹھا تھا جو یو ایس اے میں رہتا ہے۔۔۔ ان کی دوستی بزنس میٹنگ میں ہوئی تھی اور اب بھی حماد صرف یوشع کی انگیجمنٹ کی وجہ سے پاکستان آیا تھا۔۔۔ دوسری گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر عمران صاحب بیٹھے تھے ان کی ساتھ والی سیٹ پر

یوسفزئی صاحب ان کے پیچھے کی سیٹ پر مسز عمران اور ان کے ساتھ ماہی بیٹھی تھی۔۔۔زینب اور المیرا کی کزنیں پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے یوشع اور علی کی فیملی کا استقبال کر رہی تھیں۔۔۔مسز عمران نے زینب کے ماتھے کو محبت سے چوما تھا۔۔۔

ماشااللہ میری بیٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے، اللہ نظرِ بد سے محفوظ رکھے آمین!!" پیچھے کھڑے علی نے آنکھ ونک کی تو زینب چھینپ سی گئی۔۔۔

ٹھینک یو آنٹی!!اس نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔ماہی بھی خوشگوار موڈ کے ساتھ زینب سے ملی۔۔۔عمران اور یوسف صاحب نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی تھی۔۔۔وہ سب اندر کی طرف بڑھ گئے تھیں جب جہانزیب بھی بلیک کُرتا ساتھ وائٹ پجامہ پہنے ان سب کی پاس آیا۔۔۔

اووہوو!!تو آپ ہے یوشع یوسفزئی۔۔۔"اس نے ایسے کہا تھا جیسے وہ آج پہلی بار دیکھ رہا ہو۔۔۔وہ یوشع سے گلے ملا تھا۔۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟"وہ آج یوشع سے حقیقت میں پہلی بار مل رہا تھا۔۔۔اس نے ہمیشہ اسے ویڈیو کال یا بس تصویروں میں ہی دیکھا تھا۔۔۔وہ یوشع سے دور ہٹا۔۔۔اس کے بعد باری باری علی اور حماد سے بھی ملا۔۔۔

یعنی جتنا المیرا سے آپ کے بارے میں سنا یا جتنا بھی آپ کو ویڈیو کال پہ دیکھا، حقیقت میں آپ ان سب سے کئی زیادہ خوبصورت ہے، المیرا نے واقعی سچ کہا تھا۔۔۔"یوشع نے آئبرو اچکائی۔۔۔۔

یو مین المیرا نے میری تعریف کی رائٹ"!!!

جی یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔۔۔"

ایمپوسیبل!! آئی نیور کانٹ بلیو اِٹ کہ المیرا خان یوشع یوسفزئی کی تعریف کرے، اٹس ایمپوسیبل!!"یوشع مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

ہاہاہا!!!اس نے بھی یہی کہا تھا کہ آپ کبھی اس بات کا یقین نہیں کرو گے، بٹ اِٹس ٹرو"!!!

اچھا اور کیا تعریفیں کی یہ بھی بتا دو سالے صاحب!!!"یوشع نے سینے پر بازو باندھے تھیں۔۔۔۔

ہاہاہا!!اس نے مجھ سے کہا تھا کہ جب میں آپ سے ملوں گا تو آپ کی پرسنیلیٹی کا فین ہو جاؤں گا۔۔۔ "

یار کہہ دے کہ یہ جھوٹ ہے۔۔۔"یوشع کو یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

نہیں جیجو!!اِٹس ٹرو۔۔۔"

اچھا یقین آ تو نہیں رہا پھر بھی چلو مان لیا اور کیا کہا؟؟؟"

میں نے کہا کہ جیسے تم ہو گئی ہو ان کی فین!!اس نے کہا جی بالکل "!!!

ہائے ئے!!"یوشع نے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

المیرا خان میری فین!افففف "!!!

اور پتا ہے یہ بھی کہا کہ وہ آپ کے ڈمپل پر خوب جان دیتی ہے، وہ الگ بات ہے کہ وہ کبھی آپ کے منہ پر آپ کی تعریف نہیں کرتی اور یہ بھی کے آپ کے کان ترس گئے ہیں، المیر اخان سے خود کی تعریف سننے کیلئے۔۔۔ "

ہائے ئے!!!سچ میں یار بہت بڑی ظالم ہے۔۔۔ "

اور پھر پتا ہے میں نے کیا کہا کہ میری بہن ان کی تعریف کر دوں کہیں ایسا نہ ہو جس دن تم ان کی تعریف کرو، اس سے اتنی بڑی خوشی برداشت نہ ہو اور وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے۔۔۔"جہانزیب نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔۔

ہائے ئے اللہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا۔۔۔"یوشع نے ایک بار پھر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ یار کوچ کا تو پتا نہیں مگر میں نے بے ہوش ضرور ہو جانا ہے۔۔۔"یوشع پیچھے کی طرف گرا تھا۔۔۔ پیچھے کھڑے علی اور حماد نے مسکراتے ہوئے اسے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔۔

اور یہ کہ یوشے صرف میرے ہے۔۔۔ "

بسسس!!"یوشع نے ہاتھ کھڑا کیا۔۔۔۔

اس سے زیادہ مت سنا میرے بھائی!! میں اِس سے زیادہ خوشی برداشت نہیں کر سکتا، ابھی مجھے صدمے سے کچھ ہو جائے گا، مجھے بس اس بات پر یقین کر لینے دیں کہ اُس نے واقعی میری تعریف کی ہے۔۔۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ ایک بار پھر پیچھے کی طرف ان دونوں پر گر جائے۔۔۔۔

ہوش کر بھائی ابھی تو انگیجمنٹ کرنی ہے۔۔۔" حماد نے کہا۔۔۔

ہاں ہاں چلو چلو جلدی چلو.!!" وہ سب ایک ہی دم اندر کی طرف بڑھنے لگے تھیں جب زینب نے اُن کا راستہ روکا۔۔۔۔

اوئے ہیلو کہاں چلے تم سب پہلے ہمارا نیگ نکالو پھر جانا۔۔۔ "

ہیں کونسا نیگ!!!" جہانزیب نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

وہی جو ہم سب لڑکیوں کا حق ہے۔۔۔ "

آ گئے فقیر مانگنے۔۔۔" علی نے زینب سے کہا۔۔۔ زینب نے گھوری سے نوازا۔۔۔۔

یوشع پہلے ہمارا نیگ نکالو پھر اندر جاؤ۔۔۔" زینب نے غصے سے کہا۔۔۔۔

یوشع اس وقت زینب کا باس نہیں تھا وہ سب ایک فرینڈز تھیں باس کولیگز تو وہ بس آفس کی حد تک ہوتے تھیں اس کے بعد ایک دوسرے کے جگری یار بن جاتے تھیں۔۔۔۔

یوشع ہنسا کتنے چاہیے تمھیں؟؟"

کیونکہ ہمارے یوشع کو تو اب بس اندر جانے کی جلدی ہے اور اپنی اُس دشمنِ جاں کو دیکھنے کی جس نے کل سے نہ کوئی بات کی اور نہ ہی اپنی شکل دکھائی۔۔۔

ایک منٹ تم پیسے ابھی نہیں نکالو گے یوشع!!!" علی نے کہا۔۔۔

اوئے جہانزیب!!تُو کس کی سائڈ پہ ہے ان فقیروں کی یا ہماری!!!" زینب کے ساتھ ساتھ باقی لڑکیوں کو بھی غصہ چڑھا تھا۔۔۔

ویسے تو میری بہن کی انگیجمنٹ ہے، مجھے اپنی بہن کی سائڈ پر ہونا چاہیے لیکن بھائی!!!" وہ رکا۔۔۔

لیکن کیا؟؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔

ہاہاہا بھائی جان آف کورس تمھارے ساتھ ہوں، بیکوز ایم آ بوائے تو پھر آپ کی ہی سائڈ پہ ہوانا۔۔۔" حماد خاموش کھڑا بس ان کی سن رہا تھا کیونکہ وہ ان سب کو زیادہ نہیں جانتا تھا۔۔۔

یہ ہوئی نا ہمارے چھوٹے بھائی کی بات۔۔۔" علی نے جہانزیب کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔

اوکے لڑکیوں اب عزّت دے کر بول رہا ہوں جس کے تم بالکل بھی قابل نہیں ہو سو شرافت سے ہمارے اوپر پھول پھینکو تا کہ ہم اندر جائے۔۔۔" یوشع علی کے قریب کھسکا۔۔۔ اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا اور سرگوشی نما کہا۔۔۔

بھائی اپنی زبان پر تھوڑا کنٹرول کر کیوں مار کھانے والے کام کر رہا ہے؟ بھول گیا کیا شادی تُو نے زینب سے ہی کرنی ہے، سوچ پھر شادی کے بعد وہ تیرا کیا حال کرے گی؟ چُن چُن کر بدلے لے گی، ذرا چہرہ تو دیکھ اس کا لال بھبھوکا ہو گیا ہے، کہیں ایسا نہ ہو شادی کی پہلی رات ہی تمھیں سٹور روم میں سونا پڑے۔۔۔"

ساتھ میں کھڑے حماد اور جہانزیب نے بھی یوشع کی بات سن لی تھی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بھرپور قسم کا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔ زینب کو ان کے قہقہوں سے اور غصہ چڑھا۔۔۔ علی نے تھوک نگلا۔۔۔ ہر چیز ٹھیک تھی مگر فرسٹ نائٹ کو سٹور روم میں سونا منظور نہیں تھا بھئی آخر کون اپنی ویڈنگ نائٹ سپائل کریں۔۔۔۔

بھائی تُو کیوں مجھے ہر بار میرا فوچر دیکھا دیکھا کر ڈراتا رہتا ہے۔۔۔"

اور یار تُو ڈر بھی تو جاتا ہے اسی لئے۔۔۔" یوشع نے مزاق اڑایا۔۔۔

یوشع میں آخری بار پوچھ رہی ہوں تم پیسے دے رہے ہو یا نہیں!! سوچ لو کیونکہ اب اگر تم نے پچیس ہزار روپے میرے ہاتھ پہ نہ رکھے تو میں المیرا کے پاس چلی جاؤں گی کیونکہ یہ نیگ لینے کا پلان اسی کا تھا، اس نے ہی کہا تھا کہ نیگ لیے بغیر اندر مت آنے دینا، اس نے مجھے صرف بیس ہزار کا کہا تھا مگر جو تمھارے دوست نے (علی کو خونخوار نظروں سے گھورا) جو ہماری بے عزتی کی ہے نا تو اب پچیس ہزار دو گے نہ اس سے ایک روپیہ زیادہ اور نہ ہی اس سے ایک روپیہ کم۔۔۔" اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

اللہ اللہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ المیرا نے یہ سب کرنے کو کہا ہے؟؟؟"یوشع نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔حماد نے اس کا جیب میں گیا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔

لو بھئی یہ تو بن گیا ہے شادی سے پہلے ہی۔۔۔۔"

جورو کا غلام!!!!"جہانزیب نے جملہ پورا کیا تھا۔۔۔وہ تینوں پھر ہنسے تھیں۔۔۔۔اب کی بار زینب اور باقی لڑکیاں بھی مسکرائی تھی۔۔۔یوشع نے بے چارگی سے حماد کو دیکھا۔۔۔

یار دینے دے پیسے، کہیں ایسا نہ ہو جو فیوچر میں نے علی کو بتایا ہے، وہ بعد میں میرا بن رہا ہو کیونکہ میرے والی زینب سے زیادہ خطرناک ہے۔۔۔۔"اور اب کی بار علی کی باری تھی قہقہہ لگانے کی۔۔۔وہ تالی بجا کر زور سے ہنسا تھا۔۔۔حماد نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔یوشع نے شکر کرتے جیب میں سے پانچ ہزار کے چار نوٹ نکالیں۔۔۔۔۔

یہ لو!!"اس نے زینب کی طرف بڑھائے۔۔۔۔

ہمیں پورے پیسے چاہیے۔۔۔"

ایک منٹ یار پکڑو تو۔۔۔"زینب نے پیسے اپنی مُٹھی میں لئے۔۔۔یوشع نے جہانزیب اور حماد کو آنکھوں کا اشارہ کیا۔۔۔علی کو سمجھ نہ آیا کہ کس چیز کا اشارہ ہے۔۔۔وہ دونوں اپنے دانتوں کی نمائش کرتے علی کے

پاس آئے۔۔۔ علی کو خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ اس سے پہلے وہ ان کا ارادہ بھانپتا۔۔۔ ان دونوں نے علی کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔۔۔

ابے اوئے یہ کیا کر رہے ہو؟؟؟" حماد نے علی کے ہاتھوں کو پیچھے اس کی کمر پہ باندھے تھے۔۔۔

ابے اوئے چھوڑو!!!" یوشع دانتوں کی نمائش کرتا علی کی طرف بڑھا تھا۔۔ جہانزیب موبائل نکال کر انکی ویڈیو بنانے لگا تھا۔۔۔

میرے قریب بھی مت آنا، یوشع کے بچے!!!" ساتھ ساتھ وہ خود کو حماد کی گرفت سے بھی چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ ہر بار کی طرح یوشع کا ایک ہی جواب۔۔۔

میرے بچے نہیں ہے، جب ہو جائے گے جب انہیں کہنا یوشع کے بچے!!!" یہ کہتے یوشع نے علی کی جیب سے اس کا والٹ نکالا۔۔۔ اس میں سے پانچ ہزار نکالے۔۔۔ علی کے سامنے پانچ ہزار کا نوٹ لہرایا۔۔۔

بیٹا بے عزّتی تم نے کی ہے زینب کی تو جو ٹیکس پانچ ہزار کا اوپر لگا ہے نا صرف تمھاری وجہ سے، تو اسے پورا کرنا بھی تمھاری ذمہ داری ہے۔۔۔" علی خونخوار نظروں سے یوشع کو گھور رہا تھا جیسے بس ابھی کچا چبا جائے گا۔۔۔ زینب علی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔۔۔ اس کی بے عزّتی کا بدلا یوشع نے لے لیا تھا۔۔۔ جو وہ چاہ رہی تھی وہ ہو گیا تھا۔۔۔ زینب نے علی کو زبان دکھائی۔۔۔ یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کا والٹ اس کی جیب میں واپس رکھا۔۔۔ جہانزیب چاروں طرف گھومتا ان کی ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔ کبھی ان کی بناتا تو کبھی

اپنی طرف کیمرا کر کے اپنی ویڈیو بناتا۔۔۔ حماد نے علی کے ہاتھ چھوڑے۔۔۔ یوشع نے باقی کے پیسے زینب کے ہاتھ میں دیے۔۔۔۔

یہ لو ہیپی "!!!

ٹھینک یو!!!" وہ خوشدلی سے مسکرائی تھی۔۔۔ اس نے یوشع سے ہاتھ ملایا۔۔۔ یوشع نے بھی علی کو دانت دکھاتے زینب سے مصافحہ کیا تھا۔۔۔ علی ان دونوں کے ہاتھوں کو گھور رہا تھا۔۔۔۔

خوش رہو ہمیشہ اس بندر کے ساتھ!!!" یوشع نے کہا تو علی مسکرا اٹھا۔۔۔۔

زینب یوشع کیلئے بالکل بہنوں جیسی تھی۔۔۔ اس کی اپنی تو کوئی بہن نہیں تھی۔۔۔ ماہی اس کی ایک اچھی دوست تھی۔۔۔ بہن بھائیوں والا رشتہ ان کے درمیان کبھی قائم ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔ المیرا اس کا عشق ہے اور بس اب صرف ایک زینب ہی تو تھی جو یوشع کو بہنوں کی طرح عزیز ہے۔۔۔۔ اسی طرح پھر زینب بھی یوشع کو کبھی بھائی تو کبھی یوشع کہہ کر پکارتی۔۔۔۔

اب اگر تمھارے پیسے پورے ہو گئے ہیں تو ہمارے اوپر پھول پھینکو پھول تاکہ ہم اندر جائیں۔۔۔" وہ باز نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

زینب نے ایک لڑکی سے پھولوں سے بھری پلیٹ اپنے ہاتھ میں لی اور علی کی طرف بڑھی۔۔۔ اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا۔۔۔ پلیٹ علی کے سر کے اوپر کی اور پلیٹ الٹا دی۔۔۔۔

یہ لو ہو گئی پھولوں کی برسات!!!"زینب نے ایک ایک لفظ دانت پیس کر کہا۔۔۔ علی کھڑا دانت نکال رہا تھا۔۔۔ وہ سب ہنستے مسکراتے اندر بڑھ گئے تھیں۔۔۔

المیرا اپنے کمرے میں بیڈ پر اکیلی بیٹھی تھی۔۔۔۔ آج اس کا دل خوشی سے بھرپور تھا اور اداس بھی۔۔۔ آج اسے اپنی ماں کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

اگر وہ ساتھ ہوتی تو آج کے دن کتنا خوش ہوتی؟؟ اس کو پیار کرتی اس کو ڈھیروں دعائیں دیتی۔۔۔۔

زینب اور جہانزیب دونوں المیرا کے روم میں داخل ہوئے تھیں۔۔۔۔

ماشااللہ آج تو میری بہن بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔۔" جہانزیب نے دل سے تعریف کی تھی۔۔۔

المیرا کی آنکھوں میں آنسو تھے۔۔۔ وہ اس وقت ٹخنوں تک آتی گھیر دار میکسی میں ملبوس تھی۔۔۔ اس نے اپنے لمبے کمر تک آتے بالوں کو نیچے سے کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔۔۔ لائٹ میک اپ.... ہلکی سی جیولری۔۔۔۔ ہاتھوں میں گجرے ڈالے وہ مکمل حسن کا پیکر بنی ہوئی تھی۔۔۔ علی بھی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ اس نے بلیک پینٹ پہ بلیک شرٹ ڈالی ہوئی تھی۔۔۔ بلیک جوگرز۔۔۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ہاتھ میں برینڈڈ واچ۔۔۔ وہ اس سب میں بے خد خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔ جہانزیب المیرا کے پاس آیا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ!!یہ آنسوں کیوں؟؟؟"زینب اور علی بھی المیرا کے قریب آئے۔۔۔المیرا بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

یار کیا ہوا؟یہ خوشی کے موقع پر آنسو کیوں؟؟؟"المیرا جہانزیب کے سینے سے لگی۔۔۔جہانزیب نے بھی اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کر کے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔

ماما کی یاد آرہی ہے کیا؟؟"المیرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔جہانزیب کو المیرا کے ساتھ کئے گئے اپنی ماں کے رویے پر افسوس ہوا۔۔۔

یار میں نے بھی رونے لگ جانا ہے۔۔۔"علی نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔۔المیرا کو علی کی شکل دیکھ کر ہنسی آگئی۔۔۔علی بھی مسکرایا اور قدم قدم چلتا المیرا کے پاس آیا۔۔۔۔

اللہ تمہیں نظر بد سے محفوظ رکھے،آمین!!"اس کو دعا دیتے علی نے اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔

اب اگر ایک بھی آنسو تمھاری آنکھوں میں آیا نا تو میں نے یوشع کو بلا لینا ہے پھر وہ تمھیں چپ کروائے گا۔۔۔"

زینب کو یہی عادت تو اچھی لگتی ہے علی کی وہ سب کا خیال رکھتا ہے۔۔۔ہنسی مزاق اپنی جگہ مگر علی زینب کی جان ہے اور اس کی محبت بھی۔۔۔حماد بھی روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔المیرا نے حماد کو دیکھ کر سلام کیا۔۔۔اس نے سر کی جنبش سے سلام کا جواب دیا۔۔۔المیرا حماد کو جانتی تھی یوشع نے اسے تصویریں دکھا

رکھی تھی مگر حماد آج پہلی بار اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔زینب نے بیڈ پر رکھی لال چنری کو اٹھا کر المیرا کے سر پر ڈالی۔۔۔وہ چاروں المیرا کو لے کر روم سے نکلے تھیں۔۔۔۔

لان میں پہنچ کر ان چاروں نے چنری کے کونوں کو چاروں طرف سے پکڑا تھا۔۔۔زینب اور جہانزیب آگے علی اور حماد پیچھے تھیں۔۔۔لان میں جمع سب کی نظریں اس پری پیکر کی طرف اٹھی تھی۔۔۔۔ کیمرہ مین المیرا کی ویڈیو بنا رہا تھا۔۔۔یوشع دادی کے ساتھ سٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھا باتیں کرنے میں مصروف تھا جب اس کی نظر اس دشمن جاں پر پڑی جو اس وقت خوبصورتی کی زندہ مثال بنی ہوئی تھی چند پل کیلئے نظریں ہٹنے سے انکاری ہو گئی تھی بے اختیار اس کے لبوں سے ماشااللہ نکلا تھا۔۔۔دادی نے بھی المیرا کی بالائیں اتاری تھی وہ قدم قدم چلتی اسٹیج تک آ رہی تھی کچھ کی نظروں میں المیرا کیلئے ستائش تھی سوائے ماہی اور خدیجہ بیگم کے۔۔۔کچھ کی نظروں میں حسد جلن۔۔۔کوئی خوش تھا تو کوئی ناخوش۔۔۔ یوشع کی نظریں تو ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔اس سے پہلے کہاں اس نے المیرا کو کبھی اتنا سجا سنورا دیکھا تھا۔۔۔وہ تو ہمیشہ سادگی میں ہی رہتی تھی۔۔۔ماہی کی نظر یوشع پر پڑی دل میں المیرا کیلئے اور زیادہ نفرت پیدا ہو گئی۔۔۔دل ایک دم بجھا تھا۔۔۔یوشع صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا قدم قدم چلتا اسٹیج کی بنی

سیڑھیوں تک آیا۔۔۔اپنا ہاتھ المیرا کی طرف بڑھایا۔۔۔المیرا نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔المیرا نے دل میں نظر اتاری۔۔۔وہ بلیک تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا۔۔۔بلیک کلر اسکی گوری رنگت پہ خوب جچتا تھا وہ زیادہ تر بلیک کلر ہی استعمال کرتا تھا۔۔۔بلیک ہی بوٹ.... بالوں کو جیل سے سیٹ کئے ہاتھ میں بریف کیس۔۔۔وہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا اوپر سے اس کی گہری براؤن آنکھیں اور اس کے دائیں گال پہ پڑتا اس کا ڈمپل اس کی خوبصورتی کو اور چار چاند لگا دیتے تھے۔۔۔المیرا نے بھی مسکراتے ہوئے اپنا نازک ہاتھ اسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔لان میں سیٹیوں کی آوازیں گونجی تھیں۔۔۔ المیرا اسٹیج پر چڑھی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔دادی نے نظریں اتاری تھی۔۔۔

کچھ پل بعد منگنی کا شور اٹھا تھا۔۔۔یوشع ایکسکیوز کرتا اسٹیج سے نیچے اترا۔۔۔حماد کی نظریں یوشع پر تھی جو ماہی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔حماد جب سے یہاں آیا تھا اور جب سے اس نے ماہی کو دیکھا تھا اسے ماہی کچھ عجیب سی لگی تھی۔۔۔حماد نے بہت بار ماہی کی نظریں یوشع کی طرف اٹھتی دیکھی تھی کچھ حد تک تو وہ سمجھ بھی گیا تھا مگر مکمل طور پر شیور نہیں ہوا تھا۔۔یوشع ماہی کے قریب پہنچا۔۔۔

چلو یار تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟ کب سے دیکھ رہا ہوں بالکل اکیلی کھڑی ہو، آؤ چلو!!!" وہ ماہی کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگا تھا۔۔۔

یوشع پلیز!!!" اس نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔۔یوشع نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔۔۔

آر یو اوکے ؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں میں لاسٹ ویک سے تمہارا یہ رووڈ بیہیو دیکھ رہا ہوں، تمھارے دوست کی انگیجمنٹ ہے اور تم ذرا بھی مجھے خوش نہیں لگ رہی۔۔۔"

جلدی خیال نہیں آ گیا تمہیں میری خوشی کا۔۔۔"اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔۔۔

اوکے !!تو پھر بتاؤ ایسا کیا ہوا ہے ؟جو تم خوش نہیں ہو، بیکوز اِٹس سچ آ پلیزنٹ ڈے آف مائی لائف اور اس دن تم اداس ہو یہ مجھے گوارا نہیں، جلدی بتاؤ دیکھو سب بولا رہے ہیں۔۔۔"یوشع نے اسٹیج کی طرف دیکھا جہاں سب اسے بولا رہے تھیں۔۔۔اس کے منتظر تھیں۔۔۔حماد مشکوک نظروں سے ماہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یار بتانا ہے تو بتاؤ ورنہ چلو میرے ساتھ !!!"اس نے ایک بار پھر اس کی کلائی پکڑی۔۔۔وہ جانے کیلئے مڑا۔۔۔اس نے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔۔

آئی لو یو آلوٹ !!!"یوشع کے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے تھے۔۔۔آنکھوں میں حیرت ابھری تھی مگر پھر وہ مسکرا کر پلٹا۔۔۔

مزاق اچھا کر لیتی ہو ماہی !!کب سے سیکھا؟؟"

آئی رئیلی وانٹ ٹو یو !!!"اس نے اب کی بار لفظوں پر زور دے کر کہا تھا۔۔۔۔

لوک ماہی!!الف!!اگر تو یہ تمھارا واقعی کوئی مزاق ہے تو اس ٹائم مجھے تمھارا یہ مزاق بالکل پسند نہیں آیا، آئندہ مجھ سے اس قسم کے گھٹیا مزاق دوبارہ مت کرنا۔۔۔ "

I really spent my whole life with you, I really love you, it's true not joke."

یوشع نے گہری سانس خارج کی۔۔۔یوشع کا دل کیا اس کے منہ پر ایک زوردار رکھ کر دے مگر وہ ضبط کر گیا۔۔۔

Okay, Maheen Imran, we are just friends nothing else. You know very well that today Is my engagement with Almeera Khan. I really love her very much.

یوشع یوسفزئی کی لائف میں نہ المیرا سے پہلے کوئی تھا اور نہ اس کے بعد کوئی ہو گا، میرا پہلا اوّل و آخری عشق ہے وہ، ہم دوست تھیں، ہیں اور رہیں گے، اس سے زیادہ کی امید مجھ سے کبھی مت رکھنا، اب اگر تم نے آنا ہے تو آؤ ورنہ کھڑی رہو کیونکہ تمھارے ہونے یا نہ ہونے سے نہ ہی یوشع یوسفزی کہ انگیجمنٹ رکے گی اور نہ ہی شادی، میری شادی صرف المیرا سے ہو گی اور ہر حال میں ہو گی پھر چاہے کوئی خوش ہو یا نہ ہو،

You are very disappointed to me.."

وہ مڑا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ وہ وہیں بجھے دل نم آنکھوں سے کھڑی اس کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔ اس نے تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔ اسے تو لگا تھا کہ یوشع اس کے جزبات کی قدر کرے گا مگر وہ تو پل بھر میں بے حس بن گیا۔۔۔ اس نے اس کے جزبات کی بالکل قدر نہیں کی۔۔۔ اس کی محبت کو دو کوڑی کا بنا کر رکھ دیا۔۔۔ اسے تو بس اپنی خوشیاں اپنی محبت نظر آرہی ہے۔۔۔۔

اس کی محبت محبت!!!

میری محبت کچھ نہیں!!!

Everything is Alright!!"

علی نے پوچھا۔۔۔ سب کی ہی نظریں یوشع پر تھی۔۔۔

Yeah, Everything is Perfect!"

یوشع نے اپنے چہرے کے تاثرات کو نارمل کیا تھا۔۔۔ دادی نے یوشع کے ہاتھوں میں رنگ دی۔۔۔ نیو ڈیزائن کی نیو رنگ بنوائی گئی تھی۔۔۔ یوشع نے المیرا کو اپنے نام کی انگوٹھی پہنائی۔۔۔ دور کھڑی ماہی نے سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔۔ اس سے یہاں کھڑا ہونا دوبھر ہو رہا تھا۔۔۔ وہ یہاں سے دور بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ المیرا یوشع کو رنگ پہنانے لگی تھی جب ایک نظر اسٹیج پر کھڑے سب لوگوں پر ڈالی۔۔۔

نظریں خان پر جا کر ٹھہر گئی جو اسٹیج پر ہی یوسف صاحب کے ساتھ کھڑے تھے۔۔۔خان بھی المیرا کو ہی دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

چلو بیٹا رنگ پہناؤ دیر ہو رہی ہے۔۔۔" دادی نے کہتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ اسے حوصلہ دے رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اِس وقت اس کے دل پر کیا قیامت گزر رہی ہو گی مگر اس کی نظریں اب بھی خان پر ہی جمی تھی۔۔۔ آس بھری نگاہیں کہ میرے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔۔۔۔المیرا کے ساتھ کھڑے جہانزیب نے المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا اور المیرا نے نظریں جھکالی۔۔۔وہ جہانزیب کو دیکھ کر زخمی سا مسکرائی۔۔۔۔

خان قدم آگے بڑھانے ہی لگے تھے کہ رک گئے کیونکہ المیرا رنگ پہنا چکی تھی۔۔۔ایک بار پھر تالیوں سیٹیوں کی آوازیں گونجی تھی۔۔۔۔خان کا دل کٹا تھا۔۔۔۔

کیا وہ واقعی اتنا دور ہو گئی ہے مجھ سے کہ ایک دفعہ بھی مجھے پکار نہ سکی۔۔۔" انہوں نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔

اس نے آج انگیجمنٹ کر لی تھی باپ سے سر پر ہاتھ رکھوائے بغیر باپ کی دعائیں لیے بغیر دل تڑپ اٹھا تھا۔۔۔انکل وقت کے رہتے اس کو اپنے سینے سے لگا لے کہیں ایسا نہ ہو وقت ہاتھوں سے نکل جائیں۔۔۔" یوشع کی کہی بات کانوں میں گونجی۔۔۔۔

کیا واقعی وقت میرے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔۔۔" انہوں نے دل میں سوچا۔۔۔ وہ سب ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیں رہے تھیں۔۔۔۔

آپ صرف ایک قدم اس کی طرف بڑھالے باقی کے قدم وہ خود طے کرلے گی۔۔۔" کیا واقعی میں نے پہلا قدم بڑھانے میں دیر کر دی؟ کیا واقعی بہت دیر ہو گئی ہے؟؟ وہ دل میں سوچ رہے تھے۔۔۔ خدیجہ منہ بناتے اسٹیج سے اتری تھی۔۔۔ ماہی گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ آج کے فنکشن میں ان کے بزنس پارٹنر بھی تھیں کچھ لڑکیاں کھڑی باتیں کر رہی تھیں حسد بھری نظروں سے اس خوبصورت جوڑی کو دیکھ رہی تھی جو ایک ساتھ کتنے پیارے اور خوبصورت لگ رہے ہیں۔۔۔

واہ بھئی کیا قسمت پائی ہے المیرا خان نے۔۔۔ "

کب کس کی کھل جائے کیا پتا چلتا ہے؟؟؟" وہ لڑکیاں سرگوشیوں میں باتیں کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

مینیو کھول دیا گیا تھا۔۔۔ سب کھانے میں مصروف ہو گئے تھیں اور جنموں کے بھوکے علی، حماد اور جہانزیب کھانے پہ ٹوٹے ہوئے تھیں اور وہ دونوں اسٹیج پر تنہا بیٹھے تھیں۔۔۔ المیرا نظریں جھکائے بیٹھی تھی جب یوشع نے اس کا مومی ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔۔۔ اس نے نظریں اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔ آج

وہ جتنا اپنی قسمت پر رشک کرتی اتنا کم تھا۔۔۔اسے اس کی محبت اس کا عشق مل گیا تھا۔۔۔چاہے مکمل طور پر نہ سہی مگر ان کے درمیان آج ایک رشتہ بندھ چکا تھا۔۔۔

I'm always with you, my love."

وہ مسکرائی تو وہ بھی مسکرایا۔۔۔وہ تینوں اسٹیج پر چڑھے تھیں۔۔۔۔

اوئے ہوئے لو برڈز میں رومانس چل رہا ہے ہاں!!!"حماد نے چھیڑا۔۔۔

اور تم سب آ گئے کباب میں ہڈی!میرے رومانس کے دشمن!!!"وہ بھی کہاں پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔۔یوشع نے بھی بنا کسی لحاظ سے کہا کسی کی بھی پرواہ کئے بغیر۔۔۔

حماد نے منہ بنایا۔۔۔وہ دونوں ہنسے تھیں۔۔۔۔

شہری آپ نے آج کسی کو سرپرائز دینا تھا بھول گئے کیا؟؟"

جانِ یوشع میں بھول سکتا ہوں کیا؟؟"

اوئے کیسا سرپرائز ہمیں بھی بتاؤ؟؟؟"علی نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔

اور میرے سے پوچھے بغیر یہ سرپرائز پلان کیوں کیا؟؟؟"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے یوشع کو گھورا تھا۔۔۔۔

اب کوئی علی کو بتائے کہ یہ سرپرائز اسی کیلئے تو ہے۔۔تو اس سے پوچھ کر کیسے پلان کرتے؟؟؟

ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔"یوشع مسکراتے ہوئے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔مائیک اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

لیڈیز اینڈ جینٹل مین!!!"سب نے اسٹیج کی طرف دیکھا۔۔۔

سب سے پہلے تو میں آپ سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آج آپ سب یہاں آئے ہمارے لئے وقت نکالا، ہمارے اِس چھوٹے سے فنکشن کو مزید خوبصورت بنایا، اتنی بیسٹ ویشز کیلئے جو آپ سب سے ملی، تھینک یو سو مچ فور ایوریتھنگ!!!ایسپشلی ون حماد!!!"اس نے حماد کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ کھڑا کیا۔۔۔

ہماری دوستی کو ابھی کچھ وقت ہی گزرا ہے اور ہمیں لگتا ہی نہیں ہے کہ ہم نئے دوست بنے ہیں، ہمیں ایسا لگتا ہے جیسے ہماری دوستی کو عرصہ گزر چکا ہو، کچھ ہوتے ہیں نا دوست ایسے جو بہت جلدی دل میں جگہہ بنا لیتے ہیں، حماد بھی انہی میں سے ایک ہے، تمہارا تہہ دل سے شکریہ حماد کہ تم میری اِس خوشی میں شریک ہونے کیلئے اتنی دور سے آئے، مجھے تمہارا آنا بے حد اچھا لگا، جس طرح مجھے علی عزیز ہے اسی طرح تم بھی بے حد عزیز ہو، شکریہ میرے بھائی!!!!"حماد سینے پر ہاتھ رکھ کر یوشع کے آگے جھکا۔۔۔لان میں تالیوں کی آواز گونج۔۔۔۔

مگر ان سب سے ہٹ کر آج میرے پاس دو خاص لوگوں کیلئے ایک خاص سرپرائز ہے اور اب آپ سب سوچ رہے ہونگے کہ وہ دو خاص لوگ کون ہے؟ تو لیڈیز اینڈ جینٹل مین وہ بھی ابھی آپ کو پتا چل جائیں گا، اینڈ ایم شیور کہ جس کیلئے یہ سرپرائزر کھا گیا ہے انہیں تھوڑی دیر میں حیرت کے جھٹکے لگنے والے ہیں۔۔۔" وہاں بیٹھے سب مسکرائے تھیں۔۔۔ زینب بھی کھانا کھاتے ہوئے یوشع کی سن رہی تھی۔۔۔ یوشع نے ایک نظر اپنے سب فیملی ممبرز پر ڈالی۔۔۔ سب سے پہلے اپنے ڈیڈ پھر علی کے موم ڈیڈ اور اس کے بعد زینب کے موم ڈیڈ پر جو بیٹھے مسکرا رہے تھیں۔۔۔ المیرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ یوشع نے ایک نظر علی اور پھر زینب پر ڈالی۔۔۔ وہ دونوں ہی بہت توجہ سے یوشع کو سن رہے تھیں۔۔۔ یوشع نے ایک بار پھر بولنا شروع کیا۔۔

آج یہاں میری انگیجمنٹ تو تھی ہی مگر میرے علاوہ ایک خوبصورت جوڑی اور ہے جس کی آج انگیجمنٹ ہے۔۔۔"

یہ کس کی انگیجمنٹ کروانے لگا ہے اب!!!" علی بڑبڑایا۔۔۔

پتا چل جائے گا صبر رکھ بے صبرے!!!" حماد نے کہا۔۔۔۔

سولیڈیز اینڈ جینٹل مین وہ خوبصورت جوڑی جس کی آج انگیجمنٹ ہے وہ کوئی اور نہیں، میرا جگری یار!! میرا آدھا دل!! آدھا گردہ!! علی عمران ہے۔۔۔"اس نے علی کی طرف نگاہیں گھما کر کہا۔۔لان میں بیٹھے سب ہی نفوس نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

اور میری پیاری چھوٹی بہن زینب سیال!!!"وہ جو وہاں بیٹھی رائس سے لطف اندوز ہو رہی تھی پہلے علی اور پھر اپنے نام پر چاول حلق میں اٹکے تھے اس نے پانی کا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگایا پھر حیرت سے یوشع کو دیکھا اور اس کی بعد اپنے ماں باپ کو کہ ان کا کیا ری ایکشن ہے مگر وہ تو پر سکون بیٹھے ہیں۔۔۔لان میں پھر تالیوں کی آواز گونج رہی تھی۔۔۔علی اب بھی حیرانگی کی کیفیت میں کھڑا تھا منہ کھل گیا تھا۔۔۔حماد نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر اس کا منہ بند کیا تھا۔۔۔

بند کر لے بھائی نہیں تو مکھیاں مچھر سب گھس جائیں گے۔۔۔"اس نے بھی فٹ منہ بند کیا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ خوشی کے مارے پاگل ہوا تھا۔۔۔یوشع کو زور سے خود میں بھینچا تھا۔۔۔۔

یار تُو کتنا اچھا ہے۔۔۔"خوشی اس کی باتوں سے عیاں تھی۔۔۔۔

ابے اوئے چھوڑ میری نازک ہڈیاں!!"وہاں بیٹھے سب لوگ مسلسل مسکرا رہے تھیں۔۔۔زینب اپنی جگہہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔علی دور ہٹا۔۔۔زینب نے اپنے باپ کو دیکھا وہ بھی اپنی جگہہ سے اٹھ کھڑے

ہوئے تھے۔۔۔اس کے دل کی ڈھڑکنیں بڑھ گئی تھی یا شاید ڈر رہی تھی۔۔۔وہ بس اپنے باپ کے جواب کی منتظر تھی۔۔۔

انکل آنٹی!!!تو کیا آپ کو اپنی شہزادی جیسی گڑیا کیلئے (علی کو بازو سے پکڑ کر اپنے ساتھ کھڑا کیا) میرا یہ پاگل سا بندر دوست آپ کو اپنے داماد کی شکل میں منظور ہے۔۔۔"

سیال صاحب نے علی کو دیکھا جو کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔

کیا انکل!!!اب اتنا بھی کیا سوچنا!!!ہاں کہہ دے اور ویسے بھی آپ کو پتا تو ہے یہ ایک دوسرے سے کتنی محبت کرتے ہیں، کم آن انکل سے یس، یار خرچہ بچے گا اور ویسے بھی یہ سب پہلے سے طے تھا۔۔"وہاں بیٹھے سب یوشع کی باتوں پر مسکرا رہے تھیں۔۔۔زینب کا منہ کھلا تھا اتنا بڑا پلان اور اسے پتا بھی نہیں چلنے دیا۔۔۔زینب نے غصے سے المیرا کو دیکھا جو کھڑی مسکراتی ہوئی زینب کو ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

المیرا کی بچی تم تو بچو میرے ہاتھوں سے، مجھے بتا نہیں سکتی تھی، میسنی!!!"وہ دل میں المیرا کو کوس رہی تھی۔۔۔سیال صاحب نے تھمز اپ کا اشارہ کیا تھا۔۔۔وہاں بیٹھے سب نفوس نے تالیاں بجائی تھی۔۔۔

یوشع نے زینب کو اسٹیج پر بلایا۔۔۔سیال صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا اور اسے اپنے ساتھ لے کر اسٹیج کی طرف بڑھ گئے۔۔۔وہ خوشی اور حیرانگی کی ملی جلی کیفیت میں اسٹیج تک آئی تھی۔۔۔اسے علی کے برابر کھڑا کیا گیا۔۔۔رنگ لائی گئی۔۔۔ان دونوں نے ایک دوسرے کو رنگ پہنائی اور اس سب سین میں

ماہین عمران خاموش تماشائی بنی یہ سب کاروائی ہوتی دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کے جان سے زیادہ عزیز اکلوتے بھائی کی انگیجمنٹ ہو رہی تھی اور وہ اداس بجھے دل کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ کہتے ہیں ناجب دل کی دنیا اداس ہو تو ہمیں اپنے آس پاس کے ماحول سے بھی کوئی غرض نہیں ہوتی۔۔۔ ہمیں ہمارا آس پاس کا ماحول بھی اداس لگتا ہے فقط ایک دل کے اداس ہونے سے۔۔۔اس کیلئے تو آج کا دن سب سے بڑا خوشی کا دن ہونا چاہیے تھا مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔۔۔دل کی دنیا اداس تھی۔۔۔ ویران تھی۔۔۔یوشع کسی اور کا ہے۔۔۔اس کے پہلو میں کوئی اور کھڑی ہے۔۔۔یہ سوچ اسے اذیت دے رہی تھی۔۔۔اسٹیج پر وہ سب ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے تھیں اور وہ اداس تھی۔۔۔ سب اپنی خوشی میں مگن تھیں اس کا خیال کسی نے نہیں کیا۔۔۔۔

فقط ایک دل کے اداس ہونے سے ہر شے میں اداسی ہے۔۔۔۔

یار ہر جگہہ تو ہم ساتھ ساتھ رہے ہیں تو آج کے موقعے پر میں تجھے پیچھے کیسے چھوڑ سکتا تھا۔۔۔۔"

تھینکس یار!!!!" علی نے تہہ دل سے شکریہ ادا کیا تھا۔۔۔

آج تُو نے بہت بڑی خوشی دی ہے۔۔۔" علی کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی۔۔۔۔

دوست کیلئے اتنا تو بنتا ہے۔۔۔"یوشع نے چمکتی آنکھوں سے کہا تو علی زینب کی طرف مڑا۔۔۔ہلکا سا اس کے کان کے قریب جھکا۔۔۔

سرپرائز انگیجمنٹ مبارک ہو جانِ علی!!!" وہ شرمائی تھی۔۔۔خوشیاں ہی خوشیاں تھیں۔۔۔کچھ دیر بعد وہ سب اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھیں۔۔۔

ایک ہفتہ ہو گیا تھا آج ان کی انگیجمنٹ کو۔۔۔حماد بھی ابھی یہی تھا ان دونوں نے اسے جانے ہی نہیں دیا تھا اور اب بھی اس نے ون ویک اور یہاں رہنا تھا اس ویک میں انہوں نے خوب ہلا گلا کیا تھا۔۔۔ہر جگہہ گھومنا پھرنا۔۔۔ناچنا گانا۔۔۔فل ٹو فل انجوائے کیا تھا۔۔۔۔

اس ایک ہفتے میں ماہی اور یوشع کی کوئی بات نہیں ہوئی تھی بات تو دور کی بات ہے ایک دوسرے کے سامنے ہی نہیں آئے تھیں۔۔ماہی نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا تھا۔۔۔اس نے آفس بھی جانا چھوڑ دیا تھا۔۔۔علی نے بہت بار پوچھا بھی کہ کیا ہوا ہے آفس کیوں نہیں آتی؟

اس کا بس ایک ہی جواب ہوتا کہ ابھی موڈ نہیں ہے جب ہو گا تو آجاؤں گی۔۔۔۔

علی اتنا تو جانتا تھا کہ وہ اپنی پرو بلم کبھی کسی سے شیئر نہیں کرتی جب وہ کسی بات پہ ڈسٹرب ہوتی تب ہی وہ خود کو کمرے میں بند کر لیتی تھی اور موڈ ٹھیک ہونے پر خود ہی ٹھیک بھی ہو جاتی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا اس کے بے جا لاڈ پیار نے اسے تھوڑا ضدی کر دیا ہے کہ وہ اب جلدی سے کسی کی نہیں سنتی تھی اور یہ تو ماہی کا

آئے دن کا کام ہوتا تھا خود کو روم میں قید کر لینا پھر علی بھی اس سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا جب اس کا موڈ آف ہوتا کیونکہ وہ بتاتی کچھ نہیں تھی تو پھر اسی وجہ سے وہ پوچھتا بھی نہیں تھا۔۔۔

آج حماد اپنے ریلیٹیوز کے گیا ہوا تھا۔۔۔ شام کا ہی ٹائم تھا۔۔۔ یوشع علی کے گھر آیا تھا۔۔۔

علی لاؤنج میں بیٹھا تھا جب یوشع بھی وہی آ گیا۔۔۔ وہ ایک دوسرے سے ملیں۔۔۔۔

حماد کہاں ہے؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں یار کہہ رہا تھا اس کے ماموں رہتے ہیں یہاں تو وہ ان ہی سے ملنے گیا ہے، مجھے تو سمجھ ہی نہیں آ رہی یہ اچانک سے ماموں کہاں سے ٹپک پڑے۔۔۔۔"

یوشع نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔ علی نے قہقہہ لگایا۔۔۔ یوشع بھی ہنسا۔۔۔

ہاں یار سچ کہہ رہا ہوں میں، تُو بلاوجہ میں ہنس رہا ہے۔۔۔"

یار وہ اس کے سگے ماموں نہیں ہے، اسکی امی کے کزن ہے، اپنی امی کے کہنے پر ہی وہ وہاں گیا ہے۔۔۔ "

جب تمھیں پتا تھا حماد گیا ہوا ہے اپنے ماموں کے تو مجھ سے کیوں پوچھا؟؟؟"

ایویں ہی!! میری مرضی"!!!!

ہونہہ آیا بڑا"!!!

بیٹا تجھ سے تو بڑا ہی ہوں۔۔۔۔۔"

اچھا اچھا!!"یوشع نے ہاتھ ہلایا۔۔۔

ویسے مجھے بھی کہہ رہا تھا کہ یوشع میرے ساتھ چلو، مگر تمھیں تو پتا ہے یوشع یوسفزئی ان جگہوں پہ جانا بالکل پسند نہیں کرتا جہاں وہ کسی کو جانتا ہی نہ ہو، میں نے تو صاف منع کر دیا تھا کہ بھائی تُو خود جا، میں نہیں جا رہا۔۔۔"

جی بالکل ہم سے زیادہ بہتر کون جان سکتا ہے یوشع یوسفزئی کو۔۔۔"

اور پتا ہے وہ کیا کہہ رہا تھا؟؟"یوشع نے اپنا چہرہ علی کے کان کے قریب کیا۔۔۔

میرے ساتھ چل لے یار!!قسمے بڑی سوہنڑی سوہنڑی کڑیاں ہے ان کی، کیا پتا کوئی پسند آجائے تمھیں، اور میں نے کہا بھائی تو خود بن جا کر بلی کا بکرا، میرے لئے المیرا خان بہت ہے اور اسے ذرا بھی بھنک لگ گئی نا کہ میں وہاں کیا کرنے گیا تھا تو قسمیں اس نے مجھے گنجا کر دینا ہے اور اوپر سے اس نے ناراض ہو جانا ہے، ساری دنیا کی ناراضگی برداشت ہو جائے گی بس المیرا خان کی نہیں۔۔۔"

علی مسکرایا۔۔۔المیرا کیلئے واقعی یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر کوئی نہیں ہے اگر المیرا کو پاگلوں کی طرح کوئی ٹوٹ کر چاہ سکتا ہے تو وہ سر پھیرا یوشع ہی ہے۔۔۔وہ دل میں خود سے کہتا مسکرا رہا تھا۔۔۔

یوشع بھی سیدھا ہوا۔۔۔

اب کیوں مسکرا رہا ہے؟؟"

کچھ نہیں ایسے ہی۔۔۔"

اچھا یہ بتا ماہی کہا ہے؟ آج کل آفس نہیں آرہی ہے، طبیعت ٹھیک ہے اس کی، وہ میرے میسیجز کا جواب بھی نہیں دیتی۔۔۔۔"

پتا نہیں اسے کیا ہوا ہے، جب انگیجمنٹ کے بعد گھر آئے تھیں تو تب سے ہی اس نے خود کو کمرے میں بند کر کے رکھا ہوا ہے، کھانا بھی برائے نام کھاتی ہے، کسی سے کوئی بات نہیں کرتی، میں پوچھ پوچھ کر تھک گیا ہوں، مجھے بھی کچھ نہیں بتاتی، یوشع تمھاری کیا بات ہوئی تھی جب تم ماہی کے پاس گئے تھے کیونکہ میں دیکھ رہا تھا، تم لوگ اسٹیج سے بہت دور ہی صحیح مگر تم دونوں کے بات کرنے کے انداز سے ایسے لگ رہا تھا کہ تم کتنی ہی امپورٹنٹ بات کر رہے ہو اور شاید ماہی کی آنکھوں میں آنسو بھی تھے اور تم بھی مجھے غصے میں لگ رہے تھے، کیا بات ہوئی تھی یوشع؟؟"یوشع چپ رہا۔۔۔وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔اسے اس وقت واقعی بہت غصہ آیا تھا ماہی پر مگر وہ کنٹرول کر گیا تھا اور ماہی کی آنکھوں میں بھی آنسوں تھے۔۔۔

علی یوشع کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ کشمکش میں تھا کہ سچ بتائے یا نہیں۔۔۔آج تک اس نے علی سے کچھ نہیں چھپایا تھا۔۔۔کوئی بات علی سے چھپی ہوئی نہیں تھی مگر کوئی اور بات ہوتی تو بھی ٹھیک تھا مگر اب بات ماہی کی تھی وہ سچ نہیں بتا سکتا تھا۔۔۔

وہ بہت سینٹی ہو گئی تھی میری انگیجمنٹ کو لے کر کہ ہائے یوشع تمھاری منگنی ہو رہی ہے، مجھے یقین نہیں آرہا، وہ آنسو خوشی کے آنسو تھے بس اسی پہ میں غصہ کر گیا تھا کہ رونے والی کیا بات ہے، اتنے دنوں بعد تم چڑیل سے انسان لگی ہو، اب رو کر تم پھر انسان سے بھوت بننا چاہتی ہو اور پھر تمھیں پتا تو ہے جب لڑکیوں کو چڑیل بولو تو وہ چڑ جاتی ہے اس بات پر بس یہی بات ہوئی تھی اور کچھ خاص نہیں، ماہی ہے کہا روم میں ہے نا میں مل کر آتا ہوں اس سے۔۔۔"وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔

علی گہری نظروں سے یوشع کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یوشع تمھیں تو جھوٹ بھی بولنا نہیں آتا۔۔۔"چہرے پر تلخ سی مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔اس نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی۔۔۔

یوشع نے آج تک علی سے جھوٹ نہیں بولا تھا کوئی بات نہیں چھپائی تھی۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے ہم راز تھیں۔۔۔

وہ ماہی کے روم کے باہر پہنچا تھا۔۔۔ علی سے تو کہہ دیا تھا کہ ماہی سے مل کر آرہا ہوں، اب اندر جائے یا نہیں!!!اسے ماہی سے ملنے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔وہ اس سے ملنا ہی نہیں چاہتا تھا۔۔۔اسے تو بس وہاں سے اٹھ کر آنا تھا۔۔۔

اتنا تو اسے بھی معلوم ہے کہ علی جتنی گہری نظروں سے اس کے چہرے کا ایکسرے کر رہا تھا اس نے سیکنڈ میں ہی جان لیا ہو گا کہ میں جھوٹ بول کر آیا ہوں۔۔۔

چلو اب آ ہی گیا ہوں تو مل ہی لیتا ہوں، کیا پتا ٹھیک ہو جائے۔۔۔"اس نے ڈور نوک کر کے اوپن کیا تھا۔ وہ کھل گیا تھا۔۔۔اس نے اندر قدم رکھا۔۔۔مانو کسی کالے گھٹاٹوپ اندھیرے میں آ گیا ہو۔۔۔کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔۔۔یوشع نے سوئچ بورڈ پہ ہاتھ مار کر بٹن آن کئے سیکنڈ میں ہی کمرہ روشنیوں میں نہا گیا تھا۔۔۔پورے کمرے میں نظر دوڑائی تو وہ اسے کھڑکی کے پاس کھڑی نظر آ گئی۔۔۔پردے بھی لگائے ہوئے تھے۔۔۔کھڑکی بھی بند تھی مگر وہ وہاں کھڑی تھی۔۔۔اس نے اس کی خوشبو کو محسوس کر لیا تھا اسی وقت جب اس نے پہلا قدم اندر رکھا تھا مگر وہ وہی بت بنی کھڑی رہی۔۔۔یوشع ماہی کے قریب آیا۔۔۔کھڑکیوں پر سے پردے ہٹائیں اور کھڑکیوں کو کھول دیا۔۔۔ماہی نے روشنی پڑتے ہی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ایک بار پھر روشنی پورے کمرے میں بکھری تھی۔۔۔

کیسی ہو؟؟"اس نے یوشع کو نہیں دیکھا تھا مگر یوشع تو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اس ایک ہفتہ میں پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔۔آنکھوں کے نیچے حلقے بھی پڑ رہے تھے شاید نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے۔۔۔یوشع نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

کب تک ایسے ہی چلے گا۔۔۔"وہ بھی اب اس سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا کھڑکی سے باہر دیکھتا بول رہا تھا۔۔۔وہ چپ تھی۔۔۔۔

ماہی ایم ٹالکنگ ٹو یو!!!"اس نے اسے کہنی سے تھام کر اس کا چہرہ خود کی طرف کیا۔۔۔اس نے جب سے اب یوشع کو زخمی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

کیا دیکھنے آئے ہو؟زندہ ہوں یا مر گئی ہوں؟؟ "

ماہی سٹوپ اٹ!!ڈونٹ کروس یور لمٹ!سوچ سمجھ کر بولا کرو!!"وہ طنزیہ مسکرائی تھی۔۔۔

ماہی ماہی!!"اس نے اسے دونوں بازوؤں سے تھاما تھا۔۔۔

مت دو خود کو تکلیف،مجھے اچھا نہیں لگ رہا تمھیں یوں اس حال میں دیکھ کر،مجھے میری پہلے والی ماہی چاہیے،جو سجی سنوری رہتی تھی،یہ ماہی نہیں چاہیے،حالت دیکھو اپنی کتنی ویک ہو گئی ہو،اپنی آنکھیں دیکھو،مت دو خود کو اذیت،تمھیں ذرا بھی اندازہ ہے مجھے کتنی تکلیف ہو رہی ہے تمھیں اس حال میں دیکھ کر۔۔۔"

تکلیف!!!وہ بھی تمہیں!!!"ماہی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

کیا ہو گا زیادہ سے زیادہ مر جاؤں گی نا تو مر جانے دو مگر تم تو خوش ہونا اپنی زندگی میں المیرا کے ساتھ!!!"

اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا مگر اس نے خود کو کنٹرول کر لیا تھا۔۔۔۔

یہ کیا کر رہا ہے یوشع؟؟ یہ تو تمھاری تربیت نہیں ہے۔۔۔"اس نے دل میں خود سے کہا تھا۔۔۔ماہی نے آنسوں بھری آنکھوں سے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ یوشع کا ہوا میں رکا ہاتھ دیکھا۔۔۔اس نے ہاتھ واپس گرایا۔۔۔

مارو نارک کیوں گئے؟؟؟ "

اوکے جو دل میں آتا ہے وہ کرو، مرنا ہے تو مرو، میری بلا سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔"وہ غصے سے کہتا آگے بڑھنے لگا تھا جب ماہی نے اس کی کہنی تھامی تھی۔۔۔وہ رکا۔۔۔ماہی نے اس کے کندھے پر سر رکھا۔۔۔۔ مت کرو میرے ساتھ ایسا یوشع، میں نہیں رہ سکتی تمھارے بغیر!! میں تمھیں کسی اور کا ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی!!!"اس کے آنسو آنکھوں سے نکل کر اس کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔وہ تھوڑا نرم پڑا تھا۔۔۔یوشع کا چہرہ دروازے کی طرف تھا تو ماہی کا چہرہ کھڑکی کی طرف۔۔۔

کیوں ہو گئی ہو تم ایک دم اتنی بے بس، میں نے تو اپنے عمل سے کبھی تمھیں یہ شو نہیں کروایا کہ میں تمھیں پسند کرتا ہوں، میں شروع سے المیرا سے محبت کرتا ہوں یہ بات تم اچھی طرح سے جانتی ہوں، میں نے ہمیشہ سب سے یہی کہا ہے کہ ہم اچھے دوست ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں"!!!

محبت کرنا کسی کے اختیار میں تو نہیں ہوتا یوشع!!! میں بھی تم سے بہت محبت کرتی ہوں اور بچپن سے کرتی ہوں، آئی کین نوٹ لیو وید آؤٹ یو، نیور!!" اس کی آنکھ سے پھر آنسو ٹپکا تھا۔۔۔ یوشع مڑا وہ بھی سیدھی ہوئی۔۔۔۔

ماہی اِس بات میں کوئی شک نہیں کہ تم ہت پیاری ہو اور بہت اچھی ہو، خوبصورت ہو، اگر میری زندگی میں المیرا کبھی نہ آئی ہوتی تو میں تمہارے بارے میں سوچ لیتا ماہی!! اگر تم مجھے اِس بارے میں بہت پہلے بتا دیتی تو شاید ہو سکتا ہے آج میں تمہارا ہی ہوتا۔۔۔" ماہی نے اپنی آنکھیں میچی تھی۔۔۔ کیا واقعی وہ اس کو مل جاتا؟؟ کیا سچ میں اس پر صرف اسی کا حق ہوتا؟؟

مگر اب میری زندگی میں المیرا خان ہے اور المیرا خان کے علاوہ میں کسی کے بارے میں نہ ہی سوچ سکتا ہوں اور نہ ہی سوچنا چاہتا ہوں، میں بس اسی کا ہوں اور اسی کا رہوں گا اور وہ بس میری ہے، میری ہی رہے گی۔۔۔" اس نے ایک بار پھر اذیت سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔۔

تمھیں بس اپنی محبت نظر آ رہی ہے، میری محبت کی قدر ہی نہیں۔۔۔" وہ آرام آرام سے بول رہی تھی۔۔۔

کس نے کہا کہ میں نے تمھاری محبت کی قدر نہیں کی، میں کرتا ہوں قدر!! یہ ایک ایسا جذبہ ہے جس پہ ہمارا اختیار نہیں رہتا، محبت انسان کو بے بس کر دیتی ہے اور یہ بھی سچ ہے محبت عشق میں ہم اپنے محبوب کو کسی

اور کی دسترس میں نہیں دیکھ سکتے، جس طرح تم بے بس ہو گئی ہو میری محبت میں، اسی طرح میں بھی بے بس ہوں، جس طرح تم مجھے المیرا کا ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تو میں کیسے المیرا کو کسی دوسرے کی دسترس میں دیکھ سکتا ہوں، وہ تو پھر میرا عشق ہے، کیسے میں اسے کسی اور کیلئے چھوڑ دُوں، نہیں ماہی اگر تم یہ چاہتی ہو کہ میں المیرا کو چھوڑ کر تم سے شادی کروں تو سب سے بڑی بھول ہے یہ تمھاری، المیرا پہ صرف میرا حق ہو گا اور ایک بات میں تمھاری اور تمھاری محبت کی دل سے قدر کرتا ہوں کیونکہ محبت میں ناقدری نہیں ہوتی، قدر ہوتی ہے، عزّت ہوتی ہے، ہاں یہ سچ ہے جب تم نے مجھے پرپوز کیا تھا تو مجھے اس وقت تم پہ واقعی بہت غصہ آیا تھا، مجھے تمھارا پرپوز کرنا غلط نہیں لگا تھا، تمہیں محبت ہوئی تم نے اظہار کر دیا مگر جس جگہہ جس وقت تم نے مجھے پرپوز کیا وہ غلط تھا، یہ بات اچھی طرح جانتے ہوئی بھی کہ میری المیرا سے انگیجمنٹ ہے، اگر میں تمھاری محبت کی ناقدری کرتا تو آج یہاں تمہارے سامنے یوں کھڑا تم سے باتیں نہ کر رہا ہوتا، تمھیں اچھے دوست کی طرح سمجھا رانہ ہوتا، جانتی ہو کبھی کبھی تو مجھے واقعی تمھارے بیہیو سے شک پڑتا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہوں مگر میں اپنے دل میں ایسی کوئی بات نہیں لانا چاہتا تھا جس سے ہمارا دوستی کا رشتہ بھی خراب ہوتا مگر اس دن میرے شک پہ یقین کی مہر تم نے لگا دی۔۔۔"

ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے۔۔۔" اس نے اس کا کالر پکڑا تھا۔۔۔

تم اچھی طرح جانتی ہو کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ کسی کا ہاتھ یوشع یوسفزئی کے کالر تک پہنچے اور یہ حق تو آج تک میں نے تمھیں بھی نہیں دیا تو تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے کالر کو پکڑنے کی۔۔۔"اس نے غصے میں اس کے ہاتھوں کو جھٹکا تھا۔۔۔

اب بس بہت ہوا، میں جتنا تمھیں ایک اچھے دوست کی طرح سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں تم اتنا ہی سر پر چڑھ رہی ہو۔۔۔"اس نے اس کے دونوں بازوؤں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔۔۔۔

تم یہ بھی اچھی طرح جانتی ہو لوگوں کو سر پر سے اتارنا میں کتنی اچھی طرح جانتا ہوں۔۔۔"اس نے گرفت سخت کی تھی۔۔۔ماہی نے سختی سے آنکھیں میچی۔۔۔

یہ کالر پکڑنے کا حق ڈیڈ، علی، حماد اور المیرا کے علاوہ کسی دوسرے کو نہیں ہے، تمھیں بھی نہیں!!ماہین عمران تم بے شک المیرا خان سے زیادہ خوبصورت ہو یا نہ ہو، مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا، میرے لئے المیرا خان ہی اِس دنیا کی سب سے حسین لڑکی ہے، کیونکہ اُس کے پاس وہ ہے جو تمھارے پاس نہیں ہے، اُس کے پاس اخلاق!!شرم وحیاء اور ادب واحترام ہے، جو تمھارے پاس بالکل بھی نہیں ہے، یاد رکھنا ماہین عمران میرے جسم میں دوڑتی خون کی ہر ایک بوند، اِس دھڑکتے دل کی ہر ایک دھڑکن، میری ہر ایک سانس، میرا دل ودماغ اگر کسی کے نام کی مالا جپتا ہے تو وہ بس المیرا خان ہے، وہ میری محبت، میرا عشق، میرا جنون، میرا سکون، میرے ہر درد کی دوا صرف وہی ہے، المیرا خان ہے تو یوشع یوسفزئی ہے،

جس دن المیرا نہ رہی اس دن یوشع بھی نہیں رہے گا اور ہم دوست تھیں، ہیں اور رہیں گے، پہلے بھی کہا تھا اب بھی کہہ رہا ہوں، اس سے زیادہ کی اُمید مجھ سے مت رکھنا، دوبارہ نہیں سمجھاؤں گا۔۔۔"یوشع نے اس پر اپنی گرفت چھوڑی تھی۔۔۔الٹے قدم سے پیچھے کی طرف چل رہا تھا۔۔ماہی کے آنسو متواتر اس کے گالوں پر بہہ رہے تھیں۔۔۔

یاد رکھنا یوشع!!میں بھی ماہین عمران ہوں، جھکنا اور ہارنا میں نے بھی نہیں سیکھا ہے، تمھیں تو میں اپنا بنا کر رہوں گی۔۔۔"وہ مسکرایا تھا۔۔۔

لگا لینا ایڑی سے چوٹی تک کا زور، جو کھیل کھیلنا ہے کھیل لو، ہارنا میں نے بھی نہیں سیکھا، دیکھتے ہیں اس کھیل میں کون جیتتا ہے، تم یا میں؟ جیت کس کا مقدر بنے گی، جسٹ ویٹ اینڈ واچ!!! کھیل میں خوب مزہ آئے گا۔۔"وہ دروازے سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔وہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

نہیں یوشع!!! تمھیں میں کسی بھی قیمت پر المیرا کا نہیں ہونے دوں گی، جیت تو میری ہی ہو گی، ایسا کھیل کھیلوں گی کہ تمھیں بھی سمجھ نہیں آئے گا کہ ہوا کیا ہے؟ نفرت کرنے لگو گے تم خود کے وجود سے پھر چاہے اس کیلئے مجھے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے۔۔۔"اس نے بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑا تھا۔۔۔۔

یوشع لاؤنج میں پہنچا۔۔۔علی وہی صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟ کچھ بتایا ماہی نے؟؟"

تمھاری بہن کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کچھ نہیں، کسی اچھے سائیکاٹرسٹ کے پاس لے جا کر ٹریٹمنٹ کروادو کیا پتا دماغ سیٹ ہو جائے۔۔۔"

وہ یہ بس سوچ ہی پایا تھا۔۔۔ بول تو سکتا نہیں تھا ورنہ علی نے اب پیچھے پڑ جانا تھا کہ اب مجھے سب سچ سچ بتاؤ کہ کیا ہوا ہے؟ اور یوشع بھی شاید اب کی بار علی سے جھوٹ نہ بول پاتا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا!! کچھ دنوں تک خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔" وہ یہ کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔ علی نے گہری سانس خارج کی اور اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

المیرا اپنے گارڈن میں گھاس پر بیٹھی تھی۔۔۔ گُھٹنوں کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کئے آسمان کو تک رہی تھی۔۔۔ مغرب کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔ سرمئی بادل۔۔۔ ٹھنڈی ہوا۔۔۔ پرندوں کی چہچہاہٹ جو اپنے آشیانوں کی طرف لوٹنے کی تیاری کر رہے تھیں۔۔۔ گارڈن میں پھیلی تازہ پھولوں کی مہک۔۔۔ رومانوی ماحول بنا ہوا تھا اور اسے اس طرح کا ماحول، اس طرح کی شام بہت اچھی لگتی تھی۔۔۔ وہ خود بھی اس وقت لال کلر کی فراک میں سادگی میں بیٹھی تھی۔۔ اپنے لمبے کالے گھنے بالوں کو کیچر میں مقید کیا ہوا تھا۔۔۔

کچھ آوارہ لٹے اس کے چہرے پر بار بار آرہی تھی۔۔۔وہ بھی شاید شرارتوں کے موڈ میں تھی۔۔۔وہ بار بار انہیں کان کے پیچھے اڑستی اگر اس وقت یوشع اسے یوں بیٹھا دیکھ لیتا تو ٹکٹکی باندھے دیکھتا ہی چلا جاتا۔۔۔ وہ لگ ہی اتنی خوبصورت رہی تھی اور محبوب کی تو ہر ادا کمال کی لگتی ہے تو کیسے یہ ناممکن ہے کہ یوشع آج ایک بار پھر اپنا دل اس پہ نہ وارتا۔۔۔وہ اس رومانوی ماحول کا ہی تو ایک حصہ تھی۔۔۔اس کی نگاہیں آسمان پر ہی جمی ہوئی تھی جب ہی جہانزیب بھی اندر سے آیا۔۔۔المیرا کو دیکھا تو وہی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گیا۔۔۔ المیرا نے مسکراتے ہوئے ایک نگاہ اس پر ڈالی۔۔۔وہ بھی اسے دیکھ کر مسکرایا۔۔

کیا کر رہی ہو؟؟؟"

اللہ پاک کی اِن حسین قدرتوں سے لطف اندوز ہو رہی ہوں، یہ موسم، تازہ پھولوں کی یہ خوشبو۔۔۔"اس نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا تھا۔۔۔

یہ پرندوں کی چہچہاہٹ، ٹھنڈی تازہ ہوا جو روح تک کو سکون پہنچاتی ہے، مطلب اللہ پاک کی اتنی نعمتیں ہے کہ گننے بھی بیٹھو تو کبھی گن نہ پاؤ، ظاہری بھی اور مخفی بھی مگر ہم اپنے رب کا شکر ادا ہی نہیں کرتے، ہمیشہ ناشکری کرتے ہیں۔۔"جہانزیب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کتنے ناشکرے انسان ہے نا ہم، مطلب اگر جب ہم اللہ پاک سے کوئی چیز مانگتے ہیں اور وہ چیز ہمیں مل بھی جائے تو بھی ہماری زبانوں پہ ناشکری جیسا لفظ ہی رہتا ہے، ہم الحمد للہ کہنے کی بجائے اس سے اور کچھ مانگتے

ہیں، اللہ تو ہے ہی دینے والا اگر ہم نہ بھی مانگے تو بھی وہ ہمیں بن مانگے عطا کرتا ہے، ہمیں اپنی ہر نعمت سے نوازتا ہے، سورۃ رحمٰن میں بالکل صحیح کہا گیا ہے کہ "تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" مگر ہم ایک بار بھی سچے دل سے اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے جبکہ شکر کرنے والوں کو تو ان کی سوچ سے بھی زیادہ ملتا ہے مگر شکر کرنے والا کوئی کوئی ہے، ناشکری کرنے والے بہت ہے۔۔۔" جہانزیب مسکراتے ہوئے اسے سن رہا تھا۔۔۔ وہ خود میں مگن آسمان کو تکتی بس کہے جا رہی تھی۔۔۔

مگر میں نے سنا ہے سب سے زیادہ ناشکری کرنے والی بھی عورتیں ہی ہے۔۔۔" المیرا نے آسمان سے نگاہ ہٹا کر اس کو دیکھا۔۔۔

صحیح سنا ہے بالکل!! میں تمھیں اس بات پہ ایک آیت کا مفہوم بتاتی ہوں۔۔۔" وہ ایکسائیٹڈ ہو کر جہانزیب کی طرف مڑ کر بیٹھی تھی۔۔۔ اپنے ہاتھوں کو گود میں رکھا۔۔۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے دھیان سے اسے سننے لگا تھا۔۔۔

تمھیں پتا ہے یہود پر اللہ کا غضب کیوں ہوا تھا؟؟"

ہاں کیونکہ وہ انبیاء کو قتل کیا کرتے تھیں۔۔۔" المیرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

تمھیں پتا ہے قرآن پاک میں دس مقامات پر یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ یہودیوں پر اللہ کا غضب کیوں نازل ہوا؟؟ اور ان پر آج تک اللہ کے غضب کا کوڑا پڑ رہا ہے اور آخری وقت تک ان پر اللہ کے غضب کا کوڑا

پڑتا رہے گا، ایک تو یہ بات ہو گئی ٹھیک ہے اور دوسری بتاتی ہوں کہ ان کے علاوہ بھی یہودیوں کی ایسی بدترین حرکات تھی کہ جن کے باعث وہ اللہ ؑ کے غضب کا شکار ہوئے، ان دس میں سے میں تمھیں ایک بتاتی ہوں جس پہ ہماری بات ہو رہی ہے 'ناشکری' یہودیوں کی پہلی ہی حرکت جو تھی وہ ناشکری تھی۔۔۔ سورہ البقرہ آیت نمبر 61 (مفہوم) بتاتی ہوں۔۔۔

اس مقام پر بتایا گیا کہ یہود نے اللہ ؑ کی ناشکری کی، اللہ ؑ نے انہیں من و سلویٰ عطا کیا لیکن انہوں نے کہا کہ اے موسیٰ علیہ السّلام اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم ایک چیز پر اکتفا نہیں کر سکتے، ہمارے لئے دالیں اور پیاز وغیرہ بھی نازل کرے تو پھر ان پر اللہ ؑ کا غضب نازل ہوا، انہوں نے بھی ناشکری کی کہ ہمیں اور چیزیں دی جائیں۔۔۔

اسی طرح سے تمھاری بات پہ بھی میں ایک حدیث سناؤں؟؟؟ تم نے بالکل درست کہا ہے۔۔۔

(ناشکری کا مرض بالخصوص ہمارے معاشرے میں کثرت سے خواتین میں ہی پایا جاتا ہے) جس کے ضمن میں ایک حدیث مبارکہ ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھنی ہو گی۔۔۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے، حدیث #29

نبی کریم صلی اللہ ؑ علیہ والہ وسلم نے فرمایا؛ مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں سب سے زیادہ عورتیں تھیں جو کفر کرتی تھی۔۔۔

کہا گیا یارسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں؟؟

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خاوند کی ناشکری کرتی ہے، احسان کی ناشکری کرتی ہے جو کچھ تم انہیں دو گے اس میں ناشکری کرتی ہے اگر تم عمر بھر ان میں سے کسی کے ساتھ بھلائی کرو گے، احسان کرتے رہو پھر بھی تمہاری طرف سے کبھی کوئی ان کے خیال میں ناگواری کی بات ہو جائے تو فوراً کہہ اٹھے گی کہ میں نے کبھی بھی تجھ سے کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔۔۔

اور مردوں میں سے بھی اگر کسی کو اللہ نے کوئی نعمت دی ہے مثلاً صحت، فارغ وقت وغیرہ اور وہ ناشکری کرتا ہے تو وہ بھی کفر کرتا ہے، آج کے اس جدید دور میں کسی کو فارغ وقت ملنا کسی نعمت سے کم نہیں ہوتا ہے، یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ناشکری ایک کفر ہے۔۔۔

اسی طرح سے ہمیں ہمارے سجدے بھی کم نہیں کرنے چاہیے، ہمارے سجدے زیادہ ہونے چاہیے ہمیں تو سب سے زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے اپنے رب کا کہ اس نے ہمیں دینے والا بنایا ہے، نماز جو ہے مومن کی معراج ہے اور دین کا ستون ہے۔۔۔

ویقیمون الصّلوۃ" وہ قائم کرتے ہیں نماز کو "

تمھیں پتا ہے ہمیں قرآن میں سات سو بار نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے، زیادہ تو نہیں مگر چند ایک آیتیں اور بتاتی ہوں، تم میری باتوں سے بور تو نہیں ہو رہے نا۔۔" اس نے ایک ہی دم پوچھا تھا۔۔

نہیں یار!!بالکل بھی نہیں!!المیرا خان کے ساتھ بیٹھ کر کبھی کوئی بور ہو سکتا ہے کیا؟؟؟"

اچھا یہ بات ہے تو پھر چلو آگے سنو!!!

سورۃ البقرہ ۵ آیت نمبر 3:

"وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور قائم کرتے ہیں نماز کو اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں"

اس میں پتا ہے کیا کہا گیا ہے کہ جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں، غیب پتا ہے کس کو کہتے ہیں؟ غیب ہر وہ چیز ہوتی ہے جسے ہماری آنکھ نہیں دیکھ سکتی جیسے مثال کے طور پر سب سے پہلی ہستی اللہ تعالیٰ ہے، ہم انہیں اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے لیکن ہم اس پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وجود ہے، اللہ کا عرش موجود ہے، کسی نے بھی رہتی دنیا میں اب تک نہیں دیکھا لیکن ان شاء اللہ ہماری ملاقات ہو گی اپنے رب سے۔۔۔"وہ بہت ایکسائیٹڈ ہو کر ہر بات بتا رہی تھی۔۔۔

اسی طرح سے فرشتے ہو گئے وہ ہمیں نہیں دیکھتے لیکن ان پر بھی ہمارا ایمان ہے اور پھر اسی طرح سے جنات ہو گئے وہ بھی ہمیں نہیں دیکھتے لیکن ان کا وجود ہے مگر دیکھتے نہیں، اسی طرح سے بہت سے انبیاء رسول ہے سب پر ہم پورا پورا ایمان رکھتے ہیں، اس کے بعد قائم کرتے ہیں نماز کو اور جو کچھ بھی ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں۔۔۔"ہر ایک چیز ساکت ہو گئی تھی۔۔ ہوارک

گئی تھی وہ بھی اس خوبصورت نین نقش والی لڑکی کو سن رہے تھیں۔۔۔۔بادل بھی اپنی جگہہ ساکت ہو گئے تھے۔۔۔دیواروں پر پرندے آکر بیٹھ گئے تھے۔۔۔۔۔

اور پھر اسی طرح سے سورۃ البقرہ آیت نمبر 43 میں ہے۔۔۔۔

"نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"

اور پھر اسی طرح سے سورۃ البقرہ آیت نمبر 45 :

"اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز بھاری بوجھ ہے مگر ان پر (نہیں) جو دل سے میری طرف (اللہ) کی طرف جھکتے ہیں "

اس میں فرمایا گیا کہ صبر کی تلقین کرو، صبر کو قائم کرو، صبر سے مدد لو اور نماز کو قائم کرو بلاشبہ یہ بڑا بھاری بوجھ ہے، تمھیں پتا ہے پانچ وقت کی نماز ادا کرنا یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے امت مسلمہ کیلئے خاص کر مرد حضرات کیلئے بھی یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ اپنا کام کاج چھوڑ کر مسجد میں جا کر نماز پڑھنا یہ ایک چیلنج ہے سوائے ان لوگوں کے جن کے دل میں اللہ کیلئے خشعیت ہے، جن لوگوں کے دل آمادہ ہو گئے ہیں کہ اللہ کیلئے نماز پڑھنا اللہ کی طرف سے ہیں تو ان کیلئے تو یہ کوئی بہت بڑا چیلنج نہیں ہے، چیلنج زیادہ تر ان کیلئے بن جاتا ہے جن کو ماں کہتی ہے کہ نماز پڑھ لو تو یہ ان پر ایک بھاری بوجھ ہے، یہ ان کیلئے ایک چیلنج ہے کہ وہ

نماز کس کے کہنے سے پڑھتے ہیں لیکن جس نے اس کی قدر و قیمت کو جانا ہے وہ تو پھر وقت سے پہلے ہی نماز کیلئے تیار ہوتے ہیں۔۔۔۔

اور پھر اسی طرح سے ہیں کہ سورۃ البقرہ آیت نمبر 110:

"اور نماز قائم رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، اور اپنی جانوں کیلئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ ؐ کے ہاں پاؤ گے بے شک اللہ ؐ تمھارے کام دیکھ رہا ہے "

یعنی ہمارے سارے اعمال کو لکھا جا رہا ہے اور جب ہمیں بروز قیامت دوبارہ اٹھایا جائے گا تو سب کچھ ایک کتاب کی صورت محفوظ ہو گا، اس میں ایسا کچھ نہیں ہو گا کہ ہمارا کوئی اعمال ضائع ہو جائے گا۔۔۔۔

اسی طرح سے جو ہیں فرض نمازوں کے بعد جو نماز ہے وہ تہجد کی نماز کو فضیلت ملتی ہے کیونکہ اس وقت اللہ ؐ کا نزول ہوتا ہے، اللہ ؐ اپنے عرش سے اتر کر پہلے آسمان تک آتا ہے، اس میں اللہ ؐ کے نزول کا وقت ہوتا ہے۔۔۔۔

"اللہ ؐ کی یاد سے کوئی لمحہ بھی ہمارا دل غافل نہ ہو"

اسی لئے بار بار نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔۔۔"

وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔ ایسا تھا کہ جیسے وقت رک سا گیا تھا سب اپنی جگہ پر منجمد اسے سن رہے تھیں۔۔۔۔

اس خوبصورت جوان لڑکی کو سن رہے تھے کہ دیکھو یہ کتنی پیاری باتیں کرتی ہے۔۔۔ ایک تسلسل سا تھا جو

اس کے چپ ہونے پہ ٹوٹا تھا۔۔۔سب بے جان چیزوں میں جیسے پھر سے جان آگئی تھی۔۔۔ایک بار پھر دنیا میں ہلچل مچ گئی تھی۔۔۔۔ہوا چلنے لگ گئی تھی۔۔۔۔پھولوں کی مہک ہر طرف پھیل رہی تھی۔۔۔پرندے واپس اپنے گھروں کو لوٹنے لگے تھیں۔۔۔

اگر اس وقت اسے یوشع سن لیتا تو اسے اپنی قوت سماعت پہ شق ہونے لگتا کہ اس نے المیرا کو ہی سنا ہے۔۔۔۔اس نے تو غش کھا کے ہی مر جانا تھا کہ المیرا خان بھی اتنی پیاری پیاری باتیں کر سکتی ہے؟؟؟ اس نے یوشع کے سامنے کبھی اس طرح کی باتیں نہیں کی۔۔۔۔

تم سمجھدار ہو گئی ہو بہت زیادہ!!!"وہ بس مسکرائی۔۔۔۔

وقت بہت کچھ سیکھا دیتا ہے جہانزیب!!!"وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

نماز کا ٹائم ہو گیا ہے، تم بھی نماز پڑھ آؤ۔۔۔"وہ بھی اٹھ گیا تھا۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا المیرا اندر کی طرف اور وہ باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔۔۔

المیرا کی ایک سب سے اچھی عادت یہ تھی کہ وہ نماز کبھی نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔۔پانچوں وقت کی نماز ٹائم سے ادا کرتی اور اکثر تو وہ تہجد بھی پڑھتی تھی اپنے رب سے ملاقات کرتی تھی۔۔۔اپنے دل کا حال بیان کرتی تھی۔۔۔اپنے رب کی شکر گزار تھی وہ ہر چیز کیلئے اور یوشع جیسے بیسٹ لائف پارٹنر کیلئے۔۔۔وہ ہمیشہ یوشع کی صحت و سلامتی کی دعا کرتی تھی۔۔۔سب کیلئے وہ دعا کیا کرتی تھی۔۔۔اپنے لئے اگر کچھ مانگتی تھی تو

وہ یہی کہ یا اللہ ہم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھنا!!!وہ تو یوشع سے بھی بہت کہتی تھی کہ تم بھی ساری نماز پڑھا کرو مگر وہ کبھی پڑھتا کبھی نہیں پڑھتا تھا۔۔۔بس ایک نماز جمعہ ہی باقاعدگی سے ادا کرتا تھا۔۔۔وہ اکثر اس سے کہتی تھی کہ شہری تمھیں تو بہت زیادہ شکر گزار ہونا چاہیے اپنے رب کا کہ اس نے تمھیں دینے والا بنایا ہے نہ کہ لینے والا۔۔۔تمھارے پاس سب کچھ ہے تمھیں تو زیادہ سجدوں میں سر جھکانا چاہے شکر کرنا چاہیے اور وہ اس کی سنتا تھا۔۔۔ایسا ہو سکتا تھا کہ المیرا کچھ کہے اور وہ نہ سنے مگر اس پہ اثر کچھ دن رہتا تھا اس کے بعد پھر دوبارہ اسی لائف میں بزی اور وہ پھر گہری سانس لے کر رہ جاتی تھی اس کا کام تو بس سمجھانا تھا اس سے زیادہ وہ کیا کر سکتی تھی؟؟؟

وہ نماز کی اہمیت جانتی تھی اور یہ بھی کہ قرآن میں سات سو بار نماز کو قائم کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔۔۔۔

آج وہ سب علی کے گھر جمع تھیں۔۔۔عمران صاحب اور مسز عمران دونوں کسی ریلیٹو کے گئے ہوئے تھیں۔۔۔ماہی اپنے روم میں تھی۔۔۔المیرا،یوشع،حماد،علی،زینب اور جہانزیب سب کچن میں کھڑے اپنے اپنے کارنامے سرانجام دے رہے تھیں۔۔ملازموں کو باہر بھیج دیا گیا تھا۔۔۔زینب ویسے تو بہت کم ہی ان سب کے ساتھ ہوتی تھی مگر آج وہ سب اسے بھی اٹھا لائے تھے۔۔ارے مطلب انکل آنٹی سے اجازت لے کر عزّت کے ساتھ لائے تھیں۔۔۔المیرا اور زینب دونوں ہی کوکنگ میں ماہر تھی اور وہ

چاروں خود کچھ کر نہیں رہے تھیں انہیں بھی کچھ نہیں کرنے دے رہے تھیں۔۔۔سارے کچن میں سامان پھیلایا ہوا تھا۔۔۔

اوئے یار وہ پیاز اٹھا!!!"یوشع نے جہانزیب سے کہا۔۔۔

آ میں تجھے بتاتا ہوں پیاز کیسے کاٹتے ہیں؟؟"جہانزیب نے بھی پیاز اپنے ہاتھ میں اٹھائی۔۔۔

اب دیکھو غور سے!!یہ پیاز ہے۔۔۔"یوشع اپنے ہاتھ میں پکڑی پیاز کو گھوما گھوما کر ہر زاویے سے جہانزیب کو دیکھا رہا تھا۔۔۔

بہت شکریہ!!مجھے تو جیسے پتا ہی نہیں تھا کہ یہ پیاز ہے۔۔۔"وہ سب کھڑے ان دونوں کو دیکھ دیکھ کر مسکرا رہے تھیں۔۔۔یوشع بھی ہنسا۔۔۔

چل اب تو پتا لگ گیا نا بیٹا یہ پیاز ہے۔۔۔"

افففف خدایا بچا مجھے!!"اس نے اپنے بال نوچے۔۔۔ان سب نے ایک بار پھر قہقہہ لگایا تھا۔۔۔یوشع اس کی ٹانگ کھینچنے کے موڈ میں تھا اور وہ کھینچ بھی رہا تھا۔۔۔

چل اب اس پیاز کو یہاں رکھ،ایک ہاتھ میں چُھری پکڑ"!!!

بھائی یہ تو ایسے سیکھا رہے ہیں جیسے انہیں بہت اچھی پیاز کاٹنے آتی ہوں۔۔۔"المیرا نے علی کے کان میں کھسر پھسر کی۔۔۔

میں سن چکا ہوں، میرے کان بہت تیز ہے۔۔۔" المیرا نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔ زینب المیرا دونوں بیک کا سامان تیار کر رہی تھی۔۔۔ حماد بھی تھوڑی بہت کوکنگ جانتا تھا۔۔۔ کوکنگ تو ہمارا یوشع یوسفزئی بھی بہت اچھے سے جانتا ہے مگر وہ کوکنگ کر لیتا ہے یہ بات سوائے علی اور یوسفزئی صاحب کے علاوہ کسی کو بھی نہیں معلوم اور المیرا کو تو بالکل بھی نہیں بتانا کہ وہ کوکنگ جانتا ہے ورنہ وہ جو روز ہی اس کیلئے کچھ نہ کچھ ٹرائی کر رہی ہوتی ہے اس نے اسی دن کوکنگ چھوڑ دینی ہے اور سارے کھانے یوشع سے بنوانے ہیں۔۔۔ حماد بھی کھڑا ٹماٹر کاٹ رہا تھا اور علی اس کو تو کچن کا کوئی کام نہیں آتا اسی لئے اس بیچارے کو ڈیوٹی دی گئی تھی جو بھی چیز مانگی جائے وہ فوراً فوراً پکڑائی جائے اور ساتھ ساتھ برتن بھی دھوئے جائیں۔۔۔ یوشع اسے پیاز کاٹنا سیکھا رہا تھا۔۔۔۔

اس چھری کو پیاز پہ ایسے ایسے پیار پیار سے چلا!!!" جہانزیب بھی اس کو دیکھتا پیاز کاٹنے لگا تھا ٹیڑھی میڑھی جیسے یوشع کاٹ رہا تھا ویسے ہی وہ کاٹ رہا تھا مگر ہائے رے قسمت ایک تو پیاز کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو دوسرا لو بھئی یہ کٹ گئی انگلی۔۔۔۔

اللہ جی!! مجھے نہیں کاٹنی پیاز!!!" اس نے غصے میں چھری کو سلیپ پر پھینکا تھا۔۔۔ ان سب نے زوروں کا قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ایک تو میری انگلی کٹ گئی ہے اور تم سب کو ہنسی آ رہی ہے؟؟"

ارے سالے صاحب ابھی تو یہ سٹارٹ ہے، چلو دوں مارہ سے کاٹو! شاباش آؤ"!!!

کیا کانٹوں؟؟ "

انگلی جناب انگلی!!!"یوشع اور حماد دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھیں۔۔۔۔

مجھے تم سب کے ساتھ کام ہی نہیں کرنا، جارہا ہوں میں، پھر میری قدر کرو گے۔۔۔"وہ بھی مسکراہٹ دبائے باہر کی طرف بڑھا تھا مگر یہ کیا کوئی اسے روک ہی نہیں رہا۔۔۔۔

افففف کوئی تو روکے۔۔۔"اس نے دل میں کہا۔۔۔وہ دروازے پہ رکا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا سب اپنے اپنے کام میں بزی۔۔زینب المیرا علی کیک کی ڈیکوریٹ کر رہے تھیں۔۔۔۔حماد اور یوشع بھی اپنے کام میں بزی۔۔۔۔

میں نے کہا میں جارہا ہوں یہاں سے کوئی روکے گا نہیں؟؟؟"اب بھی کوئی ری ایکٹ نہیں۔۔۔۔

میں نے کہا میں جارہا ہوں۔۔۔"اب کی بار وہ تھوڑا تیز بولا تھا۔۔۔یوشع مڑا۔۔۔دل خوش ہو گیا چلو کوئی تو متوجہ ہوا۔۔۔۔

تو سالے صاحب کس نے روکا ہے آپ کو جلدی جلدی جائے۔۔۔"اس نے بچوں کی طرح آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔۔سب اپنی اپنی مسکراہٹ دبائے اپنے اپنے کام میں بزی رہیں۔۔۔وہ تو بیچارہ ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو پایا۔۔۔۔

پھر بے عزتی!!ٹھیک ہے میرے جانے کے بعد میری قدر ہو گی، میں اب سچ میں جا رہا ہوں۔۔۔"

بائے ئے!!!"یوشع نے ہاتھ ہلایا۔۔۔وہ منہ بناتا کچن سے نکل کر باہر جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

افففف اللہ کتنا خوبصورت کیک ہے یہ یمّی!!!!دیکھ کر بھی منہ میں پانی آ رہا ہے۔۔۔"المیرا نے تھوڑا تیز آواز میں کچن کے دروازے کی طرف منہ کر کے بولا تھا تا کہ وہ سن لے۔۔۔جہانزیب کے کان کھڑے ہوئے۔۔۔۔

واقعی مہرو یار تم صحیح کہہ رہی ہو، یہ واقعی بہت لذیذ لگ رہا ہے، تمہارے ہاتھوں میں تو جادو ہے۔۔۔"یوشع کی تعریف پر جہانزیب نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔۔۔

کیک افففف!!!" جہانزیب نے پیٹ پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

بھئی ہم نے تھوڑی دیر بعد کیک کھا لینا ہے اگر ختم ہو گیا تو ہمیں مت کہنا کہ مجھے نہیں کھلایا۔۔۔" علی نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔جہانزیب نے ایک قدم پیچھے بڑھایا۔۔۔وہ جو سب اسی کو دیکھ رہے تھیں اس پہ سے نظریں ہٹا کر پھر کام میں بزی ہو گئے۔۔۔۔وہ مڑ کر کچن میں داخل ہوا۔۔۔

وہ گائیز میں نے کیا سوچا ہے؟؟؟"وہ قدم قدم چلتا کیک کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ میں کیا کہہ رہا تھا کہ لڑائی جھگڑوں میں کیا رکھا ہے؟ سب مل بانٹ کر کھاتے ہیں نا۔۔۔"اس نے کیک کی ڈش اپنے ہاتھ میں اٹھائی تھی۔۔۔۔ایک بار پھر سب کا زوردار قہقہ کچن میں گونجا تھا۔۔۔وہ ان سب کو ہونقوں کی طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔دیر سے ہی صحیح پر اس کو سمجھ آگئی تھی۔۔۔۔

تم سب مل کر مجھے تنگ کر رہے تھیں؟؟؟"وہ مسلسل ہنس رہے تھیں۔۔۔اس کا غصہ بھی ختم ہوا تھا۔۔۔وہ بھی ہنسنے لگا۔۔۔۔ٹھک ٹھک کی آواز گونجی تھی۔۔۔سب نے کچن کے دروازے کی طرف دیکھا تھا۔۔۔عین اسی وقت یوشع بھی کسی کام سے اُدھر سے باہر نکلنے لگا تھا۔۔۔۔۔

آآآآاللہ میرا دل!!!"یوشع نے چینخ ماری تھی۔۔۔۔

آآآآ!!!یوشع کی چینخ سن کر ڈر کے مارے المیرا کی بھی چینخ نکلی تھی۔۔۔سب نے انہیں حیرانگی سے دیکھا۔۔۔انہیں کیا ہوا؟؟" نظر دروازے پر کھڑی ماہی پر پڑی جو فل میک اپ میں بالکل تیار تھی۔۔۔کہیں جانے کی تیاری تھی۔۔۔

شہری کی کی کیوں چینخ ماری تھی آآپ نے؟؟"وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔۔۔وہ اس کی چینخ سن کر واقعی ڈر گئی تھی۔۔۔اسے لگا شاید کوئی چوہا آگیا۔۔۔یوشع نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

مہرو میں نے ماری تو ماری مگر تمہاری کیوں نکلی؟؟؟ "

آپ نے ماری تھی میری بھی ڈر کی وجہ سے نکل گئی کہ پتا نہیں کیا ہو گیا؟؟؟ "

افففف خدایا ایسے بھی کوئی چینخیں مارتا ہے تم دونوں نے تو ڈرا ہی دیا تھا کہ پتا نہیں ایسا کیا ہو گیا؟؟"سب نے ہی ان دونوں کو ڈانٹا تھا۔۔۔

قسم سے تمہاری چینخ سن کر ہارٹ فیل ہونے لگا تھا۔۔"جہانزیب نے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میرا بھی!!!"حماد نے بھی دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یوشع المیرا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسیں۔۔۔

اچھا بتاؤ تو چینخ ماری کیوں تھی؟؟؟ "

یار اس کو دیکھ کر نکل آئی تھی، میں تو بیچارہ معصوم مزے مزے سے جا رہا تھا اچانک ہی سامنے سے آگئی اوپر سے اتنا میک اپ!!!میرا بھی تو ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا ہے۔۔"المیرا کے ساتھ سب کی ہی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔ماہی نے خود پہ کنٹرول کیا۔۔حماد نے ماہی کو گہری نظروں سے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔

بھائی!!ماما بابا کہاں ہے؟؟؟"

وہ چاچو کے گئے ہیں، تم کہیں جا رہی ہو کیا؟ اور یار میں سچ میں بہت خوش ہوں تم اپنے کمرے سے باہر تو نکلی، ہماری کمپنی انجوائے کرو، بہت مزہ آرہا ہے یار آجاؤ۔۔"یوشع نے نظریں جھکائی۔۔۔حماد نے ایک

نظر یوشع پر ڈالی۔۔۔ صرف دو دن رہ گئے تھے حماد کے جانے کے مگر اس نے جانے سے پہلے ایک کام ضرور کرنا ہے۔۔۔ ہر حال میں کر کے رہنا ہے۔۔۔۔

نہیں میں اپنی فرینڈ کے جا رہی ہوں۔۔۔ "ایک نظر سب پہ ڈالتی وہ باہر نکل گئی تھی۔۔۔

بھئی یہ ٹھنڈا ہو گا جب کھائیں گے۔۔۔ "المیرا نے کیک فریزر میں رکھا۔۔۔ وہ سب ایک بار پھر اپنے کام میں بزی ہو گئے تھیں۔۔۔

یوشع کے دل میں تو ماہی کو لے کر اب بھی کوئی میل نہیں تھا۔۔۔ وہ تو بھول بھال بھی گیا تھا اُن گزری باتوں کو۔۔۔ وہ تو اسے اب بھی ایک اچھا دوست سمجھتا ہے اور اب تک ماہی نے کوئی کھیل نہیں کھیلا تو وہ کیوں کھیلے؟؟ اس کا دل تو ماہی کو لے کر بالکل صاف ہے۔۔۔ اس کے دل میں تو اب بھی کوئی غبار نہیں۔۔۔۔

مگر یوشع کو کون سمجھائے کہ اگر وہ چپ ہے تو کسی خاص موقعے کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ وہ سوچ چکی تھی کہ اس نے کیا کرنا ہے؟ کیونکہ یوشع کو تو المیرا کا ہر گز نہیں ہونے دینا اور جب "یوشع کو ہر حال میں ہونا ہی میرا ہے تو کیوں خود کو کمرے میں قید کیا جائے" یہ سب ماہی نے سوچا تھا۔۔ اسی لئے آج وہ گھر سے باہر گئی تھی۔۔۔ وہ سب کچن میں ہنسی مزاق کرتے اپنے اپنے کام میں مصروف تھیں۔۔۔ ایک دوسرے کے ساتھ خوش تھیں۔۔۔ فیوچر سے بے خبر تھیں کہ بہت جلد ان سب کی زندگی کی کایا پلٹنے والی ہے اور پھر ایسی پلٹے گی کہ کسی نے سوچا بھی نہیں ہو گا۔۔۔ زندگی اُن سب کو ایک ایسے دہرائے پر لا کر کھڑا کرنے

والی ہے کہ سمجھ نہیں آنا کہ ہوا کیا ہے؟ وہ سب ہو گا جو کبھی وہم و گمان میں بھی نہیں ہو گا؟ فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہو گی کہ اُن سب کی خوشیوں کو بہت جلد نظر لگنے والی ہے۔۔۔۔

کہ یوشع کی بات بھی بہت جلد سچ ہونے والی ہے کہ

مجھے بھی ڈر لگتا ہے ہمارے اِس خوبصورت رشتے کو کسی کی نظر لگ جانے سے۔۔۔۔

آج اس کو دو دن پورے ہو گئے تھیں۔۔۔ یوشع اسے ائیر پورٹ چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔ علی ساتھ نہیں آیا تھا۔۔۔ عمران صاحب نے اسے آفس بلایا تھا کہ تمھاری ضرورت ہے آجاؤ۔۔۔ تو وہ چلا گیا تھا کہ میں ٹائم پر ائیر پورٹ پہنچ جاؤں گا فلائٹ کے آنے سے پہلے ہی۔۔۔ یوشع ڈرائیو کر رہا تھا اور وہ بھی اگلی سیٹ پر بیٹھا شیشے سے پار دیکھتا کسی گہری سوچ میں گم بیٹھا تھا۔۔ وہ اسے کچھ بتانا چاہتا تھا بس ہمت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

حماد!! کیا بات ہے؟ ٹینشن میں لگ رہے ہو؟ نیکسٹ کب کا ارادہ ہے آنے کا کب آؤ گے؟؟" وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی، تم شادی کرو پھر آؤں گا اگین یا پھر اگر کسی میٹنگ وغیرہ کے سلسلے میں آنا ہوا تو آجاؤں گا۔۔۔ "

تم نے شادی نہیں کرنی کیا؟؟"

کیوں نہیں ضرور کروں گا جب کوئی اچھی لڑکی مل جائے گی، کنوارا تو مرنے سے رہا۔۔۔ "

تم ماہی کو پسند نہیں کرتے کیا؟؟"یوشع نے کچھ حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

اور یہ تم سے کس نے کہا کہ میں ماہی کو پسند کرتا ہوں۔۔۔"حماد نے بھی اسی کے انداز میں پوچھا۔۔۔وہ اب مکمل اس کی طرف متوجہ تھا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں یار اگر پسند ہے تو بتادو، میں علی سے بات کرلوں گا، علی کو کیا اعتراض ہو گا اِس رشتے سے جب لڑکا ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو اور تم ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہو، ماہی بھی ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہے اور بہت اچھی ہے۔۔۔ "

مگر ماہی تو تمھیں پسند کرتی ہے۔۔۔"یوشع نے ایک دم بریک لگائی تھی۔۔۔حماد نے بروقت خود کو سنبھالا۔۔۔یوشع نے حیرت سے اس کو دیکھا۔۔۔۔

تمھیں کس نے بتایا؟؟؟؟"

گاڑی چلاؤ بتاتا ہوں اور اب دوبارہ بریک لگانے سے پہلے مجھے بتادینا۔۔۔"یوشع نے کچھ حیرانگی سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ایک بار پھر گاڑی روڈ پر رواں دواں تھی۔۔۔

میں جانتا ہوں حماد کہ تم ماہی کو پسند کرتے ہو، یہ مت بھولو کہ میں عقاب کی نظر رکھتا ہوں کچھ نہ دیکھ کر بھی سب کچھ دیکھ لیتا ہوں اور میں نے بہت بار تمہاری نظر ماہی کی طرف اُٹھتی دیکھی ہے، تو وہ کیسی نظر تھی جو تم اس پر ڈالا کرتے تھے؟؟"حماد بس مسکرایا تھا۔۔۔

تم بات کو گھما رہے ہو، یوشع تم بھی یہ مت بھولو کہ اگر تم عقاب کی نظر رکھتے ہو تو میں بھی آنکھیں پڑھنے کا فن رکھتا ہوں اور میں نے خود ماہی کی آنکھوں میں تمہارے لئے محبت کا جلتا دیا دیکھا ہے اور ساتھ میں۔۔۔۔ "

وہ بات ادھوری چھوڑ کر چپ ہو گیا تھا۔۔۔

ساتھ میں کیا؟؟"یوشع نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔

المیرا کیلئے بے انتہا نفرت!!!"حماد نے بتایا۔۔۔۔

نہیں!! یہ سچ نہیں ہو سکتا!! ہاں میں مانتا ہوں وہ مجھ سے محبت کرتی ہے، میں نے بھس اس کی آنکھوں میں اس کے لہجے میں محبت دیکھی ہے مگر المیرا سے نفرت وہ نہیں کر سکتی، ہاں وہ اسے ناپسند ضرور کر سکتی ہے مگر نفرت نہیں "!!!

اور کیوں نہیں کر سکتی وہ المیرا سے نفرت؟؟؟"

یوشع نے کچھ کہنا چاہا مگر چپ ہو گیا شاید لفظوں نے ساتھ نہیں دیا یا اس کے پاس واقعی کوئی جواب تھا ہی نہیں۔۔۔حماد پھر دھیرے سے مسکرایا۔۔۔

یوشع میں نے کہا ہے نا میں آنکھوں کو پڑھنے کا فن جانتا ہوں اور یہ بات علی اور تم دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔"وہ دھیمے لہجے میں ایک دوسرے سے بات کر رہے تھیں۔۔۔یوشع کچھ پریشان سا ہوا تھا۔۔۔

المیرا بہت معصوم ہے۔۔۔"حماد نے دھیرے سے کہا۔۔۔

نہیں!!وہ پوری پٹاخہ ہے۔۔۔"

ہاں مگر صرف تمھارے سامنے، یہ بات تم اچھی طرح جانتے ہو۔۔۔"

ہمممم!!!اس کی زبان صرف میرے سامنے چلتی ہے باقی دنیا والوں سے لڑنے کی ہمت اُس میں نہیں ہے، وہ بہت ڈرتی ہے اِس دنیا سے، اِس دنیا کے لوگوں سے۔۔۔۔"

جانتے ہو ہر بات کے پیچھے کوئی نا کوئی ریزن لازمی ہوتا ہے اور المیرا اِس دنیا سے کیوں ڈرتی ہے؟ اِس بات کے پیچھے بھی یقیناً کوئی بہت بڑا ریزن ہو گا۔۔۔"

ہاں میں جانتا ہوں کہ کیا ریزن ہے؟ مگر میں تمھیں چاہ کر بھی وہ ریزن نہیں بتا سکتا۔۔۔"یوشع کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

میں پوچھ بھی نہیں رہا یوشع اور نہ ہی میں جاننا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ پھر خاموش ہوا۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے میں جب سے یہاں آیا ہوں اور جب سے میں نے ماہی کو دیکھا ہے وہ مجھے کچھ عجیب سی لگی تھی، اس کا بیہیو بہت عجیب تھا اور تم دیکھو انگیجمنٹ والے دن اس کے سگے بھائی کی انگیجمنٹ ہو رہی تھی مگر میں نے کوئی خوشی اس کے چہرے پر نہیں دیکھی، نہ ہی وہ اسٹیج پر آئی اور یقیناً جو تم اس کے پاس گئے تھے، تم دونوں کے درمیان کوئی خوشگوار بات نہیں ہوئی تھی اور اسی بات پہ اُس کا موڈ آف ہو گا جس کے بعد اسے اپنے آس پاس کے ماحول سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا، اور میں نے بہت بار اس کی نظریں تمہاری طرف اُٹھتی دیکھی ہے، اور میری نظریں بھی اس پر اسی وجہ سے جاتی تھی کہ وہ تمھیں دیکھتی رہتی ہے اور یہ سب دیکھنے کے بعد مجھے نو دو گیارہ کرنے میں بالکل ٹائم نہیں لگا کہ وہ تمہیں کس قدر چاہتی ہے اور میں نے اس کی آنکھوں میں خود دیکھا ہے بہت قریب سے اتنا قریب کہ ایک دوسرے کے چہروں پر ایک دوسرے کی گرم سانسیں تک محسوس ہو رہی تھی۔۔۔" وہ جو جب سے خاموش بیٹھا بس اسے سن رہا تھا اسے اب مشکوک نظروں سے گھورا تھا۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو، تم جانتے ہو میں چھوٹے دل کا ہوں، میں ڈر جاؤں گا اور پھر تمھیں کچھ نہیں بتاؤں گا۔۔۔ "

حماد!!!" یوشع اب بھی اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

یار ڈرائیونگ پہ دھیان دو، قسم سے میرا ابھی مرنے کا کوئی موڈ نہیں ہے، ابھی میں نے شادی کرنی ہے۔۔۔"یوشع اپنی ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

میں کل عل کے گھر گیا تھا وہاں کیا ہوا؟ میں نے کیا کیا؟ میں تمہیں سب بتادوں گا لیکن اس کے بعد تم مجھے کچھ نہیں کہوں گے؟ پہلے یہ وعدہ کرو۔۔۔"حماد نے ہاتھ آگے بڑھایا تو یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔ پہلے تم بات بتاؤ، اسکے بعد ڈیسائیڈ ہو گا کہ تمہیں کچھ کہنا چاہیے یا نہیں؟؟؟"یوشع پوری طرح ڈرائیونگ کی طرف متوجہ رہا۔۔۔حماد نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

ٹھیک ہے سن لو، لیکن میں جانتا ہوں تمہیں بہت غصہ آجائے گا۔۔۔"یوشع نے ایک بار پھر مشکوک نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

گزشتہ ایک روز:

حماد ابھی علی کے گھر آیا تھا۔۔۔وہ ابھی لاؤنج میں داخل ہوا تھا جو کہ بالکل خالی تھا۔۔۔ایک ملازم حماد کو دیکھ کر وہاں آیا۔۔۔

علی کہاں ہے؟؟؟"

علی صاحب تو تھوڑی دیر پہلے ہی آفس گئے ہیں۔۔۔"ملازم نے بتایا۔۔۔

آفس گیا ہے مگر اس نے تو کہا تھا کہ وہ گھر پر ہی ہے، اچھا ٹھیک ہے آپ جائے۔۔۔"

آپ کو کچھ چاہیے صاحب"!!!

نہیں ٹھینک یو!!!" ملازم وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔اس نے جیب سے موبائل نکال کر علی کا نمبر ڈائل کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔کال ریسیو کی گئی۔۔۔

ویسے بڑے ہی کوئی گھٹیا قسم کے انسان ہو اگر آفس ہی جانا تھا تو مجھے بتا نہیں سکتے تھے، جب میں نے پوچھا کہ کہاں ہو؟ ہاں ہاں میں تو گھر پر ہی ہوں آجاؤ آجاؤ!! اسے کہتے ہیں گھر پہ ہونا۔۔۔" علی نے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

سوری یار میں قسم سے گھر ہی تھا مگر بابا نے بولا لیا تھا کہ آجاؤ تمھاری اشد ضرورت ہے، اس لئے ارجنٹ آنا پڑا اور تمھیں بتانا یاد ہی نہیں رہا، ایک کام کرو تم آفس ہی آجاؤ، یہاں گپ شپ کر لیں گے۔۔۔"

یوشع بھی آفس میں ہے کیا؟؟؟" حماد کے چہرے پر عجیب قسم کی مسکراہٹ اُبھری تھی۔۔۔۔

ہاں وہ اپنی کمپنی میں ہو گا، میں اپنی کمپنی میں ہوں بابا کے ساتھ"!!!

انکل ہے وہاں!!!" اس نے ہر طرف نظر دوڑانا شروع کر دی۔۔۔

ہاں بابا یہی ہے، کیوں کیا ہوا؟؟؟"

کچھ نہیں بس ایسے ہی پوچھا ہے اور آنٹی بھی کہیں نظر نہیں آرہی وہ بھی گھر پر نہیں ہے کیا؟؟؟" اس کے چہرے پر موجود مسکراہٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں یار میں تو گھر پر ہی چھوڑ کر آیا تھا، کیا پتا کہیں چلی گئی ہو۔۔۔"اب کی بار حماد کی آنکھوں میں چمک آئی تھی۔۔۔

اس نے ماہی کے بارے میں پوچھنے سے گریز کیا تھا۔۔وہ ماہی کے بارے میں پوچھ کر اسے شک میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔۔۔۔

خیر تم یہی آجاؤ۔۔۔"علی نے کہا۔۔۔۔

اچھا چلو ٹھیک ہے میں وہی آرہا ہوں۔۔۔"حماد نے پورے گھر پر نظر دوڑائی تھی موبائل واپس جیب میں رکھا۔۔۔

اس سے زیادہ اچھا موقع نہیں ملے گا جو وہ کام کرنا چاہ رہا ہے اور وہ ویسے بھی خاص اسی کام کیلئے یہاں آیا ہے بس موقع کی مناسبت چاہیے تھی۔۔۔

چل حماد لگ جا کام پہ اس سے زیادہ اچھا موقع نہیں ملے گا، موقع محل دونوں ہے۔۔۔"اسے ماہی کے روم کا پتا تھا۔۔۔اتنے دنوں میں اسے یہاں موجود ہر کسی کے روم کا اندازہ بخوبی ہو چکا تھا۔۔۔اس نے قدم اس کے روم کی طرف بڑھائے۔۔۔ماہی بھی اپنے روم سے نکلنے لگی تھی۔۔۔اس کی نظریں پوری طرح موبائل پر مرکوز تھی۔۔۔حماد نے سیڑھیوں پر سے چڑھتے اسے دیکھ لیا تھا مگر وہ نہ ہی اس کی موجودگی کو محسوس کر سکی اور نہ ہی اسے دیکھ سکی۔۔۔۔وہ جان بوجھ کر دبے قدموں اتنی زور سے اس سے ٹکرایا

تھا۔۔۔وہ اس کے چوڑے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔ہاتھ میں پکڑا موبائل زمین پر گرا تھا۔۔۔اسے دن میں تارے نظر آ گئے تھیں۔۔۔وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔حماد نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔۔وہ اس کے کالر کو سختی سے اپنی مٹھی میں جکڑے اس کی بانہوں میں جھول رہی تھی۔۔۔آنکھیں بھی سختی سے میچ رکھی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔۔۔بلاشبہ وہ ایک خوبصورت نوجوان دوشیزہ ہے۔۔۔۔اس کا دل کیا کہ وہ کوئی شرارت کرے مگر نہیں وہ اس کام کیلئے یہاں نہیں آیا تھا اور نہ ہی وہ یہ کام کر سکتا ہے۔۔۔۔

آنکھیں کھول لے میڈم اور میرے کالر کو چھوڑ دے۔۔۔۔"کسی اجنبی آواز پر اس نے فٹ آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔وہ مکمل اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ماہی نے اسے دھکا دیا۔۔۔وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔دو قدم اس نے بھی آگے بڑھائے تھے۔۔۔ماہی نے پھر دو قدم پیچھے لئے۔۔۔وہ پیچھے دیوار کے ساتھ لگی تھی۔۔۔

حماد نے بھی دو قدم اور آگے بڑھائے تھے۔۔۔۔

تم میرے قریب کیوں آ رہے ہو؟دور رہو؟اور یہاں کیا کر رہے ہو؟نیچے جا کر بیٹھو۔۔۔"اس نے لہجے کو سخت کر کے روانی سے کہا تھا جبکہ اندر سے اس کا دل بچے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔۔

ہمممم!!!ایم امپریسڈ!!!ورنہ ایسے موقعوں پر لڑکیاں اکثر ڈر جاتی ہے،گڈ مجھے ایسی ہی لڑکیاں بے حد پسند ہے۔۔۔"اس نے دیوار کے دونوں طرف ہاتھ رکھ کر اس کے جانے کی ساری راہیں بند کی تھی۔۔۔۔

واٹ آر یو ڈوئینگ؟ سٹے آوے فروم می!!!میں بھائی کو بلالوں گی، بھائی!!"اس نے آواز دی تھی۔۔۔حماد نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں شاید تمھیں کسی نے بتایا نہیں کہ گھر پر کوئی نہیں ہے۔۔۔"ماہی کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی۔۔۔۔

اور یہ جو اتنا بڑا محل ہے، اتنی اونچی اس کی دیواریں ہیں، ان دیواروں سے تمھاری آوازیں باہر نہیں جائے گی اور نہ ہی کوئی تمھیں بچانے آئیں گا۔۔۔"وہ اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کی گرفت سخت تھی۔۔۔وہ اسے دیکھے گئی۔۔۔۔وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ماہی کی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔۔۔سانس لینے میں دشواری ہونے لگی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ ہٹایا تھا۔۔۔سانس بحال ہوا تو ماہی کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔۔

یو بلڈی!!!"اور اس سے پہلے وہ اس کے گال پر نشان چھوڑتی۔۔۔۔اس نے اس کی نازک کلائی کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑا تھا۔۔۔۔

نہ میری جان یہ غلطی دوبارہ کبھی مت کرنا اب چلو اندر"!!!

چھوڑو مجھے!!!"وہ زبردستی اسے کمرے میں لے کر جا رہا تھا۔۔۔

آئی سیڈ لیو می!!!" وہ چیخی تھی۔۔۔ وہ مسلسل خود کو اسکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کمرے میں لے جا کر اس نے اسے چھوڑا تھا۔۔۔ فوراً دروازہ بند کیا تھا۔۔۔ وہ ڈر رہی تھی بہت زیادہ۔۔۔ وہ اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔۔

دیکھو!!!" اس نے انگلی وارن کرنے والے انداز میں اٹھائی۔۔۔

میرے قریب مت آنا، میں تمہیں بتا رہی ہوں ورنہ بالکل اچھا نہیں ہو گا، علی بھائی اور یوشع کو پتا چلا نہ کہ تم کیا کر رہے ہو یا کیا کرنے کی کوشش کر رہے ہو؟ وہ پھر بنا کسی لحاظ کے بہت مارے گے تمھیں کہ تم ساری زندگی یاد رکھو گے۔۔۔" حماد طنزیہ مسکرایا۔۔۔۔

اوو ور ئیلی!!! میں تو ڈر گیا۔۔۔۔" وہ قدم پیچھے بڑھا رہی تھی اور اس سے پہلے وہ بھاگتی۔۔۔ اس نے اس کی کلائی پکڑ کر اپنی طرف کھینچی تھی۔۔۔ وہ گھومتی ہوئی اس کے چوڑے سینے سے آ لگی۔۔۔ اس نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے خود میں بھینچتے پیچھے دیوار کی طرف قدم بڑھائے تھے۔۔۔۔ اور وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھے خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔ اس کی قربت میں اس کی جان فنا ہو رہی تھی۔۔۔۔

لیو می پلیز!!! چھوڑ دو مجھے خدا کے واسطے کچھ مت کرو۔۔۔"حماد کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کانپ رہی ہے مگر وہ مضبوط کھڑی خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا تھا۔۔اس نے اسے پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔

ایک چیخ اس کے حلق سے بر آمد ہوئی۔۔۔اس کے ہونٹ کپکپانے لگے تھیں۔۔۔

بھائی!!!"ایک آنسو ٹوٹ کر اس کے گال پے لڑھکا تھا۔۔۔

یو شع!!!"کپکپاتے ہونٹوں سے اس نے اسے پکارا تھا۔۔۔آواز اتنی دھیمی تھی کہ بامشکل خود کو سنائی دیں۔۔۔

حماد اس کا یہ گھبرایا ہوا روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ مسلسل کانپ رہی تھی شاید اس کو خود کو بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کس قدر کانپ رہی ہے۔۔۔

اوپن یور آئیز!!!"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

آئی سیڈ اوپن یور آئیز!!!"اس نے غصے سے کہا تھا۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی۔۔اس نے تو اس کی ساری بھاگنے کی راہیں بند کر رکھی تھی۔۔۔ماہی کی آنکھوں میں گلابی پن اترا۔۔۔

پلیز چھوڑ دو!!!"اس نے منت کی تھی۔۔۔

خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو، میں میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گی مگر پلیز یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔" وہ پھر مسکرایا۔۔۔۔

کس کو کیا بتاؤ گی میری جانِ من!! اگر تمھارے بتانے سے پہلے ہی میں علی کو جا کر بتا دوں کہ تمھاری بہن میرے ساتھ یہ وہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی تو وہ کس کا یقین کرے گا؟؟؟ "

وہ تب بھی میرا یقین کریں گے انہیں اپنی بہن پر پورا بھروسہ ہے۔۔۔" کیا مان تھا اس کا اپنے بھائی پر۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر امپریس ہوا تھا۔۔۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے، پھر میری جان!!!" اس نے اس کے گال پر ہاتھ رکھنا چاہا۔۔۔ ماہی نے اس کے ہاتھ کو جھٹکا۔۔۔ وہ اپنے ہاتھ کو دیکھ کر مسکرایا پھر ماہی کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسی کو گھور رہی تھی۔۔۔۔

ہائے میری جان!! تمھیں تو معلوم ہے ایڈیٹنگ کتنی ایزی ہو گئی ہے اگر میں کسی بھی گندی ویڈیو پہ تمھاری تصویریں سیٹ کر دوں اور پھر اس کو سوشل میڈیا پہ اپلوڈ کر دوں تو کیا عزّت رہ جائے گی تمھاری!! تو تب کیا تمہارا بھائی تم پر یقین کریں گا؟؟؟" ماہی کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھٹی تھی۔۔۔۔

تتتتم"!!!

شششششش!!!" اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھی تھی۔۔۔۔

ڈرو مت!!میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا کیونکہ الحمد للہ میں بھی دو بہنوں کا بڑا بھائی ہوں اور مجھے مکافاتِ عمل پر یقین ہے اگر آج میں کسی کی بہن بیٹی کے ساتھ غلط کروں گا تو کل کو میں جتنا بھی اپنی بہنوں کو چھپا کر رکھنا چاہوں، کہیں نہ کہیں کچھ نہ کچھ غلط ضرور ہو جائے گا، میری بہنوں کے ساتھ بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے، اسی لئے حماد ابراہیم نے آج تک نہ ہی کسی لڑکی کی طرف غلط نگاہ ڈالی اور نہ ہی آج تک کسی کے ساتھ ایسی حرکت کی ہے، تم پہلی لڑکی ہو جس کے ساتھ یہ سب کیا ہے کیونکہ مجھے تم سے کچھ سوالوں کے جواب چاہیے؟ ویسے تو مجھے ضرورت نہیں تھی کہ تم سے کچھ پوچھوں کیونکہ میں آنکھیں پڑھنے کا فن رکھتا ہوں اور اب تمھاری آنکھوں میں سوائے ڈر اور خوف کے مجھے کچھ نظر نہیں آرہا، اسی لئے جو میں پڑھنا چاہ رہا تھا، وہ پڑھنے میں مجھے دشواری پیش آرہی ہے، اس لئے اب جو پوچھوں سب سچ سچ جواب دے دینا، میں چلا جاؤں گا۔۔۔"وہ اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

یوشع سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟؟"وہ بس اسے دیکھے گئی۔۔۔

مجھے اپنے سوالوں کے فوراً فوراً جواب چاہیے ہوتے ہیں، اس لئے اب بتاؤ یوشع سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟

اور مجھ سے جھوٹ بولنے کی غلطی مت کرنا کیونکہ بعض اوقات انسان کی آنکھوں کی تحریر اور اس کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ بہت کم ہی ایک دوسرے سے میچ کرتے ہیں، اصل لفظ وہی ہوتے ہیں جو منہ اور آنکھ دونوں میں سیم ہو اور تم جھوٹ بولو گی تو تمھاری زبان لڑکھڑائے گی، تمھاری آنکھیں کچھ کہہ رہی ہونگی

اور تمھارے الفاظ کچھ اور ہی داستان بیان کر رہے ہونگے اگر جھوٹ بولو گی تو میں تمھاری آنکھیں پڑھ لوں گا، اب بتاؤ جلدی یوشع سے کتنی محبت کرتی ہو؟؟؟"

تمھیں کیوں بتاؤں؟ میں اس سے کتنی محبت کرتی ہوں کتنی نہیں؟ تم ہوتے کون ہو یہ پوچھنے والے؟؟ "

اوکے نہ بتاؤ مگر المیرا سے تو خوب نفرت کرتی ہو گی نا، کیونکہ اپنے محبوب کے محبوب سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔"حماد نے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں المیرا کے نام پر نفرت کی چنگاری پھوٹی تھی۔۔۔وہ مسکرا اٹھا۔۔۔اسے جواب مل گیا تھا۔۔۔

آج کے بعد اس کا نام میرے سامنے مت لینا، نفرت کرتی ہوں میں اس سے بے انتہا نفرت!!!"وہ ہنوز مسکرا رہا تھا۔۔۔

اس کے الفاظ اس کی آنکھوں سے میچ کر رہے تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی بے انتہا نفرت تھی اور اس کے لہجے میں بھی۔۔۔

وہ جب سے ہماری زندگی میں آئی ہے یوشع مجھ سے دور ہو گیا ہے، جادو کر کے رکھ دیا ہے اس نے سب پر جس کو دیکھو اسی کے گُن گاتے ہیں، المیرا ایسی المیرا ویسی!! تنگ آ گئی ہوں میں اس کے نام کے چرچے سن سن کر، اس نے میرے یوشع کو بھی مجھ سے چھین لیا ہے، وہ نہ ہوتی تو یوشع صرف میرا ہوتا، صرف

میرا۔۔۔"یوشع کیلیئے محبت بھی جھلکی تھی۔۔۔۔حماد نے اپنا چہرہ ماہی کے چہرے کے قریب کیا تھا۔۔۔۔
اس کی بولتی یک دم بند ہوئی تھی۔۔۔۔

اتنی نفرت لہجے میں؟؟؟"

دور ہٹو "!!!

اگر نہ ہٹاتو؟؟؟"اب وہ اسے بس تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔اس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔۔۔۔
ماہین عمران!!!یہ جو حرکت میں نے تمھارے ساتھ کی ہے نااس کا ہر گز یہ مطلب مت لینا کہ میں نے تمھارے قریب آنے کے بہانے ڈھونڈے ہیں۔۔۔"اس نے فٹ اپنی آنکھیں کھولی تھی۔۔۔۔
یاد رکھنا تم جیسی لڑکیوں کی حماد ابراہیم کی زندگی میں کوئی جگہہ نہیں ہے،نہ ہی اس کے دل میں،نہ ہی اس کی زندگی میں اور نہ ہی اس کے بیڈ روم میں اگر مجھے تمھارے لہجے میں ایک معصوم لڑکی کیلیئے وہ بھی ایسی لڑکی جو صرف محبت کے قابل ہے،جس نے تمھارا کچھ نہیں بگاڑا اس لڑکی کیلیئے اگر اتنی نفرت نہ دیکھتی تو میں سوچ سکتا تھا تم سے شادی کرنے کے بارے میں،کیونکہ تم واقعی بہت خوبصورت ہو مگر اب نہیں،حماد ابراہیم محبت کرنے والا مرد ہے،حماد ابراہیم محبتوں کو بانٹنا اور محبتوں کو سمیٹنا جانتا ہے،حماد ابراہیم کی زندگی میں ایسی لڑکیوں کیلیئے کوئی جگہہ نہیں ہے جو دل میں دوسروں کیلیئے بغض،کینہ،حسد رکھتی ہے،حماد ابراہیم فقط ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جن کا وجود محبت سے بھرپور ہو اور تم میں ایسا کچھ نہیں ہے،تم

چہرے سے حسین ہو مگر دل کی کالی ہو، اسی لئے تمھاری میری زندگی میں کوئی جگہہ نہیں۔۔۔"ماہی کی آنکھیں لال انگارہ ہوئی تھی۔۔۔اس کی ایسی بے عزّتی آج تک کسی نے نہیں کی تھی جیسی اس نے کی تھی۔۔۔اس نے کچھ بولنا چاہا تھا مگر ایک بار پھر اس نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اس کی بولتی بند کی تھی۔۔۔اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بالکل قریب کیا تھا۔۔۔اس نے ایک بار پھر اپنی آنکھوں کو سختی سے میچا تھا۔۔۔اپنی شرٹ کو مٹھی میں زور سے جکڑا تھا۔۔۔

اس نے اس کے چہرے پر پھونک ماری تھی۔۔۔آنکھوں کی پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔ہونٹ پھر سے کانپنے لگے۔۔۔۔اسے محسوس ہوا تھا کہ جیسے وہ اس کے قریب نہیں ہے۔۔۔اس نے آہستہ آہستہ اپنی گھنی مڑی ہوئی پلکیں اٹھائی تو وہ واقعی یہاں نہیں تھا۔۔۔وہ واقعی یہاں سے چلا گیا تھا بغیر کوئی حرکت کئے اسے نقصان پہنچائے بغیر!!!اس نے اپنی مٹھی کو کھولا تھا اس کی ہتھیلیاں نم تھی۔۔۔اس نے اپنے ماتھے کو چھوا تھا وہاں بھی پسینہ تھا۔۔۔اسے محسوس ہو رہا تھا وہ کانپ رہی ہے۔۔۔اسے اس کی قربت برداشت نہیں ہوئی تھی۔۔۔اس سے پہلے اس کے ساتھ کبھی ایسا ہوا بھی تو نہیں تھا کہ کوئی غیر مرد اس کے قریب آئے۔۔۔علی اور یوشع کے علاوہ وہ آج تک کبھی کسی غیر کے قریب نہیں گئی تھی۔۔۔وہ ڈر گئی تھی بہت زیادہ۔۔۔!!!!

گاڑی میں خاموشی چھاگئی تھی۔۔۔یوشع کا چہرہ کان کی لوؤ تک غصے سے سرخ ہو چکا تھا۔۔اس نے خاموشی سے سائڈ میں کر کے گاڑی کو بریک لگائی۔۔۔حماد کی طرف گھوما۔۔۔

حماد ابراہیم!!!"یوشع نے انگلی اٹھائی تھی۔۔۔

یوشع پلیز یار کوئی غصہ نہیں!!میں اگر چاہتا تو تم سے یہ بات چھپا بھی سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ میں یہاں سے اپنے دل پر بوجھ لے کر نہیں جا سکتا تھا، تمھیں سب کچھ سچ سچ بتا دیا ہے۔۔"یوشع نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

حماد اگر آج کے بعد تم نے ماہی تو کیا اگر کسی بھی لڑکی کے ساتھ ایسا دوبارہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، میں واقعتاً بھول جاؤں گا کہ تُو میرا دوست ہے۔۔۔ "

افففف خدایا!!!کیسے سمجھاؤں؟یار میں نے کیا کہا ہے کہ میری بھی دو بہنیں ہیں جو کہ ابھی صرف سولہ سترہ سال کی ہے، معصوم ہے، چھوٹی ہے، تمھیں تو احسان مند ہونا چاہیے میرا کہ اتنی بڑی خبر تمھیں دی ہے کیونکہ میں علی کو کچھ نہیں بتا سکتا تھا وہ ماہی کا بھائی ہے، تم نے تحمل سے سن تو لی ہے لیکن اس نے بیچ میں ہی مجھے بیچ میں مار مار کر آدھا آدھ مرا کر دینا تھا اور ویسے بھی یہ بات تو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ جب اپنی بہن بیٹیوں پہ بات آتی ہے تو سب مردوں کی نام نہاد غیرت جاگ جاتی ہے، باہر کی بہن بیٹیوں کے ساتھ جتنا مرضی کھیل لے ان کے ساتھ جتنا مرضی برا کر لے جب انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا مگر جب کوئی ان کی

اپنی بہن، بیوی، بیٹی پر کوئی گندی نگاہ بھی ڈال لے تو سب کچھ یاد آجاتا ہے انہیں اپنی عزت، انا، غیرت سب کچھ !!!تم بھی ایک مرد ہو اور میں بھی!!! آج کل ہر مرد کی یہی فطرت بن گئی ہے کہ اپنی بہن، بہن ہیں اور دوسروں کی بہنیں کھلونا۔۔۔"یوشع کی نظر اب بھی اسی پر جمی تھی۔۔۔۔

ہاں میں مانتا ہوں میں نے ماہی کے ساتھ جو کیا بہت غلط کیا، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، اس کیلئے میں بے حد شرمندہ ہوں، ایم سو سوری۔۔۔۔"یوشع نے اس پہ سے نظریں ہٹائی تھی۔۔۔۔

میں سچ میں نہیں چاہتا تھا کہ میں اس گلٹ کے ساتھ یہاں سے جاؤں یا وہاں جا کر تمہیں سب کچھ بتاؤں؟ میں نے اسی لئے تمہیں فیس ٹو فیس سب بتایا ہے کچھ نہیں چھپایا، اور ویسے بھی یہ حرکت میں نے بس تمہاری وجہ سے کی ہے، میں نہیں جانتا تھا کہ تم یہ سچ جانتے ہو یا نہیں مگر مجھے تمہیں آگاہ کرنا لازمی تھا، مگر آگاہی سے پہلے تصدیق لازم تھی، اس وجہ سے یہ گھٹیا حرکت کی ہے، رئیلی ویری سوری!!!"اسے اس کے سوری سے کوئی سروکار نہیں تھا۔۔۔اس کا تو ذہن کہیں اور ہی الجھ چکا تھا۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔۔

افففففف خدایا!!!"اس نے اپنے سر کو تھام کر سٹیئرنگ پر ٹکایا۔۔۔۔

یوشع!!!"اس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

یوشع کا ذہن تو اس وقت جوڑ توڑ کرنے میں مصروف تھا۔۔۔۔

ماہی کیا واقعی تم المیرا سے اس قدر نفرت کر سکتی ہوں۔۔۔"وہ سیدھا ہوا۔۔۔سٹیرنگ کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھاما۔۔۔نظریں بھی سٹیرنگ پر جمی تھی۔۔۔۔

مگر کیوں؟؟"وہ دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔۔

اپنے محبوب کے محبوب سے کبھی محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔"حماد کی آواز کانوں میں گونجی۔۔۔۔

کیا صرف اس وجہ سے کہ میں المیرا سے بے انتہا محبت کرتا ہوں،اوہ گوڈ!!!"حماد نے ایک بار پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔

یوشع میرا کام صرف تمھیں آگاہ کرنا تھا،آگے جو کرنا ہے تم نے خود کرنا ہے،میں نے المیرا کو بھی دیکھا ہے المیرا بہت معصوم ہے،اوپر سے وہ بہادر بنتی ضرور ہے مگر وہ اتنی بہادر ہے نہیں اور شاید وہ اتنی بہادر اس وجہ سے بنتی ہے کہ ہر موڑ پر تم اس کے ساتھ کھڑے ہو،تمھیں معلوم ہے جس دن تمھاری انگیجمنٹ تھی جب میں المیرا کے روم میں گیا تھا تو وہ رو رہی تھی۔۔۔"

یوشع نے فٹ اس کو دیکھا تھا۔۔۔آنکھوں میں حیرت تھی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو مگر کیوں؟؟؟کیونکہ المیرا خان کی آنکھوں میں یوشع یوسفزئی کو آنسو کہاں برداشت ہے۔۔۔۔

وہ اپنی ماما کو یاد کر کے رو رہی تھی اور ظاہر سی بات ہے خوشی کے موقعوں پر اپنوں کی بہت یاد آتی ہے اور مجھے وہاں جا کے یہ بھی معلوم پڑ گیا تھا کہ المیرا،خان انکل سے بھی نہیں بولتی؟کیوں نہیں بولتی؟کیا وجہ

ہے؟ایسا کیوں ہے؟یہ سب مجھے نہیں معلوم؟خان انکل کیوں المیرا سے دور ہے مجھے نہیں معلوم مگر اتنا تو معلوم ہو گا تمھیں یو شع کہ ایک لڑکی کو بہادر اور مضبوط اس کے گھر والے بناتے ہیں، اس کی ماں اسے مضبوط بناتی ہے، چونکہ المیرا کی ماما تو ہے نہیں اور جہاں تک بات ہے خدیجہ آنٹی کی تو انہوں نے کبھی المیرا کو اپنی بیٹی سمجھا ہی نہیں، دوسرا لڑکی کی جو ڈھال ہوتا ہے وہ اس کا بھائی ہوتا ہے چونکہ جہانزیب المیرا سے چار سال چھوٹا ہے اور پھر پچھلے دو سال سے وہ پڑھائی کے سلسلے میں دبئ میں رہ رہا ہے تو اس کو بھائی کا بھی سکھ نہیں کہ وہ اس کی ڈھال بن سکے اور تیسرا شخص باپ ہوتا ہے، ایک لڑکی کو مغروری، بہادری اور دنیا سے لڑنے کی ہمت یہ سب چیزیں پتا ہے کہاں سے ملتی ہے؟؟ایک لڑکی کے سر پر رکھے اس کے باپ کے شفقت بھرے ہاتھ سے، وہ ہاتھ جب تک سر پر رہتا ہے نا لڑکی بہت بہادر بنی ہوتی ہے کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے اسکی ڈھال اسکے بابا ہے اور اب جبکہ خان انکل نے کبھی اس سے پیار نہیں کیا، کبھی اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ نہیں رکھا تو کیسے ممکن ہے ایک لڑکی بہادر بن جائے، دنیا سے لڑنے کی طاقت اور ہمت اس میں آجائیں گی اور ان سب کے بعد ایک لڑکی کو جو مضبوط اور بہادر بناتا ہے وہ اس کا ہمسفر ہوتا ہے، اس کا شریک حیات!!جو کہ تم بنو گے، وہ اگر بہادر بنی ہے تو صرف تمھاری وجہ سے، تم نے اسے ہمت دی ہے۔۔۔۔"

یوشع کو یاد آرہا تھا کہ جب وہ پہلی دفعہ المیرا سے ملا تھا وہ بہت ڈرتی تھی یہاں تک کہ یوشع سے بھی ڈرتی تھی۔۔۔ یہ بات سچ ہے اسے ہمت دینے والا یوشع ہی تھا۔۔۔ اس نے اسے ہمت دی تھی اور اسے بہادر بنایا تھا کہ وہ اب بولنے لگی تھی۔۔۔ یوشع کی محبت نے اسے ہمت دی تھی۔۔۔۔ اسے یہ بتایا تھا کہ سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے اور اس نے یہ ثابت کر کے بھی دکھایا تھا اس کی حد سے زیادہ عزّت کر کے۔۔۔۔ وہ اب تھوڑا بہت لوگوں کا مقابلہ کرنے لگ گئی تھی مگر صرف تھوڑا بہت ہی اور یوشع کے سامنے تو اسکی زبان بہت زیادہ چلتی تھی مگر کبھی یوشع نے اس کی کسی بات کا برا نہیں منایا تھا۔۔ یہ شاید عشق کا ہی تو اثر تھا اس کی کبھی کوئی بات یوشع کو غلط نہیں لگتی تھی۔۔۔۔ اسے تو اس کی ہر ادا کمال کی لگتی ہے۔۔ وہ اگر یوشع کے سامنے بہت بول کر خوش ہے تو ٹھیک ہے وہ بس خوش رہے۔۔۔۔ وہ تو بس اس کی خوشی چاہتا ہے اور یوشع کا بھی بس نہ چلے وہ تو چوبیس گھنٹے اس کو خود کے سامنے بیٹھا کر اس کی بس الٹی سیدھی باتوں کو سن سن کر انجوائے کرتا رہے۔۔۔۔

عشق میں یہی تو ہوتا ہے محبوب سے کبھی دل نہیں بھرتا اور نہ ہی اسکی جگہہ کوئی اور لے سکتا ہے۔۔۔۔

عشق میں تو محبوب دنیا کا سب سے خوبصورت ترین شخص لگتا ہے اور وہ تو پورا پورا اس کے عشق میں ڈوبا ہوا ہے۔۔۔۔

ہم تو عشق میں اس مقام پر ہے جہاں کسی اور کو سوچے بھی تو گناہ لگتا ہے۔۔۔"اس نے دل میں خود سے کہا تھا۔۔۔۔

حماد نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجائی۔۔۔وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا۔۔۔۔

کیا سوچ رہے ہو؟؟؟"

کچھ نہیں بس یہی کہ تم جو کہہ رہے ہو سچ کہہ رہے ہو، اسکی زبان صرف میرے سامنے چلتی ہے، تھوڑا بہت وہ اس دنیا کے آگے بول لیتی ہے۔۔ "

مگر کبھی کبھی حیرت ہوتی ہے کہ کچھ لڑکیاں ایسی ہوتی ہے یو شع جو اکیلے ہو کر مضبوط بن جاتی ہے، جب وہ دنیا کی سختیوں کا مقابلہ کرتی ہے تو مضبوط اور بہادر ہو جاتی ہے، مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ان لڑکیوں میں المیرا کیوں شامل نہ ہو سکی؟؟؟ "

کیونکہ وہ بہت حساس ہے، وہ ہر چھوٹی بات کو دل پر لے جاتی ہے، بہت جلدی آنکھیں بھر آتی ہے۔۔۔ "یہ تو بات ہے اس کی یہ تمام عادات ختم ہونی چاہیے تھی۔۔۔"

نہیں حماد!!! کچھ لڑکیاں وقت کے ساتھ ساتھ اور زیادہ حساس ہو جاتی ہے، وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ مزید حساس ہوئی ہے، جب اپنے ہی گھر میں اپنوں کی محبت نہ ملیں اور وہ دوسروں کے گھروں میں محبت دیکھیں تو دل جلتا ہے پھر دل اپنوں کی محبت پانے کو تڑپتا ہے، دل میں اپنوں کی محبت کی کمی کا خلاء پیدا

ہو جاتا ہے، اُس کے دل میں بھی یہ خلاء پیدا ہو چکا ہے پھر یہ چیز گھر والوں سے نفرت کا باعث بنتی ہے لیکن میں جتنا شکر ادا کروں کم ہو، میری المیرا نے کسی سے نفرت کرنا نہیں سیکھا۔۔۔"اس نے حماد کی آنکھوں میں دیکھ کر بہت مان اور غرور سے کہا تھا۔۔۔

وہ گھر والوں کی محبت کو ترستی ضرور رہی ہے مگر وہ آج تک نفرت نہیں کر پائی، اور اس کے دل میں ماہی کو لے کر بھی کبھی کوئی بیر نہیں آیا اور ایک بات اور کہوں حماد!! باپ چاہے جیسا بھی ہو مگر ایک بیٹی کیلئے اس کا باپ ایک رول ماڈل ہی رہتا ہے، ایک بیٹی کبھی چاہ کر بھی اپنے باپ سے نفرت نہیں کر سکتی، ناراض ضرور ہو سکتی ہے مگر نفرت نہیں، ایک بیٹی کیلئے اس کا باپ ہمیشہ عزیز ہی رہتا ہے۔۔۔۔ "

بیٹی کیلئے تو باپ ہمیشہ عزیز ہی رہتا ہے، کاش باپ کیلئے بھی بیٹی عزیز ہی رہتی۔۔۔"حماد نے تاسف سے کہا۔۔۔

مجھے نہیں لگتا حماد!! کہ خان انکل المیرا سے نفرت کرتے ہیں، ایک باپ بیٹوں کیلئے تو سخت دل ہو سکتا ہے مگر بیٹی کیلئے کبھی نہیں ہو سکتا، وہ المیرا سے بھلے ہی بات نہ کرتے ہو لیکن میں جانتا ہوں وہ اس سے محبت بہت کرتے ہو گے، بس کچھ باپ ایسے ہوتے ہیں جنہیں محبت جتانا نہیں آتی مگر وہ کرتے ضرور ہے۔۔۔"یوشع نے سہی کہا تھا حماد اس کی بات سے متفق ہوا تھا۔۔۔

اور وہ ایسا کیوں کرتے ہیں میں جانتا ہوں وہ بس خدیجہ کی باتوں میں آئے ہوئے ہیں، اگر وہ عورت ان کی زندگی میں نہ ہوتی تو وہ شاید آج المیرا سے بھی دور نہ ہوتے۔۔۔ "

یہی تو بات ہے، یوشع اب جو کرنا ہے تم نے خود کرنا ہے، ماہی کی چالوں کو ناکام کیسے بنانا ہے وہ تم نے خود دیکھنا اور سوچنا ہے؟ ماہی دنیا کا مقابلہ کرنا جانتی ہے، وہ لوگوں کو اپنی انگلیوں پر با آسانی نچا سکتی ہے مگر ایک لڑکی کو قابو کرنا اتنا مشکل نہیں ہے اور اس کی مثال کل جو ہوا وہ تمھیں بتا چکا ہوں، وہ واقعی کل بہت زیادہ ڈر گئی تھی، ہو سکتا ہے وہ تمہیں پانے کیلئے المیرا کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کریں، اسے اپنے راستے سے ہٹائے؟؟" یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

اگر ایسا ہوا نا حماد!!! تو پھر زندہ وہ بھی نہیں رہے گی، میں بھول جاؤں گا کہ میری اس کے ساتھ کتنی گہری دوستی رہی ہے، وہ میری دوست تھی یا نہیں یا وہ میرے عزیز دوست کی عزیز بہن ہے، اس کی قبر میں اپنے ہاتھوں سے کھود دوں گا مگر المیرا کو نقصان پہنچانے کا حق میں کسی کو نہیں دوں گا، حتیٰ کہ اپنے آپ کو بھی نہیں۔۔۔" اس نے نفرت سے کہا تھا۔۔۔ حماد نے ٹائم دیکھا۔۔۔

اب گاڑی چلا لو یار ٹائم ہو گیا ہے فلائٹ کا، کہیں ایسا نہ ہو فلائٹ چھوٹ جائے، اب چلو!!!" یوشع نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔ گاڑی میں خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ ائیر پورٹ پہنچ چکے تھیں۔۔۔ حماد نے علی کو کال ملائی۔۔۔

کہاں ہے یار تُو؟؟؟ "

بس بس آ گیا سمجھو پہنچ گیا۔۔۔"

او کے !!!"اس نے فون واپس رکھا تھا۔۔۔

اب کیا سوچ رہے ہو؟؟؟"حماد نے پوچھا۔۔۔

نتھنگ "!!!

خیال رکھنا یوشع یوسفزئی میری بہن کا۔۔۔"یوشع نے آبرو اُچکائی تھی۔۔۔

وہ تمھاری بھابھی ہے۔۔۔"یوشع نے دانت کچکچائے۔۔۔

بھابھی تھی، آج سے بہن بن گئی ہے۔۔۔"

افف خدایا!!!"یوشع نے اپنے بال نوچے۔۔۔

یا اللہ اور کتنے سالے پیدا ہو گے میرے؟؟؟"اس نے دعا کی طرح ہاتھوں کو پھیلا کر کہا تھا۔۔۔حماد نے

قہقہہ لگایا۔۔۔

یار کوئی تو میری سائڈ بھی ہو جاؤ۔۔۔ "

نہ بالکل بھی نہ!!!"حماد نے ہاتھ ہلایا۔۔۔

افف او کے سالے صاحب اور کچھ !!!"یوشع نے دانت پیس کر پوچھا۔۔۔

نہیں جی "!!!

یار ایک علی کم تھا کیا جو اب تم بھی شروع ہو گئے ہو؟؟؟" وہ بس مسکرایا۔۔۔

وہ گاڑی سے اترے تھیں۔۔۔ علی بھی پہنچ گیا تھا۔۔۔ وہ تینوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔ وہ دونوں اسے سی آف کر رہے تھیں۔۔۔

وہ یوشع کے گلے لگا تھا۔۔۔ کان میں کھسر پھسر کی۔۔۔

بی کیئر فل !!! اگر کبھی بھی میری ضرورت پڑے تو میں حاضر ہوں کیونکہ ایک دوست ہی دوسرے دوست کے کام آتا ہے اور ہاں ایک بار پھر بتا رہا ہوں، نہ مجھے ماہی میں پہلے انٹرسٹ تھا اور نہ ہی اب ہے اور اب تو بالکل بھی نہیں ہے اور ویسے بھی جو میں نے اسکے ساتھ کیا ہے تو وہ مر کر بھی مجھ سے شادی نہ کرے۔۔۔"

یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کی کمر پر زور کی تھپکی دی۔۔۔ حماد بھی مسکرایا۔۔۔ وہ اس سے دور ہٹا تھا۔۔۔ علی سائڈ میں کھڑا فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھی اب ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ وہ علی سے بھی گلے ملا تھا۔۔۔ ایک بار پھر باری باری دونوں سے مصافحہ کر کے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا تھا اور وہ دونوں بھی باہر آ کر اپنے اپنے گھروں کی طرف روانہ ہو گئے تھیں۔۔۔

المیرا جہانزیب کے روم میں کھڑی اس کی پیکنگ کر رہی تھی جو تقریبا بس ہوئی گئی تھی۔۔۔اس نے زیپ بند کی۔۔۔وہ اداس لگ رہی تھی آج جہانزیب نے بھی واپس چلے جانا ہے۔۔۔جہانزیب روم میں آیا۔۔۔

ہو گئی پیکنگ "!!!

ہاں!!"اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔۔۔وہ بیڈ پر چڑھ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھی۔۔۔۔

کیا بات ہے؟؟؟"وہ بھی بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔۔

جانا ضروری ہے کیا مت جاؤ نہ یار میرا دل نہیں لگے گا، تم تھے تو بہت اچھا ٹائم سپینڈ ہو گیا تھا تمھارے ساتھ یہ ڈھائی ہفتے کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا اور اب تم چلے جاؤ گے تو میں پھر اکیلی ہو جاؤں گی۔۔۔"اس نے رونی صورت بنا کر کہا تھا۔۔۔۔

یار ایسے بولو گی نا تو میں نے سچ میں ہی نہیں جانا۔۔۔"

تو مت جاؤ نا میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں۔۔۔"

میرا جانا ضروری ہے پیپرز ہے میرے، بلکہ ایک کام کرو تم بھی میرے ساتھ چلو "!!!

تمھیں پتا ہے مجھے پاکستان سے باہر جانا بالکل پسند نہیں ہے، میں کبھی نہیں جاؤں گی۔۔۔"

اچھا بعد میں تو آؤں گی جب وہاں بابا اور بھی آ جائیں گے۔۔۔"

کہاں پہ؟؟؟"اس نے کچھ حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔

دبئی میں اور کہاں؟ تمھیں نہیں معلوم کیا بابا وہی شفٹ ہو رہے ہیں۔۔۔۔" المیرا اب بھی اسے حیرانگی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

اتنی بڑی بات اور اسے پتا ہی نہیں۔۔۔ کسی نے بتایا ہی نہیں؟؟؟ اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

المیرا تمھیں سچ میں معلوم نہیں تھا کیا؟؟؟"

کیا فرق پڑتا ہے چھوڑو اس بات کو، ویسے بھی بابا نے کونسا کبھی مجھ سے محبت کی ہے یا وہ مجھے کچھ بتاتے ہیں۔۔۔"

المیرا ایسی بات نہیں ہے بابا تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"

جہانزیب پلیز تم اب بابا کی سائڈ مت لینے بیٹھ جانا، انہوں نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی، تمھیں تو بابا ماما دونوں کا پیار ملا ہے، ترستی تو میں رہی ہوں ہمیشہ ان کے پیار کیلئے، اگر تمہیں بھی ان کا پیار نہ ملا ہوتا تو تم سمجھتے میرے جذبات کو، میرے درد کو۔۔۔" اس کے لہجے میں نمی آئی تھی۔۔۔ جہانزیب نے بھی سر جھکایا تھا۔۔۔ کچھ غلط نہیں کہا تھا اس نے۔۔۔۔۔

تم نہیں جان سکتے جہانزیب وہ اذیتیں جو میں نے سہی ہے، میں ہمیشہ سے انتظار کرتی رہی ہوں بابا کا کہ وہ ایک بار آکر مجھے اپنے سینے سے لگائے گے یا ایک شفقت بھرا ہاتھ ہی میرے سر پر رکھ دے مگر نہیں وہ

کبھی نہیں آئے اور میں آج تک انتظار میں ہی ہوں کہ بابا آئے گے اور مجھے اپنے سینے سے لگائے گے اور میں سارے گلوے شکوے بھلا کر ساری اذیتیں بھول کر ان کے سینے سے لگ جاؤں گی، قسم خدا کی کوئی شکایت، کوئی گلہ نہیں کروں گی مگر مجھے معلوم ہے وہ دن کبھی نہیں آئے گا، انگیجمنٹ والے دن بھی میں انتظار کرتی رہی کہ بابا آکر سر پر ہاتھ رکھے گے مگر وہ جب بھی نہیں آئے، سر پر ہاتھ تمھارا تھا جبکہ ہونا بابا کا چاہیے تھا۔۔۔"اس نے سر جھکایا ہوا تھا وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر بہت دھیرے سے بول رہی تھی۔۔۔

المیرا بابا سے نفرت کرنے لگی ہو کیا؟؟؟"اس نے نہ جانے کس احساس کے تحت پوچھا تھا۔۔اس نے نگاہ اٹھائی۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔

یہ میرے بس میں نہیں ہے، ایک بیٹی کبھی اپنے باپ سے نفرت نہیں کر سکتی، کبھی بھی نہیں، وہ میرے بابا ہے میں چاہ کر بھی ان سے نفرت نہیں کر سکتی، یہ میرے بس میں ہی نہیں ہے مگر میں ان سے ناراض ضرور ہوں اور وہ بھی بہت زیادہ، جو محبت جو پیار میں بابا سے ڈیزرو کرتی تھی وہ مجھے یوشع کے ڈیڈ سے ملا ہے، میں انہیں بھی بابا ہی بلاتی ہوں اور انہوں نے بھی ہمیشہ مجھے بیٹیوں والا پیار، بیٹیوں والی عزّت، بیٹیوں والا مان دیا ہے اور بھائی کا پیار!!!"اس نے نگاہ اٹھا کر جہانزیب کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ علی بھائی سے ملا ہے، انہوں نے بہنوں والی عزّت دی ہے، پہلے تم چھوٹے تھے پھر تم دبئ چلے گئے، دو سال بعد واپس آئے ہو، اب جوان ہو گئے ہو، اب مجھے لگتا تھا کہ میری بھی کوئی ڈھال بن سکتا ہے، تم، علی بھائی اور یوشے کی طرح میرے ساتھ کھڑے رہو گے مگر اب تو تم بھی واپس جا رہے ہو۔۔۔" جہانزیب نے اس کے کندھے پر اپنا بازو پھیلایا تھا۔۔۔ اس نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا تھا۔۔۔

میں تمہارے پاس واپس ضرور آؤں گا۔۔۔" وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔۔۔

تم نے تو کہا تھا کہ تم وہیں رہو گے، وہی جوب کرو گے اور جب بابا بھی وہاں شفٹ ہو جائے گے تو یقیناً وہ اپنا بزنس بھی پھر وہی شفٹ کریں گے تو پھر تم ان کا بزنس سنبھالو گے کیونکہ میں تو ان کے ساتھ کام کرتی ہی نہیں ہوں، تو کسی کو تو ان کا ساتھ دینا ہے نا، اس لئے تم ہی سنبھالو گے، تمہیں ہی ان کا ساتھ دینا ہے۔۔۔۔" وہ اب بھی اپنے باپ کا ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

کیا تم سچ میں کبھی دبئ نہیں آؤ گی؟؟"

نہیں!! کیونکہ مجھے بالکل نہیں پسند پاکستان سے باہر جانا۔۔۔۔"

اچھا اپنا موڈ ٹھیک کرو، ایسے الوداع کرو گی اپنے بھائی کو۔۔۔۔" وہ اداس چہرے کے ساتھ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔۔

ویسے میں نے تمھارے جیسی بہن آج تک نہیں دیکھی؟؟؟"

ہیں؟ کیوں؟ کیا ہوا؟؟؟" اس نے اس کے کندھے پر سے سر اٹھایا۔۔۔

مطلب کتنی بری بات ہے نا، خود اپنی انگیجمنٹ کروا کر بیٹھ گئی ہو اور بھائی کا کچھ خیال ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

اووہوو تو تمھیں بھی انگیجمنٹ کرنی ہے۔۔۔" وہ خوش ہوئی تھی۔۔۔۔

ہاں تو میں نہیں کر سکتا کیا؟؟؟"

پہلے اپنی اسٹڈی تو کمپلیٹ کر لو۔۔۔۔ "

وہ تو ساتھ ساتھ ہو جائے گی۔۔۔۔"

ہمم صحیح پھر لڑکی ڈھونڈلی جائے؟؟؟ "

اگر میں خود ڈھونڈ لوں۔۔۔" اس نے زبان نکالی تھی۔۔۔

مطلب تم ڈھونڈ چکے؟؟" اس نے اس کا کان کھینچا تھا۔۔۔

اللہ اللہ چھوڑ "!!!

پہلے بتاؤ ڈھونڈلی نا۔۔۔۔ "

ہاں ہاں!! اب چھوڑ!!!" اس نے کان چھوڑا تھا۔۔۔

تو اب بتاؤ کون ہے وہ چڑ"!!!

میں بتا رہا ہوں اسے چڑیل مت بولنا!!!" جہانزیب نے بیچ میں ٹوکا تھا۔۔۔۔

وہ بہت خوبصورت ہے آئی سمجھ"!!!

افففف ہم تو شادی سے پہلے ہی زن مریدی والے کام کرے گے۔۔۔"المیرا نے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔

تو تم دبئ یہ سب کرنے جاتے ہو، تمہیں پڑھنے کیلئے بھیجا تھا، عشق معشوقی کرنے کیلئے نہیں۔۔۔"اس نے ایک بار پھر اس کا کان کھینچا تھا۔۔۔

یارر!!میری کلاس میٹ ہے، فرینڈ شپ ہو گئ تھی۔۔۔"المیرا نے مزید اس کا کان مروڑا۔۔۔سی کی آواز اس کے لبوں سے نکلی۔۔۔

المیرا تم اس طرح کی حرکتیں کرتی میرے ساتھ ہو مگر قسم سے ترس مجھے یوشع بھائی پر آتا ہے، وہ کیسے رہے گے تمھارے ساتھ وہ بھی ساری زندگی، ہائے میرے بیچارے یوشع بھائی!!!" اس نے دہائی دی تو المیرا نے اس کی کمر پر زوردار مکہ مارا۔۔۔

اور کرو اب بکواس "!!!

اللہ!!" جہانزیب نے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

کون ساز کوٹا جن گھسا ہے تمھارے اندر بیٹھے بیٹھے۔۔۔" المیرا نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔

ہاہاہاز کوٹا جن!!! ویری فنی!!!" وہ تھوڑا اس کے قریب کھسکی تھی۔۔۔

اچھا تصویر تو دیکھاؤ؟؟؟"

نہیں دیکھا رہا میں، کیا کر لو گی؟؟؟"

اچھا بچو، یہ بات ہے، ٹھیک ہے نہ دیکھاؤ پھر میں بھی جا رہی ہوں دادی کے پاس، دادی کو سب کچھ سچ سچ بتانے۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھنے لگی تھی۔۔۔ جہانزیب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر واپس بیڈ پر بٹھایا تھا۔۔۔

افففف میری بہنا یہی بیٹھ جا "!!!

دادی دادی!!!" اس نے بیٹھے بیٹھے آواز لگائی تھی۔۔۔ جہانزیب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یار مجھے دادی کی چھڑی سے مار کھانے کا کوئی شوق نہیں چڑھ رہا، آرام نال بیٹھ جاناں۔۔۔"المیرا نے اپنے منہ پر رکھے اس کے ہاتھ پر کاٹا تھا۔۔۔

آآآاوئی اللہ!!!"اس نے رونی صورت بنائی تھی۔۔۔

تو اب شرافت سے اس کی تصویر دیکھاؤ۔۔۔ "

جہانزیب نے منہ بناتے ہوئے جیب سے موبائل نکالا۔۔۔

یہ دیکھو!!!"اس نے تصویر دیکھائی۔۔۔

ماشااللہ یہ کتنی پیاری ہے، تم جیسے بندر کو اتنی حسین پری مل کہاں سے گئی؟؟؟"وہ گہرائی سے مسکرایا۔۔۔

یہ خود میرے پاس آئی تھی میری پیاری بہنا"!!

جہانزیب لمبی لمبی چھوڑنے لگا تھا حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔

اووو بس بس پھینکوں انسان"!!!

ہاہاہا!!!"جہانزیب نے قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے میں دادی سے بات کروں گی۔۔۔ "

ٹھینک یو!!!میری پیاری بہن!!!"المیرا نے اپنے کالر جھاڑے۔۔۔

کچھ دیر یوہی اور باتیں کرتے ایک دوسرے کو تنگ کرنے کے بعد المیرا اور یوشع دونوں اسے ائیر پورٹ چھوڑنے گئے تھیں۔۔۔ المیرا کو واپس گھر چھوڑنے کے بعد وہ بھی واپس اپنے گھر آ گیا تھا۔۔۔

آج المیرا بہت خوش تھی اتنی خوش کہ چہرے پر بھی خوشی کے رنگ واضح نظر آ رہے تھے۔۔۔ اس کا چہرہ گل گلنار ہو رہا تھا۔۔۔ وجہ آج یوشع پورے ایک مہینے کے بعد نیویارک سے واپس آ رہا تھا۔۔۔ آج ان کی انگیجمنٹ کو دو مہینے ہو گئے تھے۔۔۔ جہانزیب کے جانے کے چند دن بعد ہی یوشع بھی بزنس کے سلسلے میں نیویارک چلا گیا تھا اور آج پورے ایک مہینے بعد وہ واپس آ رہا ہے۔۔۔ اس لئے اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ وہ یوشع کے ہی گھر میں کچن میں کھڑی اس کی پسند کی ساری ڈیشز بنا رہی تھی۔۔۔ بہت کچھ اس نے اکیلے بنایا تھا۔۔۔ صبح ہی وہ یہاں آ گئی تھی اور اب شام ہو گئی تھی سب کچھ ریڈی تھا۔۔۔ اس نے یوشع کو صاف صاف دھمکی دی تھی کہ

دیکھو شہری مجھے سرپرائز مت دینا جس دن آنا ہو اسی دن کا بتانا کہ اس دن آؤں گا کیونکہ میں نے تمھارے لئے لذیذ کھانے بنانے ہیں۔۔۔ "

اور وہ جو بیچارہ سرپرائز دینے کا سوچے بیٹھا تھا سارے خواب کا چکنا چور کر کے رکھ دیا المیرا میڈم نے۔۔۔ اسی لئے سرپرائز دینے کا ارادہ کینسل کر دیا تھا مگر وہ خوش تھا کہ گھر پہنچ کر سب سے پہلے اپنی متاعِ کُل کا دیدار کرنے کو ملے گا۔۔۔ اس کے ہاتھوں کی بنی لذیذ ڈشز کھانے کو ملے گی۔۔۔ دونوں ہی حد سے زیادہ خوش تھیں۔۔۔ اتنی خوشی میں اتنی ڈشز بنانے کے چکر میں وہ اپنا ہاتھ بھی جلا بیٹھی تھی اور سب سے بڑھ کر اس پر کچھ لگایا بھی نہیں۔۔۔۔

پکا ایک بار پھر اسے یوشع سے ڈانٹ پڑنے والی ہے۔۔۔۔

المیرا نے ٹائم دیکھا۔۔۔ اس کا آنے کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔ اس نے شیشے میں خود کو ایک نظر دیکھا۔۔۔ آج وہ بلیک کلر کی پٹھانی شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔۔ دوپٹے کو شانوں پہ اچھی طرح پھیلایا ہوا تھا۔۔۔ یوشع نے بھی گھر میں اینٹری ماری تھی۔۔۔۔ لمبی سانس اندر کو کھینچی۔۔۔ طبیعت تازہ ہو گئی تھی اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا بھوک بھی تازہ ہو گئی تھی۔۔۔ لذیذ کھانوں کی مہک ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔ اس نے اپنا سوٹ کیس ملازم کو پکڑوایا اور خود کچن کی طرف آ گیا۔۔۔۔

ایک مہینے بعد دیدارِ یار افففف!!!" اس نے دل میں خود سے کہا تھا۔۔۔ خوشی سے اس کے گال بھی لال ہو رہے تھے۔۔۔ گال پہ پڑتا ڈمپل بھی واضح تھا۔۔۔ اس نے کچن میں پہلا قدم رکھا ہر چیز کِھل اٹھی

تھی۔۔۔وہ بھی اس وقت بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔اسے محسوس ہو گیا تھا کہ وہ کچن میں آ گیا ہے۔۔۔اس کے مردانہ پرفیوم کی مہک پورے کچن میں پھیلی تھی۔۔۔۔

دیدارِ یار بھی کیا چیز ہے انسان کی سارے دن کی تھکن دور ہو جائے۔۔۔۔"وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔ابھی تو اس نے اس کا چہرہ دیکھا بھی نہیں ہے مگر اس کی لو دیتی باتیں اور دیدارِ یار

افففف!!!!

المیرا بلش کرنے لگی تھی۔۔۔۔

مطلب یار کسی نے صحیح کہا ہے مرد کی اگر سارے دن کی تھکن تھکاوٹ کو دور کرنا ہو تو اسے اس کی من پسند عورت کا دیدار کروا دیا جائے۔۔۔"اس نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔۔۔اس کے ایک مہینے کے بعد کے لمس پر اس کی سانسیں ساکت ہو گئی تھی۔۔۔۔دل کی دھڑکن کی سپیڈ بڑھ گئی تھی۔۔۔اس کا بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔اس نے اسے خود کی طرف گھمایا۔۔۔المیرا نے چہرہ جھکایا ہوا تھا۔۔۔ٹھوڑی کے نیچے دو انگلی رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔دل کو ایک الگ ہی سکون ملا تھا۔۔۔اس کی مہینے بھر کی تھکاوٹ ایک دم اتر گئی تھی۔۔۔

"فقط محبوب کے دیدار سے"

وہ یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہا تھا بنا پلک جھپکائے۔۔۔ جیسے وہ اسے برسوں بعد دیکھ رہا ہو۔۔۔ جیسے وہ کوئی معجزہ ہو۔۔۔

ایک مہینے بعد محبوب کا دیدار کیا جا رہا ہے تو وہ کیوں نہ دیکھے؟؟؟

المیرا نے اب نظریں اٹھا کر ان مقدس آنکھوں میں جھانکا تھا اس کے چہرے کو دیکھا تھا مگر اگلے ہی پل اس نے نظریں جھکا لی تھی۔۔۔

ان بھوری آنکھوں میں کتنی محبت تھی۔۔ کتنی چاہت تھی اور کتنی عزّت تھی۔۔۔ اس سے نہیں دیکھا جاتا تھا اُن بھوری آنکھوں میں نہیں۔۔۔ اُن چاہت بھری آنکھوں میں۔۔۔۔

یوشع نے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔۔

السلام علیکم!!!!" اس نے مقدس پلکیں اٹھائی تھی۔۔۔

جلدی یاد نہیں آ گیا یوشع یوسفزئی "!!!

طنز کے ساتھ غیرت بھی دلوائی گئی۔۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔ المیرا نے بھی مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا تھا۔۔۔۔

مگر ہائے رے قسمت کہ المیرا بھول گئی تھی کہ اس کی کلائی جل گئی ہے۔۔۔

یوشع کی نظر اسکی کلائی پر پڑی تھی۔۔۔وہ جو مصافحہ کرنے ہی لگی تھی اس نے اسکی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

سسی کی آواز اس کے لبوں سے نکلی۔۔۔یوشع نے اس کی کلائی چھوڑ کر اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔وہ اسکی کلائی کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔اگلے لمحے آنکھوں میں خون اترا۔۔۔

ایک منٹ میں اس کے سارے موڈ کا بیڑا غرق ہو گیا تھا۔۔۔المیرا کو معلوم پڑ گیا تھا کہ اسکی خیر نہیں ہے۔۔۔۔

شہری!!!"اس نے ڈرتے ڈرتے اسے پکارا تھا۔۔۔

شٹ اپ!!!"وہ چیخا کم دھاڑا زیادہ تھا۔۔وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی مگر اس کا ہاتھ اس کی گرفت میں تھا۔۔وہ اس سے دور نہ جا سکی۔۔۔

اندھی ہو کر کام کر رہی تھی کیا؟ارے کس نے کہا تھا پاگلوں کی طرح کام کرنے کو کہ ہاتھ جلا بیٹھو،سارے ملازم مر گئے تھے کیا ان سے کروا لیتی،خود ماسٹر شیف بننا ضرور تھا کیا؟؟؟"المیرا کی آنکھوں میں یکلخت نمی آئی تھی۔۔۔

دل کر رہا ہے ایک تھپڑ رکھ کر دوں تمہارے کان کے نیچے،تاکہ تمھاری عقل ٹھکانے پر آجائے۔۔۔"

ایک موتی ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔۔اس نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا۔۔۔

اس نے اسے بازوؤں سے تھاما تھا۔۔۔اس کی گرفت بھی سخت تھی۔۔۔

آخر چاہتی کیا ہو تم مجھے یہ آج بتا ہی دو؟؟؟"ایک اور موتی ٹوٹ کر گال پہ لڑھکا تھا۔۔۔۔

افففف کیا مصیبت ہے یار!!!"اس نے اس کے بازوؤں پہ سے ہاتھ ہٹائے تھے۔۔۔

ایک تو تمھاری آنکھوں میں یہ آنسو نہیں دیکھے جاتے۔۔۔"اس نے اپنے ماتھے پر انگلیاں پھیری تھی۔۔۔ذرا کی ذرا نظریں اس پر ڈالی۔۔۔وہ اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

نہیں یار المیرا تم آج مجھے بتا ہی دو تم آخر چاہتی کیا ہو؟ تمھیں معلوم ہے تمھاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھے جاتے مجھ سے جب ہی تم رونے لگ جاتی ہو، معلوم ہے نا تھوڑا سا رو لوں گی تو خود ہی غصہ ختم ہو جائے گا۔۔۔ "

تتتتم بہت برے ہو، ہمیشہ کہتے ہو کہ آج کے بعد نہیں ڈانٹوں گا پھر بھی ہمیشہ ڈانٹ دیتے ہو۔۔۔"اس کی ناراضگی پر یوشع مسکرایا۔۔۔اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بچوں کی طرح کتنا خوبصورت سا شکوہ کر گئی تھی۔۔۔۔

یوشع کو اس پہ رج کر پیار آیا تھا۔۔۔۔

مگر ابھی صرف غصہ کرنا ہے۔۔۔اس نے خود کو باور کروایا۔۔۔

تو تم ایسے کام کرتی ہی کیوں ہو؟ جس پہ مجھے تم پر غصہ کرنا پڑے۔۔۔" آواز میں غصہ اب بھی تھا مگر پہلے والا غصہ بالکل نہیں تھا۔۔۔

میں اتنا خوش تھا کہ تم سے ڈھیر ساری باتیں کروں گا، تمھارے گلے شکوے دور کر دوں گا جو اس پورے مہینے میں میں تم سے ٹھیک سے بات نہیں کر سکا، دو گھڑی فرصت کے مجھے وہاں نہیں ملے تھے کہ تم سے بات کر سکوں ڈھیر ساری مگر نہیں موڈ تو خراب کرنا ہوتا ہے نا کسی نہ کسی طرح۔۔۔۔ "

سوری!!" اس نے گردن جھکا رکھی تھی۔۔۔

وہ اس کا بازو پکڑ کر سلیپ کی طرف گیا تھا۔۔۔ڈرامیں سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر کریم نکال کر اس کی کلائی پر لگانے لگا تھا۔۔۔ اسے جلن کا احساس ہو رہا تھا مگر وہ خوش تھی۔۔۔یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر کوئی نہیں ہے۔۔۔اس کیلئے کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔وہ اس کی بہت فکر کرتا ہے۔۔۔۔اس کے غصے میں بھی تو فکر ہی ہوتی تھی۔۔۔۔

وہ کریم لگاتے ہوئے بڑبڑانے لگا تھا۔۔۔۔

اتنا نہیں ہو رہا تھا کہ اگر جل ہی گیا تھا تو کوئی کریم ہی لگا لیتی، اتنے ریشنز تو نہ پڑتے مگر نہیں کریم تو لگانی ہی نہیں ناں، چوبیس گھنٹے بس لاڈ اٹھوانے ہیں اپنے، لاڈ اٹھوانے کا شوق ہے بس میڈم کو اور اگر ڈانٹ دو تو

رونے بیٹھ جاتی ہے، یوشع جی آپ نے مجھے ڈانٹا۔۔۔"وہ اترا اترا کر دانت پیس کر خود ہی اپنے منہ ہی منہ میں بڑبڑائے جا رہا تھا۔۔۔المیرا اب مسکراتے ہوئے اسے سن رہی تھی۔۔۔

جب لاڈ اٹھانے والا اتنے مان سے لاڈ اٹھا رہا ہو تو کون جھلی لاڈ اٹھوائے بغیر رہے گی۔۔۔"اس نے یوشع کو لمحے بھر کیلئے لاجواب کیا تھا۔۔۔

وہ لاڈ اٹھاتا تھا تب ہی تو وہ اتنے مان سے لاڈ اٹھوایا کرتی تھی۔۔۔

یوشع نے کن آنکھیوں سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اب کیوں ہنسی آ رہی ہے تمھیں؟ تم تو خوش ہونا، میرے دل کو تکلیف پہنچا کر خوشی ملتی ہے تمھیں، تب ہی خود کو نقصان پہنچاتی رہتی ہو۔۔۔"المیرا نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔

ہنسو خوب ہنسو مگر میں چھوڑوں گا نہیں تمھیں، میرے ننھے سے دل کو تکلیف پہنچائی ہے نا سزا ملیں گی تمہیں اس کی المیرا خان!!!"وہ سیریس ہوئی تھی۔۔۔۔

کیسی سزا؟؟؟"وہ حیران ہوئی۔۔

ابھی بتاتا ہوں۔۔۔"اس نے اسے اپنے طرف کھینچا تھا۔۔۔۔وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے اس کی دونوں کلائیوں کو پیچھے کی طرف لے جا کر اپنے مضبوط ہاتھ کی قید میں سختی سے جکڑی تھی۔۔۔۔

سسسس!!!"اس کو ایک بار پھر درد ہوا۔۔۔ جلن کا احساس ہوا تھا۔۔یوشع نے بھی اس کی دونوں کلائیوں کو تھوڑا اوپر سے پکڑا تھا تاکہ اسے جلن کا احساس نہ ہو۔۔۔

شہری یہ کیا؟؟؟"

شششش!!!"اس نے چپ کروایا تھا۔۔۔

سزا!!!"اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب کیا۔۔۔

تمہیں پتا ہے نہ میں کتنا ضدی اور غصے والا ہوں، تو آج تمھاری سزا ہے آج تم اپنی محبت کا اظہار کرو گی۔۔۔"وہ مسکرائی۔۔۔

اظہار زبردستی نہیں کروائے جاتے۔۔۔ "

میں زبردستی ہی کرواؤں گا، میں نے انگیجمنٹ سے پہلے تم سے کہا تھا کہ میں بھی یوشع یوسفزئی ہوں، تم سے اظہار کروا کر ہی رہوں گا پھر چاہے زبردستی ہی سہی، آج وہ وقت ہے۔۔۔"وہ آج اس کے اتنا قریب تھی کہ وہ کچھ بھی کر سکتا تھا مگر وہ اس سے ڈر بالکل نہیں رہی تھی۔۔۔کیونکہ اسے معلوم ہے وہ کوئی غلط حرکت نہیں کرے گا اور اس کا یہ نہ ڈرنا ہی یوشع کو ڈھیروں سکون بخش رہا تھا۔۔۔وہ اُس پر اِس قدر بھروسہ کرنے لگی ہے اور وہ اُس کے اِس بھروسے کو کبھی نہیں توڑے گا۔۔۔اس نے دل میں عہد کیا تھا۔۔۔

ستم یہ کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتا ہے کہو کس کی ہو؟؟؟"المیرا کیلئے اس کی آنکھوں میں دیکھنا افف توبہ!!!"اس نے سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔

کس کی ہو؟؟"اس نے پھر پوچھا تھا۔۔۔اس کے لب ہلے تھے۔۔۔

تمہاری ہوں۔۔۔"اس نے اظہار کیا تھا۔۔۔۔

نہیں ایسے نہیں!!میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔۔۔"اس نے پھر وہی ضد کی تھی۔۔۔۔

پلیز یوشے"!!!

میں نے کہا ہے،میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔"اس نے اس کی کلائیوں پر اپنے ہاتھوں کی ہتھکڑیاں سخت کی تھی۔۔۔اس نے ذرا کی ذرا پلکیں اٹھائی۔۔۔آج وہ آنکھیں اس براؤن آنکھوں میں تادیر تک جھانکنے کی گستاخی کر رہی تھی۔۔۔یوشع نے بھی اس کی مقدس آنکھوں میں جھانکا۔۔۔

تین بار کہو کہ کس کی ہو؟وہ بھی بنا پلکیں جھپکائے۔۔۔"وہ اس کی ضد کے آگے ہار گئی تھی۔۔۔اسے اگر جیتنا پسند ہے تو المیرا کو بھی اس کی محبت کے آگے ہار جانا۔۔پہلے وہ اس سے ہار گیا تھا تو آج اس کا بھی فرض تھا کہ وہ بھی ہار جائے۔۔۔

ہاں نا یہی تو محبت ہے ان کی۔۔۔یہی تو ان کا معصوم سا عشق ہے۔۔۔یہی تو ان کا معصوم انداز ہے۔۔۔
محبتوں میں لاڈ اٹھائے جاتے ہیں۔۔۔ محبتوں میں لاڈ اٹھانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔ہاں نا وہ
اٹھاتے ہیں ایک دوسرے کے لاڈ۔۔۔یہی محبت ہے یہی عشق ہے۔۔۔اس نے اظہار کیا تھا۔۔۔

تمہاری ہوں،

تمہاری ہوں،

صرف تمہاری ہوں۔۔۔۔"اور اس خوبصورت اقرار کے بعد پلکیں اقرار کی سرخیاں عارضوں پہ لئے
جھک جاتی ہیں۔۔۔۔اس نے شرم وحیا سے اپنی پلکیں جھکائی تھی۔۔۔وہ تادیر اس کی آنکھوں میں دیکھنے
کی گستاخی کر چکی تھی مزید نہیں کر سکتی تھی۔۔۔
اور پھر اس ضدی عملی اعتراف کا ثبوت اسے اپنے ماتھے پہ محسوس ہوا تھا۔۔۔ہاں نا اس نے اپنے تشنہ لب
اس کے ماتھے پر ہی تو رکھے تھے۔۔۔ان دونوں کو کتنا سکون ملا تھا اِس خوبصورت اعتراف پر۔۔۔۔اس
نے اپنے لب اس کے ماتھے سے ہٹائے۔۔۔۔
اگر یہ کہہ دو بغیر میرے نہیں گزارا "تو میں تمہارا"
یا اس پر مبنی کوئی تاثر کوئی اشارہ "تو میں تمھارا"
غرور پرور، انا کا مالک کچھ اس طرح کے ہیں نام میرے

مگر قسم سے جو تم نے ایک بھی دفعہ پکارا "تو میں تمھارا"

تم اپنی شرطوں پہ کھیل کھیلوں میں جیسے چاہوں لگاؤں بازی

اگر میں جیتا تو تم ہو میرے، اگر میں ہارا "تو میں تمھارا"

تمہارا عاشق، تمہارا مخلص، تمہارا ساتھی، تمہارا اپنا

رہا نہ ان میں سے کوئی دنیا میں جب تمہارا "تو میں تمھارا"

تمہارا ہونے کے فیصلے کو میں اپنی قسمت پر چھوڑتا ہوں

اگر مقدر کا کوئی بھی ٹوٹا ستارہ "تو میں تمھارا"

دونوں کی روحوں کو دنیا جہاں کا سکوں مل گیا تھا کتنا پیارا کتنا خوبصورت اظہارِ محبت کیا ہے دونوں نے ہی۔۔۔۔

ایک بار پھر اس نے اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔۔

وہ اس کی کلائیوں کو چھوڑ کر اس سے دور ہٹا تھا۔۔۔۔

مگر وہ اب تک اس کے سحر میں جکڑی ہوئی تھی۔۔۔ اس کی شرٹ سے اٹھتی اس کی دلفریب مہک نے اسے خود میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔۔ اس نے نگاہ اٹھائی۔۔۔

آپکو کب سے شعر و شاعری کا شوق ہو گیا ہے، آپ کو تو ان چیزوں کا شوق ہی نہیں ہے۔۔۔۔ "

وہ ایکچوئلی کیا ہے نا، میری ایک متاعِ کُل ہے، میری جانِ من!! اسے بہت شوق ہے ان شعر و شاعری کا تو پھر سوچا کیوں نا میں بھی ایک یاد کر ہی لیتا ہوں مگر قسم سے بہت مشکلوں سے یاد ہوئی تھی۔۔۔" اس نے منہ بناتے اپنا سر کھجایا تھا۔۔۔ المیرا کھل کر مسکرائی۔۔۔

ویسے بہت ظالم ہو کب سے آیا کھڑا ہوں مگر اتنا نہیں ہو رہا کہ کچھ کھانے کو ہی دے دوں، یار بہت بھوک لگی ہے۔۔۔" اس نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

آپ فریش ہو کر آجائے میں کھانا لگوا دیتی ہوں۔۔۔ "

او کے بس ابھی آیا پانچ منٹ میں۔۔۔" اس نے چٹکی بجائی اور پھر وہ کچن سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

میں جتنا رشک کروں اپنی قسمت پر شاید اتنا کم ہو۔۔۔" اس نے خود سے اعتراف کیا تھا۔۔۔

ہاں شہری میں صرف آپکی ہوں، صرف اور صرف آپ کی۔۔"

وہ شرمائی تھی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد یوشع کھانے سے بھرپور انصاف کرنے لگا تھا۔۔۔

اس نے سب سے پہلے بریانی اپنی پلیٹ میں ڈالی تھی وہ کہتا ہے اسے عشق ہے بریانی سے۔۔۔۔

المیرا ابھی اسی کے ساتھ بیٹھی اس کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم نہیں کھاؤ گی؟؟؟ "

نہیں "!!!

اوکے ایزیووش!!!"اس نے کندھے اُچکائے تھے۔۔۔المیرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسکو گھورا تھا۔۔۔

کیا؟اگر کھانا ہے تو کھالو۔۔۔ "

اس نے یہ کہتے اس کی پلیٹ میں بھی بریانی نکالی تھی۔۔۔۔

المیرا منہ میں بڑبڑائی۔۔۔

پہلے تو ڈانٹ دیا اور اب کتنی آرام سے کھانے میں لگے ہوئے ہیں، اتنا نہیں ہو رہا کہ تھوڑی تعریف ہی کر دوں۔۔۔"

وہ اس کی بڑبراہٹ سن کر مسکرایا۔۔۔اس کے تو کان ویسے ہی تیز ہے۔۔۔۔

المیرا میری جان!! کھانا بالکل بھی اچھا نہیں بنا۔۔۔"المیرا کو غصہ چڑھا تھا۔۔۔

مگر نہیں چھوڑو لڑنا نہیں ہے وہ بس کھانا کھالے آرام سے۔۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے بہت مزے مزے سے ساری ڈشز چیک کر رہا تھا ساری ہی اسکی پسند کی چیزیں تھی مگر تعریف نہیں کرنی شان میں کمی نہیں آجانی یوشع کی۔۔۔۔

میری جان کے ہاتھوں میں ذائقہ بہت ہے۔۔۔"وہ دل میں اعتراف کرتا تھا بس زبان سے اظہار نہیں۔۔۔۔

وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش اور مطمئن تھیں۔۔۔

مگر کون جانے یہ پل ان کی زندگی میں آگے واپس آنے بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔۔

المیرا اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑی باہر لان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔شام کا پہر تھا۔۔۔ٹھنڈی تر و تازہ ہوا۔۔۔وہی پرندوں کی چہچاہٹ۔۔۔پھولوں کی تازہ مہک پھر وہی رومانوی ماحول مگر ہر بار کی طرح آج المیرا اس موسم کو انجوائے نہیں کر رہی تھی۔۔۔اس کے دل کی دنیا اداس تھی۔۔۔پچھلے دو دن سے اس کا دل بجھا ہوا تھا کیونکہ خان اور خدیجہ دبئی چلے گئے تھیں۔۔۔اس نے دیکھا تھا یوشع کی گاڑی گیٹ سے اندر داخل ہو رہی ہے۔۔۔یوشع نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

دو دن پہلے آفس کے بعد جب وہ گھر آنے لگی تھی تو اس کی گاڑی خراب ہو گئی تھی یوشع ہی پھر اسے گھر ڈراپ کرنے آیا تھا وہ جب لاؤنج میں پہنچی تو دادی وہی بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔یوشع بھی ساتھ ہی تھا۔۔۔سلام دعا کے بعد اس نے خان کا پوچھا تھا کہ بابا کہاں ہے؟؟

تب انہوں نے بتایا تھا کہ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ چلے گئے ہیں۔۔۔اسے یہ سن کر بہت دکھ ہوا تھا۔۔۔اسے ان کے جانے کا زیادہ دکھ نہیں تھا کیونکہ یہ بات تو اسے معلوم تھی کہ انہوں نے چلے جانا ہے۔۔۔اس کا دل سب سے زیادہ اس بات پر دکھا تھا کہ وہ اس سے ملے بغیر چلے گئے تھے۔۔۔

دل ایک بار پھر اپنے باپ کی بے رخی پر چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔ اسے بہت افسوس تھا کہ اس کہ بابا اس سے مل کر نہیں گئے۔۔۔ اسی وجہ سے وہ پچھلے دو دن سے اداس تھی۔۔۔ پہلے تو وہ صرف ناراض تھی مگر اب دل میں اپنے باپ کیلئے نفرت پیدا ہونے لگی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ کبھی اپنے باپ سے نفرت کریں۔۔۔ اس کے دل میں کبھی اپنے بابا کیلئے نفرت پیدا ہو لیکن وقت اور حالات اسے یہ قدم اٹھانے پر مجبور کر رہے تھیں۔۔۔

دادی نے جانے سے انکار کر دیا تھا کہ اپنی بیٹی کو اکیلا چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں اور ویسے بھی مجھ سے زیادہ دور کا سفر نہیں ہوتا اور پھر میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی میں نہیں جا رہی۔۔۔ اب پچھلے دو دن سے وہ آفس بھی نہیں جا رہی تھی بس دادی کے پاس ہی رہتی تھی۔۔۔۔

یوشع نے بھی نہیں کہا کہ تم آؤ کیونکہ اسے معلوم ہے وہ ڈسٹرب ہے۔۔۔

مگر پچھلے دو دن سے وہ لگاتار گھر ضرور آ رہا تھا اور رات گئے تک ہی اپنے گھر واپس جاتا تھا کیونکہ یوسف صاحب بھی لاہور گئے ہوئے تھے جب تک یوشع یہاں رہتا وہ دادی اور المیرا دونوں سے خوب باتیں کرتا رہتا تھا جس سے المیرا کا موڈ کچھ بہتر ہو جاتا تھا مگر اس کے جانے کے بعد پھر دوبارہ دل کی دنیا اداس ہو جاتی تھی۔۔۔۔

یوشع نے پیچھے سے اسے کندھوں سے تھاما تھا۔۔۔اس نے اس کے نرم لمس پر اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔وہ اس کے سامنے آیا اور گریل سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔

ہاؤ آر یو؟؟"اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔

فائن "!!!

واٹ آر یو ڈوئینگ ہیئر؟؟؟"

نتھنگ"!!!

مجھے نیچے دادی بھی نظر نہیں آئی،وہ کہاں ہے؟؟؟"

وہ اپنے روم میں ہے ریسٹ کر رہی ہے ان کی طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔"

میڈیسن لی ہے انہوں نے۔۔۔ "

ہمممم!!!"وہ المیرا کو دیکھ رہا تھا اور وہ کھڑی لان میں۔۔۔اس نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

المیرا!!!"اس نے اب اپنی نگاہیں اس کی طرف پھیری تھی۔۔۔

کب تک چلے گا ایسے؟کب تک یوں اداس رہو گی؟تمھیں اچھی طرح معلوم ہے مجھ سے تمھیں یوں اداس نہیں دیکھا جاتا۔۔۔۔ "

میں ٹھیک ہوں یوشے "!!!

نہیں ہو تم ٹھیک!!"اس نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔

پچھلے دو دن سے تم اداس ہو مگر دل میرا کٹ رہا ہے تمھیں یوں اس حال میں دیکھ دیکھ کر، تم ہنستی، مسکراتی، بولتی، شرارتے کرتی، مجھ سے لڑتی جھگڑتی اچھی لگتی ہو مگر یوں اداس نہیں، مت رہا کرو یوں اداس۔۔۔"وہ چپ تھی۔۔۔

اچھا چھوڑو ان باتوں کو اپنا موڈ ٹھیک کرو، یہ بتاؤ آفس کب سے آؤ گی کیونکہ تمھیں معلوم ہے تمھارے بغیر دل نہیں لگتا یار!!!زینب کافی بنا کر دیتی ہے، مجھے پسند ہی نہیں آتی۔۔۔ "

کل آجاؤں گی۔۔۔"اس نے دھیرے سے کہتے اس کے کندھے پر سر ٹکایا تھا۔۔۔

المیرا کو اب کہیں سکون نہیں ملتا تھا جتنا اب اسے یوشع کی ذات میں ملنے لگا تھا۔۔۔وہ جب تک یوشع کے ساتھ ہوتی تھی جب تک زندگی سکون میں رہتی ہے کوئی ٹینشن نہیں ہوتی مگر جیسے ہی وہ اس سے دور جاتا۔۔۔دل کا سکون، زندگی کا سکون بھی ختم ہو جاتا تھا۔۔۔اس کے دل کی دنیا بے چین ہو جاتی تھی اور ایسا کیوں ہونے لگ گیا تھا یہ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا؟؟؟چند پل یوہی خاموشی کی نظر ہو گئے تھے۔۔۔وہ اگر کچھ سن رہے تھے تو صرف ایک دوسرے کی سانسیں۔۔۔۔

المیرا "!!

ہمممم "!!

آر یو او کے نا؟؟"

ہمم!!میں آپ کیلئے کافی بنا کر لاؤں۔۔۔"اس نے اس کے کندھے سے سر اٹھایا تھا۔۔۔

نہیں تم بس میرے پاس رہو، کہی مت جاؤ۔۔۔"اس نے اس کی کلائیوں کو تھاما تھا۔۔۔اس نے ایک بار پھر اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔۔۔ایک بار پھر دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

دن ایک بار پھر اپنی رفتار پر گزرنے لگے تھیں۔۔۔المیرا اب پہلے سے بہتر ہو گئی تھی اور اس میں زیادہ تر ہاتھ علی اور یوشع کا ہی تھا۔۔۔کچھ یوسف صاحب کا کچھ زینب کا۔۔۔یوشع اور علی اسے بالکل بھی اکیلا نہیں چھوڑتے تھیں اور ان سب سے ہٹ کر ماہی نے خاموشی اختیار کر لی تھی ایک گہری خاموشی۔۔۔اپنے گھر والوں کے ساتھ اسکا موڈ ٹھیک تھا مگر یوشع سے وہ اب بھی بات نہیں کرتی تھی اور نہ ہی یوشع اس سے کوئی بات کرتا تھا اور یہ بات علی کافی بار نوٹ کر چکا تھا مگر وہ بھی خاموش تھا اس نے کسی سے بھی کچھ نہیں پوچھا تھا۔۔۔۔

کیونکہ بتانا کسی نے کچھ ہے نہیں تو پھر پوچھنے کا فائدہ ہمم اپنی بے عزتی کروانے والی بات!!!"یہ بات علی نے خود سے کہی تھی۔۔۔

المیرا کی جہانزیب سے اکثر بات ہو جاتی تھی جس سے سب کا معلوم ہو جاتا کہ سب ٹھیک ہیں۔۔۔

اسے اب خان کی ٹینشن نہیں رہی تھی۔۔۔اسے اگر ٹینشن تھی تو اب اپنی پیاری دادی کی جو پچھلے کچھ دنوں سے بہت ہی زیادہ ڈاؤن ہو گئی تھی۔۔۔اس کی بھی وجہ تھی وہ اپنے بیٹے کو بہت یاد کرنے لگی تھی۔۔۔وہ بہت بیمار رہنے لگی تھی۔۔۔وہ دن رات ہی اب دادی کے ساتھ ہوتی تھی۔۔۔۔رات میں بھی ان کے ساتھ انہی کے روم میں سونے لگی تھی۔۔۔وہ دن رات اپنے رب سے ان کی صحت و سلامتی کیلئے دعا گوں بھی تھی۔۔۔۔

کچھ راتیں بہت بھیانک ہوتی ہے اور یہ بھیانک راتیں تب انسان کی زندگی میں آتی ہے جب وہ اپنے پیاروں کو ہمیشہ کیلئے کھو دیتا ہے جب آپ کے اپنے پیارے اِس دنیا سے جا رہے ہوتے ہیں، یہ راتیں ہوتی ہے بہت بھیانک قسم کی اور پھر ان راتوں سے ڈر لگنے لگتا ہے یہ راتیں اتنی آسانی سے نہیں کٹتی اور ایک ایسی ہی رات المیرا خان کی زندگی میں بھی آگئی تھی اس رات کے بعد اس کی زندگی سے خوشیاں ایسے روٹھ جائے گی کہ اس نے تو کبھی خوابوں خیالوں میں بھی نہیں سوچا ہو گا۔۔۔۔

رات کا پہر تھا۔۔۔آدھی رات کا سماں۔۔۔وہ دادی کے ساتھ ہی ان کے روم میں سو رہی تھی۔۔دادی نے آنکھیں کھولی۔۔۔انہیں سانس لینے میں دشواری پیش آرہی تھی۔۔۔۔انہیں کمرے میں گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھنا چاہتی تھی مگر اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ اٹھ کر بیٹھ جائے۔۔۔انہوں نے المیرا کے کندھے پر صرف ہولے سے ہاتھ ہی رکھا تھا کہ وہ ایک دم چونک کر

اٹھی۔۔۔وہ اب ایسی ہی نیندیں سویا کرتی تھی کچی نیند جو کسی بھی ہلکی سی آہٹ پر کھل جائے۔۔۔وہ دادی کو دیکھ کر گھبرائی۔۔۔

دادی کیا ہوا آپ کو؟ آپ ٹھیک ہے؟ آپ اٹھ کر بیٹھے۔۔۔ "

اس نے مشکلوں سے انہیں بٹھایا پھر پانی پلایا تھا۔۔۔

المیرا کھڑکی کھول دو بیٹا مجھے گھٹن ہو رہی ہے بہت زیادہ۔۔۔"انہوں نے بہت مشکلوں سے اٹک اٹک کر کہا تھا۔۔۔

اس نے فوراً سے پہلے کمرے کی ساری کھڑکیاں کھولی تھی۔۔۔ساری لائٹس آن کی۔۔۔

دادی اپنے دل پر ہاتھ رکھے دل کو مسل رہی تھی۔۔۔انہیں اپنے دل میں تکلیف ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

دادی کیا ہو رہا ہے آپ کو دادی!!!"وہ رونے لگی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

یوشع ہاں یوشع!!!"اس کے ذہن میں صرف یوشع آیا تھا۔۔۔اس نے فوراً موبائل اٹھا کر یوشع کو کال ملائی۔۔۔

یوسفزئی ولا میں بھی یوشع اپنے کمرے میں بیڈ پر پیٹ کے بل لیٹا خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔۔۔اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔نیند میں اِدھر اُدھر ہاتھ مار کر موبائل کو ڈھونڈنا چاہا۔۔۔ملنے پر یس کر کے

کان سے لگایا۔۔۔اس نے نمبر بھی نہیں دیکھا تھا کہ کس کا ہے؟؟اس کی آنکھیں اب بھی بند تھی۔۔۔وہ نیندوں میں ہو رہا تھا۔۔۔

اس نے مری مری آواز میں ہیلو کیا تھا۔۔۔

ہیلو!!ہیلو شہری!!!"المیرا کی آواز کانوں میں گونجی۔۔۔اس نے فٹ آنکھیں کھولی۔۔ساری نیند اڑن چُھو ہو گئی تھی۔۔۔اس نے موبائل کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا پھر ٹائم دیکھا۔۔۔3:45۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

ہیلو المیرا کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟"

شہری!!شہری وہ،وہ دادادی۔۔۔"اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔وہ چھلانگ مار کر بیڈ سے نیچے اترا تھا۔۔۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔دوسری طرف سے وہ بس اسے پکارے جا رہی تھی۔۔۔وہ گاڑی کی چابی وائلٹ اٹھا کر روم سے نکلا۔۔۔

المیرا میری بات سنو!!"مگر وہ سن ہی کب رہی تھی۔۔۔

شہری دادی کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔۔۔"

المیرا میری سنو"!!!

یوشے مجھے سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں؟؟"وہ اب بھی اپنی ہی بول رہی تھی۔۔۔۔

المیرا سٹوپ اٹ!!" اس نے غصے سے کہا تھا۔۔۔ وہ ایک ہی دم چپ ہوئی تھی۔۔۔ اس نے نم آنکھوں سے دادی کو دیکھا جو اپنے دل پر ہاتھ رکھے اپنے دل کو مسل رہی تھی۔۔۔ ان کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔۔۔ انہیں سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔۔۔

المیرا ہوش سے کام لو، میں آ رہا ہوں، پانچ منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔۔۔" اس نے اپنی گاڑی گیٹ سے باہر نکالی تھی۔۔۔۔

کول ڈاؤن المیرا!!!" مجھے دادی کی کنڈیشن بتاؤں؟؟"

اس نے اسے سب بتا دیا تھا۔۔۔۔ یوشع نے اپنا ماتھا مسلا۔۔۔ وہ بہت رش ڈرائیونگ کر رہا تھا ویسے بھی گلیاں سنسان تھی۔۔۔۔

ملازم کہاں ہے؟؟ "

وہ وہ اپنے کوارٹر میں۔۔۔"

اوکے دادی کا خیال رکھو، انہیں ان کی میڈیسن دو، میں آ رہا ہوں اور خود کو بھی سنبھالو اوکے!!!" اس نے کال کاٹی تھی۔۔۔۔

اس نے جلدی جلدی ان کی میڈیسن نکال کر انہیں دی۔۔۔

دادی میں ابھی آرہی ہوں۔۔۔"وہ دوڑ کر ملازموں کے کوارٹر کے پاس پہنچی تھی...وہ بنا دوپٹے کے تھی اسے تو اپنے دوپٹے کا بھی ہوش نہیں تھا۔۔۔

بہادر بہادر بہادر!!!"وہ لگاتار دروازہ پیٹ رہی تھی۔۔۔دروازہ کھولا گیا۔۔۔

بہادر وہ وہ دادی "!!!

چھوٹی بی بی آپ مت گھبرائے آپ اندر چلے۔۔۔"اس نے اس کے وجود کو بغیر دوپٹے کے دیکھا تھا اور شاید آج پہلی بار ہی دیکھا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ دوپٹہ لے کر رکھتی تھی۔۔۔اس نے نظریں جھکائی تھی۔۔۔۔

ابھی یوشع صاحب کی بھی کال آئی تھی انہوں نے بتایا ہے، آپ چلے اندر!!!"وہ رخ موڑ گیا تھا۔۔۔

وہ اندر کی طرف دوڑی کچھ دیر بعد یوشع بھی آگیا تھا۔۔۔ایمبولینس اس کے ساتھ تھی۔۔۔المیرا کو بغیر دوپٹے کے دیکھ کر غصے سے اس کے دماغ کی رگیں پل بھر میں ابھری تھی۔۔۔

وہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھنے والی لڑکی آج ملازموں کے آگے بھی بغیر دوپٹے کے کھڑی ہے۔۔۔

کہاں ہوش تھا اسے کسی چیز کا؟؟دادی کو اسٹریچر پر لٹا کر لے جایا گیا۔۔۔ان کی سانسیں مدھم ہو رہی تھی۔۔۔انہیں آکسیجن ماسک لگایا گیا تھا۔۔۔المیرا بھی باہر کی طرف دوڑنے لگی تھی۔۔۔یوشع نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔۔۔اس نے نم آنکھوں سے یوشع کو دیکھا۔۔اس کی آنکھیں ضبط کے مارے لال ہو گئی تھی مگر وہ کسی کے سامنے اسے کچھ کہہ نہیں پایا۔۔۔وہ اس کی عزّت کو چار بندوں میں نہیں اُچھال سکتا

تھا۔۔۔اس نے اسکی شال اٹھا کر اس کے گرد اچھی طرح لپیٹی۔۔۔اس نے اسے بازوؤں سے تھاما گرفت بھی سخت تھی۔۔۔۔

المیرا خان اگر آج کے بعد تم مجھے بغیر دوپٹے کے کسی کے بھی سامنے نظر آئی تو میں بھول جاؤں گا کہ تمھارا اور میرا کیا رشتہ ہے اور اگر غصے میں واقعی میں نے تمھارے اوپر ہاتھ اٹھا دیا تو بعد میں مجھ سے گلے شکوے مت کرنا کہ میں نے کیوں ہاتھ اٹھایا؟ سیچویشن چاہے کوئی بھی ہو، کیسی بھی ہو، کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو، تم سب سے پہلے اپنے آپ کو کور کرو گی، اپنی عزّت کا خیال رکھو گی، اس کے بعد کچھ کرو گی، تمھیں ہر طرح سے دیکھنے کا حق صرف میرا ہے، کوئی اور تمھیں دیکھیں جان لے لوں گا، انڈر سٹینڈ!!!" اس نے زارو قطار روتے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اب چلو!!!" وہ اس کا ہاتھ تھامے باہر کی طرف نکلا تھا۔۔۔

صبح کا سورج بھی طلوع ہو گیا تھا۔۔۔سب پرندے اپنے آشیانوں سے نکل آئے تھیں۔۔۔یوشع ہسپتال کے کوریڈور میں ایک پیر دیوار پر جمائے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔۔۔نگاہیں چھت پر مرکوز تھی شاید اپنے رب سے دعا گوں ہے۔۔۔اس کی آنکھیں اب بھی لال ہو رہی تھی۔۔۔ایک ہاتھ پاکٹ میں اور دوسرا پہلو میں گرایا ہوا تھا اور اسی ہاتھ کو المیرا تھامے اس ہاتھ پر سر ٹکائے بینچ پر بیٹھی تھی۔۔۔کتنی ہی

دیر ہو گئی تھی مگر اب تک ڈاکٹر باہر نہیں آئے تھیں۔۔۔یوشع نے ہوسپٹل پہنچتے ہی خان کو بھی فون کر کے سب کچھ بتا دیا تھا معلوم پڑا تھا کہ وہ پچھلے دو دن سے حیدر آباد آئے ہوئے ہیں وہ بھی سن کر بہت پریشان ہو گئے تھے۔۔۔انہوں نے وہاں سے نکلنے کی تیاری پکڑی تھی۔۔۔

لمحہ بہ لمحہ گزرتا ہی جا رہا تھا اور ہر گزرتا لمحہ کسی اذیت سے کم نہیں تھا المیرا اکیلیئے۔۔۔پریشان تو یوشع بھی بہت ہو گیا تھا۔۔۔چھ بج گئے تھے مگر اب تک دادی کی کوئی خبر خیریت نہیں۔۔۔۔

چند پل اور یوہی خاموشی کی نظر گزرے کے جلتی لال بتی بجھ گئی تھی۔۔۔ڈاکٹر باہر آئے تھیں۔۔۔یوشع سیدھا ہوا المیرا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

وہ دو قدم آگے بڑھے۔۔۔ڈاکٹر بھی قریب پہنچ گیا تھا۔۔۔

ڈاکٹر!!دادی!!!"یوشع نے پوچھا۔۔۔

یوشع صاحب!!ہم نے بہت کوشش کی انہیں بچانے کی مگر وہ شاید اپنی زندگی اتنی ہی لکھوا کر آئی تھی،ایم سوری!!!جب انہیں یہاں لایا گیا تو ان کی حالت بہت تشویش ناک ہو چکی تھی،انہیں استھما اور ہارٹ اٹیک دونوں ہی ہو گئے،ہم نے پوری کوشش کی انہیں بچانے کی مگر ہم انہیں نہیں بچا پائے،ایم سوری!اللہ آپ سب کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا کرے آمین!!!"ڈاکٹر آگے بڑھ گیا تھا۔۔۔

المیرا نے لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے لئے تھے۔۔۔وہ الفاظ دل چیرنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔۔۔وہ بینچ پر بیٹھنے کے انداز میں گری تھی۔۔یوشع بھی نیچھے اس کے قدموں کے پاس بیٹھا۔۔۔المیرا نے خالی خالی نگاہوں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

شہری ایک بار کہہ دے ڈاکٹر نے جو کہا ہے وہ جھوٹ ہے، میری دادی کو کچھ نہیں ہوا ہے، وہ بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

دل کتنی بری طرح سے کٹا تھا المیرا کو اس طرح سے بولتا دیکھ کر۔۔۔۔

مہرو!!"اس نے اس کے ہاتھ تھامے۔۔۔اس کے ہاتھ بہت زیادہ سرد ہو رہے تھیں۔۔۔۔

دادی!!"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

المیرا کی آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھکا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کتنا ہی وقت بیت گیا تھا۔۔۔عصر کا ٹائم ہو گیا تھا۔۔۔سب ہی آ گئے تھیں۔۔۔جہانزیب اور خدیجہ بیگم بھی پہنچ چکے تھے۔۔۔ان کے رشتے دار، یوسف صاحب، علی اور زینب کے گھر والے سب ہی موجود تھیں۔۔۔المیرا کے ماموں ممانی بھی تھے جو لاہور میں رہتے ہیں۔۔۔۔

المیرا ابھی وہی دادی کی میت کے ساتھ بیٹھی بس ان کو یک ٹک دیکھے جا رہی تھی۔۔۔اب تو رو رو کر آنکھیں بھی سوجھ گئی تھی شاید آنسو بھی خشک ہونے لگے تھیں وہ اتنا روئی تھی۔۔۔

خان جب یہاں آئے تو اتنے دنوں بعد المیرا کو دیکھ کر ان کے دل کو ٹھنڈک کا احساس ہوا تھا۔۔۔وہ المیرا کے قریب آئے تھے کہ اسے اپنے سینے سے لگا سکے مگر اب کی بار وہ ان سے دور ہو گئی تھی۔۔۔

وقت ہاتھوں سے بہت آگے نکل چکا تھا مگر وہ جہانزیب کے سینے سے لگ کر خوب روئی تھی۔۔۔سب مرد حضرات لاؤنج میں داخل ہوئیں۔۔۔زینب نے المیرا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

المیرا!!اٹھو یہاں سے سب آگئے ہیں، نمازِ جنازہ کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔ ایک بار پھر آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔۔زینب نے بھی گیلی پلکوں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔ اب صرف وہی المیرا کو سنبھال سکتا ہے۔۔۔یوشع، علی اور جہانزیب تینوں ہی المیرا کے پاس آئے تھے۔۔۔خان بھی کیا سنبھالتے وہ تو خود ٹوٹ گئے تھے۔۔۔ایک طرف ماں تو دوسری طرف بیٹی کی بے رخی نے انہیں پل بھر میں توڑا تھا۔۔۔انہیں پل بھر میں احساس ہوا تھا کہ ان کی بے رخی سے وہ بھی کتنی بار ایسے ہی ٹوٹی ہو گی۔۔۔

اس کا پیچھے ہٹ جانا جائز تھا۔۔۔

المیرا اٹھو!!"یوشع نے اسے کھڑا کرنا چاہا۔۔۔

نہیں!!!" وہ اب بھی نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔

المیرا پلیز!!! بچوں والی حرکتیں مت کرو، ہوش اور صبر سے کام لو۔۔۔" اب کی بار جہانزیب نے بھی اسے تھاما تھا۔۔۔

نہیں!!!" اس نے دادی کی چارپائی کو مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔

المیرا پلیز اٹھو!! بھائی کی بات مانو!!!" علی نے کہتے اپنے لب کاٹے تھے۔۔۔۔ یوشع نے المیرا کے چارپائی پکڑے ہاتھ کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

مہرو!!!" اس نے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔۔

یوشے!!! میری دادی کو مت لے کر جائیں۔۔۔" اس کو اِس طرح پاگل ہوتا دیکھ سب زارو قطار رو رہے تھیں۔۔۔ اس بچی کی بے بسی پر ماتم کناں تھیں۔۔۔

انہیں اپنی آخری آرام گاہ پر جانے دو، ان کی روح کو سکون ملیں گا۔۔۔" یوشع نے اس کے ہاتھ پر گرفت سخت کر کے اس سے چارپائی چھڑوائی تھی۔۔۔

کیا تم نہیں چاہتی کہ ان کی روح کو سکون ملے؟ اگر چاہتی ہو تو پلیز اُٹھ جاؤ۔۔۔" یوشع نے اسے کھڑا کیا اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ جہانزیب کے سینے میں چہرہ چھپاتے وہ زارو قطار رونے لگی تھی۔۔۔ وہ اپنی دادی کو جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔

زینب اور اس کی ممانی نے آگے بڑھ کر المیرا کو تھاما تھا۔۔۔

دادی!!!" وہ زینب کے گلے سے لگے بس پاگلوں کی طرح روئے جا رہی تھی اور ان سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ تکلیف یوشع کو ہو رہی تھی المیرا کو اِس حال میں دیکھ دیکھ کر۔۔۔ وہ سب چلے گئے تھیں۔۔۔ وقت پھر گزرا تھا رات ہو گئی تھی۔۔۔ اب تو سب چلے گئے تھیں۔۔۔ زینب اور علی کے گھر والے بھی۔۔۔ زینب نے یہی رکنا تھا المیرا کے پاس۔۔۔ یوسف صاحب بھی چلے گئے تھے۔۔۔ وہ بھی تو صبح سے یہی تھے اب ان کی بھی طبیعت ڈاؤن ہو رہی تھی۔۔۔ یوشع نے انہیں گھر بھیج دیا تھا۔۔۔ ماہی تو آئی ہی نہیں تھی۔۔۔

المیرا اپنے روم میں تھی۔۔۔ زینب بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی۔۔۔ باہر کیا ہو رہا ہے کیا نہیں؟ وہ سب کب واپس آئیں کب نہیں؟ اسے کچھ خبر نہیں تھی۔۔۔ سارا دن ہو گیا مگر اب تک اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا۔۔۔ زینب نے کتنی کوشش کی کہ وہ کچھ کھا لے مگر نہیں کھایا۔۔ چند پل بعد یوشع روم میں آیا۔۔۔ کھانے کی ٹرے ہاتھ میں تھامی ہوئی تھی۔۔۔۔

زینب باہر جاؤ۔۔۔" وہ بیڈ سے اٹھتی اثبات میں سر ہلاتی روم سے نکل گئی۔۔۔۔

یوشع بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔

المیرا سیدھی ہو کر بیٹھو۔۔۔"وہ اس وقت بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھی تھی۔۔۔اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔

شہری مجھے کچھ نہیں کھانا"!!!

المیرا پلیز تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے،ایک لقمہ تک اپنے حلق سے نیچے نہیں اتارا ہے،رات کے دس بج رہے ہیں،بس تھوڑا سا کھالو میری خاطر کھالو،ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی یار"!!!

شہری مجھ سے نہیں کھایا جا رہا کچھ بھی پلیز"!!!

المیرا میں بھی صبح سے بھوکا ہوں،مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے،صرف تھوڑا سا کھالو،تم کھالو گی تو میں بھی کھالوں گا پلیز!!!"اس نے نوالا بنا کر اس کے منہ کے آگے کیا۔۔۔

پلیز مہرو مجھے اور تکلیف مت دو،صبح سے تمھیں یوں اِس حال میں دیکھ دیکھ کر اتنی تکلیف ہو رہی ہے کہ اب ایسا لگنے لگا ہے کہ میرا دل مارے تکلیف کے پھٹ جائے گا۔۔۔"

یوشے!!"کپکپاتے ہونٹوں سے اس نے اسے پکارا۔۔۔

یوشع نے نوالا اس کے منہ میں دیا۔۔۔آنسوؤں کا پھندا حلق میں اٹکا۔۔۔نوالہ نگلنا مشکل ہو گیا۔۔۔ایک بار پھر آنسوں جاری ہو گئے تھیں۔۔۔بہت مشکلوں سے اس نے تھوڑا بہت کھایا تھا۔۔۔آخر آج پھر ہر بار کی طرح اِس بار بھی یوشع نے اسے سنبھال ہی لیا تھا۔۔۔

خود تو اس نے اب بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ بھوک لگنے کا تو صرف بہانہ تھا ورنہ ایسے موقعوں پر کس کا دل کرتا ہے کچھ بھی کھانے کو۔۔۔ اس نے تو بس المیرا کو کھلانا تھا سو کھلا دیا۔۔۔

خان روم میں داخل ہوئے خدیجہ بیگم بھی ساتھ تھی۔۔۔۔ المیرا کی نظر ان دونوں پر پڑی۔۔۔ وہ غصے میں بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

وہی پہ رک جائے۔۔۔ "المیرا نے غصے سے کہا۔۔۔ یوشع بھی اٹھا۔۔۔۔

بیٹا!!!!" خان نے بھیگے لہجے میں پکارا۔۔۔۔

مت بلائے مجھے بیٹا، نہیں لگتے آپ میرے کچھ۔۔ "دل کتنی بری طریقے سے ٹوٹا تھا۔۔۔۔

آہ کاش!! جیسے شیشہ ٹوٹنے کی آواز ہوتی ہے ویسے ہی دل کے ٹوٹنے کی بھی آواز ہوتی مگر ایسا نہیں ہے دل جب ٹوٹتا ہے تو اندر ہی اندر اتنی کرچیاں ہو جاتی ہے کہ سوائے خود کی ذات کے کسی دوسرے کو پتا ہی نہیں لگتا۔۔۔

اور ایسا ہی آج خان کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔ دل کرچی کرچی ہو گیا اور کسی کو پتا بھی نہیں لگا۔۔۔

سنا آپ نے نہیں لگتے آپ میرے کچھ، چلے جائے یہاں سے، نفرت کرنے لگی ہوں میں آپ سے نفرت۔۔۔ "

المیرا اسٹوپ اِٹ!! یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔ "یوشع نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔

نہیں شہری!!!ان سے کہہ دے یہ یہاں سے چلے جائیں، مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی، نہیں لگتے یہ میرے کچھ، ختم ہو گئے میرے ان کے ساتھ تمام رشتے، مر گئے ہیں یہ میرے لئے اور میں ان کیلئے، نہیں لگتے یہ میرے کچھ، کچھ بھی نہیں لگتے۔۔۔"خان نے تڑپ کر دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔تکلیف بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

خدا کے واسطے بیٹا ایسے الفاظ مت بولو میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔"

باپ!!!"وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

ایسے ہوتے ہیں باپ؟ جیسے آپ ہے؟؟؟ "

المیرا!!!"یوشع نے اسے کہنی سے تھام کر پھر چپ کروانا چاہا۔۔۔مگر وہ بول رہی تھی۔۔۔۔

اللہ کرے کسی بیٹی کا باپ آپ جیسا نہ ہو، باپ اپنی بیٹیوں سے بہت محبت کرتے ہیں، آپ نے کی کبھی مجھ سے محبت؟ نہیں کبھی نہیں کی، محبت تو دور کی بات ہے آپ نے تو کبھی میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ بھی نہیں رکھا اور پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ میرے باپ ہے،

ساری زندگی میں آپ کے پیار کیلئے، آپ کی ایک پکار کیلئے، آپ کے ایک شفقت بھرے ہاتھ کیلئے ترستی رہی ہوں مگر نہیں اب اور نہیں، اب اور برداشت نہیں ہوتا۔۔۔"اس نے اپنے آنسوؤں کو رگڑا۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے میں جب سکول جاتی تھی تو سب دوستوں کے، اپنے ساتھ کی سب لڑکیوں کے بابا کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا کرتی تھی، جو چھٹی کے ٹائم اُنہیں لینے آتے تھیں جو چھٹی ہونے سے پہلے سکول کے گیٹ پہ کھڑے ملتے تھیں، وہ ہوتے ہیں باپ، باپ ان جیسے ہوتے ہیں جو اپنی بیٹیوں سے کتنی محبت کرتے تھیں اور میں، میں ہمیشہ راہ ہی تکتی رہی کہ کبھی تو بابا آئے گے مجھے لینے کیلئے آئے گے مگر آپ کبھی نہیں آئے، کبھی نہیں۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے چیخی تھی۔۔۔۔

میری دادی کی جان لینے والے بھی آپ ہے۔۔۔" خان کے قدم لمحے بھر میں ڈگمگائے۔۔۔۔ وہ دو قدم پیچھے ہوئے۔۔۔ خدیجہ کھڑی بس تماشہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

المیرا اتنا بڑا الزام مت لگاؤ بیٹا مت لگاؤ۔۔۔"

یہ سچ ہے آپ ایک قاتل ہے قاتل!! آپ اچھی طرح جانتے تھے کہ دادی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ بیمار ہے پھر بھی آپ کو دبئی جانے کی لگی ہوئی تھی، آپ کو اپنی ماں سے زیادہ اپنا بزنس عزیز تھا، آپ انہیں یہاں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے، مجھے اکیلا چھوڑ گئے، مجھ سے بھی مل کر نہیں گئے، آپ نہیں جانتے مگر میں جانتی ہوں، دادی کے ساتھ میں تھی، وہ کتنا آپ کو یاد کر کے روئی تھی اس دن کہ میرے بیٹے کو میری بالکل فکر نہیں ہے، وہ کس قدر روئی تھی آپ نہیں جان سکتے، وہ کتنی اذیت میں تھی آپ نہیں اندازہ لگا سکتے۔۔۔۔" آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گرتے جا رہے تھے۔۔۔

بابا ایک عورت کی خوبصورتی میں آپ اتنا کھو گئے، اس قدر کھو گئے کہ آپ یہ تک بھول گئے کہ آپ کی ایک ماں اور ایک بیٹی بھی ہے، جنہیں آپ کی، آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔۔۔"خان کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گال پہ لڑھکا تھا۔۔۔

اے لڑکی!!!ذرا سنبھال "!!!

شٹ اپ خدیجہ بیگم !!میں اپنے باپ سے بات کر رہی ہوں، بیچ میں مت بولے۔۔۔"یوشع نے بھی غصے سے خدیجہ کو گھور کر دیکھا۔۔۔ان کی بولتی المیرا کے کہنے سے بند ہوئی یا نہ ہوئی ہو مگر یوشع کے گھورنے سے ضرور بند ہو گئی تھی۔۔۔وہ غصے میں روم سے نکل گئی۔۔۔۔

المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پہ لڑھک رہے تھیں۔۔۔بولنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی مگر وہ بول رہی تھی۔۔۔۔آج اسے اپنے دل کا غبار نکالنا تھا۔۔۔

اور کیا سنے گے آپ بابا!!میری تو ماما بھی نہیں تھی، میں نے ہمیشہ سوچا کہ آپ مجھے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیں گے، آپ مجھے کبھی میری ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دیں گے مگر ماں کا پیار تو دور کی بات ہے، آپ تو ایک باپ کا پیار بھی نہیں دے سکے، ایک دادی تھی میری اپنی آج وہ بھی مجھ سے دور چلی گئی صرف آپ کی وجہ سے، صرف اور صرف آپ کی وجہ سے، میں نفرت کرنے لگی ہوں آپ سے، آج تک کسی بیٹی

کو اپنے باپ سے نفرت محسوس نہیں ہوئی ہو گی مگر مجھے ہو رہی ہے آج!! مجھے نفرت ہونے لگی ہے آپ کے وجود سے، چلے جائے یہاں سے، پلیز چلے جائیں۔۔۔" وہ چیخی تھی۔۔۔

شہری شہری!! آپ ان سے کہو یہ یہاں سے چلے جائے، پلیز یہ یہاں سے چلے جائیں، نہیں ہے میرا ان سے کوئی واسطہ۔۔۔" اس نے یوشع کی کہنی تھامی۔۔۔

کہہ دے ان سے چلے جائے یہاں سے، مجھے ان کی شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔" اس نے یوشع کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔ یوشع نے بھی اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا۔۔۔

میں اپنے آپ کو جان سے مار دوں گی یوشع!! پلیز کہہ دے ان سے چلے جائے، نہیں لگتے یہ میرے کچھ!!!" وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔ یوشع نے ایک نظر سینے میں چہرہ چھپائے زار و قطار روتی المیرا کو دیکھا اور ایک نظر خان کے چہرے کی اڑی زرد پڑتی رنگت کو۔۔۔

کاش المیرا محسوس کر پاتی اپنے لہجے کی نفرت کو، محسوس کر پاتی کے اس کے لہجے کی نفرت اس کے ان کڑوے لفظوں نے کسی کے دل کے کتنے ٹکڑے کر کے رکھ دیے مگر وہ آج وہی کاٹ رہے تھے جو انہوں نے بویا تھا۔۔۔ چند لمحوں میں ان کا یہ حال ہو گیا تھا تو وہ تو بچپن سے یہ سب سہتی آ رہی ہے تو اسکا کیا حال ہوتا ہو گا۔۔۔؟؟؟

المیرا خدا کے واسطے مت کرو میرے ساتھ ایسا۔۔۔ "

وہ ہنوز کانپ رہی تھی۔۔۔اس میں اب بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔

میں خود کو ختم کرلوں گی۔۔۔"وہ اب بہت دھیرے دھیرے سے بول رہی تھی۔۔۔۔

انکل پلیز جائے۔۔۔"یوشع نے بھی غصے سے کہاوہ کہنا نہیں چاہ رہا تھاایسا مگر المیرا کے الفاظ کہ وہ خود کو ختم کرلے گی یہ اسے برداشت نہیں ہوئے تھے۔۔۔۔

اس کی کپکپی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا۔۔۔اس کی بس ایک ہی رٹ تھی کہ چلے جائے۔۔۔۔

انکل خدا کے واسطے چلے جائے،اگر المیرا کو کچھ ہو گیاتو ساری دنیا کو آگ لگادوں گا،یہ ابھی اپنے ہوش میں نہیں ہے،میں اس کو بعد میں سمجھادوں گا مگر پلیز ابھی آپ جائے۔۔۔۔"یوشع نے التجا کی توانہوں نے اپنے قدم پیچھے لئے۔۔۔ان کی آنکھوں سے آنسورواں تھے۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتے باہر نکل گئے۔۔۔۔

وہ نہ جانے کتنی ہی دیر یوشع کے سینے سے لگی بس روتی رہی۔۔۔یوشع نے بھی چپ نہیں کروایا کہ دل کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا۔۔۔

ایسا انسان بھی تو زندگی میں ہونا چاہیے ناں کہ ہم اس کے کندھے پر سر رکھ کر بس روتے رہے اور وہ ہم سے بس کچھ نہ پوچھے کہ کیوں رو رہے ہوں؟؟

وہ ہمارے آنسو ہماری خاموشی سے ہی ہماری کیفیت کا اندازہ لگالے اور وہ کم از کم المیرا کے معاملے میں ایسا ہی تھا۔۔۔المیرا کی خاموشی اس کے آنسو اسے سب کچھ بیاں کر دیتے تھے۔۔۔۔

المیرا!!!"اس نے کافی دیر بعد اسے خود سے دور کیا تھا۔۔۔

کیوں کیا ایسا؟؟"وہ خاموش رہی۔۔۔یوشع نے اپنی انگلی کی پوروں سے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔

المیرا!!!"اس نے محبت سے اسے پکارا تھا۔۔۔وہ خاموشی سے کچھ کہے بغیر واپس اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔اب کی بار اس نے اپنے ہاتھ اس کے سینے پر رکھنے کی بجائے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر گئی تھی اس کے سینے میں چہرہ چھپائے وہ آنکھیں موند گئی۔۔۔بند پلکوں سے آنسو ٹوٹ کر پھر گرے تھیں۔۔۔

یوشع نے پھر کچھ نہیں پوچھا۔۔۔خاموشی سے اس کے بالوں کو سہلانے لگا۔۔۔اِس حرکت پر اس نے اسے کچھ بولنے کے قابل چھوڑا بھی نہیں تھا۔۔۔وہ اس کے گلے نہیں لگا کرتی تھی مگر جب لگتی تھی تو اس کی سانسوں کی روانی کو پل بھر میں روک دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔

کافی دیر بعد وہ روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔زینب سامنے سے آتی دکھائی دی۔۔۔وہ اس کے قریب رکا۔۔۔

المیرا کیسی ہے؟ کھانا کھالیا اس نے۔۔۔"

ہمم کھالیا اور سلا بھی دیا سو رہی ہے، اب تم چلی جاؤ اس کے پاس"!!!

سو بھی گئی۔۔۔"اسے کچھ حیرت ہوئی۔۔۔

سلیپنگ پلز دی ہے جب سو گئی ہے، ورنہ اس نے ساری رات بھی نہیں سونا تھا۔۔۔"

وہ صرف تمھارے قابو آتی ہے۔۔۔"یوشع نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

زیادہ سوال مت کرو جو کہا ہے وہ کرو؟ خاموشی سے اس کے پاس جاؤ۔۔۔"وہ تھوڑا آگے کو ہوئی آنکھیں چھوٹی کی۔۔۔

اور میرا خیال تم اِس وقت میرے باس نہیں ہو، سو اس وقت میرا باس بننے کی کوشش بھی مت کرو انڈرسٹینڈ!!!"یوشع نے ہاتھ جوڑے۔۔۔

اوکے میری پیاری بہنا!!المیرا کے پاس چلی جاؤ۔۔۔ "

اس نے ہاتھ جوڑے جوڑے آگے کا راستہ دیکھایا۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

علی، جہانزیب المیرا کے لاہور والے ماموں اور اس کے دو تین کزنز سب لان میں بیٹھے تھیں اور باقی سب ہی چلے گئے تھیں۔۔۔

یوشع ڈورنوک کرتا خان کے روم میں داخل ہوا۔۔۔خان صوفے پر تو خدیجہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔

خان یوشع کو دیکھ کر اپنی جگہہ سے اٹھے۔۔۔بے تابی سے یوشع کے قریب آئے۔۔۔۔

المیرا "!!!

وہ سو گئی ہے۔۔۔"خان نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔

انکل یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟"یوشع نے ان کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔

مجھے میری بیٹی لا دو، میں جانتا ہوں میں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا ہے مگر میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا، اپنی ماں کو میں کھو چکا ہوں، اب اپنی بیٹی کو کھونا نہیں چاہتا۔۔۔"

انکل میں جانتا ہوں المیرا نے بہت غلط کیا جو بھی کیا اسے اتنا کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا، مگر!!!!"وہ چند پل کیلئے خاموش ہو گیا۔۔۔

اگر ہم خود کو ایک بار المیرا کی جگہہ رکھ کر سوچے تو مجھے نہیں لگتا کہ المیرا نے کچھ غلط کہا ہے، آپ خود بتائے کیا اس نے جو کچھ بھی کہا وہ سب جھوٹ تھا،

نہیں انکل!!اس نے جو کہا سچ کہا ہے، وہ ہمیشہ آپ کی محبت کیلئے ترستی رہی ہے، اس کی تو ماں بھی نہیں تھی، آپ ہی اس کے سب کچھ تھے، ایسا کیا گناہ کر دیا تھا اس نے جو آپ نے کبھی اس سے بات نہیں کی، اس سے پیار نہیں کیا حالانکہ اس نے تو آج تک کچھ غلط نہیں کیا، آپ کی عزّت پر بھی کوئی حرف نہیں آنے دی جبکہ غلط تو اس کے ساتھ ہوا ہے، بچپن سے سہتی تو وہ آئی ہے سب کے روّیوں کو، اس کے دل میں کتنا درد، کتنے راز دفن ہے آپ نہیں جانتے؟ وہ کن کن اذیتوں سے گزری ہے آپ نہیں جانتے؟؟؟

سب سے زیادہ اور سب سے پہلے آپ کی بے رخی کو برداشت کرنا، ایک باپ کی بے رخی کو برداشت کرنا کیا ایک بیٹی کیلئے آسان ہوتا ہے اور اس کے بعد۔۔۔!!!

وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔۔۔ خدیجہ کو دیکھا جو غور سے اس کو سن رہی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں چھوڑے۔۔۔"

بتاؤ بیٹا!! کیا ہوا تھا بچپن میں اس کے ساتھ!! کونسی اذیت تھی جو اس نے برداشت کی تھی، جو وہ صرف مجھے بتانا چاہتی تھی۔۔۔" وہ چند لمحے ان کا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔

ٹھیک ہے سننا چاہتے ہیں تو سن لیں!! وہ جب پندرہ سال کی تھی اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا۔۔۔ المیرا کے لاہور والے ماموں اور ان کا بیٹا جو ہے عالیان وہ بھی یہاں آیا ہوا تھا جب وہ گھر میں اکیلی تھی تو وہ کہیں باہر سے آیا تھا جو کہ اس ٹائم انیس سال کا تھا، المیرا کو گھر میں اکیلا دیکھ کر اسکی نیت خراب ہو گئی تھی، اس نے بہت غلط کیا تھا اس کی عزّت کے ساتھ کھیلنا چاہا اور ان سب کا ثبوت المیرا کے کندھوں پر آج تک ثبت ہے، اس کے دانتوں کے نشان المیرا کے کندھے پر آج تک ہے، وہ آج بھی ان نشان کو دیکھتی ہے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے اسے یہ سب سوچ سوچ کر، اس وقت اس کے قسمت اچھی تھی جو اس کے ماموں گھر آ گئے تھے اور انہوں نے یہ سب دیکھ لیا تھا اور اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو بہت مارا تھا اگر اس وقت ماموں نہ آتے تو آج آپ کی بیٹی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوتی اور اللہ جانتا ہے کہ وہ اب تک زندہ

بھی رہتی یا نہیں!!یہی وہ وجہ تھی کے وہ اس دنیا کے مردوں سے ڈرنے لگی تھی، اس نے اس دن بہت غلط کیا تھا اس کے ساتھ، یہی وہ بات تھی جو اس نے صرف مجھے بتائی مجھے پر بھروسہ کیا، یہ تھی وہ بات جو وہ صرف آپ کو بتانا چاہتی تھی،

کتنا کچھ وہ برداشت کرتی آئی ہے انکل!!اب نہیں ہو رہا اس سے کچھ بھی برداشت تو وہ کیا کریں؟اب آپ خود بتائے جو بھی کچھ اس نے کہا ہے غلط کہا ہے کیا؟؟"خان نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔وہ لڑکھڑائے پھر زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔۔۔یوشع بھی گُھٹنوں کے بل ان کے سامنے بیٹھا۔۔۔

اتنی تکلیف!!اتنی اذیت!!اتنی گہری خاموشی!!اسے اندر ہی اندر کھا رہی تھی، میں کیوں اندازہ نہیں لگا سکا؟؟؟"خان نے بکھرے لہجے میں کہا۔۔۔

یاد ہے انکل آپ کو جب المیرا کے کردار پر آنٹی نے انگلی اٹھائی تھی، اس دن بھی میں نے آپ سے کیا کہا تھا؟

میں نے آپ سے کہا تھا کہ آپ اس کے پاس چلے جائے، وہ آپ کے پیار کیلئے ترستی ہے، آپ ایک قدم اس کی طرف بڑھائے باقی کے قدم وہ خود طے کر لے گی، میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے پاس چلے جائے کہیں ایسا نہ ہو وقت ہاتھوں سے نکل جائے اور اب وقت واقعی ہاتھوں سے نکل چکا ہے انکل!!وقت آپ کے ہاتھوں سے ریت کی مانند پھسل چکا ہے، وہ اتنی آسانی سے آپ کے پاس واپس نہیں آئے گی، وہ ابھی

غصے میں ہے، اپنے ہوش میں نہیں ہے، اس کے غم گہرے اور تازہ ہے، اس نے اپنی جان سے زیادہ عزیز دادی کو کھویا ہے، جب وہ سنبھل جائے گی تو میں خود اس سے بات کروں گا، اسے سمجھاؤں گا، وہ بہت اچھے دل کی ہے وہ سمجھ جائے گی، وہ آجائے گی آپ کے پاس واپس! مجھے اُمید ہے مگر صرف سمجھاؤں گا اگر اس نے سن لیا سمجھ لیا تو ٹھیک ورنہ زبردستی میں نہیں کروں گا، مجھے اچھا تو نہیں لگ رہا یہ کہتے ہوئے مگر آپ پلیز یہاں سے چلے جایئے گا واپس دبئ!!!" خدیجہ نے آبرو اُچکائی۔۔۔

کیونکہ آپ یہاں رہیں گے تو غصے میں کہی وہ خود کو کوئی نقصان نہ پہنچادے، ایک دن وہ خود آپ کو بلائے گی مجھے اُمید ہے کیونکہ ایک بیٹی زیادہ دیر اپنے باپ سے ناراض نہیں رہ سکتی، وہ بھی نہیں رہ پائے گی۔۔۔" خان پھوٹ پھوٹ کر رو دیے تھے۔۔۔

اس نے میرے ساتھ جو کیا بالکل سہی کیا ہے، میں اسی کا حقدار ہوں، وہ تو بچپن سے میری بے رخی سہتی آئی ہے، اور اب میرا بھی فرض بنتا ہے کہ میں بھی اس کی بے رخی کو سہوں، ان اذیتوں کو محسوس کروں جو اس نے کی ہے۔۔۔" یوشع نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اب میں چلتا ہوں، آپ اپنا خیال رکھیئے گا، المیرا کی فکر مت کیجئے گا، میں اس کے پاس ہوں، اس کو سنبھال لوں گا، میرے ہوتے ہوئے اسے کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ ان کو تسلی دیتا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ

چلا گیا۔۔۔خان کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا کہ یہ انہوں نے کیا کیا۔۔۔ان سے بہت بڑی غلطی ہو گئی۔۔۔ان کی معصوم بچی کتنی اذیتیں سہتی رہی۔۔۔

خان کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔۔۔وہ زمین پر سے اٹھے۔۔۔

بس اب یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا۔۔۔"خان نے نم نگاہوں سے خدیجہ کو دیکھا۔۔۔

ایک بیٹی نے سارے رشتے ختم کر دیے، جیتے جی اپنے باپ کو ہی مار دیا اور دوسرا جو ابھی داماد بنا بھی نہیں ہے، وہ بھی آج حکم جاری کر کے چلا گیا کہ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔"وہ استہزائیہ ہنسی تھی۔۔۔

ارے میں کہتی ہوں آپ نے اتنا کچھ کیسے سن لیا؟ یہ گھر اس کے باپ کا ہے کیا جو وہ ہمیں جانے کیلئے کہہ رہا ہے،

اس کے منہ پر ایک تھپڑ رکھتے نہ تو مجال نہیں ہوتی اس کی اتنا کچھ کہنے کی، وہ ہوتا کون ہے ہمیں یہاں سے جانے کیلئے کہنے والا۔۔۔"خان کو ایک دم غصہ چڑھا تھا۔۔۔

ان کا ہاتھ اٹھا تھا اور خدیجہ کے منہ پر نشان چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

خدیجہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے حیرت سے ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

خان نے کہا کچھ نہیں بس غصے میں انگلی وارن کرنے والے انداز میں اٹھائی۔۔۔۔

بنا کچھ بولے بھی وہ سب کچھ بول گئے تھے۔۔۔یہ سب انہی کی وجہ سے ہو رہا تھا۔۔۔ان سب کی قصوروار وہی تھی۔۔۔ان کی آنکھوں میں تنبیہ تھی۔۔۔۔ملال تھا۔۔۔

وہ غصے میں روم سے نکل گئے۔۔۔۔

یوشع اپنے گھر پہنچا تھا۔۔۔وہ لاؤنج میں آیا۔۔۔۔یوسف صاحب وہی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

وہ بھی وہی بیٹھ گیا۔۔۔

آپ ابھی تک نہیں سوئے؟؟؟"

بیٹا گھر سے باہر ہو اور باپ کو چین کی نیند آجائے، کیسے ممکن ہے؟؟؟"

آپ کو معلوم تو تھا کہ میں کہاں ہوں؟ پھر بھی آپ انتظار کر رہے تھے میرا؟؟؟"وہ دھیرے سے مسکرایا۔۔۔

کیا کر سکتا ہوں، باپ ہوں، جب تک بیٹے کو صحیح سلامت گھر پہ نہ دیکھ لوں، کہاں چین پڑتا ہے، تم ہی تو میرا اکلوتا سہارا ہو، اور اتنی دیر کیوں لگا دی آنے میں؟ میری بیٹی ٹھیک ہے؟؟؟ "

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔"اس نے صوفے کی پشت پر سر ٹکایا۔۔۔

یوسف صاحب نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا وہ کافی تھکا تھکا لگ رہا تھا اور پریشان بھی۔۔۔۔وہ چار بجے کا اٹھا ہوا تھا اور اب ایک بج رہا تھا۔۔۔اس نے ایک لمحے کیلئے بھی آرام کر کے نہیں دیکھا تھا۔۔۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟ "

جی ڈیڈ!!!"وہ اپنے کندھوں کو ریلیکس کر رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا بیٹا؟ پریشان لگ رہے ہو؟؟"

کیا بتاؤ بابا آپ کو؟؟؟"

کیا ہوا ہے بتاؤ؟؟"یوسف صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو تھپکی دی۔۔۔وہ خود جوان مرد ہو کر باپ کے لمس کو محسوس کرتا تھا۔۔۔اسے ہر موڑ پر اپنے باپ کا ساتھ چاہیے تھا اور المیرا؟؟اس کی سوچ اس پر آ کر اٹک جاتی تھی۔۔۔وہ تو پھر لڑکی ہے اور لڑکیاں زیادہ حساس ہوتی ہے۔۔۔اسے تو اپنے باپ کی کمی سب سے زیادہ محسوس ہوتی ہو گی۔۔۔۔

یوشع نے آخر انہیں سب بتا دیا تھا۔۔۔وہ باپ سے کچھ نہیں چھپاتا تھا۔۔۔

یہ المیرا نے کیا کیا؟؟"

بابا جان!!المیرا غلط نہیں ہے آپ خود کو اس کی جگہہ پر رکھ کر تو سوچے پھر وہ آپ کو کہیں سے بھی غلط نہیں لگے گی، بابا ایک آپ ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں کہاں ہوں؟ آپ پھر بھی میرا انتظار کر رہے تھے

حالانکہ میں ایک جوان مضبوط مرد ہوں، اپنا اچھا برا سب جانتا ہوں، حتیٰ کہ خود کو پروٹیکٹ کرنا بھی جانتا ہوں پھر بھی آپ نے میرا انتظار کیا، ماما کے جانے کے بعد میں بھی کتنا ٹوٹ سا گیا تھا، آخر کو میں سب سے زیادہ انہی کے ساتھ اٹیچ تھا، ماما کے جانے کے بعد آپ نے مجھے سنبھالا مجھے مضبوط بنایا، میں ایک لڑکا ہوں پھر بھی آپ نے کبھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑا، ہر موڑ پر میری رہنمائی کی، ایک بیٹا ہونے کے ناطے آپ نے مجھ سے کتنی محبت کی،

اور المیرا تو پھر ایک لڑکی ہے، وہ بھی ایک بیٹی ہے، تو کیا وہ اپنے باپ کے پیار کی حقدار نہیں تھی؟؟؟ کہتے ہیں بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ پیاری اور عزیز ہوتی ہے، ایک بیٹیاں ہی ہوتی ہے جو کبھی بھی زندگی بھر بھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑتی چاہے پھر حالات کیسے بھی ہو، بیٹی ہر اچھے برے وقت میں اپنے باپ کے ساتھ کھڑی رہتی ہے مگر جو بیٹے ہوتے ہیں وہ ایک نہ ایک دن ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، وہ بھی تو ایک بیٹی ہے، باپ کو تو بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں عزیز ہوتی ہے تو پھر کیوں خان انکل نے کبھی المیرا سے محبت نہیں کی؟ وہ کتنا ترستی رہی ہے ان کی محبت کیلئے مگر انہوں نے کبھی اس سے محبت نہیں کی، سوچے بابا اس کا کتنا دل دکھتا ہو گا خان انکل کی بے رخی پر!!! صرف ایک بار بابا اگر ہم خود کو المیرا کی جگہہ رکھ کر سوچے تو وہ ہمیں غلط نہیں لگے گی، مجھے تو وہ کہی سے بھی غلط نہیں لگی اگر المیرا کی جگہہ کوئی اور بھی ہوتا تو وہ یہی ری ایکٹ کرتا، میری نظر میں اِس وقت المیرا نے کچھ غلط نہیں کیا۔۔۔"

میں جانتا ہوں بیٹا!! بیٹیاں بہت انمول ہوتی ہے، میری کوئی بیٹی نہیں تھی اس لئے مجھے اتنا معلوم نہیں تھا کہ بیٹیوں کی محبت کیا ہوتی ہے؟ مگر المیرا کو ملنے کے بعد اس کو اپنی بیٹی بنانے کے بعد مجھے پتا چلا کہ بیٹیاں کتنی پیاری ہوتی ہے، بیٹیاں واقعی بہت پیاری ہوتی ہے کہ کاش میری بھی ایک بیٹی ہوتی مگر میری بیٹی کی کمی کو خدا نے المیرا کی صورت میں پورا کر دیا، وہ ان دو سالوں میں مجھے اتنی عزیز ہو گئی کہ اس کے آگے میں تمھیں بھی بھول جاتا ہوں کہ میرا کوئی بیٹا بھی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے وہ میری اپنی سگی بیٹی ہے۔۔۔"

یوشع ان کی بات سے اتفاق کرتے مسکرایا تھا۔۔۔

مگر پھر بھی المیرا کو اتنے تلخ الفاظ نہیں بولنے چاہیے تھے، بیٹا خون کے رشتے اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوتے۔۔۔"

جی بابا!! میں بات کروں گا، اسے سمجھاؤں گا، وہ سمجھ جائے گی۔۔۔"

ایک بات کہوں اب المیرا سے نکاح کر لو لے آؤ اس کو اس گھر میں، خان واپس چلا جائے گا، زہرہ بہن بھی اب نہیں رہی، المیرا اب بالکل اکیلی ہو گئی ہے، وہ اس گھر میں اکیلے نہیں رہ پائے گی، اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہے اور وہ سہارا اس وقت تم ہو۔۔۔" وہ بالکل سہی کہہ رہے تھے۔۔۔

بابا نکاح کی بات آپ کر لیجیے گا، مجھے امید ہے وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالے گی، میں اس سے ہمیشہ بات کرتا رہتا ہوں نکاح کی مگر وہ ہر بار منع کر دیتی ہے کہ ابھی نہیں، وہ آپ کا مان رکھ لے گی آپ کو منع نہیں کرے گی مگر ابھی نہیں چالیسویں کے بعد کر لیجیے گا۔۔۔"یوشع نے اپنا ماتھا مسلا۔۔۔

درد ہے؟؟؟"

ہمم بہت زیادہ"!!!

کھانا کھایا ہے تم نے؟؟؟ "

جی"!!!

ٹھیک ہے جاؤ ریسٹ کرو پھر کل قُل کی بھی تیاری کرنی ہے، میڈیسن یاد سے لے لینا ورنہ بیمار ہو جاؤ گے۔۔۔۔ "

جی ٹھیک ہے، لو یو بابا!!!"یوشع ان کے گلے لگا تھا۔۔۔

لڑکیوں کی طرح اتنے سینٹی مت ہو جایا کرو یوشع!!!"وہ مسکراتا ہوا ان سے دور ہٹا۔۔۔

لو یو ٹو مائی سن!!!ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ "

ہمم اپنا جملہ پورا کریں۔۔۔"

کیا ہو تو گیا ہے کہ ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ "

نہیں ہوا، آپ کو یوں کہنا چاہیے تھا کہ یوشع بیٹا ہمیشہ خوش رہو اپنی المیرا کے ساتھ!!!" اس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔

یوشع تم نہ پورے پاگل ہو۔۔۔"

وہ تو میں ہوں صرف المیرا کے معاملے میں۔۔۔" اس کی ہر بات المیرا سے شروع ہو کر المیرا پر ہی ختم ہوا کرتی تھی۔۔۔

اوکے بابا گڈ نائٹ!!!" وہ اٹھ کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

ہمیشہ خوش رہو المیرا کے ساتھ "!!!

انہوں نے دل میں اسے دعا دی اور بھی ڈھیروں دعائیں دیتے وہ بھی اپنے روم کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔

وقت اپنی رفتار پہ گزر رہا تھا کیونکہ اس کا کام صرف گزرنا ہے .....

دو دن ہو گئے تھے دادی کے چالیسویں کو بھی۔۔ ایک ہی دم کتنا ہی وقت بیت گیا تھا۔۔۔۔

قُل کے بعد خان اور خدیجہ دونوں ہی چلے گئے تھیں۔۔۔ جہانزیب کچھ دن رک گیا تھا پھر وہ بھی چلا گیا۔۔۔ چالیسویں میں کوئی بھی نہیں آیا تھا۔۔۔ خان، خدیجہ جہانزیب!!! جہانزیب کو خدیجہ نے روک لیا تھا کہ نہیں جانا اور خان المیرا کی وجہ سے نہیں آئے تھے۔۔۔

سب کی زندگی چل رہی تھی گزر رہی تھی۔۔۔۔

اور ان سب میں اگر کسی کی زندگی رک گئی تھی تو وہ المیرا کی تھی۔۔۔

چالیس دن سے وہ گھر میں اکیلی بوکھلائی بوکھلائی سی پھیرتی رہتی تھی۔۔۔ کوئی بھی نہیں تھا ملازموں کے علاوہ۔۔۔ علی اور یوشع باقاعدہ یہاں آتے رہے ہیں زینب بھی آجاتی تھی اور اکثر وہ یہی المیرا کے پاس رک جاتی۔۔۔۔

وہ سارا دن گھر میں پاگلوں کی طرح پھرتی رہتی تھی۔۔۔۔ خالی مکاں کوئی نہیں۔۔۔ اس کا رونا اب تک بند نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ سارا سارا دن روتی رہتی۔۔۔ کبھی دادی کے کمرے میں جا کر ان کی چیزوں کو دیکھ کر روتی رہتی تو کبھی چھت پر چلی جاتی تو کبھی راتوں کو اکیلے میں سوتے سوتے ڈر جاتی۔۔۔ زندگی بہت ہی زیادہ تلخ اور اکیلی ہو گئی تھی جہاں کوئی سگا نہیں تھا۔۔۔ باپ سے سارے رشتے ختم کر دیے تھے۔۔۔ ماں تھی نہیں۔۔۔ صرف ایک دادی تھی اسکی اپنی جنہوں نے اس کی پرورش کی جو اس کی ماں، اس کی دادی، اس کی دوست سب کچھ تھی۔۔۔۔

کتنی اکیلی ہو گئی تھی وہ دادی کے بغیر!!!

اسے ایسا لگتا تھا کہ اس دنیا میں اب کوئی ٹھنڈی چھاؤں باقی نہیں بچی۔۔۔ وہ درخت جو اسے ہمیشہ اپنی چھاؤں کی ٹھنڈک میں رکھتا تھا۔۔۔ سردی، گرمی، خزاں، بہار ہر طرح کے موسم سے بچاتا تھا۔۔۔ ہر سختی

سے بچا کر اپنے آنچل میں لپیٹ لیتا تھا۔۔۔ وہ درخت اب مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔۔۔ یوں معلوم ہوتا کہ اس درخت کے سب پھول پتے مل کر رو رہے ہوں۔۔۔ وہ سب پھول ایک ساتھ ہی مرجھا گئے ہوں۔۔۔ وہ بھی تو مرجھا ہی گئی ہے۔۔۔

بے شک ایک ماں سے زیادہ کوئی اس دنیا میں آپ کو پیار نہیں کر سکتا اس کی دادی اس کی ماں ہی تو تھی جو اسے اپنی ٹھنڈی چھاؤں میں رکھتی تھی۔۔۔ اس کی ہر موڑ پر رہنمائی کرتی تھی۔۔۔

ماں ایک ٹھنڈی چھاؤں کی مانند ہوتی ہے جو ہر موسم میں راحت پہنچاتی ہے۔۔۔۔

اس نے تو کھانا پینا بھی بالکل ہی چھوڑ دیا تھا۔۔۔ ان چالیس دنوں میں وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔۔ رنگت زرد پڑنے لگی تھی۔۔۔ آنکھوں کے نیچے گہرے حلقے پڑ گئے تھے۔۔۔ رونے کی وجہ سے آنکھیں ہمیشہ سرخ رہتی تھی۔۔۔ زندگی اسے کہاں اور کس دہرائے پر لے آئی تھی۔۔۔ اتنی بے رونق تو وہ کبھی نہیں ہوا کرتی تھی جتنی اب لگتی تھی۔۔۔

وہ جو ہمیشہ یوشع کے سامنے بولتی رہتی تھی اب تو اس نے یوشع کے سامنے بھی بولنا بند کر دیا تھا۔۔۔ وہ جو اس کو دیکھ کر ہمیشہ مسکراتا رہتا تھا۔۔۔ وہ لڑکی جس کو دیکھ کر یوشع کے چہرے سے مسکراہٹ جدا نہ ہوتی تھی۔۔۔ اب اس کی مسکراہٹ اس کی باتوں کیلئے ترس گئی تھی کہ وہ کب اس سے بات کرے تو کب اس کے لب اس کی الٹی سیدھی باتیں سن کر مسکرائے۔۔۔ وہ پہلے اسے دیکھ کر صرف ہنستا رہتا تھا مگر اب اس

کا دل اسے دیکھ کر صرف جلتا تھا۔۔۔یوشع روز یہاں آکر اسے خود کھانا کھلاتا تھا اور جب بھی وہ بس کھاتی کبھی نہیں کھاتی۔۔۔وہ اس کی ایک مسکراہٹ کیلئے کتنا کچھ کرتا کبھی چٹکلے سناتا کبھی کوئی الٹی سیدھی حرکت کر دیتا کہ وہ ہنسے مگر وہ نہیں ہنستی تھی۔۔۔۔وہ چاہ کر بھی اس کو خوش نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔یہ یوشع کی وہ مہرو تو ہرگز نہیں تھی یہ تو اب کوئی اور ہی تھی۔۔۔زندہ لاش !!!

کتنی تکلیف یوشع کو ہوتی تھی اس کو یوں اس حال میں دیکھ کر مگر اسے تو فکر ہی نہیں تھی یوشع کی بالکل بھی۔۔۔یوشع نے اس سے بات بھی کرنا چاہی تھی خان کے متعلق مگر اس نے صاف انکار کر دیا تھا کہ مجھے کچھ نہیں سننا اور اگر تم نے بات کرنی ہی ہے تو خدا کے واسطے تم بھی یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔"اس نے باقاعدہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔وہ اس دن بہت ہرٹ ہوا تھا مگر آخر کب تک رہتا؟؟اسے خود سے زیادہ بس المیرا کی فکر تھی۔۔۔

اس نے کہا تھا خان سے کہ صرف سمجھاؤں گا،اگر سن لیا تو ٹھیک ورنہ زبردستی نہیں کروں گا اور ایسا ہی اس نے کیا تھا اس نے اس سے بات کی،اس نے نہیں سنا تو پھر دوبارہ یوشع نے بھی کوئی بات نہیں کی۔۔۔۔

اس کی نماز اور دعاؤں کی تعداد لمبی ہو گئی تھی۔۔۔گھنٹوں گھنٹوں جائے نماز پر بیٹھ کر رو رو کر دعائیں مانگتی رہتی تھی۔۔۔تہجد میں بھی یہی حال تھا اس کا ساری ساری رات روتی رہتی سسکتی رہتی۔۔۔

کتنا ٹوٹ گئی تھی وہ ایک دادی کے جانے سے کتنی اکیلی ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور اسی دوران یوشع شادی کی بھی بات کر چکا تھا مگر جیسا اس نے کہا تھا کہ وہ منع کر دیتی ہے ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔اس نے منع کر دیا تھا۔۔۔

اب بھی وہ اپنے روم میں بیٹھی تھی۔۔۔وہ اب بھی اداس تھی۔۔۔یوشع بھی ابھی آیا تھا۔۔۔وہ اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔

وہ جب جب اس کو دیکھتا دل کی تکلیف بڑھتی تھی۔۔۔

یہ اس کی المیرا بالکل نہیں تھی۔۔۔۔

المیرا!!!"اس نے نگاہ اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔

آؤ کہیں باہر چلے تھوڑی دیر کیلئے۔۔۔"

میرا موڈ نہیں ہے،مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ "

پلیز چل لو!!!"وہ التجا کر رہا تھا۔۔۔

شہری پلیز!!!"اس نے بھی التجا کی تھی۔۔۔

آفس ہی آجاؤیوں کب تک گھر میں رہو گی؟؟؟"

جب دل کریں گا آجاؤں گی۔۔۔"

زینب آخر کب تک میرے کام کرتی رہے گی؟یہ ڈیوٹی تو تمہاری ہے نا۔۔۔"وہ خاموش رہی۔۔۔

مزید چھٹیوں پر میں تمھیں فائر کر دوں گا۔۔۔"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھور کر کہا تھا۔۔۔

کر دو!!"اس نے آرام سے کہا تھا۔۔۔ایک وقت پہلے کا تھا جب اس نے فائر کی بات کی تھی تو وہ اس کو مارنے کے در پر تھی اور اب یہ کیسا عجیب وقت ہے مارنا تو دور وہ تو اس سے لڑی بھی نہیں۔۔۔۔

اسے بہت برا لگا۔۔۔اس نے تو صرف مزاق کیا تھا اور اس نے کتنی آرام سے کہہ دیا کہ کر دو۔۔۔

اوکے میں جا رہا ہوں، تمھیں کیا فرق پڑتا ہے کہ میں جیوں یا مروں۔۔۔"اس کے الفاظ پر وہ ایک دم تڑپ گئی تھی۔۔۔المیرا نے تڑپ کر اس کو دیکھا۔۔۔وہ بیڈ سے اٹھنے لگا تھا۔۔۔۔

المیرا نے اسکی کلائی تھامی۔۔۔

چھوڑ دو المیرا!!!"یوشع نے منہ پھیرے پھیرے کہا۔۔۔۔

وہ چپ رہی۔۔۔اس نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔اس نے گردن جھکائی ہوئی تھی۔۔۔وہ تھکے تھکے انداز میں واپس بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

المیرا نے خاموشی سے اس کے کندھے پر سر ٹکایا۔۔۔

مت جائے مجھ سے دور، مجھ سے ایسی بات مت کریں، مجھے اب ڈر لگتا ہے۔۔۔"یوشع نے اس کے گرد اپنا بازو پھیلایا۔۔۔

اسی لئے تو کہہ رہا ہوں گھر سے باہر نکلو گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی، گھر میں رہو گی تو ڈر ہی لگے گا، کب تک خود کو ایسے گھر میں قید رکھو گی۔۔۔ "

مجھے دادی کی بہت یاد آتی ہے، یوشے !!" اس نے بہت دنوں بعد اسے یوشے کہہ کر پکارا تھا۔۔ اسے سن کر اچھا لگا۔۔۔

ایک وہی تھی میری وہ بھی مجھے چھوڑ گئی، آپ تو کبھی نہیں چھوڑے گے نا؟ آپ مجھ سے جینے مرنے کی بات مت کریں یوشے !! میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔" اس کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی۔۔۔

کوئی اپنی سانسوں سے الگ ہوتا ہے کیا؟ کوئی اپنی زندگی کو چھوڑتا ہے کیا پاگل !! تو میں تمھیں کیسے چھوڑ سکتا ہوں، اسی لئے تو کہتا ہوں آجاؤ میری زندگی میں میری ہمسفر بن کر مگر تم انکار کر دیتی ہو۔۔۔" اس نے جواب نہیں دیا وہ خاموش رہی۔۔۔

کل سے آفس آجاؤ، دیکھنا تم خود ٹھیک ہو جاؤ گی، تمھارے بغیر آفس ویران لگتا ہے، میں وہاں ہوتا ہوں پھر بھی سارا دن ذہن تمھارے میں ہی اٹکا رہتا ہے کہ تم کیسی ہو گی؟؟ کیا کر رہی ہو گی؟ کچھ کھایا ہو گا یا نہیں؟ آفس آؤ گی سارا دن میری نظروں کے سامنے رہو گی تو مجھے بھی سکون رہے گا، دل کو تسلی رہے گی۔۔۔ "

کل سے آجاؤں گی۔۔۔ "

پکا!!!"وہ خوش ہوا تھا۔۔۔

ہمم"!!!

اچھا چلو اٹھو باہر چلتے ہیں، موڈ صحیح ہو جائے گا، سی سائیڈ پر چلتے ہیں تمہیں ویسے بھی وہ ویو بہت پسند ہے ۔۔۔"وہ کھڑا ہو گیا۔۔۔

یوشع پلیز میرا موڈ نہیں ہے، میں کہی نہیں جا رہی۔۔۔"

میں تمھاری اب ایک بھی نہیں سنوں گا، اٹھو جلدی "!!!!

اس نے اس کی کلائی تھام کر اسے کھڑا کرنا چاہا۔۔۔۔

شہری پلیز"!!!

یار کیوں تم مجھے ہمیشہ بے بس کر دیتی ہو، اچھا باہر نہیں جانا تو نہ جاؤ مگر اوپر چھت پر تو چلو، اس روم سے باہر نکلو، ٹھنڈی تازہ ہوا میں چلو، روح کو سکوں مل جائے گا، بلکہ چلو میں خود تمہیں اپنے ہاتھوں کی بنی چائے بنا کر ہلاتا ہوں، اٹھو!!"وہ خاموشی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔۔

ویری گڈ!!!"وہ اس کا ہاتھ تھامے روم سے باہر نکل گیا۔۔۔اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔۔۔

یوشع لاؤنج میں صوفے پر آدھا لیٹا آدھا بیٹھا تھا۔۔۔ پیروں کو قینچی کی صورت شیشے کی میز پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ کشن کو پیٹ پر رکھے سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔۔۔ اس کا ذہن اس وقت سوچ بچار کرنے میں لگا تھا۔۔۔ آج اسے حماد کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔

کتنے ہی دن یا مہینے ہو گئے ہیں مگر ماہی نے اب تک کوئی بھی کھیل نہیں کھیلا، کیا سچ میں ماہی تم نے کوئی کھیل کھیلنا بھی ہے یا نہیں، تم نے بھی کہا تھا کہ المیرا کو میرا ہر گز نہیں ہونے دو گی پھر چاہے تمھیں کچھ بھی کرنا پڑے، حماد نے بھی کہا تھا کہ تم کوئی کھیل کھیلوں گی ضرور چپ نہیں رہوں گی۔۔۔" وہ دل میں خود سے مخاطب تھا۔۔۔

اگر کوئی کھیل کھیلنا ہی ہے تو کب چلو گی اپنی بازی، آخر کس موقعے کے انتظار میں ہو تم، افففف!!!" اس نے اپنا سر اپنے ہاتھوں میں گرایا تھا۔۔۔ اس بات کو تقریباً کئی مہینے گزر چکے تھے آج اتنے مہینوں بعد اسے بیٹھے بٹھائے ماہی اور حماد کی باتیں یاد آرہی تھی۔۔۔ اس کو کئی مہینے ہو گئے تھے ماہی سے بھی ملاقات کئے۔۔۔ وہ اب کشن کو گھورتا اپنے ماتھے کو دو انگلیوں سے مسل رہا تھا۔۔۔

کیا سچ میں تم نے کوئی گیم کھیلنی بھی ہے یا نہیں، موقعے پر چوکہ تو مارنے کا نہیں سوچ رہی ہوں تم؟؟؟" وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا تھا۔۔۔

افففف!!ماہی کیوں کر رہی ہو تم ایسا؟میں نے تو ہمیشہ تمھیں ایک اچھا دوست سمجھا ہے، تم نے تو ہماری اتنی سالوں پرانی اچھی دوستی کا بھی خیال نہیں رکھا بس تم تو میری محبت میں پاگل ہو رہی ہو یا شاید جنونی!!!

ہمم ٹھیک ہے جو بازی چلنی ہے چل لو مگر میں بھی تمھارا کبھی نہیں ہوں گا مگر مجھے چین نہیں پڑتا۔۔۔ "

وہ اپنی مُٹھی بنا کر دھیرے دھیرے اپنے ماتھے پر مار رہا تھا۔۔۔

میرا دل پچھلے کئی دنوں سے بہت بے چین ہے، المیرا میری نظروں کے سامنے ہیں وہ ٹھیک ہے مگر پھر کیوں مجھے اتنی بے چینی ہو رہی ہے کہ جیسے کچھ غلط ہو گا اور بہت ہی زیادہ غلط ہو گا؟ مگر کیا ہو سکتا ہے؟ یا خدا مدد کر اپنے اس گنہگار بندے کی۔۔۔۔

دادی کے چالیسویں کو بھی گزرے دو ہفتے ہو گئے ہیں، ہاں اب بس بہت ہوا، اب المیرا سے بات کرنی ہو گی، مان گئی تو ٹھیک ورنہ اب زبردستی کرنی پڑے گی، پیار کی بولی تو وہ ویسے بھی نہیں سمجھتی۔۔۔۔

ہائے نہیں میں زبردستی کیسے کر سکتا ہوں؟؟افففف خدایا!!!"اس نے اپنا سر اپنی ہتھیلیوں میں گرایا۔۔۔

ہمم بابا سے کہتا ہوں وہ اب المیرا سے بات کریں گے بس اب اور برداشت نہیں ہوتا اب تمھیں میرا ہمسفر بننا ہی پڑے گا، میرے نکاح میں آنا ہی ہو گا، وہ بھی جلد از جلد!!!پھر کیا پتا میرے دل کو بھی چین پڑ جائے

جب تم اس گھر میں میری نظروں کے سامنے رہوں گی، اوکے اب ڈن ہو گیا پیار سے مان گئی تو ٹھیک ورنہ اب زبردستی کروں گا، پھر چاہے روئے یا روٹھے ؟؟ اس کے بعد منانا میرا کام ہے۔۔۔ "

کیا سوچ رہے ہو برخوردار ؟؟؟" یوسف صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔۔۔

آپ کب آئے ؟؟"

مجھے پانچ منٹ ہو گئے ہیں مگر میرا بیٹا اتنی گہری سوچ میں گم بیٹھا تھا کہ میری موجودگی کو بھی محسوس نہیں کر سکا۔۔۔ "

طنز کر رہے ہیں ؟؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔۔۔

ارے نہیں میں کہاں طنز کر سکتا ہوں، کیا سوچ رہے تھیں ؟؟ "

نتھنگ ڈیڈ کچھ خاص نہیں اور بزنس کی تو کوئی بھی بات نہیں ہے بزنس کی ٹینشن نہ لینا وہ بالکل پرفیکٹ ہے۔۔۔"

آئی ہوپ سو کہ ایسی ویسی کوئی بات نہیں ہو گی۔۔۔"

آپ کو مجھ پر یقین نہیں ہے ڈیڈ"!!!

سب سے زیادہ تم ہی پر یقین ہے کہ میرا بیٹا کبھی میرا مان ٹوٹنے نہیں دے گا۔۔۔"

تو پھر ڈیڈ آپ اپنا یہ مان، یہ بھروسہ ہمیشہ یوں ہی بنا کر رکھیے گا کیونکہ آپ کا بیٹا مر جائے گا مگر کبھی آپ کا مان نہیں توڑے گا، کبھی آپ کو کسی کی نظروں میں نہیں گرائے گا، آپ کا فخر آپ کا مان ان سب کا بھرم میں ہمیشہ قائم رکھوں گا۔۔۔ "

میں اُمید رکھوں گا۔۔۔ "

اور میں امیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا آپ جانتے ہیں۔۔۔"یوشع نے گہری سانس خارج کی۔۔۔۔

آپ سے ایک بات کرنی تھی؟؟؟ "

وہی تو میں بھی سننا چاہتا ہوں، تم ڈسٹرب ہوتے ہو نا یوشع تو تمہارے چہرے کے ایکسپریشن سے مجھے پتا چل جاتا ہے۔۔۔ "

ہمم!!!یہ تو آپ کی محبت ہے ڈیڈ!!لیکن آج المیرا گھر آئے گی۔۔۔"اس نے کہا تھا۔۔۔

آئے گی نہیں آگئی ہے، وہ دیکھو۔۔۔۔"یوشع نے بھی سامنے کی طرف دیکھا۔۔۔وہ سچ میں آرہی ہے۔۔۔

چڑیلوں کو یاد کیے ایک سیکنڈ نہیں گزرتا اور پہنچ وقت سے پہلے جاتی ہے جن بھوتوں کی طرح فوراً نازل!!!"

وہ بڑبڑایا۔۔۔یوسف صاحب نے سن لیا۔۔۔اس کا کان پکڑ کر مروڑا۔۔۔۔

آج کے بعد میری بیٹی کو چڑیل مت بولنا ورنہ تمھاری اور میری دشمنی پکی!!!"انہوں نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

ڈیڈ!!!"اس نے رونی صورت بنائی۔۔۔

آپ مجھ سے دشمنی کریں گے۔۔۔"اسے صدمہ پہنچا تھا۔۔۔۔

یوسف صاحب مسکرائے۔۔۔اس کا کان چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔

المیرا نے بھی سن لیا تھا کہ اس نے اسے چڑیل کہا ہے۔۔۔اس نے غصے میں صرف یوشع کو گھورا تھا۔۔۔اگر یوسف صاحب کا خیال نہ ہوتا تو وہ اِس وقت اس کے پیچھے دوڑ رہی ہوتی۔۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے یوسف صاحب کے گلے لگی۔۔۔

ایک الگ ہی راحت ملتی تھی جب جب وہ یوسف صاحب کے سینے سے لگتی تھی۔۔۔ایک بیٹی کو راحت باپ کے سینے سے لگ کر ہی تو ملا کرتی ہے۔۔۔۔

انہوں نے بھی اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی؟ آج اتنے دنوں بعد اپنے بابا کی یاد آئی ہے۔۔۔"وہ شکوہ کر گئے تھے۔۔۔

سوری بابا!!!"وہ بھی شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔

کوئی بات نہیں تم آئی تو صحیح آؤ باہر لان میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں۔۔۔"یوشع بیٹھا بس ان باپ بیٹی کا پیار دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور تم سب کیلئے چائے لے کر آؤ۔۔۔ "

ڈیڈ!!!"یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔المیرا نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔یوشع کو اسکی مسکراہٹ دیکھ کر مزید تپ چڑھی تھی۔۔۔

ڈیڈ میں، میں کیوں لاؤں گا؟ ملازمہ لائے گی۔۔۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

بابا نے جو کہا ہے وہی ہو گا آپ جا کر چائے لے کر آئے سب کیلئے۔۔۔"المیرا نے بھی حکم صادر کیا۔۔۔

بظاہر تو اس نے منہ بنایا مگر دل بہت خوش ہوا تھا کہ المیرا بولی تو سہی۔۔۔آج وہ عرصے بعد اسے اس کی پہلے والی المیرا لگی تھی وہ جیسے پہلے اس پر حکم چلاتی تھی آج بھی اس نے ویسے ہی حکم صادر کیا تھا۔۔۔

اور آپ کو پتا ہے بابا!!یوشے بہت اچھی چائے بناتے ہیں، کچھ دن پہلے انہوں نے مجھے بنا کر پلائی تھی۔۔۔"

یوشع تو گہرائی سے مسکرایا ہی اس کے ساتھ یوسف صاحب نے بھی ہونٹوں تلے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔۔

وہ کیا کچھ کر لیتا ہے وہ اچھے سے جانتے تھے بس وہی نہیں جانتی تھی۔۔۔وہ صرف چائے نہیں اور بھی بہت سی چیزیں بنا لیتا ہے۔۔۔

اوکے اب تم چائے لاؤ گے اچھی والی!!!"یوسف صاحب نے پھر حکم صادر کیا۔۔۔

اوکے جیسے آپ دونوں کی مرضی، لا رہا ہوں خوش!!!" اس نے المیرا کو زبان دکھائی تھی۔۔۔اِس حرکت پر یوشع کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے وہ دونوں مسکراتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔

یوشع تیری تو کوئی عزّت ہی نہیں ہے یار!!اب صرف یہی دیکھنا باقی رہ گیا تھا، دی گریٹ یوشع یوسفزئی!!" اس نے کالر جھاڑے۔۔۔۔

وہ آج سب کیلئے چائے لے کر جائے گا۔۔۔" اس کو اپنی حالت پر رونا آیا۔۔۔دل میں سے آواز آئی۔۔۔ شکر کرو بیٹا یہاں اس ٹائم علی عمران نہیں ہے، ورنہ اس نے تو ساری زندگی تجھے اس بات کا طعنہ دے دیں کر مار دینا تھا۔۔۔یوشع نے جھرجھری لی۔۔۔

اوکے میں بھی یوشع یوسفزئی ہوں، چائے لے کر میں جاؤں گا مگر بنائے گی سندس!!!" وہ ملازمہ کو آواز دیتا کچن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ دونوں باہر لان میں کرسیوں پر بیٹھے تھیں۔۔۔یوشع بھی فوراً وہی آکر بیٹھا۔۔۔

بیٹا چائے؟؟؟"

ڈیڈ سندس لا رہی ہے ناں پلیز آپ سب کے ساتھ بیٹھنے دے ناں۔۔۔" اس نے بچوں کی طرح کہا۔۔۔۔

آخر یوسف صاحب کو اس پر ترس آ ہی گیا۔۔۔

وہ چپ ہو گئے۔۔۔چند پل کی خاموشی چھا گئی۔۔۔سندس چائے لے کر آئی۔۔۔

یوشع کو کافی پسند ہے اس نے اپنا کافی کا مگ اٹھایا باقی انہوں نے چائے۔۔۔

یوشع یک ٹک المیرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔المیرا کنفیوژ ہو رہی تھی آج اس کی نظروں سے۔۔۔۔کافی کا سپ لیتے ایک لمحے کیلئے بھی اس کی نظر المیرا کے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔وہ مگ کی آڑ سے اس کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔

بے شرم کہی کے بابا کا بھی لحاظ نہیں ہے۔۔۔"اس نے دل میں کہا۔۔۔

مجھے اپنی بیٹی سے ایک بات کرنی ہے اجازت ہے تو کروں۔۔۔"

بابا آپ کو اجازت کی کیا ضرورت ہے؟ آپ تو میرے بابا ہے، کرے نہ آپ نے جو بات کرنی ہے، مگر انہیں یہاں سے بھیجے، یہ یہاں نہیں بیٹھے گے۔۔۔ "

یوشع کو اس کی بات پر تپ چڑھی تھی۔۔۔یوسف صاحب مسکرا اٹھے۔۔۔

بیٹا کارڈ پر لکھ کر دوں کہ میری بیٹی نے کیا کہا ہے، چلو شاباش اٹھو!!اور جاؤ یہاں سے۔۔۔"

ڈیڈ!!"وہ روہانسی ہوا۔۔۔

یوشع!!!"انہوں نے اسے گھورا۔۔۔وہ اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

آج پھر المیرا کیا آئی وہی ہوا جو ہر بار ہوتا ہے یوشع کی کوئی عزت نہیں، اب صرف المیرا المیرا ہو گی اور یوشع بیچ میں کہی نہیں۔۔۔

یوشع کیا بنے گا تمھارا؟؟ المیرا کی بچی اللہ پوچھے گا تم سے، اچھا بھلا دیدارِ یار ہو رہا تھا مگر نہیں جناب کو شرم آتی ہے۔۔۔" وہ آگے بڑھتا خود سے بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

جہانزیب سہی کہتا ہے، اب تو مجھے واقعی خود پہ ترس آنے لگا ہے، المیرا کیا بنے گا تمہارا شادی کے بعد، مجھے تو لگتا ہے تم تو شرما شرما کر ہی آدھی ادھوری ہو جاؤ گی جبکہ مجھ میں شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے، میں بہت بڑا بے شرم ہوں، میرا کیا بنے گا، تم تو مجھے رومینس بھی نہیں کرنے دو گی، کم از کم اِس معاملے میں تمہاری بالکل بھی نہیں چلے گی، ہائے یوشع!! بڑا ترس آ رہا ہے مجھے خود پر۔۔۔" وہ خود سے بڑبڑاتا اپنے روم کی بالکونی میں جا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ چلو یہاں سے بھی وہ نظر آ رہی ہے دیدارِ یار تو ہو رہا ہے یہی بہت ہے۔۔۔ وہ دیکھ رہا تھا ان کے ہونٹ ہل رہے ہیں۔۔۔ وہ جانتا ہے ڈیڈ نے کیا بات کرنی ہے خان انکل اور اس کی شادی کی۔۔۔

بیٹا!! مجھے سچ میں بہت افسوس ہوا تھا سن کر جب یوشع نے مجھے سب کچھ بتایا، میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری بیٹی اتنا بول سکتی ہے، وہ بھی اپنے سگے باپ کو۔۔۔ "

بابا مجھے ان کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔۔" اس نے شرمندگی سے گردن جھکائی۔۔۔یوسف صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میری بھی بات نہیں سنو گی، کیا میں تمھارا بابا نہیں ہوں۔۔" المیرا نے ان کا ہاتھ تھاما۔۔۔

بابا ایک آپ ہی تو ہے، جو پیار جو محبت میں اپنے بابا سے ڈیزرو کرتی تھی وہ سب مجھے آپ سے ملا ہے، آپ ہی میرے بابا ہے۔۔۔"

تو پھر میری بات کو سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو، بیٹا دو مہینے ہو گئے ہیں، زہرہ بہن کو دنیا سے گئے اور دو مہینوں سے تم نے خان سے کوئی بات نہیں کی، کیا وہ تمھاری محبت کیلئے نہیں ترس رہا ہو گا، ایک بیٹی کبھی اپنے سگے باپ سے زیادہ دن ناراض نہیں رہتی، المیرا بیٹا تمھارا کام پتا ہے کیا تھا؟ جب خان تمھارے پاس آیا تھا تو تمھیں اس کے سینے سے لگ جانا چاہیے تھا، کوئی شکوہ، کوئی شکایت نہیں کرنی چاہیے تھی، اس نے جو کیا سو کیا تم نے بھی وہی کیا۔۔۔" اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

یوشع بالکونی میں کھڑا گہری نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا یہ جو خون کے رشتے ہوتے ہیں اتنی آسانی سے ختم نہیں ہوتے، ان رشتوں میں وقتی طور کی ناراضگی آجاتی ہے مگر ختم تو نہیں کر دیئے جاتے، یہاں تک کہ ختم کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتے۔۔۔ "

بابا!! میں نے جو کیا وہ سب کو نظر آ گیا، لیکن جو وہ میرے ساتھ کرتے آئے ہیں، وہ آخر کسی کو کیوں نظر نہیں آتا؟ بابا!! میں نے تو اب ان کو بے رخی دکھائی ہے، مگر میں تو بچپن سے سہتی آ رہی ہوں، سب سے زیادہ غلط تو میرے ساتھ ہوا ہے، میں تو چھوٹی بچی تھی ناں، میرا کیا قصور تھا مجھے آج تک سمجھ نہیں آیا جو بابا مجھ سے اتنا دور ہو گئے، کبھی مجھ سے بات نہیں کی، میرے سر پر ہاتھ نہیں رکھا، کبھی مجھے میرے نام سے نہیں پکارا، کبھی مجھے بیٹا کہہ کر نہیں پکارا، میں ترستی رہی، ہمیشہ آس بھری نگاہوں سے ان کو تکتی رہی، وہ کبھی نہیں آئے میرے پاس، وہ دبئی چلے گئے، مجھ سے ملے بغیر چلے گئے، بابا اب مجھے بھی ان سے نفرت محسوس نہیں ہو گی تو اور کیا ہو گی؟ میں تھک گئی تھی بابا، میری برداشت ختم ہو چکی تھی، انہوں نے تو باپ ہونے کا ایک بھی حق ادا نہیں کیا، وہ میری بس ضرورتیں پوری کرتے رہے، کیا صرف ضرورتیں پوری کر دینا کافی ہوتا ہے بابا؟ بیٹی کو پیار، محبت، مان بھی تو چاہیے ہوتا ہے ناں۔۔۔" اس کی آنکھ سے موتی برسا۔۔ یوسف صاحب بہت خاموشی سے اس کی ہر بات کو سنتے رہے۔۔ انہوں نے اسے نہیں ٹوکا۔۔ وہ دل کا بوجھ ہلکا کر رہی تھی انہوں نے اسے کرنے دیا۔۔۔

میں مانتا ہوں خان نے بہت غلط کیا، اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، بیٹیاں بہت پیاری ہوتی ہے، باپ کیلئے تو بیٹی ایک شہزادی ہوتی ہے۔۔۔ "

مگر انہوں نے مجھے کبھی کچھ نہیں سمجھا، شہزادی تو دور کی بات ہے، انہوں نے تو کبھی بیٹی بھی نہیں سمجھا۔۔۔ "

اس کی کرنی کی سزا اسے ملیں گی بیٹا، مگر تمہیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، پھر تم میں اور خان میں کیا فرق رہا؟ اسلام تو ماں باپ کے سامنے اُف تک کرنے سے منع کرتا ہے مگر تم نے کتنا کچھ سنا دیا، تمہیں تو ایک اچھی بیٹی بن کر معاف کر دینا چاہیے تھا اور ایک سب سے ایمپورٹنٹ بات جو مجھے تمھاری بہت بری لگی تھی،

تم نے زہرہ بہن کی موت کا ذمہ دار بھی خان کو ٹھہرایا۔۔۔ "

اس نے مزید گردن جھکائی۔۔۔یوسف صاحب نے ایک بار پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مجھے اس بات پر فخر تھا کہ میری بیٹی دین کی سمجھ بوجھ رکھتی ہے مگر بیٹا تم نے؟؟؟"وہ چپ ہوئے۔۔۔

تم اپنے رب کو بھول گئی، تم بھول گئی کہ زندگی اور موت کس کے اختیار میں ہے؟ بیٹا جب ایک بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے ناتب ہی اللہ اسکی آخری لمحے تک کہ وہ کیا حرکتیں کرے گا؟؟ وہ کتنا کھائے گا؟؟ کتنا پیئے گا؟؟ کتنی سالٹ، شوگر کنزیوم کرے گا؟؟ ساری چیزیں اس کی تقدیر پورا پورا اس کے گلے میں ایک تعویز کی صورت لٹکا دی جاتی ہے اور ان سب کے بعد جو ایمپورٹنٹ چیز ہوتی ہے اسکی اتیج، وہ بھی

سب کچھ پہلے سے ایک بچے کے دنیا میں آنے سے پہلے یہ طے ہوتا ہے کہ اس نے کتنی سانسیں لینی ہے کتنی نہیں لینی،

بیٹا یہ تو ایک ایسی حقیقت ہے کہ زندگی کی الٹ ہی موت بنتی ہے، جس سے کوئی انسان نہیں بھاگ سکتا، موت سے تو بڑے سے بڑا فرعون بھی نہیں بچ پایا، وہ بھی پانی میں غرق کر دیا گیا، یہاں تک کہ موت والی کیفیت سے تو رسول انبیاء بھی نہیں بچ پائے، وہ بھی تو روح قبض کرنے والی کیفیت سے گزرے ہیں، اس سے کوئی جان نہیں چھڑا سکتا، جیسے زندگی ایک حقیقت ہے اسی طرح موت بھی ایک حقیقت ہے۔۔۔

بیٹا کیا قرآن میں نہیں پڑھا تم نے؟؟؟

"ہر نفس نے موت کا مزہ چکھنا ہے" (سورہ آل عمران:185)

تو میرا بیٹا سب نے ایک دن اس دنیا سے جانا ہے، کل کو میں جاؤں گا، یوشع جائے گا، تم جاؤ گی، ایک دن سب جائیں گے اور ہم اس دنیا میں سے جانے کا الزام کسی پر نہیں لگا سکتے، بہت زیادہ غلط کیا بیٹا یہ تم نے جو زہرہ بہن کی موت کا ذمہ دار خان کو ٹھہرایا، بیٹا تم نے اپنے رب کو بھی ناراض کیا۔۔۔ "یوشع کو نظر آ رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔۔

بیٹا گزرا ہوا وقت کبھی واپس نہیں آتا، خان کو احساس ہوا وہ تمھارے پاس آیا مگر وقت ریت کی مانند اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا، تمھارے دل میں خان کیلئے نفرت پیدا ہونے لگ گئی، بیٹا جو غلطی خان نے کی

ہے وہ اب تم نہ کرو، وہی غلطی تم مت دہراؤ، وہ تمھارا باپ ہے، تم اس کا خون ہو، تم اسے ایک کال کرو، تم صرف اس سے اتنا بھی کہو گی نا کہ بابا جان آجائے تو وہ دوڑا چلا آئے گا، میری بات ہوئی تھی خان سے بیٹا اس کی طبیعت بالکل بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔۔" اس نے نگاہیں اٹھائی۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں وہ تم سے بات کرنے کیلئے تڑپ رہا ہے، ایک بار اس سے بات کر لو کہیں ایسا نہ ہو وقت تمھارے ہاتھوں سے بھی نکل جائے اور تم کچھ نہ کر سکو، میں اُمید کرتا ہوں بیٹا کہ تم میری بات کو سمجھو گی، اکیلے میں بیٹھ کر سوچنا ضرور میری اِن سب باتوں کو، میں امید کرتا ہو بیٹا اِن شا اللہ وہ دن جلد آئے گا جب تم خان کو بلا لو گی، اب دوسری بات!!!!

مجھے اُمید ہے میری بیٹی اِس بات پہ مجھے بالکل بھی مایوس نہیں کریں گی، خان یہاں نہیں ہے، زہرہ بہن بھی اب نہیں رہی، اُس گھر میں تم بالکل اکیلی ہو گئی ہو اور تم جانتی ہو نا بیٹا ایک اکیلی عورت کبھی بھی اس دنیا میں سروائیو نہیں کر سکتی، اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے سروائیو کرنے کیلئے اور وہ مضبوط سہارا ایک شوہر کے علاوہ کسی کا نہیں ہوتا، ایک مرد اپنی عورت کو اس دنیا کی غلیظ نظروں سے بچا کر رکھتا ہے۔۔۔" اسے وہ سب یاد آیا جو اس کے ساتھ بچپن میں ہوا تھا وہ پندرہ سال کی معصوم بچی۔۔۔۔

مرد جو ہے اس مضبوط تناور درخت کی طرح ہوتا ہے کہ زندگی میں جتنے مرضی آندھی طوفان آجائے مگر وہ مضبوطی سے کھڑا رہتا ہے، وہ مضبوط درخت اپنے آس پاس کے لوگوں کو سایہ فراہم کرتا ہے، اسی

طرح عورت کو سایہ ایک مرد کی پناہ میں آنے سے ملتا ہے ورنہ یہ دنیا اتنی ظالم ہے کہ اکیلی عورت کو نوچ لیتی ہے، اب اِس گھر کو تمھاری ضرورت ہے اِس گھر میں آجاؤ، یوشع سے اب شادی کرلو، ویسے بھی پانچ مہینے گزر گئے ہیں تم دونوں کی انگیجمنٹ کو، تم جانتی ہو میری بھی اب عمر ہو گئی ہے، میری بھی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی اور کبھی کبھار اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ سنبھلنے پہ بھی نہیں آتی اور جب مجھے ایسا لگتا ہے کہ اب میرا بھی وقت آگیا ہے اپنے خالقِ حقیقی سے ملنے کا، اس لئے بیٹا اگلی سانس کا کسی کو علم نہیں ہے کہ اگلی سانس ہم لے پائے گے یا نہیں، اسی لئے بیٹا بس میری اب ایک ہی خواہش باقی ہے کہ اِس دنیا سے جانے سے پہلے اپنے جیتے جی میں اپنے بیٹے کا گھر بسا ہوا دیکھ لوں، بس اتنی سی خواہش ہے کہ اپنے پوتے پوتیوں سے کھیل لوں۔۔۔"

بابا!!!" اس نے نم آنکھوں، کپکپاتے ہونٹوں سے پکارا۔۔۔

شش بالکل چپ مت رو، یوشع تمھارے لئے ہمیشہ پریشان رہتا ہے، دن رات اسے تمھاری فکر لگی رہتی ہے، میری اتنی سی خواہش پوری کر دو بیٹا آجاؤ اس گھر میں، اس گھر کو خوشیوں سے بھر دو، میرے یوشع کا گھر بسا دو، اگر تم کہو گی کہ سادگی سے نکاح ہو گا تو ہم وہ بھی کر لے گے، جیسا میری بیٹی کہے گی سب ویسا ہو گا، بس ایک بار تم ہاں کر دو اب یہ گھر تمھارا منتظر ہے۔۔۔" المیرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔

میں تیار ہوں بابا آپ رکھ لے شادی کی ڈیٹ مگر دو مہینے کے بعد کی، ابھی اتنی جلدی نہیں اور شادی دھوم دھام سے ہی ہو گی، مجھے معلوم ہے بابا آپ نے یوشع کی شادی کو لے کر کتنے خواب سجا کر رکھے ہوئے ہیں، سب کچھ دھوم دھام سے ہو گا مگر ایک بات آپ میری مان لیجئے گا آپ بابا کو نہیں بتائے گے کہ میں شادی کر رہی ہوں۔۔۔"

اس نے بجھے دل سے کہا۔۔۔

بیٹا تم اب بھی غلطی کر رہی ہو۔۔۔"

بابا پلیز!!!" اس نے نم آنکھوں سے التجا کی۔۔۔

بابا!!" اس نے ایک بار پھر یوسف صاحب کا ہاتھ تھاما تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں وہ میرے بابا ہے لیکن انہوں نے میرے ساتھ بہت غلط کیا ہے، مجھے انہیں معاف کرنے میں، سب بھلانے میں وقت لگے گا۔۔۔" انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے گہری سانس خارج کی۔۔۔

او کے بیٹا مگر میں اُمید رکھوں گا کہ تم شادی سے پہلے خود خان کو فون کر کے بلالو گی، سب کچھ بھلا دو گی۔۔۔" اور اب المیرا کی بس ہو گئی تھی۔۔۔۔ وہ یوسف صاحب کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

بس بیٹا بری بات نہیں روتے، مضبوط بنو میرا بچہ "!!!

وہ کافی دیر یوں ہی ان کے سینے سے لگی بس روتی رہی اور یوشع بالکونی میں بے بس کھڑا اسے روتا ہوا دیکھتا رہا۔۔۔

ایک بار پھر خوشیوں نے گھر میں دستک دے دی تھی۔۔۔ تین گھروں میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔۔ ایک یوسفزئی ولا میں دوسرا عمران ولا اور تیسرا سیال صاحب کے گھر میں جیسے یوشع کا کہنا کہ ہر چیز میں ساتھ ساتھ رہے ہیں تو انگیجمنٹ بھی ساتھ ہوئی ہے تو اب شادی اکیلے کیسے کر سکتا ہوں اور ویسے بھی تُو مجھ سے بڑا ہے تو شادی تیری پہلے ہو گی۔۔۔

اور وہ بیچارہ جو شادی کیلئے کب سے ترس رہا تھا اس کے تو باغ ہی کھل گئے اس کی خوشی تو سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی اور پھر علی کے موم ڈیڈ اور یوسف صاحب سب بڑے جا کر سیال صاحب سے بات کر آئے تھیں۔۔۔ انہوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔۔۔ وہ بچوں کی خوشی میں خوش ہے پھر جیسا المیرا نے کہا تھا کہ شادی کی ڈیٹ دو مہینے کے بعد کی رکھی جائے ویسا ہی ہوا۔۔۔ سب بڑوں کی رضامندی سے دو مہینے بعد کی ڈیٹ رکھ لی گئی تھی۔۔۔ شادی کی تیاریاں شروع کر دی گئی تھی۔۔۔ المیرا کا تو کوئی نہیں تھا جو اس کی تیاریاں کرواتا تو سب مل کر اسکی تیاریاں کروانے میں اس کی مدد کر رہے تھیں۔۔۔ سب سے آگے آگے یوشع پھر اسکا پیارا بھائی علی اسکی اکلوتی پیاری دوست زینب جس نے اس کا اس کے غم کے دنوں میں

کتنا ساتھ دیا اسے اکیلا نہیں چھوڑتی تھی زیادہ تر وقت اس کے ساتھ سپینڈ کیا تھا اور پھر مسز عمران تھی جو اس کی تیاری کر رہی تھی۔۔۔ آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان کی شادی کی بات کو اور سب سے زیادہ خوشی تو اب ماہین عمران کو ہو رہی تھی۔۔۔ وہ اپنے روم میں تھی۔۔۔

المیرا کی تصویر کو اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔۔۔ وہ اسکی تصویر کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ایک ہاتھ میں لائٹر بھی تھاما ہوا تھا۔۔۔

چچ چچ چچ المیرا المیرا تھینک یو سو مچ!! کب سے صبر کر رہی تھی ان دنوں کا پانچ مہینے سے کہ کب تمھاری شادی کے دن آئیں گے؟ تو کب یوشع کو اپنا بناؤں گی اور دیکھو تم نے کام آسان کر دیا شادی کیلئے ہاں کر کے، ہاہاہاہا"!!

وہ اس وقت بالکل پاگل جنونی لڑکی لگ رہی تھی۔۔۔

صرف دو مہینے اور المیرا خان اس کے بعد یوشع پہ صرف میرا حق ہو گا اور تم اس کی زندگی سے کوسوں دور چلی جاؤ گی، یوشع جتنا گھومنا ہے گھوم لو المیرا کے ساتھ، المیرا جتنا بھی تم نے یوشع کے قریب رہنا ہے رہ لو کیونکہ صرف ایک مہینہ اور بائیس دن باقی رہ گئے ہیں تم دونوں کے پاس، جتنا ایک دوسرے کے قریب رہ سکتے ہو رہ لو کیونکہ ان سب کے بعد زندگی بھر کی جدائی تمہارا مقدر بنے گی۔۔۔

تم نے کہا تھا یوشع کہ تم میرے کبھی نہیں ہو گے ہاہاہا مگر اب وہ دن دور نہیں یوشع یوسفزئی کہ تم خود مجھ سے نکاح کرو گے جو بازی میں کھیلوں گی اس کے بعد تو المیرا خان بھی تم سے نفرت کرنے لگے گی، تمھارے وجود سے اسے نفرت ہو جائے گی صرف نفرت !!

نفرت ہے مجھے تم سے المیرا خان!!سنا تم نے صرف اور صرف نفرت شدید نفرت!!"اس نے اس کی تصویر کو آگ لگائی۔۔۔ تصویر میں شعلے بھڑکے تھے۔۔۔اس نے تصویر کو زمین پر گرایا۔۔۔اس پر اپنا جوتا رکھتی تصویر کو مسل کر راکھ کر دیا۔۔۔

جو کوئی بھی میرے اور یوشع کے درمیان آئے گا، اسے جلا کر یوں ہی راکھ کر دوں گی، صرف ایک مہینہ بائیس دن یوشع اس کے بعد تم زندگی بھر کیلئے میرے، تم پہ صرف میرا حق ہو گا۔۔۔"وہ اس وقت بالکل سائیکو لگ رہی تھی جو ایک انسان کو پانے کیلئے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھی۔۔۔

کاش!!اسے یہ بات سمجھ آتی کہ عشق محبت میں تو فقط اپنے محبوب کی خوشی دیکھی جاتی ہے، خوشیوں کو چھینا نہیں جاتا، اپنی خوشیوں کا گلا گھونٹا جاتا ہے، محبوب کی خوشی کیلئے اپنی انا کو مارنا پڑتا ہے۔۔۔

مگر بہت جلد جب وقت کا تماچہ ماہین عمران کے منہ پر پڑے گا تو اسے سب سمجھ آجائے گا کہ عشق محبت میں کیا چیز دیکھی جاتی ہے؟تب اسے افسوس ہو گا اس نے جو کیا غلط کیا۔۔۔دو لوگوں کے معصوم عشق کو تباہ کر دیا۔۔۔بہت جلد وقت ماہین عمران کو سب کچھ بتا دے گا۔۔۔سب کچھ سکھا دے گا۔۔۔۔

وہ ایک لاحاصل شے کو حاصل کرنے کی بات کر رہی تھی اسے برباد ہونا ہی تھا۔۔۔

اسی طرح یوشع اپنے آفس روم میں کھڑا تھا۔۔ سامنے زینب بھی کھڑی تھی۔۔۔

یار کیا ہے آج المیرا ابھی تک نہیں آئی کیا؟ وہ نو بجے آجاتی ہے اور اب بارہ بج گئے ہیں۔۔۔ "

مجھے نہیں لگتا یوشع کہ وہ اب آئے گی کیونکہ اسے اگر آنا ہوتا تو وہ صبح ہی آجاتی۔۔۔"

تمھاری بات ہوئی اس سے کیونکہ میں اسے صبح سے کتنی ہی کالز کر چکا ہوں مگر وہ نہیں اٹھا رہی۔۔۔"

نہیں میری بھی بات نہیں ہوئی، میں نے بھی کال کی تھی مگر نہیں اٹھا رہی۔۔۔"

یار میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے۔۔۔"زینب مسکرائی۔۔۔

یہ بالکل پاگل ہے۔۔۔"زینب نے سوچا۔۔۔

علی آگیا کیا؟؟؟"

ہاں وہ ابھی آئے ہیں آج انہیں بھی لیٹ ہو گیا تھا، اپنے روم میں ہے۔۔۔ "

ٹھیک ہے میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے اور جب تک میں اسے دیکھ نہیں لوں گا مجھے چین نہیں پڑے گا، آج کی جو بھی ساری میٹنگ ہے وہ کینسل کر دو یا علی سے کہہ دینا وہ مینیج کر لے گا۔۔۔"وہ بولتا ہوا ساتھ میں اپنی چیزیں بھی اٹھا رہا تھا۔۔۔

یوشع آج کی میٹنگ بہت ایمپورٹنٹ ہے، تم کتنے دنوں سے اس میٹنگ کی تیاری کر رہے ہو، آج کی میٹنگ میں تمھارا ہونا بے حد ضروری ہے، ورنہ یہ پروجیکٹ ہاتھ سے چلا جائے گا، پھر کمپنی کو لوز ہو سکتا ہے۔۔۔"

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا زینب کہ کمپنی کو لوز ہو یا آج کی میٹنگ کتنی ہی ایمپورٹینٹ کیوں نہ ہو؟ بھاڑ میں گئی کمپنی، بھاڑ میں گئی میٹنگ، بھاڑ میں گئے پروجیکٹس، بھاڑ میں گیا سارا پیسہ، مجھے اِس وقت صرف اپنی مہرو کی ٹینشن ہے اور اب میں جا رہا ہوں اس کے پاس، مجھے اِس وقت مہرو سے زیادہ کوئی ایمورٹینٹ نہیں ہے، علی کو بتا دینا، میٹنگ کو کینسل کر دیا اسے مینج کر واِٹس یور ورک یا علی جیسا کہے تم ویسا کر لینا۔۔۔" وہ روم سے نکل گیا۔۔۔ اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

وہ اپنے عشق میں اتنا آگے نکل چکا تھا کہ اسے اب المیرا سے زیادہ کچھ ایمپورٹینٹ نہیں تھا پھر چاہے وہ جتنے مرضی لوز برداشت کر کے کتنا ہی پیچھے کیوں نہ چلا جائے۔۔۔۔

المیرا سچ میں بہت خوش قسمت ہے یوشع جو اسے تمھارے جیسا لائف پارٹنر ملنے جا رہا ہے، کبھی کبھار تو تم دونوں کی محبت کے آگے مجھے اپنی اور علی کی محبت بھی بہت تھوڑی لگتی ہے مگر نہیں علی بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، میری بہت فکر کرتے ہیں، اللہ ہم سب کو خوش رکھیں، لوگوں کی بری نظروں سے بچائے رکھیں آمین!!" وہ دعا کرتی روم سے نکل گئی۔۔۔

یوشع رش ڈرائیونگ کر کے المیرا کے گھر پہنچا تھا۔۔۔لاؤنج میں آیا۔۔۔ایک ملازمہ وہاں سے گزر رہی تھی۔۔۔یوشع کو دیکھ کر رکی۔۔۔

المیرا کہاں ہے؟؟"

وہ اپنے روم میں ہے آج ان کی طبیعت نہیں ٹھیک؟؟؟"

کیا ہوا ہے اسے؟؟"

صبح سے بخار ہے انہیں"!!!

اس نے کچھ کھایا ہے اب تک؟؟"

نہیں صاحب"!!!

ہمم اوکے!!!"وہ المیرا کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

تب ہی مجھے اتنی بے چینی ہو رہی تھی میڈم بیمار جو پڑی ہے۔۔۔"وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔اس کے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔وہ بیڈ پر سر تک کمبل تانے لیٹی تھی۔۔۔

وہ دروازے پہ رکا۔۔۔اس کے دل کو تھوڑا قرار ملا اس کو یہاں دیکھ کر۔۔۔۔وہ اس کے قریب آیا۔۔۔

المیرا اُٹھو!!!"اس نے اس کا کمبل کھینچا۔۔۔

مگر پھر خود پر غصہ آیا اس نے فوراً منہ پھیرا۔۔۔اس کے کپڑوں کی ترتیب نہیں تھی۔۔۔

اس کی بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آنکھ کھلی تھی بس بستر سے اٹھنے کی ہمت نہیں ہوئی تو وہ یوہی لیٹی رہی۔۔۔

مگر یوشع کی اس حرکت پر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔کپڑے صحیح کیے۔۔۔اسے شرمندگی ہو رہی تھی۔۔۔اس کے پاس دوپٹہ بھی نہیں تھا۔۔۔یوشع کو بھی خود پر غصہ آیا تھا کہ کیا ضرورت تھی یہ حرکت کرنے کی۔۔۔۔وہ اپنا دوپٹہ بیڈ پر اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔۔۔یوشع کی نظر اسکے دوپٹے پر پڑی جو زمین پر بیڈ کے نیچے پڑا تھا۔۔۔یوشع نے جھک کر اس کا دوپٹہ اٹھایا۔۔۔وہ شرمندگی سے نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

یوشع نے دوپٹہ کھول کر اس کے سر پر اُڑھایا۔۔۔اس کے کندھوں پر دوپٹے کو اچھی طرح پھیلایا۔۔۔

یہ دوپٹہ زمین پر نہیں سر پر اچھا لگتا ہے، مجھے میری مہر وجب اچھی لگتی ہے جب وہ خود کو اچھی طرح ڈھانپ کر رکھتی ہے۔۔۔"وہ اسے دیکھ کر مسکرائی۔۔۔

اس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا ٹمپریچر چیک کیا۔۔وہ آگ کی طرح گرم ہو رہی تھی۔۔۔

موبائل کہاں ہے تمھارا؟؟؟"

وہ وہ!!!"اس نے موبائل کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا۔۔

نہیں معلوم!!!"یوشع نے اس کی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔

اسکی آنکھیں گلابی ہو رہی تھی۔۔ناک سرخ تھی بخار کی حدت کی وجہ سے۔۔۔

میں باہر ویٹ کر رہا ہوں تمھارا، اٹھو!! فریش ہو اور پھر میرے ساتھ ڈاکٹر کے چلو، جلدی آجاؤ۔۔۔ "

وہ اس کے گرم ماتھے پر اپنے لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ گال تھپتھپاتا وہ باہر نکل گیا۔۔۔وہ تھوڑی دیر یوہی بیٹھی اس دروازے کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنے دوپٹے کو دیکھا جو وہ اس کے کندھوں پر عزّت کے ساتھ پھیلا کر گیا تھا۔۔۔اس نے اپنے ماتھے کو چھوا۔۔۔

وہ کتنا رشک کریں اپنی قسمت پر، آخر کتنا شکر ادا کریں اپنے رب کا۔۔۔

وہ اٹھی فریش ہوئی۔۔۔۔

یوشع نے پہلے اسے بریک فاسٹ کروایا اور اس کے بعد اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس چلا گیا۔۔۔۔

یوشع المیرا کے گھر آیا تھا۔۔۔ آج دوسرا ہفتہ ہو گیا تھا ان کی شادی کی بات کو۔۔۔المیرا اپنے روم میں ہی تھی۔۔۔

یوشع بھی آیا۔۔۔

المیرا میری جان!!!یہ دیکھو میں تمھارے لئے کیا لے کر آیا ہوں۔۔۔"وہ چہکتا ہوا ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔۔۔

کیا؟؟؟"اس نے اس کا رخ شیشے کی طرف کیا۔۔۔

اس کے گلے میں گولڈ کی چین پہنائی جس پر یوشع لکھا تھا اور اسی کے نام کے ایک حرف میں اے لکھا تھا جس سے المیرا۔۔۔

واؤ!!!اٹس سو بیوٹیفل!!!"اس نے اس گولڈ کی چین پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

بیوٹیفل تو ہو گی، اتنے پیار سے جو بنوائی ہے۔۔۔"وہ ڈریسنگ ٹیبل پر چڑھ کر بیٹھا۔۔۔سیب اٹھا کر بائیٹ لی۔۔۔

ویسے میں ایک ڈائمنڈ کا سیٹ بھی بنوا رہا ہوں۔۔۔ "

کس کیلئے اور کیوں؟؟؟"یوشع نے غصے میں سانس خارج کی۔۔۔۔

ہمسائیوں کی ایک لڑکی پسند آگئی ہے، اس کیلئے بنوایا ہے اسے گفٹ کروں گا۔۔۔"اس نے تپ کر جل بھن کر کہا۔۔۔اسے تپ ہی تو چڑھی تھی اس کے بیہودہ سوال پر جب کہ وہ اسے غصے سے گھور رہی تھی۔۔۔

یار عجیب ہی بات ہے ویسے، کس کیلئے بنواؤں گا، تمھاری منہ دیکھائی کیلئے بنوا رہا ہوں، منہ دیکھائی نہیں لو گی کیا؟ اور اگر نہیں لینی تو بتادو میں نہیں بنواؤں گا، اچھی بات ہے میرا خرچہ ہونے سے بچ جائے گا، ویسے بھی وہ سیٹ بہت مہنگا بن رہا ہے۔۔۔"اس نے اسے تنگ کرنے کیلئے کہا۔۔۔

یوشع یوسفزئی!!!"وہ ڈریسنگ سے نیچے اترا۔۔۔

ویسے تو مجھے جیولری بالکل پسند نہیں ہے مگر تمھاری جیبیں بھی اگر میں نے خالی نہ کروائی تو میرا نام بھی المیرا خان نہیں۔۔۔"وہ مسکرایا کچھ سوچ کر مسکرایا۔۔۔

باپ سے رشتے بھلے سارے ختم کر دیے ہو مگر اپنا پورا نام اب بھی فخر سے بتاتی ہے کہ میں المیرا خان ہوں، صحیح کہا ہے کسی نے رشتے کہاں ختم ہوتے ہیں اتنی آسانی سے، ختم کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتے، یہ خون کے رشتے ہیں۔۔۔۔

ایک شیر تو دوسرا سوا شیر !!!!

ہمم گڈ مگر شادی کے بعد میرے لئے تو پہنو گی نا جیولری، میرے لئے تو سجو سنورو گی نا۔۔۔ "

کیوں المیرا خان، یوشع یوسفزئی کو سادگی میں نہیں پسند کیا؟؟"یوشع نے اپنے ہاتھ پیچھے کمر پر باندھے۔۔۔ آگے کو ہو کر اس کی طرف جھکا۔۔۔

یوشع یوسفزئی نے اپنا دل المیرا خان کی اسی سادگی پر وارا ہے، یہ دل دھڑکتا مجھ میں ہے مگر چوبیس گھنٹے تمھارے نام کی مالا جپتا ہے، میری ہر سانس تمھارا نام لیتی ہے، میرے دل کی ہر ایک دھڑکن میں تم بسی ہو، میرا دل اب میرا نہیں رہا یہ نمک حرامی کر گیا ہے میرے ساتھ، دل تو دور کی بات ہے میں بھی اب اپنا نہیں رہا، میری سوچوں میں، میرے خوابوں میں صرف تم رہتی ہو، نہ تم سے پہلے کوئی تھا اور نہ تمھارے بعد کوئی ہو گا، یوشع یوسفزئی کی زندگی المیرا خان سے شروع ہو کر اسی پر ختم ہو جاتی ہے، یاد رکھنا المیرا خان اس بات کو۔۔۔" المیرا کے گال پل بھر میں لال ہوئے تھے۔۔۔ وہ اسکے گالوں کو دیکھ کر اور اسکی طرف جھکا۔۔۔

المیرا خان ڈیڑھ مہینہ ہماری شادی میں رہ گیا ہے، قسم سے یہ ذرا ذرا سی بات پر بلش کرنا چھوڑ دو کیونکہ میں بہت بڑا بے شرم ہوں، شرم نام کی مجھ میں ذرا بھی چیز نہیں ہے، شادی کے بعد مجھ سے مت شرمانا جب میرے پاس آؤ تو اپنی ساری شرم یہی چھوڑ کر آنا کیونکہ جب جب تم بلش کرتی ہو تو میری نیت تم پر خراب ہو جاتی ہے اور پھر دل کرتا ہے کہ کوئی شرارت کر دوں مگر کنٹرول کر جاتا ہوں صرف تمھارے بارے میں سوچ کر اور یہ بھی کہ اگر تمھیں محسوس کروں گا تو صرف حلال طریقے سے کیونکہ حرام چیزیں یوشع یوسفزئی کو نہیں پسند "!!!

وہ اس کے کتنا قریب تھا اس قدر قریب کہ اس کی سانسیں اس کو اپنے کان پر آرام سے محسوس ہو رہی تھی بس ایک انچ کا فاصلہ تھا اگر وہ تھوڑا اور اس کے قریب ہو گیا تو بولتے ہوئے اس کے لب اس کے کان کی لو کو چھو جائے گے۔۔۔ دل کی دھڑکنوں کی سپیڈ بڑھ گئی تھی۔۔۔

وہ اس سے دور ہٹا۔۔۔ اس کی چہرے کو دیکھا۔۔۔

شرم سے اس کی پلکیں جھکی ہوئی تھی۔۔۔

اب تم بتاؤ تم نے مجھ میں کیا پسند کیا؟؟"

آپ کا ڈمپل!!!" اس کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

بس صرف ڈمپل!!!" اس نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

ہاں تو، آپ میں پسند کرنے والی کوئی چیز ہے جو پسند کی جائے۔۔۔" اس نے آرام سے کندھے اُچکائے۔۔۔ یوشع یوسفزئی کی ایک نظر کیلئے لڑکیاں مرتی ہے، سب یوشع یوسفزئی پر اپنا دل ہارتی ہے اور تم کہتی ہو۔۔۔ "

ہاں تو سچ ہی کہا ہے میں نے، مجھے بس آپ کا ڈمپل پسند ہے۔۔۔" وہ اسے تنگ کر رہی تھی ورنہ یوشع میں ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس کی بنا پر اسے ریجیکٹ کیا جا سکے۔۔۔ اس کا تو وجود محبت سے بھرپور ہے۔۔۔ وہ بہت خوبصورت ہے اور وہ اس کے آگے کچھ نہیں۔۔۔

المیرا کی بچی تم!!!"اس نے انگلی اٹھائی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

صبر کرو تم، تمھیں تو ابھی بتاتا ہوں۔۔۔"اس نے جیب سے موبائل نکالا۔۔۔۔

خان انکل کالنگ!!!اس نے ایک نظر المیرا کو دیکھا۔۔وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اس نے یس کر کے کان سے لگایا۔۔۔سلام دعا کی۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔۔۔یوشع چپ چاپ سنتا رہا۔۔۔اس نے موبائل المیرا کی طرف بڑھایا۔۔۔

المیرا نے آئبرو اُچکائی۔۔۔۔

انکل کی کال ہے بات کر لو۔۔۔"وہ اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتی رہی۔۔۔۔

یوشع نے پھر اشارہ کیا کہ بات کر لو۔۔۔"مگر نہیں وقت کب کا نکل چکا تھا۔۔۔

نہیں کرنی مجھے ان سے بات، میں ان سے اپنے سارے رشتے ختم کر چکی ہوں۔۔۔"وہ چیخی تھی۔۔۔

دوسری طرف سے خان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔۔انہوں نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سنا آپ نے نہیں ہے آپ سے میرا کوئی رشتہ، مر گئے ہیں آپ میرے لئے۔۔۔"اس کی بھی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے تھے۔۔۔یوشع نے بے بسی سے اپنے لب کاٹے۔۔۔۔

آپ سے تین مہینے صبر نہیں ہوا بابا، آپ تین مہینے میں کتنا تڑپ رہے ہیں مجھ سے بات کرنے کیلئے تو سوچے میں بھی تو تھی، میں نے بھی آپ کی بائیس سال بے رخی برداشت کی ہے، میرا کیا قصور تھا جو میرے ساتھ ایسا کیا گیا؟؟ کتنے سالوں تک برداشت کیا، کتنی تکلیفیں برداشت کی اور آپ سے تین مہینے برداشت نہیں ہو رہا، نہیں بابا ابھی آپ بھی گزرے گے اُن تکلیفوں سے جن سے میں پچھلے بائیس سالوں سے گزرتی آرہی ہوں، آپ کو بھی پتا لگنا چاہیے کہ کسی کو بے رخی دکھانا، ان سے بات نہ کرنا کتنا تکلیف دہ عمل ہوتا ہے، کریں گے آپ سب کچھ برداشت کریں گے جو میں نے کیا۔۔۔" خان نے آنکھیں بند کی۔۔۔ المیرا بھی روتے روتے زمین پر بیٹھی۔۔۔

یوشع نے کال کاٹ دی۔۔۔

وہ گُھٹنوں کے بل زمین پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔ اس کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

المیرا تم اب بھی بہت بڑی غلطی کر رہی ہو، اب اتنی سزا مت دو انہیں، ورنہ پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں رہے گا۔۔۔"

نہیں میں، میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی، کبھی نہیں۔۔۔" وہ بھی بول کر چپ ہو گئی۔۔۔ وہ بھی چپ رہا۔۔۔

آج ایک مہینہ ہو گیا تھا۔۔۔المیرا یوشع کے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔وہ لاؤنج میں صوفے پر پیروں کو اوپر رکھے ان کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیے گُھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی یہاں آئی تھی مگر یوشع گھر پر نہیں تھا تو وہ وہی لاؤنج میں بیٹھ گئی۔۔۔یوسف صاحب بھی لاہور گئے ہوئے تھے۔۔۔

پچھلے دو دن سے اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا۔۔۔باپ سے بات کرنے کیلئے تڑپ رہا تھا مگر اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ اب کیسے کال کرے؟اسے بھی احساس ہو رہا تھا کہ اس نے بہت غلط کیا جو بھی کیا۔۔۔اسے اتنا کچھ نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔

باپ چاہے جیسا بھی مگر وہ ہمیشہ باپ ہی رہتا ہے۔۔۔

اسے یوسف صاحب کی باتیں یاد آ رہی تھی۔۔۔

اسے واقعی وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا جو اس کے بابا نے اس کے ساتھ کیا پھر اس میں اور خان میں کیا فرق رہا؟؟؟

مگر اس وقت جو اسے سہی لگا اس نے وہی کیا تھا۔۔ انہیں بھی تو احساس ہونا چاہیے تھا۔۔۔ پندرہ دن پہلے بھی جب ان کی کال آئی تھی تو تب بھی وہ ان سے بات نہ کر سکی۔۔۔

ان کیلئے بس اتنی سزا کافی تھی۔۔ وہ ہوتی کون تھی جو اپنے باپ کو سزا سناتی؟؟؟

غصہ ٹھنڈا ہوا تو اسے اپنی تمام غلطیاں اور تلخ بولے گئے الفاظ یاد آئے اور دل پھٹ کر رہ گیا۔۔۔

ایک بیٹی اپنے باپ کے ساتھ اتنا تلخ کیسے بول سکتی ہے؟

وہ سب اسے یاد آتا تو شرمندگی کی انتہہ گہرائیوں میں جا گرتی۔۔۔ وہ خود سے نظریں ملانے کی قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

سزا دینے کا حق صرف اللہ کا ہے اور یہ حق صرف اسی کے پاس رہنے دیا جائے۔۔۔ انسان کو خدا نہیں بننا چاہیے۔۔۔ اسے دوسروں کو سزا نہیں سنانی چاہیے۔۔۔

انسان کو بس معاف کرنا آنا چاہیے۔۔۔

وہ اس قدر شرمندہ ہو چکی تھی کہ اس میں ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اپنے بابا کے پاس کال ملا کر ان سے معافی مانگ سکیں۔۔۔

یوشع بھی چابی کو انگلی پہ گھماتا لاؤنج میں داخل ہوا تھا۔۔۔

ارے مہرو تم کب آئی؟ اگر آنا ہی تھا تو مجھے پہلے ہی بتا دیتی میں باہر نہیں جاتا دونوں باتیں کرتے۔۔۔" وہ صوفے کے قریب پہنچا۔۔۔

المیرا نے اس کی آواز سن کر پیر زمین پر رکھے۔۔۔ جوتی کو پیروں میں اڑسا۔۔۔ اس نے نظریں جھکائی ہوئی تھی۔۔۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ یوشع کے سینے سے آ لگی۔۔۔ اس کے کمر کے گرد مضبوطی سے بازو حائل کیے۔۔۔۔

یوشع کو ٹینشن ہوئی اس سے پہلے اس نے کبھی اس طرح نہیں کیا تھا کہ وہ خود اس کے سینے سے لگے اور لگ کر اتنا ٹائٹ ہگ کرے۔۔۔

المیرا کیا ہوا ہے تمھیں؟؟؟" وہ خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔۔۔۔

مہرو!!" اسے اب واقعی ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔۔

مہرو کیوں رو رہی ہو؟؟؟"

یوشے !! مجھے بابا کی بہت یاد آ رہی ہے، پلیز میری بابا سے بات کروا دے، میں میں بس ان کی آواز سن لوں گی مجھے چین پڑ جائے گا، میرا دل بہت بہت بے چین ہو رہا ہے، میرا سر بھی گھوم رہا ہے، پلیز پلیز شہری بس بابا سے بات کروا دوں، میں نے ان کے ساتھ بہت بہت برا کیا ہے، مجھے اتنا نہیں کرنا چاہیے تھا، بابا مجھے معاف کر دیں گے ناں، میرا دل بہت بے چین ہو رہا ہے پلیز میری بات کروا دوں، میں ان کی آواز سن لوں

گی، ان سے بات کرلوں گی، ان سے معافی مانگ لوں گی، انہیں اپنے پاس بلالوں گی، میں اتنی شرمندہ ہو چکی ہوں کہ مجھ میں خود سے کال کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی، میں بہت بری بیٹی ہوں، میں نے اپنے بابا کے ساتھ بہت غلط کیا۔۔۔" وہ زارو قطار رونے لگی تھی۔۔۔

یوشع کو سن کر دلی خوشی ہوئی دیر آئے درست آئے۔۔۔۔

تو یار رونے والی کیا بات ہے اس میں، یہ تو بلکہ بہت اچھی بات ہے اور دیکھنا وہ تم سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں گے، وہ بہت محبت کرتے ہیں تم سے۔۔۔ "

میں بھی ان سے بہت محبت کرتی ہوں یوشے !! مگر آپ نہیں جانتے میرا دل پچھلے کچھ دنوں سے بہت بے چین ہو رہا ہے، مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا، مجھے بابا کے پاس جانا ہے، ان کے سینے سے لگنا ہے۔۔۔ "

اچھا میں ابھی کال ملاتا ہوں، تم بس چپ کرو۔۔۔۔" اس نے اس کے آنسو صاف کئے پھر جیب سے موبائل نکالنے لگا۔۔۔ اس کا موبائل وائبریٹ ہوا۔۔۔

سویٹ ہارٹ کالنگ "!!!

میرا موبائل سائلنٹ پہ ہے اور مجھے معلوم ہی نہیں۔۔۔ "

اس نے یس کر کے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

جہانزیب کتنی دیر سے تمھیں کال کر رہا ہے تم کال اٹھا کیوں نہیں رہے؟؟؟" علی بھڑک رہا تھا۔۔۔

یار قسم سے میرا موبائل سائلنٹ پہ تھا مجھے بالکل بھی معلوم نہیں ہوا۔۔۔ "

اچھا ذرا چیک کرو کتنی کالز کی ہے اس نے۔۔۔ "

اچھا ایک منٹ...."اس نے کان سے ہٹا کر موبائل چیک کیا۔۔۔

ہاں جہانزیب کی کافی کالز آئی ہوئی ہے، علی خیریت ہے نا۔۔۔"علی نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

المیرا تمھارے ساتھ ہی ہے۔۔۔۔ "

ہاں میرے ساتھ ہے کیوں کیا ہوا؟؟ "

دوسری طرف سے جو خبر اسے دی گئی تھی۔۔۔یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھٹی تھی۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے سینے سے لگی روتی المیرا کو دیکھا۔۔۔

یا خدا اور کتنے امتحان لے گا اپنی اس بندی کے۔۔۔"یوشع نے دل میں کہا۔۔۔

شہری کیا ہوا ہے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں؟ بابا کے پاس کال ملائے، مجھے ان سے بات کرنی ہے، علی بھائی نے کیا کہا ہے؟ جہانزیب آپ کو بار بار کال کیوں کر رہا تھا؟ بتائے مجھے، آپ چپ کیوں ہے؟؟؟"وہ اب بھی چپ رہا۔۔۔

المیرا کا سر گھومنے لگا تھا۔۔۔

شہری پلیز بتائے کیا ہوا ہے؟ آپ چپ کیوں ہے؟؟؟"

اس نے چکراتے سر کے ساتھ اس کا کالر مضبوطی سے پکڑا۔۔۔

بابا کے پاس کال ملائے، مجھے بات کرنی ہے، مجھے ان کی آواز سننی ہے۔۔۔"یوشع کا چہرہ دھندلا ہونے لگا۔۔۔

مہرو تمھیں خود کو سنبھالنا ہو گا۔۔۔"یوشع نے اسے بازوؤں سے مضبوطی سے تھاما۔۔۔

شہری!! کیا ہوا ہے؟؟؟"اس کا سر پہلے سے زیادہ گھومنے لگا تھا۔۔۔

کیا چھپا رہے ہیں آپ مجھ سے؟؟؟"

المیرا!! خان انکل!!!"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

بابا!! بابا!! کیا؟؟؟"اس نے سر کو جھٹکا۔۔۔وہ اس کی ہر حرکت کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

المیرا تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟؟؟ "

مجھے بابا کا بتائے؟؟؟"اس نے اس کے کالر کو اور مضبوطی سے تھام کر خود کو گرنے سے بچایا۔۔۔

خان انکل!! اب نہیں رہے۔۔۔"اس نے ہمت کر کے بتایا۔۔۔

المیرا جھٹکا کھا کر اس سے دور ہٹی۔۔۔

نہیں!! ایسا نہیں!!!"اس نے اپنے چکراتے سر کو پھر تھاما۔۔۔

صرف چند سیکنڈ لگے تھے اسے ہوش و خرد سے بیگانہ ہونے میں اور اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی۔۔۔

یوشع نے آگے بڑھ کر اسے تھاما تھا۔۔۔

مہرو ہوش کرو، ہوش میں آؤ۔۔۔" وہ اس کا گال تھپتھپا رہا تھا۔۔۔ اس سے پہلے اس نے کبھی اس طرح کی سیچویشن کو فیس نہیں کیا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اپنے کمرے کی طرف دوڑا۔۔۔۔

روم میں پہنچ کر اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔ پانی کے چھینٹے اس کے منہ پر مارے۔۔۔ اس کے گال کو تھپتھپایا۔۔۔

افففف خدایا کیا کروں؟؟" اس نے پریشانی سے اپنے سر کو تھاما۔۔۔۔

ہاں علی علی!!!" اس نے علی کو کال ملائی۔۔۔

ہیلو ہیلو علی!! یار تم جلدی!! جلدی زینب کو گھر لے کر آؤ، المیرا بے ہوش ہو گئی ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا میں کیا کروں، جلدی آؤ۔۔۔" اس نے کال کاٹی۔۔۔۔

علی کے بعد اس نے اپنے فیملی ڈاکٹر کو کال ملائی جو یوسف صاحب کا ٹریٹمنٹ کرتے ہیں۔۔

پلیز آپ جلدی بھیج دے مگر لیڈی ڈاکٹر ہو، ٹھینک یو"!!!

المیرا!!!" اس نے ایک بار پھر کوشش کی کہ وہ اٹھ جائے۔۔۔

کچھ دیر بعد ڈاکٹرنی بھی آ گئی تھی۔۔۔ اس نے المیرا کو چیک کیا۔۔۔

ان کا بی پی مکمل طور پر لو ہو چکا تھا، سٹریس اور ویکنیس کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اور ان کا ٹمپریچر بھی بہت زیادہ ہے، انہوں نے کھانا پینا چھوڑ رکھا ہے کیا؟ آپ اپنی بیوی کا دھیان نہیں رکھتے کیا؟ آپ کیسے ہسبینڈ ہے؟؟؟"یوشع نے اس کی غلط فہمی کو دور نہیں کیا اور نہ ہی وہ کرنا چاہتا تھا۔۔۔

دیکھیے یہ واقعی بہت ویک ہے، انہیں ہیلتھی ڈائٹ دے اور کوشش کیجئے گا کسی بھی قسم کا سٹریس ان کو مت لینے دے، یہ مینٹلی بھی بہت ویک ہو چکی ہے، سٹریس ان کیلئے جان لیوہ ہو سکتا ہے۔۔۔"یوشع نے اپنا سر تھاما۔۔۔

زینب اور علی بھی دونوں عجلت میں روم میں داخل ہوئے۔۔۔۔

میں یہ کچھ میڈیسن لکھ کر دے رہی ہوں یہ انہیں ٹائم سے دیدیجئے گا اور پلیز سٹریس کو ان سے دور رکھیے گا۔۔۔۔"

انہیں کب تک ہوش آجائے گا؟؟"

ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتی، ہوش آنے کو تو ابھی تھوڑی دیر میں ہی آجائے یا ایک دو دن بھی لگ سکتے ہیں۔۔۔ "

دو دن۔۔۔"علی کو حیرت ہوئی۔۔۔زینب بیڈ پر المیرا کے پاس ہی بیٹھ گئی۔۔۔

جی اب میں چلتی ہوں، ضرورت پڑے تو بلا لیجیے گا۔۔۔ "

آئے میں آپ کو باہر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔" علی ڈاکٹر نی کے ساتھ باہر نکل گیا المیر کی میڈیسن لانے کیلئے۔۔۔

یوشع واپس بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھاما۔۔۔۔

اسے اب واقعی محسوس ہوا تھا کہ وہ کس قدر گرم ہو رہی ہے۔۔۔۔

محسوس تو اسے پہلے بھی ہوا تھا جب وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔۔

وہ کہہ رہی تھی اس کا سر چکرا رہا ہے۔۔۔۔

یوشع کو خود پر غصہ آیا کیا ضرورت تھی المیرا کو اتنی جلدی یہ خبر سنانے کی مگر یہ خبر اسے سنانی ہی تھی وہ کب تک چھپاتا؟ یہ خبر چھپانے والی تو نہ تھی۔۔۔

یوشع!! المیرا ٹھیک ہو جائے گی، ٹینشن نہ لو، دیکھنا اس کو جلدی ہوش آجائے گا۔۔۔" یوشع نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

اس کی انکھوں میں نمی آئی المیرا کو اس حالت میں لیٹا دیکھ کر۔۔۔

یا اللہ بس کر اور کتنے امتحان لے گا اپنی اس بندی کے اور کتنی تکلیفیں لکھ رکھی ہے تُو نے اپنی اس بندی کے مقدر میں اور کتنا آزمائے گا، اب بس کر دے، یا اللہ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا اِس کو اِس حال میں، بچپن سے

وہ سہتی آرہی ہے اور کتنا سہے گی؟ اب بس کر دے، کرم کر دے، ابھی تو دادی کا غم بھی نہیں بھولا تھا اور آپ نے اس سے اس کا باپ بھی چھین لیا، یا اللہ رحم کر دے۔۔۔" وہ دل میں اپنے رب سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔۔ نہیں دیکھا جاتا ناں یوشع سے المیرا کو اس حال میں۔۔۔۔

یوشع پلیز سنبھالو نہ خود کو اگر تم اس طرح سے کرو گے تو المیرا کو کون سنبھالے گا جب وہ ہوش میں آجائے گی، وہ تمھارے علاوہ کسی کے قابو نہیں آتی، پلیز مت رو، میں نے بھی رونے لگ جانا ہے۔۔۔" یوشع نے بھیگی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔۔۔ اس کی بھی آنکھیں نم تھی۔۔۔

وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ وہ بھی روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

رات ہو گئی تھی مگر وہ شام کی بے ہوش ہوئی اسے اب تک ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ ایسے ہی بے سدھ سی پڑی تھی۔۔۔

بارہ بجنے والے تھے۔۔۔

یوشع نے بھی کچھ نہیں کھایا۔۔۔

علی نے کوشش کی کہ کھالے مگر نہیں کھایا۔۔۔

زینب بیڈ پر بیٹھی تھی وہ اب تھک رہی تھی لیٹنا چاہتی تھی مگر یوشع بھی اب تک روم میں تھا۔۔۔وہ سامنے صوفے پر بیٹھا یک ٹک المیرا کے مرجھائے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

علی بھی اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا تھا مگر وہ چپ تھا اس نے اسے نہیں کہا کہ چلو یوشع بہت ہوا کیونکہ وہ سمجھ سکتا ہے اس کی کیفیت کو۔۔۔

آخر بارہ بجے یوشع کو ہی احساس ہو گیا۔۔۔اس نے زینب کو دیکھا۔۔۔

وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

چلو علی باہر چلے، زینب نے لیٹنا ہے۔۔۔"وہ اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔علی نے بھی شکر کیا۔۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھا۔۔۔اس کے ہاتھوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا۔۔۔

کیا بات ہے کیوں موڈ آف ہے؟؟؟"زینب نے المیرا کو دیکھا۔۔۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی، ٹینشن نہ لو۔۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اوکے تم ریسٹ کرو، کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا لینا۔۔۔ "

وہ اس کے ہاتھ کو تھپتھپاتا اٹھ کھڑا ہوا اور خود بھی روم سے نکل گیا۔۔۔۔

یوشع ابھی فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا۔۔۔اپنے گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتے اس نے المیرا کو دیکھا۔۔۔

آج اس کو دو دن ہو گئے تھے مگر ہوش نہیں آیا تھا۔۔۔اس کا ٹمپریچر اب کم تھا یا یوں کہہ لو ختم ہو چکا تھا۔۔۔اس کی پلکوں میں جنبش ہوئی تھی پھر اس کے ہونٹوں میں حرکت ہوئی۔۔۔اس کو حرکت کرتا دیکھ وہ فوراً اس کے پاس آ کر بیٹھا۔۔۔

بابا!!"المیرا نے بند آنکھوں کے ساتھ پکارا۔۔۔یوشع کا دل پھر کٹا۔۔۔

المیرا اٹھو!!!"اس نے اس کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرا۔۔۔

بابا!!!"اس کی بند پلکوں سے آنسو گرا۔۔۔

المیرا اٹھو خدا کے واسطے اب اٹھ جاؤ، مت تڑپاؤ اتنا۔۔۔ "

المیرا کی بند پلکوں کی باڑ کے پیچھے سے آنسوں نکل کر تکیے میں جذب ہو گئے۔۔۔

زینب بھی یہاں نہیں تھی۔۔۔وہ دو دن سے یہاں رکی ہوئی تھی۔۔۔صبح ہی وہ گئی تھی۔۔۔

علی بھی نہیں تھا۔۔۔ابھی صرف وہی تھا یہاں۔۔۔

اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔یوشع کو دیکھ کر وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

ایک دم اٹھ کر بیٹھنے سے اس کا سر پھر چکرایا تھا۔۔۔اس نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔

المیرا "!!!

یوشع!!بابا!!!"اس کی انکھوں میں پھر آنسو آئے تھے۔۔۔اس نے روم کو دیکھا۔۔۔یہ تو یوشع کا روم ہے۔۔۔

میں میں یہاں کب سے ہوں شہری؟؟؟"

دو دن سے "!!!

دو دن!!!"اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔اس نے اپنے سر کو پھر تھاما۔۔آنسو گالوں پر لڑھکے تھے۔۔۔

شہری مجھے دبئ جانا ہے،مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔"

المیرا ان کے قُل بھی ہو چکے ہیں،اب کیا کرو گی جا کر۔۔۔"

نہیں شہری مجھے جانا ہے۔۔۔"یوشع نے اسے اپنے کندھے سے لگایا۔۔۔

میرے ساتھ ہی یہ سب کیوں ہوتا ہے؟؟کیوں اتنی تکلیفیں میرے نصیب میں لکھ دی گئی ہے،یہ سب میرے مقدر میں ہی کیوں؟؟؟بابا بھی چلے گئے،دادی بھی چلی گئی،میری ماما بھی نہیں تھی،میں اکیلی ہو گئی ہوں شہری!!میرا کوئی نہیں رہا۔۔۔"وہ تڑپنے لگی تھی۔۔۔سسکنے لگی تھی۔۔۔

میں تمھارا کچھ نہیں لگتا کیا؟؟؟ میرے بابا تمھارے بابا نہیں ہے کیا؟؟؟ علی تمھارا بھائی نہیں ہے کیا؟؟؟ اب بھی تمھارے پاس اتنے رشتے ہیں المیرا!! کیوں ناقدری کر رہی ہو، ہم بھی تو تمھارے اپنے ہیں، اور ان سب سے بڑھ کر میرا اور تمھارا ایک رشتہ ہے۔۔۔" وہ سمجھا رہا تھا اور وہ بس روئے گئی۔۔۔۔

المیرا چپ کرو۔۔۔" اس نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

اٹھو!! فریش ہو دو دن سے کچھ نہیں کھایا تم نے، اپنی حالت دیکھو کیا ہو رہی ہے۔۔۔" وہ کچھ بولنے لگی تھی۔۔۔

المیرا!!" اس نے وارن والے انداز میں انگلی اٹھائی۔۔۔

اگر تم نے کھانے سے انکار کیا تو قسم سے میں اب ناراض ہو جاؤں گا، میرا پچھلے دو دن سے ویسے ہی بہت زیادہ دماغ گھوما ہوا ہے، اب اور مت گھمانا، اب فیصلہ تمھارا اپنا ہے یا تو کھانا کھالو یا میری نارضگی برداشت کر لینا اور قسم سے میں بالکل بات نہیں کروں گا، میں سیریس ہوں، اٹھو فریش ہو۔۔۔" اس کی دھمکی کام کر گئی تھی۔۔۔ وہ چپ چاپ اٹھنے لگی۔۔۔۔

کمزوری کی وجہ سے اس کو ایک بار پھر چکر آئے تھے۔۔۔ یوشع نے بروقت اسے تھاما۔۔۔ اس کو سہارا دے کر واشروم تک چھوڑا۔۔۔۔

اس کو کھانا کھلایا جو کہ اس نے چپ چاپ کھالیا۔۔۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔یوشع بھی اس کے سامنے آکر بیٹھا۔۔۔

اب کیسا فیل کر رہی ہو؟؟"

بہتر"!!!

گڈ!!!میں نے دبئی بابا کو بھیج دیا تھا، قُل کے بعد پھر وہ واپس آگئے تھے، اب ایک کام کرو تم جہانزیب سے بات کرلو، پچھلے دو دن سے اس کی لگاتار کالز آرہی ہے، تمھارے لئے بہت پریشان ہے، بات کرنا چاہتا ہے تم سے۔۔۔"وہ بھی اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔نہ جانے اس کے دل پر کیا گزر رہی ہو گی؟ اسے تو چلو کبھی باپ کا پیار نصیب نہ ہوا مگر جہانزیب کو تو خوب پیار ملا ہے۔۔۔وہ تو ان کے ساتھ بہت اٹیچ تھا۔۔۔اس کے دل پر کیا قیامت گزر رہی ہو گی؟؟؟اس سوچ نے المیرا کو مزید تکلیف دی تھی۔۔۔یوشع نے کال ملائی۔۔۔

اس نے موبائل کان سے لگایا۔۔۔

سلام دعا کی۔۔۔اس کی آواز سنتے ہی وہ پھر رونے لگی تھی۔۔۔دوسری طرف وہ بھی رو رہا تھا۔۔۔

یوشع بیٹھا اس کو دیکھتا رہا۔۔۔

میری ماما سے بات کروادوں جہانزیب مجھے ان سے بات کرنی ہے، میں جانتی ہوں وہ مجھ سے کبھی بات نہیں کریں گی مگر پلیز ایک بار کوشش کرلو۔۔۔" دوسری طرف وہ اپنے آنسو صاف کرتا روم سے باہر نکلا۔۔۔ اس کی ماں باہر صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ وہ خدیجہ تو بالکل نہیں تھی جو کتنا نک سک سا تیار رہتی تھی۔۔۔۔ یہ تو کوئی اور ہی تھی جو دو تین دن میں ہی مرجھا سی گئی تھی۔۔۔ خان کی موت نے انہیں توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

ماما!!! المیرا نے بات کرنی ہے، آپ پلیز صرف ایک بار بات کرلے، وہ بہت دُکھی ہے۔۔۔" اس نے فون ان کی طرف بڑھایا۔۔۔

انہیں ایک دم غصہ چڑھا تھا۔۔۔ وہ صوفے سے اٹھی۔۔۔۔

کیا بات کرنی ہے اس نے مجھ سے؟؟" وہ ایک ہی دم چیخی تھی۔۔۔

اب بھی اس کو چین نہیں پڑا کھا تو گئی ہے میرے شوہر کو، اب اس کو کیا چاہیے ہم سے؟؟؟" ان کی آواز پر المیرا کی سانس لمحے بھر میں ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پھیلتے خوف کو دیکھ کر یوشع نے اس سے موبائل لے کر سپیکر پہ ڈالا۔۔۔۔

اس لڑکی نے خود اپنے باپ سے سارے رشتے ختم کئے تھے، کر چکی یہ ہم سب سے رشتہ ختم۔۔۔" جہانزیب غصے میں کال کاٹنے لگا۔۔۔۔

خبر دار جہانزیب!!!!اگر تم نے کال کاٹی، سنیں گی یہ آج سب کچھ سنیں گی۔۔۔"یوشع نے آئبرو اُچکائی۔۔۔۔

اسے بھی پتا لگنا چاہیے کہ دبئ آنے کے بعد خان کی کیا حالت تھی؟اس کے کڑوے نفرت بھرے لہجے نے خان کو کس قدر توڑ کر رکھ دیا تھا؟ آج یہ سب سنے گی، کان کھول کر سن لو المیرا خان تم نے زہرہ آنٹی کی موت کا زمہ دار خان کو ٹھہرایا تھا تو اب تم بھی کان کھول کر سن لو المیرا خان میرے شوہر کی قاتل تم ہو، تم نے اپنے باپ کی جان لی ہے اپنے کڑوے لہجے سے، تم ایک قاتل ہو قاتل "!!!

المیرا کو ایسا لگا جیسے کسی نے جلتے دہکتے کوئلوں پہ اسے ننگے پاؤں کھڑا کر دیا ہو۔۔۔ بھری محفل میں زور کا طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا ہو۔۔۔ مکافاتِ عمل !!!

بابا آپ ایک قاتل ہے قاتل!!!"اپنی آواز کانوں میں گونجی تو روح تڑپ کر رہ گئی۔۔۔۔

کاش وہ اِس وقت، اسی لمحے اپنے ہاتھوں سے اپنی جان لے سکتی۔۔۔۔

اس کو پتا لگنا چاہیے کہ دبئ آنے کے بعد خان کی کیا حالت تھی؟انہوں نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا تھا، سارا سارا دن!!!کان کھول کر سن لینا المیرا خان!!!

وہ تمھاری تصویر کو لے کر بیٹھے رہتے، تمھیں یاد کر کر کے تڑپتے رہتے، تم سے بات کرنے کیلئے تڑپتے رہے، تمھارے اس کڑوے لہجے کو یاد کر کر کے پل پل اذیت بھری موت مرتے رہے ہیں وہ، تمھاری باتیں اس قدر ان کے دل پر لگی تھی کہ انہیں ہارٹ اٹیک تک ہو گیا تھا۔۔۔ "

المیرا سن بیٹھی سنتی رہی۔۔۔ یوشع نے کال کاٹنا چاہی المیرا نے روک دیا۔۔۔

اور تم جانتی ہو ڈاکٹر نے کیا کہا نیکسٹ اٹیک جان لیوہ ثابت ہو سکتا ہے اور انہیں تمھاری وجہ سے دوسرا اٹیک بھی ہو گیا تھا، مبارک ہو تمھیں المیرا خان کہ تمھارے باپ کی موت ہارٹ اٹیک سے ہوئی صرف تمھاری وجہ سے، اس کی موت کی وجہ اٹیک نہیں تم بنی، کیا قصور تھا اس کا یہی نہ کہ اس نے تم سے کبھی بات نہیں کی؟ تم سے کبھی محبت نہیں کی؟ تو ان سب کی ذمہ دار میں تھی، میں ہی تمھارے خلاف ہمیشہ ان کے کان بھرتی رہی، ان کے کانوں میں تمھارے خلاف زہر گھولتی رہی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ خان کبھی تم سے محبت کرے اور اپنی ساری دولت تم پر لٹا دے، وہ ساری دولت تمہارے نام کر دیں، میں چاہتی تھی خان کی ساری دولت صرف جہانزیب کی ہو مگر دیکھو میں اپنے مقصد میں پھر بھی کامیاب نہیں ہو سکی، خان کتنی ہی دولت تمھارے نام کر گئے اور ہمیں پتا بھی نہیں چلا!! وکیل سے ہمیں پتا چلا ہے سب کچھ۔۔۔ "!!!

ماما!!!" جہانزیب نے حیرانگی کی کیفیت میں پکارا۔۔۔

اور سنو المیرا خان!! تم، کیا کہا تھا اس دن کہ دبئی آنے سے پہلے وہ تم سے مل کر بھی نہیں گئے، تو سنو!!! اس دن بھی وہ تمھارا انتظار کرتے رہے کہ اپنی بیٹی سے مل کر جاؤں گا، کتنی ہی دیر انہوں نے تمھارا انتظار کیا مگر تم نے خود گھر آنے میں دیر کر دی، بلکہ اچھا ہی کیا تھا تم نے جو لیٹ گھر آئی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ وہ تم سے ملے، اس وقت بھی میں نے ان کے کانوں میں تمھارے خلاف زہر گھول دیا تھا کہ وہ تم سے محبت نہیں کرتی، وہ تم سے نہیں ملے گی، نفرت کرتی ہے وہ تم سے، میں ہی انہیں زبردستی لے کر آگئی تھی۔۔۔" بتاتے بتاتے وہ خود بھی رونے لگی تھی۔۔۔۔ المیرا کی بھی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے تھے۔۔۔۔

جہانزیب حیرانگی اور غصے کی ملی جلی کیفیت میں کھڑا اپنی ماں کا یہ نیا چہرہ دیکھ رہا تھا یہ تو اس کی ماں ہر گز نہیں تھی۔۔۔۔

یوشع کو بھی غصہ چڑھ رہا تھا۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خدیجہ سامنے آئے اور وہ اس کا گلا دبا کر اسے جان سے مار دے۔۔۔۔

انہوں نے تو ہر دفعہ تمھارے پاس آنا چاہا، ہر بار میں نے انہیں روکا، جو سزا دینی تھی مجھے دیتی، میرے شوہر کو کیوں کھا گئی؟؟؟

اس دن بھی انہوں نے یوشع کو کال کی تھی کہ تم سے بات کروادے، تم نے تو اس دن بھی ان سے بات نہیں کی، تب بھی تم نے انہیں کتنی سنائی، تمھارے لہجے نے انہیں توڑ کر رکھ دیا، ٹوٹ کر بکھر گئے صرف تمھاری وجہ سے، ارے!!! خان نے جو کیا سو کیا مگر تم نے المیرا خان سارے سالوں کی کثر ایک ساتھ نکال دی، جان سے مار دیا اپنے ہی باپ کو، المیرا خان تمھارے باپ کے آخری کے الفاظ تھے کہ میں نے اپنی بیٹی کے ساتھ بہت برا کیا ہے، میری بیٹی سے کہنا اپنے باپ کو معاف کر دینا تاکہ میری روح کو سکون مل جائے، وہ آخری لمحے تک تمھیں پکارتے رہے، تمھاری راہ تکتے رہے، المیرا خان معاف کر دینا اپنے باپ کو تاکہ اس کی روح کو سکون مل جائے مگر میری بد دعا ہے المیرا خان تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی، کبھی بھی نہیں۔۔۔" المیرا نے نفی میں سر ہلاتے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ اسے ان کی بد دعا سے خوف آیا تھا۔۔۔

یوشع نے غصے میں کال کاٹ کر موبائل کو سائڈ میں پھینکا۔۔۔

المیرا!!!" اس نے اسے تھامنا چاہا۔۔۔

یوشع پلیز جائے یہاں سے، لیو می آلون "!!!

المیرا نہیں کرو ایسا "!!!

یوشے پلیز جائے یہاں سے، چھوڑ دے مجھے اکیلا!! میں اپنے بابا کی قاتل ہوں۔۔۔" آنسو برس رہے تھے۔۔۔۔

شہری!!!" اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں اپنے بابا کی قاتل نہیں ہوں ناں، ماما جھوٹ بولتی ہے، میں نے اپنے بابا کو نہیں مارا۔۔۔" وہ غم سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔

نہیں المیرا تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" اس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا۔۔۔

کسی کی بات کو سیریس مت لو، خدیجہ جھوٹ بولتی ہے، تم قاتل نہیں ہو، میری مہرو قاتل نہیں ہے، میری مہرو کسی کی جان نہیں لے سکتی۔۔۔ "

شہری میں نے کبھی بابا سے نفرت نہیں کی، میں میں بس اُن سے بہت زیادہ ناراض تھی، میں جانتی ہوں میں نے جو کیا غلط کیا تھا، مجھے احساس تھا میں نے بہت غلط کیا ہے، میں تو ان سے بات بھی کرنا چاہتی تھی، آپ جانتے ہیں نا، میں نے بابا سے بات کرنی تھی مگر بابا مجھ سے بات کیے بغیر چلے گئے، انہوں نے زندگی بھر کیلئے مجھ سے منہ موڑ لیا، وہ اب کبھی مجھ سے بات نہیں کرے گے، بابا مجھے آخری لمحے تک یاد کرتے رہے، میں ان کے پاس نہ جا سکی، میں نے اپنے بابا کی جان لی ہے۔۔۔ "

نہیں مہرو!! مت بولو ایسا، میری مہرو نے کچھ نہیں کیا۔۔۔" اس نے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔۔

اس سے نہیں دیکھا جا رہا تھا المیرا کو اس طرح سے بولتا دیکھ!!!وہ بالکل پاگل لگ رہی تھی اس وقت۔۔۔

اگر اِس وقت اِس کو سنبھالنے والا کوئی نہ ہوتا تو وہ سچ مچ پاگل ہو جاتی۔۔۔خدیجہ کے الفاظوں نے تو یوشع کو بھی تکلیف پہنچائی تھی تو پھر المیرا کے دل پر کس قدر لگے ہونگے خدیجہ کے زہر خند الفاظ!!!!یوشع سمجھ سکتا ہے اس کی کیفیت کو۔۔۔وہ اس کی سینے سے لگی کہہ رہی تھی۔۔۔۔

میں ایک اچھی بیٹی نہیں بن پائی، شہری میں نے اپنے بابا کی جان لی ہے۔۔۔ "

نہیں مہر و تم ایک اچھی بیٹی ہو، بہت اچھی بیٹی ہو۔۔ "

میں نہیں ہوں، میں نے حسین لمحوں کو ضائع کر دیا، مجھے تو ان کے ساتھ ہنسنا تھا، بولنا تھا، ان سے لاڈ اٹھوانے تھے، میں نے وقت کو برباد کر دیا، بابا نے سہی کہا تھا، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، میں نے بھی وہی کیا جو میرے بابا نے میرے ساتھ کیا، ہم دونوں میں کوئی فرق نہیں رہا، وقت ان کے ہاتھوں سے بھی نکل گیا تھا، وقت میرے ہاتھوں سے بھی نکل گیا، بابا نے سہی کہا تھا جب وہ میرے پاس آئے تھے مجھے ان کے سینے سے لگ جانا چاہیے تھا، مجھے ان کے سامنے اُف نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔۔"اس کی ہچکیاں بندھنے لگی تھی۔۔۔یوشع بے بسی سے لب کاٹتا رہا۔۔۔۔

میں کتنی بدنصیب بیٹی ہوں، آخری بار اپنے بابا کا دیدار بھی نہ کر سکی۔۔۔۔"اس نے تڑپ کر کہا تھا۔۔۔

یوشع کے دل پر کسے نے اس وقت چھریاں چلادی تھی۔۔۔کسی نے اس کے دل کو مُٹھی میں بھینچ لیا تھا۔۔۔

جیتے جی اپنے بابا کو خود سے دور کر دیا، اللہ پاک نے مجھے سزا دی ہے، میں ان کا آخری دیدار بھی نہ کر سکی۔۔۔"یوشع نے مزید اس کو خود میں بھینچتے اس کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔اس کی ایک ہی رٹ تھی۔۔۔۔

میں ایک اچھی بیٹی نہیں بن پائی۔۔۔۔۔

جہانزیب اپنی ماں کو اب تک حیرانگی کی کیفیت سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماما!!! آپ اِس قدر گر جائے گی، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا، ایک بیٹی کے خلاف باپ کو اس قدر بھڑکا دیں گی، ایک بیٹی کے خلاف اتنا زہر اس کے باپ کے کانوں میں گھول دیں گی، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میری ماما ایسا کر سکتی ہے؟ کس لئے؟ صرف اس دولت، اس جائیداد کیلئے، کیوں کیا ماما آپ نے ایسا کیوں؟؟؟"

تم اب مجھ سے سوال کرو گے؟ ماں سے زبان لڑاؤ گے۔۔۔ "

ہاں میں لڑاؤں گا زبان!!! کیونکہ میں غلط چیزیں برداشت نہیں کرتا، آپ نے المیرا کے ساتھ جو کچھ بھی کیا غلط کیا، ان سب کی ذمہ دار آپ ہے اور المیرا ہمیشہ بابا کو غلط سمجھتی رہی، میں کتنا اچھا آپ کو سمجھتا رہا اور آپ نے کیا کیا؟ باپ بیٹی کے رشتے میں دراڑ پیدا کر دی، آپ اس قدر گر جائے گی میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔" اسے گہرا صدمہ لاحق ہوا تھا۔۔۔

شٹ اپ!!! اب اگر تم نے ایک بھی لفظ بولا نہ تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، اور کس کیلئے تم مجھ سے لڑ رہے ہو، اس لڑکی کیلئے جو تمھاری کچھ نہیں لگتی، کس باپ کیلئے تم مجھ سے جھگڑ رہے ہو جس کا تم خون بھی نہیں ہو، سن لو آج تم بھی جہانزیب!! وہ لڑکی جس کیلئے تم مجھ سے لڑ رہے ہو وہ تمھاری سوتیلی بہن بھی نہیں ہے، اور وہ باپ جس کیلئے تم جھگڑا کر رہے ہو، وہ تمھارا سگا باپ بھی نہیں ہے۔۔۔" نہ جانے کیسا زہریلا جملہ تھا یا پگھلا ہوا سیسہ تھا جو کانوں میں انڈیل دیا گیا تھا۔۔۔

وہ چاہے جو بھی تھا بس جسم سے روح کھینچ لینے جیسا تھا۔۔۔ تکلیف بیاں سے باہر تھی۔۔۔ جہانزیب کے قدم پل بھر میں ڈگمگائے۔۔۔

تم جہانزیب خان نہیں!! جہانزیب سلیمان ہو۔۔۔" وہ غصے سے چیخی تھی۔۔۔ چھن سے اس کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔

نہیں ماما!!! کہہ دے کہ یہ سب جھوٹ ہے، میں جہانزیب خان ہوں، میں خان کا سگا خون ہوں۔۔۔" اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ خدیجہ نے روتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

تم ایک غلطی ہو، گناہ ہو، ناجائز ہو۔۔۔" اس نے سختی سے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ یہ جملہ جسم سے روح کو کھینچ لینے سے بھی زیادہ تکلف دہ تھا۔۔۔۔

نہیں ماما خدا کے واسطے چپ کر جائے۔۔۔۔" وہ کانوں پر ہاتھ رکھے مسلسل نفی میں گردن ہلا رہا تھا۔۔۔۔ خدیجہ روتے ہوئے فرش پر بیٹھی۔۔۔ وہ زار و قطار رونے لگی تھی۔۔۔ جہانزیب بھی گھٹنوں کے بل فرش پر ان کے سامنے گرا۔۔۔

ماما صرف ایک بار کہہ دے یہ سب جھوٹ ہے، میں کوئی غلطی، کوئی گناہ نہیں ہوں، میں ناجائز نہیں ہوں، میں جہانزیب خان ہوں۔۔۔۔" اس کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔

نہیں بیٹا یہ سچ ہے تم جہانزیب سلیمان ہو۔۔۔۔" پل بھر میں اس کا دل ٹوٹ کر کرچیوں میں بکھر گیا تھا۔۔۔ اسے اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔ ایک آنسو ٹوٹ کر گال پہ لڑھکا۔۔۔۔ کاش کوئی اس وقت جہانزیب کے دل کی کیفیت سمجھ سکتا۔۔۔۔

میں خان کو پسند کرتی تھی، مجھے محبت نہیں تھی بس پسند تھے، وہ اچھے تھے، دوسرے مردوں سے تھوڑا مختلف تھے مگر وہ نائلہ کو پسند کرتے تھے، انہوں نے اس سے شادی کر لی، مجھے اس وقت بھی کوئی فرق

نہیں پڑا تھا، ان کی شادی کے کچھ عرصے بعد میں آؤٹ آف کنٹری چلی گئی جب کئی سالوں بعد واپس آئی تو نائلہ اس دنیا سے چلی گئی تھی، المیرا دو سال کی ہونے والی تھی، میں خان کے قریب آنے لگی کیونکہ مجھ سے خان کی ٹوٹی بکھری حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی، یہ سچ ہے خان امیر اور ہینڈسم تھے، مجھے ہمیشہ سے ایسے مرد خود کی طرف اٹریکٹ کرتے رہے ہیں، ظاہر سی بات ہے جہانزیب پیسہ کس کو برا لگتا ہے؟ عیش و آرام کون اپنی زندگی میں نہیں چاہتا اور یہ سب مجھے بیٹھے بٹھائے مل رہا تھا، میں اپنی غرض میں خان کے سارے کام خود کر کے دینے لگی تھی، المیرا کا بھی ماؤں کی طرح خیال رکھتی تھی کہ اگر اس بچی کی ماں نہیں ہے تو اس میں اس کا تو کوئی قصور نہیں ہے، یہ بھی تو ایک ماں کے پیار کی حقدار ہے، مجھے المیرا سے سچ میں محبت تھی وہ بہت کیوٹ تھی اور صرف دو سال کی تھی، سب کے اصرار پر خان نے مجھ سے شادی تو کر لی مگر مجھے اپنایا نہیں، اپنے دل میں جگہ نہیں دی، شادی کی پہلی رات میں دلہن بنی کمرے میں بیٹھی خان کا انتظار کرتی رہی، میں بہت خوش تھی کہ خان پر اس کی دولت پر صرف میرا حق ہو گا، مگر میری خوشی ملیامیٹ کر دی گئی، ساری رات گزر گئی مگر خان روم میں نہیں آئے، فجر ہو گئی، میں بیٹھے بیٹھے تھک گئی جب روم سے باہر نکل کر ساتھ والے روم کا دروازہ کھولا تو خان وہاں بیڈ پر المیرا کے ساتھ مزے سے سو رہے تھے، میری کوئی فکر نہیں تھی، وہ دن تھا جب مجھے المیرا سے نفرت محسوس ہونے لگی تھی، میرے دل میں المیرا کو لے کر نفرت کا بیج پھوٹا تھا، میں نئی نویلی دلہن بنی بیٹھی ساری رات انتظار کرتی رہی، میں جس کو اس گھر میں،

خان کے نکاح میں آئے ابھی چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے تھے، میری پہلی ہی رات یہ قدر کی گئی تھی، مجھے پوچھا تک نہیں گیا، میں پھر بھی چپ رہی، میں نے خان سے کوئی گلہ نہیں کیا، دن گزرنے لگے تھے، خان صبح آفس جاتے شام میں گھر آکر اپنا سارا ٹائم المیرا کے ساتھ سپینڈ کرتے، اس کے ساتھ کھیلتے رہتے، میری نفرت بھی دن بہ دن بڑھتی جارہی تھی المیرا کیلئے کہ یہ سب اسی کی وجہ سے ہورہا ہے، یہ اگر نہ ہوتی تو خان کا سارا ٹائم میرا ہوتا وہ مجھے اپناتے مگر اپنانا تو دور کی بات ہے وہ تو ایک نظر مجھے دیکھتے تک نہیں تھے، میں بہت خوبصورت تھی سب مجھ پر مرتے تھیں، مجھے کبھی کسی نے اگنور نہیں کیا تھا جہاں جاتی سب کی توجہ کا مرکز میں ہوتی تھی، پہلی دفعہ مجھے کسی نے اگنور کیا تو وہ خان تھے، مجھے اپنا اگنور ہونا پسند نہیں آرہا تھا، یہ سچ ہے میں نے ان کی دولت کیلئے ان سے شادی کی تھی مگر یہ بھی حقیقت ہے جہانزیب!! مجھے ان سے بے تحاشہ محبت ہوگئی تھی، اُس وقت یہ دولت میرے لئے بالکل بے معنی سی ہوگئی تھی، شاید ہمارے درمیان جو رشتہ تھا اس نے مجھے خان کے واقعتاً قریب کردیا تھا، میں بہت خوشی خوشی ان کا ہر کام کرکے دینے لگی تھی، مگر المیرا سے محبت کرنا چھوڑ دی تھی، میں بس کسی طرح خان کو اپنی مُٹھی میں کرنا چاہتی تھی، شادی ہر مرد و عورت کی ایک ضرورت ہوتی ہے، نکاح کا بھی اس لئے کہا گیا ہے کہ لوگ گناہ سے بچیں، تین مہینے شادی کو ہوگئے تھیں، خان نے اب تک مجھے نہیں اپنایا تھا، مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا تھا، وہ بس المیرا کے ساتھ بزی رہتے، میں کہاں تھی ان دونوں باپ بیٹی کے پیار کے بیچ میں؟ مجھے تو خراب چیز کی

طرح ایک کونے میں لا کر پھینک دیا گیا تھا، میں ان کے قریب جاتی وہ مجھے دھتکار دیتے تھے، پانچ مہینے ہونے کو آ گئے تھیں مگر خان ہمیشہ دور رہتے، میری خان سے بھی اس دن بہت لڑائی ہوئی تھی اس بارے میں کہ مجھے ان کی ضرورت ہے مگر انہوں نے میری بات کو نہیں سنا، میں بہت غصے میں تھی اس رات، اپنا بار بار اگنور کیا جانا میں نہیں برداشت کر پا رہی تھی، اس دن غصے میں میں اپنے دوست کے ہوٹل چلی گئی تھی، وہ میرا ایک بہت اچھا اور پرانا دوست تھا، سلیمان!! اس نے بھی مجھے کبھی اگنور نہیں کیا، اس رات غصے میں، میں نے ڈرنک کر لی تھی اور بے تحاشہ کر لی تھی، المیرا کو کوستی رہی اور نشے میں چور ہوتی رہی، میرا سر گھوم گیا تھا، چکر آنے لگے تھے، سامنے سلیمان تھا، مجھے سلیمان میں خان نظر آنے لگے تھے اور اس رات نیم بے ہوشی کی حالت میں، میں اپنا آپ سلیمان پر نچھاور کر گئی، وہ تو مرد تھا ناں وہ کیسے نہ بہکتا، صبح آنکھ کھلی جب ہوش آیا تو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ میں نے کیا کر دیا؟؟ میں نے سلیمان سے خوب لڑائی کی، اس نے کہا میں خود اس کے پاس گئی تھی اس کا کوئی قصور نہی ہے، اِس بات کو یہی دفن کر دیتے ہیں کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا، جہانزیب اس رات مجھ سے گناہ ہوا تھا، کبیرہ گناہ کر بیٹھی تھی میں، میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی، مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ اگر خان کو پتا لگ گیا میں کتنا بڑا گناہ کر چکی ہوں تو وہ میرے ساتھ کیا کریں گے، میں ان سے دور نہیں جانا چاہتی تھی، مجھے ان سے سچ میں محبت تھی، میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی، تین دن اسی ٹینشن میں گزرے تھیں اور ٹھیک تین دن بعد خان نے بھی مجھے اپنا لیا، میں نہیں جانتی کیوں انہیں

ایک دم مجھ پر ترس آگیا یا کیا وجہ تھی؟ وہ رات تھی جب خان میری مُٹھی میں آگئے تھے، اس کے بعد میں اُنہیں اپنی مُٹھی میں قید کرتی ہی چلی گئی، اُنہیں اپنی خوبصورتی اور محبت کے جال میں اس قدر الجھا دیا کہ انہیں المیرا سے بھی دور کر دیا۔۔۔"

وہ روتے ہوئے نان سٹاپ بس بتائے جا رہی تھی یہ جانے بغیر کے سامنے والے کے دل پر یہ الفاظ کس قدر چُبھ رہے ہونگے۔۔۔ وہ کس طرح سے ان کو سن رہا ہو گا۔۔۔ نہ جانے کتنی ہمت اس نے خود میں جمع کی ہو گی۔۔۔

کچھ دن بعد ماں بننے کی خبر ملی تو میں مزید ٹینشن میں آگئی تھی کہ تم کس کا خون ہو، مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کس کی اولاد ہو گی کیونکہ مجھے بہت ڈر لگ رہا تھا، بس یہی جاننے کیلئے میں نے ٹیسٹ کروائے تھے جب معلوم پڑا کہ تم خان کا خون نہیں ہو، سلیمان کا خون ہو، کئی بار سوچا اسے بتا دوں مگر پھر سوچا اگر اس نے کہہ دیا کہ اسے یہ بچہ چاہیے تو میں خان کو کیا جواب دوں گی، خان کو سب حقیقت کا پتا چل جائے گا تو وہ مجھے چھوڑ دے گے، مجھ سے نفرت کریں گے، میں ان کی نفرت نہیں سہنا چاہتی تھی، میں خان سے بے پناہ محبت کرتی تھی، وہ میرے شوہر تھے، میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی تھی، بس اسی لئے میں نے سلیمان کو کبھی کچھ نہیں بتایا، میں سلیمان سے دوبارہ کبھی نہیں ملی، سب کو یہی لگتا تھا کہ یہ خان کا خون ہے مگر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری ٹینشن کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی کہ خان کو سچ نہ پتا چل جائے اور

اگر انہیں سچ کا پتا لگ گیا تو وہ مجھے بھی چھوڑ دے گے اور تمھیں بھی اپنانے سے انکار کر دے گے، تمہیں ناجائز کہہ کر دھتکار دیں گے، اسی لئے میں نے المیرا کو خان سے دور کر دیا تمھیں ہمیشہ خان کے قریب رکھا، میں چاہتی تھی اگر خان کو کبھی سچ کا پتا چل گیا اور انہوں نے تمھیں گھر سے نکال بھی دیا تو تم کہاں جاؤ گے، تم تو میرے بیٹے تھے ناں، میں تمہیں دربدر کی ٹھوکریں کھاتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی، اسی لئے میں چاہتی تھی کہ خان کی ساری دولت تمھاری ہو جائیں تا کہ گھر سے جانے کے بعد دولت تمھارے نام ہو تو تم یتیموں لاوارثوں جیسی زندگی نہ گزارو، تمہیں دربدر کی ٹھوکریں نہ کھانی پڑے۔۔۔"

جہانزیب کی آنکھوں سے آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کر گالوں پر لڑھک رہے تھیں۔۔۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس کے دماغ کی رگیں ابھی پھٹ جائے گی۔۔۔

بس یہی سوچ کر میں نے المیرا کو لے کر خان کے دل و دماغ میں زہر گھول دیا، ان کو المیرا سے زہرہ آنٹی سے دور کر کے رکھ دیا مگر آج دیکھو!! میں آج بھی خالی ہاتھ ہوں، میں جیت کر بھی ہار گئی۔۔۔" انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلایا۔۔۔

دیکھو!! جہانزیب تمھاری ماں آج بھی خالی ہاتھ ہے، مجھ سے خان کو چھین لیا گیا، وہ میری محبت تھے۔۔۔" وہ پاگلوں کی طرح اپنا سر پیٹتی رونے لگی تھی۔۔۔

خان مجھے اکیلا چھوڑ کر چلے گئے، میں اکیلی رہ گئی، میں ان کے بغیر کیسے رہوں گی۔۔۔ "

یہ سب آپ کو آپ کے گناہوں کی سزا ملی ہے، آپ نے سب کی زندگی کو اجیرن بنا کر رکھ دیا تو آپ کیسے سکون سے رہ سکتی تھی، آپ کو بھی مل گئی سزا!! آپ نے ایک باپ بیٹی کے پیار کے بیچ میں نفرت پیدا کر دی، یاد رکھیے گا المیرا میری بہن ہے، میں آپ کا بیٹا ہوں، آپ بابا کے نکاح میں تھی، المیرا بابا کی بیٹی ہے، وہ میری سوتیلی بہن ہے جو کہ مجھے سگی بہنوں کی طرح عزیز ہے، وہ میری بہن تھی، ہے اور رہیں گی۔۔۔"اس کے دماغ کی رگیں پھٹنے لگی تھی۔۔۔

ان سب میں میرا کیا قصور تھا، میں نے تو کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا؟ مجھے کیوں اتنا بڑا دکھ مل گیا؟؟؟" آنسو گرتے جا رہے تھے۔۔۔ جہانزیب کا سر گھومنے لگا تھا۔۔۔

وہ اپنے سر کو تھامے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اپنے روم میں آ کر فرش پر گرنے والے انداز میں بیٹھا۔۔۔۔

نہیں!! نہیں میں ناجائز نہیں!!!" وہ ماننے سے اب بھی انکاری تھا۔۔۔ماں کے الفاظ کانوں میں گونجنے لگے۔۔۔۔

تم گناہ ہو، غلطی ہو، ناجائز ہو۔۔۔۔"

نہیں!!!" وہ چیخا تھا۔۔۔ وہ ہتھیلی میں سر گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا تھا۔۔۔۔

میں غلطی نہیں، کوئی گناہ نہیں ہوں۔۔۔" مگر حقیقت کو کون جھٹلا پایا ہے آج تک۔۔۔۔

وہ اٹھا تھا۔۔۔اسے چکر آنے لگے تھے۔۔۔۔وہ واشروم کی طرف دوڑا۔۔۔

باہر خدیجہ بیگم زمین پر بیٹھی بس روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

وہ پاگل ہی تو ہو گئی تھی شوہر کی موت کے بعد سے۔۔۔سارا رنگ روپ، سجاوٹ، سب ختم ہو گئی تھی۔۔۔ ان کو ان کے کیے کی سزا مل گئی تھی۔۔۔انہوں نے سب کی زندگی کو برباد کر دیا تھا۔۔۔ایک کبیرہ گناہ کو چھپانے کی خاطر !!!

آج وہ خود برباد ہو گئی تھی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

زندگی ان سب کیلئے ہی تلخ سے تلخ ہو گئی تھی۔۔۔۔المیرا اب پھر پہلے جیسی ہو گئی تھی۔۔۔دادی کی ڈیتھ کے بعد تھوڑا بہت تو وہ بول لیتی تھی مگر خان کی موت کے بعد اس نے بالکل چپ سادھ لی تھی۔۔۔کھانا پینا چھوڑ دیا تھا۔۔۔آنکھیں رونے کی وجہ سے پھر لال رہنے لگی تھی۔۔۔۔رنگت بھی زرد پڑنے لگی تھی۔۔۔اس کے ذہن میں تو بس ایک ہی بات گھومتی رہتی تھی کہ اس نے اپنے بابا کا قتل کیا ہے۔۔۔ خان تو اس سے بہت محبت کرتے تھے مگر جو کیا خدیجہ نے کیا۔۔۔سب ہی اداس تھیں۔۔۔یوشع المیرا کو لے کر ٹینشن میں رہنے لگا تھا۔۔۔اس کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔وہ دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔۔۔آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پڑتے جا رہے تھے۔۔۔وہ یوشع کے سمجھانے سے بھی

اب کچھ نہیں سمجھتی تھی اور جب المیرا یوشع اداس ہو تو علی کیسے خوش رہ سکتا ہے؟ ایک طرف جان سے زیادہ عزیز دوست تو دوسری طرف اتنی ہی زیادہ عزیز بہن۔۔۔ شادی کی تیاریاں اب بھی چل رہی تھی مگر خوشی اب کسی کو نہیں رہی تھی۔۔۔ یوشع نے پوچھا بھی کہ اگر کہو تو شادی کی ڈیٹ آگے کر لیتے ہیں مگر اس نے منع کر دیا۔۔۔

زندگی اتنی تلخ کبھی نہیں رہی تھی جتنی اب ان سب کیلئے ہو گئی تھی۔۔۔ سب اداس تھیں المیرا کے غم میں برابر کے شریک تھیں مگر ایک ماہی تھی جس کی خوشیاں دن بہ دن بڑھتی جا رہی تھی شادی کی ڈیٹ قریب آتی جا رہی تھی۔۔۔ اسے بھی بہت دکھ ہوا تھا خان کا سن کر۔۔۔ وہ واقعی افسردہ ہوئی تھی۔۔۔۔

اِدھر ان سب کی زندگی تلخ ہو گئی تھی تو دوسری طرف جہانزیب کی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

پورے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔ ایک سایہ سا تھا جو اس کمرے میں زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا اندھیرے میں چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ سرخ ڈورے آنکھوں میں تیر رہے تھیں۔۔۔۔

کمرے کا دروازہ کھولا گیا۔۔۔ باہر کی روشنی کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ جہانزیب نے آنکھوں پر روشنی پڑتے آنکھیں بند کی۔۔۔ آنسو بند پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر نکلا۔۔۔۔

کمرے میں ہیل کی ٹھک ٹھک گونجی۔۔۔ایک اسٹائلش سی براؤن بالوں سنہری آنکھوں والی لڑکی روم میں داخل ہوئی۔۔۔وہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔دودھ جیسی چٹی۔۔۔سنہری آنکھیں۔۔براؤن بال۔۔ مناسب قد جو اس وقت پینٹ شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتی بیڈ پر جہانزیب کے قریب آکر بیٹھی۔۔۔اس نے اب تک آنکھیں بند کر رکھی تھی۔۔۔اس نے اس کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھا۔۔۔اس کے بالوں میں دھیرے سے انگلیاں پھیرنے لگی۔۔۔جہانزیب کو پل بھر میں سکون ملنے لگا تھا۔۔۔کتنے دنوں سے وہ سویا نہیں تھا۔۔۔اس کے ذہن سے یہ بات ہی نہیں نکل رہی تھی کہ وہ ایک غلطی ہے، گناہ ہے، وہ ناجائز ہے۔۔۔اب تو اس کو ایسا لگتا تھا کہ بس ابھی اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائے گی اور اس کا کام آسان ہو جائے گا مگر وہ پھٹ کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اس نے اس دن کے بعد سے خدیجہ سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی اس نے یہ جاننے کی کوشش کہ سلیمان کون ہے؟؟کہاں ہے؟؟زندہ بھی ہے یا نہیں اور وہ ڈھونڈ کر کیا کرے گا جب اس کے باپ کو ہی نہیں پتا کہ اس کا کوئی بیٹا بھی ہے۔۔۔اسے اب کسی کی بھی ضرورت نہیں تھی۔۔۔اس نے المیرا سے بھی اب رابطہ نہیں کیا تھا نہ ہی المیرا نے کوئی کال کی تھی۔۔۔وہ دونوں ہی تن تنہا اپنی جنگ لڑ رہے تھیں۔۔۔

وہ لڑکی اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔۔اسے سکون مل رہا تھا۔۔۔وہ اب سونا چاہتا تھا۔۔۔ایک گہری نیند۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے اس کی گود میں سر رکھے زمین پر بیٹھا رہا۔۔۔چند ہی پل بعد وہ نیند کی گہری وادیوں میں چلا گیا تھا۔۔۔اس سٹائلش سی لڑکی نے نیچے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔

ہاں نا یہ وہی تو لڑکی ہے جو جہانزیب نے پسند کی تھی۔۔۔یہی تو وہ لڑکی ہے جو جہانزیب کی محبت ہے۔۔۔وہ ایک حساس لڑکی ہے۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

المیرا لاؤنج میں صوفے پہ گُھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔۔دو دن نکاح میں رہ گئے تھیں۔۔کل ان کی مہندی کی رسم تھی اور پرسوں پھر نکاح!!!سب تیاریاں مکمل ہو چکی تھی۔۔۔اس کو اپنی شادی کی بالکل بھی خوشی نہیں ہو رہی تھی۔۔۔کوئی اس کا اپنا نہیں تھا سب ہی تو چھوڑ گئے تھیں۔۔۔وہ بالکل اکیلی اور تنہا رہ گئی تھی۔۔۔اتنا بڑا گھر اور اس گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔ملازموں کی فوج تھیں۔۔۔وہ بھی اس وقت سب اپنے کوارٹروں میں تھیں۔۔۔تن تنہا اور بالکل اکیلی اس گھر میں۔۔۔زندگی کتنی اکیلی اور تلخ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔

خان کے جانے کے چند دن بعد ہی وکیل بھی آگیا تھا المیرا کے پاس اس کو اس کا حصہ دینے جو المیرا نے لینے سے انکار کر دیا تھا۔۔ آدھی پراپرٹی جہانزیب کے نام اور باقی کی آدھی اس نے چیریٹی میں دے دی تھی غریب یتیم بچوں کیلئے۔۔۔

اب اس کے پاس صرف یہ گھر تھا جس کو دو دن بعد تالا لگ جانا تھا۔۔۔ اس نے یہ گھر بھی جہانزیب کے نام کر دیا تھا اور کاغذات بھی وکیل کے ہاتھ جہانزیب تک پہنچا دیئے تھے۔۔۔ اب یہ گھر اُس کی امانت تھا وہ جب چاہے آکر اس گھر میں رہے۔۔۔ جہانزیب شادی میں نہیں آیا تھا۔۔۔ سچ سامنے آنے کے بعد اس نے المیرا سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔ اس میں ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ کسی سے بات کریں یا کسی کا سامنا کریں۔۔۔ وہ سب سے دور رہنا چاہتا تھا۔۔۔ المیرا نے اس کے پاس دو تین بار کال کی مگر اس نے اٹینڈ نہیں کی۔۔۔

وہ جہانزیب کو یاد کرتی رہی کہ کاش وہ تو آجاتا۔۔۔ وہ تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیتا۔۔۔ اس کو دعاؤں میں رخصت کر دیتا۔۔۔ مگر وہ کیا جانتی تھی کہ اس کے دل پر کونسی قیامتیں گزر رہی ہے؟؟

بس اب صرف ایک یوشع تھا اس کے پاس۔۔۔

اب بھلا ایسا ہو سکتا ہے کیا کہ ہمارا دی گریٹ یوشع یوسفزئی المیرا خان کو اکیلا چھوڑ دے۔۔۔ نہیں بالکل نہیں۔۔۔۔

خان کے جانے کے بعد ایک پل کیلئے بھی یوشع نے المیرا کو اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔ چوبیس گھنٹے اس کے ساتھ گزارے۔۔۔ رات بھی اس کو سُلا کر ہی اپنے گھر واپس جاتا تھا اور اب بھی یوشع نے ہیرو کی طرح لاؤنج میں اینٹری ماری تھی۔۔۔ ذرا صبر نہیں ہے ہمارے یوشع کو تو بھئی۔۔۔ کل مہندی ہے اور مجال ہے جو ہمارے یوشع کی بے چین ہڈیوں کو تھوڑا سا چین مل جائے۔۔۔ گھر میں ٹک کر ہی بیٹھ جائے۔۔۔ یہ کبھی گھر میں ٹک کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔۔

وہ صوفے پر المیرا کے برابر بیٹھا۔۔۔ المیرا نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔ آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا۔۔۔ یوشع نے بھی یہی عمل دہرایا۔۔۔

اٹھے اور جائے اپنے گھر۔۔۔"

توبہ توبہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔" اس نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگایا۔۔۔

ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ سلوک!! کہ اٹھے اور گھر جائے، توبہ توبہ کیا بنے گا میرا؟؟؟" وہ ابھی تک اپنے کانوں کو ہاتھ لگا رہا تھا۔۔۔ وہ اس کی اس نوٹنکی پر مسکرائی۔۔۔

جی بالکل بلکہ اِس سے بھی زیادہ برا کروں گی میں، اگر آپ نہیں گئے، کل مہندی ہے اور ایک دن بھی آپ سے صبر نہیں ہو رہا، آپ مجھے کل رات کو ہی دیکھے گے بلکہ میں ایک کام کرتی ہوں، ابھی سے آپ سے

پردہ کر لیتی ہوں، کل مہندی میں بھی میں گھونگھٹ ڈال کر بیٹھوں گی، اب آپ صرف مجھے شادی والی رات کو ہی دیکھے گے۔۔۔" اس نے دوپٹے سے گھونگھٹ ڈالنا چاہا۔۔۔

اللہ اللہ توبہ استغفر اللہ!!! گندی چڑیل ایسا ظلم مت کرنا میرے ساتھ!!!" وہ ایک ہی دم چیخا تھا۔۔۔

المیرا کو یک دم غصہ چڑھا۔۔۔ وہ جو ہمیشہ صرف خالی پیلی دھمکی دیتی تھی کہ تمھیں جان سے مار دوں گی۔۔۔ تمھیں گنجا کر دوں گی۔۔۔ آج اس نے یوشع کے بالوں کو پکڑ کر کھینچ ہی دیا تھا۔۔۔

اب بولو!!!" اس نے دانت پیسے۔۔۔۔

اللہ!!! چھوڑ دے ہونے والے شوہر کے ساتھ یہ ظلم کر رہی ہو، اللہ پوچھے گا تم سے، کتنا خراب زمانہ آ گیا ہے، شوہر کو مارا جا رہا ہے، افففف میرے نازک نازک سلکی بال!!!" اس کی نوٹنکیاں عروج پر تھی۔۔۔

اب بولو گے گندی چڑیل"!!!

میری پیاری جان نہیں بولوں گا گندی چڑیل!!! اس سے پہلے میرے نازک سلکی بال تمھارے ہاتھ میں آ جائے اور میں واقعی شادی سے پہلے گنجا ہو جاؤں، تمھیں ایک گنجے سے شادی کرنی پڑ جائے تو میری پیاری جان بال چھوڑ دو ناں۔۔۔" المیرا نے غصے سے بال چھوڑے۔۔۔۔

یوشع نے بالوں میں ہاتھ پھیر کر بالوں کو درست کیا۔۔۔ اس کی طرف گھوما۔۔۔

میری پیاری جان!!!" اس نے بہت ہی پیار سے کہا۔۔۔ آنکھوں کو گول گول گھمایا۔۔۔

آج کے بعد میں تمھیں گندی چڑیل!!گندی چڑیل!!گندی چڑیل ہی بولوں گا،روز بولوں گا،دن رات بولوں گا، صبح وشام بولوں گا، کرلو کیا کرو گی۔۔۔۔"

یوشع!!!"اس نے دانت پیستے کشن اٹھا کر یوشع کے مارا۔۔۔یوشع نے بھی کشن اٹھا کر اس کو مارا۔۔۔

ہائے رے شادی سے پہلے لڑائی ہو گئی المیرا اور یوشع میں۔۔۔کیا بنے گا ان دونوں کا۔۔۔؟؟؟

المیرا نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

اوکے جو مرضی بولوں بھاڑ میں جاؤ، اللہ کرے جب تم برات لے کر آرہے ہو تو شادی والے دن ہی تم گٹر میں گر جاؤ اور میں تمھیں دیکھ دیکھ کر زور زور سے ہنسوں۔۔۔"وہ زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔

استغفر اللہ!!!کتنی گندی ہو تم!!!"یوشع نے برا منہ بنایا۔۔۔

وہ بھی منہ پھلا کر بیٹھی مگر یوشع کے آنے سے اس کا دل لگ گیا تھا۔۔۔یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا۔۔۔

اے ادھر دیکھو ناں۔۔۔"اس نے اس کے بازو پر چٹکی کاٹی۔۔۔

نہیں کرنی مجھے آپ سے بات!!!"اس نے منہ موڑے موڑے اپنا بازو سہلایا۔۔۔

اچھا ناں دیکھو تو۔۔۔"وہ کتنے پیار سے کہہ رہا تھا۔۔۔اس نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

یہ دیکھو سوری!!!!"اس نے کان پکڑے۔۔۔

المیرا نے اس کے کندھے پر سر ٹکایا۔۔۔ ساری ناراضگی غائب۔۔۔ وہ ناراض تھی ہی کب؟؟ وہ تو بس تنگ کر رہی تھی

ایک بات کہوں مانو گی؟؟؟"

بولے۔۔۔"

آج تو اپنے پیار کا اظہار کر دو، کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔۔"اس نے سر اٹھایا۔۔۔

میں اظہار کر چکی ہوں۔۔۔۔ "

وہ میں نے زبردستی کروایا تھا، میں چاہتا ہوں تم خود اظہار کرو، وہ بھی دل سے کرو۔۔۔"

شہری!! اظہار بھلے ہی زبردستی کروایا ہو مگر اُس وقت میں نے جو کہا تھا سچ کہا تھا، دل سے کہا تھا، میں صرف آپکی ہوں، صرف آپکی!!! جیسے آپ ہمیشہ مجھے کہتے ہیں کہ میں آپکے دل کی دھڑکن!! آپکی سانسیں!! آپکی زندگی ہوں!! اس طرح سے آپ بھی میرے سب کچھ ہے۔۔۔"

تمھیں پتا ہے المیرا محبت میں اظہار کیوں ضروری ہے؟ محبت میں رابطہ کیوں ضروری ہے؟؟؟"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

کیونکہ رابطہ اور اظہار کرنے سے ایک دوسرے کی ویلیو کا ایک دوسرے کی ایمپورٹینس کا پتہ چلتا ہے مگر آج کل ہم نے یہ ٹرینڈ بنالیا ہے کہ محبت میں اظہار ضروری ہی نہیں ہوتا، محبت میں رابطہ ضروری نہیں ہوتا، جبکہ ایسا کچھ نہیں ہے اگر کوئی ہزار ہاں بار بھی مجھے یہ کہے گا نہ کہ محبت میں اظہار ضروری نہیں تو میں ہر بار اس کی بات کو رد کر دوں گا کیونکہ محبت میں ہی تو اظہار ضروری ہوتا ہے، میں ایسے رشتے کو بالکل نہیں مانتا المیرا جس میں چند دن بعد ہی اس محبت میں محبت کی چاشنی ختم ہو جائے، وہ ایک قول ہے نا کہ؛ "لگا کر پودے بھول جانے سے تو وہ بھی مرجھا جاتے ہیں" اگر ہم ان کی کیئر نہیں کریں گے، ٹائم سے اسکی ہارویسٹنگ نہیں کریں گے، ٹائم سے ان کو پانی نہیں دیں گے، ان کی دھوپ چھاؤں کا خیال نہیں رکھیں گے تو ایک دن وہ پودے مرجھا جائیں گے، ان کی بہتر نشوونما کیلئے ہمیں انہیں ٹائم دینا ہوگا، ان کی کیئر کرنی ہوگی، اسی طرح سے مجھے لگتا ہے محبت بھی پھول پودوں کی طرح ہی بہت نازک ہوتی ہے، جس کو ہمیشہ پروان چڑھانے کیلئے ہمیں اظہار کی ضرورت پڑتی ہے، محبت کو ہمیشہ قائم اور برقرار رکھنے کیلئے ایک دوسرے کو ٹائم دینا پڑتا ہے، ایک دوسرے کیلئے ٹائم نکالنا پڑتا ہے، ایک دوسرے کی کیئر کرنی پڑتی ہے، ایک دوسرے کو سمجھنا پڑتا ہے، بار بار اپنی محبت کا اظہار کرنا پڑتا ہے، کبھی کبھی محبّت کے اظہار کے لئے لفظ بھی کم پڑ جاتے ہیں،

انسان کے پاس لفظوں کا ذخیرہ جتنا بھی ہو لیکن بات جب اظہار کی آتی ہے تو زبان ساتھ نہیں دیتی، یوں لگتا ہے جیسے زبان نے سہی موقع پر آج بیوفائی کی ہے، یوں تو محبّت اگر ہے اور احساس میں شدت ہوتی ہے تو آپ کے دل کی آواز دوسرے شخص تک پہنچ ہی جاتی ہے، کچھ کہنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، بس احساس ہی کافی ہوتا ہے، لیکن جس طرح سوکھے ہوئے شجر کو اگر وقتاً فوقتاً پانی سے سینچا نہ جائے تو وہ آخر کار دھیرے دھیرے ختم ہو جاتا ہے،

ٹھیک اسی طرح محبّت کو زندہ رکھنے کے لئے، تر و تازہ رکھنے کے لئے وقتاً فوقتاً محبّت کا اظہار بھی ضروری ہے، ضروری نہیں کہ صرف آپ کے سچے جذبے ہی آپ کے احساس کی ترجمانی کریں، بلکہ انہیں کبھی کبھی لفظوں کی بھی ضرورت پیش آتی ہے، ورنہ محبّت ختم تو نہیں ہوتی لیکن شاید شدّت میں کمی ضرور آجاتی ہے، مجھے تم سے محبّت کے لئے لفظوں کا سہارا نہیں چاہیے، کیونکہ میں نے تم سے بنا کسی شرط کہ محبّت کی ہے، نہ کوئی غرض ہے اور نہ ہی کوئی وعدہ، نہ ہی یہ شرط کے اگر مجھے تم سے محبّت ہے تو تمھیں بھی مجھ سے محبّت کرنی ہو گی،

وہ کہتے ہیں نہ کے محبّت کی طبیعت میں زبردستی نہیں ہوتی !!!

مجھے تم سے محبّت ہے تو بس ہے! میری محبّت لفظوں کی محتاج نہیں مگر اظہار ضروری ہوتا ہے۔۔۔

تاکہ وہ شخص کبھی آپ کی طرف سے بے زار نہ ہو، اسے ہمیشہ آپ کا اظہار کرنا یاد رہے گا، محبت خوبصورت لفظوں کی محتاج نہیں ہوتی المیرا!!!بس ایک جملہ بھی کافی ہوتا ہے اظہارِ محبت کیلئے، بس صرف ایک جملہ کہ "مجھے آپ سے محبت ہے" مگر شرط یہ کہ اس جملے میں خلوص اپنائیت ہوں، تاکہ جس سے آپ محبت کا اظہار کر رہے ہیں اس کو آپ کے اس جملے میں خلوص نظر آئے، آنکھوں میں محبت کا جلتا دیا بھی نظر آئے کیونکہ سامنے والا ہمارے لفظوں سے ہی ہمارے خلوص کا اندازہ لگاتا ہے۔۔۔

اور یہ تو ہمارے نبی کا فرمان بھی ہے کہ جس سے تم محبت کرو، اللہ کی رضا کیلئے اسے بتاؤ بھی کہ مجھے آپ سے محبت ہے، اسے بتاؤ بھی تاکہ وہ بھی آپ کیلئے اچھے جذبات رکھے، محبت جو ہوتی ہے اظہار کی محتاج تو نہیں ہوتی مگر محبت میں اظہار ضروری ضرور ہوتا ہے، ہر بات دل میں رکھنے کی بھی نہیں ہوتی، کچھ زباں سے کہنے کہ بھی ہوتی ہے اور وہ کہہ بھی دینی چاہیے۔۔۔۔

اسی لئے المیرا میں بھی ہمیشہ تم سے اپنی محبت کا اظہار کرتا رہتا ہوں اور بدلے میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم بھی اپنی محبت کا اظہار کرو، اس لئے اب بتاؤ کہ کتنی محبت کرتی ہو مجھ سے؟ اگر اظہار کرنا چاہو تو کر دو، ورنہ پہلے کی طرح زبردستی میں نہیں کروں گا کیونکہ پرسوں تو تم نے میرا ہو ہی جانا ہے۔۔۔" المیرا اداسی سے مسکرائی۔۔۔

اظہار تو وہ کر دے مگر اظہار کے بعد جو اس کو ڈر لاحق ہوتا ہے کہ وہ اسے کھو نہ دے۔۔وہ اس ڈر کا کیا کرے؟ مگر یوشع نے کہا تھا اس دن بھی کہ اظہار کرنے سے کوئی کسی کو نہیں کھوتا۔۔۔۔

تمہاری باتیں میری آنکھوں کے سامنے رقص کرتی ہیں،

تمہارے الفاظ ذہن کو پر سکون رکھتے ہیں،

تمہاری صورت میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ لاتی ہے،

تمہاری موجودگی میری حیات کو بڑھاتی ہے،

اور تم ہو کہ!!!!

اب بھی پوچھتے ہو کہ تم میرے لیے کیا ہو؟؟؟

تو سن لو جانِ من!!!!

تم میری جان ہو جاناں"!!!

یوشع کے چہرے پر بڑی جاندار سی مسکراہٹ اُبھری۔۔۔

شعر و شاعری میں محبت کا اظہار۔۔۔ہمم انٹرسٹڈ!!!!

شفائے جاں!!!

میرے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ ڈالو تا کہ میرے ہاتھوں کی لکیروں سے بری آفات کا سایہ ہٹ کر اس کی جگہہ خوش بختی کی جگہ لے سکے !!!!

یوشع نے اس کے ہاتھ کے پنجے میں اپنے ہاتھ کا پنجا پھنسایا۔۔۔

لمسِ جاں!!

اور اپنی انگلیاں میری آنکھوں پر رکھو تا کہ میری پتلیوں میں ہمیشہ کے لئے آپ کا لمس ٹھہر سکے اور ساری دنیا آپ کے عکس میں ڈھل جائے۔۔۔"

یوشع مسکرایا۔۔۔واہ!!!!

اے روحِ من!!!!

مجھے تم سے محبت نہیں عشق ہوا ہے،

محبت تو ہر کسی سے ہو سکتی ہے،

کسی کے لفظوں سے،

کسی ناول کے کردار سے،

لمبی سڑک سے،

زرد پتوں سے،

مجھے عشق ہوا ہے تم سے،

اور عشق ہر کسی سے نہیں ہوتا،

عشق بس ایک سے ہوتا ہے،

اے روحِ من!!!!

اور میرا عشق تم سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ چند لمحے کیلئے خاموش ہوئی۔۔۔۔

میں بس اتنا جانتی ہوں یوشے کہ میں تمہاری اور اپنی آخری سانس تک، تمھارے جسم کے نحیف البدن ہونے تک، اپنی عمر کے آخری حصے تک میں بس تم سے محبت کروں گی، تمھاری وفادار رہوں گی، تم جب کبھی دنیا سے، دنیا کی بھیڑ بھاڑ سے تھک کر اُکتا جاؤ گے، ساری دنیا اگر تمہیں ٹھکرا دیں گی، میں جب بھی تمہارے لئے مہیار ہوں گی، میں اُس وقت بھی تمہارے ساتھ رہوں گی، تمھیں ہمیشہ اپنی بانہوں میں سمیٹ کر رکھوں گی، میں بس اتنی محبت کروں گی تم سے، کیونکہ میری محبت کبھی بوڑھی نہیں ہو گی، تم وہ ہوں جس نے مجھے بہادر بنایا، مجھے بتایا کہ ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا، کچھ عظیم مرد بھی ہوتے ہیں جو اپنی عورت کو عزّت دینا جانتے ہیں اور تمہاری طرف سے ملی گئی عزّت میں اپنی آخری سانس تک نہیں بھول سکتی، تم وہ ہوں جس نے مجھ میں دنیا سے لڑنے کی ہمت پیدا کی، ہاں اس طرح سے پیدا نہیں ہو سکی جس

طرح سے ہونی چاہیے تھی مگر مجھے امید ہے اگر تم ہمیشہ ایسے ہی میرے ساتھ رہے تو بہت جلد میں وہ سب بھی سیکھ جاؤں گی جو آج تک نہیں سیکھ سکی، اس کیلئے تمہارا میرے ساتھ تاحیات رہنا ضروری ہے، تم صرف میرے ہو، یوشع یوسفزئی اب تم اسے حق سمجھو یا قبضہ !!بس میرے ہو اور میری قید سے فرار کی کوشش بھی کبھی مت کرنا۔۔"اس نے اس کے دل پر انگلی رکھ کر اس پہ اپنا حق جتایا۔۔اس کا یہی حق جتانا تو اس کو پسند ہے۔۔۔وہ گہرائی سے مسکرایا۔۔۔اتنی ہی گہرائی سے ڈمپل واضح ہوا۔۔۔۔

المیرا نے ڈمپل کو دیکھا۔۔۔اس کی کتنی خواہش ہے کہ وہ اس کے ڈمپل کو بس ایک بار اپنے لبوں سے چھوئے بس انتظار ہے تو اس چیز کا کہ وہ اس کے لئے حلال ہو جائے۔۔۔اس کا محرم بن جائے۔۔۔۔

یوشع نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔وہ المیرا کو نہیں بتا سکا کہ اس کے ان چاہت بھرے لفظوں نے آج اسے خود کی نظروں میں کتنا معتبر کر دیا تھا۔۔۔اس کے جسم کا پور پور اس کے اظہار سے کِھل اٹھا تھا۔۔۔

خدا نے اس کے نصیب بہت فرصت سے لکھے تھے اور اس خوبصورت نصیب میں اس نے المیرا جیسی عورت کا ساتھ لکھ دیا تھا۔۔۔اس کے نصیب خوبصورت تھے ہی خود کی زندگی میں المیرا کے ہونے سے۔۔۔۔

اس کو آج پہلی بار اپنے نصیب پر رشک آیا تھا۔۔۔۔

یوشع !!بس میری ایک چھوٹی سی خواہش ہے۔۔۔ "

حکم کرو "!!!

میں چاہتی ہوں پرسوں جب ہمارا نکاح ہو جائیں گا، جب ہم ایک دوسرے کے محرم بن جائیں گے، ہم ایک دوسرے کیلئے حلال ہونگے تب میں چاہتی ہوں میں ایک نماز آپ کے ساتھ پڑھوں، ہم دونوں اپنے رب کا ساتھ مل کر شکر ادا کریں اور شکر ادا کرنے کے بعد آپ مجھے سورۃ رحمٰن کی تلاوت کر کے سناؤ اور جب آپ اس آیت پر پہنچے کہ "تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے "تو میں بس آپ کو دیکھوں اور اس کے بعد آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر پھر اپنے رب کا شکر ادا کروں، ہاں یوشے آپ میرے لئے کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔۔۔۔ "

یوشع کے دل کو ایک ہی دم پھر سے کتنا قرار ملا تھا ان خوبصورت الفاظوں سے۔۔۔ اس خوبصورت اظہارِ محبت سے۔۔۔۔

کتنی نیک خیالات لڑکی اس کی شریک حیات بننے جا رہی ہے۔۔۔۔

یوشع نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا۔۔۔۔

تابعدار سائیں !!!اوکے اب میں چلتا ہوں۔۔۔۔ "وہ اس کے بالوں پر نرمی سے اپنے لب رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

اس نے قدم آگے بڑھا دیے تھے۔۔۔وہ وہی صوفے پر بیٹھی اس کو جاتا دیکھتی رہی۔۔۔

ناجانے کیوں دل ایک ہی دم بے چین ہو گیا تھا اس کو آج جاتا دیکھ!!!ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ جاتو رہا ہے مگر شاید کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔۔دل میں ایک عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی اور دوسری طرف بھی حال مختلف نہ تھا۔۔۔دل تو اس کا بھی ایک ہی دم بے چین ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ آتا تھا اور چلا جاتا تھا۔۔۔دل کبھی اس طرح سے بے چین نہیں ہوا تھا جس طرح سے آج ہو رہا تھا۔۔۔۔

یا خدا!!!"اب اچانک کیا ہو گیا ہے؟؟"یوشع بڑبڑایا مگر دل کی بے چینی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

شہری!!!"وہ لمحے بھر میں رکا پھر پلٹا۔۔۔المیرا صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔۔۔نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔بن کچھ کہے وہ اس کے سینے سے لگی۔۔۔یوشع نے بھی اس کے گرد بازوؤں کا گھیرا کیا۔۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی بند آنکھوں کے ساتھ اس کی دھڑکنوں کی رفتار سنتی رہی۔۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔دونوں کے دل پل بھر میں مزید بے چین ہوئے تھیں مگر دونوں میں سے کسی نے بھی ایک دوسرے کو کچھ نہیں بتایا۔۔۔اس نے سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکا۔۔۔وہ کالی گہری آنکھیں جو گہری براؤن آنکھوں میں جھانکنے کی گستاخی نہیں کرتی تھی۔۔۔براؤن آنکھوں میں جھانکنے سے پہلے ہی کالی آنکھیں حیاء سے جھک جاتی تھی۔۔۔آج وہی کالی آنکھیں اُن براؤن آنکھوں میں جھانک

رہی تھی۔۔۔کالی آنکھیں کتنی ہی دیر براؤن آنکھوں میں بنا پلک جھپکائے جھانکتی رہی۔۔۔اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھتی رہی جیسے آج پہلی بار دیکھ رہی ہو۔۔۔وہ بھی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھتا رہا۔۔۔

المیرا نے ہاتھوں کے پیالے میں یوشع کا چہرہ بھر کر اس کا سر نیچے جھکایا۔۔۔اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے وہ کچھ پل کیلئے کھڑی رہی۔۔۔یوشع آنکھیں بند کیے اس کے نرم گرم محبت بھرے لمس کو اپنی پیشانی پہ محسوس کرتا رہا۔۔۔آج پہلی بار وہ اس کے لمس کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔وہ پہلی بار اس کے نرم گرم لمس سے روشناس ہوا تھا۔۔۔وہ لب رکھے ٹھہری رہی اور وہ محسوس کرتا چلا گیا۔۔۔

وہ اس سے دور ہٹی مگر وہ آنکھیں بند کیے کھڑا رہا۔۔۔اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا۔۔۔چند پل بعد اس نے آہستہ سے اپنی پلکیں اٹھائیں۔۔۔۔وہ سامنے ہی شرم وحیاء سے نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

ٹھینک یو!!!"اس نے نگاہ اٹھائی۔۔۔۔

کیوں آج دل یوشع کو خود سے دور بھیجنے پر راضی نہیں ہو رہا؟کیوں اسے ایسا لگ رہا ہے کہ وہ اگر جائے گا تو کبھی واپس نہیں آئے گا؟کیا اس کا یہ ڈر واقعی سچ ثابت ہو جائیں گا کہ جس دن آپ سے اپنے پیار کا اظہار کیا اس دن ایسا لگتا ہے آپ کو کھو دوں گی؟کیا سچ میں ایسا ہوتا ہے؟کیا واقعی؟؟

وہ یوں ہی کھڑے ایک دوسرے کے نین نقش کو دیکھتے رہیں۔۔۔۔ دل دونوں کے بہت بے چین ہو رہے تھیں مگر بتانا کسی نے نہیں تھا۔۔۔۔

یوشع اسے بتانا چاہتا تھا کہ آج ماہی نے مجھے بلایا ہے۔۔۔ میں اس کے گھر جاؤں گا اس کے پاس اس سے ملنے۔۔۔ وہ اسے بتانا چاہتا تھا مگر آج الفاظ نکلنے سے انکاری ہو رہے تھیں۔۔۔

اس کے الفاظ اس سے بیوفائی کر رہے تھیں۔۔۔ وہ زبان سے نکلنے سے انکاری ہو رہے تھیں۔۔۔

جیسے جب کسی کا اس دنیا سے جانے کا وقت آتا ہے تو وہ بھی چپ ہو جاتا ہے پھر اس کے بھی الفاظ نہیں نکلتے اور وہ اسی خاموشی سے اس دنیا سے چلا جاتا ہے شاید جدائی کے وقت میں بھی الفاظ نکلنے سے انکاری ہوتے ہیں۔۔۔ دل میں کتنی تکلیف ہوتی ہے اتنی تکلیف کہ ہم رو رو کر چیخ چیخ کر دوسروں کو بتانا چاہتے ہیں کہ ہم تکلیف میں ہیں۔۔۔ ہم تکلیف سے مر رہے ہیں مگر گلے میں گلٹی اتنی اُبھر جاتی ہے کہ حلق سے آواز ہی نہیں نکلتی۔۔۔۔ ہم کسی کو چاہ کر بھی کچھ نہیں بتا پاتے اور پھر انہی تکلیفوں سے ہم گھٹ گھٹ کر لڑ رہے ہوتے ہیں۔۔۔ زندہ ہو کر بھی مر جاتے ہیں۔۔۔۔

یوشع بھی بس چپ کھڑا اس کو دیکھتا رہا۔۔۔۔ وہ بھی چپ رہی۔۔۔ دونوں ہی آنکھوں کی پیاس بجھاتے رہیں۔۔۔۔ کیا واقعی اب وہ گھڑی آ گئی ہے کہ جب انہوں نے الگ ہو جانا ہے۔۔۔ آخری دیدارِ یار کہ پھر ملاقات ہو نہ ہو۔۔۔۔

وہ ایک آخری بار پھر اس کے سینے سے لگی۔۔۔اس کی کمر پر سے اس نے اس کی شرٹ کو اپنی مُٹھی میں اتنی زور سے جکڑا تھا کہ جیسے اسے کہی نہیں جانے دیں گی۔۔۔

جیسے وہ اس سے رک جانے کی التجا کر رہی ہوں۔۔۔یوشع نے بھی تڑپتے دل کے ساتھ اس کے گرد مضبوطی سے بازو حائل کئے۔۔۔

اس کے بالوں پر کب رکھے۔۔۔وہ چند پل اس کے سینے سے لگی رہی پھر اس سے دور ہوئی۔۔۔اس کی آنکھوں میں واقعی التجا تھی مگر وہ اسے نہیں روک سکتی تھی اور وہ ایسے نہیں رک سکتا تھا۔۔۔

ٹیک کیئر!!!"یوشع اس کی التجائی نظروں سے نظریں چراتا اس کا گال تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔۔۔

فی امان اللہ!!!" آج بھی ہر بار کی طرح المیرا نے اس کو دعا دی۔۔۔اس کی نگاہیں نم تھی۔۔۔وہ چلا گیا مگر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سب کچھ ہی اپنے ساتھ لے گیا ہوں۔۔۔

سکھ، چین، راحت سب کچھ لے گیا۔۔۔

وہ چلا گیا کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔۔وہ وہی کھڑی لاؤنج کے اس دروازے کو تکتی رہی جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔

"کیسے ہوتے ہیں بچھڑنے والے

ہم یہ سوچیں بھی تو ڈر جاتے ہیں

"

وہ بجھے دل کے ساتھ ماہی کے گھر پہنچا تھا۔۔۔گھر پہ اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔وہ ماہی کے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔اس کے روم میں جانا اس کیلئے کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔وہ سیدھا اس کے روم میں پہنچا۔۔۔ ماہی اسے دیکھ کر بیڈ سے اٹھی۔۔۔کئی مہینوں بعد آج وہ دونوں ایک دوسرے کے روبرو ہوئے تھیں۔۔۔ کئی مہینوں بعد دونوں کی نگاہیں ملی تھی۔۔۔۔

آ گئے تم!!! آؤ بیٹھو نا۔۔۔ "

میں بیٹھنے نہیں آیا جو بات کرنی ہے وہ کرو پھر میں جا رہا ہوں۔۔۔ "

کیا ہو گیا یوشع!!اب میرے ساتھ بھی ایسا کرو گے۔۔۔"

اس نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔یوشع نے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

گھر والے کہاں ہیں؟؟؟"اس نے بات گھمائی۔۔۔

ماما بابا تو پچھلے دو دن سے چاچو کے گھر ہیں، تمھیں نہیں معلوم کیا ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو وہ وہاں گئے ہیں، کل صبح واپس آ جائیں گے۔۔۔"

اور علی وہ کہاں ہے؟؟؟"

علی بھائی تو شادی میں گئے ہیں، کوئی دور کے رلیٹو ہے ان کے ہاں گئے ہیں۔۔۔ "

ہمم گھر میں کوئی نہیں تھا، اسے یہاں سے جلدی جانا چاہیے تھا۔۔۔"اس نے دل میں سوچا۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے، تم نے جو بات کرنی ہے وہ کرو پھر میں بھی جاؤں۔۔۔ "

کیا ہو گیا یوشع ابھی تو تم آئے ہو اور ابھی سے جانے کی لگ گئی ہے، بیٹھ کر بات کرتے ہیں نا اور ویسے بھی ہم دوست ہے۔۔۔ "

تصحیح کر لو ماہین!! دوست تھیں، ہیں نہیں، ہمارے درمیان کی دوستی بہت پہلے ختم ہو چکی ہے اور یہ سب تم نے خود کیا ہے، میں نے نہیں۔۔۔ "

شہری!!! کیا ہم "!!!

ایک منٹ ماہین عمران!!!" اس نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے کچھ بولنے سے روکا۔۔۔

فرسٹ آف آل یہ کہ مجھے شہری اور یوشے بلانے کا حق صرف المیرا خان کے پاس ہے کیونکہ یہ نام اسی نے مجھے دیے تھے، کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ کوئی مجھے شہری یا یوشے کہہ کر بلائے، آج تک علی نے بھی مجھے شہری کہہ کر نہیں بلایا تو تم کون ہو؟؟ جب اس سے پہلے تم نے کبھی شہری نہیں بلایا تو اب کیوں بلا رہی ہو؟؟ میرا نام یوشع ہے، یوشع یوسفزئی!!! بہتر ہو گا تم بھی مجھے اسی نام سے بلاؤ، اب اپنی بات پوری کر لو۔۔۔" اس کا لہجہ بالکل سپاٹ تھا۔۔۔

ماہی کے اندر تک آگ لگ گئی تھی مگر پھر وہ کنٹرول کر گئی کیونکہ ابھی غصہ کرنا اس کا پلان بگاڑ سکتا ہے۔۔۔

اوکے یوشع!!!" اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی۔۔۔

کیا ہم دوبارہ دوست نہیں بن سکتے اور ویسے بھی کل تمھاری مہندی ہے تو کیا دو پل میرے ساتھ نہیں گزار سکتے۔۔۔" اس وقت اس کے لہجے میں بے پناہ اداسی، معصومیت اور تھکاوٹ تھی۔۔۔یوشع کو مجبوراً ماننا پڑا۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے، جیسے تم چاہو۔۔۔ "

یہ ہوئی ناں بات، تم بیٹھو میں تمھارے لئے کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔ "

ماہی اس کی ضرورت نہیں ہے، ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں، میں کوئی مہمان نہیں ہوں۔۔۔ "

اتنے مہینوں بعد ہم ایک ساتھ بیٹھ کر ایک دوسرے سے بات کریں گے، تو کیا میں اب اتنا بھی نہ کروں، میرے لئے تو مہمان ہی ہو ناں۔۔۔" پہلے جیسی معصومیت ہی معصومیت تھی اس کے لہجے میں، آنکھوں میں، چہرے پہ۔۔۔۔

اچھا اوکے مگر جلدی آنا۔۔۔۔ "

ہائے گڈ تم بیٹھو! میں یوں گئی یوں آئی۔۔۔" وہ چٹکی بجا کر روم سے نکلی۔۔۔۔یوشع سنگل صوفے پر بیٹھا۔۔۔

اس وقت اس کے ذہن سے سب کچھ محو ہو چکا تھا۔۔۔اس کا دل ماہی کی طرف سے بالکل صاف تھا۔۔۔ اسے کچھ مہینے پہلے کی باتیں اور حماد کی وہ باتیں۔۔۔کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔اس کا ذہن ایک دم ایسے ہوا تھا جیسے بالکل خالی۔۔۔۔

وہ ماتھے کو دو انگلیوں سے مسل رہا تھا۔۔۔اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔۔

سوچوں پر پھر المیرا حاوی ہو گئی تھی۔۔۔وہ اپنے ماتھے کو مسلتا کچھ سوچ کر مسکرایا۔۔۔ محبوب کا پہلا محبت بھرا لمس !!!

اگر اسے کچھ یاد تھا تو المیرا اسے تھوڑی دیر پہلے کی گئی ملاقات۔۔۔اس کا خوبصورت اظہارِ محبت۔۔۔اس کا نرم گرم لمس۔۔۔اس کی خوشبو۔۔۔اس کا گلے سے لگنا۔۔۔

وہ بیٹھا بس اُن حسین لمحوں کی یاد میں جی رہا تھا۔۔۔

کچھ پل بعد ماہی کولڈ ڈرنک کے دو گلاس لے کر روم میں داخل ہوئی۔۔۔ایک یوشع کو دیا اور ایک خود لے کر اسی کے سامنے رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی۔۔۔

یوشع بتاؤ نہ یار کیا ہم دوبارہ دوست نہیں بن سکتے؟؟؟"

بن سکتے ہیں اگر تم دوستی کی حد تک رہو اس سے آگے نہ بڑھو تو۔۔۔ "

اچھاناں ٹھیک ہے نہیں بڑھ رہی اور ویسے بھی کل تمھاری مہندی ہے اور تمھاری شادی کے بعد میں آؤٹ آف سٹی چلی جاؤں گی کیونکہ مجھ سے نہیں دیکھا جائے گا تم دونوں کو ایک ساتھ، اس لئے میں تم دونوں کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی، تم دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہنا، المیرا بہت اچھی ہے تمہارا بہت خیال رکھے گی۔۔۔"یوشع نے کچھ حیرانگی سے اس کو دیکھا۔۔۔وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔یوشع نے اس کے چہرے پر کچھ تلاش کرنا چاہا مگر ناکام رہا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہوں؟ میں نے اس بارے میں بہت سوچا تھا، تب کہی جا کر مجھے اپنی کم عقلی پر غصہ آیا، شاید میں کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی یا میں شاید ابھی تک ٹھیک طرح سے محبت جیسے جذبے کو سمجھ نہیں سکی، اس لئے میں نے سوچا تم دونوں کی زندگی سے دور چلی جاتی ہوں، مزید ہائر اسٹڈیز کیلئے باہر جا رہی ہوں، بہت سوچا تب احساس ہوا کہ دوست کی خوشیاں نہیں چھینی جاتی۔۔۔۔"یوشع نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔پتا نہیں وہ اس کی باتوں سے مطمئن ہوا تھا یا نہیں۔۔۔یا اس نے با آسانی اسے اپنی باتوں کے جال میں پھنسا لیا تھا؟؟

آؤٹ آف سٹی جانے کا پلان ابھی بنایا ہے یا پہلے سے بنا کر رکھا ہوا ہے کیونکہ علی نے مجھے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا، علی مجھ سے کچھ چھپائے ایسا ہو ہی نہیں سکتا، اور علی نے تم سے وجہ نہیں پوچھی کہ کیوں جا رہی ہو؟؟؟"اس نے آئبرو اُچکائی۔۔۔

تم تو بس باتیں ہی کیے جا رہے ہو، یہ کولڈ ڈرنک تو پی لو ورنہ گرم ہو جائے گی۔۔۔ "

ہمم پیتا ہوں۔۔۔"یوشع نے گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔۔

ماہی نے بھی گلاس لبوں سے لگاتے تیکھی نظروں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔طنزیہ مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی۔۔۔۔

اس نے گلاس ہٹایا۔۔۔۔

جواب تو دوں میرے سوالوں کا؟؟؟"

یہ پلان میں نے ابھی بنایا ہے، بھائی کو کیا جواب دوں گی یہ بھی سوچ لوں گی۔۔۔ "

ہمم صحیح!!!"یوشع نے ایک بار پھر گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔وہ ایک بار پھر اس کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔

یوشع اب ہماری فرینڈ شپ ہو گئی ہے تو فرینڈ شپ والا ایک ہگ ہی کر دو۔۔۔ "

ماہی صاف بات ہے، ہماری فرینڈ شپ بھلے ہی ہو گئی ہو مگر مجھے نہیں لگتا کہ اب ہم پہلے جیسے دوست بن پائیں گے، جو رشتہ جو عزّت میں نے پہلے تمھیں اس دل میں دے رکھی تھی، وہ اب ختم ہو چکی ہے کیونکہ

ایک بار جب کوئی دل سے اتر جائے تو اتنی آسانی سے دوبارہ نہیں چڑھتا، اسی لئے تمھیں بھی اب وقت لگے گا واپس سے یوشع یوسفزئی کے دل میں اپنا پہلا جیسا مقام بنانے میں۔۔۔"ماہی کو پھر غصہ چڑھا مگر پھر ضبط کر گئی۔۔۔اس نے چہرے سے مسکراہٹ پل بھر کیلئے بھی جدا نہیں کی۔۔۔

ہاں اتنا ضرور کر سکتا ہوں، ہگ تو نہیں مگر ہینڈ شپ ضرور کر لوں گا۔۔۔"یوشع نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔

اوکے کوئی نہیں یہی صحیح!!!"اس نے جوش سے ہاتھ ملایا۔۔۔۔

یوشع کے سر میں ایک بار پھر درد کی شدید ٹیس اٹھی۔۔۔۔دو انگلیوں سے اس نے پھر ماتھے کو مسلا۔۔۔

اوکے میں چلتا ہوں۔۔۔"اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنے لگا تھا۔۔۔۔وہ صوفے سے اٹھا۔۔۔

لڑکھڑا کر واپس صوفے پر بیٹھا۔۔۔

واٹ ہیپنڈ!!! آر یو اوکے؟؟؟"

ہمم اوکے!!!"وہ ایک بار پھر کھڑا ہوا۔۔۔دو قدم آگے بڑھائے۔۔۔سر حد سے زیادہ گھومنے لگا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑا کر ایک بار پھر گرنے لگا تھا۔۔۔ماہی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما۔۔۔۔

یوشع یار تم ٹھیک نہیں لگ رہے؟؟"وہ حد سے زیادہ اس کے قریب آچکی تھی۔۔۔یوشع نے آنکھیں بند کر کے سر کو جھٹکا دیا۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں، تم ذرا دور۔۔۔" اس نے بڑھتے نشے کے ساتھ بھی ماہی کو خود سے دور کیا۔۔۔ اس نے دو قدم اور آگے بڑھائے۔۔۔۔۔

اس کے قدموں میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔

یوشع تم مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے یار!!! تم ادھر بیڈ پہ چلو۔۔۔" وہ اسے سہارا دیتی بیڈ تک لا رہی تھی۔۔۔

اب کی بار اس نے اسے خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں چکر آ رہے ہیں، سر میں درد تھا پہلے سے، شاید بی پی کا مسئلہ ہو رہا ہے۔۔۔" اس نے اٹک اٹک کر اپنا فقرہ پورا کیا تھا۔۔۔ یوشع سے خود کا وجود سنبھالنا مشکل ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے اپنا سارا وزن ماہی پر ڈال رکھا تھا۔۔۔ وہ مشکلوں سے اسے بیڈ تک لائی۔۔۔ نا جانے کس چیز میں اس کا پاؤں اڑا تھا۔۔۔ شاید لڑکھڑانے کی وجہ سے اس کے دونوں پاؤں آپس میں ٹکرا گئے تھے۔۔۔۔ وہ بیڈ پر گرا تھا۔۔۔ وہ جو مشکلوں سے اس کے وجود کو سنبھالے کھڑی تھی۔۔۔ اس کا توازن بگڑنے سے وہ بھی گڑبڑائی۔۔۔ ایک چیخ مارتی اس کے ساتھ بیڈ پر گری۔۔۔

یوشع اس کے اوپر گرا تھا۔۔۔ یوشع کے لب اس کی گردن پر رکھے گئے تھے۔۔۔ یوشع نے خود کے وجود میں سنسنی دوڑتی محسوس کی۔۔۔

یوشع!!!دور ہٹو!!!"اس کی چیختی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔ماہی نے اسے خود سے دور کرنا چاہا۔۔یوشع نے اس کے بازوؤں پر اپنی گرفت مزید سخت کی تھی۔۔۔۔

صبح اپنے معمول پر ہوئی تھی مگر آج کی یہ صبح کسی کیلئے بھی اچھی ثابت نہیں ہونے والی تھی۔۔۔یوشع بیڈ پر لیٹا سو رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں جنبش ہوئی۔۔۔ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔۔۔اس نے ہاتھ اٹھا کر ماتھے کو مسلا۔۔۔اس کی آنکھیں بند تھی۔۔۔سر میں شدید درد کی ٹیسیں اب بھی اٹھ رہی تھی۔۔۔ آنکھوں میں بھی چُبھن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں کھلنے سے انکاری تھی۔۔۔اس کے کانوں میں کسی کی سسکیوں کی آواز گونجی۔۔۔اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔مندی مندی سی نظر چھت پر گئی۔۔۔اسے چند لمحے لگے چھت کو گھورنے میں۔۔۔اعصاب نے ساتھ دینا شروع کیا تو جھٹ سے اس نے پوری آنکھیں کھولی۔۔۔۔

یہ تو اس کے روم کی چھت نہیں ہے پھر وہ کہاں ہے؟وہ فوراً اٹھ کر بیٹھا۔۔۔نظر زمین پر بیٹھ کر روتی ماہی پر پڑی۔۔۔ماہی کو یہاں دیکھ کر اس کی آنکھیں مزید حیرت سے پھیلی تھی۔۔۔اس نے حیرت بھری نظروں سے پہلے ماہی کو پھر ماہی کے روم کو اور پھر اپنے آپ کو دیکھا۔۔۔وہ شرٹ لیس تھا۔۔۔

میری شرٹ!!!"اس نے حیرت اور خالی نظروں سے ایک بار پھر ماہی کو دیکھا پھر بغیر شرٹ کے اپنے وجود کو دیکھا۔۔۔اسے ہزارویں حصے میں خطرے کی بو محسوس ہوئی تھی۔۔۔

یااللہ!!اس نے فوراً اپنی شرٹ اٹھا کر پہنی۔۔۔چھلانگ مار کر بیڈ سے نیچے اترا۔۔۔

ماہی کیا ہوا ہے؟ایسے کیوں رو رہی ہو؟؟"اس کی آواز میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی۔۔۔ایک ڈر تھا کہ وہ جو سوچ رہا ہے وہ بات سچ نہ ہو جائے۔۔۔۔اس نے ماہی کے بازو کو تھاما۔۔۔

دور ہٹو مجھ سے گھٹیا انسان!!"وہ چیخی تھی۔۔۔یوشع نے آبرو اُچکائی۔۔۔۔

ماہی کیا ہوا ہے مجھے کچھ بتاؤ گی؟؟؟"

کیا تمہیں کچھ یاد نہیں رات میں تم نے کیا کیا؟؟؟"

ماہی!!!کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔"اس نے بھی چیخ کر کہا تو ایک بار پھر سر چکرایا۔۔۔اس نے ایک بار پھر سر کو تھاما۔۔۔

گریٹ یوشع یوسفزئی!!!کسی کی عزّت کے ساتھ کھیل گئے ہو اور یاد بھی نہیں۔۔۔۔"

نہیں!تم جھوٹ بول رہی ہو۔۔۔"وہ نفی میں گردن ہلاتا پیچھے ہٹا۔۔۔اس نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔

میں نے بھائی کو بھی بلا لیا ہے،میں نے تم پر بھروسہ کیا یوشع اور تم؟؟؟"

نہیں تم جھوٹ بول رہی ہو، میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"وہ پھر چینخا تھا۔۔۔اسے کچھ کیوں نہیں یاد آرہا؟؟؟

اس نے سر پر زور دینے کی کوشش کی۔۔۔

تمہارے چینخنے سے تمہارا گناہ دب نہیں جائے گا یوشع یوسفزئی!!!"وہ روتے ہوئے اس سے زیادہ تیز آواز میں چینخی تھی۔۔۔علی گھبراتے ہوئے روم میں داخل ہوا۔۔۔اس نے ماہی اور یوشع دونوں کو دیکھا۔۔۔ماہی دوڑ کر علی کے سینے سے لگی۔۔۔۔

بھائی!!اس نے میرے ساتھ!!میری عزّت!!بھائی آپ کی بہن کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہی۔۔۔"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔اسے کچھ کیوں یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

علی نے حیرانگی کی کیفیت میں اپنے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر روتی ماہی کو دیکھا اور اسی حیرانگی سے یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ مسلسل نفی میں گردن ہلا رہا تھا۔۔۔۔

وہ جس کو کسی سے ڈر نہیں لگتا تھا۔۔۔وہ جس کے غصے سے سب ڈرتے تھیں۔۔۔آج وہ خود ڈر رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر سوائے ڈر اور خوف کے اور کچھ نہیں تھا۔۔۔

علی کو پل بھر میں غصہ چڑھا تھا مگر وہ یوشع کو بھی اچھے سے جانتا تھا۔۔۔۔روم میں داخل ہوتے مسز عمران اور عمران صاحب بھی ماہی کی بات سن چکے تھیں۔۔۔۔

یوشع تم!!!" علی نے اس کا کالر پکڑا۔۔۔

علی پلیز!!! میں نے، میں نے کچھ نہیں کیا، میری بات پر یقین کر، مجھے کچھ بھی یاد نہیں آرہا۔۔" یوشع نے ایک بار پھر سر کو تھاما۔۔ ماہی اپنے باپ کے سینے سے لگی رو رہی تھی۔۔۔

یوشع نے ایک بار پھر سر پر زور دیا۔۔ دماغ کی رگیں اُبھرنے لگی تھی۔۔ اسے یاد آرہا تھا۔۔ علی نے اس کا کالر چھوڑا۔۔ نہیں وہ یوشع پر شق نہیں کر سکتا۔۔ وہ اسے بچپن سے جانتا ہے۔۔ وہ اس کی رگ رگ سے واقف ہے مگر وہ اپنی بہن کو بھی جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔۔۔

وہ ماہی کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا۔۔ اس کے سر میں شدید درد تھا۔۔۔ اس نے کولڈ ڈرنک پی۔۔ اس کو شاید بی پی کا مسئلہ ہو رہا تھا۔۔ اس کو چکر آنے لگے تھے۔۔ ماہی نے اسے تھام رکھا تھا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ بیڈ پر اس کے اوپر گرا تھا۔۔۔ اس کے لب اس کی گردن پر رکھے گئے تھے۔۔ وہ سب سوچ رہا تھا۔۔۔

یوشع کا چہرہ پل بھر میں سفید پڑا تھا۔۔۔ علی نے اس کے چہرے کو فق پڑتے دیکھا۔۔۔

عمران صاحب نے یوشع پر غصے سے ہاتھ اٹھانا چاہا۔۔ علی نے بیچ میں ہی ان کے ہاتھ کو روک لیا۔۔۔

نہیں بابا خدا کیلئے ایسا ظلم مت کرنا!!!" یوشع کے سامنے حائل ہوتے علی نے التجا کی۔۔ یوشع نے ایک بار پھر سر پر زور دیا۔۔۔

اس نے ماہی پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔۔۔یوشع کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔۔۔

ماہی کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

یوشع یہ کیا کر رہے ہو؟ہٹو میرے پہ سے،یوشع چھوڑو مجھے!یوشع لیو می "!!

مگر اس نے اسے چھوڑنے کی بجائے اس پر اپنی گرفت مزید سخت کی تھی۔۔۔۔

اسے یاد آگیا تھا مگر اس سے آگے اسے کچھ اور کیوں نہیں یاد آرہا تھا؟؟؟اس نے ایک نظر ماہی کو دیکھا۔۔۔

علی میرا ہاتھ چھوڑو!!!"عمران صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔

یوشع اپنے سر کو تھامتا زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

یااللہ یہ میں نے کیا کر دیا،میں ایسا نہیں کر سکتا؟؟؟"اس کی آنکھوں میں آنسو آئے تھیں۔۔۔

وہ یوشع جو مشہور تھا کہ لڑکیوں کی عزّت کرتا ہے،اپنی جان سے کھیل جائے گا مگر کسی کی عزّت سے نہیں، یہ عزّت کی ہے یوشع یوسفزئی تم نے ماہین عمران کی،اپنے گھر کی عورت کی،کیا بگاڑا تھا میری بیٹی نے جو تم نے ایسا کیا؟کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔"مسز عمران غصے سے پھنکاری تھی۔۔۔

علی نکاح خواہ کا انتظام کرو،ان دونوں کا نکاح ابھی اور اسی وقت ہو گا،تمھیں ذرا بھی شرم نہیں آئی تمھاری آج مہندی تھی،کل نکاح بھی ہو جاتا کیا ضرورت آن پڑی تھی تمھیں یہ سب کرنے کی؟اتنی بھی شرم

حیاء نہیں بچی تھی تم میں، علی، یوسف بھائی کو بھی کال کر کے بلاؤ تا کہ انہیں بھی معلوم پڑے کہ ان کے چہیتے لاڈلے اکلوتے بیٹے نے کیا حرکتیں کی ہے؟ کونسا گناہ کیا ہے؟؟؟" مسز عمران نے پھر حکم سنایا تھا۔۔۔

نہیں، نہیں بابا کو کچھ مت بتانا، وہ، وہ برداشت نہیں کر پائے گے، خدا کیلئے انہیں کچھ مت بتانا، وہ ٹوٹ جائیں گے۔۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے التجا کر رہا تھا۔۔۔

اس کے تو ذہن میں اب المیرا سوار تھی کہ وہ المیرا کا سامنا کیسے کریں گا؟؟؟؟

ناک کٹوا کر رکھ دی اس لڑکے نے شام میں سب مہمانوں نے آجانا ہے، کیا جواب دے گے ان کو کہ یوشع یوسفزئی نے کیا حرکتیں کی ہے، ایک لڑکی کی عزّت کے ساتھ کھیل گیا؟؟" یوشع نے کانوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔ یہ الفاظ جسم سے روح کھینچ رہے تھے۔۔۔ وہ گناہ نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

یوشع تم نے ہماری اتنے سالوں پرانی دوستی خراب کر کے رکھ دی، ہم نے تم پر بھروسہ کیا کہ تم میرے دوست کی اولاد ہو، ہمارے بچے ہو مگر تم نے ثابت کر دیا کہ غیر غیر ہی ہوتا ہے۔۔۔۔" عمران صاحب نے دکھ سے کہا۔۔۔

میرے یوسف کے ساتھ کبھی تعلقات خراب نہیں ہوئے، اس نے میرے بچوں کو ہمیشہ اپنا بچہ سمجھا، میں نے اس کے بیٹے کو ہمیشہ اپنا بیٹا سمجھا، آج تم نے ہمیں ایک دوسرے کی نظروں میں گرا دیا، تم نے ہمارے

برسوں پرانے تعلق کو، ہماری دوستی کو خراب کر دیا۔۔۔" ان کو گہرا دکھ پہنچا تھا۔۔۔ وہ یوشع سے ایسی توقع نہیں رکھتے تھے۔۔۔

نہیں انکل!!! پلیز میرا یقین کریں۔۔۔" وہ نفی میں گردن ہلا رہا تھا اور علی اس کی بے بسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ انہیں واقعی اُمید نہیں تھی کہ وہ ایسی حرکتیں کرے گا۔۔۔ ماہی اب تک کھڑی رو رہی تھی۔۔۔

علی صرف آدھا گھنٹہ ہیں تمھارے پاس تم نے جو کرنا ہے کرو ان کا نکاح ابھی ہو گا، میں بھی دیکھتی ہوں کون نکاح سے انکار کرتا ہے۔۔۔" مسز عمران نے پھر حکم سنایا تو اس نے ایک بار پھر نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

ماما آپ جائے یہاں سے ماہی کو لے کر، مجھے یوشع سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔۔۔" علی نے کہا۔۔۔

تم چلو میرے ساتھ!!!" وہ ماہی کا ہاتھ تھامے غصے سے باہر نکل گئی۔۔۔

بابا پلیز آپ بھی جائے یہاں سے، مجھے یوشع سے بات کرنی ہے۔۔۔"

اس نے تمھاری بہن کے ساتھ اتنا غلط کیا ہے، تمھیں اب بھی اس کے ساتھ بات کرنی ہے، تمھیں اب بھی اپنی دوستی نظر آ رہی ہے، بہن کی روتی آنکھیں نہیں؟؟؟" وہ افسوس سے اس کو دیکھ رہے تھیں۔۔۔

آنکھیں تو یوشع کی بھی رو رہی ہے بابا!! یوشع کی روتی آنکھیں کیوں نظر نہیں آ رہی؟ آپ تو جانتے ہیں نا مرد اتنی آسانی سے نہیں روتا، آپ بھی تو مرد ہے، کیا آپ کبھی اس طرح سے روئے ہیں؟ مرد مشکل سے

مشکل اور بڑے سے بڑے حالات کا بھی ہنس کر سامنا کر لیتا ہے مگر جب وہ روتا ہے تو واقعی کوئی وجہ تو ہوتی ہے نا؟ میں بھی بس وہی وجہ جاننا چاہتا ہوں، مجھے یقین نہیں کہ میرا دوست ایسا کر سکتا ہے، میرا دل ماننے کو اب تک تیار نہیں ہے کہ یوشع یوسفزئی کسی کے ساتھ ایسی حرکتیں کریں گا، گھر کی عزّتیں تو دور کی بات ہے، میرا دوست تو باہر کی عزّتوں پر بھی کبھی ہاتھ نہ ڈالے، جتنا میں نے یوشع کو جانا اور سمجھا ہے، اتنا کسی نے نہیں جانا اور سمجھا ہو گا۔۔۔" وہ اپنے دوست کے حق میں بول رہا تھا۔۔۔یوشع گردن جھکائے بیٹھا خاموشی سے سن تھا۔۔۔

تو تم کہہ رہے ہو ماہی جھوٹ بول رہی ہے؟؟ "

میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ماہی جھوٹ بول رہی ہے، مگر حقیقت بھی شاید یہ نہیں ہے جو دکھائی دے رہی ہے، اور اب پلیز آپ بھی جائے، مجھے اپنے دوست سے بات کرنے دیں۔۔۔"

تم بہت پچھتاؤ گے علی جب حقیقت تمھارے سامنے آئے گی۔۔۔۔ "

یہ تو وقت بتائے گا بابا!!!" عمران صاحب روم سے باہر نکل گئے۔۔۔

یوشع گردن جھکائے بیٹھا رہا۔۔۔ علی بھی گُھٹنوں کے بل اس کے سامنے زمین پر بیٹھا۔۔۔

یوشع مجھے صرف سچ جاننا ہے۔۔۔" علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیا تمہیں اپنی بہن کی باتوں پر یقین نہیں؟؟؟" اس نے نگاہیں اٹھائی تھی۔۔۔

بہن کی میں سُن چکا ہوں، اب دوست کی سننا چاہتا ہوں، دونوں ہی مجھے بے حد عزیز ہے اور میں اِن دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں کھونا چاہتا۔۔۔" آج ثابت ہو گیا تھا علی اس کا بہترین اور پکا سچا دوست ہے۔۔۔ علی!!!" یوشع نے اس کے ہاتھ تھامے۔۔۔

میں جانتا ہوں یوشع جھوٹ نہیں بولتا، سنا یوشع!! کیا سچ ہے؟ میں صرف تم سے سننا چاہتا ہوں؟؟"

مجھے کچھ یاد نہیں آرہا علی!!! مجھے کچھ بھی نہیں یاد کہ میں نے کچھ کیا ہو، مجھے بس اتنا یاد ہے تمھاری بہن نے خود مجھے فون کر کے بلایا تھا کہ بات کرنی ہے، میرے سر میں شدید درد ہو رہا تھا، ماہی کولڈ ڈرنک لے کر آئی، ہم نے بات کی ہے، اس کے بعد جب میں جانے لگا ہوں تو مجھے چکر آ گئے تھے، شاید بی پی کا مسئلہ ہو رہا تھا، وہ مجھے سنبھال رہی تھی، ہم بیڈ پر ایک ساتھ گرے تھیں، میں اس کے اوپر گرا تھا، میرے لب اسکی گردن پر رکھے گئے تھے اور میرے جسم میں سنسی دوڑ گئی تھی، میں نے واضح طور پر خود کے جسم میں سنسنی دوڑتی محسوس کی تھی۔۔۔" وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ آگے وہ اسے کیسے بتائے؟؟؟

اور پھر کیا؟؟" علی کو واضح طور پر اب خطرے کی بُو محسوس ہوئی تھی۔۔۔ وہ بے تابی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ وہ خود بھی مرد تھا۔۔۔

میں ہوش میں نہیں تھا، وہ چیخ رہی تھی کہ یوشع میرے پر سے ہٹو!!! مگر میں نے اس کے بازوؤں پر اپنی گرفت سخت کی تھی، میرے کانوں میں اس کے بس یہ الفاظ گونجے تھے کہ یوشع ہٹو میرے پر سے، چھوڑو مجھے، کیا کر رہے ہو؟ لیومی!!!" وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔

علی نے افسوس سے اس کو دیکھا۔۔۔۔

علی!! میرا یقین کر!! اس کے بعد کیا ہوا کیا نہیں؟ مجھے سچ میں کچھ یاد نہیں!!!" مگر علی افسوس سے اس کو دیکھے گیا۔۔۔ اس کو یوشع پر مان تھا۔۔۔

ثابت ہوا تھا یوشع بے ہوشی کی حالت میں بہک گیا تھا۔۔۔۔ ماہی جو کہہ رہی ہے سچ کہہ رہی ہے۔۔۔۔

میں المیرا کی قسم کھا کر کہتا ہوں، مجھے سچ میں اس کے بعد کچھ یاد نہیں!!!" علی نے غصے میں مُٹھی کو بھینچا تھا۔۔۔ کوئی اور ہوتا تو وہ اب تک منہ توڑ چکا ہوتا مگر سامنے اس کا بچپن کا عزیز دوست ہے جس کی رگ رگ سے وہ واقف ہے۔۔۔

علی میں نکاح نہیں کروں گا، میں المیرا سے محبت کرتا ہوں، میں صرف اسی سے نکاح کروں گا، میرا یقین کر علی مجھے کچھ یاد نہیں!!!" اس نے ہاتھ پکڑ کر پھر التجا کی تھی۔۔۔

نکاح تو تمھارا ماہین عمران کے ساتھ ہی ہو گا، تم میری بہن کی عزّت خراب کر چکے ہو، اب کون اس سے شادی کرے گا؟ تمھارے بقول کہ تمھارے لب اسکی گردن پر رکھے گئے تھے، تم نے اس پر اپنی گرفت

بھی سخت کی تھی اور تمہارے جسم میں سنسنی دوڑی تھی، تم سمجھ سکتے ہو یوشع سنسنی کا مطلب؟؟؟" علی اس کے بازو کو تھام کر دبے دبے غصے میں چیخا تھا۔۔۔ یوشع سر جھکا گیا۔۔۔

اور اس کی آواز بھی تمھارے کانوں میں گونجی تھی کہ وہ تمھیں خود سے دور کر رہی تھی، ہٹو میرے پر سے چھوڑو مجھے۔۔۔۔" یوشع نے اپنا سر تھاما۔۔۔ علی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔۔

میں اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔" وہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔

تیار ہو جاؤ یوشع یوسفزئی نکاح کیلئے۔۔۔۔" وہ حکم سنا تا روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ وہ وہی بیٹھا رہا۔۔۔

آنسو ٹوٹ کر یوشع کے گال پر لڑھکا۔۔۔۔

یا اللہ!! میں یہ گناہ نہیں کر سکتا، میں زنا نہیں کر سکتا،

یا اللہ!! یہ کیسا امتحان لے رہا ہے تُو اپنے اس گنہگار بندے کا، اگر ماہی کو ہی میرا نصیب بنایا ہوا تھا تو کیوں المیرا کو میری زندگی میں بھیجا؟ کیوں اس کو میری زندگی بنایا؟؟ یا اللہ!! میں نہیں جانتا میں نے کچھ کیا بھی ہے یا نہیں مگر آپ سب جانتے ہیں، آپ تو سب دیکھ رہے ہیں، یا اللہ!! میری مدد کر، مجھے ہمت دے کے میں المیرا کا سامنا کر سکوں، یا اللہ!! مجھے صحیح راستہ دکھا، میری مدد کر مجھے سب یاد آجائے کہ رات میں کیا ہوا تھا اور کیا نہیں؟؟؟" وہ نم آنکھوں سے التجا کر رہا تھا۔۔۔

یوشع کا ذہن اس وقت بالکل کام نہیں کر رہا تھا کہ وہ کیا کرے کیا نہ کرے؟؟؟ایک طرف ماہی جس کی عزّت کے ساتھ کھیلنے کا الزام اس پر لگایا گیا ہے۔۔۔اگر یہ بات واقعی سچ ہے تو وہ اس کے ساتھ نکاح کیلئے تیار ہے۔۔عزّت اگر اسی نے خراب کی ہے تو پھر اسے عزّت بھی وہی بنائے گا۔۔۔دوسری طرف اسے المیرا کا خیال آرہا تھا جس سے کل نکاح ہونا ہے۔۔۔

المیرا یہ سب دیکھ کر ٹوٹ جائے گی۔۔۔وہ سہہ نہیں پائے گی؟؟کیا وہ اس کا یقین کریں گی؟؟کیا وہ اس کا ساتھ دیں گی؟؟ہاں وہ اس کا ساتھ دیں گی کیونکہ وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔اس کے دل سے آواز آئی تھی۔۔۔

اسے اس وقت سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔حماد کی وہ باتیں کہ ماہی تمھیں پانے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔۔۔اسے یہ بھی بھول گیا کہ ماہی نے بھی کہا تھا کہ تمھیں اپنا ہر حال میں بنا کر ہی رہوں گی۔۔۔اس کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔۔۔اس کے ذہن میں اگر کوئی تھا تو المیرا اور یوسف صاحب !!!

انہیں اپنے بیٹے پر مان تھا۔۔۔فخر تھا۔۔۔وہ کیسے سامنا کریں گا؟؟کیسے نظریں ملائے گا؟؟اس نے ان کا بھی فخر، غرور اور مان توڑ کر رکھ دیا۔۔۔اس نے المیرا کو بھی توڑ کر رکھ دیا۔۔۔۔

اس کے ذہن میں بس یہ سوار تھا کہ وہ ایک لڑکی کی عزّت کے ساتھ کھیل گیا ہے؟؟

یہ دکھ بہت بڑا تھا۔۔۔بہت گہرا تھا۔۔۔اس کا ذہن کسی دوسری چیز کو سوچنے سمجھنے سے ناقص تھا۔۔۔

ایسے موقعوں پر کس کا ذہن کام کرتا ہے؟؟؟؟

المیرا یوشع کے گھر آئی تھی۔۔۔پوری رات جس کیفیت میں اس نے گزاری تھی یہ بس وہی جانتی تھی۔۔۔لاؤنج میں یوسف صاحب بیٹھے تھے۔۔۔وہ اٹھ کر اس کے پاس آئے۔۔۔

خیر ہے میری بیٹی صبح صبح "!!!

بابا یوشع گھر پر ہے کیا؟؟؟"

نہیں بیٹا!!!میں رات کو جب گھر آیا تو مجھے لگا شاید اپنے روم میں سو رہا ہو گا مگر صبح اٹھ کر پتا چلا کہ وہ جناب تو ساری رات گھر ہی نہیں آئے ہیں، میں کئی بار اس کا فون ٹرائے کر چکا ہوں، مسلسل بیل جا رہی ہے مگر وہ اٹینڈ نہیں کر رہا۔۔۔"المیرا کو مزید پریشانی لاحق ہوئی۔۔۔

کیا بات ہے؟تمہاری اس سے کوئی بات ہوئی ہے بیٹا"!!

بابا میرا کل سے دل بہت بے چین ہو رہا ہے، کل وہ میرے ساتھ ہی تھے اس کے بعد تو ان کو گھر ہی آنا چاہیے تھا پھر وہ کہاں گئے، وہ میری بھی کال نہیں اٹھا رہے، میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔۔۔"

اسے کچھ نہیں ہو گا کیوں ٹینشن لے رہی ہو، کیا پتا کسی کام سے گیا ہو، اس کا موبائل سائلنٹ پہ ہو اسے آواز نہ آ رہی ہو۔۔۔" المیرا کی آنکھوں میں آنسوں آئے۔۔۔

اب وہ انہیں کیسے سمجھائے کہ یہ بے چینی کس چیز کی ہے۔۔۔ کل رات سے اس کو کتنے عجیب عجیب سے وسوسے آ رہے ہیں۔۔۔

بابا کی بھی کال نہیں اٹھا رہے، میری بھی نہیں اٹھا رہے، میری نہ سہی بابا کی تو کال اٹینڈ کر لیں۔۔۔ " آنے دو ذرا اس نالائق کو اس کی خیر نہیں، میری بیٹی کو پریشان کر رہا ہے، اس کے تو میں کان کھینچوں گا۔۔۔" وہ بجھے دل سے مسکرائی۔۔۔

اس نے یوشع کی بجائے اب علی کو کال ملائی۔۔۔ علی نے کال اٹینڈ کی۔۔۔۔

بھائی!! یوشع آپ کے ساتھ ہے؟؟؟" وہ چپ رہا۔۔۔۔

بتائے نا بھائی!! مجھے بہت پریشانی ہو رہی ہے۔۔۔"

ہمم میرے ساتھ ہے۔۔۔"

کتنی بری بات ہے بندہ ایک کال یا میسج کر کے بتا ہی دیتا ہے کہ میں یہاں ہوں، میں کتنی پریشان ہو رہی ہوں۔۔۔ "

تم کہاں ہو؟؟؟"

میں یوشع کے گھر ہوں۔۔۔ "

اچھا میرے گھر آجاؤ۔۔۔"

بھائی!! خیریت ہے؟؟؟"

آجاؤ یار "!!!

اوکے آتی ہوں۔۔۔"اس نے موبائل رکھا۔۔۔

وہ علی بھائی کے گھر ہے، وہ مجھے بھی وہی بلا رہے ہیں، میں ان کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔"

اوکے بیٹا مگر ان دونوں نالائقوں سے کہہ دینا کہ رات کے فنکشن کی تیاریاں بہت کرنی ہے، آوارہ گردیاں مت کریں، گھر آکر تیاریاں کریں۔۔۔۔ "

جی بابا!! کہہ دوں گی۔۔۔"وہ یوسف صاحب کے سینے سے لگ کر بجھے دل کے ساتھ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

مگر وہ کیا جانتی تھی یہ گلے لگنا آخری ثابت ہو گا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

علی کے گھر سب لاؤنج میں موجود تھیں۔۔۔ نکاح ہو رہا تھا۔۔۔ المیرا بھی وہی آئی۔۔۔ اس نے وہاں موجود مولوی اور چند افراد کو دیکھا۔۔۔۔ اس نے علی کو دیکھا۔۔۔ اس نے یوشع کو دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی۔۔۔ یوشع نکاح نامے پر سائن کر رہا تھا۔۔۔۔

اس نے نکاح کر لیا؟؟ یوشع نے نگاہیں اٹھائی۔۔۔اس کی خوشبو اس کو محسوس ہو گئی تھی۔۔۔وہ سامنے ہی کھڑی حیرت بھری نگاہوں سے یوشع کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

دعا کروائی جا رہی تھی۔۔۔سب دعا کر رہے تھیں مگر وہ بس المیرا کو دیکھ رہا تھا۔۔۔مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہوا۔۔۔کون اسے مبارک دے رہا ہے اسے کچھ خبر نہ تھی۔۔۔اس کی نگاہیں بس المیرا کی آنسو بھری آنکھوں پر جمی تھی۔۔۔مبارکبادیں دینے کے بعد ایک دو گواہ اور نکاح خواہ چلا گیا۔۔۔۔

المیرا کی انکھ سے آنسوں ٹپکا۔۔۔۔اس نے الٹے قدم پیچھے لئے۔۔۔۔

المیرا میری بات سنو!!!"یوشع اس کے پاس آیا۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے، قریب مت آنا میرے!!!"اس کے لہجے میں نہ جانے کیا تھا۔۔۔اس کے قدم وہی رک گئے تھے۔۔۔

تم نے دھوکہ دیا، یہ تمھاری محبت تھی، تم نے نکاح کر لیا، آج ہماری مہندی تھی۔۔۔۔"وہ بے بسی سے ٹوٹے لہجے میں بولی۔۔۔۔

نہیں المیرا میری بات سنو!!میں تمھیں سب کچھ بتاتا ہوں مگر میری بات سنو۔۔۔"اس کے لہجے میں کتنی التجا تھی۔۔۔۔

کیاسناؤ گے کہ کیسے نکاح کیا؟؟ کیاسناؤ گے تمھاری محبت جھوٹی تھی؟؟ کیاسناؤ گے کہ تم نے محبت کا جھوٹا ناٹک کیا؟؟ میرے جذبات کے ساتھ کھیلا؟؟ کیوں کیا تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں؟؟ بولو؟؟ جواب دو؟؟"

اس نے اپنی مُٹھی میں اس کا کالر جکڑا۔۔۔ وہ اس کو دیکھے جا رہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں مان ٹوٹنے کی کرچیاں تھی۔۔۔۔

شور وغل سن کر ماہی بھی وہاں آئی۔۔۔ مسز عمران بھی تھی۔۔۔

یہ کیا تمھیں بتائے گا؟ میں تمھیں بتاتی ہوں اس نے کیا کیا ہے؟؟" مسز عمران نے نفرت سے کہا۔۔۔ اس کے بعد المیرا کو سب کچھ بتایا گیا۔۔۔

وہ اس کا کالر چھوڑ کر دو قدم اس سے دور ہٹی تھی۔۔۔ اس کے اِس طرح سے دور ہٹنے پر یوشع کو مزید تکلیف ہوئی تھی۔۔۔۔۔

یویو یوشع!!!!!" وہ نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔ المیرا کو یقین نہیں آ رہا تھا اس نے جو سنا ہے وہ سب سچ ہے۔۔۔

المیرا نے ماہی کو دیکھا جو رونے لگی تھی۔۔۔

وہ ماہی کے قریب گئی۔۔۔۔

اپنی انگیجمنٹ رنگ اتار کر اس کی ہتھیلی پر رکھی۔۔۔گلے میں سے یوشع کے نام کا لاکٹ اتارا جو اس نے اس دن بہت محبت سے خود پہنایا تھا۔۔۔وہ بھی ماہی کی ہتھیلی پر رکھا۔۔۔

نکاح مبارک ہو۔۔۔"اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔بے دردی سے آج اس کا یقین اور اس کا مان توڑ دیا گیا تھا۔۔۔اس کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے گئے تھے۔۔۔۔

وہ کسی سے کچھ بھی بولے بغیر، کسی کو کچھ بھی کہے بغیر، کسی سے کوئی شکوہ کئے بغیر وہاں سے جانے لگی تھی۔۔۔۔مسز عمران ماہی کو ایک بار پھر اندر لے گئی۔۔۔

یوشع نے المیرا کا ہاتھ تھام کر اس کو روکنا چاہا۔۔۔

لیو مائی ہینڈ!!!"اس نے منہ موڑے موڑے کہا۔۔۔

نہیں المیرا خدا کے واسطے میرے ساتھ ایسا ظلم مت کرو۔۔۔"وہ بکھرے لہجے میں التجا کر رہا تھا۔۔۔وہ غصے میں پیچھے مڑی۔۔۔۔

ظلم مت کرو۔۔۔"اس نے پیچھے مڑتے اس کے کالر کو پکڑا۔۔۔

ظلم تو میرے ساتھ کیا گیا ہے، کیا بگاڑا تھا اس نے تمھارا جو تم نے اس کے ساتھ ایسا کیا؟؟تم جانتے تھے یوشع میرا تمھارے علاوہ اب کوئی نہیں ہے، نہ ماں ہے، نہ باپ ہے، نہ دادی ہے، ایک تم تھے میرے اپنے!!آج تم بھی میرے اپنے نہ رہے، تم نے خود کو کسی اور کے نام کر دیا، آج ہماری مہندی تھی، کچھ تو

خیال کر لیتے یار!! کل نکاح بھی ہو جاتا، آجاتی میں تمہارے پاس، تم سے ذرا بھی انتظار نہیں ہوا، ایسی بھی کیا مجبوری آن پڑی تھی تم پر۔۔۔" آنسو گالوں پر لڑھک رہے تھے۔۔۔

المیرا!!" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

تمھیں مجھ پر یقین نہیں۔۔۔" یوشع نے اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

سب سے زیادہ تم ہی پر یقین تھا، تم نے آج وہ بھی توڑ کر رکھ دیا۔۔۔"

یوشع کا بھی دل بری طرح ٹوٹا تھا۔۔۔ ایک وقت تھا جب وہ اس کیلئے دنیا سے لڑ رہا تھا۔۔۔ وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا کہ اگر ساری دنیا بھی مجھے آکر کہے گی کہ المیرا بد کردار ہے تو کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروں گا۔۔۔ اس کے پاک دامن ہونے کی گواہی میں دوں گا۔۔۔ وہ سب کو چھوڑ کر صرف اس کی بات پر یقین کرتا تھا اور ایک آج کا وقت ہے جب وہ اس کو چھوڑ کر سب کی باتوں پر یقین کر رہی ہے۔۔۔ اسے اس پر بالکل بھروسہ نہیں ہے۔۔۔

آہ!!! وہ یقین کیسے کریں گی جب اسے خود بھی یہ بات ابھی ٹھیک سے نہیں معلوم کہ اس نے ماہی کے ساتھ سچ میں کچھ کیا بھی ہے یا نہیں؟؟؟

وہ اسے یقین دلائے بھی تو کیسے دلائے جب کہ وہ خود ابھی تک کشمکش میں ہے۔۔۔

نہیں!!!"اس نے اسے دونوں بازوؤں سے تھام کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔ یہاں ان دونوں کے علاوہ بس ایک علی تھا۔۔۔

میں تمھیں کہیں نہیں جانے دوں گا، تم ہمیشہ اپنی چلاتی ہو، مگر آج نہیں چلیں گی، میں تمہیں کہی نہیں جانے دوں گا، سمجھی تم!! کہی بھی نہیں جاؤ گی تم مجھے چھوڑ کر، میں تمھارے بغیر نہیں رہ سکتا، نہیں!!!"اس نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے پر ٹکایا۔۔۔

دونوں کی آنکھوں سے آنسوں جاری تھیں۔۔۔المیرا نے منہ پرے کیا۔۔۔

یوشع دور ہٹو!!!"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

میں نے کہا دور ہٹو!!!"اس نے پھر غصے سے کہا تھا۔۔۔

میں تمہیں کہی نہیں جانے دوں گا۔۔۔"یوشع کے ہونٹ کپکپانے لگے تھے۔۔۔اس کے دور جانے کا سوچ کر اس کا وجود بھی کپکپانے لگا تھا اور روح فنا ہونے لگی تھی۔۔۔

آئی سیڈ لیو می!!"اس نے چیختے اسے دھکا دیا تھا۔۔۔۔

سٹے آوے فرام می!!! گھن آرہی ہے مجھے تمھارے وجود سے، نفرت ہونے لگی ہے مجھے تمھارے وجود سے یوشع یوسفزئی۔۔۔"یوشع کی سانسیں لمحے بھر میں ساکت ہوئی تھی۔۔۔۔

آئی ہیٹ یو!!!تم ایک حوّس پرست انسان ہو،میرے سامنے اچھے بننے کا ڈھونگ رچتے رہے اور پیٹھ پیچھے یہ کام کرتے ہو،یہ تمھاری محبت تھی،اگر شادی ہی کسی اور سے کرنی تھی تو مجھ سے محبت ہی کیوں کی؟ کیوں آئے میری زندگی میں؟کیوں اپنے ہونے کا احساس دلایا؟کیوں میرے جذبات کے ساتھ کھیلا؟ کیوں کیا تم نے یہ سب؟کیوں؟تمھارا میرا رشتہ ختم!!ختم ہو گیا سب کچھ!!!"وہ اس کے سینے پر ہاتھ مارتی غصے سے چیخ رہی تھی۔۔۔

کل رات تک وہ کہہ رہی تھی کہ صرف آپ کی وفادار رہوں گی۔۔۔صرف آپ سے محبت کروں گی اور آج اس نے سب کچھ ختم کر دیا اس کی محبت دو پل میں ختم ہو گئی تھی۔۔۔وہ قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی۔۔۔یوشع نے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

جن میں مان ٹوٹنے کی تکلیف تھی۔۔۔۔کتنی تکلیف تھی ان آنکھوں میں۔۔۔

ہیپی میریڈ لائف یوشع یوسفزئی!!!"اس کے لہجے میں نفرت تھی۔۔۔یوشع نے آنکھیں بند کی۔۔۔وہ جو اگر اس کو یوشع یوسفزئی کہہ کر بھی بلاتی تھی تو ہمیشہ ان الفاظوں میں محبت ہوتی تھی۔۔۔مان ہوتا تھا۔۔۔ فخر اور غرور ہوتا تھا مگر آج یوشع یوسفزئی کہنے میں نفرت تھی۔۔۔دو پل میں اسکی محبت نفرت میں بدل گئی تھی۔۔۔

وہ اس کے پاس سے گزر گئی۔۔۔۔ایسے جیسے وہ اسے جانتی ہی نہ ہو۔۔۔

یوشع کو ایسا لگا جیسے اس کی روح فنا ہو گئی ہو۔۔۔

وہ گنہگار نہیں تھا پھر بھی گنہگار بنا دیا گیا تھا۔۔۔۔

المیرا کی نظروں میں اس کو گرا دیا گیا تھا۔۔۔۔

وہ بھی اس کے پیچھے گیا۔۔۔۔

المیرا خدا کیلئے رک جاؤ، خدا کا واسطہ ہے تمہیں؟؟"اب کی بار علی اس کے راستے میں حائل ہوا تھا۔۔۔اس نے یوشع کو بازو سے تھام کر آگے جانے سے روکا۔۔۔

یوشع اسے جانے دو۔۔۔ "

نہیں علی اسے روک وہ کہاں جائے گی یار!!اس کا کوئی نہیں ہے، وہ اِس دنیا میں بالکل اکیلی ہے۔۔۔"وہ فریاد کر رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا نا، اسے جانے دو "!!!

علی چھوڑ مجھے !!!"اس نے اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کی تھی مگر علی نے اسے نہیں چھوڑا۔۔۔وہ بے بسی سے زمین پر گھٹنوں کے بل گرنے کے انداز میں بیٹھا۔۔۔

پلیز مت جاؤ!!مت جاؤ!!خدا کیلئے میرا یقین کرو، میں نے کچھ نہیں کیا المیرا، میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں، میرے دل میں صرف تم ہو، پلیز میرا یقین کرو، تمہیں تو اپنے شہری پر یقین ہونا چاہیے، تمھارا شہری

کبھی ایسا نہیں کر سکتا، المیرا میں تمھارے بغیر مر جاؤں گا واپس آ جاؤ۔۔۔"وہ بے بسی سے روتے ہوئے اتنی زور سے چیخا تھا کہ اس کے چلتے قدم ایک پل کیلئے تھم گئے تھے مگر صرف ایک پل کیلئے۔۔۔اس کے دل کی دھڑکنوں کی رفتار بھی پل بھر میں سہم سی گئی تھی کہ شاید وہ واقعی مر جائے گا۔۔۔اس کے لہجے میں جو بے بسی اور التجا تھی اسے اگنور نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔یوشع نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔۔۔۔

المیرا خدا کیلئے میرے پاس واپس آ جاؤ، تم تو میرا یقین کرو، میں خود کو ختم کر لوں گا المیرا! میں تمہارے بغیر سچ میں مر جاؤں گا، میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر! میں تمہارے بغیر پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔"اس کی آواز آہستہ ہو گئی تھی جیسے اب اس میں مزید بولنے کی سکت نہ بچی ہوں۔۔۔بس اس کی کنپٹی کی رگیں عنقریب پھٹنے والی تھی کم از کم اسے ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

کاش ایک رگ پھٹ کر اس کا کام آسان کر دیں۔۔۔اس نے دعا کی تھی۔۔۔کاش!!!ایسا ہو جائے اور وہ جانے سے رک جائے۔۔۔۔

وہ پیچھے دیکھے بغیر آگے بڑھ گئی۔۔۔

تیری ابتدا کوئی اور تھا۔۔۔

تیری انتہا کوئی اور تھا۔۔۔۔

تیری بات ہم سے ہوئی تو کیا؟؟

تیرا آشنا تو کوئی اور تھا۔۔۔

ہمیں شوق تھا بڑی دیر تک!!!

تیرے ساتھ شریکِ سفر رہیں۔۔۔

تیرے ساتھ چل کے خبر ہوئی۔۔۔۔

تیرا راستہ تو کوئی اور تھا۔۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی لاؤنج سے باہر نکل گئی۔۔۔وہ بے حس بنی اسے تڑپتا، بلکتا چھوڑ کر چلی گئی۔۔۔

علی روک لے اسے!!!تُو جانتا ہے اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے، وہ بالکل اکیلی ہے۔۔۔"وہ چکراتے سر کے ساتھ التجا کر رہا تھا۔۔۔۔

تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے، اب المیرا سے تمھارا کوئی رشتہ نہیں ہے۔۔۔۔" علی نے غصے سے کہا۔۔۔۔

علی!!!"اس نے خالی اور دھندلائی نظروں سے علی کو دیکھا۔۔۔۔علی نے نظریں جھکائی۔۔۔۔

وہ رو رہا تھا۔۔۔اس کا سر گھوم رہا تھا۔۔۔اسے اپنے آس پاس کی ہر چیز گردش کرتی محسوس ہوئی۔۔۔

وہ اکیلے کیسے رہے گی؟؟؟"اسے اس وقت بھی خود کی پرواہ نہ تھی اسے بس المیرا کا خیال تھا۔۔۔المیرا کے چھوڑ جانے کا صدمہ بہت گہرا تھا اور وہ اِس صدمے کی تاب نہیں لا پا رہا تھا۔۔۔صرف چند پل لگے تھے

یوشع کو اپنا ہوش کھونے میں۔۔۔ صرف چند پل میں ہی وہ ہوش و خرد سے بیگانہ علی کی بانہوں میں گرا تھا۔۔۔۔

یوشع یوشع!!!" اس نے گھبراتے ہوئے اس کا گال تھپتھپایا۔۔۔۔

بابا!!!" وہ چیخا تھا۔۔۔ وہ اس کی چیخ سن کر روم سے نکل کر آئے۔۔۔ علی کی بانہوں میں یوشع کے بیہوش وجود کو دیکھا تو دوڑ کر اس کے پاس آئے۔۔۔

علی اس کے گال کو تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

یوشع یار اٹھو!! ہوش کرو!!!" مگر وہ نہیں اٹھ رہا تھا۔۔۔ وہ بالکل پاگل ہی تو ہو رہا تھا اس کے وجود کو اس طرح سے دیکھ کر۔۔۔۔ اس کا جان سے زیادہ عزیز دوست!!! اس قدر عزیز ہو گیا تھا کہ اس نے اپنی بہن سے زیادہ یوشع کی باتوں کا یقین کیا تھا۔۔۔ اس کے کہے پر یقین کیا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

المیرا بہت تیز ڈرائیونگ کر رہی تھی۔۔۔ آنکھوں میں بار بار پانی جمع ہو جاتا جس کو وہ بے دردی سے رگڑ دیتی۔۔۔ پانی کی وجہ سے آس پاس کا منظر دھندلا ہو جاتا۔۔۔ اس کے ذہن سے مسز عمران کی باتیں نہیں نکل رہی تھی۔۔۔۔ اس کا دل و دماغ بھی اس بات کو ماننے کو تیار ہی نہیں تھا کہ یوشع یہ سب کر سکتا ہے؟؟

اسے یوشع کا رونا اور تڑپنا یاد آرہا تھا۔۔۔ان ڈھائی تین سالوں میں آج تک اس نے اس کے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کی تھی تو وہ کسی اور کے ساتھ کیسے کھیل سکتا ہے؟؟؟اس نے پھر آنسوؤں کو رگڑ ڈالا۔۔۔

اسے یوشع کی آنکھیں یاد آئی۔۔۔ان آنکھوں میں موجود مان کا ٹوٹنا !!

میں یوشع یوسفزئی!!المیرا کے پاک دامن ہونے کی گواہی دوں گا،اگر ساری دنیا بھی مجھے آکر کہے گی کہ المیرا بدکردار ہے تو کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروں گا،المیرا صرف میری ہے اور میں اسی سے شادی کروں گا،چاہے کسی کی رضا شامل ہو یا نہ ہو۔۔۔"گزرا ماضی یاد آرہا تھا۔۔۔

کیوں یوشع کیوں؟؟؟"وہ خود سے پوچھ رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں آنسو آتے اور آس پاس کا منظر دھندلا ہو جاتا۔۔۔

وہ کل رات اسی وجہ سے اسے خود سے دور بھیجنے پر آمادہ نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اسی وجہ سے اس کا دل اسے خود سے دور بھیجنے کو نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔

وہ گیا تھا تو ایسے لگ رہا تھا جیسے کبھی واپس نہیں آئے گا اور وہ واقعی اب کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔۔اس نے خود کو پل بھر میں کسی اور کے نام کر دیا ہے۔۔۔

ساری رات۔۔۔رات کا ایک ایک لمحہ اس نے جلتے انگاروں پر گزارا تھا۔۔۔کیا صرف اس وجہ سے کہ اب اس کی زندگی میں یہ آزمائش بھی آنی باقی تھی؟؟

کونسی آزمائش زیادہ سخت تھی؟؟

اندازہ مشکل تھا مگر ہر آزمائش اس کیلئے پہلے سے کئی گناہ زیادہ تکلیف دہ ثابت ہو رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، یوشع "!!!

وہ بار بار آنسوں صاف کر رہی تھی۔۔۔۔

تمہیں نکاح نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"منظر بہت دھندلا ہو چکا تھا۔۔۔۔اس نے ایک یوٹرن لیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

علی ایمبولینس کو کال کر رہا تھا۔۔۔ماہی بھی یوشع کے پاس بیٹھی اس کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کا دل یوشع کو دیکھ کر گھبرانے لگا تھا۔۔۔یوشع کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔۔۔ایسے لگ رہا تھا جیسے سارا خون ختم ہو رہا ہو۔۔۔علی کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔

المیرا کالنگ!!!اس نے فوراً کال ریسیو کی۔۔۔

ہیلو المیرا کہاں ہو یار تم؟؟؟"مگر دوسری طرف سے جو خبر ملی۔۔۔اس نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا علی؟؟؟"

بابا المیرا!!!"وہ بہت حیران تھا۔۔۔۔

المیرا کیا؟؟"

اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔"

واٹ "!!!!

علی نے اپنا سر تھاما۔۔۔وہ کس کو سنبھالے۔۔۔۔

ایک طرف جان سے زیادہ عزیز دوست اور دوسری طرف بہن !!!

علی کی آنکھوں میں بھی نمی آنے لگی تھی۔۔۔۔

یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے سب کچھ ؟؟؟"

اتنی مشکلیں وہ بھی ایک ہی ساتھ !!!!

علی تم المیرا کے پاس جاؤ، اسے کسی اپنے کی اشد ضرورت ہے، تم جا کے اس کو دیکھو کس اسپتال میں گئے ہیں؟ یوشع کو ہم سنبھال لے گے تم جاؤ۔۔۔ "

عمران صاحب نے کہا۔۔۔ علی نے خالی نگاہوں سے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔

نہیں میں یوشع کو چھوڑ کر !!!"اس کو اپنی آواز کسی خھائی سے آتی محسوس ہوئی۔۔۔

علی ہوش سے کام لو!!وقت ضائع مت کرو، المیرا کے پاس جاؤ، یوشع کو ہم سنبھال لیں گے۔۔۔۔"وہ اٹھا تھا اور پھر باہر کی جانب دوڑا تھا۔۔۔۔

علی پاگلوں کی طرح کوریڈور میں اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔

جس اسپتال میں المیرا کو لایا گیا تھا وہی یوشع کو بھی لے آئے تھے۔۔۔

نہ اب تک المیرا کی کوئی خبر دی گئی تھی اور نہ ہی یوشع کی۔۔۔ڈاکٹر باہر آئے۔۔۔۔

ڈاکٹر المیرا!!!" علی نے آگے بڑھ کر بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

ان کے سر پر گہری چوٹ آئی ہے، ہم نے ٹریٹمنٹ کر دیا ہے، وہ خطرے سے باہر ہے مگر کوشش کیجئے گا کہ انہیں کسی قسم کا کوئی سٹریس مت دیا جائے، ورنہ ان کا دماغ ڈیمج ہو سکتا ہے اور ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔"

علی نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ڈاکٹر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

بیٹا آرام سے بیٹھ جاؤ، یوشع کو بھی کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" عمران صاحب نے کہا۔۔۔یوسف صاحب کو ابھی تک کسی بات کی خبر نہیں ملی تھی۔۔۔وہ تو بس گھر بیٹھے یوشع کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔ایک ڈاکٹر اور اس طرف آیا تھا۔۔۔۔

یوشع "!!!

بہتر ہے، کسی گہرے شاک یا سٹریس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئے تھے، ابھی کچھ دیر میں ہوش آجائے گا، ان کا بی پی بھی اِس قدر ہائی ہو چکا تھا کہ شکر کریں ان کے دماغ کی رگ نہیں پھٹی، ورنہ ان کی جان جاسکتی تھی۔۔۔۔ "

ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں کہا۔۔۔ علی کے قدم ڈگمگا گئے تھے۔۔۔۔

یوشع بیڈ پر لیٹا سر کو دائیں بائیں ہلا رہا تھا۔۔۔۔

المیرا!!!" وہ بے ہوشی کی حالت میں بھی اسے پکار رہا تھا۔۔ علی اس کو دیکھ کر اس کے قریب آیا۔۔۔۔

نہ_نہ_ نہیں المیرا!!!م_م_ مت جاؤ، مجھ_مجھے چھوڑ کر!!!" علی نے اس کے گال تھپتھپائے۔۔۔

یوشع اٹھو!!!" اس نے جیب سے رومال نکال کر اس کے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔۔۔۔

وہ اس سے اپنے ہاتھ چھڑوا کر اس سے دور جا رہی تھی۔۔۔ وہ تپتے صحرا میں کھڑا اس کو پکار رہا تھا۔۔۔ وہ آگے بھاگے جا رہی تھی اور وہ بھی ننگے پیر صحرا میں بھاگتا اس کو پکار رہا تھا۔۔۔ اس کے پاؤں جل رہے تھے۔۔۔ اس کا جسم تپ رہا تھا مگر وہ بس اس کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔۔ اس کے پاؤں سے خون رسنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ اگلے ہی پل وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تھی۔۔۔ وہ وہی ساکت ہو گیا۔۔۔ وہ صحرا کے بیچوں بیچ کھڑا اس کو آواز دے رہا تھا۔۔۔

یوشع اٹھو!!!" علی نے اسے جھنجھوڑا تو اس نے ایک دم اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔ خالی نگاہوں سے ہسپتال کو اور پھر علی کو دیکھا۔۔۔

وہ زندہ ہے کاش وہ مر جاتا۔۔۔۔

بڈی!!! بڈی یار وہ وہ جا رہی ہے مجھے چھوڑ کر، اسے روک لو یار، وہ تمہاری بات سن لے گی، آئی کانٹ لیو وید آؤٹ ہر!! آئی نیڈ ہر!! میں مر جاؤں گا اس کے بغیر!! اس کو روک لو۔۔۔" وہ روتے روتے کہہ رہا تھا۔۔۔

یوشع پلیز حوصلہ کر یار"!!!!

نہیں علی اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے، تم تو سب جانتے ہو، وہ کہاں جائیں گی، اسے روک لو۔۔۔ "

یوشع تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے اب بس کر دو۔۔" علی نے سرخ آنکھوں کے ساتھ ہر لفظ چبا کر کہا تھا۔۔۔

یوشع کی زبان کو بریک لگی تھی۔۔۔

مجھے المیرا کے پاس جانا ہے مجھے نہیں معلوم، مجھے کچھ نہیں سننا، مجھے جانا ہے، کہاں ہے وہ؟؟ "

وہ بیڈ سے نیچے اترا۔۔۔ ایک بار پھر اس کا سر گھوما تھا۔۔۔ علی نے اسے تھاما۔۔۔

کہاں ہے وہ بتادے یار؟؟؟"وہ آج کتنا بے بس ہو رہا تھا۔۔۔ آج سے پہلے علی نے اسے اتنا بے بس اور اتنا ٹوٹا بکھرا کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

تمھارے ساتھ والے روم میں ہے۔۔۔"نگاہیں چراتے علی نے اسے بتایا تھا۔۔۔۔

سا_ساتھ والے رو_روم میں، کی کیا مطلب؟؟؟"اس کی آواز لڑکھڑائی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے اس کو؟؟؟"اس نے علی کا کالر پکڑا تھا۔۔۔

اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا مگر خطرے سے باہر ہے۔۔۔"یوشع نے سر کو تھاما۔۔۔

ایکسیڈنٹ!!!"وہ فوراً اپنے روم سے نکل کر اس کے روم میں پہنچا۔۔۔

ڈور کھولتے ہی وہ وہی رک گیا۔۔۔وہ سامنے ہی تو بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی تھی۔۔۔اس کے سر پر پٹی بندھی تھی۔۔۔اس کے دل میں درد کی پھر ٹیس اُٹھی۔۔۔

اس کو دیکھتے ہی اس کے کہے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے تھے۔۔۔۔

وہ قدم قدم چلتا اس کے بیڈ کے قریب آرہا تھا۔۔۔اس کے دونوں طرف اپنے ہاتھ رکھتا اس کی طرف ہلکا سا جھکا تھا۔۔۔وہ یک ٹک اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

کتنی چاہت تھی اس کی کہ وہ اس کو سرخ جوڑے میں سجا دیکھے۔۔۔اپنے ارمانوں کی سیج سجاتے دیکھے۔۔۔ اپنی چاہت کے رنگوں میں اس کو رنگا دیکھے مگر وہ آج اس کو کس طرح دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ بے سدھ سی پڑی تھی۔۔۔

وہ اسے آج آخری بار دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اسے دیکھ رہا تھا جیسے اب دوبارہ وہ اس چہرے کو نہیں دیکھ سکے گا۔۔۔۔

دھندلائی آنکھیں۔۔۔۔ان آنکھوں میں آنسوؤں کے پیچھے چھپا درد۔۔۔۔درد سے چھلنی ہوتی روح۔۔۔۔

اس کے کانوں میں آوازیں گونج رہی تھی۔۔۔

سامنے حشر برپا ہے اور وہ اب تک زندہ ہے۔۔۔۔

اسے تو اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسیں کھینچ لینی چاہیے تھی۔۔۔۔

دور رہو مجھ سے، گھن آرہی ہے مجھے تمھارے وجود سے، نفرت ہونے لگی ہے مجھے تمھارے وجود سے۔۔۔۔"وہ فوراً اس سے دور ہٹا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی پہلی ملاقات یاد آئی۔۔۔وہ پہلی ملاقات اور یہ آج کی آخری ملاقات۔۔۔۔

تم ایک حوّس پرست انسان ہو۔۔۔۔"

یوشع نے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔

نہیں میں نہیں ہوں، میں حوّس پرست نہیں ہوں۔۔۔"اسے خود کی آواز خھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

مجھے نفرت محسوس ہو رہی ہے یوشع یوسفزئی تم سے۔۔۔"

کاش کوئی یوشع کے دل کا حال جان سکتا۔۔۔

اس کے دل پر جیسے کوئی وقتاً فوقتاً ہتھوڑے سے ضربیں لگا رہا تھا۔۔۔سوئیاں چُبھو رہا تھا۔۔۔وہ اس کی طرف لپکا تھا۔۔۔وہ نیچے اس کی طرف جھکا تھا۔۔۔

ایک موتی یوشع کی آنکھ سے ٹوٹ کر المیرا کے گال پر لڑھکا۔۔۔المیرا کی پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔۔

یوشع نے اپنے ہاتھ کی پوروں سے اس کے گال سے آنسو صاف کیا۔۔۔

مجھے گھن آرہی ہے تمھارے وجود سے، تمھارا ماہی سے نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔"اس نے اپنی ساری سوچوں کو جھٹک کر اپنے پُر حدت لب اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔وہ آخری بار اسے محسوس کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔المیرا کی انگلیوں میں حرکت ہوئی۔۔۔

وہ اس سے دور ہٹا۔۔۔ایک آخری نظر اس کے مرجھائے چہرے کو دیکھتے لمبے لمبے ڈگ بھرتا دروازے تک پہنچا۔۔۔وہاں علی چپ چاپ کھڑا اس کی ساری کاروائی دیکھتا رہا۔۔۔ایک شکوہ کناں نظر علی پر ڈالتا وہ

چپ چاپ نظریں جھکائے اپنے آنسوؤں کو رگڑتا اس کی سائڈ سے نکل گیا۔۔۔ علی المیرا کے قریب آیا۔۔۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی۔۔۔ اپنے ماتھے کو چھوا۔۔۔ سر میں بھی درد ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر کے اس کی خوشبو کو محسوس کیا۔۔۔ اسے اپنے ماتھے پر بھی اس کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ المیرا نے نگاہیں دروازے کی طرف پھیری۔۔۔

وہ ابھی گیا ہے۔۔۔" علی نے کہا۔۔۔ المیرا نے تکلیف سے آنکھیں بند کی۔۔۔۔ آنسوں ٹوٹ کر برسے۔۔۔

المیرا!!!" علی نے اس کے بالوں کو سہلاتے اسے پیار سے پکارا۔۔۔ اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔

کیسا محسوس کر رہی ہو؟؟" اس نے پھر آنکھیں بند کی۔۔۔ اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

علی نے سہارا دے کر اسے بٹھایا۔۔۔۔

دل میں بہت تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" دل میں خود سے کہتے وہ علی کے سینے سے لگی۔۔۔ اس نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

مجھے معاف کر دینا المیرا!!!" اس نے بھی دل میں کہا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں نم ہوئی تھی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

وہ ائیر پورٹ پہ علی کے سینے پر سر رکھے کھڑی تھی۔۔۔

میں پھر کہہ رہا ہوں، مت جاؤ یار!! ہمارے ساتھ رہو، کیا میں تمھارا بھائی نہیں ہوں۔۔۔"

مگر اب یوشع تو میرا نہیں رہا ناں۔۔۔"اس کے لہجے میں دکھ اور تکلیف کی آمیزش تھی۔۔۔ علی کے پاس جواب نہیں تھا۔۔۔۔

وہاں تمھارا وہ کزن ہو گا۔۔۔ "

وہ وہاں نہیں ہے، آؤٹ آف سٹی چلے گئے ہیں۔۔۔۔ "

المیرا پلیز مت جاؤ نہ یار!!!"المیرا کو پھر وہ اپنے آس پاس محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے سینے سے سر اٹھا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔۔۔لوگوں کا رش بہت تھا۔۔۔وہ کہی نہیں دیکھا۔۔۔اس نے واپس نظریں جھکائی۔۔۔

وہ کبھی میرے سامنے نہ آئے، میں کبھی ان کی شکل نہیں دیکھنا چاہوں گی، وہ بہت برے ہیں، محبت کا ڈھونگ رچا ہے انہوں نے بس۔۔۔"یوشع کی آنکھ نم ہوئی۔۔۔دل کے ٹکڑے ہوئے۔۔۔ علی کو بھی معلوم تھا کہ وہ یہی ہے اور وہ اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔

المیرا کیا تمھیں سچ میں ایسا لگتا ہے کہ یوشع ایسا کر سکتا ہے؟؟؟"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

میرا دل یہ بات ماننے پر راضی ہی نہیں ہے، یوشع ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔ "

پھر بھی تم اسے چھوڑ کر جا رہی ہو؟؟"

میرے چھوڑ کر جانے کی وجہ یہ نہیں ہے کہ مجھے اُن پر یقین نہیں ہے، میرے جانے کی وجہ ان کا ماہی سے نکاح ہے، وہ نکاح کر چکے ہیں۔۔۔۔ "

المیرا مت جاؤ!!!" علی نے پھر اس کے ہاتھوں کو تھاما تھا۔۔۔

آپ کو پتا ہے بھائی!! بچپن سے لے کر اب تک میری زندگی میں اتنی آزمائشیں آچکی ہے کہ اب اِن آزمائشوں سے ڈر نہیں لگتا، میں نے بس اتنا جانا ہے کہ ہر آزمائش پہلے سے زیادہ تکلیف دہ رہی ہے میرے لئے، میں نے ماں کو کھویا، مجھے تو اپنا آپ بھی معلوم نہیں تھا جب ہی اُنہیں کھو دیا تھا، میں نے ساری زندگی باپ کی بے رخی برداشت کی، میرے لئے یہ برداشت کرنا آسان نہیں تھا مگر میں کر گئی، میں نے دادی کو کھو دیا، میرے لئے وہ بھی بہت کٹھن تھا مگر میں وہ تکلیف بھی برداشت کر گئی، ماں کے ساتھ وقت نہیں گزارا تھا اس لئے دادی کو کھونے کا دکھ پہلے دکھ سے کئی زیادہ تھا پھر میں نے اپنے بابا کو کھو دیا، بابا کو کھونے کی تکلیف دادی کو کھونے کی تکلیف سے بھی کئی گناہ زیادہ تھی، میں پھر بھی سب سہہ گئی، سب کچھ برداشت کر گئی۔۔۔۔" اس کی آنکھیں پھر نم ہوئی۔۔۔

مگر اب یہ آزمائش اور یہ تکلیف، سب تکلیفوں پر حاوی ہو گئی ہے، میں نے سب برداشت کر لیا بھائی، بڑے سے بڑا غم مگر یہ برداشت نہیں ہو رہا کہ انہوں نے خود کو کسی اور کے نام کر دیا، میں سب کچھ برداشت کر سکتی ہوں بھائی!! میں یوشع کے ساتھ ایک جھونپڑی میں بھی ساری زندگی گزارہ کر سکتی ہوں مگر اُنہیں

کسی اور کے ساتھ بٹا ہوا برداشت نہیں کر سکتی، اور انہوں نے خود کو بانٹ دیا ہے، مجھے جانا ہو گا ان کی زندگی سے دور، اِس تکلیف سے دور۔۔۔" علی نے تڑپ کر اس کو اپنے سینے سے لگایا۔۔۔

میرا دل نہیں مانتا کہ یوشع سچ میں ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔" وہ اب اس کے سینے سے لگی نم لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔۔

مگر ماہی کے آنسو بھی تو جھوٹے نہیں ہے، ہو سکتا ہے انہوں نے سچ میں۔۔۔" وہ بات اُدھوری چھوڑ گئی۔۔۔

مجھے جانا ہے، میں یہاں رہ کر اُنہیں کسی اور کا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ "

تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے، تمہیں جب بھی میری ضرورت ہو تو مجھے بلا لینا، میں آ جاؤں گا، تم جانتی ہوں میں نے صرف زبان سے نہیں دل سے تمہیں اپنی بہن کہا اور مانا ہے، تم مجھے ماہی کی طرح عزیز ہو، تم جانا چاہتی ہو ابھی چلی جاؤ مگر کچھ عرصے بعد میرے پاس واپس لوٹ آنا، تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔" اس نے اس کے بالوں کو چوما۔۔۔

اور پھر وہ واقعی چلی گئی تھی۔۔۔۔

یوشع سے دور۔۔۔ اپنے رشتوں سے بہت دور۔۔۔۔ ہمیشہ کیلئے۔۔۔ کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔۔۔

مگر کبھی کبھار قسمت کے کھیل بڑے نرالے ہوتے ہیں۔۔۔کب کس کی قسمت جاگ جائے؟کسی کو کیا پتا چلتا ہے۔۔۔

جب اس رب کے فیصلے ہوتے ہیں تو پھر بس کُن فیکون کا کمال ہوتا ہے۔۔۔۔

کب کس موڑ پر کس کو کس کا ہمسفر مل جائیں؟کیا معلوم پڑتا ہے؟

ایسا ہی ان دونوں کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔اس نے کہا تھا کہ زندگی بھر اُن کی شکل نہیں دیکھوں گی مگر آج اتنے سالوں بعد ان کی ملاقات ہوئی تھی۔۔۔آج اتنے سالوں بعد وہ ایک دوسرے کے پھر روبرو ہوئے تھیں۔۔۔آج اتنے سالوں بعد ایک بار پھر تقدیر نے ان کو ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔۔ان کی پہلی ملاقات بھی آفس میں ہی ہوئی تھی اور آج اتنے سالوں بعد بھی ان کی ملاقات آفس میں ہی ہوئی تھی۔۔۔

ان کی تقدیر اب ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنا چاہ رہی ہیں؟کیا وہ ان کو واپس ملانا چاہ رہی ہیں یا کوئی اور ہی موڑ ان کی زندگی میں آنے والا ہے۔۔۔۔

ماضی کی یادیں چھٹنے لگی تھی۔۔۔۔وہ اپنے حال میں واپس آ گئے تھیں۔۔۔۔

حال~:

یوشع جب سے آفس سے گھر واپس آیا تھا۔۔۔اس نے خود کو کمرے میں قید کر کے رکھ لیا تھا۔۔۔وہ دوپہر کا گھر واپس آیا اب رات ہو چکی تھی مگر وہ کمرے سے باہر نہیں آیا۔۔۔۔

گھر آ کر علی نے زینب کو بھی بتا دیا تھا کہ آج اُنہوں نے المیرا کو دیکھا ہے۔۔۔

علی!!یوشع بھائی کے پاس جائے نا وہ کب تک یوں کمرے میں قید رہیں گے،نہ انہوں نے کچھ کھایا ہے نہ پیا ہے۔۔"وہ دونوں لاؤنج میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔۔۔۔بچے بھی یہی کھیل رہے تھیں۔۔۔

وہ نہ ہی کچھ کھائے گا اور نہ ہی پیئے گا،زینب اس کو ابھی تنہائی چاہیے،وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کریں گا،مجھ سے زیادہ بہتر اسے کوئی نہیں جانتا،آج اس نے اتنے سالوں بعد المیرا کو دیکھا ہے،تم جانتی ہو،وہ اب تک المیرا کے عشق میں مبتلا ہے،وہ یوشع سے بات کیے بغیر چلی گئی،وہ اب تک یوشع کو گنہگار سمجھتی ہے،اس نے مجھ سے بھی بات نہیں کی،وہ گاڑی میں بھی خاموش تھا،مجھے پہلی بار اس کی سنجیدگی اور خاموشی سے خوف آیا تھا،اسے اس وقت صرف تنہائی کی ضرورت ہے،میں اسے ابھی نہیں سنبھال سکتا،المیرا اسی شہر میں ہے اور ہم سے جھوٹ بولا گیا کہ وہ دبئی میں جہانزیب کے ساتھ رہ رہی ہے،ہم سے جھوٹ بولا گیا کہ وہ لاہور سے جا چکی ہے۔۔۔"

مگر کب تک وہ یوں کمرے میں قید رہیں گے، مجھے اب ٹینشن ہو رہی ہے علی!! پلیز جائے ان کے پاس، کہی وہ زیادہ ٹینشن سے بیہوش نہ ہو جائے، آپ جانتے ہیں وہ زیادہ ٹینشن برداشت نہیں کر پاتے، ان کا نروس بریک ڈاؤن ہو جاتا ہے۔۔۔۔ "

یوشع کو اگر اب کوئی سنبھال سکتا ہے تو وہ بس ایک ہی بچہ ہے۔۔۔" علی نے نگاہیں ہادی کی طرف پھیری۔۔۔۔

وہ زاور کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا۔۔۔ علی نے ٹائم دیکھا۔۔۔۔

بچوں کے سونے کا ٹائم ہو گیا ہے زاور کو لے جاؤ، ہادی بیٹا ادھر آؤ۔۔۔۔ "

کیا کرو گے۔۔۔۔"زینب نے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں ہادی کو یوشع کے پاس بھیج دوں گا۔۔۔۔"

جی بڑے پاپا!!!" وہ علی کے پاس آیا۔۔۔ علی نے اسے گود میں اٹھایا۔۔۔۔

زینب نے ذیان کو گود میں اٹھایا اور زاور کا ہاتھ تھام کر اس کو لے کر روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

علی نے ہادی کے کان میں کھسر پھسر کی۔۔۔

میرا بچہ اب بابا کو سنبھال لے گا ناں؟؟؟" ہادی نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

ویری گڈ!!!" اس نے اس کو نیچے اتارا۔۔۔

وہ یوشع کے روم کی طرف بھاگا۔۔۔

علی نے یوشع کے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔پورے کمرے میں گھپ اندھیرا تھا۔۔۔علی نے ساری لائٹس آن کر دی۔۔۔

ہادی کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔بیسٹ آف لک کہتا روم سے نکل گیا۔۔۔

ہادی اپنے بیگ کی طرف دوڑا۔۔۔اس میں سے پوئیم بک نکالی۔۔۔بھاگ کر بیڈ کی طرف آیا۔۔۔

بابا!!!"یوشع آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ پر سیدھا لیٹا رہا۔۔۔

بابا!!!"ہادی نے ایک بار پھر پکارا مگر وہ خاموش رہا۔۔۔

بابا جانی!!!"وہ سن رہا تھا کہ وہ اسے پکار رہا ہے۔۔۔

ہادی!!بابا کو اس وقت اکیلا چھوڑ دیں، آپ آج زاور کے ساتھ سو جائیں۔۔۔"اس نے آنکھوں پر بازو رکھے رکھے کہا۔۔۔یوشع نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس کو دیکھے کیونکہ وہ جانتا تھا جتنی دیر سے اس نے خود پر ضبط کے پہرے باندھ رکھے تھے تو اس وقت اس کی آنکھیں لال انگارا ہو رہی ہو گی۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ ہادی اس کو دیکھ کر اُس سے خوف کھائے۔۔۔

بابا جان!!! مجھے آپ کے پاس سونا ہے۔۔۔"ہادی نے پھر پیار سے پکار کر کہا تھا۔۔۔اب کی بار وہ اسے اگنور نہیں کر سکا تھا۔۔۔یوشع نے آنکھوں پر سے بازو ہٹایا۔۔۔نگاہیں ہادی کی طرف پھیری۔۔۔ہادی ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹا۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ یہی ہو گا۔۔۔یوشع نے اس کا پیچھے ہٹنا محسوس کیا۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھا۔۔۔دو انگلیوں سے اپنی آنکھوں کو رب کیا۔۔۔اس کی آنکھیں اس وقت واقعی لال انگارہ ہو رہی تھی۔۔۔مانو آج سارا خون ان ہی میں اتر آیا ہوں۔۔۔وہ بیڈ سے اتر کر ہادی کی طرف دیکھے بغیر واشروم کی طرف گیا۔۔۔سلیپ پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

کچھ پل بعد اس نے نگاہیں اٹھائی۔۔۔وہ خوبصورت براؤن آنکھیں جن پر سب مرتے تھیں۔۔۔وو آنکھیں جن سے کسی نے عشق کیا تھا۔۔۔آج ان آنکھوں میں سوائے وحشت کے اور کچھ نہیں تھا۔۔۔ان آنکھوں سے آج کوئی بھی ڈر سکتا تھا۔۔۔

تم ایک حوّس پرست انسان ہو، مجھے نفرت ہو رہی ہے تم سے، گھن آ رہی ہے مجھے تمھارے وجود سے، دور رہو مجھ سے۔۔۔"المیرا کے کہے گئے الفاظ اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

اس نے نل کے نیچے ہاتھ کیا۔۔۔پانی کی دھار نکلی۔۔۔

وہ کبھی میرے سامنے نہ آئے، میں کبھی اُن کی شکل نہیں دیکھنا چاہوں گی، وہ بہت برے ہیں، محبت کا ڈھونگ رچا ہے انہوں نے بس۔۔۔" اس نے ٹھنڈے پانی کی چھینٹے منہ پر مارے۔۔۔۔

انہوں نے خود کو بانٹ دیا ہے، انہوں نے خود کو کسی اور کے نام کر دیا ہے۔۔۔" اس نے سلیپ کے کناروں پر اپنی گرفت مضبوط کی۔۔۔

میرا دل نہیں مانتا کہ یوشع سچ میں ایسا کر سکتے ہیں۔۔۔"

وہ ایک بار پھر اپنی آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارنے لگا۔۔۔

مگر ماہی کے آنسو بھی تو جھوٹے نہیں ہے، ہو سکتا ہے انہوں نے سچ میں۔۔۔ "

مجھے جانا ہے، میں یہاں رہ کر اُنہیں کسی اور کا نہیں دیکھ سکتی۔۔۔۔ "

اس نے بے بسی سے کندھے جھکا دیئے تھے۔۔۔

اُس وقت ان دونوں کا مان پل بھر میں ٹوٹا تھا۔۔۔

وہ رونا چاہتا تھا آج اِس قدر رونا چاہتا تھا کہ اس کی چیخوں سے زمین و آسمان کی ہر چیز لرز جائے۔۔۔ کائنات کی ہر چیز کانپ اُٹھیں۔۔۔۔

مگر وہ نہیں رویا۔۔۔ آج اس نے اپنا ضبط نہیں کھویا۔۔۔

چند پل بعد وہ باہر آیا۔۔۔اب اس کی آنکھیں کچھ بہتر لگ رہی تھی۔۔۔اس نے ہادی کو دیکھا۔۔۔وہ اب زمین پر نظریں جھکائے بک کو تھامے کھڑا تھا۔۔۔یوشع نے اسے گود میں اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھا۔۔۔

بابا آپ ٹھیک ہے؟؟؟ "

ہاں بیٹا میں ٹھیک ہوں، مجھے کیا ہونا ہے، آپ کو سبق یاد کرنا ہے؟؟؟"

جی بابا یہ پوئیم مجھے یاد نہیں ہو رہی یہ یاد کروادے۔۔۔"

یوشع نے پوئیم کو دیکھا۔۔۔ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی۔۔۔ہادی جس پوئیم کو یاد کروانے کا کہہ رہا ہے وہ اسے اچھی طرح یاد ہے۔۔۔یوشع نے خود اسے یاد کروائی تھی۔۔یوشع کو سمجھ آگئی تھی کہ وہ کس کے کہنے پر اسے یاد کرنے کا کہہ رہا ہے۔۔۔۔

اس کا ایک چہیتا دوست علی عمران!!

وہ جانتا تھا کہ علی ہی اسے چھوڑ کر گیا ہے۔۔۔۔

یوشع نے اسے یہ نہیں کہا کہ آپ کو یہ پوئیم یاد ہے!!یوشع نے ایک بار پھر اس کو پوئیم یاد کروادی تھی۔۔۔

ہادی بھی پوئیم کو یاد کرنے کی ایکٹنگ کرنے لگا۔۔۔

یوشع نے ہادی کے بالوں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

بابا!!"اس نے اپنی بک سے سر اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔۔

جی بابا کی جان!!!"یوشع نے اس سے کتاب لے کر سائڈ میں رکھی اور اسے خود میں بھینچا۔۔۔

بابا!!!میری ماما کیسی تھی؟؟؟"یوشع نے اسے دیکھا۔۔۔

آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟ آپ جانتے تو ہے کہ وہ کیسی تھی؟ آپ کئی بار یہ بات سن چکے ہیں۔۔۔"

آپ کو پتا ہے بابا!!مجھے ماما کی باتیں کرنا اچھا لگتا ہے، آپ بتائے نا میری ماما کیسی تھی؟؟؟ "

آپ کی ماما بس اپنی خوشیاں چاہتی تھی، باقی کسی کی خوشی سے اسے کوئی غرض نہیں تھی، اس نے میری المیرا کو مجھ سے دور کر دیا، صرف آپ کی ماما کی وجہ سے میں نے اتنی تکلیفیں سہی، میں پل پل مرتا رہا، اس کا جنون سب کی خوشیاں نگل گیا۔۔۔"وہ بس سوچ سکا تھا۔۔۔ہادی کو نہیں کہہ سکا تھا۔۔۔اس نے اس سے وہی باتیں کہنا شروع کی جو وہ ہمیشہ اس سے کہتا تھا۔۔۔

آپ کی ماما ایک بہت اچھی عورت تھی، ایک اچھی بیوی تھی، آپ کے بابا سے بہت پیار کرتی تھی، اگر وہ ہوتی تو ایک اچھی ماں بھی ثابت ہوتی پھر آپ کو اپنی ماما کی کمی کبھی محسوس نہیں ہوتی۔۔۔۔ "

بابا!! آپ ماما سے کتنا پیار کرتے تھے؟ کیا اتنا جتنا ماما آپ سے کرتی تھی؟؟؟"کم از کم یوشع کیلئے آج یہ سوال بالکل نیا تھا۔۔۔نا جانے اس نے آج کیوں یہ پوچھا تھا۔۔۔

یوشع خالی نگاہوں سے اس کے معصوم چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔

ہاں میں بھی آپ کی ماما سے بہت پیار کرتا تھا۔۔۔"اس نے جھوٹ بولتے ہادی کو خود کے سینے سے لگاتے اس کے بالوں پر پیار کیا۔۔۔ہادی نے اس کے سینے میں چہرہ چھپاتے آنکھیں بند کی۔۔۔

مجھے آپ کی ماما سے بالکل محبت نہیں تھی، محبت تو مجھے بس اپنی مہرو سے تھی، اسی سے عشق تھا، میرا ہر جذبہ صرف میری مہرو کے نام تھا۔۔۔"اب بھی وہ بس دل میں سوچ سکا تھا۔۔۔

ہم ایک ساتھ بہت اچھی اور خوشگوار زندگی گزار رہے تھے پھر آپ کی پیدائش پر اللہ نے آپ کی ماما کو لے لیا۔۔۔ "

آج زاور کہہ رہا تھا کہ اس کا نام بڑے پاپا نے رکھا ہے، بابا جان میرا نام کس نے رکھا تھا؟ کیا آپ نے یا ماما نے؟؟"یوشع نے اس کے سوال پر بے بسی سے اپنے لب ایک دوسرے میں پیوست کئے۔۔۔وہ اسے کیا بتاتا کہ اس کا نام نہ ہی اس نے رکھا تھا اور نہ ہی اس کی ماں نے بلکہ یہ نام کسی اور کا دیا گیا تھا۔۔۔یہ نام کسی اور کو بے حد پسند تھا اور وہ اپنے بیٹے کا نام میر ہادی رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

اسے ماضی کا ایک لمحہ یاد آیا تھا۔۔۔اس کے سوال پر اس نے جواب دیا تھا کہ میر ہادی!! مجھے میر ہادی نام بے حد پسند ہے اور دیکھ لینا میں تو اپنے بیٹے کا نام میر ہادی ہی رکھوں گی، اور اس نے کھکھلا کر پوچھا تھا اگر بیٹی ہو گئی تو؟؟؟ "

بابا بتائے ناں!!"ہادی نے اس کی توجہ ایک دم اپنی طرف کھینچی تھی۔۔۔وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔۔۔

آپ کا نام آپ کی ماما نے رکھا تھا۔۔۔"وہ جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے مگر وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے یہ جواب سب سے زیادہ پسند آئیں گا اور ایسا ہی ہوا تھا ہادی کے چہرے کی خوشی قابلِ دید تھی۔۔اس کے گالوں کے ڈمپل بہت گہرے ہوئے تھیں۔۔۔

سچ میں بابا!!!"وہ خوشی چھپا نہیں سکا تھا۔۔۔

جی سچ میں!!!"اسے ماہی کے آخری کے الفاظ یاد آئیں تھے۔۔۔

آپ ہمارے بیٹے کا نام میر ہادی رکھنا المیرا کو پسند تھا ناں!!!اس نے پھر خیالوں کو جھٹک کر ہادی کو دیکھا۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔یوشع نے اس کا سر اپنے سینے سے لگایا۔۔وہ اسے ماہی کی اور باتیں بتانے لگا۔۔ہادی سینے پر سر رکھے بند آنکھوں سے یوشع کی باتیں سنتا رہا۔۔یوہی باتیں سنتے سنتے وہ نیند کی وادیوں میں چلا گیا تھا اور یوشع خاموش ہو گیا تھا۔۔۔گلے میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہو گئی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

رات کا تیسرا پہر تھا۔۔یوشع لان میں کھڑا آسمان کو تک رہا تھا۔۔علی بھی وہی آیا۔۔اس کی کمر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

کیا بات ہے جناب آج سونا نہیں ہے کیا؟ تین بج رہے ہیں۔۔۔"

یوشع چپ کھڑا آسمان کو تکتا رہا۔۔۔

یوشع!!!" علی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تم کیوں جاگ رہے ہو؟؟" یوشع نے اس کی طرف دیکھے بغیر پوچھا۔۔۔

کیوں کہ تم جاگ رہے ہو۔۔۔" علی نے لب کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔

یوشع سیدھا ہوا۔۔۔اب اس سے زیادہ وہ اور صبر نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہ علی کے گلے لگا۔۔۔

وہ اب تک مجھے گنہگار سمجھتی ہے علی!!!اس نے مجھ سے بالکل بھی بات نہیں کی،وہ اسی شہر میں ہے۔۔۔ "

اب کی بار علی کو چپ لگ گئی تھی۔۔۔وہ کیسے اس کے دکھ کم کریں؟؟؟؟

علی!!!دل میں بہت تکلیف ہو رہی ہے یار!!!" علی نے اسے خود میں بھینچا۔۔۔ایک آنسو ٹوٹ کر علی کے کندھے میں جزب ہوا۔۔۔پھر دوسرا۔۔۔پھر تیسرا۔۔۔پھر لاتعداد۔۔۔

اسے دوست کا کندھا میسر تھا تو وہ کیسے نہ دل کا بوجھ ہلکا کرتا۔۔۔آج اس کے دل پر سوئیاں چُبھ رہی تھی۔۔۔۔

علی نے مزید اس پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔۔۔

المیر اخان اب تمھیں واپس آنا ہی ہو گا، تمھیں اب سب کچھ سچ جاننا ہی ہو گا، تمہیں اپنے دل سے غلط فہمی نکالنی ہو گی، تمہیں یوشع کا ہونا ہو گا، اب جو کروں گا میں خود کروں گا۔۔۔" علی نے دل میں عزّم کیا تھا۔۔۔

یوشع علی کے گلے لگا رہا۔۔۔

المیرا اپنے روم میں کھڑکی کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ دو دن ہو گئے تھے اس کی اور یوشع کی ملاقات کو مگر وہ ملاقات!!! یوشع کے آنسو وہ سب نہیں بھول پا رہی تھی۔۔۔ یوشع کے آنسوؤں میں اس کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا جب وہ اس کو چھوڑ کر آئی تھی جب اس نے پہلی بار یوشع کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے۔۔۔ نہیں وہ صرف آنسو نہیں تھے وہ تڑپ تڑپ کر رو رہا تھا اور صرف اسی کیلئے رویا تھا اور آج اتنے سالوں بعد اس نے یوشع کی آنکھوں میں پھر آنسوں دیکھے تھے مگر ابھی المیر کو کیا معلوم کہ اس کے جانے کے بعد وہ ان چار سالوں میں بس روتا ہی رہا ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے تو شاید وہ آج ہی یوشع کے پاس چلی جائے۔۔۔ اس کو اپنے گلے سے لگائیں۔۔۔ اس کے قدموں میں بیٹھ جائیں۔۔۔ اس سے معافی مانگیں۔۔۔

المیرا!!!" ایمان نے پیچھے سے پکارا۔۔۔

ہمم بولو!!!" اس نے کھڑکی سے باہر دیکھتے جواب دیا۔۔۔

وہ آیا ہے۔۔۔"

وہ کون؟نام کیا ہے؟؟"المیرا نے اب تک ایمان کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

علی آیا ہے وہ کہتا ہے کہ وہ یوشع کا بڑا بھائی ہے اور تمہارا بھی۔۔۔"اور یہ دونوں نام المیرا کے ہوش اڑانے کیلئے کافی تھے۔۔۔اس نے پلٹ کر ایمان کو دیکھا مگر اس کے پیچھے کھڑے علی کو دیکھ کر زیادہ ہوش اڑے تھے۔۔۔وہ اسے افسوس سے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔المیرا نے منہ موڑ لیا۔۔۔

کیا کرنے آئے ہیں آپ یہاں؟جائے یہاں سے۔۔۔"

چلا جاؤں گا المیرا خان!!!میں یہاں رکنے کیلئے آیا بھی نہیں ہوں۔۔۔"علی کا چُبھتا ہوا لہجہ المیرا کیلئے کافی تھا۔۔۔۔

گھر کا کس نے بتایا؟؟"

گھر کا کس نے بتایا ہو نہہ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے المیرا خان!!تمھیں کیا لگتا ہے تم اسی شہر میں رہو گی اور تمھارے گھر کا پتا نہیں چلے گا،دی گریٹ بزنس مین علی عمران ہوں،ایک گھر کا پتا لگانا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے،پانچ سال سے پتا ہے کیوں نہیں پتا لگایا تمھارا کیونکہ ہمیں لگتا تھا کہ تم واقعی دبئی میں جہانزیب کے ساتھ رہ رہی ہو مگر ہم سے اتنا بڑا جھوٹ بولا جائے گا یہ کبھی نہیں سوچا تھا اور اب پتا ہے میں کہاں سے آرہا ہوں؟تمھارے ماموں کے گھر سے ان سے لڑ کر یہ پوچھ کر کہ انہوں نے ہم سے جھوٹ

کیوں بولا؟ تو انہوں نے پتا ہے کیا کہا مجھ سے کہ اُنہیں جھوٹ بولنے کیلئے بھی تم نے ہی کہا تھا، تم نے ان سے کہا تھا کہ وہ ہمیں کہہ دے کہ میں دبئی جہانزیب کے پاس ہوں اور وہی رہوں گی مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ المیرا خان نے جھوٹ تک بولنا شروع کر دیا ہے۔۔۔" المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔ وہ علی کی طرف مڑی۔۔۔

ہاں بولا ہے جھوٹ تو اور کیا کرتی میں، بتائے مجھے اگر جھوٹ نہ بولتی تو اور کیا کرتی؟؟؟" وہ بھی غصے سے چینخی تھی۔۔۔

گریٹ المیرا خان ڈیٹس گریٹ!! ایک منٹ میں اتنا پرایا کر دو گی، میں نے کبھی نہیں سوچا تھا، میں کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔" علی نے غصے سے اسے بازو سے تھاما۔۔۔

تمھیں صرف زبان سے بہن نہیں بولا تھا المیرا خان!! تمھیں دل سے بہن مانا تھا اور یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو، جیسی عزّت اور محبت ماہی کیلئے اِس دل میں تھی، جیسا مقام اس کا تھا اسی مقام پر بالکل اس کے برابر تمھیں رکھا تھا، کبھی تمھیں ماہی سے کم نہیں سمجھا تھا، مگر تم نے شاید کبھی مجھے بھائی دل سے مانا ہی نہیں کیونکہ اگر تم مانتی تو ہم سے اتنا بڑا جھوٹ نہ بولتی، یوں پانچ سال تک ہم سے چھپ کر نہ رہتی، تمہیں کہا تھا کہ میرے پاس کچھ عرصے بعد واپس آجانا مگر تم نہیں آئی اور پھر جھوٹ بولا کہ تم دبئی جا چکی ہو، اینی وے

نہ رکھو کوئی رشتہ، نہیں ہے تمھاری ضرورت مگر تمھیں جاننا پڑے گا اب سب کچھ کہ تمھارے جانے کے بعد حقیقت میں کیا ہوا تھا۔۔۔ "

مجھے کچھ نہیں جاننا، بہتر ہو گا آپ یہاں سے چلے جائے، میں اپنی زندگی کو بہت سکون سے جی رہی ہوں، بہتر ہو گا میری زندگی کو دوبارہ بے سکون مت کریں۔۔۔" وہ ایک بار پھر منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔۔

بس بہت ہو گیا المیرا خان!!! میں یہاں تمھاری سننے نہیں آیا، سنانے کیلئے آیا ہوں، وہ سب جو اِن پانچ سالوں میں ہو گیا ہے تمھارے جانے کے بعد!! تاکہ تمھیں بھی معلوم ہو کہ کیسے کیسے دُکھوں سے گزر کر آئے ہیں ہم سب!! تب تمھیں شاید یوشع پر تھوڑا ترس آ جائے۔۔۔۔ "

نام مت لے ان کا میرے سامنے۔۔۔" اس نے غصے سے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔ علی طنزیہ مسکرایا۔۔۔

یہ وہی یوشع ہے جس پر تم دل و جان سے مرا کرتی تھی۔۔۔" علی نے طنز کیا تھا۔۔۔

مرا کرتی تھی ناں، پاسٹ تھا وہ سب جو کہ اب ختم ہو چکا ہے، بھول چکی ہوں میں سب کچھ، میرے دل میں ان کیلئے کوئی محبت نہیں ہے۔۔۔" علی ایک بار پھر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

سب کچھ بھول چکی ہو، مگر اس کا نام تو آج تک نہیں بھولی۔۔۔" علی نے پھر آئبرو اُچکائی۔۔۔۔

انہیں اور اِس نام کو میں اپنی زندگی میں کبھی نہیں بھول سکتی، اپنی آخری سانس تک بھی نہیں۔۔۔" وہ صرف دل میں سوچ سکی تھی۔۔۔

بولو اب کیوں چپ ہو؟ اور سچ میں سب کچھ بھول چکی ہو تو اس کو دیکھ کر بھاگی کیوں؟ کیوں اس سے بات نہیں کی؟ کیونکہ تم جھوٹ بولتی ہو، تمھارے دل میں آج بھی یوشع کیلئے وہی محبت، وہی عزّت، وہی رتبہ، وہی مقام ہے، تم جتنا مرضی زبان سے کہہ لو مگر تمہاری آنکھیں سچ بتا ہی دیں گی اور ہاں واقعی صحیح کہا تم نے تمھیں یوشع سے محبت نہیں ہے، تمھیں تو یوشع سے عشق ہے رائٹ ناں!! اور اب تمہیں سب سننا ہو گا۔۔۔"

نہ ہی مجھے یوشع سے عشق ہے اور نہ ہی مجھے کچھ سننا ہے، میں اپنی لائف میں موو آن کر چکی ہوں، آپ جاسکتے ہیں یہاں سے۔۔۔ "

کیا سچ میں؟ کہاں ہے تمہارا شوہر؟؟ دکھاؤ ذرا مجھے؟؟؟" علی نے آئبرو اچکاتے پوچھا۔۔۔ وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

آپ جائے یہاں سے۔۔۔" اس کا گلا رندھ رہا تھا۔۔۔

چلا تو میں ویسے بھی جاؤں گا مگر سچ بتائے بغیر نہیں!!!اور تم سنو گی بھی، تم نے ہی کہا تھا نا کہ تمہیں یوشع پر یقین ہے تو ابھی تک دل میں اتنا زہر کیوں؟ میں جانتا ہوں تمہارے دل میں اس کیلئے کوئی نفرت، کوئی زہر نہیں ہے، تمہارا دل آج بھی اسی کے نام سے دھڑکتا ہے، اسی کے نام کی مالا جپتا ہے۔۔۔ "

نہیں دھڑکتا میرا دل ان کے نام سے، میرا دل اب کسی کے نام سے بھی نہیں دھڑکتا، میرے دل نے کسی کے نام پر دھڑکنا چھوڑ دیا ہے اور مجھے کچھ نہیں سننا، پلیز جائے آپ!!!" اس نے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔

علی نے پھر افسوس سے اس کو دیکھا۔۔۔

وہ رو رہی تھی۔۔۔ وہ آج بھی یوشع کیلئے تڑپتی تھی۔۔۔ اس کی تڑپ آنسوؤں سے واضح ہو رہی تھی مگر وہ یہاں سے کچھ بھی بتائے بغیر واپس جانے کیلئے نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ سب کچھ بتا کر ہی جائے گا پھر چاہے اُس میں سننے کی سکت ہو یا نہ ہو مگر اسے سننا پڑے گا۔۔۔ اپنے دل سے غلط فہمی کو دور کرنا پڑے گا۔۔۔

تمہارے جانے کے بعد جو بھی ہوا نا المیرا یہ سب سننے کیلئے اپنے اندر ہمت پیدا کر لو، کیونکہ بعد میں تم بہت رونے والی ہو۔۔۔ "

نہ میں رو رہی ہوں، نہ میں کچھ سن رہی ہوں۔۔۔ "

اپنے ان آنسوؤں کو ضائع ہونے سے بچا لو المیرا خان!! کیونکہ تھوڑی دیر بعد تمہیں ان کی اشد ضرورت پڑے گی۔۔۔ "

میں!!!" وہ کچھ کہنے لگی تھی۔۔۔۔

اووو پلیز شٹ اپ!!!" وہ بے زاری سے چیخا تھا۔۔۔

اور پھر اس نے سنانا شروع کیا۔۔۔

ماضی~:

ہوا تو کچھ نہیں غالب بس تھوڑا سامان ٹوٹا ہے۔۔۔

تھوڑے سے لوگ بچھڑے ہیں، تھوڑے سے خواب بکھرے ہیں۔۔۔

تھوڑی سی نیندیں اُڑ گئی ہے اور تھوڑی سی خوشیاں چِھن گئی ہے۔۔۔

ہوا تو کچھ نہیں غالب بس اپنا آپ گنوایا ہے۔۔۔

آنکھوں کو برسنا سیکھایا ہے، چاہتوں کا صلہ پایا ہے۔۔۔

ہوا تو کچھ نہیں غالب بس کسی اپنے نے بہت رلایا ہے۔۔۔۔

المیرا جب تک یوشع کو چھوڑ کر گئی تھی جب تک شام ہو چکی تھی۔۔۔مایوں کی رسم کینسل کر دی گئی تھی۔۔۔سب مہمانوں کو منع کر دیا گیا تھا۔۔۔یوسف صاحب کو بھی سب کچھ پتا چل گیا تھا مگر ان کی اب تک یوشع سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔۔۔ائیر پورٹ سے آنے کے بعد یوشع سیدھا اپنے فام ہاؤس چلا گیا تھا۔۔۔اس میں باپ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔رات ہو گئی تھی جہاں آج گھر میں

خوشیوں کا سماں ہونا تھا وہاں سوگ منایا جا رہا تھا۔۔۔سب کی زبانوں کو قفل لگ چکا تھا۔۔۔سب ایک دوسرے سے نظریں چراتے پھر رہے تھیں۔۔۔۔ماہی بھی اپنے روم میں خاموشی سے تن تنہا بیٹھی تھی۔۔۔ علی بھی روم میں آیا۔۔۔

بھائی آپ!!!" وہ بیڈ سے اٹھی۔۔۔

وہ علی کے قریب آنے لگی تھی۔۔۔۔

وہی رک جاؤ ماہی!!!" اس کے چلتے قدم رک گئے تھے۔۔۔

علی دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔چند پل اس کو یوہی دیکھتا رہا۔۔۔۔

تم نے ایسا کیوں کیا ماہی؟؟؟

کیا مطلب بھائی؟؟" اس کا دل گھبرانے لگا تھا۔۔۔۔

کیوں تم نے یوشع پہ جھوٹے الزام لگائے کہ اس نے تمھارے ساتھ۔۔۔" علی نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔۔

بھائی!!!" اسے حیرانگی ہوئی۔۔۔۔

آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔۔" وہ دیوار سے ٹیک لگائے خاموشی سے اس کو دیکھے گیا۔۔۔۔

بالکل بھی نہیں ہے، کیونکہ اگر مجھے واقعی تم پر یقین ہوتا اور میرا دوست واقعی اتنے لوز کریکٹر کا ہوتا تو اب تک میں یوشع کا منہ توڑ چکا ہوتا، چونکہ میں نے اسے ابھی تک کچھ نہیں کہا تو اِس کا مطلب صاف ہے کہ مجھے اُس پر تم سے زیادہ یقین ہے، ہیں ناکمال کی بات کہ سگی بہن پر ایک عزیز دوست فوقیت لے گیا، حالانکہ ساتھ تو مجھے بہن کا دینا چاہیے تھا، بہن کی بات سنتے ہی دوست پر آوارہ کتے کی طرح لپکنا چاہیے تھا، اس کی ہڈی پسلی توڑ دینی چاہیے تھی اور میں واقعی تمہاری ہر بات پر آنکھیں بند کر کے یقین کر لیتا ماہی!! اگر مجھے تمہاری حقیقت معلوم نہ ہوتی۔۔۔۔ "

کیسی حقیقت؟؟؟"اس نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

تم یوشع سے محبت کرتی ہو نا؟؟ "

ہوش تو اب صحیح معنوں میں اڑے تھے کہ بھائی کو یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟؟؟

سوچ رہی ہو گی کہ مجھے یہ بات کیسے معلوم پڑی، ہیں ناں۔۔۔"

بھا۔۔۔ "!!!

چپ بالکل چپ مت بلاؤ، اِس وقت مجھے بھائی!!!" علی کی آواز میں نمی گھلنے لگی تھی۔۔۔تکلیف تھی اس کے لہجے میں۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے یوشع اور تم اس بات کو چھپا جاؤ گے تو مجھے کبھی کچھ معلوم نہیں پڑے گا، تمھیں کیا لگتا ہے میں اندھا ہوں، بیوقوف ہوں، میرے پاس عقل و شعور نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔۔۔"اس کی آواز تھوڑی تیز ہوئی تھی مگر پھر خود ہی مدھم کر گیا کہ ماما بابا تک یہ آواز نہ پہنچ جائے۔۔۔۔

بھائی آپ کیا کہنا چاہ رہے ہیں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔"ڈر اس کے چہرے سے صاف واضح تھا۔۔۔۔

اب تمھیں کچھ سمجھ آئے گا بھی نہیں ماہی!!!نہ ہی تم بچی ہو اور نہ ہی بیوقوف، جو تمھیں میری باتیں سمجھ نہیں آ رہی، کیا لگتا ہے تمھیں مجھے کچھ نظر نہیں آتا کے تم نے یوشع سے بات کرنا بند کر رکھی تھی، ایک دن اگر تمھاری یوشع سے بات نہیں ہوتی تھی تم اس کے سر پر کھڑی اس سے لڑ رہی ہوتی تھی کہ مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے ہو؟ اور اب تم نے سات مہینوں سے بات کرنا بند کر رکھی ہے، کیا مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا؟؟

یوشع کی انگیجمنٹ کے بعد سے تمھارا خود کو روم میں بند کر لینا، جہاں پر یوشع کا ہونا وہاں سے تمھارا غائب ہو جانا، اندھا سمجھ رکھا تھا کیا کہ تم جو مرضی کرو گی اور مجھے کچھ نظر نہیں آئے گا، تمھیں لگتا تھا کہ تم دونوں یہ بات چھپا جاؤ گے تو کیا مجھے معلوم نہیں ہو گا؟؟؟"وہ ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔۔۔

معلوم تو مجھے اسی دن ہو گیا تھا جس دن تمھارے سامنے یوشع کی انگیجمنٹ کی بات کی گئی تھی، تب تم اچانک لاؤنج میں سے اٹھ کر چلی گئی تھی، تمھارے جانے کے بعد میں بھی تمھارے پیچھے اٹھ کر آیا تھا کہ پوچھوں

تو سہی کہ اچانک میری گڑیا کو کیا ہو گیا ہے؟ مگر تمھارے روم کے باہر میرے قدم رک گئے، مجھے اپنی سماعتوں پر شک ہونے لگا تھا کہ میں جس کو سن رہا ہوں، وہ میری گڑیا ہے، میری چھوٹی گڑیا!!اس دن مجھے معلوم ہوا کہ جس کو میں اپنی چھوٹی گڑیا سمجھ رہا ہوں وہ تو اب بڑی ہو چکی ہے، اتنی بڑی کہ دوسروں سے نفرت کرنے لگی ہے، دوسروں کے خلاف سازشیں کرنے لگ گئی ہے، اس دن یہی کہا تھا ناں تم نے کہ مجھے نفرت ہے المیرا خان تم سے نفرت!!!یوشع کو مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا، تم اس کو اپنا ہر حال میں بنا کر رہوں گی۔۔۔"ماہی کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے۔۔۔وہ کم از کم اپنے بھائی کی نظروں میں نہیں گرنا چاہتی تھی اور وہ سب سے پہلے اسی کی نظروں میں گری تھی۔۔۔

علی ٹیک لگائے بجھے دل سے ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

مبارک ہو ماہین عمران!!!اس کھیل میں جیت تمھاری ہو گئی، بنالیا تم نے یوشع یوسفزئی کو اپنا، کر دیا المیرا کو یوشع سے دور۔۔۔"وہ چند لمحے خاموش ہوا۔۔۔

اس دن سب کچھ جاننے کے بعد بھی میں چپ رہا کہ میں کر ہی کیا سکتا ہوں؟ مجھے لگا تھا شاید یہ وقتی جذبہ ہے، وقت کے رہتے ختم ہو جائیں گا مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ میری خاموشی ایک دن اتنا بڑا طوفان لے آئیں گی، سب کی خوشیاں نگل جائیں گی، میری ذرا سی خاموشی کا تم اِس قدر فائدہ اٹھالو گی، یوشع پر اتنا بڑا اور گھٹیا

الزام لگادو گی، مجھے خاموش رہنے کی بجائے اسی دن تمہارا منہ توڑ دینا چاہیے تھا، مجھے کیا معلوم تھا کہ میری خاموشی ہی میری اتنی بڑی سزا بن جائیں گی۔۔۔ "

بھائی میں سچ کہہ رہی ہوں، یوشع نے میرے ساتھ سچ میں۔۔۔ "

مجھے دیکھو ماہی!!! میں اپنی بہن کی محبت میں کتنا خود غرض بن گیا۔۔۔ "وہ قدم قدم چلتا اس کے قریب آیا۔۔۔ دونوں بازوؤں سے اس کو تھاما۔۔۔

تمھارا بھائی تمھاری محبت میں خود غرض بن گیا، تمھیں پتا ہے میں نے تمھارا نکاح یوشع کے ساتھ کیوں کروایا ہے؟ اس وجہ سے نہیں کہ مجھے تمہاری باتوں پر یقین تھا، میرے دوست نے جو کہا اس بناء پر کیونکہ جتنا یوشع نے مجھے بتایا اس حساب سے یوشع مجھے غلط لگا تھا، اب میں نے بھلے ہی تمھارا نکاح یوشع کے ساتھ کروادیا ہو، تمھاری محبت تمھیں دے دی ہو، بھلے ہی مجھے اپنے عزیزوں کے دل ہی کیوں نہ توڑنے پڑ گئے ہو، تمھیں تو تمھارے بھائی نے ساری خوشیاں دے دی ناں، کیونکہ میں نے تمھارے سر پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی کہ تمھیں تمھاری ساری خوشیاں دوں گا، تمھارے بھائی نے لوگوں کے دلوں کو توڑ کر اپنی قسم تو پوری کر دی مگر یاد رکھنا تم کبھی بھی یوشع کے ساتھ خوش نہیں رہ پاؤ گی اور دیکھو میں کتنا بے بس بھائی ہوں تمہیں ناخوش رہنے کی بد دعا بھی نہیں دے سکتا۔۔۔ "ماہی کا وجود پل بھر میں کانپا تھا۔۔۔

تم جانتی ہو یوشع نے چپ چاپ تمھارے ساتھ اتنی آسانی سے نکاح کیوں کر لیا؟ تمہیں لگتا ہے تم نے آسانی سے اسے قابو کر لیا، مگر ایسا نہیں ہے، اس کی خاموشی کی وجہ تمہیں معلوم نہیں ہو گی، مگر میں بتاتا ہوں۔۔۔" وہ یک ٹک علی کا چہرہ دیکھے گئی۔۔۔ اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھے گئی۔۔۔

کیونکہ اسے اس بات کا ابھی صحیح سے علم نہیں ہوا ہے کہ اُس نے واقعی تمھارے ساتھ کچھ کیا ہے یا نہیں اور جس دن سچ بات کا اسے علم ہو گیا کہ اس نے تمھارے ساتھ کچھ نہیں کیا، وہ اسی دن تمھیں چھوڑ دے گا، طلاق نامہ تمہارے منہ پر دے ماریں گا اور تمھارا وہ حال کرے گا کہ تم خوابوں خیالوں میں بھی نہیں سوچ سکتی اور اُس وقت تمھارا بھائی بھی تمھارے لئے کچھ نہیں کر پائے گا، یوشع تمھاری سوچ سے بھی زیادہ اوپر کی چیز ہے ماہین عمران!! وہ جب تک چپ ہے چپ ہے، میری خاموشی کا تو ناجائز فائدہ اٹھا گئی ہو مگر اس کی خاموشی کا فائدہ کبھی مت اٹھانا، جس دن وہ بولا ناں تو تمھاری بولتی بند کر دے گا اور ایسی بند کریں گا کہ کبھی بول بھی نہیں سکو گی، تمھیں کہی کا نہیں چھوڑے گا، کیونکہ تم نے اب تک یوشع کو جانا ہی نہیں ہے کہ وہ اصل میں ہے کیا؟؟ تم لوگوں نے اس کا اب تک صرف محبت سے بھرپور وجود دیکھا ہے، اس کو ہنستا مسکراتا دیکھا ہے، اس کا غصے سے بھرا وجود صرف میں نے دیکھا ہے، تم لوگوں نے نہیں، دعا کرنا کہ کبھی تم اس کا غصے سے بھرپور وجود نہ دیکھو کیونکہ جس دن تم نے اس کا غصے سے بھرپور وجود دیکھ لیا تو

تمھاری ساری عقل ٹھکانے پر آجائے گی، اس کے سامنے ایک لفظ بھی بولنے سے پہلے کئی بار سوچو گی۔۔۔" وہ اس کو اس کا مستقبل بتا کر ڈرا رہا تھا اور وہ اندر تک سہم رہی تھی۔۔۔

یوشع نے بھلے ہی تم پر ترس کہا کر، خود کو گنہگار سمجھ کر تم سے نکاح کر لیا ہو، کیونکہ یوشع عزّت دینا جانتا ہے، اس کا ماننا ہے کہ عزّت اگر اس نے خراب کی ہے تو عزّت بھی وہی بنائے گا، اس نے خاموشی سے تمہیں اپنی عزّت تو بنالیا مگر یاد رکھنا وہ زندگی بھر تمھیں اپنائے گا نہیں، تم ساری زندگی اس کے دل میں اپنی جگہہ نہیں بنا پاؤ گی، تم ساری زندگی اس کے پیار کیلئے تڑپتی، ترستی رہ جاؤ گی کیونکہ تمھاری یہی سزا ہو گی۔۔۔۔"

بھائی "!!!

مت بولو مجھے بھائی!! منع کیا ہے ناں میں نے، مجھے بھائی اب جب ہی بولنا جب یہ بات سچ ثابت ہو جائے کہ تم واقعی ناپاک ہو چکی ہو، یوشع واقعی تمہاری عزّت کے ساتھ کھیل چکا ہے، ابھی یوشع کا مائنڈ آف ہو چکا ہے، ظاہر سی بات ہے کسی کا بھی ہو سکتا ہے، اگر اس کی جگہہ میں ہوتا تو شاید میں بھی سوچ سوچ کر پاگل ہو چکا ہوتا، اسے لگتا ہے اس نے کبیرہ گناہ کیا ہے اور یہ سوچ اسے اندر ہی اندر کھا رہی ہے، المیرا اسے چھوڑ کر چلی گئی ہے، اسے صدمہ لاحق ہو رہا ہے، اسے المیرا کی فکر کھا رہی ہے، وہ کچھ اور سوچ ہی نہیں سکتا، وہ سوچنا ہی نہیں چاہتا، لیکن اگر اس نے ایک بار ٹھنڈے دماغ سے بیٹھ کر سب کچھ سوچ لیا اور اسے تھوڑا بھی

شق ہو گیا کہ اس نے تمہارے ساتھ کچھ نہیں کیا، تم نے اس پر بہتان لگایا ہے، تو وہ تمہارے ساتھ کیا کریں گا؟ قسم خدا کی میں بالکل نہیں جانتا مگر جو بھی ہو گا بہت غلط ہو گا، اسی لئے دعا کرنا کہ جو تم نے کہا ہے وہ سب سچ ہی ہو، تم نے اس پر جھوٹے الزام نہ لگائے ہو۔۔۔" علی اس کے بازوؤں کو چھوڑتا اس سے دور ہٹا۔۔۔

شادی کے بعد لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے، صرف پانچ منٹ ہے تمھارے پاس اپنی پیکنگ کرو اور باہر آجاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔" علی نے الٹے قدم دروازے کی طرف بڑھائے تھے۔۔۔

تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی ماہین عمران!! کبھی نہیں!!! کیونکہ دوسروں کی خوشیاں چھین کر آج تک کبھی کوئی خوش نہیں رہ پایا، تو تم کیسے رہ سکو گی، بہت غلط کیا تم نے ماہی!! تمہیں المیرا اور یوشع کی بد دعا لگ جائیں گی، اگر وہ بد دعا نہیں بھی دیں گے تب بھی ان کی آہ عرش تک پہنچ ہی جائیں گی، اور آہ عرش تک پہنچ جائے ناں تو ہر چیز تہس نہس ہو کر رہ جاتی ہے، اگر کو یہ بات سچ ہے تو تمھارا بھائی ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے اور اگر کو یہ بات جھوٹ ثابت ہوئی تو بھول جانا کہ تمھارا کوئی بھائی ہے، تم میرے دل سے اتر چکی ہو، بہت غلط کیا سب کی خوشیاں برباد کر دی، تم بھی کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی، دعا کرنا بس جو تم نے کہا ہے وہ سب سچ ہو اگر جھوٹ نکلا تو جو بھی ہو گا بس اچھا نہیں ہو گا، اس وقت تمھارا بھائی بھی تمھارے ساتھ نہیں ہو گا۔۔۔" وہ نم آنکھوں سے باہر نکل گیا۔۔۔

وہ روتے ہوئے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔وہ اپنے بھائی کی نظروں میں گر گئی تھی۔۔۔اس نے ابھی سے اپنے بھائی کو کھو دیا تھا اور سچ کیا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔۔۔

علی اسے لے کر یوشع کے گھر پہنچ گیا تھا۔۔۔اس نے پورے راستے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔ کتنی ہی رات ہو گئی تھی مگر یوشع اب تک گھر نہیں آیا تھا۔۔۔یوسف صاحب مضطرب سے لان میں ٹہل رہے تھے۔۔۔اپنے بیٹے کی سلامتی کیلئے دعا گوں بھی تھے۔۔۔وہ دونوں ان کے قریب آئیں۔۔۔انہوں نے ایک نظر ماہی کو دیکھا جو نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جاؤ یوشع کے روم میں چلی جاؤ۔۔۔"

وہ اثبات میں سر ہلاتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

یوشع کہاں پر ہے؟؟؟"

وہ فام ہاؤس پر ہے۔۔۔۔" علی نے بھی نظریں جھکا رکھی تھی۔۔۔۔

میری کل سے اس سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے، نہ وہ میرا فون اٹھا رہا ہے، نہ وہ گھر پر آ رہا ہے، کیوں وہ مجھ سے نظریں ملانے سے کترا رہا ہے؟؟ کیوں وہ اپنے باپ کو اور پریشان کر رہا ہے؟؟؟" علی نظریں جھکائے کھڑا ان کی سنتا رہا۔۔۔۔

بیٹا اگر تمھاری یوشع سے بات یا ملاقات ہو تو اسے کہہ دینا کہ خدا کیلئے گھر آجائے، مجھ سے نظریں مت چرائے، جو ہونا تھا، وہ اب ہو گیا ہے، اب ان سب کو نصیب کا لکھا سمجھ کر قبول کر لو، کہہ دینا اس سے کہ اپنے بوڑھے باپ کو اور پریشان مت کرے گھر آجائے، میں اسے دیکھنے کیلئے اور اس کی آواز سننے کیلئے ترس رہا ہوں۔۔۔۔ "

جی انکل میں کہہ دوں گا۔۔۔ "

اور المیرا!! میری بیٹی!! وہ کہاں گئی ہے؟ وہ مجھ سے مل کر نہیں گئی، تم نے اسے جانے سے نہیں روکا؟؟ "

میں نے بہت کوشش کی تھی اسے روکنے کی مگر وہ بضد تھی کہ اسے جانا ہے، میں نے کہا کچھ ٹائم کیلئے چلی جاؤ مگر واپس میرے پاس لوٹ آنا، وہ لاہور اپنے ماموں کے گئی ہے۔۔۔ "

صبح وہ بہت پریشان تھی، میرے سینے سے لگ کر گئی تھی مگر مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ آخری بار لگ رہی ہے، اگر مجھے معلوم ہوتا تو اسے خود سے دور جانے ہی نہ دیتا۔۔۔ "علی خاموشی سے گھاس کو تکے گیا۔۔۔

تم کیوں شرمندہ ہو رہے ہو، علی!!!" یوسف صاحب نے اس کا چہرہ اوپر کیا تب انہیں معلوم ہوا کہ اس کی نگاہیں بھی نم تھی۔۔۔ ایک گہری اور افسردہ سی خاموشی ان کے درمیاں حائل ہو گئی۔۔۔۔

ماہی یوشع کے روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔وہ اندر کھڑی اس کے روم کو دیکھتی مسکرانے لگی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر جیت کا سماں تھا۔۔۔وہ جو چاہتی تھی اس نے وہ پالیا تھا۔۔۔وہ آج یوشع کے گھر اس کے روم میں پورے حق سے کھڑی تھی۔۔۔۔

ہاہاہاہا!!!"وہ زور زور سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔۔

یوشع یوشع یوشع!!!"وہ اسے پکارتی ہواؤں میں اڑنے لگی تھی۔۔۔۔

تم صرف میرے ہو۔۔۔۔"وہ اس خوشی میں کم از کم تھوڑی دیر پہلے علی کی بتائی گئی باتیں بھول گئی تھی۔۔۔وہ صرف جیت کا جشن مناتے خوش ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ ایک دیوار کی طرف بڑھی۔۔۔اس پر بڑے سے فریم میں یوشع کی تصویر لگی تھی۔۔۔۔

اس نے تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔

یوشع!!!میں آج بہت خوش ہوں،یوشع اب تم پہ صرف میرا حق ہو گا،صرف میرا!!!اب صرف تم ہو گے اور میں،ہمارے بیچ میں کوئی المیرا نہیں ہو گی۔۔۔ "

اسے پل بھر میں علی کی باتیں یاد آئی تھی۔۔۔اس کی خوشی بھی پل بھر میں ماند پڑی تھی۔۔۔۔اس نے پورے کمرے پہ نظر دوڑائی۔۔۔۔

وہ بیڈ کی طرف بڑھی۔۔۔بیڈ کی سائڈ ٹیبل سے ایک خوبصورت مگر درمیانے سائز کا فریم اٹھایا۔۔۔

وہ ان دونوں کی پک تھی۔۔۔ان کی انگیجمنٹ پک!!!وہ دونوں ایک ساتھ کھڑے بہت خوش لگ رہے تھیں۔۔۔پل بھر میں آنکھوں میں نفرت کی چنگاری پھوٹی تھی۔۔۔

المیرا!!!تم سے زیادہ بیوقوف لڑکی بھی میں نے آج تک نہیں دیکھی، چیچ!!!کیسے تم یوشع کو اتنی آسانی سے چھوڑ سکتی ہو وہ بھی میرے لئے، افففف کاش کہ تم اس کی بات سن لیتی، ویسے اچھا ہی کیا جو تم نے اس کی ایک بھی نہیں سنی، ورنہ پھر تم اس سے دور کیسے جاتی؟؟ہاہاہاہا!!!دیکھو المیرا خان میں جیت گئی، میرے اور یوشع کے بیچ کوئی نہیں آسکتا، یوشع سے بچپن سے میں محبت کرتی آرہی ہوں تو تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں یوشع کو تمہارا اتنی آسانی سے ہونے دوں گی، ٹھینک یو المیرا خان ٹھینک یو سو مچ!!!ہماری زندگی سے دور جانے کیلئے اور ویسے بھی یہ سب صرف تمہاری وجہ سے ہوا ہے، اگر تم کبھی ہماری زندگی میں آئی ہی نہ ہوتی تو آج یہ سب اس طرح نہ ہوتا، میں سرخ جوڑے میں سج کر یہاں آتی۔۔۔"

اس نے گلے میں سے یوشع کے نام کا لاکٹ اتارا تھا جو المیرا نے اسے دیا تھا۔۔۔

اس نے لاکٹ کو دیکھا۔۔۔اپنی مُٹھی میں جکڑا۔۔۔فریم میں سے ان دونوں کی تصویر کو نکالا اور بیچ میں سے پھاڑ کر ان کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔۔۔اس نے المیرا کی تصویر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان ٹکڑوں کو ہوا میں اچھال کر فریم کو ماربل کے فرش پر زور سے پھینک دیا۔۔۔فریم ٹوٹ گیا۔۔۔کانچ بکھر گیا۔۔۔

ابھی وہ اپنی جیت کا جشن منا رہی تھی مگر بعد میں وہ اپنی قسمت پر ماتم کریں گی۔۔۔اس نے ایک لاحاصل شے کو زبردستی حاصل کیا ہے۔۔۔وقت اسے بہت کچھ سیکھانے والا تھا۔۔۔۔۔

اگلے دن بارات کی تیاریاں دھوم دھام سے کی گئی تھی۔۔۔آج المیرا اور یوشع کا نکاح ہونا تھا اور انہیں ہمیشہ کیلئے ایک ہو جانا تھا اور پھر انہیں سجدہ شکر کرنا تھا مگر قسمت اپنے کھیل کھیل گئی تھی ان دونوں کے ساتھ۔۔۔جہاں آج دو باراتیں جانی تھی۔۔۔وہاں پر صرف ایک بارات جا رہی تھی صرف علی کی۔۔۔ یوشع کیلئے معذرت کر لی گئی تھی کہ اچانک بہت زیادہ طبیعت خراب ہو گئی ہے اور وہ ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔۔۔شادی ڈیلے کر دی گئی ہے۔۔۔زینب کے گھر والوں سے بھی کچھ نہیں چھپایا گیا تھا۔۔۔

بارات کا زور و شور سے استقبال کیا جا رہا تھا مگر دل کسی کا بھی خوش نہیں تھا۔۔۔سب کے ہی دل بجھ سے گئے تھیں۔۔۔وہ جس کو شادی کی جلدی تھی۔۔۔اپنی شادی کیلئے بہت خوش تھا آج اس کا دل رو رہا تھا۔۔۔وہ دلہا بنا ہال میں اینٹر ہو رہا تھا۔۔۔وہ آج حد سے زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا مگر اس کا دل رو رہا تھا۔۔۔اس کا جان سے زیادہ عزیز دوست بھائیوں سے بھی بڑھ کر اس کی جان یوشع یوسفزئی اس کی شادی میں موجود نہیں تھا۔۔۔بظاہر تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی مگر آنکھیں اداس تھی۔۔۔اسے اپنی

شادی کی واقعتاً کوئی خوشی نہیں تھی۔۔۔وہ یوشع کے بغیر شادی بھی نہیں کرنا چاہتا تھا مگر یوشع نے ایسا کرنے سے روک دیا تھا۔۔۔

کہ زینب کے بھی کچھ ارمان ہوگے۔۔۔کچھ سپنے ہوگے۔۔۔

تم اس کے ارمانوں پر اور اس کے سپنوں پر پانی مت پھیرو۔۔۔۔تم گھوڑی چڑھ جاؤ۔۔۔۔

زینب کا خیال ذہن میں آنے پر چاروناچار اسے ماننا پڑا تھا مگر وہ دل سے خوش نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

یوشع اپنے فام ہاؤس پر اس بڑے سے ہال میں صوفے سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں بیٹھا تھا۔۔۔اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔اس کی آنکھیں نم تھی۔۔۔آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔اسے یوسف صاحب کا پیغام بھی مل چکا تھا مگر وہ اب تک اپنے گھر نہیں گیا تھا۔۔۔اس نے موبائل اٹھایا۔۔۔حماد کالنگ!!!جب سے اب اس نے کسی کی کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔اس نے یس کر کے فون کان سے لگایا۔۔۔

بڈی کیسے ہو یار؟؟ویسے کتنی بری بات ہے میں تو سمجھ رہا تھا کہ اگر میں شادی میں نہیں آؤں گا تو تم دونوں مجھے کڈنیپ کر کے اپنی شادی میں لے جاؤ گے مگر کڈنیپنگ تو دور کی بات ہے تم دونوں نے تو ایک کال

کر کے بھی نہیں پوچھا کہ کیوں نہیں آئے شادی میں؟ کیا بات ہے چپ کیوں ہو؟؟ کچھ تو بولو!!! ہمم ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ خوشی کے مارے تمہارے الفاظ ہی نہیں نکل رہے ہونگے کیونکہ آج اتنا بڑا خوشی کا دن جو ہے، المیرا خان سے نکاح جو ہے ہمارے یوشع یوسفزئی کا، فائنلی آج المیرا تمھاری ہو جائے گی۔۔۔"

اس وقت حماد جلتی پر تیل کا کام کر گیا تھا۔۔ یوشع کی نم آنکھوں سے موتی ٹوٹ کر برسا۔۔۔

یوشع کیا بات ہے کچھ تو بولو؟؟" یوشع اب بھی چپ رہا۔۔ اس کے الفاظ اس کا ساتھ ہی نہیں دے رہے تھے۔۔۔

یوشع!!" حماد اب پریشان ہوا تھا اس کی مسلسل خاموشی سے۔۔۔

یوشع تم مجھے اب پریشان کر رہے ہو یار کچھ تو بولو، یوں چپ تو نہ رہو۔۔۔ "

حماد یار!!!" یوشع سے اب بولا بھی نہیں جا رہا تھا گلے میں گلٹی سی اُبھر رہی تھی۔۔۔

اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھا وہ پریشانی کے عالم میں اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یوشع تم رو رہے ہو؟ یوشع کیا ہوا ہے؟ علی کہاں ہے؟ المیرا کیسی ہے؟؟؟ یوں چپ مت رہو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے سب سچ بتاؤ؟؟؟"

یوشع نے ماہی کے گھر جانے سے لے کر المیرا کے چھوڑ کر جانے تک کی ساری داستان سنا دی تھی۔۔۔

یوشع تم بیوقوف تھے کیا؟تم اتنے میچیور مین ہو کر امیچیور کیوں بن گئے؟کہاں چلی گئی تھی تمھاری ذہانت!!اوہ گوڈ!!یہ تم نے کیا کر دیا؟میرا پتا ہے اس وقت کیا دل کر رہا ہے یوشع یوسفزئی کہ تم میرے سامنے آؤ اور میں تمھارے منہ پر اتنی زور کا رکھ کر دوں کہ تمھاری عقل جو گھٹنوں میں چلی گئی ہے وہ واپس سے اپنی جگہہ فٹ ہو جائے۔۔۔۔"

مائنڈ یور لینگویج حماد ابراہیم"!!!

مائنڈ کے بچے چپ کر!!!!"حماد کو تپ ہی تو چڑھ گئی تھی اس کی بات سن کر۔۔۔۔

ایک تو سارا کھیل بگاڑ کر رکھ دیا اور پھر مجھے کہتے ہو مائنڈ یور لینگویج!!!کیسے اتنی آسانی سے تم ماہی سے نکاح کر سکتے ہو؟کیسے المیرا کو خود سے دور جانے دے سکتے ہو؟اوہ گوڈ!!!"حماد نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔۔

یوشع کیسے کسی لڑکی کے ہاتھوں تم اتنی آسانی سے بیوقوف بن سکتے ہو؟کیسے نکاح کر سکتے ہو؟؟؟"یوشع نے آئبرو اُچکائی۔۔۔۔

میں نے اس کی عزت"!!!

کیا پرووہے تمھارے پاس یوشع یوسفزئی کہ تم نے اس کی عزّت خراب کی ہے۔۔۔۔"حماد اس کی بات کو بیچ میں کاٹتا غصے سے بولا۔۔۔

ہیوا ینی پرووٹیل می"!!!

حماد!!میں اس پر گرا تھا،میرے جسم میں سنسنی دوڑی تھی؟تم مرد ہو تم سمجھتے ہو،ہو سکتا ہے میں سچ میں بہک گیا ہوں۔۔۔ "

نہیں یوشع نہیں!!تم ایسا نہیں کر سکتے،کیا تمہیں خود پر بھروسہ نہیں؟؟؟"یوشع خاموش رہا۔۔۔

تم یہ کیوں بھول گئے کہ وہ ماہین عمران ہے اور تمھیں اپنا بنانے کیلئے یہ اُس کی کوئی چال بھی تو ہو سکتی ہے یار!!!"یوشع کی آنکھیں سہی معنوں میں اب حیرت سے کھلی تھی۔۔۔اتنی بڑی بات وہ کیسے بھول سکتا تھا؟؟؟

اوہ گوڈ!!!"اب یوشع نے اپنے سر کو تھاما تھا۔۔۔

یوشع کیسے تم بھول سکتے ہو،اس کی وہ سب باتیں،اس نے کہا تھا تمھیں اپنا بنانے کیلئے ہر حد تک جائے گی اور اس کی آخری حد یہ تھی،کیوں بھول گئے میری اُن باتوں کو جو میں نے تم سے کی تھی؟میں نے بھی کہا تھا وہ تمھیں اپنا بنانے کیلئے ہر حد تک جائے گی اور اس کی سازشوں کو ناکام تم نے بنانا ہے،کیسے بنانا ہے؟وہ تم خود سوچو گے تو کیسے کیسے بھول سکتے ہو تم سب کچھ،کیسے پھنس سکتے ہو اتنی آسانی سے اس کے جال میں،اس نے تمھیں اپنا بنالیا،وہ جیت گئی،کر دیا اس نے تمھیں المیرا سے دور،میں تمہاری جگہہ ہوتا تو اسی وقت اس کے منہ پر تھپڑ رکھ کر دیتا خود ہی سب سچ اُگل دیتی۔۔۔"

اور ایک یہی کام تو آج تک یوشع یوسفزئی نے سیکھا نہیں تھا۔۔۔ عورتوں پر ہاتھ اٹھانا اس کی فطرت میں شامل نہیں تھا۔۔۔

یوشع تم ایک لڑکی سے ہار گئے، مجھے افسوس ہو رہا ہے، شق ہونے لگا ہے تم پر کہ تم دی گریٹ یوشع یوسفزئی ہوں، کون ہو تم؟ ایک لوزر انسان جس نے سارا کھیل اپنے ہاتھوں سے خود خراب کر دیا۔۔۔"یوشع نے پریشانی سے اپنے ماتھے کو مسلا۔۔۔

حماد اگر یہ بات سچ ثابت ہوئی کہ اس کی عزّت خراب ہو چکی ہے پھر کیا کروں گا؟؟ اور اس کے وہ الفاظ جو کانوں میں گونجے تھے کہ میرے پر سے ہٹو، چھوڑو مجھے وہ سب، وہ سنسی، وہ گرفت"!!!

یوشع یوشع!!!"حماد مضطرب سا کمرے میں چکر کاٹنے لگا تھا۔۔۔

وہ سب اس کا ایک ناٹک بھی تو ہو سکتا ہے اپنے کھیل کو مزید مضبوط بنانے کیلئے، تمھیں اپنے جال میں پھنسانے کیلئے۔۔۔ "

اور اگر یہ اس کا واقعی کوئی کھیل نہ ہوا پھر؟؟؟"یوشع نے پوچھا۔۔۔ حماد نے گہری سانس خارج کی۔۔۔ آج کل ٹیکنالوجی کا زمانہ ہے یار! انسان جھوٹ بول سکتا ہے مگر ایک میڈیکل رپورٹ نہیں۔۔۔"یوشع صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ یوشع کا دماغ اب سہی معنوں میں کام کرنے لگا تھا۔۔۔ اسے تو یہ کام نکاح

سے پہلے ہی کروالینا چاہیے تھا جب سے تو اس کی سوچوں پر بس المیرا حاوی تھی۔۔۔وہ ہر بات کو کیسے بھول سکتا تھا؟؟ کیسے اس کا ذہن اِس قدر ماؤف ہو سکتا تھا؟؟؟ آخر کیسے ؟؟

یوشع اب بھی وقت ہے سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے، اس کے ٹیسٹ کرواؤ، اس میں سب سچ آجائے گا، اگر رپورٹ سچ ہوئی یہ سب باتیں سچ ہوئی تو تمھیں اس کو اپنی بیوی ماننا پڑے گا، بیوی والی عزّت دینی ہو گی ورنہ تمھارا حشر میں بگاڑ دوں گا اور اگر رپورٹ نیگیٹو ہوئی، یہ سب باتیں جھوٹ نکلی تو تم اس کا حشر بگاڑ دینا۔۔۔ "

وہ واپس صوفے پر بیٹھا۔۔۔حماد بھی بیڈ پر واپس بیٹھا۔۔۔

میں نے تم سے کہا تھا یوشع ایک عورت کو قابو کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، وہ ایک کمزور عورت ہے اور تم ایک مضبوط مرد، اس کو قابو کرو اور ایک بات اگر یہ سب سچ نکلا تو المیرا کو بھول جانا اور اگر یہ سب جھوٹ نکلا تو ماہی کو ڈائیورس دے کر فارغ کرو، المیرا کو جا کے سب سچ بتاؤ، اس سے نکاح کرو اور ایک خوشحال زندگی بسر کرو اور یہ کام جلد سے جلد کرو ابھی کرو۔۔۔ "

یوشع نے سر کو تھاما۔۔۔کیوں اس کا دماغ کام نہیں کر رہا تھا؟ کیوں وہ سب کچھ بھول سکتا تھا؟؟ آخر کیسے وہ بیوقوف بن سکتا تھا؟؟ یا شاید اس نے ابھی تک کچھ ٹھیک سے سوچا ہی نہیں تھا؟ المیرا ذہن سے نکلتی تو وہ کچھ اور سوچتا۔۔۔

میں ابھی کچھ نہیں کر سکتا آج علی کی بارات ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس کی بارات خراب ہو، اس کی خوشیاں خراب ہو، اب کل کروں گا جو کروں گا۔۔۔"

مجھے اُمید ہے یوشع اب تم سب کچھ ٹھیک کر لو گے، کوئی غلطی نہیں کرو گے۔۔۔ "

ہمممم "!!!

میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا۔۔۔ "

ہمممم ٹھیک ہے، بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔ "

ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا!! اور جلد سے جلد مجھے خوشخبری سنانا۔۔۔ "

اوکے !!!"یوشع نے کال کاٹ کر موبائل سائیڈ میں رکھا۔۔۔

اوہ گوڈ!!" وہ اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھامتا بیک سے ٹیک لگا گیا۔۔۔

آئی رئیلی لو یو!!! مجھے اس طرح کے مزاق بالکل پسند نہیں ہے، اٹس نوٹ آجوک آٹس آر ئیل!! آئی رئیلی وانٹ یو"!!!!

انگیجمنٹ کی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔۔۔

کیا ہے اس میں ایسا جو مجھ میں نہیں ہے؟؟ میں اس سے زیادہ خوبصورت ہوں۔۔۔ تھیں تو میں اپنا ہر حال میں بنا کر رہوں گی یوشع!!!! پھر چاہے مجھے اس کیلئے کسی بھی حد تک جانا پڑے۔۔۔ دیکھتے ہیں اس کھیل میں جیت کس کی ہو گی؟؟؟

یوشع سوچتے سوچتے طنزیہ مسکرایا۔۔۔

مبارک ہو ماہین عمران یعنی جیت تمھاری ہو ہی گئی، آج پہلی بار یوشع یوسفزئی زندگی میں اگر کسی سے ہارا ہے تو وہ تم ہو ماہین عمران!! یوشع یوسفزئی ایک لڑکی سے ہار گیا، تفففف ہے تم پر۔۔۔"یوشع کی آنکھوں میں خون اترا۔۔۔

وہ تمھیں اپنا بنانے کیلئے کسی بھی حد تک جائے گی یوشع!!!" گاڑی میں کی گئی باتیں ذہن میں گردش کرنے لگی تھی۔۔۔ ایک کے بعد ایک بات ذہن میں محوِ رقص تھی۔۔۔

اگر رپورٹ سچ ہوئی تو تمھیں اس کو اپنی بیوی ماننا پڑے گا۔۔۔"یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

یہ میرے لئے ناممکن ہے، میں اسے کبھی المیرا کی جگہہ نہیں دوں گا، نہ دل میں اور نہ ہی اپنے بیڈ روم میں۔۔۔"

اور اگر رپورٹ نیگیٹو آئی تو تم اس کا حشر بگاڑ دینا۔۔۔"یوشع کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ آئی۔۔۔

تم تو گئی ماہین عمران!!اب تمھیں یوشع کے قہر سے کوئی نہیں بچا سکتا،اب تمھیں معلوم ہو گا یوشع کیا چیز ہے؟ابھی تک تم نے میرا محبت سے بھرپور وجود دیکھا ہے ناں،اس لئے تمہیں مجھ سے کبھی خوف محسوس نہیں ہوا مگر اب تم غصے سے بھرپور وجود دیکھو گی میرا ماہین عمران!!!اب تم مجھ سے خوف کھاؤ گی،اب تمھیں معلوم ہو گا،تمھارا عشق کا بھوت تو اب میں اتاروں گا۔۔۔"

یوشع نے موبائل اٹھا کر کسی کو کال ملائی تھی۔۔۔کچھ دیر بات کرنے کے بعد فون واپس رکھ دیا۔۔اس کے چہرے پر ایک سکون سا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

خوبصورت پھولوں سے کمرہ سجا ہوا تھا۔۔پورے کمرے میں جلتی کینڈل،فینسی لائٹس،فریگنینس تازہ پھولوں کی مہک ایک رومانوی ماحول تھا۔۔بیڈ پر ایک لڑکی سرخ عروسی جوڑے میں سجی بیٹھی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ پریشان لگ رہی تھی۔۔۔بار بار اپنی ہتھیلی کو مسل کر اپنی پریشانی کو دور کرنا چاہ رہی تھی۔۔۔علی روم میں داخل ہوا۔۔۔زینب کو خود کے انتظار میں بیڈ پر بیٹھا دیکھ اداس مسکراہٹ لبوں پر آئی۔۔۔وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔۔۔سلام کرتا بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔زینب کے چہرے کو غور سے دیکھا۔۔۔دو انگلیاں اس کی ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

کیا بات ہے اداس لگ رہی ہو؟؟؟"

اس نے نگاہیں اٹھا کر علی کو دیکھا۔۔۔

مجھے المیرا کی بہت فکر ہو رہی ہے، جو بھی ہوا بالکل اچھا نہیں ہوا، ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا، مجھے اب تک اس بات پر یقین نہیں ہے کہ یوشع بھائی سچ میں ایسا کر سکتے ہیں، میرا دل یہ ماننے کو راضی ہی نہیں ہے۔۔۔ "

علی بیڈ پر لیٹا۔۔۔ ایک پیر زمین پر لٹک رہا تھا تو دوسرا بیڈ پر کھڑا کر رکھا تھا۔۔۔

المیرا کی فکر نہ کرو وہ ٹھیک ہے لاہور میں اپنے ماموں کے گھر ہے اور یقین تو مجھے بھی نہیں ہے اب تک۔۔۔ "

آپ سے ایک بات کہوں مگر آپ غصہ مت کیجیے گا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔" علی نے نگاہیں زینب کی طرف کی۔۔۔ آج وہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہے اور وہ اس کی تعریف تک نہ کر سکا۔۔۔ یہ موومنٹ ان دونوں کے اپنے ہیں اور وہ ان لمحوں میں اپنی پریشانی ڈسکس کر رہے ہیں۔۔۔

بولو!!!" وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑنے لگی تھی۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے ماہی جھوٹ بول رہی ہے، وہ یوشع بھائی پر جھوٹے الزام لگا رہی ہے، آپ، میں سب ہی یوشع بھائی کے کردار کو اچھے سے جانتے ہیں، وہ کبھی اس طرح سے نہیں کر سکتے، اگر وہ اتنے لوز کریکٹر کے ہوتے تو ہمیں بھی ان کے آس پاس رہنے سے خوف آتا، ان کی تو نظروں میں بھی ہر عورت کیلئے عزّت ہوتی ہے، یہ ماہی کی کوئی سازش بھی تو ہو سکتی ہے بھائی کے خلاف مگر اب آپ دیکھے غصہ مت کیجئے گا، مجھے

جو صحیح لگا میں نے وہ کہہ دیا ہے، اب ڈانٹنا نہ غصہ کرنا، ورنہ میں سچ میں ناراض ہو جاؤں گی پھر آپ سے بات نہیں کروں گی، آپ کل ڈانٹ لینا پرسوں ڈانٹ لینا مگر آج نہیں "!!!!

علی کو اس کو اِس طرح بولتا دیکھ کر ہنسی آگئی تھی۔۔ وہ بولی بھی تو ایک ہی دم بچوں کی طرح تھی آنکھیں بند کیے روانی سے۔۔۔۔

وہ بول تو گئی تھی مگر اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہی علی غصہ ہی نہ کر جائے کہ میری بہن کے بارے میں ایسا بولنے کی ہمت کیسے کی؟؟ اس نے ایک آنکھ کھول کر علی کو دیکھا۔۔۔ وہ لیٹا اس کو دیکھتا مسکرا رہا تھا۔۔ اس نے دوسری آنکھ بھی کھولی۔۔۔

شکر ہے نہیں ڈانٹا۔۔۔ "اب علی اس کو کیا کہے اس نے شاید کچھ غلط بھی نہیں کہا۔۔۔ ابھی تو علی کو بھی کنفرم نہیں ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ؟؟؟ علی نے اس کے ہاتھ کو تھام کر خود کے قریب کیا۔۔۔ زینب بھی اس کے سینے پر سر رکھ کر خاموشی سے لیٹ گئی۔۔۔ علی نے اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا۔۔۔۔

میری بیوی نے منہ دیکھائی نہیں لینی کیا؟؟؟"

وہ خاموشی سے اس کے بلیک کرتے پر لگے بٹن پر انگلی پھیرنے لگی۔۔۔

آپ نے میری تعریف بھی نہیں کی؟؟؟" اس نے شکوہ کیا تو وہ مسکرا اٹھا۔۔۔

اب کروں گا اور میرے ہر بول پر، ہر لمس پر تم شرماتی جاؤ گی۔۔۔" علی نے معنی خیزی سے کہتے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔۔ وہ اس کا لمس محسوس کرتی شرم وحیاء سے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔۔ ایک نئی صبح ان کی منتظر تھی۔۔۔۔

یوشع ابھی گھر میں داخل ہوا تھا۔۔۔ وہ دبے قدموں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔ ابھی باپ سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے ایک بار سچ سامنے آجائے پھر ہی وہ بابا سے ملاقات کریں گا۔۔۔ وہ سیدھا اپنے روم میں گیا تھا۔۔۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ وہ دروازے پر ہی رک گیا۔۔۔ اسے کچھ عجیب لگا تھا یہاں پر کچھ تو چینج تھا مگر کیا؟؟ وہ سمجھ نہ پایا۔۔۔ ابھی یوشع کے علم میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ ماہی اس کے گھر پر آچکی ہے۔۔۔ وہ وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ وہ دو دن سے ایک ہی سوٹ میں تھا۔۔۔ وہ اب فریش ہونا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے دونوں پٹ اوپن کئے۔۔۔ ماتھے پر بل آئے۔۔۔ لیڈیز سوٹ!!! آنکھوں میں حیرانگی بھی آئی۔۔۔ حیرانگی اس وجہ سے نہیں تھی کہ لیڈیز سوٹ رکھے ہیں بلکہ اس بات پر تھی کہ یہ وہ سوٹ نہیں تھے جو اس نے خود سے المیرا کیلئے لا کر رکھے تھے کہ شادی کہ بعد وہ یہ بھرے ہوئے سوٹ پہنے گی۔۔۔ یہ کوئی اور ہی لیڈیز سوٹ تھے۔۔۔ اس نے ایک دو کپڑے چیک کئے۔۔۔ وہ زیادہ تر ٹاپ اور جینز تھی۔۔۔ اسے اندازہ لگانے میں ایک منٹ نہیں لگا تھا کہ یہ کس کے

سوٹ ہے۔۔۔اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔اس نے غصے سے وارڈروب کے دونوں پٹ بند کئے اور پیچھے مڑا۔۔۔وہ پیچھے ہی کھڑی اس کو دیکھتی مسکرا رہی تھی۔۔۔

المیرا کے سوٹ کہاں ہیں؟؟؟"اس نے قدم اس کی طرف بڑھائے۔۔۔

جب المیرا ہی نہیں ہے تو اس کے سوٹ کا کیا کام؟وہ سارے سوٹ میں نے سندس کو دے دیے ہیں۔۔۔"

یوشع نے غصے سے گہری سانس خارج کی اور پھر یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا اور ٹھاہ کر کے ماہین عمران کے منہ پر پانچوں انگلیاں ثبت کر گیا تھا۔۔۔۔

وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرت بھری نگاہوں سے زمین کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ نازوں لاڈوں میں پلی لڑکی جس پر ہاتھ اٹھانا تو دور کی بات ہے کسی نے آج تک ڈانٹا بھی نہیں تھا اور آج یوشع کا بھاری ہاتھ منہ پر پڑتے ہی چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔یوشع نے غصے سے اس کو بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔پیچھے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔

اس کمرے کی ہر ایک چیز پر صرف المیرا خان کا حق ہے،اس کمرے میں لیڈیز چیزیں رکھی جائے گی تو صرف المیرا خان کی،آئی سمجھ!!!"وہ غرایا تھا۔۔۔اس کی انگلیاں اس کے بازو پر پیوست تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔"اس نے اس کے کالر کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا۔۔۔وہ ایک اور غلطی کر گئی تھی۔۔۔۔

اس نے غصے میں اپنے کالر کو چھڑایا تھا اور ایک بار پھر یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا۔۔۔وہ ایک بار پھر گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔یوشع نے پھر اس کو بازوؤں سے پکڑ کر سیدھا کیا۔۔۔اس کے ہونٹ کے پاس سے خون رسنے لگا تھا۔۔۔یوشع نے سختی سے اس کے بالوں کو اپنی مُٹھی میں جکڑا۔۔۔۔

آآآآ!!!"تکلیف کے مارے اس کے حلق سے چیخ نکلی۔۔۔۔

جب ایک بار منع کیا تھا کہ میرے کالر کو پکڑنے کا حق صرف المیر اخان کا ہے، کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ میرے کالر تک پہنچے تو کیوں پکڑا میرے کالر کو۔۔۔ "

وہ سرخ آنکھوں کے ساتھ دھاڑا تھا۔۔۔وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔

کالر مردوں کی شان ہوتی ہیں اور اپنی شان میں گستاخی انہیں پسند نہیں ہوتی۔۔۔

شان میں گستاخی کی اجازت صرف پسندیدہ عورت کو ہی ملا کرتی ہے اور ماہین عمران اس کی پسندیدہ نہیں تھی۔۔۔کالر پکڑنے کا حق صرف المیر اخان کے پاس تھا ماہین عمران کے پاس نہیں۔۔

جھوٹے الزام لگائے نہ تم نے میرے اوپر بولو!!!"وہ دھاڑ رہا تھا۔۔۔

اتنے میں ہی بس ہو گئی ماہین عمران !!! تمھیں تو اب پتا لگے گا کہ میں کیا چیز ہوں، بولو !!! بہتان لگایا ہے ناں تم نے مجھ پر۔۔۔ "

یوشع مجھے درد ہو رہا ہے چھوڑو۔۔۔ "اس نے بال چھوڑنے کی بجائے اس پر اپنی گرفت اور سخت کی تھی۔۔۔ اس کی پھر چیخ نکلی۔۔۔

جو پوچھا ہے وہ جواب دو۔۔ "

می میں نے کوئی الزام نہیں لگائے۔۔۔ "یوشع نے اس کے بالوں کو چھوڑا۔۔۔

جھوٹ !!! "اس نے اس کے جبڑے کو سختی سے پکڑا تھا۔۔۔

جھوٹ بول رہی ہو تم !!! "وہ غرا رہا تھا۔۔۔

کیا پروو ہے تمھارے پاس کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔ "وہ بھی تکلیف کے باعث چیخی تھی۔۔۔

پروو چاہیے نا تمھیں !!! "یوشع طنزیہ مسکرایا۔۔۔

مجھے بھی چاہیے !!! "اس نے اس کو بازوؤں سے مضبوطی سے تھاما۔۔۔

یاد رکھنا ماہین عمران اگر یہ پروو ہو گیا کہ میں نے کچھ نہیں کیا تمھارے ساتھ تم پاک ہو، تو تمھارا وہ حشر کروں گا کہ دیکھتی رہ جاؤ گی، تمھیں زندگی بھر اپنے نکاح میں رکھوں گا، مجھ سے پیار کرتی ہو اس لئے مجھ

سے شادی کی ناں، یاد رکھنا پل پل میرے پیار کیلئے تڑپو گی، پل پل اذیت بھرا گزارو گی، ساری زندگی ایک کونے میں کباڑ خانے کی طرح پڑی رہو گی اور میں پتا ہے کیا کروں گا جا کہ اپنی مہرو کو واپس لاؤں گا، تمھارے سامنے اس سے نکاح کروں گا، اس کے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزاروں گا، اس کمرے میں وہ رہے گی تم نہیں، اگر ان سب کے بعد کبھی مجھے تم پر ترس آ گیا نا تو ماہین عمران تمھیں اپناؤں گا تب بھی نہیں اس وقت تمھارے ہاتھوں میں ڈائیورس پیپر تھما کر تمھیں تمھارے گھر بھیج دوں گا۔۔۔ "

ایک تو میری عزّت خراب کی اور تم شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا مجھے باتیں سنا رہے ہو۔۔۔"وہ بھی چیخی تھی۔۔۔

آواز نیچے !!!"اس نے پھر اس کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔۔۔

کس کو شرمندہ ہونا چاہیے اور کس کو نہیں یہ تو ابھی تھوڑی دیر میں پتا لگ جائے گا، چلو میرے ساتھ "!!!

وہ اس کی کلائی تھامے آگے بڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

کہاں لے کر جا رہے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔۔ "

تھیں پر وو چاہیے نا میں دوں گا تمھیں پر وو چلو "!!!

کہاں پر؟؟؟"مگر وہ جواب دیئے بغیر دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔۔

یوشع چھوڑو مجھے، یوشع مجھے چکر!!!" اس نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔یوشع نے مڑ کر اس کو دیکھا۔۔۔اس کی کلائی چھوڑی۔۔۔۔

صرف دو منٹ ہے ماہین عمران تمھارے پاس!! آرہا ہوں تمھارے بھائی کو کال کر کے، اس کے بعد اگر تم مر بھی رہی ہوں گی نا تو بھی تمھیں ہر حال میں لے کر جاؤں گا، اونلی ٹو منٹ!!!" وہ روم سے باہر نکل گیا تھا۔۔۔

اور وہ سوچ رہی تھی وہ اسے کہاں لے کر جا سکتا ہے؟؟ کیا ڈاکٹر کے پاس؟؟ ڈاکٹر کا سوچ کر لمحے بھر میں اس کی روح فنا ہوئی تھی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

چند لمحوں بعد اس کی روح واقعی فنا ہو چکی تھی جب اس نے گاڑی کو ہسپتال کے باہر رکتے دیکھا۔۔۔۔

اس نے علی کو بھی کال کر کے ڈاکٹر کے ہاں آنے کا کہہ دیا تھا۔۔۔وہ تینوں ہوسپٹل میں موجود تھیں۔۔۔ ماہی کے ٹیسٹ کر لیے گئے تھے۔۔۔ارجنٹ رپورٹس تیار کروانے کا کہا گیا تھا۔۔۔صرف ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد ہی رپورٹ بھی آگئی تھی مگر رپورٹ کو دیکھ کر ہوش اڑے تھے۔۔۔سب سے پہلے یوشع نے خود دیکھی تھی۔۔اس کے ہاتھ سے رپورٹ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔اس نے ایک نظر ماہی کو دیکھا۔۔۔ وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔۔"

وقت بتائے گا کس نے شرمندہ ہونا ہے۔۔۔۔"

یوشع نے آنکھیں میچی تھی۔۔۔وہ شرمندہ ہوا تھا۔۔۔

علی نے یوشع سے رپورٹ لے کر خود ریڈ کی۔۔۔اس نے حیران کُن نظروں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی یوشع کہ تم اِس حد تک گر جاؤ گے، سب سے زیادہ میں نے تم پر بھروسہ کیا تھا، اپنی بہن سے زیادہ تمھاری باتوں پر یقین کیا تھا، میں نے سہی کیا جو تمہارا نکاح اپنی بہن سے اسی وقت پڑھوا دیا تھا، یوشع بھی اس حد تک گر سکتا ہے، میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔" علی کے لہجے میں واضح تکلیف تھی۔۔۔وہ رپورٹس یوشع کے ہاتھ میں واپس تھماتا آگے بڑھ گیا۔۔۔ماہی کے قریب آکر رکا۔۔۔

اس کو دیکھا۔۔۔اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

جیسا میں نے کہا تھا اگر بات سچ ثابت ہوئی تو تمھارا بھائی ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہے، میں اب ہر موڑ پر تمھارے ساتھ کھڑا ہوں کیونکہ جس پر مجھے خود سے زیادہ یقین اور اندھا اعتماد تھا اس نے بے دردی سے آج توڑ کر رکھ دیا۔۔۔" اس نے کن آنکھیوں سے یوشع کو دیکھ کر کہا۔۔۔وہ تو بس ہاتھ میں پکڑی فائل کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی رپورٹ یوزیٹیو تھی یعنی وہ اس کی عزّت کے ساتھ کھیل چکا تھا۔۔۔وہ اس کی عزّت خراب کر چکا تھا۔۔وہ سچ میں بہک گیا تھا۔۔۔ علی نے ماہی کو دیکھا۔۔۔۔

سوری فور ایوریتھنگ!!!میں نے تمہیں بہت غلط سمجھا!!!"اس نے ماہی کے ہونٹ کے کنارے کو پھٹے دیکھا۔۔اس نے پھر افسوس سے یوشع کو دیکھا۔۔اس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔علی نم آنکھوں سے آگے بڑھ گیا۔۔یوشع کی تو دنیا ہی تہس نہس ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

اگر رپورٹ پوزیٹیو آئی تو تمھیں ماہی کو اپنی بیوی ماننا ہی ہو گا اور المیرا کو بھولنا ہو گا۔۔۔ "

یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

نہیں یہ میرے بس میں نہیں ہے، المیرا کو بھول جانا یعنی اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسوں کو بند کر دینا، یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔"

گھر آتے ہی یوشع واشروم میں جا کر بند ہو گیا تھا۔۔کتنے ہی پل گزرے گھڑی کی سوئیاں گھوم رہی تھی مگر یوشع باہر نہیں آیا۔۔کتنا ہی وقت گزرنے کے بعد وہ باہر آیا تھا۔۔۔بظاہر تو وہ فریش لگ رہا تھا مگر اس کی آنکھیں حد سے زیادہ لال ہو رہی تھی۔۔۔ناک بھی لال تھی۔۔۔اس نے بیڈ پر بیٹھی ماہی کو دیکھا۔۔۔ تمہیں اسے اپنی بیوی ماننا ہو گا اور بیوی والی عزّت دینی ہو گی۔۔۔"حماد کی بات اسے پھر یاد آئی۔۔۔کم از کم وہ اسے بیوی والی عزّت نہیں دے سکتا تھا۔۔۔غصے سے دماغ کی رگیں اُبھرنے لگی تھی۔۔۔ماہی بھی

اس کو غصے سے خود کی طرف بڑھتا دیکھ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اس نے اس کے بازوؤں کو دبوچا۔۔۔

آگر آج کے بعد تم مجھے میرے روم کے اندر یا میرے روم کے آس پاس بھی نظر آئی تو جان سے مار دوں گا تمھیں، آئی سمجھ!!" وہ اس کے منہ پر دھاڑا تھا۔۔۔اس نے ڈر کر آنکھیں بند کی۔۔۔

میں تمھاری بیوی ہوں، اب تو رپورٹس میں بھی آگیا ہے کہ کیا سچ ہے کیا جھوٹ؟ اس کمرے پہ میرا بھی حق ہے۔۔۔" وہ بھی روانی سے بولی۔۔۔یوشع نے اس کے جبڑے کو بھینچا۔۔۔

میں نے تمھیں اپنے نکاح میں ضرور لے لیا ہے ماہین عمران مگر تمھیں اپنی بیوی کے روپ میں اب تک تسلیم نہیں کیا ہے؟؟؟ اس کمرے پر اس کمرے کی ہر ایک چیز پر اور مجھ پر صرف المیرا کا حق ہو گا اور یہ حق میں کبھی کسی کو نہیں دوں گا۔۔۔" وہ طنزیہ مسکرائی۔۔۔

اپنا تو تم مجھے پہلے ہی چکے ہو اور تمھارے کہنے سے کچھ بدل نہیں جائے گا، شرعی طور پر اب میں تمھاری بیوی ہوں، تم پر تمھاری ہر ایک چیز پر میرا حق ہے، میں ماہین عمران نہیں اب ماہین یوشع یوسفزئی بن چکی ہوں۔۔۔" وہ بھی غصے سے بولی۔۔۔

یوشع کا ہاتھ ایک بار پھر اٹھا تھا۔۔۔

وہ جو مشہور تھا کہ لڑکیوں کی عزّت کرتا ہے۔۔۔ کسی لڑکی پر ہاتھ اٹھانے سے پہلے اس کی تربیت آڑے آجاتی تھی۔۔۔ آج وہ اپنی تربیت کو بھول گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنے والدین سے سیکھا تھا عورتوں کی عزّت کرنا۔۔۔ اس نے اپنے باپ سے سیکھا تھا ایک عورت، اپنی بیوی سے کس طرح سے محبت کی جاتی ہے مگر آج وہ سب کچھ بھول گیا تھا۔۔۔ آج وہ اپنی ماں کی وہ باتیں بھی بھول گیا تھا جس نے کہا تھا اپنی مردانگی عورت پر ہاتھ اٹھا کر کبھی ظاہر مت کرنا۔۔۔ وہ بھول گیا اپنے باپ کا اپنی ماں کیلئے وہ پیار جس سے اس نے سیکھا تھا کہ اپنی بیوی کی کیسے عزّت کی جاتی ہے۔۔۔ اس کو کیسے مان دیا جاتا ہے۔۔۔ آج وہ سب کچھ بھول گیا تھا اپنے غصے میں۔۔۔ آج وہ عورت پر ہاتھ اٹھا رہا تھا۔۔۔ آج وہ اس کی ناقدری کر رہا ہے مگر وقت یوشع کو بتائے گا کہ اگر کسی چیز کی ناقدری کی جائے تو وہ چیز آپ سے چھین لی جاتی ہے پھر وہ انسان ہی کیوں نہ ہو۔۔۔ مرد پر غصہ بھی اسی وجہ سے حرام رکھا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے غصے میں سب کچھ بھول جاتا ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے کیا نہیں؟ غصہ ٹھنڈا ہونے کے بعد اس کو احساس ہوتا ہے کہ اس نے جو کیا غلط کیا مگر جب تک احساس ہوتا ہے تب تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ اس کا تھپڑ کھا کر بیڈ پر گری تھی۔۔۔ غصے سے اس نے اسے بازوؤں سے دبوچ کر اسے اٹھایا۔۔۔

رپورٹس میں کچھ بھی آیا ہو مگر میں اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کروں گا کہ میں نے واقعتاً تمہارے ساتھ کچھ کیا ہے، مجھے خود پر بھروسہ ہے، مجھے ایسا کچھ محسوس نہیں ہوتا۔۔۔" وہ اس کو تھامتا دروازے کی

طرف بڑھا۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی اس نے اس کو باہر دھکا دیا۔۔۔ اس نے گریل کو تھاما۔۔۔ وہ گرتے گرتے بچی تھی۔۔۔۔

تمہارے ماننے نہ ماننے سے حقیقت نہیں بدل جائیں گی۔۔۔ "وہ چیخی تھی۔۔۔۔

بھاڑ میں گئی حقیقت اور بھاڑ میں گئی تم!! آج کے بعد میرے روم میں مت آنا ماہین عمران!! ورنہ اس سے برا حشر کروں گا تمھارا، میں اپنے آس پاس بھی تمھارا وجود برداشت نہیں کروں گا، مر جاؤ کہیں جا کے مگر میری جان چھوڑو، اس گھر کے کسی بھی کونے میں رہو مگر میرے روم میں ہرگز نہیں۔۔۔ "اس نے غصے سے اس کے منہ پر دروازہ بند کیا۔۔۔۔

پہلے اسکی خوشبو میں نے خود پر طاری کی۔۔۔

پھر اس پھول سے ملنے کی تیاری کی۔۔۔

اتنا دکھ تھا مجھ کو تیرے لوٹ کے جانے کا۔۔۔۔

میں نے گھر کے دروازوں سے بھی منہ ماری کی۔۔۔۔

اس میں تو ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ ایک قدم بھی آگے بڑھائے۔۔۔ وہ کانپنے لگی تھی۔۔۔ اس قدر توہین کہ اس کو روم سے نکال دیا گیا۔۔۔

کیا محبت کرنا گناہ ہے؟؟ مر جاؤ کہیں جا کے مگر میری جان چھوڑ دو۔۔۔" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

اس قدر نفرت !!!

تم اس قدر مجھ سے نفرت نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ بند دروازے کو دیکھتی چیخی تھی۔۔۔ اندر موجود اس نے اس کی آواز بخوبی سنی تھی۔۔۔ آنسوں ابل ابل کر باہر نکلتے ماہی کے پورے گال کو بھگو چکے تھے۔۔۔

تم کبھی خوش نہیں رہ پاؤ گی ماہین عمران !! ہمیشہ اس کے پیار کیلئے تڑپتی رہو گی۔۔۔" وہ گریل کو تھامتی وہی بیٹھ گئی۔۔۔

دعا کرنا ماہین عمران تم کبھی یوشع کا غصے سے بھرپور وجود نہ دیکھو ورنہ کیا ہو گا، قسم خدا کی میں بھی نہیں جانتا، جس دن تم نے اس کا غصے سے بھرپور وجود دیکھ لیا، ایک لفظ بولنے سے پہلے کئی بار سوچوں گی۔۔۔" اس کے بھائی نے سہی کہا تھا۔۔۔

اس نے روتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تم ساری زندگی میرے نکاح میں رہو گی، پل پل میرے پیار کیلئے تڑپتی رہو گی مگر کبھی میرا پیار حاصل نہیں کر پاؤ گی، تمہاری یہی سزا ہے، مر جاؤ کہیں جا کر مگر میری جان چھوڑ دو۔۔۔" وہ خود کے وجود کو سنبھالتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ وہ نفی میں گردن ہلاتی آگے کی طرف بھاگی۔۔۔۔ دوسرے روم میں جا کر اس نے خود کو بند کر لیا۔۔۔۔

یوشع نے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا ان کے نکاح کو اور اس پورے ہفتے میں یوشع نے اپنے باپ سے کوئی ملاقات نہیں کی تھی۔۔۔ وہ جس کو باپ کا دیدار کیے بغیر ایک پل چین نہیں ملتا تھا۔۔۔ لاہور بھی وہ اگر جاتے تو یوشع صبح اٹھتے ہی پہلے ان سے ویڈیو کالنگ کرتا اچھی طرح ان کی خبر گیری کرنے کے بعد اپنے کام کرتا تھا اور ایک یہ وقت تھا کہ اس نے ایک ہفتے سے باپ کا دیدار نہیں کیا تھا۔۔۔ ان کی آواز نہیں سنی تھی۔۔۔ ان کے گلے نہیں لگا تھا۔۔۔ ان سے دعا نہیں لی تھی۔۔۔ وہ تو خود سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا تھا تو باپ سے کیسے نظریں ملائے مگر آج اس کا ضبط ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ وہ مزید اپنے باپ سے ملے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔۔۔ آج وہ اپنے باپ کے پاس آ ہی گیا تھا۔۔۔ وہ یوسف صاحب کے قریب آیا۔۔۔ وہ چیئر پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے۔۔۔ وہ زمین پر ان کے قدموں میں بیٹھا اور خاموشی سے اپنا سر ان کی گود میں رکھ دیا۔۔۔ یوسف صاحب نے آنکھیں کھولی۔۔۔ یوشع کو دیکھ کر سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔۔ ایک اداس سی مسکراہٹ نے لبوں کو چھوا۔۔۔ انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یاد آگئی اپنے باپ کی؟؟"یوشع کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگی تھی۔۔۔وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہے تھے۔۔یوشع نے اپنی گود میں رکھے ہاتھ اٹھا کر اپنے باپ کی گود میں رکھے اپنے بازوؤں میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔۔

یوشع بیٹا!!!" مگر وہ رونے لگا تھا۔۔۔۔

اے یوشع پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟ کیوں رو رہے ہو؟؟؟" انہوں نے اس کا سر اٹھایا۔۔۔

بابا سب مجھے گنہگار سمجھتے ہیں، ایک ہفتے سے علی نے بھی مجھ سے کوئی بات نہیں کی، اس نے مجھ سے ملاقات نہیں کی، وہ بھی مجھے گنہگار سمجھتا ہے، المیرا بھی مجھے گنہگار سمجھتی ہے، وہ رپورٹس بھی کہتی ہے کہ میں نے گناہ کیا ہے، میں گنہگار ہوں، ان سب کے باوجود بھی مجھے کیوں یقین نہیں آرہا کہ میں نے سچ میں کوئی گناہ کیا ہے، بابا کیا آپ کو بھی میں گنہگار لگتا ہوں؟؟"

نہیں بیٹا مجھے یقین ہے اپنے بیٹے پر میرے بیٹے نے کچھ نہیں کیا، میرا بیٹا میرا غرور ہے، میرا مان ہے اور مجھے امید ہے میرا بیٹا میرا یہ غرور کبھی ٹوٹنے نہیں دے گا، مجھے یقین ہے تم پر کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ "

بابا آپ مجھ پر یقین رکھیے گا، آپ کا یقین میرے لئے کافی ہے، دنیا میرا ساتھ دیں نہ دیں مگر آپ میرا ساتھ مت چھوڑنا۔۔۔ "

میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"انہوں نے نیچے جھکتے اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔

بابا پھر کیوں اُس نے میرا یقین نہیں کیا؟ وہ کیوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی؟ اسے کیوں ایک بار بھی میرا خیال نہیں آیا؟ بابا اس کے بغیر میرے سے نہیں رہا جا رہا، ایسا لگتا ہے میرا، میرا دل ابھی تکلیف کے مارے پھٹ جائے گا، وہ، وہ کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کر؟ کیوں اس نے میرا یقین نہیں کیا؟؟ کیوں نہیں کیا؟ میں تھک گیا ہوں بابا اب اِس دنیا سے، یہ دنیا بہت جھوٹی اور خود غرض ہے، بابا آپ کے بیٹے کی روح پر زخم لگا دیے گئے ہیں جو آہستہ آہستہ رس رہے ہیں، دل تکلیف کے مارے پھٹ رہا ہے، میں تھک گیا ہوں بابا۔۔۔ "

وہ اپنا چہرہ ہتھیلی میں گرائے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔۔ یوسف صاحب نیچے بیٹھے۔۔۔۔ اس کو اپنے گلے سے لگایا۔۔۔ وہ ایک جوان مرد ہو کر آج اپنے باپ کے گلے لگے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔۔

جیسے بچپن میں بچے اپنے پسندیدہ کھلونے کیلئے اپنے والدین کے سامنے زمین پر لوٹ پوٹ ہو کر روتے ہیں، گڑگڑاتے ہیں اور پھر اُنہیں یقین ہوتا ہے کہ اُن کے رونے سے ان کو وہ چیز دے دی جائیں گی۔۔۔۔ ایسے ہی آج یوشع بھی چھوٹے بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی پسندیدہ عورت کیلئے۔۔۔ یوسف صاحب نے بھی اسے رونے دیا۔۔۔

اسے رونے کیلئے باپ کا کندھا میسر تھا اور باپ کا کندھا ہر کسی کو میسر نہیں ہوتا۔۔۔ باپ کا کندھا خوش بختوں کو ہی ملا کرتا ہے۔۔۔

کتنی ہی دیر بعد وہ جا کر چپ ہوا تھا۔۔۔اس کے آنسو خشک ہوئے تھے۔۔۔یوسف صاحب نے اس کو خود سے دور کیا۔۔۔آنکھیں لال۔۔۔ناک لال۔۔۔یوسف صاحب نے پھر اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔

وہ واپس آ جائے گی، اللہ سے اُمید رکھو کیونکہ وہ اُمیدوں کو ٹوٹنے نہیں دیتا۔۔۔"

اسے مجھے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا، اسے مجھ پر یقین ہونا چاہیے تھا۔۔"وہ گردن جھکائے کہہ رہا تھا۔۔۔

بس ایک گلہ ہے تم سے، تم نے مجھے بہت مایوس کیا ہے اس معاملے میں۔۔۔"اس نے نگاہیں اٹھائی۔۔۔

بیٹا جو تم ماہی کے ساتھ بیہیو کر رہے ہو، وہ بہت غلط ہے، اس کے ساتھ ایسا مت کرو، وہ اب تمھاری بیوی ہے اسے اپنا لو۔۔۔"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

یہ چیز میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔"

بیٹا اس دن سے ڈرو جب تم سے تمھاری بیوی کے بارے میں سوال پوچھا جائے گا کہ تم نے کتنے حقوق ادا کیے، بیوی کے ساتھ کیا معاملات کیے؟؟ مجھے بہت افسوس ہوا تھا اس دن جب میں نے تمھیں ماہی پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا تھا، ہم نے یہ تو نہیں سیکھایا تھا اپنے بیٹے کو کہ غصے میں ایک عورت پر ہاتھ اٹھایا جائے۔۔۔"

یوشع نے گردن جھکائی۔۔۔

وہ خاموشی سے ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔۔وہ بھی خاموش ہو گئے۔۔۔

وہ جانتے تھے اپنے بیٹے کو اور اس کے کردار کو۔۔۔

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگے۔۔۔اس نے آنکھیں بند کی۔۔۔اسے اب سکون ملنے لگا تھا۔۔۔ ایک ہفتے سے وہ ٹھیک سے سویا نہیں تھا۔۔۔اب تو نیند کی وجہ سے اس کی آنکھیں بھی دُکھنے لگی تھی اور اب وہ سونا چاہتا ہے اپنے باپ کی گود میں سر رکھ کر کہ پھر کبھی آنکھ نہ کھلے۔۔۔اِن تکلیفوں اور اِن اذیتوں سے جان چُھوٹ جائے مگر انسان کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے؟ ہوتا تو وہی ہے جو ہمارا رب چاہتا ہے جو ہمارے نصیب میں لکھ دیا جاتا ہے۔۔۔۔

اور پھر اللہ اپنے محبوب بندوں کو ہی تو آزمائشوں میں ڈالتا ہے اور پھر وہ چاہتا ہے کہ تم ان آزمائشوں پر صبر کرو اور جب صبر مشکل ہو جائے تو اس کی طرف لوٹ جاؤ اور پھر وہ تمھیں کہیں رسوا نہیں ہونے دے گا۔۔۔

تمہیں سکون بھی دے گا اور تمھارے دُکھوں کو خوشیوں میں بھی بدل دے گا اور پھر وہ تمھاری پسندیدہ چیز بھی تم تک لائے گا مقررہ وقت پر اور پھر تم حیران رہ جاؤ گے۔۔

بس صبر سے کام لو۔۔۔اللہ پر بھروسہ رکھو اور پھر

"بے شک ہر مشکل کے بعد آسانی ہے"

"ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"

پس ہمیں صبر کرنے کی دیر ہوتی ہے اور پھر اللہ انصاف کرنا شروع کر دیتا ہے۔۔۔۔

باہر کھڑی ماہی نے بھی ساری باتیں سن لی تھی۔۔۔۔وہ بھی روتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

مدھم سی رنگین لائٹس ہر طرف آن تھی۔۔۔۔ تیز آواز میں چلتا میوزک، وائن کی مہک، لڑکیوں کی بیہودہ ڈریسنگ، لڑکے لڑکیوں کا رقص۔۔۔غرض ہر طرف گناہ کا عمل جاری تھا۔۔۔ایسے میں وہ کرسی پر بیٹھا نفرت بھری نگاہوں سے سوفٹ ڈرنک کے گھونٹ بھرتا ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا جن میں شاید حیاء نام کی کوئی چیز باقی نہیں بچی تھی۔۔۔۔ان گہری براؤن آنکھوں میں سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں تھا۔۔۔

دی گریٹ بزنس مین یوشع یوسفزئی آج یہاں ایسی جگہہ پہ ایم شوکڈ!!!" وہ بولتا بولتا اس کے سامنے رکھی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔یوشع نے اپنے سامنے بیٹھے اس بندے کو دیکھا۔۔۔وہ ان کا ایک پرانا بزنس پارٹنر تھا جس سے یوشع کے تعلقات کبھی خوشگوار نہیں رہے تھے۔۔۔

میری زندگی ہے جہاں مرضی آؤں جاؤں، اٹس نن یور بزنس۔۔۔"

ارے ارے تم تو غصہ ہی کر گئے میں نے تو بس ایسے ہی کہا تھا۔۔۔"یوشع ایک بار پھر سوفٹ ڈرنک کے گھونٹ بھرتا سامنے اُن لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

اور دیکھو یار میں تو بھول ہی گیا تمھیں مبارکباد دینا کونگریچولیشن آخر کار شادی جو ہو گئی ہے تمھاری۔۔۔"
سعد نے مصافحہ کیلئے ہاتھ آگے بڑھایا مگر یوشع نے صرف ایک نظر سعد کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور پھر وہ سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھورنے میں مصروف ہو گیا۔۔۔ سعد نے ہاتھ واپس گرا لیا۔۔۔
چلو کوئی بات نہیں، ویسے کتنے افسوس کی بات ہے نہ یوشع یوسفزئی انگیجمنٹ کسی کے ساتھ، نکاح کسی اور کے ساتھ!! علی کی بہن کے ساتھ نکاح ہوا ہے ناں یوشع یوسفزئی۔۔۔"اس کے لہجے میں طنز تھا۔۔۔یوشع نے اب کچھ بیزاریت سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔
اٹس مائن پروبلم "!!!
ویسے چلو جو ہوا اچھا ہی ہوا، کہاں وہ سادہ سی المیرا خان اور کہاں ماہین عمران ؟؟ ویسے بھئی مزے لگ گئے ہیں تمھارے تو۔۔۔"یوشع نے اب کچھ غصے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔
کہاں المیرا خان کی باڈی فزکس اور کہاں ماہین عمران کی افففف!!!"اس نے بہت بے باکی سے کہا تھا۔۔۔
یوشع نے غصے سے مُٹھی بھینچی۔۔۔۔
بھئی اگر میں تمہاری جگہہ ہوتا تو روز بہت مزے۔۔۔"اور اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا یوشع غصے سے چیئر سے اٹھا۔۔۔ سعد کا کالر پکڑ کے اس کو کھڑا کیا اور اس سے پہلے وہ اپنا کالر چُھڑواتا یوشع نے ایک زوردار مکہ اس کے منہ پر رسید کیا تھا۔۔۔وہ دھاڑا تھا۔۔۔

ماہین عمران میری بیوی ہے، اگر آج کے بعد دوبارہ اس طرح کے الفاظ تم نے استعمال کئے تو زندہ نہیں چھوڑوں گا، انڈر سٹینڈ!!!" یوشع نے غصے سے دھاڑتے ایک بار پھر زوردار مکہ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔اس کی ناک سے خون بہا تھا۔۔۔ہر طرف جیسے ایک دم ہی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔یوشع نے ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑ کر اس کو دور پھینکا تھا۔۔۔غصے سے آگے کی طرف بڑھا تھا اور باہر جاتے جاتے وہ اس حرام شے کو بھی ساتھ لے آیا تھا۔۔۔باہر آکر اس نے وائن کی بوتل کو منہ کے قریب کیا۔۔۔ایک گندی سمیل اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔۔۔اس نے فوراً بوتل کو خود سے دور کیا تھا مگر غصہ کم نہیں ہو رہا تھا اور پھر اس نے وائن کو منہ سے لگا لیا۔۔۔وہ یوشع جس نے آج تک ایسی جگہہ پر آنے کی کوشش نہیں کی تھی جو آج تک ایسی جگہہ پر کبھی نہیں آیا تھا۔۔۔آج آیا بھی تو اس حرام شے کو بھی پی لیا تھا۔۔۔

ایک گھونٹ ہی اس نے بھرا تھا۔۔ناجانے لوگ کیسے اسے پی لیتے تھے؟؟اس زہر کو اپنے اندر اتار لیتے تھے؟؟

اس نے غصے سے دوسرا گھونٹ بھرا۔۔وہ بامشکل ہی آدھی وائن پی پایا تھا اور پھر اسی وقت اس نے قے کی تھی۔۔۔اس کا سر ایک دم چکرانے لگا تھا۔۔۔اس کو چکر آرہے تھے۔۔۔اس نے وائن کی بوتل کو پھینکا۔۔۔وہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گئی۔۔۔چکراتے سر کے ساتھ وہ اپنی کار تک پہنچا اور پھر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔۔

آج ماہی یوشع کے روم میں آئی تھی یہ دیکھنے کہ وہ روم میں ہے یا نہیں۔۔۔شام سے یوشع گھر سے باہر گیا ہوا تھا اور اب رات کا ایک بج گیا تھا مگر وہ اب تک گھر نہیں آیا۔۔۔کتنی ہی دیر انتظار کرنے کے بعد آخر تھک ہار کر وہ روم میں ہی آ گئی کہ کیا پتا وہ روم میں ہی ہوں مگر یہاں آ کر بھی اسے مایوسی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔

وہ یہاں بھی نہیں تھا۔۔۔اسے ٹینشن ہو رہی تھی۔۔۔وہ اس کے روم کو کھڑی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ان کے نکاح کو تین مہینے ہو گئے تھے اور آج وہ اس کے روم میں آئی تھی۔۔۔وہ بیڈ کے پاس بجھے دل بجھے چہرے کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔۔روم کا دروازہ کھولا گیا۔۔۔ماہی کا سانس اٹکا تھا۔۔۔

یوشع نے روم میں داخل ہوتے ہی اپنے سر کو تھاما۔۔۔اپنی آنکھیں رگڑتا سر کو جھٹکا دیا۔۔۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔۔۔اس کے قدموں میں بھی لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔وہ گھر تک کتنی مشکلوں سے پہنچا تھا یہ بس وہی جانتا تھا۔۔۔دو بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔۔۔

یوشع نے بیڈ کے پاس کھڑے اس نازک وجود کو دیکھا۔۔۔اس نے ایک بار پھر آنکھوں کو رگڑا۔۔۔سر کو جھٹکا دیا۔۔۔ماہی ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑی۔۔۔

وہ اب اس سے ڈرنے بھی تو بہت لگی تھی۔۔۔ علی نے سہی کہا تھا وہ اس سے اور اس کے غصے سے خوف کھانے لگے گی کیونکہ اس نے کسی مرد کو خود پر غصہ نہیں کرتے دیکھا تھا اور جب دیکھا تو وہ واقعی مرد کے غصے سے ڈرنے لگی تھی۔۔۔ وہ یوشع سے بھی ڈرنے لگی تھی کیونکہ یوشع کا بس نہیں چلتا تھا اس کا جب دل کرتا وہ غصے میں ماہی ہر ہاتھ اٹھا دیتا تھا۔۔۔

ایک بار جب مرد کا ہاتھ اُٹھنے لگ جائے تو اس کے ہاتھ کو روکنے کی طاقت اور ہمت کسی میں نہیں ہوتی پھر جب مرد کا ایک بار ہاتھ اٹھ جائے تو اسے بار بار ہاتھ اٹھانے کی عادت پڑ جاتی ہے پھر اس مرد کا بار بار ہاتھ اُٹھتا ہے۔۔۔ جب تک مرد خود کے ہاتھ کو روکنا نہ چاہے جب تک وہ نہیں رکتا پھر چاہے عورت کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔۔۔۔

اور اس دن روم سے نکالے جانے کے بعد اس میں ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ وہ دوبارہ اس کے روم میں آئے اور اب وہ پھر ڈر رہی تھی کہ کہیں یوشع پھر اس کو روم میں دیکھ کر اس پر ہاتھ نہ اٹھا دے۔۔۔

المیرا!!!" وہ لڑکھڑاتے قدموں سے ماہی کے قریب آیا۔۔۔۔

المیرا تتتتم!!!" یوشع نے اس کو بازو سے تھاما۔۔۔ ماہی حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگی۔۔۔

المیرا تم واپس آگئی ہو، المیرا تم آگئی۔۔۔"

یوشع کی آنکھوں میں نمی آئی۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرانے لگا تھا۔۔۔اس نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اس کو خود کے قریب کیا۔۔۔ماہی نے بولنا چاہا۔۔۔۔

شششش!!!"یوشع نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو چپ کروادیا۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے تتتم بہہت بہت بری ہو، بہت زیادہ!!"اس کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔۔۔۔اس کا لہجہ نم تھا۔۔۔۔

ماہی کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے اور اس کو اس میں المیرا نظر آرہی ہے مگر اب یوشع کے ساتھ کیا ہوا ہے جو وہ یہ سب کر رہا ہے کہ وہ اپنے ہوش میں نہیں ہے؟؟ماہی نے اپنا چہرہ یوشع کے چہرے کے قریب کیا۔۔۔اس نے فوراً اپنی ناک پر ہاتھ رکھا۔۔۔

یوشع نے ڈرنک کی ہے۔۔۔"اس نے دل میں کہا۔۔۔

مگر ایسے کیسے؟یوشع میں ایسی کوئی بری عادت نہیں ہے۔۔۔"اس کو ایک دم کرنٹ لگا تھا وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی۔۔۔۔

یوشع نے اس کے ماتھے پر اپنے پُر حدت لب رکھے تھے۔۔۔۔یوشع نے ہاتھوں کے پیالے میں ماہی کا چہرہ بھرا۔۔۔۔

المیرا تم سچ میں آگئی ہو میرے پاس؟!تم بہت بری ہو بہت بری۔۔۔"وہ کبھی اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا۔۔۔کبھی اس کو بازو سے تھامتا تو کبھی اس کو خود میں بھینچ لیتا۔۔۔۔

اسے اس وقت بالکل بھی ہوش نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے؟؟؟سامنے کھڑا وجود کس کا ہے المیرا یا ماہی؟؟؟

اسے ماہی میں المیرا نظر آرہی تھی۔۔۔اس کے ارد گرد بس المیرا رقص کر رہی تھی۔۔۔ماہی نے خاموشی سے اسے بیڈ پر لیٹانا چاہا۔۔۔

یوشع کی ایک ہی رٹ تھی مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔مجھے چھوڑ کر مت جانا۔۔۔تم بہت بری ہو۔۔۔

نیم بیہوشی کی حالت میں وہ بڑبڑا رہا تھا۔۔۔ماہی چند پل وہاں کھڑی اس کو دیکھتی رہی پھر نیچے جھکتے اس کے شوز اتارے۔۔۔۔وہ اس پر بلینکٹ صحیح کر کے جانے لگی تھی جب یوشع نے اس کی کلائی تھامی۔۔۔

المیرا مت جاؤ پلیز!!!میرے میرے پاس رہو،اب نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر!!!"ماہی نے مڑ کر اس کو دیکھا۔۔۔۔

وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں یہ سب کہہ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں کبھی کھلتی تو کبھی بند ہو جاتی۔۔۔۔

مہرو!!!مزید مت تڑپاؤ اپنے شہری کو۔۔۔"یوشع کی آنکھ سے موتی ٹوٹ کر پلو میں جذب ہو گیا۔۔۔۔ماہی نے تھوک نگلا....یوشع نے اس کی کلائی کو خود کی طرف کھینچ کر اس کو خود پر گرایا تھا۔۔۔

آج میں تمہیں کہی نہیں جانے دوں گا۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر پیار کی برسات کرنے لگا تھا۔۔۔

تم پہلے بھی چلی گئی تھی مگر آج نہیں!!!"اس کے شدت بھرے لمس سے گھبراتے اس نے اس کی شرٹ کو اپنی مُٹھی میں جکڑا۔۔۔یوشع نے اس کی کمر کے گرد دونوں بازوؤں کا حصار کیا۔۔۔اس نے اس پر اپنی گرفت سخت کرتے اس کو اپنی محبت کی بارش میں بھگونا شروع کر دیا تھا۔۔۔ماہی نے آنکھیں بند کی۔۔۔ اس نے اپنا آپ یوشع کے سپرد کر دیا تھا۔۔۔

کھڑکی سے جھانکتا چاند اُداسی سے مسکرایا۔۔۔وہ ان کے ملن پر بالکل بھی خوش نہیں تھا۔۔۔وہ اسی اداسی سے نظریں جھکائے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا۔۔۔ساری رات یوشع اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا رہا۔۔۔اپنی محبت کی بارش میں اس کو بھگوتا رہا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے اس کی شدتیں اس کے بھیگے لمس اپنے وجود پر محسوس کرتی رہی۔۔۔۔

صبح کا سورج طلوع ہوا تھا اور آج کی یہ صبح یوشع پر کسی قیامت کی طرح برسنے والی تھی۔۔۔یوشع کی پلکوں میں جُنبش ہوئی۔۔۔اس نے ہاتھ اٹھا کر سر کو تھاما۔۔۔اس کے سر میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھی۔۔۔ اسے اپنے سینے پر کسی کا وجود محسوس ہوا تھا۔۔۔مشکلوں سے اس نے آنکھیں کھول کر اپنے سینے کو دیکھا۔۔۔اس کی پوری آنکھیں کھل گئی۔۔۔وہ وجود کسی اور کا نہیں ماہی کا ہی تھا جو اس کی شرٹ پہنے پورے حق سے اس کے سینے پر سر رکھے پر سکون سی سو رہی تھی۔۔۔یوشع نے اپنے برہنہ جسم کو

دیکھا۔۔۔وہ کرنٹ کھا کر اٹھ کر بیٹھا۔۔۔اس کے ایک دم اٹھ کر بیٹھنے سے ماہی کی بھی آنکھ کھل گئی تھی۔۔۔وہ بھی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔اس نے ایک نظر یوشع کو دیکھا جو یک ٹک اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے نظریں جھکائی۔۔۔

یوشع تو اس سیچویشن کو لے کر اب تک حیران تھا۔۔۔کبھی خود کے وجود کو دیکھتا تو کبھی ماہی کے وجود کو جو اس کی شرٹ میں ملبوس تھی۔۔۔

ککککیییا کیا ہوا تھا رات کو۔۔۔"اس کی آواز میں صاف لڑکھڑاہٹ تھی۔۔۔ماہی نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔

وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا،وہی سب جو سب کا حق ہوتا ہے۔۔۔"

جھوٹ!!جھوٹ ہے یہ سب!!!کچھ نہیں ہوا۔۔۔"

اب تم مانو یا نہ مانو مگر جو سچ ہے وہ سچ ہے اور اب کی بار میں تمھارے قریب نہیں آئی تھی،تم خود میرے قریب آئے تھے،رات کو تم نے خود اپنی مرضی سے مجھے اپنایا ہے،اپنی بیوی کے درجے پر فائز کیا ہے،میں تمھاری بیوی ہوں یوشع یوسفزئی۔۔۔"اس نے ہمت سے جواب دیا تھا۔۔۔

جھوٹ ہے یہ!!!"وہ بالکل ہی یہ بات ماننے سے انکاری تھا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھا اور واشروم میں جا کر بند ہو گیا۔۔۔شاور کے نیچے کھڑے ہو کر وہ خود کے وجود کو پاگلوں کی طرح رگڑ رہا تھا۔۔۔

ایسا نہیں ہو سکتا مجھے نفرت ہے ماہی سے، مجھ پر حق صرف المیرا کا ہے اور میں یہ حق کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔"

وہ خود سے بڑبڑاتا پاگلوں کی طرح تیز تیز اپنے جسم کو رگڑنے میں مصروف تھا۔۔کافی دیر یوہی اپنے وجود کو رگڑنے کے بعد وہ وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے سر کو تھامتے بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

اس کا سفید جسم رگڑنے کی وجہ سے سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے؟؟ کیا ہوا تھا رات کو؟؟ جو ماہی کہہ رہی ہے وہ سب سچ بھی ہے یا جھوٹ؟؟؟

اس نے اپنے دماغ پر زور دیا رات کیا ہوا تھا؟؟؟

وہ غصے میں ایک بار میں چلا گیا تھا۔۔وہاں اس کو سعد ملا تھا۔۔اس کی بے باک باتیں۔۔۔یوشع کا اس کو مارنا اور پھر!!!" اس سے آگے وہ یہ سب سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔وہ یہ بات سوچ بھی نہیں سکتا کہ اس نے کل رات غصے میں ڈرنک کی تھی۔۔۔۔

یا اللہ میں نے حرام شے کو ہاتھ لگایا، نہیں بالکل نہیں۔۔۔" وہ اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کو واشروم کے فرش پر رگڑنے لگا مگر اب حقیقت کو کون جھٹلا پایا ہے؟؟ وہ سر پکڑے وہی بیٹھا رہا۔۔۔

وہ گھر آیا تھا۔۔وہ المیرا المیرا کر رہا تھا اور اس کو اپنی شدتوں میں بھگو رہا تھا۔۔۔

اسے اِس رات کا ایک ایک لمحہ یاد تھا۔۔۔وہ سب بیہوشی کی حالت میں ہوا تھا۔۔۔

اسے گزری رات کا ایک ایک لمحہ یاد تھا مگر تین مہینے پہلے کی وہ رات۔۔۔اُس رات کا ایک لمحہ بھی یاد نہیں تھا کیونکہ وہ رات ایک ناٹک تھی۔۔۔ایک جھوٹ تھا۔۔۔ایک فریب تھا۔۔۔

اسے یہ بات کچھ دن بعد ہی پتا لگ گئی تھی کہ ماہی بالکل پاک ہے اور اس نے اس پر صرف بہتان لگایا ہے۔۔۔

مگر اس نے اسے نہیں چھوڑا تھا کیونکہ وہ اسے سزا دینا چاہتا تھا اور وہ دے بھی رہا تھا۔۔۔

ایک پل!!!دو پل گھڑی کی سوئیاں اپنی رفتار سے گھوم رہی تھی۔۔۔کتنے پل بیتے اور پھر وہ باہر آیا تھا۔۔۔

اس کی انکھیں لال تھی۔۔۔ایک بار پھر ماہی کو دیکھ کر دماغ کی رگیں ابھری تھی۔۔۔غصے سے آگے بڑھتا ماہی کے بالوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔

میں نے منع کیا تھا ناں کہ میرے کمرے میں مت آنا تو کیوں آئی؟؟"وہ دھاڑا تھا۔۔اس کی دھاڑ پر اس نے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔

یوشع یوسفزئی میں تمہاری بیوی ہوں،اس کمرے پہ جتنا تمہارا حق ہے اتنا ہی میرا بھی ہے اور یہ حق تم نے کل رات کو خود مجھے دیا ہے۔۔۔"اس نے بھی دوبدو جواب دیا۔۔۔

حق!!میں بتاتا ہوں تمھیں تمہارا حق!!!نکلو یہاں سے۔۔۔"وہ اسے بالوں سے ہی پکڑ تا دروازے کی طرف لے کر جا رہا تھا۔۔۔

یوشع چھوڑو مجھے، میں اب کہی نہیں جاؤں گی، یہ کمرا میرا بھی ہے، لیومی!!!"یوشع نے دروازہ کھول کر ایک جھٹکے سے اسے باہر دھکیلا تھا۔۔۔

یہی اس کی سزا تھی۔۔۔وہ اس کے نکاح میں رہ کر ہی اس کیلئے ساری زندگی ترسے گی۔۔۔اسے پانے کیلئے ہی اس نے اُس پر بہتان لگایا تھا۔۔۔تو اب وہ بُھگتے گی بھی۔۔۔

یہ ہے تمہارا حق، اس روم سے باہر، ماہین عمران جہاں مرضی رہو مگر میرے روم میں ہر گز نہیں!!میری بلا سے تم مر جاؤ کہیں جا کر، میری زندگی سے جاؤ، میں تمھیں کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی نہیں اور دیکھ لینا میں المیرا کو بہت جلد واپس لاؤں گا اسی گھر میں اسی روم میں اور تم تڑپتی مرتی رہ جاؤ گی مگر کبھی میرے دل میں اپنے لئے جگہہ نہیں بنا پاؤ گی، نہ میرے دل میں نہ میری زندگی میں اور اسی طرح ایک دن مر جاؤ گی جب میں کہی جا کر سکون کا سانس لوں گا جب سے میری زندگی میں آئی ہو جب سے زندگی خراب کر کے رکھ دی ہے، چلی جاؤ، دفعہ ہو جاؤ، مر جاؤ مگر میری زندگی سے دور چلی جاؤ۔۔۔"اور اب ماہی نے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔دل خون کے آنسو رویا تھا مگر آنکھ میں ایک آنسو نہیں آیا تھا۔۔۔

جاؤ یوشع یوسفزئی لے آؤ!!المیرا خان کو اگر تمہاری محبت میں اتنی ہی طاقت ہے تو لے آؤ المیرا کو مگر اسے کیا کہو گے کہ میرے ساتھ چلو میں نے کچھ نہیں کیا؟؟ میں بے قصور ہوں، بے گناہ ہوں؟؟ اور وہ تمہارا یقین کر کے تمہارے ساتھ آجائے گی؟؟؟ کیا وہ تمہاری باتوں پر یقین کر لے گی؟؟ ارے اب تو سب کو یہی لگتا ہے کہ تم میرے گنہگار ہو اور پھر وہ رپورٹس وہ بھی تو یہی کہتی ہے ناں کہ تم گنہگار ہو، بھائی بھی تمھیں گنہگار سمجھتے ہیں، نہ بھائی ہے نہ المیرا ہے، تم اکیلے ہو گئے ہو یوشع یوسفزی بالکل اکیلے اگر المیرا کو تمہاری اتنی فکر ہوتی تو وہ تمہیں کبھی اکیلا چھوڑ کر نہیں جاتی کبھی نہیں، اور میں مجھے دیکھو تم سے بے پناہ محبت کی، تمہاری ذات سے عشق کیا اور تمہیں اپنا بنالیا۔۔۔"یوشع کی بولتی بند ہو چکی تھی۔۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنا بولے گی اور شاید اس کے پاس جواب تھا بھی نہیں اس نے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا۔۔۔۔

کیا المیرا واقعی اس کے پاس واپس آجائے گی؟؟ کیا وہ واقعی اس کی باتوں پر یقین کر لے گی؟؟ اس نے پڑھا تھا جانے والے کبھی لوٹ کر واپس نہیں آتے تو کیا المیرا واپس آجائیں گی؟؟

اور اگر وہ اسے سب سچ بتا بھی دیتا ہے تو وہ اسے ماہی کو چھوڑنے کیلئے کہے گی۔۔۔اسے معاف کر دینے کیلئے کہے گی اور وہ اپنے جیتے جی اسے کبھی معاف نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔

اور وہ صحیح تو کہہ رہی ہے علی بھی تو اسے گنہگار سمجھتا ہے۔۔۔وہ واقعی اکیلا ہی تو ہے۔۔۔۔نہ محبت ہے نہ جان سے زیادہ عزیز دوست ہے۔۔۔

یوشع نے چپ چاپ دروازہ بند کر دیا تھا۔۔۔وہ باہر کھڑی دروازے کو تکتی رہی اور اندر وہ بالوں کو پکڑے کھڑا تھا۔۔۔سارے سوالات اس کے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔۔۔

نہیں المیرا کو واپس آنا ہو گا، اسے میری بات پر یقین کرنا ہو گا، اسے بھی مجھ سے عشق ہے مگر میں ماہی کو معاف نہیں کروں گا اور نہ ہی اسے کبھی ڈائیورس دوں گا۔۔۔"وہ چیختا چلاتا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

علی نے ڈور کو کھولنا چاہا مگر دروازہ اندر سے لاکڈ تھا۔۔۔اس نے دو تین ہلکی ہلکی دستک دی۔۔۔پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد دروازے کے کلک کی آواز آئی۔۔۔اندر سے دروازہ کھول دیا گیا تھا۔۔۔علی دروازے کو دھکیلتا اندر داخل ہوا اور پھر دروازے کے سامنے ہی تو وہ کھڑا تھا۔۔۔علی چند پل اس کے اس حلیے کو دیکھتا رہا۔۔۔بڑھی ہوئی شیو، آنکھوں کے نیچے حلقے، بڑھے ہوئے بے ترتیب بکھرے بال، لال آنکھیں، شرٹ کے کھلے ہوئے بٹن، پیلی رنگت کمزور جسامت۔۔۔۔وہ چند پل کچھ بول ہی نہ پایا۔۔۔وہ اتنا بکھرا تو کبھی نہیں رہتا تھا۔۔۔اس کے حلیے میں اتنی بے ترتیبی تو کبھی نہیں ہوتی تھی۔۔۔

وہ آج زندگی میں پہلی بار اسے اس طرح سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اور آج یہ سب کیا تھا؟؟ کیا دل کا روگ تھا؟؟

کیا وہ واقعی عشق کے اُس مقام پر پہنچ چکا تھا جہاں فقط محبوب کیلئے سجا سنورا جاتا ہے۔۔۔

محبوب کے ہونے سے ہی زندگی مکمل ہوتی ہے۔۔۔ اگر محبوب نہ ہو تو کیا سچ میں یہ حال ہوتا ہے۔۔۔

زندگی سے نور چلا جاتا ہے۔۔۔ زندگی اتنی بے رونق ہو جاتی ہے۔۔ بینائی بھی چلی جاتی ہے۔۔۔

سوچ کر علی کے دل میں شدید تکلیف اٹھی۔۔۔ کئی مہینے بعد جگری یار سے نگاہیں ملی تھی۔۔۔ یوشع بھی یک ٹک علی کو ہی دیکھتا رہا۔۔۔ علی نے قدم آگے بڑھائے تھے۔۔۔

کیا بولوں میں یوشع تمھیں؟ تم نے یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے؟ تم وہی یوشع ہو وہ پہلے والے، نہیں شاید نہیں ہو، تم اتنے بے رونق تو کبھی نہیں ہوا کرتے تھے؟؟؟" وہ خاموشی سے علی کا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔ وہ اس کے پاس واپس لوٹ آیا تھا۔۔۔ اسے اُمید تھی کہ وہ لوٹ آئے گا اور وہ لوٹ آیا تھا۔۔۔

یوشع!!! کیا تمھارا میرے بغیر گزارا ہو گیا؟؟" علی کے لہجے میں دکھ تھا۔۔۔

کیا ایک بار آکر مجھ سے سوری نہیں کہہ سکتے تھے؟ کیا ایک بار آکر میرا کالر پکڑ کر مجھے منا نہیں سکتے تھے؟ کیا ایک بار آکر مجھ سے لڑ نہیں سکتے تھے؟ کیا یہی تمھاری دوستی تھی؟ میں ناراض تھا، غصہ تھا، تمھیں غصے میں کتنا کچھ کہا، ایک بار مجھے چپ نہیں کروا سکتے تھے، ایک بار تو کچھ بولتے یوشع!!! صرف ایک بار مجھ سے

کہتے علی مت جا مجھ سے دور، تو کیا میں تین مہینے تجھ سے دور رہتا؟ کیا تم ایک بار بھی میرے پاس نہیں آسکتے تھے؟؟ کچھ تو بولو یوشع!! تین مہینے سے تمھاری آواز نہیں سنی، اگر مجھ سے ناراض ہو مجھ پر غصہ ہے تو کر لو، نکال لو دل کی بھڑاس، چاہو تو مار لو مجھے مگر یوں چپ تو نہ رہو، کچھ تو بولو۔۔۔"یوشع نظریں جھکائے اس کی سنتا رہا۔۔۔

یوشع آئی رئیلی نیڈ یور!!!"اور علی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی یوشع علی کے گلے لگ گیا تھا۔۔۔ علی نے بھی اس پر اپنی گرفت سخت کی۔۔۔ دونوں کی ہی آنکھیں پُرنم ہوئی تھی۔۔۔

اور پھر دوستی کتنی ہی پرانی کیوں نہ ہو۔۔۔ کتنے ہی اختلافات کیوں نہ ہو۔۔۔ کتنی ہی ناراضگیاں کیوں نہ ہو۔۔۔ ایک سچی اور پکی دوستی کبھی ختم ہوتی ہے کیا؟؟ کبھی نہیں۔۔۔ کچھ پل کی ناراضگیاں، روٹھنا منانا، ہو جاتا ہے مگر کبھی ختم تو نہیں ہوتی۔۔۔ ختم کر دینے سے بھی ختم نہیں ہوتی ہے اور یہی ان کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔ وہ تین مہینے سے ایک دوسرے سے ناراض تھیں مگر آخر کب تک رہتے اور آج وہ پھر ایک دوسرے کے سنگ تھیں۔۔۔ کافی دیر یوشع یوہی اسے گلے سے لگائے کھڑا رہا۔۔۔ اس کے بعد کتنی ہی دیر علی اس کے روم میں رہا۔۔۔ اس سے یہاں وہاں کی باتیں کرتا رہا جس کے وہ بس ہوں ہاں میں جواب دیتا رہا۔۔۔

جاتے جاتے علی کی ماہی سے بھی ملاقات ہوئی تھی جو لاؤنج میں علی کے سینے سے لگی کھڑی تھی۔۔۔

اب تو آجاؤ گھر یار ماما بابا دونوں بہت یاد کرتے ہیں تمھیں، ایک بار بھی تم گھر نہیں آئی ہو۔۔۔"

ماما بابا تو آجاتے ہیں ناں یہاں، تو میں کیا کروں اور ویسے بھی اب یہی تو میرا گھر ہے، یہیں تو رہنا ہے مجھے، آپ نے ہی تو کہا تھا لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر ہوتا ہے۔۔۔ "

مگر میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ تم اُس گھر میں بالکل بھی نہیں آنا۔۔۔"اس نے احتجاج کیا تو وہ خاموش رہی۔۔۔

ماما بابا آجاتے ہیں، کیا بھائی کی یاد کبھی نہیں آئی ان تین مہینوں میں، نہ کال اٹھاتی ہو، نہ کوئی کال کرتی ہو، اور کیا تم بھی مجھے ایک بار بھی کال کر کے یوشع کی حالت کے بارے میں نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔ "

کیا بتاتی بھائی؟؟؟ "

تم خوش ہو؟؟؟" علی نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی بھی حالت یوشع سے کم نہیں تھی۔۔۔۔

ہاں بھائی میں تو خوش ہوں۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔

جھوٹ تو کسی کو بھی بولنا نہیں آتا۔۔۔" علی نے دل میں سوچا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ خوش نہیں ہے۔۔۔ وہ جتنا مرضی کہہ لے کہ وہ خوش ہے مگر اس کا مرجھایا چہرہ ساری حقیقت بیان کر رہا تھا کہ وہ کیسی ہے؟ کیسی نہیں؟ اس کی رنگت اور اس کی خوبصورتی بھی رفتار فتا کہی کھو سی رہی تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں تھیں۔۔۔

اچھا اب گھر آجانا، کیا گھر آکر اپنی بھابھی کو بھی مبارکباد نہیں دو گی؟ کیا مجھے بھی مبارکباد نہیں دو گی؟ تمھارا بھائی باپ بننے والا ہے اور تم پھوپھو بننے والی ہو۔۔۔"

کیا سچ؟؟ آپ سچ کہہ رہے ہیں بھائی؟؟؟" علی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

بھائی بہت بہت مبارک ہو آپ کو بہت زیادہ!! آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟" وہ کچھ خفا ہوئی تھی۔۔۔

اور بھابھی وہ کیسی ہے؟؟"

تم میری کوئی کال اٹھاؤ تو تمھیں کچھ بتاؤں ناں اور زینب بالکل ٹھیک ہے، اب تو آجانا یار گھر جب سے تم گئی ہو، گھر سے خوشیاں بھی روٹھ سی گئی ہے، اب کوئی مجھ سے ضد کر کے اپنی خواہشات کو بھی پورا نہیں کرواتا، کوئی مجھ سے نہیں لڑتا، کوئی بھی مجھ سے ناراض نہیں ہوتا، یہ سب حرکتیں تمھاری تھی، کبھی تو کوئی خواہش کرو۔۔۔" وہ یاسیت سے کہہ رہا تھا۔۔۔

بھائی اب خواہش رہی ہی نہیں تو کیا کروں؟؟ اب تو بس یوشع کے دل میں جگہہ چاہتی ہوں اور وہ تو آپ بھی چاہ کر نہیں دے سکتے، آپ نے سہی کہا تھا میں واقعی ان کے دل میں کبھی جگہہ نہیں بنا پاؤں گی، مگر میں کوشش کرتی رہوں گی، کیا پتا کبھی تو انہیں مجھ پر ترس آجائے۔۔۔" وہ دل میں خود سے کہے جا رہی تھی۔۔۔ علی کو کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔

کیا ہوا؟ کیا سوچ رہی ہو؟؟؟ "

کچھ نہیں بھائی!! اگر کبھی کچھ لینا ہوا تو ضرور آپ کا سر کھاؤں گی....." اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور زینب بھابھی!! وہ آپ کا سر نہیں کھاتی کیا؟ کیا وہ آپ سے فرمائشیں نہیں کرتی؟؟؟" اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔۔

نہیں یار!!! وہ بہت معصوم ہے، ان تین مہینوں میں کوئی ایک آدھ بار ہی اس نے کسی چیز کی فرمائش کی ہو بس ورنہ نہیں کرتی۔۔۔" وہ کھکھلانے لگی۔۔۔

کیا سچ میں اتنی معصوم ہے؟؟؟ "

ہاں ناں بہت!!!" وہ دونوں خاموش ہوئے۔۔۔

میں جانتا ہوں ماہی!! تم خوش نہیں ہو، تمہارے چہرے کی بے رونقی سب بیان کر رہی ہے، میں تمھیں تمھاری ساری خوشیاں نہیں دے سکتا مگر جتنا بھی مجھ سے ہو گا میں ضرور کروں گا، میں یوشع سے بھی بات کروں گا، سمجھاؤں گا اسے۔۔۔" اس نے گردن جھکائی۔۔۔۔

نہیں بھائی!! آپ ان سے اب کچھ مت کہیے گا، میں ٹھیک ہوں، خوش ہوں۔۔۔" علی چپ رہا۔۔۔ وہ جانتا تھا وہ اب بھی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔ ماہی کے ماتھے پر پیار کرتا پھر وہ چلا گیا۔۔۔

پیچھے اس کی آنکھیں پھر نم ہوئی تھی۔۔۔

کیا بتاؤں آپ کو بھائی کہ آپ کی بہن کتنی تکلیف میں ہے؟ آپکی بہن اب بدل چکی ہے، آپ کی بہن کو اب کسی چیز کی چاہ نہیں رہی ہے، کیا بتاؤ آپ کو بھائی کہ یوشع مجھ سے کتنی نفرت کرتے ہیں، نہیں بھائی اب تو آپ کی بہن نے کمپرومائز کرنا سیکھ لیا ہے، یہ سب تو مجھے میرے کئے کی سزا مل رہی ہے، آپ سہی کہتے تھے یوشع کا غصہ واقعی بہت برا ہے، وہ کب کیا کر گزریں کچھ معلوم ہی نہیں پڑتا؟ آپ بس خوش رہے ہمیشہ!!! آپ کی بہن کی یہی دعا ہے۔۔۔" وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں صاف کرتے یوسف صاحب کو دیکھا جو اس کے سر پر ہاتھ رکھے کھڑے تھے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہو جائے گا بیٹا!! مت رو، میں جانتا ہوں تم تکلیف میں ہو، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یوشع بھی بہت تکلیف میں ہے، اسے بھی تھوڑا ٹائم چاہیے، اس کو وقت دو، تم صبر کرو، یوشع کے سارے کام تم خود

کرنے کی کوشش کرو، اس کے آس پاس رہو، میں جانتا ہوں وہ تمہارا وجود اپنے آس پاس بھی برداشت نہیں کرتا مگر جب تک تم اس کے آس پاس نہیں رہو گی، اس کو بار بار اپنے ہونے کا احساس نہیں دلاؤ گی تو وہ کیسے تمھیں اپنائے گا؟ اسے بتاؤ تمھیں اس کی فکر ہے، کچھ ٹائم لگے گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا، اللہ پر بھروسہ رکھا کرتے ہیں، وہ بگڑے کام سنوار دیتا ہے۔۔۔" ماہی نے بس ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

خوش رہو!!!" اور پھر وہ بھی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یوشع لان میں گھاس پر ہاتھ میں المیرا کی پک پکڑے بیٹھا یک ٹک اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ یہ پک ان کی انگیجمنٹ کی تھی۔۔۔ جس میں وہ علی کی بازو میں بازو ڈالے زبان نکال کر یوشع کو چڑا رہی تھی۔۔۔ یوشع کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔۔۔ وہ اس قدر گم تھا کہ اسے یہ بھی اندازہ نہیں ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔۔۔۔ جو نم آنکھوں سے یوشع کے ہاتھ میں پکڑی المیرا کی پک کو دیکھ رہا ہے۔۔۔

آج پہلی بار ماہی کو المیرا کی قسمت پر رشک آیا تھا۔۔۔ المیرا نہ ہو کر بھی سب کے درمیان ہوتی تھی اور وہ یہاں ہو کر بھی کسی کے درمیان میں نہیں تھی۔۔۔۔

اچھا المیرا سنو نہ یار!! شادی کے بعد پہلے بیٹا چاہیے یا بیٹی"!!!

یہ ان کی مہندی سے ایک دن پہلے کی بات تھی جب یوشع المیرا سے ملنے آیا تھا۔۔۔وہ صوفے پر اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی جب یوشع نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کیلئے اس سے مزاق میں یہ بات کی تھی۔۔۔

بتاؤ نہ یار!!پہلے کیا چاہیے بیٹا یا بیٹی؟؟؟"

یہ تو اللہ پاک کے ہاتھ میں ہوتا ہے،وہ جس چیز سے بھی نوازے،جو ہمارے نصیب میں ہو اوہ ہمیں مل جائیں گا۔۔۔"

ہاں وہ تو ٹھیک ہے جانم مگر پھر بھی اپنی بھی تو کچھ خواہشات ہوتی ہے کہ ہمیں پہلے بیٹا ہو یا بیٹی؟؟؟"

اگر ایسا ہے تو میں پہلے بیٹی چاہوں گی کہ ہمارے ہاں پہلی اولاد بیٹی ہو کیونکہ ہمارے نبی کو بھی بیٹیاں بہت پسند تھی اور پھر بیٹی رحمت ہوتی ہے۔۔۔ "

اور اگر بیٹا ہوا تو؟؟"

وہ پھر اللہ پاک کی مرضی ہے ہم تو کچھ نہیں کر سکتے اس میں۔۔۔۔"

اور اگر بیٹی ہوئی تو کیا نام رکھو گی؟؟"

ہمم بیٹی کا تو نہیں سوچا وہ آپ سوچ لیجئے گا۔۔۔ "

اچھا یعنی بیٹے کا سوچ لیا۔۔۔ "

ہاں جی"!!!

تو پھر بتاؤ ہمارے بیٹے کا کیا نام رکھو گی؟؟؟"

میر ہادی!!! مجھے میر ہادی نام بہت پسند ہے، دیکھ لینا میں تو میر ہادی ہی رکھوں گی اور اس کو پیار سے میرو کہہ کر بلایا کروں گی اور دیکھ لینا ہمارا بیٹا آپ سے بھی زیادہ پیارا ہو گا، جس سے میں بہت پیار کروں گی۔۔۔"

یوشع کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

ہاہاہاہا جانو تم سب سے پہلے مجھے پیار کرو گی۔۔۔"وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔۔۔المیرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا۔۔۔۔

یونو جانم جب تک میں کچھ نہیں کروں گا تو۔۔۔ "

یوشع شٹ اپ!!! خبر دار کچھ الٹا سیدھا بولا تو"!!!

ہاہاہاہا!! یار تمھاری تو ابھی سے حالت خراب ہو گئی ہے، ابھی تو میں نے کچھ کیا بھی نہیں ہے، ہاہاہا آجاؤ اونلی ٹو ڈیز لیفٹ اس کے بعد تم، میں اور!!!"یوشع آنکھ ونک کرتا بات کو ادھورا چھوڑتے اس کی طرف جھکا تھا۔۔۔۔

یوشع اب تم سچ میں مجھ سے مار کھالو گے۔۔۔"اور وہ مسکراتا ہوا اس سے دور ہوا تھا۔۔۔۔

جاؤ المیرا خان وہ دن اب دور نہیں، جب تم پر صرف میرا حق ہو گا، جب تم المیرا خان نہیں المیرا یوشع یوسفزئی کہلاؤ گی اور میں پورے حق سے تم سے اپنے تمام حق وصول کروں گا۔۔۔"

ارے جائے جائے!! پہلے وہ دن تو آنے دے۔۔۔" اس نے ہوا میں ہاتھ جھلایا تھا۔۔۔

آجائیں گے، جسٹ ویٹ اینڈ واچ!!!" یوشع نے بھی آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا تھا۔۔۔

میر ہادی!!!" یوشع نے زیر لب نام دہرایا۔۔۔

پیچھے کھڑی ماہی نے بھی اس نام کو سنا تھا اور پھر وہ کچھ بھی کہے بغیر نم آنکھوں سے وہاں سے چلی گئی۔۔۔

یوشع یوہی اس کی تصویر کو لے کر بیٹھا رہا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اور پھر اس سے اگلے دن ہی علی ماہی کو گھر لے گیا تھا۔۔۔ تین مہینے دس دن بعد وہ اپنے گھر گئی تھی۔۔۔

سب گھر والوں کے بے جا اصرار پر وہ دو دن کیلئے وہاں رک گئی تھی۔۔۔ وہاں وہ سب سے مل کر خوش تھی مگر ذہن اس کا بس یوشع میں ہی اٹکا ہوا تھا کہ وہ کیا کر رہے ہونگے؟؟ کہاں ہونگے؟؟ کیسے ہونگے؟؟؟

اور اب اس نے یہ بھی سوچ لیا تھا کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اب یوشع کے آس پاس ہی رہے گی پھر چاہے اسے یوشع کی کتنی ہی نفرت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔۔۔ وہ چاہے اسے جتنا مرضی دھتکارے مگر اب وہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلا کر ہی رہے گی۔۔۔۔

وہ یوشع کی نفرت کو محبت میں بدل کر ہی رہے گی۔۔۔کم از کم وہ اپنی زندگی کے چند خوشگوار پل اس کے ساتھ گزار کر ہی رہے گی۔۔۔۔اسے اس بات کا احساس دلائے گی کہ وہ بھی ایک انسان ہے۔۔۔

ہو گئی ہے اس سے نادانی اور جنون میں آکر کچھ غلطیاں تو کیا وہ اس کو معاف نہیں کر سکتا؟؟؟

وہ بھی ایک چھوٹا سا دل رکھتی ہے۔۔۔اس کی بھی فیلنگز ہے۔۔۔وہ اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔۔۔

گناہ اور غلطیاں تو ہر انسان سے ہو جاتی ہے اور پھر انسان اُنہی غلطیوں اور گناہوں سے ہی تو سیکھتا ہے۔۔۔

وہ بھی سیکھ چکی تھی اور اپنے کردہ عمل پر پل پل شرمندہ بھی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اس نے بہت بڑا گناہ کیا ہے؟؟

مگر جب اللہ معاف کر دیتا ہے تو انسان کیوں نہیں کر سکتا؟؟

انسان کا ظرف بھی تو اتنا بڑا ہونا چاہیے نا؟؟

ہاں یوشع کو احساس ہو گا ضرور ہو گا۔۔۔"اس نے خود سے کہا تھا۔۔۔

یاں شاید اس نے خود کو جھوٹی تسلی دی تھی کہ یوشع کو احساس ہو گا یا کیا واقعی یوشع کو احساس ہو جائے گا کہ وہ جو کر رہا ہے غلط کر رہا ہے یا نہیں؟؟؟

دو دن وہاں گزارنے کے بعد وہ واپس گھر آگئی تھی۔۔۔۔

یوشع ڈائینگ ٹیبل پر ہاتھ میں کانچ کا گلاس پکڑے بیٹھا تھا۔۔۔

کہاں المیرا خان کی باڈی فزکس اور کہاں ماہین عمران!!!"اس نے غصے سے گلاس پر گرفت سخت کی تھی۔۔۔آنکھیں لال اور غصے سے دماغ کی رگیں اُبھری ہوئی تھی۔۔۔

بھئی تمھاری جگہہ میں ہوتا تو روز خوب مزے۔۔۔"گلاس پر گرفت مزید سخت ہوتی چلی گئی۔۔۔گلاس کریک ہونا سٹارٹ ہو گیا تھا۔۔۔

ماہین عمران میری بیوی ہے۔۔۔"ایک بار پھر غصے سے گرفت سخت ہوئی تھی۔۔۔

اس کے بعد اسے وہ رات یاد آئی جب وہ اس کی بانہوں میں تھی اور وہ اس پر المیرا سمجھ کر اپنی شدتیں لٹاتا رہا تھا۔۔۔اس کی کنپٹی کی رگیں اُبھری۔۔۔اس نے گلاس پر مزید گرفت سخت کی تھی۔۔۔سفید ہاتھوں کی رگیں بھی بہت واضح طور پر اُبھری تھی۔۔۔شدت اتنی زیادہ تھی کہ گلاس ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا تھا۔۔۔کانچ ہاتھ میں چُبھا تو یوشع نے سختی سے آنکھیں میچی۔۔۔

یوشع یہ یہ کیا کر لیا تم نے؟پاگل ہو گئے تھے کیا؟؟؟"ماہین نے غصے سے یوشع کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اے دور ہٹو!!!"یوشع چیئر سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یہ تکلیف اُس تکلیف کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے، جو تم نے مجھے دی ہے۔۔۔"پل بھر میں ماہی کے اندر پھر کچھ ٹوٹا تھا اور یہ سب اس نے خود اپنے لئے منتخب کیا تھا۔۔۔

یوشع میں نے کہا ہاتھ دیکھاؤ۔۔۔"خود کے جذبات کو سنبھالتی وہ ایک بار پھر اس کا ہاتھ پکڑنے لگی تھی۔۔۔۔

ایک بار کی سمجھ نہیں آتی کیا؟ دماغ نہیں ہے، میں نے کہا دور ہٹو۔۔۔"یوشع نے ایک بار پھر اس کو خود سے دور دھکیل دیا تھا۔۔۔۔۔

بابا بابا!!!"ماہی نے آواز لگائی۔۔۔۔یوسف صاحب بھی آواز سن کر روم سے باہر آئے۔۔۔۔

یوشع کے خون آلود ہاتھ کو دیکھا جسے ماہی بار بار پکڑنے کی کوشش کرتی تو یوشع ہاتھ پیچھے کر لیتا۔۔۔۔

یوشع یہ کیا کیا تم نے؟ عقل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں؟ کس بات کا غصہ آرہا ہے تمھیں اتنا جو تم یہ سب کرتے پھر رہے ہو؟؟؟"انہوں نے اسے ڈانٹا تھا۔۔۔۔

ڈیڈ کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔"

شٹ اپ ہاتھ دیکھاؤ اِدھر !!!ماہی جا کے فرسٹ ایڈ لے کر آؤ۔۔۔ "

جی بابا!!!"وہ وہاں سے چلی گئی اور کچھ دیر بعد فرسٹ ایڈ لے آئی تھی۔۔۔

یوسف صاحب نے خود اس کے بینڈ تیج کی اور اس سارے عمل میں نہ ہی اس نے افف کی اور نہ ہی کچھ بولا بس چپ چاپ بینڈ تیج کرواتا رہا۔۔۔

بینڈ تیج سے فری ہونے کے بعد یوسف صاحب چیئر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ جاتے جاتے یوشع کو حکم دینا نہیں بھولے تھے۔۔۔۔

میرے روم میں آؤ، بات کرنی ہے تم سے۔۔۔ "

اور وہ بھی چپ چاپ اٹھ کر ان کے پیچھے چل دیا۔۔۔

جی ڈیڈ "!!!

کب تک چلے گا ایسا آج تم بتا ہی دو۔۔۔"

آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں؟؟؟"

تم اچھی طرح جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں۔۔۔"یوشع نظریں جھکائے خاموش کھڑا رہا۔۔۔

اپنی حالت دیکھی ہے تم نے؟؟"وہ اب بھی چپ رہا۔۔۔چند پل کی خاموشی کے بعد وہ پھر گویا ہوئے۔۔۔

کیوں کر رہے ہو تم ماہی کے ساتھ ایسا برتاؤ؟؟؟"

کیونکہ وہ یہ سب ڈیزرو کرتی ہے۔۔۔"دوبدو جواب دیا گیا.....

تم اتنے بے حس تو کبھی نہیں تھے یوشع!!!تو اب کیوں بن رہے ہو؟؟"

کیونکہ اب ہر حساس مر چکا ہے۔۔۔۔"

ساڑھے تین مہینے ہو گئے ہیں تم دونوں کے نکاح کو اور جب سے لے کر اب تک تم نے ماہی کو روم سے نکال رکھا ہے، کب تک چلے گا ایسا؟؟ کب تک اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے رہو گے، اگر یہی سب کرنا تھا تو نکاح ہی کیوں کیا تھا؟؟ منع کر دیتے بچے تو نہیں تھے تم، تمھارے پاس جواب تھا یا نہیں۔۔۔ "

اس وقت میں مجبور تھا، مجھ پر الزام لگائے گئے تھے، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، حقیقت سے ناواقف تھا، چپ چاپ نکاح کرنے کی یہی وجہ تھی کہ ایک بار سچ سامنے آنے کے بعد میں اسے ڈائیورس دے دوں گا۔۔۔"

تو اب کیا ہے؟ دے دو اسے ڈائیورس!!! حقیقت تو یہی ہے نا کہ اس رات تم دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔"

ہاں یہی سچ ہے مگر یہ بات آپ جانتے ہیں، میں جانتا ہوں، ماہی جانتی ہے، باقی تو کوئی نہیں جانتا ناں بابا اگر کسی نے یقین کرنا ہوتا تو اسی دن بھی کر سکتے تھے، سب اس رپورٹ پر اور ماہی کی باتوں پر یقین کرتے ہیں اور یہ بات آپ اور میں ہم دونوں ہی اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ رپورٹس جھوٹی ہے جبکہ وہ رپورٹس مجھے گنہگار ثابت کرتی ہے، تو کیسے میں اسے ڈائیورس دے دوں بابا اور اب آپ یہ بات ذہن سے نکال دیں کے

میں ماہی کو کبھی ڈائیورس دوں گا، وہ ساری زندگی اسی گھر میں میرے نکاح میں رہے گی مگر کبھی اپناؤں گا نہیں اور ایک دن اسی گھر میں پڑے پڑے مر جائیں گی۔۔۔ "

یوشع زبان سنبھال کے بات کرو بیٹی ہے وہ میری اور کیسے کہہ سکتے ہو کہ وہ رپورٹس جھوٹی ہے، وہ رپورٹس سچ بھی تو ہو سکتی ہے، اس کے اوپر لکھا ہوا ایک ایک لفظ سچ بھی تو ہو سکتا ہے، کیا پتا تم واقعی اس کے گنہگار ہوں؟؟؟"

بابا ایک تو سب ہی آپکی بیٹیاں ہوتی ہے اور وہ رپورٹس جھوٹی ہی ہے۔۔۔"یوشع کے چہرے پر ایک اطمینان تھا۔۔۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو؟؟"

یوشع یوسفزئی ہوں بابا!!ہاتھ پہ ہاتھ دھر کر بیٹھنے والوں میں سے نہیں ہوں، گیا تھا میں اسی ہوسپٹل میں واپس وہاں ڈاکٹر سے ملا تھا، انہیں تو کچھ معلوم نہیں تھا پھر اس نرس کے پاس گیا تھا جس نے رپورٹ لا کر دی تھی ڈاکٹر کو، زیادہ کچھ نہیں بابا بس تھوڑا بہت ڈرایا تھا اور وہ ڈر بھی گئی تھی، اگلے پانچ منٹ میں اس نے سارا سچ اُگل دیا تھا کہ اس نے رپورٹ میں ماہی کے کہنے پر ردوبدل کروایا تھا، ماہی نے اسے چند پیسے دے کر خرید لیا تھا۔۔۔ "

جب حقیقت تمھارے سامنے آ ہی گئی تھی تو اس نرس کو سب کے سامنے کیوں نہیں لائیں؟؟؟" وہ حیران ہوئے تھے۔۔۔

خود نہیں لایا بابا!!!اس نے مجھ پر گھٹیا الزام لگائے تھے، تہمت لگائی، میری کردار کشی کی، سب کی نظروں میں میرا مقام گرادیا صرف اس لئے ناں کہ وہ مجھے حاصل کر سکے، تو ٹھیک ہے بابا میرا مقام دوسروں کی نظروں میں گر تو ویسے ہی چکا ہے تو کوئی بات نہیں برداشت کرلوں گا مگر میری نظر میں ماہی کی اس سے زیادہ اچھی سزا کوئی اور نہیں ہو گی کہ ساری زندگی میرے نکاح میں رہے گی مگر میری محبت، میری ایک نظر کیلئے ساری زندگی تڑپتی رہ جائے گی مگر کبھی مجھے حاصل نہیں کر پائے گی، کبھی اسے نہیں اپناؤں گا، اس لئے بابا وہ کل کی مرتی آج مر جائے، جان چھوٹے گی میری۔۔۔"

یوشع!!!" اور پھر یوسف صاحب کا ہاتھ اٹھتے اٹھتے رہ گیا تھا۔۔۔یوشع نے سر جھکا لیا۔۔۔

بہت ہو گیا یوشع اب اگر تم نے فالتو کی بکواس کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، بہت برداشت کر لیا تمھیں اور تمھاری اِن حرکتوں کو، صرف دس سے پندرہ دن ہے تمھارے پاس یوشع اچھی طرح سے سوچ لینا یا تو ماہی کو اپنی بیوی تسلیم کرو گے، اسکے ساتھ ایک خوشحال زندگی گزارو گے یا پھر اسے ڈائیورس دو گے اور اس کے بعد میں خود تم سے بھی زیادہ اچھا لڑکا دیکھ کر ایک اچھے گھرانے میں اس کی شادی کروں گا، جو اس کی عزّت تو کرے گا۔۔۔"

اگر اس نے کہی اور شادی کرنی ہی ہوتی ناں بابا تو وہ یہ گھٹیا سا کھیل کبھی نہ کھیلتی۔۔۔۔ "

مجھے مزید کچھ نہیں سننا یوشع !! تم جا سکتے ہو۔۔۔"

اوکے !!!" وہ پلٹ کر واپس جانے لگا تھا۔۔۔ دروازے کے پاس رکا۔۔۔

بابا آپ اچھی طرح جانتے ہیں یہ دونوں کام ہی میرے بس میں نہیں ہے، نہ ہی میں اسے اپنا سکتا ہوں اور نہ ہی اسے چھوڑ سکتا ہوں، آپ کو بس اپنی بیٹی کی تکلیف نظر آ رہی ہے اور میرا کیا بابا؟ میں بھی تو آپ کا بیٹا ہوں، وہ ایک لڑکی جس کو میں نے چاہا تھا، وہ پہلی لڑکی تھی جس نے میرے دل میں جگہہ بنائی تھی، وہ لڑکی تھی بابا جس کی روح سے میں نے عشق کیا تھا، مجھے اس کی نظروں میں گرا دیا گیا بابا!! وہ بھی مجھے گنہگار سمجھ کر چھوڑ کر چلی گئی، میرے دل پر کیا گزرتی ہو گی کبھی سوچا ہے بابا اور آپ جانتے ہیں ان سب کا ذمہ دار کون ہے؟؟ آپ کی وہ بیٹی جس کے لئے آج آپ مجھ سے لڑ رہے ہیں۔۔۔"

میں تم دونوں کا بھلا چاہتا ہوں، میں دو زندگیاں برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا۔۔۔" اب کی بار انہوں نے قدرے نرمی سے کہا تھا کیونکہ انہوں نے یوشع کی آواز میں نمی گھلتی محسوس کی تھی۔۔۔

اور یہ دونوں کام میرے اختیار میں نہیں ہے بابا سوری !!!" وہ دروازے سے باہر نکلنے لگا تھا۔۔۔۔

رکو یوشع ابھی بات ختم نہیں ہوئی ہے۔۔۔" وہ رک گیا مگر پلٹا نہیں۔۔۔ یوسف صاحب اس کے قریب آئے اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

سب کچھ جانتے ہوئے بھی المیرا کو سچ کیوں نہیں بتا رہے ہو؟ اسے بتاؤ اور لے آؤ اس گھر میں، دے دو ماہی کو ڈائیورس، گزارو المیرا کے ساتھ ایک خوشحال زندگی۔۔۔"

وہ المیرا خان ہے وہ باتوں سے زیادہ ثبوتوں پر یقین کرتی ہے اور حد سے زیادہ ڈھیٹ بھی ہے، وہ اتنی آسانی سے واپس نہیں آئے گی جب تک ماہی خود اسے حقیقت نہیں بتا دے گی وہ کسی پر یقین نہیں کریں گی، اس کو بھی میں ایک نہ ایک دن واپس لے آؤں گا۔۔۔"

اگر المیرا ثبوتوں پر ہی یقین رکھتی ہے تو اس دن تمھاری بات سنے بغیر کیوں چلی گئی؟ کیوں اس نے تم پر یقین نہیں کیا؟؟؟"

کیونکہ اس وقت میں خاموش تھا، ماہی اور آنٹی کے آنسو کسی کو بھی اپنی طرف مائل کر سکتے تھے اور اس کے جانے کی وجہ ماہی کی باتوں پر یقین کرنا نہیں تھا بلکہ میرا ماہی کے ساتھ نکاح کر لینا تھا، اس لئے وہ کسی کی بھی مزید سنے بغیر میری اور ماہی کی زندگی سے دور چلی گئی، کیونکہ وہ سب برداشت کر سکتی تھی مگر مجھے بٹا ہوا ہر گز نہیں اور ماہی کے میرے نکاح میں ہوتے ہوئے وہ میرے نکاح میں کبھی نہیں آنا چاہتی تھی، وہ نہیں آ سکتی تھی، اس لیے وہ ہماری زندگی سے دور چلی گئی۔۔۔"

یوشع ماہی کو ڈائیورس دے دو۔۔۔"یوشع آگے بڑھ کر یوسف صاحب کے گلے لگا۔۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور ساری زندگی کرتا رہوں گا، میں نے ہمیشہ آپ کی باتوں کا مان رکھا ہے، آپ نے جو کہا میں نے ہمیشہ وہی کیا ہے، میں نے ہمیشہ آپ کی بہت عزّت کی ہے، آپ نے مجھے ہمیشہ کسی چھوٹے بچے کی طرح سمجھایا ہے اور میں نے ہر بات کو سمجھا ہے، آپ نے کبھی میرا برا نہیں چاہا، میں ہمیشہ آپ کا فخر اور غرور رہا ہوں، مگر بابا اس بار جو آپ چاہتے ہیں وہ بھی میرے بس میں نہیں ہے، بابا میں ماہی کو کبھی ڈائیورس نہیں دوں گا، میں آج پہلی بار آپ کی نافرمانی کر رہا ہوں، مجھے معاف کر دیجیے گا۔۔۔" وہ ان سے دور نہیں ہٹا شاید اپنے آنسو چھپا رہا تھا۔۔۔

خطائیں تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے، تو کیا تم اسے معاف نہیں کر سکتے؟؟؟"

اللہ بھی اُنہیں معاف کرتا ہے بابا جو اپنی خطاؤں پر اور گناہوں پر شرمندہ ہو، جو یہ وعدہ کرے کہ یارب آج کے بعد نہیں ہو گا معاف کر دے مگر ماہی اس کو کیسے معاف کر سکتا ہوں، وہ تو اپنے کئے گئے کام پر بالکل بھی شرمندہ نہیں ہے، اس میں تو اب بھی وہی انا ہے، تو کیسے معاف کر دوں؟؟؟"

تم اس کی طرف دیکھو گے تو تمہیں پتا چلے گا کہ وہ کتنی شرمندہ ہے؟ اپنے کئے پر پچھتاتی ہے، اس میں انا کب کی ختم ہو چکی ہے۔۔۔" انہوں نے اس کے سر پر بوسہ دیا تو وہ ان سے دور ہٹا۔۔۔

نہیں بابا!! میں اس کی طرف نہیں دیکھوں گا، اس نے مجھ پر بہتان لگایا ہے، یہ سزا تو کچھ بھی نہیں ہے جو میں اسے دے رہا ہوں، وہ اس سے بھی زیادہ کی حق دار ہے، بابا!! اس نے میری کردار کشی کی ہے، اگر وہ

مجھے اپنانے کیلئے کوئی اور بھی کھیل کھیلتی ناں بابا تو ہو سکتا ہے میں اسے واقعی معاف کر دیتا، مگر بہتان لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ کی ناراضگی مول لینا گناہ ہے، بہتان لگانے سے اللہ بھی سخت ناراض ہوتا ہے اور اس گناہ کے آگے یہ سزا کچھ بھی نہیں ہے جو میں اسے دے رہا ہوں۔۔ "

بہتان تو یوسف علیہ السّلام پر بھی لگایا گیا تھا مگر انہوں نے بھی تو خدا کی رضا کیلئے معاف کر دیا تھا۔۔۔ "

مگر میں یوسف نہیں ہوں، میں ایک عام سا بہت ہی گنہگار بشر ہوں، میرا ظرف اتنا بڑا نہیں کہ میں اُس عورت کو معاف کر سکوں، جس نے میری کردار کشی کی ہے، میرا ظرف صرف المیرا کے معاملے میں بڑا ہے کسی اور عورت کے معاملے میں ہرگز نہیں ہے، المیرا سے میں ناراض ہوتا تھا، وہ کوئی غلطی کرتی تھی تو معافی مانگ لیتی تھی مجھے منا لیتی تھی، میں اسے منا لیتا تھا، اس کے قدموں میں بیٹھ جاتا تھا، آج اگر وہ ہوتی تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ ایک بہت اچھی، خوشگوار اور پُرسکون زندگی گزار رہے ہوتے، المیرا میرے ساتھ ہوتی تھی تو میں آسمانوں میں پرواز کرتا تھا، میرے پیر زمین پر نہیں ٹکتے تھے، میں اس کے دل میں راج کرتا تھا اور وہ میرے دل میں، ہم دونوں ایک دوسرے پر راج کرتے تھیں مگر جب سے یہ عورت میری زندگی میں آئی ہے میرے پیر زمین نے جکڑ لئے ہیں، مجھے ہر بار ایسا لگتا ہے جیسے ہر قدم پر میرا وجود زمین میں دھنستا جا رہا ہے، سانس اٹکتی جا رہی ہے، ایک ایک قدم اٹھانا بھاری ہو رہا ہے، آپ کہتے ہیں وہ

اپنے کئے پر شرمندہ ہے اگر وہ اتنی شرمندہ ہے تو پھر وہ معافی کیوں نہیں مانگتی؟؟"اس کے گلے میں گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔

اگر وہ معافی مانگ لے گی تو تم اسے معاف کر دو گے؟؟؟"اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

میں اسے کبھی معاف نہیں کر سکتا، اس کے معافی مانگ لینے سے میری المیرا واپس نہیں آجائیں گی، میری جا چکی عزّت واپس نہیں آجائیں گی، اگر وہ اپنے کئے پر اتنی شرمندہ ہے تو سب کے سامنے جا کر خود سے معافی کیوں نہیں مانگتی؟ الزام بھی تو اس نے سب کے سامنے لگایا تھا، تو معافی بھی تو سب کے سامنے مانگے ناں؟؟"یوسف صاحب چپ رہے۔۔۔

بابا!! آپ خدا سے اپنے بیٹے کے حق میں دعا کیجئے گا، میں بہت تکلیف میں ہوں، خدا مجھے دلّی اور روحانی سکون دیں۔۔۔"اس کی آواز میں نمی تھی۔۔۔

تم نماز پڑھو یوشع!! اس رب کے در پر جُھکو، تمہیں سکون مل جائے گا، تمہاری تکلیفیں بھی دور ہو جائیں گی۔۔۔"وہ خاموشی سے جانے کیلئے مڑ گیا۔۔۔یوسف صاحب نے اس کی کہنی تھامی۔۔۔دوسرے ہاتھ کی پشت اس کے کندھے پر رکھ کر رب کرنے لگے۔۔۔جیسے تسلی دے رہے ہو۔۔۔

تم میرے بیٹے ہو، میرا خون ہو، میرے جگر کے ٹکڑے ہو، میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں کو ٹھنڈک ملتی ہے، تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو، میرا کُل اثاثہ ہو، میں تمہاری تکلیف سمجھ سکتا

ہوں، میں باپ ہوں، میں بھی نہیں سمجھوں گا تو کون سمجھیں گا؟؟"یوشع کی آنکھیں پھر پُرنم ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنے ہاتھ کی پشت کو مسلسل اس کے کندھے پر رب کرتے رہے۔۔۔

جب آدمی کوئی گناہ کرتا ہے تو وہ بھی اللہ ؐ سے توقع رکھتا ہے کہ اللہ ؐ اسے معاف کر دیں، جب یہی کام ایک انسان کو کرنا ہو تو وہ معاف کیوں نہیں کر سکتا؟؟ اتنی شرمندگی پر تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔۔۔"وہ اب بھی خاموش رہا۔۔۔

سزا دینے کا حق صرف اللہ ؐ کا ہے اور یہ حق صرف اسی کے پاس رہنے دیا جائے، انسان کو خدا نہیں بننا چاہیے، اس نے گناہ کیا ہے تو وہ اس کا اور اللہ ؐ کا معاملہ ہے، انسان کو دوسروں کو سزا نہیں سنانی چاہیے، انسان کو اپنا ظرف اتنا بڑا تو رکھنا چاہیے کہ وہ دوسرے انسان کو معاف کر سکے، انسان کو بس معاف کرنا آنا چاہیے، معاف کر دینا انسان کے اجر کو بڑھاتا ہے، تم بھی معاف کر دو۔۔۔"اس کے کندھے کو تھپتھپاتے انہوں نے اس کی کہنی چھوڑ دی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔۔

یوسف صاحب کھڑے دروازے کو دیکھتے رہے۔۔۔

یا اللہ ؐ میرے بچے کے حال پر رحم کر، اور اِن سب کو ہدایت کی راہ پر گامزن کر۔۔۔"انہوں نے دعا کی تھی۔۔۔۔

یہ لے!!!"زینب کافی کا مگ لے کر آئی تھی۔۔۔ علی کھڑکی سے باہر دیکھتا کسی گہری سوچ میں گم تھا۔۔۔

علی کہاں کھوئے ہوئے ہیں آپ؟ یہ لے کافی"!!!!

ہونہہ ہاں کیا کہاں؟؟؟"

کن سوچوں میں گم ہے آپ؟ یہ لے کافی"!!!

کچھ نہیں ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔"اس نے کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔۔وہ پلٹا اور کھڑکی کی منڈیر پر بیٹھ گیا۔۔۔

یار میں سوچ رہا ہوں کہ یوشع سے کہوں ماہی کو ڈائیورس دے دیں اور المیرا کو جا کر لے آئے اور اس کے ساتھ زندگی گزاریں۔۔۔"

اور آپکو لگتا ہے کہ یوشع ڈائیورس دے دیں گا ماہی کو یا ماہی اس بات پر راضی ہو جائے گی؟؟؟"

کیوں نہیں ہو گی راضی، اسے راضی ہونا پڑے گا، ویسے بھی تو وہ ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہیں، ساری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ ناخوش رہنے سے بہتر ہے علیحدگی ہو جائیں۔۔۔"

کہہ تو آپ سہی رہے ہیں، ماہی خوش رہنے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ خوش نہیں ہے جب وہ یہاں تھی جب بھی یہی حال تھا، پتا نہیں کن خیالوں میں کھوئی رہتی تھی؟ پوچھو تو پھر بتاتی بھی نہیں تھی۔۔۔"

نہ میں ماہی کو اس طرح دیکھ سکتا ہوں اور نہ ہی یوشع کو، دونوں ہی مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے اور میں دونوں کی ہی زندگی یوں برباد ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، اس لئے دونوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ دونوں علیحدہ ہو جائیں۔۔۔"

بات تو ٹھیک ہے مگر مجھے نہیں لگتا کہ ماہی کبھی آپ کی بات سے اتفاق کریں گی، وہ یوشع سے محبت کرتی ہے، وہ یوشع کو کبھی نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔"

ہمم دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے؟ تمھاری طبیعت ٹھیک ہے؟؟" علی نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کیا تھا۔۔۔

آپ کے سامنے ہوں فٹ فاٹ "!!!

وہ ہلکا سا مسکرایا تو وہ بھی مسکرائی۔۔۔۔

یوسف صاحب یوشع کے روم میں داخل ہوئے تھے۔۔۔ ابھی صرف ایک ہفتہ ہی گزرا تھا اور آج وہ بہت غصے میں لگ رہے تھے۔۔۔۔ اس ہفتے میں علی بھی یوشع سے بات کر چکا تھا اور اس نے ماہی کو ڈائیورس دینے سے بالکل انکار کر دیا تھا اور سب سے زیادہ غصہ ماہی نے کیا تھا کہ آپ نے یہ بات کیسے سوچی؟ اس

نے اپنی طرف سے ان دونوں کو قائل کرنے کی بہت کوشش کی مگر وہ پہلے سے زیادہ غصہ کر گئے پھر علی بھی چپ ہو گیا تھا کہ جب دونوں ہی راضی نہیں تو میں کیا کر سکتا ہوں؟؟؟

یوسف صاحب نے پورے کمرے میں نظر دوڑائی مگر یوشع نظر نہیں آیا۔۔۔پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد یوشع فریش سا تولیے سے گیلے بالوں کو رگڑتا واشروم سے باہر آیا تھا۔۔۔

بابا آپ یہاں؟ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے آپ؟؟؟"یوسفزئی غصے سے اس کو دیکھتے رہے۔۔۔یوشع نے بھی کچھ ان کے چہرے پر جانچنا چاہا۔۔۔۔

بابا اگر آپ جواب لینے آئے ہیں تو میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ میں ماہی کو ڈائیورس نہیں دوں گا۔۔۔۔"

میں جواب لینے نہیں آیا یہ پوچھنے آیا ہوں کہ تم نے جھوٹ کب سے بولنا سیکھ لیا؟؟؟"

کیا مطلب بابا!!!میں نے آپ سے کیا جھوٹ بولا ہے؟ آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے کیا کسی سے بھی جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔ "

تمہیں ماہی کا کچھ خیال ہے کہ وہ کس حال میں ہے؟زندہ ہے کہ مر رہی ہے؟؟؟"

کچھ نہیں ہوتا اسے بابا ڈھیٹ ہے وہ اتنی آسانی سے نہیں مرنے والی۔۔۔۔ "

ماہی ماں بننے والی ہے وہ بھی تمہارے بچے کی۔۔۔" یہ الفاظ تھے کہ ہتھوڑے جو یوشع پر برسائے گئے تھے چند پل کیلئے اسے اپنے ارد گرد کی ہر ایک چیز گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔چند پل کیلئے تو وہ واقعی کچھ نہیں بول پایا تھا۔۔۔وہ حیران اور پریشان نظروں سے باپ کا چہرہ دیکھتا رہا اور پھر اسے کچھ دن پہلے کی وہ رات یاد آگئی۔۔۔وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا۔۔۔۔

بولو کچھ اب کیوں بولتی بند ہو گئی ہے تمھاری، کوئی جواب ہے تمھارے پاس؟ تم کہتے ہو تم نے اسے کبھی نہیں اپنایا اور نہ ہی کبھی اپناؤ گے تو یہ سب کیا ہے؟ کیا جھوٹ ہے کیا سچ ہے بتاؤ مجھے؟ تمھاری ڈاکٹر اور وہ نرس والی بات وہ جھوٹی اور من گھڑت کہانی ہے یا وہ سب کچھ جھوٹ ہے کہ اس رات تم دونوں کے درمیان کچھ نہیں ہوا؟ کیا جھوٹ ہے ان میں سے بتانا پسند کرو گے، یوشع مجھے جواب دو اگر تم نے اسے کبھی اپنایا ہی نہیں تو کیا ہے یہ سب؟؟" وہ غصے سے پوچھ رہے تھے۔۔۔

بابا میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا آپ سے جو کہا سچ کہا ہے، ان دونوں میں سے کوئی بھی بات جھوٹی نہیں ہے، اُس رات والی اور نہ ہی وہ رپورٹس والی، میں نے ماہی کی عزّت خراب نہیں کی تھی جو کچھ ہوا بعد میں ہوا تھا مگر وہ ایک غلط فہمی تھی، میں اُس وقت ہوش میں نہیں تھا۔۔۔ "

اور کیوں نہیں تھے تم ہوش میں؟؟؟" یوسف صاحب نے سینے پر ہاتھ باندھتے پوچھا۔۔۔یوشع چپ رہا۔۔۔

یوشع میری آنکھوں میں دیکھ کر جواب دو۔۔۔"یوشع نے مزید نظریں جھکالی۔۔۔

یوشع!!!"ان کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ آج سچ میں یوشع کا منہ توڑ دے۔۔۔

یوشع ڈونٹ سے کہ تم نے ڈرنک کی تھی؟؟؟"انہوں نے کچھ سوچ بچار سے جواب دیا۔۔وہ چپ رہا۔۔۔

یوشع میں نے کیا پوچھا ہے؟جواب دو؟؟"انہوں نے کہنی سے تھام کر اس کو ہلایا۔۔۔یوشع نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔

یوشع مجھے افسوس ہو رہا ہے آج کہ تم میری اولاد ہو، یہ تربیت تو میں نے تمہاری بالکل بھی نہیں کی تھی، مجھے تم سے بالکل بھی یہ اُمید نہیں تھی کہ تم اس عمر میں آکر مجھے اِس قدر تنگ کروگے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں ایک ہارٹ پیشنٹ ہوں، جانتے ہو یوشع اس وقت میرا کیا دل کر رہا ہے؟ تمھیں اتنا ماروں کے تم اپنی آخری سانس تک یہ مار نہ بھولو۔۔۔۔ "

مار لے بابا جتنا مارنا ہے مار لے، حق ہے آپ کا، آپ مار سکتے ہیں، میں اُففف بھی نہیں کروں گا۔۔۔ "

تم تو مار کھالو گے کیونکہ تمھارے اندر شرم نام کی کوئی چیز باقی بچی ہی نہیں ہے مگر مجھے بہت شرم آئے گی اپنی جوان اولاد پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے۔۔۔"یوسف صاحب نے ایک گہری سانس خارج کی۔۔۔

آج کے بعد ماہی تمھارے ساتھ اسی روم میں رہے گی۔۔۔۔"

یہ کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"اس نے احتجاج کیا۔۔۔

بس یوشع بہت ہو گیا، جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا، اب مزید نہیں جو میں نے کہہ دیا وہ کہہ دیا، آج کے بعد ماہی تمھارے ساتھ اسی روم میں رہے گی، اس کا اب تم خیال رکھو گے، اگر میں نے دیکھا تم نے ماہی پر ہاتھ اٹھایا ہے یا اسے روم سے باہر نکالا تو بھول جانا کہ تمھارا کوئی باپ ہے۔۔۔ "

بابا!!!" اس نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔

بس چپ جو کہہ دیا سو کہہ دیا، اب اس کی دیکھ بھال تمہاری ذمہ داری ہے، میں دو مہینوں کیلئے لاہور جا رہا ہوں، جب واپس آؤں تو مجھے میری بیٹی ہنستی مسکراتی دیکھے، اگر مجھے ذرا بھی اندازہ ہو گیا کہ تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا یا اسے روم سے نکالا یا تم نے اسے خوش نہیں رکھا تو میں اپنی بات بار بار دہرانے کا عادی نہیں ہوں تم اچھی طرح جانتے ہو اور کل سے آفس آ جانا، چار مہینوں سے تم نے آفس کی شکل نہیں دیکھی ہے، میں اکیلے کتنے بزنس سنبھالوں، وہ تو شکر ہے علی کا اُس نے ان چار مہینوں میں بہت ساتھ دیا ہے، کل سے اپنا آفس سنبھالو، اپنی پاور آف آٹرنی کو سنبھالو، میں جب واپس آؤں تو مجھے سب کچھ صحیح اور پہلے جیسا دکھنا چاہیے یوشع!!!" انہوں نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

یہ آپ میرے ساتھ بالکل بھی اچھا نہیں کر رہے ہیں، میں آپ کا سگا بیٹا ہوں، وہ ماہی نہیں ہے آپ کی بیٹی۔۔۔"

نہ مجھے مزید تم سے کچھ سننا ہے اور نہ ہی مجھے مزید کچھ کہنا ہے یا تو باپ کو حاصل کرو گے یا ساری زندگی کیلئے ترستے رہ جاؤ گے، چوائس اِٹس یورز!!!" وہ حیرت کے مارے اُنہیں دیکھے گیا۔۔۔

ملتے ہیں دو مہینے بعد!! خدا حافظ اور ہاں بھیج رہا ہوں میں ماہی کو اِس روم میں، یقیناً مجھے شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔۔۔ "

بالکل اچھا نہیں کر رہے آپ میرے ساتھ بابا!!!" یوشع غصے سے دروازے کو گھورتا رہا۔۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد ہی ماہی روم میں آگئی تھی مگر اس کے چہرے پر زیادہ خوشی نہیں تھی۔۔۔ آنکھوں کی دید بجھی ہوئی تھی۔۔۔ ماہی نے روم میں نظر دوڑائی مگر یوشع کہی نظر نہیں آیا۔۔۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ یوشع ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تھا۔۔۔ وہ ماہی کو دیکھ کر ٹھٹکا۔۔۔۔

ماہی آج کے بعد تمھارے ساتھ اسی روم میں رہیں گی۔۔۔" غصے کی لہر ایک بار پھر اس کے پورے وجود میں دوڑی تھی۔۔۔ وہ غصے سے مُٹھیاں بھینچتا روم سے باہر نکلنے لگا۔۔۔

یوشع اگر تمھیں نہیں پسند تو میں روم سے چلی جاؤں گی۔۔۔"

واؤ رئیلی!!! نو ٹنکی چیک کرو، پہلے تو بابا کو میرے خلاف بھڑکا دیا، اپنے ان جھوٹ موٹ کے آنسوؤں سے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور اب مجھے کہتی ہو کہ میں چلی جاؤں گی، کیا چاہتی ہو کہ ڈیڈ مجھ سے بات نہ کرے، تم ہم باپ بیٹے کے درمیان پھوٹ ڈلوا دو، یہی چاہتی ہو ناں تم، بابا کی ہمدردیاں سمیٹتی پھیرو۔۔۔"

نہیں میں کیوں؟؟ میں نے بابا۔۔۔ کو کچھ نہیں کہا؟ آپ مجھ پر الزام لگا رہے ہیں۔۔۔ یوشع!!!" اس نے بامشکل یہ الفاظ ادا کئے تھے۔۔۔

واؤ میں الزام لگا رہا ہوں، گریٹ!!! بابا تمھارے ان جھوٹ موٹ کے آنسوؤں میں پھنس سکتے ہیں مگر میں نہیں، گو ٹو ہیل!!!" وہ پلٹ کر جانے لگا تھا۔۔۔

یوشع میں ماں بننے والی ہوں۔۔۔" یوشع کے چلتے قدم رک گئے۔۔۔ کچھ پل کیلئے وہ منجمد ہو گیا مگر صرف کچھ پل کیلئے۔۔۔ نہ ہی وہ پلٹا اور نہ ہی اس نے کچھ کہا بس قدم باہر کی طرف بڑھا دیے۔۔۔ ماہی کی آنکھیں ایک بار پھر بھیگنے لگی تھی۔۔۔

اگلے دن یوسف صاحب لاہور کیلئے روانہ ہو گئے تھے۔۔۔ یوشع بھی چار مہینوں بعد آفس چلا گیا تھا۔۔۔ اس نے اپنی سیٹ ایک بار پھر سنبھال لی تھی۔۔۔ یوشع کو چار مہینوں بعد اچانک آفس میں دیکھ کر سب ہی حیران پریشان تھیں۔۔۔ علی خوش تھا چلو دیر سے ہی سہی وہ آیا تو۔۔۔ وہ آ تو گیا تھا مگر کام میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لے رہا تھا۔۔۔

آج کی میٹنگ میں چلو گے۔۔۔" یوشع اپنے آفس روم میں بیٹھا تھا جب علی نے پوچھا۔۔۔

نہیں خود جانا، میرا دل نہیں اور نہ مجھے کچھ تیاری ہے۔۔۔"

ٹھیک ہے میں چلا جاؤں گا۔۔۔"اتنے میں ایک لڑکی سلام کرتی روم میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ کون ہے؟؟"یوشع نے پوچھا۔۔۔۔

نیو سیکرٹری!!!"علی نے بتایا اور یوشع کی سانسیں اٹکی تھی۔۔۔۔

سر ہوازہی؟؟؟ہانیہ نے علی سے پوچھا۔۔۔

یہی ہے آپ کے باس یوشع یوسفزئی!!!اس کمپنی کے اصل اونر"!!!

یہ باس ہے؟؟؟"

ہاں تمھیں کوئی شق ہے کیا؟؟ "

نہیں میں نے تو سنا تھا کہ جو باس ہوتے ہیں وہ ادھیڑ عمر کے ہوتے ہیں، موٹے ہوتے ہیں، گھنی گھنی مونچھیں ہوتی ہے۔۔۔"جہاں علی نے اپنی ہنسی روکی وہی یوشع کو اس کی بے تکی باتوں پر غصہ چڑھا تھا۔۔۔۔

مگر یہ تو ینگ ہے....."شاید وہ کچھ زیادہ ہی باتونی تھی یا علی نے سر پر چڑھا لیا تھا۔۔۔۔

یوسفزی سر تمہیں کیسے لگتے ہیں؟؟"علی نے مسکراہٹ دباتے پوچھا۔۔۔

وہ تو بہت اچھے ہیں اور بہت ہینڈسم ہے، بہت سوفٹ ہارٹیڈ ہے۔۔۔"یوشع نے آبرو اُچکا کر اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔۔

یہ یوسفزی سر کے اکلوتے بیٹے ہے، یوشع یوسفزئی!!!" علی نے بتایا تو اس نے حیرانگی سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

گیٹ آؤٹ!!!" یوشع نے غصے سے کہا۔۔۔ ہانیہ نے بھی یوشع کے بگڑے تیور دیکھے۔۔۔

بہری ہو سنائی نہیں دیتی ایک دفعہ کی؟ آئی سیڈ گیٹ آؤٹ!!!" اس نے اپنے لفظوں پر زور دے کر کہا۔۔۔

آیوشع آرام سے، مس ہانیہ آپ جائے اور جا کر میٹنگ کی تیاری کرے پھر ہم نے نکلنا بھی ہے۔۔۔"

جی سر!!! مگر یہ مجھے بالکل اچھے نہیں لگے، یوسفزئی سر جیسی ایک بھی بات ان میں نہیں ہے۔۔۔" وہ بھی غصے سے یوشع کو گھورتی روم سے نکل گئی۔۔۔ یوشع کے سر پر لگی تلوؤں پر بجھی۔۔۔

اسے واپس بلاؤ۔۔۔" اس نے میز پر ہاتھ مارا تھا۔۔۔

یوشع کیا ہو گیا؟ کیوں غصہ کر رہے ہوں؟؟؟ "

میرا غصہ نظر آ گیا اس کی باتیں نظر نہیں آ رہی، وہ کیا بکواس کر کے گئی ہے، تم نے اس کو کچھ زیادہ سر پر نہیں چڑھا لیا۔۔۔"

میں نے نہیں چڑھایا، وہ پہلے سے ہی باتونی اور منہ پھٹ ہے۔۔۔" علی گڑبڑایا۔۔۔

اور ایسے منہ پھٹ لوگوں کی مجھے میرے آفس میں کوئی ضرورت نہیں، اسے نکالو، سیکرٹری مائی فٹ!!!" اس نے غصے سے کہا۔۔۔

کیا زینب نہیں آسکتی سیکرٹری کی پوسٹ پر، کسی اور کو رکھنا میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔"اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔

وہ اب میری سیکرٹری نہیں رہی تو تمھاری کہاں سے بنے گی؟اور اگر بالفرض میں اسے بُولا بھی لوں تو وہ کتنے مہینے زیادہ سے زیادہ کام کرلیں گی، چار سے پانچ مہینے بس!!اس کے بعد پھر دوبارہ ہمیں کسی کی ضرورت پڑے گی کیونکہ زینب کی کنڈیشن تو تم جانتے ہی ہو۔۔۔"

اوکے تو پھر آج سے کسی میل کو رکھ لو سیکرٹری کی پوسٹ پر"!!!

اب فوراً کسی کو ہائیر کرنا مشکل ہے یوشع!!اس لئے چپ چاپ کچھ دن گزار لو اور وہ اب اتنی بھی منہ پھٹ نہیں ہے، وہ تم سے پہلے ملی نہیں اس لئے تمھیں اتنا جانتی نہیں ہے، آہستہ آہستہ سمجھ جائے گی، تم غصہ مت کرو، یہاں کے کام سنبھال لو میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی۔۔۔"یوشع وہی چیئر پر بیٹھا رہا۔۔۔نظر سامنے شیشے کی میز پر رکھی المیرا کی تصویر پر گئی۔۔۔ان چار مہینوں میں اس کے کمرے کی چیز کسی نے اِدھر سے اُدھر نہیں کی تھی۔۔۔اس نے فریم کو ہاتھ میں اٹھا کر اس کی تصویر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

کہاں ہو یار آجاؤ، نہیں رہا جاتا تمھارے بغیر!!!مر رہا ہوں تمھارے بغیر!!!میری حالت دیکھو، ایک بار تو ترس کھا لیتی تم مجھ پر، ایک بار تو سوچ لیتی میرا۔۔۔"وہ اس کی تصویر کو تکتا رہا۔۔۔

میرے سر پر کیوں کھڑی ہو، جاؤ یہاں سے۔۔۔ "

میں سر پر نہیں کھڑی سائڈ میں کھڑی ہوں۔۔۔"ماہی نے بھی دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔۔۔یوشع کو غصہ چڑھا۔۔۔

ویسے بھی مجھے نیند آرہی ہے، سائڈ میں ہو کر لیٹے، میں نے بھی لیٹنا ہے۔۔۔"

پورا کمرا پڑا ہے جہاں دل کرے وہاں لیٹو مگر میرا سر نہ کھاؤ اور ویسے بھی میں نے بس روم میں جگہہ دی ہے، بیڈ پر یا اپنی زندگی میں نہیں۔۔۔ "

مجھے زمین پر نیند نہیں آتی، مجھے کل بھی نیند نہیں آئی تھی، میں بیڈ پر ہی سوؤں گی۔۔۔"وہ بھی اڑی تھی۔۔۔ یوشع اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

ماہی مجھے نہ غصہ دلاؤ اور نہ ہی مجھے مجبور کرو کہ میں تم پر ہاتھ اٹھاؤں، وہ سامنے ڈریسنگ روم رہا، وہاں سے میٹرس لاؤ زمین پر بچھاؤ اور سو جاؤ، اب مجھے ڈسٹرب کیا تو بہت برا ہو گا، انڈر سٹینڈ!!!!"یوشع نے غصے سے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔

اکڑو، گھمنڈی، سڑے ہوئے بینگن!!!"ماہی نے بھی غصے سے کہا۔۔۔

سڑے ہوئے بینگن!!!یہ لفظ اسے پھر کسی کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

یوشع ایسے مت ہنسا کرو، سچ میں سڑے ہوئے بینگن لگتے ہو۔۔۔۔"

مائنڈ یور لینگوئج ماہین عمران!!!" اس نے غصے سے کہا۔۔۔

یوشع یوسفزئی کسی نے آپ کو بتایا نہیں کہ شادی کے بعد لڑکی کا سر نیم چینج ہو جاتا ہے، سو میں ماہین عمران نہیں، ماہین یوشع یوسفزئی ہوں، آئی سمجھ یوشع یوسفزئی!!!" ماہی نے بھی اسے جتایا تھا۔۔۔

تم کچھ زیادہ ہواؤں میں نہیں اڑ رہی ہو۔۔۔۔"

مجھے نیند آ رہی ہے، صبح بات کرتے ہیں ٹھیک ہے میری جان!!!" وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

میٹرس لا کر زمین پر بچھایا۔۔۔یوشع مسلسل اس کو گھورے جا رہا تھا۔۔۔

کیا ہوا یوشع؟ کیا ایک بار پھر سے جان سننے کو دل کر رہا ہے؟؟؟" وہ بلاوجہ ہی مستیاں کر رہی تھی۔۔۔یوشع بیڈ سے اٹھا۔۔۔ماہی کے قریب پہنچ کر غصے سے اس کے بازو کو پکڑا۔۔۔

تم کیا سمجھتی ہو اپنے آپ کو؟ میں نے تمھیں روم میں رہنے کی اجازت دے دی تو تم میرے سر پر چڑھتی جاؤ گی اور میں کچھ نہیں کہوں گا، تو ماہین یہ بہت بڑی بھول ہے تمھاری، میں تمھیں ابھی ایک سیکنڈ سے پہلے اس روم سے باہر دھکیل سکتا ہوں اور یہ جو تم ہواؤں میں اُڑ رہی ہو نہ تو ایک سیکنڈ سے پہلے تمھیں زمین پر پٹخ سکتا ہوں، اس لئے اپنی اوقات میں رہو تو زیادہ بہتر ہو گا ورنہ تم جانتی ہو مجھے وہ حشر کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔" اس کی سفید کنپٹی کی رگیں اُبھر چکی تھی۔۔۔

اور آپ کو کیا لگتا ہے آپ مجھے ڈرائے گے، دھمکائے گے تو اب میں ڈر جاؤں گی، یہ اب آپ کی بہت بڑی بھول ہے یوشع!! دیکھ لے اب آپ مجھے اپنے ارد گرد بھی برداشت نہیں کرنا چاہتے تھے مگر میں آج یہاں آپ کے ساتھ آپ کے روم میں موجود ہوں اور جانتے ہو آج آپ مجھے چاہ کر بھی نہیں نکال سکتے، یونو بابا نے آپ سے کیا کہا تھا اور آپ جانتے ہیں ناں آج اگر آپ نے مجھے روم سے نکالا تو بس ایک فون کرنا ہے میں نے بابا کے پاس اور پھر آپ جانتے ہیں میں کیا کروں گی زیادہ نہیں بس دو کی چار لگا دوں گی کہ مجھے روم سے نکال رہے ہیں، مجھ پر ہاتھ اٹھا رہے ہیں، مجھے بیڈ پر نہیں سونے دے رہیں کیونکہ بابا نے اب میری باتوں پر یقین کرنا ہے آپ کی نہیں، اس لئے اب مجھے چپ چاپ سونے دے، مجھے نیند آ رہی ہے اور ایک آخری بات روم میں تو آ گئی ہوں یوشع دیکھ لیجئے گا آخر کار ایک وہ دن بھی آ جائے گا جب آپ کے دل میں میرے لئے محبت پیدا ہو جائے گی اور اس دن میں یہاں زمین پر نہیں وہاں بیڈ پر آپ کی بانہوں میں ہو نگی اور اس وقت زندگی کتنی حسین ہو گی، اُس وقت میں خود پر رشک کروں گی، میں اس دن کا انتظار کروں گی یوشع!! اور اگر میں کبھی آپ کے دل میں خود کیلئے محبت پیدا نہ بھی کر سکی تو اتنا مجھے یقین ہے آپ کو میری عادت ضرور ہو جائے گی اور تب شاید آپ کے پاس میں نہ ہوں۔۔۔"

مر جاؤ گی تم مگر وہ دن کبھی نہیں آئے گا جب میرے دل میں تمھارے لئے محبت پیدا ہو گی اگر تم بیڈ پر آ بھی گئی تو بھی تم میری دسترس کیلئے ترستی رہو گی، میری قربت کیلئے پل پل تڑپو گی، کیا پتا میں بس ترس کھالوں تم پر مگر تم سے محبت مائی فٹ!!!میرے دل میں بس المیرا ہے صرف المیرا"!!!

مت بھولے اب آپ یوشع میں آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہوں اور آپ باپ۔۔۔۔ "

اگر یہی بات ہے اور اگر تم سوچتی ہو کہ اِس بچے کی وجہ سے تم میرے قریب آجاؤ گی یا میرے دل میں تمہارے لئے رحم پیدا ہو جائے گا تو مجھے یہ بچہ ہی نہیں چاہیے اور یہ بات مت بھولو کہ اس رات جو کچھ ہوا سب غلط فہمی میں ہوا تھا، میں اپنے ہوش میں نہیں تھا، اس لئے نہ میں اُس رات کو مانتا ہوں اور نہ ہی اس بچے کو، مجھے یہ بچہ نہیں چاہیے۔۔۔"اس نے حتمی لہجے میں کہا۔۔۔

یوشع!!"اس نے حیرانگی اور دکھ سے یوشع کو دیکھا۔۔۔۔

آپ چاہتے ہیں میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بچے کا قتل کر دوں، آپ اتنے پتھر دل ہے۔۔۔۔ "

میں پتھر دل نہیں تھا مگر تم نے بنا دیا۔۔۔"اس نے ماہی کے جبڑے کو اپنی گرفت میں جکڑا تھا۔۔۔اس کی آنکھ سے آنسو بہے۔۔۔

چھوڑو مجھے!!!"یوشع نے اسے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا۔۔۔اس نے زخمی نگاہوں سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

افسوس ہو رہا ہے تم پر یوشع کیسے باپ ہو تم؟ مجھ سے ساری زندگی نفرت کرنی ہے کر لو، مگر اس بچے کو ماننے سے انکار مت کرو، یہ تمہارا خون ہے اور میں خود مر جاؤں گی مگر اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گی، آئی سمجھ!!!" ماہی نے بھی یوشع کو خود سے دور دھکیلتے غصے سے کہا۔۔۔ وہ رونے لگی تھی۔۔۔

دیکھ لینا یوشع یہی بچہ ایک دن ہمارے درمیان محبت پیدا کرے گا کیونکہ میں یوشع یوسفزئی کو اچھی طرح جانتی ہوں، وہ اتنا بے حس ہے نہیں جتنا وہ بن رہا ہے۔۔۔"

سہی کہا تم نے میں بے حس تھا نہیں مگر تم نے بنا دیا ہے، میرے اندر کا ہر احساس مر چکا ہے۔۔۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ نہ جانے کیا کر گزرے۔۔۔

یوشع آئے گا وہ دن جب آپ کو میری قدر ہو گی مگر اس وقت شاید بہت دیر ہو چکی ہو گی، اس لئے یوشع جو ہے اگر وقت کے رہتے اس کی قدر کر لی جائے تو بعد میں پچھتاوا نہیں ہوتا۔۔۔" ماہی روم سے باہر نکل گئی اور وہ بت بنا کھڑا رہا۔۔۔

یوشع ابھی آفس آیا تھا۔۔۔ سر کے خم سے سب کے سلام کا جواب دیتا اپنے روم کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ ہانیہ نے بھی یوشع کو دور سے آتے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اسے تین دن پہلے ہوئی اپنی بے عزتی یاد آئی۔۔۔۔

بدلہ تو بنتا ہے۔۔۔" اس نے خود سے کہا۔۔۔۔

گرم گرم بھاپ اڑاتی کافی کا مگ لے کر یوشع کی طرف بڑھی۔۔۔یوشع نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔وہ اچانک سامنے آئی تھی۔۔۔ گرم گرم کافی کا مگ یوشع کی شرٹ پر گرا تھا۔۔یوشع نے فوراً اپنی شرٹ جھاڑی۔۔۔ علی نے بھی یہ منظر بخوبی دیکھا تھا۔۔۔۔

سوری سوری سر!!میں نے نہیں دیکھا تھا سوری!!!"اس نے بھی یوشع کی شرٹ کو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔سب ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھیں۔۔۔یوشع کو ایک دم غصہ چڑھا۔۔ آنکھوں میں خون اترا اور کنپٹی کی رگیں ابھری۔۔۔وہ تین دن بعد آفس آیا تھا اور آتے ہی پھر یہ مصیبت۔۔۔یوشع کا ہاتھ اٹھا تھا اور سب کے سامنے پانچوں انگلیاں ہانیہ کے منہ پر ثبت کر گیا تھا۔۔ماہی کے بعد اس نے کسی دوسری عورت پر ہاتھ اٹھایا تھا تو وہ ہانیہ تھی۔۔۔ہانیہ منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اس کو دیکھے گئی۔۔۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ سرِ محفل وہ تھپڑ کھالے گی۔۔۔ علی اور باقی کے سب ورکرز بھی حیرانگی سے ان کو دیکھ رہے تھیں۔۔۔وہ تو سمجھ رہی تھی کہ اس طرح اس کا بدلہ پورا ہو جائے گا مگر یہاں تو بازی ہی پلٹ گئی تھی۔۔۔

بہری تو تم تھی ہی، آج اندھی بھی ہو گئی ہو۔۔۔" علی نے یوشع کی طرف قدم بڑھائے۔۔۔ہانیہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔پہلی بار ان سب نے یوشع کو کسی عورت پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا تھا۔۔۔سب ہی افسوس سے ہانیہ کو دیکھ رہے تھیں۔۔۔۔

یوشع روم میں جاؤ!!!" علی نے اسے پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

میں نے تمھیں کہا تھا اس کی مجھے ضرورت نہیں ہے، ایک دفعہ کی سمجھ نہیں آتی تمھیں بھی۔۔۔" وہ آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔۔

یوشع روم میں جاؤ، جا کے شرٹ چینج کرو۔۔۔" علی نے بھی اب کی بار غصے سے کہا تھا۔۔۔۔

ناؤ یو آر فائر!! کل سے میرے آفس میں آنے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے تم جیسے بد تمیزوں کی اپنے آفس میں قطعاً ضرورت نہیں ہے، گیٹ لوسٹ اِن مائی آفس!! گو!!" دفع ہو جاؤ۔۔۔" وہ چیخا تھا۔۔۔۔

یوشع چلو اندر کچھ تو لحاظ کرو۔۔۔۔" ہانیہ وہاں سے بھاگ گئی تھی۔۔۔ سب کو گھوری سے نوازتا یوشع بھی غصے سے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

آپ سب اپنا کام کریں۔۔۔۔" سب اپنے کام میں بزی ہو گئے۔۔۔۔

مس ہانیہ سٹاپ اِٹ بات سنیں"!!!

کیا سنانے آئے ہیں اب آپ؟؟؟"

سوری کرنے آیا ہوں یوشع کی طرف سے اور ویسے بھی غلطی تمھاری تھی، میں نے خود دیکھا تھا تم نے جان بوجھ کے اس پر کافی کا مگ انڈیلا تھا اور میں نے تم سے اسی دن کہہ دیا تھا کہ یوشع سے بچ کر رہنا تمھارا پہلا

تاثر ہی یوشع پر بہت بیڈ پڑا تھا، میں نے کہہ دیا تھا کوئی الٹی سیدھی حرکت مت کرنا مگر تمھیں سمجھ نہیں آئی تھی، اب بھگت لیاناں۔۔۔"

آپ بھی مجھے سنانے کیلئے آئے ہیں، انہوں نے مجھے سب کے سامنے تھپڑ مارا ہے۔۔۔۔ "

غلطی تمہاری تھی۔۔۔"وہ جانے لگی تھی۔۔۔۔

رکو کہاں جا رہی ہو؟ ہانیہ تمھاری بھلائی کیلئے کہہ رہا ہوں تم اپنی زبان کو کنٹرول کرنا سیکھو، میں نے تمھیں یہ جوب صرف تمھاری فائیننشل ایشوز کی وجہ سے دی تھی، اگر ہر جگہہ اسی طرح سے بیہیو کرتی رہی تو ایک دن گھر بیٹھی ملو گی، زبان اور حرکتیں قابو میں رکھنا سیکھو اور اب کہاں جاؤ گی؟ کیونکہ اب یوشع تمھیں کسی بھی صورت یہاں برداشت نہیں کرے گا۔۔۔"

چلی جاؤں گی کہی اور دیکھ ہی لوں گی۔۔۔"اس نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔۔

اچھا وہ دیکھو سامنے وہ بلڈنگ نظر آ رہی ہے، وہ ہماری کمپنی ہے، وہاں چلی جاؤ، میں بابا کو فون کر دیتا ہوں، وہ سیکرٹری سے کہہ دیں گے وہ تمھیں تمھارا کام سمجھا دے گا، جاؤ اور رونہ بند کرو اور ہاں بابا کے سامنے زبان بند ہی رکھنا کیونکہ وہ بھی برداشت نہیں کرتے کسی کو زیادہ، اب تم جاؤ میں فون کر رہا ہوں۔۔۔"

ٹھینک یو "!!!

اٹس اوکے !!!بیسٹ آف لک"!!!

"رکھ لیا دل کی جگہ ہم نے اٹھا کر پتھر

اب کوئی بچھڑے تو دشواری نہیں ہوتی

اک سکوں ہے جو بہت دور پڑا رہتا ہے

اک وحشت ہے جو اب طاری نہیں ہوتی"

المیرا ضد مت کرو یہاں آؤ میرے پاس "!!!!

نہیں آؤں گی اگر پکڑ سکتے ہو تو پکڑ لو۔۔۔"وہ زبان دکھا کر بھاگی تھی۔۔۔

المیرا یہ روڈ ہے ضد مت کرو، بہت ٹریفک ہے یہاں، آگے مت بھاگو، ورنہ مجھ سے مار کھاؤ گی۔۔۔"یوشع گاڑی کے پاس کھڑا اسے آوازیں دے رہا تھا مگر المیرا اس کی ایک بھی سنے بغیر غصے سے روڈ کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔

وہ یوشع کی طرف پلٹی۔۔۔اپنا ہاتھ یوشع کی طرف بڑھایا۔۔۔

یوشع پکڑو مجھے آؤ!!!"یوشع سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

المیرا اسٹوپ اِٹ پیچھے مت جانا، ٹرک آرہا ہے۔۔۔"

المیرا!!!"یوشع نے ایک زوردار چیخ ماری تھی۔۔۔

وہ ہڑبڑا کر ایک ہی دم اٹھ کر بیٹھا۔۔۔

یوشع کیا ہوا آپ ٹھیک ہے۔۔۔"ماہی نے پوچھا۔۔۔خالی نگاہوں سے ماہی کو اور پھر اپنے روم کو دیکھا۔۔۔

وہ پسینے سے شرابور تھا۔۔۔

یوشع آپ ٹھیک ہے؟؟"ماہی نے پریشانی سے پھر پوچھا۔۔۔یوشع نے اپنا ہاتھ ماہی سے چھڑوایا۔۔۔اپنے سینے کو مسلا۔۔ماہی نے اسے پانی دیا۔۔۔اس نے چپ چاپ پی لیا۔۔۔

یہ آج اس کے ساتھ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔۔۔پچھلے پندرہ دن میں یہ آج تیسرا واقع تھا جو وہ مسلسل اس کے خوابوں میں آکر اسے پکارتی تھی۔۔۔

مگر اس کے ہاتھ نہیں آتی تھی۔۔۔وہ ایسے ہی دور بھاگ جاتی تھی۔۔۔

پتا نہیں وہ کیسی ہو گی؟؟کیا وہ تکلیف میں ہے؟کیا اسے کوئی پریشانی ہے؟؟؟"سوچ سوچ کر اس کے دماغ کی رگیں پھٹتی تھی۔۔۔

یوشع!!!"ایک بار پھر ماہی نے اس کے پاس بیٹھتے اس کو پکارا۔۔۔یوشع نے خالی نگاہیں اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔

میں نے المیرا کو خواب میں دیکھا ہے،وہ میرے خوابوں میں آتی ہے اور پچھلے پندرہ دنوں سے مسلسل آرہی ہے،وہ مجھے پکار رہی ہوتی ہے،میں نے اس کا ایکسیڈنٹ ہوتے دیکھا ہے،وہ تکلیف میں ہے،وہ ٹھیک

نہیں ہے، اسے میری ضرورت ہے، تم جانتی ہو ناں اس کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے، وہ اکیلی ہے، یہ دنیا بہت ظالم ہے اور میری المیرا بہت معصوم ہے۔۔۔"ماہی کے اندر ایک بار پھر چھن سے کچھ ٹوٹا تھا مگر آج یوشع کی حالت اس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔۔۔وہ بہت بکھرا بکھرا سا تھا۔۔۔وہ جس طرح سے بول رہا تھا۔۔۔ماہی کو عجیب سا ڈر لگا تھا شاید یوشع کو بھی معلوم نہیں اس نے ماہی سے یہ بات کیوں شئیر کی؟؟؟ماہی نے یوشع کو اس کا فون اٹھا کر دیا۔۔۔

آپ اس کو کال کر لے۔۔۔"یوشع نے کچھ حیرت سے ماہی کو دیکھا۔۔۔وہ خود اس سے المیرا کو فون کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

اس کا نمبر بند ہے، کئی بار ٹرائے کر چکا ہوں، ہر بار سوئچڈ آف آتا ہے۔۔۔ "

اور یہ پہلی ڈسکشن تھی ان دونوں کے درمیان جو وہ آرام سے ایک ساتھ بیٹھ کر کر رہے تھیں اور شاید یوشع کو ابھی اندازہ تھا بھی نہیں کیونکہ اس کا ذہن المیرا میں الجھا ہوا تھا۔۔۔

آپ اس کے ماموں کو فون کر لیں یا پھر جہانزیب کو؟؟؟ "

جہانزیب بھی میری کال ریسیو نہیں کرتا ہے اور ماموں سے ایک آدھ بار ہی بات ہوئی ہے، وہ المیرا کا نمبر نہیں دیتے، بس یہی کہتے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہے ٹھیک ہے اور اسے ٹھیک رہنے دیا جائیں۔۔۔"وہ خاموشی سے گردن جھکائے بس بتائے جا رہا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں المیرا تم ٹھیک نہیں ہو، کچھ تو ہے جو تمہیں تکلیف دے رہا ہے، میں جانتا ہوں تم بھی مجھ سے بچھڑ کر تکلیف میں ہو، میں بھی تم سے بچھڑ کر تکلیف میں ہوں۔۔۔"وہ دل میں سوچتے اپنے دل کو مسل رہا تھا اور ماہی شرمندگی کی اتھہ گہرائیوں میں گرتی جا رہی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی اب کچھ نہیں کر پاتی تھی۔۔۔

وہ چاہ کر بھی سب کچھ ٹھیک نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ چاہ کر بھی وقت کو پیچھے نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

یک طرفہ جنون کی آگ واقعی بہت خطرناک ہوتی ہے، یہ وقت کے ساتھ سب کچھ جلا کر خاکستر کر دیتی ہے، سب سے پہلے اپنا آپ جلاتی ہے، پھر آس پاس کے لوگوں کو فنا کرتی ہے۔یک طرفہ جنون کی آگ آہستہ آہستہ انسان کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور وہ ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

یا خدا اسے اپنی حفظ-و-ایمان میں رکھنا!!!"یوشع نے دل میں دعا کی۔۔۔۔

آج یوشع باہر کھڑا اس معتبر جگہہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے کئی لوگ باہر آ رہے تھیں تو کتنے ہی اندر جا رہے تھیں۔۔

اس کی آنکھیں اشک بار تھی۔۔۔دل بے چین تھا اور آج وہ اپنے دل کے سکون کیلئے ہی یہاں آیا تھا۔۔۔ وہ روحانی سکون کیلئے یہاں آیا تھا جو ایک عرصے سے ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔

یوشع نے شوز اتار کر پہلا قدم اندر رکھا۔۔۔ٹھنڈے ماربل کے فرش پر قدم رکھتے ہی اس کو اپنے اندر تک ایک ٹھنڈک اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔سامنے دیوار پر فریم میں لکھے گئے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر نظر پڑی تو بے چین روح کو تھوڑا سکون ملا تھا۔۔۔

اس نے وضو کیا۔۔۔وضو کا پانی اس کے چہرے پر پڑتا تو سکون محسوس ہوتا۔۔۔وضو کے ٹپکتے پانی میں اس کے نمکین آنسوؤں کی آمیزش بھی شامل ہو چکی تھی۔۔۔وضو کے بعد وہ اپنے رب کے آگے سجدے میں جھک گیا۔۔۔سجدے میں بھی اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھیں۔۔۔وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوا دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔۔۔لب سسکنے لگے تھے۔۔۔دعا کیلئے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اس سے کیا کیا مانگیں؟کہاں سے شروع کریں کہاں ختم کریں؟؟موتی ٹوٹ ٹوٹ کر جھولی میں گر رہے تھے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے ہاتھ واپس گرا لیے اور پھر سر کو سجدے میں گرا کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔۔۔۔

یااللہ!!!" وہ سسکنے اور بلکنے لگا تھا۔۔۔کچھ پل بعد اسے اپنے کندھے پر کسی کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے سجدے سے سر اٹھایا۔۔۔آنسو صاف کرتا ان بزرگ شخص کو دیکھنے لگا جس کی سینے تک آتی سفید داڑھی تھی۔۔۔

محبت کیلئے گڑگڑا رہے ہو یا گناہوں پر نادم ہو کر؟؟؟" وہ چند لمحے ان کے نورانی چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔وہ ایسا نور آج پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔

دونوں کیلئے!!!" اس نے گردن جھکائی تو انہوں نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔یوشع نے نگاہیں اٹھا کر اس بزرگ کو دیکھا۔۔۔

اچھے گھرانے سے معلوم ہوتے ہو۔۔۔" یوشع نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

سکون چاہیے سکون کیلئے یہاں آئے ہو ناں۔۔۔" یوشع نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

ملا سکون!؟" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

لگتا ہے دل پر کوئی بھاری بوجھ لے کر گھوم رہے ہو، جب ہی سکون نہیں مل رہا۔۔۔ "

بوجھ!!!" اس نے سر کو جھٹکا۔۔۔

بوجھ تو نا جانے کس کس چیز کا ہے۔۔" وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔

ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟ "

پوچھو بیٹا"!!!

جن سے محبت ہو جائے ان کا ملنا مقدر میں کیوں نہیں ہوتا؟؟؟"

محبت بھی اُنہی سے کمال کی ہوتی ہے پُتر جن کا ملنا ہی مقدر میں نہیں ہوتا۔۔۔"یوشع ساکت سا بیٹھا ان کو دیکھتا رہا۔۔۔

کیا تھا جو میں نے اُس کیلئے نہیں کیا تھا، اُس کو اِس دنیا میں جینا سیکھایا، دنیا کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلنا سیکھایا، اس کو بہادر بنایا، اپنے ماں باپ کے بعد دل سے کسی کی عزّت کی تو وہ وہی تھی جس کی روح سے عشق کیا تھا مگر وہ پھر بھی چھوڑ گئی۔۔۔ "

بیٹا نبھانے والے ننانوے خامیوں کے ساتھ بھی نبھا لیتے ہیں اور چھوڑ کر جانے والے ننانوے اچھائیوں پر بھی چھوڑ جاتے ہیں۔۔۔"

وہ نبھانے والی تھی وہ مجھے میری غلطی کی وجہ سے چھوڑ کر چلی گئی، میں اس دن کسی اور سے نکاح کر چکا تھا۔۔۔"ان بزرگ شخص نے بھی کچھ تعجب سے یوشع کو دیکھا جیسے کچھ سمجھنا چاہ رہے ہو۔۔۔یوشع نے بتانا شروع کیا تھا اور پھر وہ اس رات سے لے کر حرف بہ حرف سب کچھ بتاتا چلا گیا۔۔۔ماہی کے گھر جانا۔۔۔وہ جھوٹی رات۔۔۔ تہمت لگا کر اس سے نکاح کر لینا۔۔۔المیرا کا چھوڑ جانا۔۔۔وہ رپورٹس ماہی پر ہاتھ اٹھانا۔۔۔اس کو روم سے نکال دینا۔۔۔رات نشے کی حالت میں گھر آنا۔۔۔نشے کی اور غلط فہمی کی

حالت میں ماہی کو اپنانا۔۔۔ماہی کا اب اس کے بچے کی ماں کا بننا۔۔۔اس کا بچے کو ماننے سے انکاری کر دینا۔۔۔

اور اب وہ پچھلے سترہ دنوں سے مسلسل خواب میں آ رہی ہے، مجھے پکار رہی ہوتی ہے، مجھے آواز دیتی ہے کہ مجھے بچاؤ یوشع مگر میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا ہوں، وہ میری دسترس سے بہت دور ہے، اس نے خود تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیے ہیں، میں کچھ نہیں کر پا رہا، زندگی ایک ایسے دہرائے پر آ کر کھڑی ہو گئی ہے جہاں اب سوائے موت کے اور کچھ نہیں مانگا جا رہا، مگر موت بھی نہیں آتی، کچھ سمجھ نہیں آتا کیا کروں؟ کہاں جاؤں؟ کس کو سناؤں؟ نہ اس کو بھول پا رہا ہوں اور نہ ہی اس کو اپنے قریب لا پا رہا ہوں،،، میری وجہ سے اُس کی بھی زندگی برباد ہو رہی ہے جو میرے بچے کی اب ماں بننے والی ہے، یقین جانے میں ایسا نہیں تھا میں نے زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں کسی عورت پر ہاتھ اٹھاؤں گا، عورت بھی وہ جو میرے نکاح میں ہے، میری ماما نے کہا تھا اپنی مردانگی عورت پر ہاتھ اٹھا کر کبھی ظاہر مت کرنا مگر میں نے کی۔۔۔"وہ آخری حد تک گردن جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔وہ شرمندہ تھا۔۔۔بے حد شرمندہ تھا۔۔۔

ڈیڈ کہتے ہیں اس کو اپنا لو، مگر میرا دل نہیں مانتا، اس نے مجھ پر تہمت لگائی، میری کردار کشی کی، میں کیسے اسے معاف کر کے اس کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزار سکتا ہوں، میرے نزدیک اس کی یہی سزا ہے،

مجھے لگتا تھا میں اسے سزا دُوں گا تو اس کو تڑپتا دیکھ کر میری روح کو سکون ملیں گا مگر اس کو تڑپتا دیکھ کر بھی مجھے سکون نہیں ملتا، دماغی اور روحانی سکون میری زندگی سے ختم ہو چکا ہے، سمجھ نہیں آتی کیا کروں؟؟"

یوشع نے نم آنکھوں سے ان بزرگ کو دیکھا جو یوشع کو ہی دیکھ رہے تھیں۔۔۔ وہ خاموشی سے اس کی ہر ایک بات کو سنتے رہیں تھے۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائے۔۔۔

تم نے اب تک اللہ کی رضا میں راضی ہونا نہیں سیکھا پُتر!! جب ہی یہ بے سکونی اور بے چینی ہے، تم نے اب تک اللہ کی مصلحتوں کو سمجھنا شروع ہی نہیں کیا؟ بیٹا تم نے اب تک یہ بات نہیں سمجھی کہ وہ رب ہمیں آزماتا ہے، کبھی انسان کی صورت میں، تو کبھی مال کی صورت میں، کبھی سب کچھ دے کر تو کبھی سب کچھ آپ سے واپس لے کر اور پھر آزمانے کے بعد وہ چاہتا ہے کہ تم اس کی طرف لوٹ جاؤ تھک ہار کر اس سے مدد مانگو، اس کی آزمائشوں پر صبر کرو اور جب تمہارا یہ صبر ٹوٹنے لگے تو تم اس کے آگے سجدے میں جھک جاؤ اور پھر اس سے مانگو، وہ اپنے محبوب بندوں کو ہی آزماتا ہے اور دیکھو اس نے تمھیں آزمائش میں ڈالا اور اب تم تھک ہار کر اس رب کی بارگاہ میں آگئے ہو۔۔۔" یوشع کی پلکوں سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

میں واقعی تھک ہار کر ہی یہاں آیا ہوں، میں اُس رب کے پاس عرصے بعد واپس لوٹ آیا ہوں، مجھے لگتا ہے یہ بے سکونی اور وحشت مزید میرے ساتھ رہی تو میں بالکل پاگل ہو جاؤں گا، مجھ سے صبر مشکل ہو رہا ہے، آزمائش اتنی سخت اور جان لیوہ ہے کہ ہر سانس بہت مشکل ہو رہی ہے، نہ میں جینے میں رہا ہوں اور نہ ہی

مرنے میں، آیا ہوں اُس کے در پر کہ کیا پتا وہ میرے حال پر رحم کھا کر میری اِس آزمائش کو تھوڑا کم کر دیں۔۔۔۔ "

خدا کسی جان پر اس کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا کرتا، کر دو اسے معاف، دماغی اور روحانی سکون مل جائیں گا، آزمائش خود بخود کم ہو جائیں گی۔۔۔۔"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

بیٹا جو چلا گیا وہ ایک آزمائش تھی، جو ہے وہ بھی ایک آزمائش ہے، جانے والے کو کبھی نہیں روکا جاتا اور آنے والے کو بھگایا نہیں جاتا، اس لئے جو چلا گیا اسے رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو اور جو ہے اسے بھی رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو، زندگی میں سکون آجائیں گا، مجھے بھی بہت دیر لگی تھی یہ بات سمجھنے میں بیٹا مگر وقت کے ساتھ ہی سہی یہ بات سمجھ ضرور آگئی تھی، جس نے رب کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لیا، اس نے دنیا جہان کا سکون پالیا، تمھیں ایک بات بتاتا ہوں مگر شرط یہ کہ میری بات پوری توّجہ سے سننا بیٹا!! سنو گے تو ہی سمجھو گے ورنہ کوئی فائدہ نہیں سننے کا، میری زندگی کا ہی تجربہ ہے یہ بھی، جانتے ہو میں نے بھی کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ مجھ سے دور جائے گی، میں نے بھی اسے چاہنے میں حد کی تھی مگر ایک دن ایسا آیا کہ وہ مجھ سے دور ہو گئی، قسمت اسے مجھ سے دور لے گئی، ہر طرف بے سکونی ہی بے سکونی تھی، ہر پل ہر لمحہ ہر گھڑی صرف بے سکونی، صرف اسی کی یاد آتی تھی مگر پھر ایک دن آیا تھا جب میں بھی تمھاری طرح یہاں اِس چوکھٹ پر آگیا تھا، اِس چوکھٹ پر گر کر رو پڑا تھا، اُس وقت معلوم نہیں تھا کہ صبر کا صلہ

اتنا خوبصورت بھی ہوتا ہے کہ بدلے میں مجھے صبر کا صلہ دینے والا ہی مل جائے گا، مجھے تو کبھی ایسا گمان ہوا ہی نہیں تھا کہ سب کچھ کھو کر بھی مجھے سب کچھ مل جائیں گا، کیا تھا جو میں نے اس کیلئے نہیں کھویا تھا، سب کچھ اپنا اس پر وار دیا تھا مگر سب کچھ وار کر بھی مجھے سب کچھ مل گیا تھا، میں خالی ہاتھ نہیں رہا تھا، وہ ہے ناں کہ زندگی کی بھی ایک عجیب پہیلی ہے، کبھی ہنساتی ہے، کبھی رلاتی ہے، کبھی سب کچھ جیت کر بھی انسان ہار جاتا ہے تو کبھی سب کچھ ہار کر بھی انسان جیت جاتا ہے اور میں نے سب کچھ ہار کر سب کچھ جیتا ہے،

جانتے ہو مجھے لگتا تھا کہ جیت جانے کا مطلب صرف اپنی من پسند چیز کا حاصل کر لینا ہی ہوتا ہے، بہت دیر لگی تھی یہ بات سمجھنے میں مگر سمجھ آگئی تھی کہ اپنی من پسند چیز ہار کر اللہ ﷻ کو پا لینا ہی انسان کی اصل جیت ہوتی ہے، تبھی تو ہر جیت پُر سکون نہیں ہوتی اور ہر ہار پر بے سکونی نہیں ہوتی، یہ بات سمجھنے میں بہت دیر لگی تھی مجھے کہ اللہ ﷻ کی محبت کے سوا ہر محبت آزمائش ہے، وقت لگا تھا بیٹا مگر بات سمجھ آگئی تھی کہ وہ رب کیسے کیسے ہمیں آزماتا ہے؟ اس لئے راضی ہو جاتُوں بھی اس کی رضا میں، جو ہے اس کی قدر کر، کہیں ایسا نہ ہو جو ہے وہ بھی تجھ سے چھین لیا جائے اور تُوں خالی ہاتھ رہ جائیں۔۔۔۔

بڑی سے بڑی پریشانی کا حل ہے سجدے میں

گر جا سجدے میں اور اسی کے سرور میں گم ہو جا

تلاشِ یار کی بجائے، اب تُوں تلاشِ خدا میں گم ہو جا

سکون ہی سکون چاہیے اگر زندگی میں

تو ہونے والی ہر ایک آذاں میں گم ہو جا

کسی کی چاہ اگر لے آئے خدا کی طرف

تو خدا کی چاہت میں ہی گم ہو جا!!!!

انہوں نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

آئی سمجھ پتر!!!"وہ خاموشی سے نظریں جھکائے بیٹھا رہا۔۔

چھوڑ دے یار کی تلاش، اب کی بار خدا کو تلاش!! یا تو اُس کو اپنا بنالیں یا خود اُس کا بن جا!! دونوں طرف سے فائدہ تیرا ہی ہے، وہ مل گیا تو سمجھ جا کہ سب کچھ مل گیا، تُوں اس کا ہو گیا تو بھی سمجھ جا سب مل گیا پھر وہ رب تیرے گناہ بھی بخش دیں گا، تجھے دلّی، دماغی اور روحانی ہر طرح کا سکون بھی عطا کر دیں گا اور ہو سکا تو تیری پسندیدہ چیز تجھ تک بھی لے آئیں گا۔۔"انہوں نے پھر اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔۔

اس کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گود میں گرتے رہیں۔۔۔

جو چلا گیا وہ تیرا نصیب نہیں تھا، جو ہے وہ تیرا نصیب ہے، اسی لئے تیرے پاس ہے، راضی ہو جا اس کی رضا میں، اپنا لے اس کو سکون مل جائے گا، معاف کر دیں اس کو، خدا کی رضا کیلئے معاف کر دیں، یوسف علیہ السّلام پر بھی تہمت لگائی گئی تھی پُتر!! انہوں نے کئی برس قید میں کاٹ لئے، انہوں نے صبر کیا اور اس صبر

کا پھل اُنہیں مصرؔ کا بادشاہ بنا کر دے دیا گیا، وہ بادشاہ بن گیا تھا بیٹا!! چاہتا تو زلیخا کو سزا دے سکتا تھا مگر اس نے نہیں دی، انہوں نے اسے اللہؔ کی رضا کی خاطر معاف کر دیا اور اس کا معاملہ اللہؔ پر چھوڑ دیا، زلیخہ نے سب کے سامنے اعتراف کیا، سزا کا حق خدا کا ہے اور یہ حق اسی کے پاس رہنے دیں، ہر انسان گنہگار ہوتا ہے میر اپُتر!!! ہر انسان!!! مگر بہترین خطاکار وہی ہے جو توبہ کر لیں، گناہوں پر شرمندہ ہونا بھی بہت بڑی بات ہوتی ہے پُتر!! ہر کوئی اپنے کئے گناہ پر شرمندہ نہیں ہوا کرتا، اتنی شرمندگی پر تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے، تو تُوں کیوں نہیں کر سکتا؟ تُوں بھی اس کو معاف کر کے اس کا معاملہ اللہؔ پر چھوڑ دے، وہ بہترین منصف ہے، اسے سزا دینی ہو گی وہ خود دے گا، تُوں بس سجدہ کر، اس کا بن جا، جب تُوں اس کا بن جائے گا ناں تو دیکھ لینا ایک وقت ایسا آئے گا جب تجھے کسی کی چاہ نہ رہیں گی، جب تُوں بس خدا کو ہی چاہے گا، معاف کر دیں!!!" وہ جتنے پیار سے سمجھا سکتے تھے انہوں نے سمجھایا تھا۔۔۔

میں اسے معاف کر دُوں لیکن وہ سب کے سامنے اعتراف بھی تو کریں، جیسے سب کے سامنے اس نے میری کردار کشّی کی تھی، مجھے سب کی نظروں میں گرا دیا، ویسے ہی میری عزّت کو سب کی نظروں میں بحال بھی تو کریں، یہ کیسی شرمندگی ہے جو بس آنکھوں سے جھلکتی ہے اور زباں سے بیاں نہیں ہوتی، زلیخا نے اپنے کئے گئے گناہ کا اعتراف تو کر لیا تھا ناں، وہ تو اعتراف ہی نہیں کرتی، جب سب کے سامنے تہمت

لگانے کی ہمت رکھتی ہے تو سب کے سامنے معافی مانگنے کی کیوں نہیں رکھتی؟؟؟" وہ بزرگ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھے گئے۔۔۔

تو جب تک وہ اعتراف نہیں کریں گی تب تک تُوں بھی اسے معاف نہیں کریں گا؟؟؟" وہ چند ثانیے خاموش رہا۔۔۔

ٹھیک ہے میں اسے معاف کر دیتا ہوں، اسے چھوڑ دیتا ہوں، دے دیتا ہوں اسے ڈائیورس!! مگر کیا آپ گارنٹی دیتے ہیں کہ اِن سب کے بعد مجھے دلّی، دماغی اور روحانی ہر طرح کا سکون مل جائیں گا کیونکہ مجھے اِس وقت صرف سکون چاہیے، میں اپنے سکون کیلئے کچھ بھی کر سکتا ہوں، اسے معاف بھی کر سکتا ہوں، میں جس کیفیت سے گزر رہا ہوں، یہ بس میں ہی جانتا ہوں، میری روح کتنی بے چین ہو چکی ہے، یہ بھی بس میں ہی جانتا ہوں، میں زندگی میں اتنا بے سکون کبھی نہیں رہا تھا جتنا ان چند مہینوں میں رہنے لگا ہوں، کبھی کبھار میرا دل کرتا ہے میں اپنی ہر ایک چیز، مال و زر بیچ کر بس سکون خرید لوں مگر میں جانتا ہوں ایسا ناممکن ہے، سکون مجھے جب بھی نہیں ملیں گا، سکون بھی بھلا پیسوں سے کبھی حاصل ہوا ہے؟ میرے اسے معاف کر دینے کے بعد بتائے دیتے ہیں آپ میرے سکون کی گارنٹی۔۔۔" وہ سوالیہ نظروں سے ان کی نگاہوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

کر کے دیکھ لے، نہ ملیں تو میں تجھے یہی ملوں گا، آجانا جب مرضی میرے پاس۔۔۔" انہوں نے زیرِ لب دعا پڑھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

یوشع خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ماہی کو اپنانا یا اس کو معاف کر دینا ایک یہی کام اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔

ہاں مگر اب وہ اسے چھوڑ ضرور سکتا تھا۔۔۔

اگر وہ کوئی اور غلطی کرتی تو وہ اسے کب کا معاف کر دیتا۔۔۔ وہ اس پر کبھی ہاتھ نہ اٹھاتا۔۔۔

اس کا ظرف اتنا بڑا نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اسے معاف کر سکیں۔۔۔ وہ یوسف علیہ السّلام کی طرح اپنا ظرف بڑا نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔

اگر اسے معاف کر دینے سے وہ واقعی سکون کی دولت سے مالا مال ہو جائیں گا تو وہ اپنا ظرف بڑا کر کے اسے معاف کر دیں گا۔۔۔

مگر وہ اس کے ساتھ اپنی ساری زندگی نہیں گزاریں گا۔۔۔

وہ دیکھتے ہی دیکھتے ان بزرگ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔۔۔

عشق تو ایرے غیرے نتھو غیرے کا کام ہی نہیں ہے،

یہ تو ہمیشہ لاڈلوں کو ہی کھاتی ہے، واہ رے خدا!!! تیری بھی خُدائی!!! انہوں نے آسماں کی طرف نگاہ اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

رحم کر دیں بچے کے حال پر!!!" انہوں نے اس چوکھٹ کو دیکھا جہاں سے وہ گیا تھا۔۔۔

یوشع ڈور دھکیلتا روم میں داخل ہوا تھا۔۔۔ ماہی بھی اس کو دیکھ کر اس کے قریب آگئی تھی۔۔۔ ہر بار کی طرح اس نے آج ایک بار پھر سلام کیا تھا کہ شاید آج تو یوشع جواب دے دیں اور آج واقعی یوشع نے سلام کا جواب دے دیا تھا۔۔۔ ماہی کو واقعی حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

یہ کوٹ مجھے دے دیں میں رکھ دوں گی۔۔۔" ماہی نے یوشع کے ہاتھ میں پکڑے اس کے کوٹ کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ یوشع نے ایک بار بھر اسے حیرت کا جھٹکا دیا تھا جب اس نے بنا چُوں چرا کے کوٹ ماہی کو دے دیا تھا۔۔۔ وہ کندھے ہلاتے وہاں سے جانے لگی تھی جب یوشع نے پکارا۔۔۔

سنو!!" وہ حیرت کے مارے رک گئی۔۔۔ جھٹکے پر جھٹکے لگ رہے تھے آج اسے۔۔۔۔

جی بولے"!!!

کل بابا واپس آرہے ہیں؟؟"

جی مجھے معلوم ہے، میری بات ہوئی تھی ان سے۔۔۔ "

تم ٹھیک ہو؟؟"ماہی کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھٹی تھی۔۔۔وہ اُس کا حال پوچھ رہا تھا۔۔۔

یوشع میں تو بالکل ٹھیک ہوں مگر آج آپ کا دماغ مجھے بالکل بھی ٹھکانے پر نہیں لگ رہا ہے، کوئی سکریو تو ڈھیلا نہیں ہو گیا آپ کا!!اگر ہو گیا ہے تو بتادے یار مگر یوں حیرت کے جھٹکے دے دیں کر مجھے مت مارے، طبیعت ٹھیک ہے ناں؟؟؟ "

یونو ماہین تم ریسپیکٹ نہیں وہی تھپڑ ڈیزرو کرتی ہو تم بس اسی کے قابل ہو، بھاڑ میں جاؤ تم۔۔۔"اور پھر اس کو ایسا لگا جیسے یوشع نے اس کو ایک بار پھر طمانچہ مارا ہو۔۔۔وہ ایک ہی دم ہڑبڑا کر اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔آنکھ کھلتے ہی سامنے ہی یوشع کو غصے سے خود کو گھورتا پایا۔۔۔

یوشع میں بتا رہی ہوں اگر آپ نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو اب مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا، میں بابا کو بتادوں گی سب کچھ!!!"ماہی نے تکیہ اٹھا کر یوشع کو مارا۔۔۔یوشع تکیہ کو کیچ کرتا ماہی کو گھورنے لگا۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے، یہ کیا حرکت ہے؟ایک تو میرے بیڈ پر سو رہی ہو، دوسرا مجھ پر ہی غصہ کر رہی ہو، کب اٹھایا میں نے تم پر ہاتھ؟میں نے تم پر ہاتھ اٹھانا چھوڑ دیا ہے آئی سمجھ!!!اٹھو بیڈ پر سے۔۔۔"یوشع نے غصے سے اس کا بازو پکڑتے اس کو اٹھایا۔۔۔

وہ سب کیا خواب تھا؟؟اس نے دل میں سوچا۔۔۔

ہائے کتنا حسین خواب تھا۔۔۔"وہ اس خواب کے زیر اثر تھی۔۔۔

میں تم پر غصہ کر رہا ہوں اور تمھیں ہنسی آ رہی ہے، ماہی مجھے مجبور مت کرو کہ میں تم پر دوبارہ ہاتھ اٹھاؤں، مجھے غصہ مت دلوایا کرو۔۔۔"

آپ کو، آپ کو آتا ہی کیا ہے غصہ کرنے کے علاوہ!! جب دیکھو مجھے ڈانٹتے رہتے ہیں، جب دل کرتا ہے مجھ پر ہاتھ اٹھا دیتے ہیں، خواب میں تو بخش دے مجھے، وہاں تو مجھے اپنی مرضی سے جینے دے یوشع!!!" اس نے غصے سے اپنا بازو چھڑواتے ہوئے کہا۔۔۔

کیا قصور ہے میرا جو آپ میرے ساتھ ایسا کرتے ہیں؟ میں نے تو بس محبت کی ہے ناں آپ سے۔۔۔" ماہی نے نم آنکھوں سے غصے سے اس کے کالر کو اپنی مُٹھی میں جکڑا تھا۔۔۔

میں نے تو بس اپنی محبت کو حاصل کیا ہے، ہاں میں جانتی ہوں جس طرح سے کیا وہ غلط تھا، بہت ہی زیادہ غلط تھا، میں نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔۔" وہ آج اس کے سامنے اپنے گناہ کا اعتراف کر گئی تھی۔۔۔

یوشع نے اپنا کالر چھڑوایا۔۔۔ وہ زار و قطار رونے لگی تھی۔۔۔

یوشع میں بچپن سے آپ سے محبت کرتی آئی ہوں، میں نے آپ کو اتنا چاہا ہے کہ آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔" وہ بکھر گئی تھی۔۔۔ یوشع حیران سا اس کو دیکھے گیا۔۔۔ وہ مسجد سے گھر آیا تھا ان بزرگ سے کہہ کر وہ اعتراف نہیں کرتی۔۔۔ وہ سب کے سامنے نہ سہی لیکن اس کے سامنے اعتراف کر گئی تھی۔۔۔

میں آپ کو حاصل کرنا چاہتی تھی، مجھ سے آپ کو المیرا کے قریب نہیں دیکھا جاتا تھا، میرا دل جلتا تھا، مجھے جو سمجھ آیا میں نے وہ کیا، اس وقت مجھے صحیح غلط کی پہنچان نہیں رہی تھی، میرے سر پر بس جنون سوار ہو چکا تھا مگر بعد میں مجھے احساس ہوا کہ میں بہت بڑی غلطی کر گئی ہوں۔۔۔" وہ ہتھیلی پر چہرہ گرائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

یک طرفہ جنون کی آگ سب کچھ جلا کر خاکستر کر دیتی ہے اور میں بھی آپ کے عشق میں، آپ کے جنون میں خاکستر ہو گئی، مجھے معاف کر دیں۔۔۔" وہ معافی مانگ رہی تھی۔۔۔ یوشع نے خشک لبوں پر زبان پھیری۔۔۔

مجھے آپ اپنے دل میں تھوڑی سی جگہہ دے دیں۔۔۔" یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

میں تمھیں اپنے دل میں کبھی جگہہ نہیں دے سکتا، تم کبھی میرے اِس دل میں نہیں آسکتی۔۔۔"

اگر آپ کو اتنی نفرت ہے تو آپ مجھے چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ آپ مت کرتے مجھ سے نکاح؟؟؟؟"!

بار بار اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں، نکاح کرنے کے علاوہ میرے پاس اور کوئی ریزن نہیں تھا، میں نے تمہیں اپنے روم میں جگہہ دی ہے، اپنے دل میں کبھی نہیں دے سکتا، میں تمہیں کبھی معاف نہیں کر سکتا، تمہیں معاف کرنے سے میری زندگی کے گزرے حسین پل واپس نہیں آجائیں گے اور اب نکلو میرے روم میں سے۔۔۔"

یوشع نے ایک بار پھر اس کو روم سے نکال دیا تھا۔۔۔ڈور کو غصے سے بند کرتا وہ اپنے سر کو پکڑتا روم میں چکر لگانے لگا تھا۔۔۔۔

یوشع میں بچپن سے آپ سے محبت کرتی آئی ہوں، میں نے آپ کو اتنا چاہا ہے کہ آپ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔ "

یوشع نے کنپٹی کی رگوں کو دبایا۔۔۔

میں نے تو بس آپ سے محبت کی ہے ناں۔۔۔ "

میں آپ کو المیرا کے ساتھ نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔ "

راضی ہو جا بیٹا راضی ہو جا' سکون چاہیے اگر زندگی میں تو اس کی رضا میں راضی رہنا سیکھ لے۔۔۔۔"

یوشع نے دُکھتی رگوں کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

وہ معافی مانگ رہی تھی اسے معاف کر دینا چاہیے تھا شاید اس کیلئے اتنی سزا کافی تھی۔۔۔

یوشع اگر رپورٹس جھوٹی ہوئی تو تم اس کو طلاق دے دینا۔۔۔"

اس نے رگوں کو دباتے چکر کاٹتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

بیٹا غلطیاں تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے، تو کیا تم ماہی کو معاف نہیں کر سکتے؟ بابا معاف اُنہیں کیا جاتا ہے جو اپنی غلطیوں پر نادم ہو مگر وہ شرمندہ نہیں ہے اپنے کئے پر۔۔۔۔"

آج اس نے اس کے سامنے اعتراف کر لیا تھا کہ وہ شرمندہ ہے۔۔۔

میں جانتی ہوں میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔۔ "

سزا دینے کا حق صرف خدا کا ہے اور یہ حق اسی کے پاس رہنے دیا جائیں۔۔۔ "

ایک کے بعد ایک بات اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔۔۔

معاف کر دیں اس کو، دلّی، دماغی اور روحانی ہر طرح کا سکون مل جائیں گا۔۔۔ "

اگر اسے سکون چاہیے تو اسے اپنا ظرف واقعی بڑا کرنا پڑے گا۔۔۔

اس کی رگیں عنقریب پھٹنے والی تھی۔۔۔۔

ہر انسان گنہگار ہوتا ہے پُتر!!! ہر انسان!! مگر بہترین خطاکار وہی ہے جو توبہ کر لے۔۔۔ "

اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔

یوسف علیہ السّلام پر بھی تہمت لگائی گئی تھی پُتر!! انہوں نے کئی برس قید میں کاٹ لئے، انہوں نے صبر کیا اور اس صبر کا پھل اُنہیں مصرّ کا بادشاہ بنا کر دے دیا گیا، وہ بادشاہ بن گیا تھا بیٹا!! چاہتا تو زلیخہ کو سزا دے

سکتا تھا مگر اس نے نہیں دی، انہوں نے اسے اللہ کی رضا کی خاطر معاف کر دیا، تُوں بھی اسے اللہ کی رضا کی خاطر معاف کر دیں۔۔۔ "

اندھیرا پہلے سے زیادہ چھانے لگا تھا۔۔۔ بہت سی آوازیں ایک ساتھ گڈ مڈ ہو رہی تھی۔۔۔ وہ ایک جگہہ کو رک گیا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا اس کا ظرف اتنا بڑا نہیں ہے مگر اب اسے اپنا ظرف یوسف علیہ السّلام کی طرح بڑا کرنا پڑے گا۔۔۔

اس کے آس پاس کی ہر چیز دھند میں لپٹ سی گئی تھی۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا تھا وہ اسے معاف کر کے اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیں گا۔۔۔ اسے بس سکون چاہیے۔۔۔ پھر چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔

وہ زمین پر بیٹھنے لگا تھا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ پورے قد کے ساتھ زمین بوس ہوا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر یوشع کی طبیعت کیسی ہے؟؟" ڈاکٹر کو روم سے باہر نکلتا دیکھ علی نے پوچھا تھا۔۔۔ وہ کوریڈور میں تھا۔۔۔ ماہی اور یوسف صاحب بھی یہی تھیں۔۔۔۔

ان کا نروس بریک ڈاؤن ہو گیا تھا مگر ابھی فلحال خطرے سے باہر ہے مگر نیکسٹ ٹائم سٹریس اُن کی جان لے سکتا ہے یا پھر وہ پاگل بھی ہو سکتے ہیں، احتیاط کیجئے گا نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہ ہو۔۔۔ "

کیا وہ ہوش میں ہے؟ اور ہم اسے گھر لے جا سکتے ہیں؟؟"جی بالکل لے جائے مگر ان کی پروپر ڈائیٹ کا خیال رکھیں!! خاص کر ان کی مینٹلی حالت کا، کیا وہ کسی بڑی ٹینشن میں ہے؟؟"ڈاکٹر نے پوچھا تو ماہی نے شرمندگی سے نظریں جھکائی۔۔

نہیں!! ڈاکٹر!! ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔"علی نے کہا۔۔۔

ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

کم عمر میں نروس بریک ڈاؤن ہو جانا، اچھی بات نہیں ہوتی!! وہ مینٹلی بہت ویک ہو رہے ہیں، ذاتیات میں مداخلت نہیں کرنی چاہیے مگر سٹریس کو اُن سے دور رکھے، یہی آپ سب کیلئے بہتر ہو گا۔۔۔ "

جی دھیان رکھیں گے، تھینک یو۔۔۔"ڈاکٹر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جب اپنے دوست کو گھر لے کر آؤ تو کہہ دینا اُس سے کہ نہ مجھے اپنی شکل دکھائے اور نہ ہی مجھ سے بات کریں۔۔۔"

انکل"!!!

بس علی اب بہت ہو گیا۔۔۔"وہ غصے سے باہر چلے گئے۔۔۔ماہی کھڑی آنسو بہا رہی تھی۔۔۔

اب تم کیوں رو رہی ہو؟؟؟ "

یوشع!!!"ماہی نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

ڈھیٹ ہے وہ نہیں ہو گا اسے کچھ!!! نہیں مرتا وہ اتنی جلدی!!!"اس نے مزاقاً کہا تھا۔۔۔۔

بھائی!!!"ماہی نے غصے سے دانت پیسے۔۔۔۔

اچھاناں مزاق کر رہا ہوں یار چپ کرو۔۔۔"اس نے ماہی کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔۔

علی یوشع کو ابھی گھر لایا تھا۔۔۔ماہی بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔وہ لاؤنج میں داخل ہوئے تھیں۔۔۔

ڈیڈ!!!"یوشع نے یوسف صاحب کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔۔۔۔

میں تمھیں بتا چکا ہوں انکل کا پیغام!!!اس لئے تمھاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم ابھی فلحال اپنے روم میں جاؤ اور آرام کرو، جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے جب ان سے مل لینا۔۔۔ "

بھائی ٹھیک کہہ رہے ہیں، بابا ابھی غصے میں ہے، آپ روم میں چلے، میں آپ کے لئے جوس لاتی ہوں۔۔۔"یوشع نے اپنا ہاتھ علی کی گرفت سے چھڑوایا اور کسی سے کچھ کہے بغیر یوسف صاحب کے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔۔

یوشع"!!

رہنے دو ماہی میں نے کہا تھا ناں کہ بہت ڈھیٹ ہے، تو جانے دو اسے، اب اس کا ڈنڈے کھانے کو دل کر رہا ہے تو مت روکو اسے جانے دو۔۔۔ "

بھائی کبھی تو اچھا بول لیا کریں۔۔۔"

کیا ہے جب دیکھو میری دشمن بنی رہتی ہو، جاؤ جا کے مجھے جوس لا کے دو، وہ بھی فریش!! چلو نکلو اب یہاں سے۔۔۔" علی نے اس کا رخ کچن کی طرف کر دیا۔۔۔ وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔ یوشع نے بھی علی کی ڈنڈے والی بات سن لی تھی۔۔ وہ مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔۔۔ یوسف صاحب بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔۔۔ آنکھیں بند تھی مگر ان کے لب ہل رہے تھے شاید کچھ پڑھ رہے تھے۔۔۔ وہ قدم قدم چلتا بیڈ تک آیا۔۔۔ یوسف صاحب نے بھی اس کی موجودگی محسوس کر لی تھی مگر آنکھیں نہیں کھولی۔۔۔ وہ زمین پر گھٹنوں کے بل ان کے قدموں کے پاس بیٹھا۔۔۔ ہاتھ بڑھا کر ان کے پیروں پر رکھے۔۔۔۔

بابا!!!" اس نے دھیرے سے پکارا۔۔۔

یوشع مجھے اس وقت بہت شدید غصہ آرہا ہے، اس سے پہلے میں غصے میں تم پر ہاتھ اٹھاؤ، چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔" یوسف صاحب نے اپنے دل کو مسلا۔۔۔ یوشع نے بھی دیکھا۔۔۔

بابا آپ کو ہارٹ پین ہو رہا ہے؟؟؟"

تو تمھیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے تمھارا باپ جیئے یا مرے؟؟؟" انہوں نے قدرے غصے سے اونچی آواز میں اس کو دیکھ کر کہا تھا۔۔۔ باہر کھڑے علی نے بامشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔ ایک ہی دم اندر یوسف صاحب کے کھانسی ہوئی تھی۔۔۔ یوشع ایک ہی دم ہڑبڑا کر زمین سے اٹھا تھا۔۔۔

وہاں ان کی کلاس لگ رہی ہے اور آپ کو ہنسی آ رہی ہے؟؟ "

تو اور کیا کروں خود ہی تو گیا ہے موت کے کنوئیں میں چھلانگ لگانے، تو لگانے دو تمھیں کیوں ٹینشن ہو رہی ہے؟؟؟ "

بھائی بہت ہو گیا اندر جائے اور بابا کو دیکھیں۔۔۔"

بیٹا رات بہت ہو رہی ہے تمھاری طبیعت نہیں ٹھیک، تمھیں بھی ریسٹ کی اشد ضرورت ہے، جاؤ اور جا کے آرام کرو، چلو نکلو شاباش!!! ورنہ دو چار تھپڑ تم مجھ سے کھا لو گی۔۔۔ "

اب آپ بھی مجھ پر ہاتھ اٹھائیں گے؟؟" ایک ہی دم اچانک ماہی کے منہ سے نکل گیا تھا۔۔۔ اس نے خود کو ملامت کرتے دانتوں تلے زبان دبائی۔۔۔ علی نے کچھ حیرت سے اس کو دیکھا۔۔۔

آپ بھی کا کیا مطلب ہے ماہی؟؟ کیا یوشع نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے؟؟؟ "

نہیں!! نہیں!! بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں، وہ تو مجھے کچھ نہیں کہتے۔۔۔ "

مجھ سے جھوٹ مت بولنا ماہی!!! کیا یوشع نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے؟؟؟" اس نے لفظوں پر زور دیا۔۔۔

بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں، ایسا کچھ نہیں ہے، آپ سمجھنے کی کوشش کریں، میں سچ کہہ رہی ہوں، مجھے نیند آرہی ہے، میں سونے جارہی ہوں، آپ جانے آپ کا دوست جانے، گڈ نائٹ "!!!

ماہی!!!" علی نے پھر زور دیا۔۔۔

بھائی!!!سچ میں آپ غلط سمجھ رہے ہیں، قسم سے ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" اور پھر وہ فوراً وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

اندر یوشع یوسف صاحب کی میڈیسن ڈھونڈنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔

بابا خدا کے واسطے بتادے مجھے آپ کی میڈیسن کہاں رکھی ہے، مجھے نہیں مل رہی۔۔۔" یوسف صاحب لگاتار اپنے دل کو مسل رہے تھے۔۔۔ان کا درد بڑھتا جارہا تھا۔۔۔

ایک آخری چیز جو وہ یوشع سے کبھی توقع نہیں رکھ سکتا تھا وہ عورت ذات پر ہاتھ اٹھانا تھا۔۔۔" علی کو افسوس ہوا تھا۔۔۔

وہ یہ تو جانتا تھا کہ وہ دونوں ایک ساتھ بالکل بھی خوش نہیں ہے مگر یوشع ہاتھ اٹھائے گا۔۔۔وہ یہ توقع نہیں رکھتا تھا۔۔۔اس نے شروع میں ماہی کے ہونٹ کو پھٹے دیکھا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا اُس وقت اُس نے ماہی پر ہاتھ اٹھایا تھا غصے میں اٹھا دیا ہو گا مگر کیا وہ اس کے بعد بھی اٹھاتا رہا ہے؟؟

اس سوچ نے اسے بے چین کیا تھا۔۔۔

سندس!!!سندس!!!"یوشع نے آواز لگائی۔۔۔اس کے کانوں تک یوشع کی پکار کی آواز گونجی۔۔۔آوازیں سنتا علی بھی فوراً روم کی طرف دوڑا تھا۔۔۔سندس بھی بھاگی بھاگی آئی تھی۔۔۔

میری میڈیسن ختم ہو چکی ہے۔۔۔"یوسف صاحب نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔یوشع کو اپنا سر ایک بار پھر گھومتا ہوا نظر آیا تھا۔۔۔

اتنی رات کو میڈیسن کہاں سے ملیں گی؟؟؟

انکل آپ ٹھیک ہے؟؟؟" علی نے انہیں تھاما تھا۔۔۔

نہیں میڈیسن ختم نہیں ہوئی ہمیشہ ایکسٹرا رکھی ہوتی ہے صاحب "!!!

تو کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو، جلدی نکال کر دو کہاں رکھی ہے؟؟؟ "

جی جی صاحب!!!"یوشع نے گلاس میں پانی بھرا۔۔۔سندس نے میڈیسن نکال کر دی۔۔۔علی ان کی کمر مسلنے میں لگا تھا۔۔۔یوشع نے انہیں میڈیسن کھلائی۔۔۔کچھ پل بعد جا کر انہیں سکون ملنے لگا تھا۔۔۔یوشع نے آگے بڑھ کر زور سے یوسف صاحب کو گلے سے لگایا۔۔۔

کیوں کر رہے تھے بابا آپ ایسا!ابھی اگر آپ کو خدانخواستہ کچھ ہو جاتا تو میرا کیا ہوتا؟کیوں جھوٹ بولا کہ میڈیسن ختم ہو گئی ہے؟؟؟ "

اگر یہی بات میں تم سے بولوں یوشع کہ اگر خدانخواستہ تمھیں کچھ ہو جاتا تو سوچا ہے تمھارے اس بوڑھے باپ کا کیا ہوتا؟ میں کیسے جیتا تمھارے بغیر؟؟؟" وہ بھی افسردہ تھے۔۔۔

سوری بابا ایم سو سوری!!! میں نہیں کروں گا اب آپ کو تنگ مگر پلیز اب آپ مجھے چھوڑ کر مت جانا، ورنہ میں اب واقعی مر جاؤں گا، نہیں جی پاؤں گا۔۔۔" اس کے آنسوں ان کے کندھے میں جذب ہونے لگے تھے۔۔۔ یوسف صاحب بھی تھوڑا نرم پڑے تھے۔۔۔ یوشع کے گرد بازوؤں کا گھیرا کر کے اس کو خود میں بھینچا۔۔۔

انکل ویری بیڈ!!! میرا دل کر رہا ہے میں اب آپ سے ناراض ہو جاؤں، میں تو سوچے کھڑا تھا کہ آپ یوشع کے دس بارہ ڈنڈیں، پانچ چھ لاتیں اور ایک بوکسر کی طرح گھونسے مارے گے مگر یہاں تو سارا سین ہی چینج ہو گیا، آپ تو اس کو گلے سے لگائے بیٹھے ہیں۔۔۔" یوسف صاحب مسکرائے۔۔۔

ڈنڈے تو اس کے پڑے گے مگر تم سب کے سامنے تھوڑی ماروں گا، میرے بیٹے کی بھی کوئی عزّت ہے۔۔۔" یوشع نے ان پر اپنی گرفت اور سخت کی تھی۔۔۔

کیا انکل زیادہ نہیں تو صرف ایک ڈنڈا ہی مار دے میرے سامنے تا کہ میں بھی دیکھ سکوں اور اگر آپ سے نہیں مارا جائے گا تو مجھے بتا دے یار!! میں مار دیتا ہوں، میں بھی تو اپنے بڑے ہونے کا کچھ فرض ادا کروں۔۔۔" یوشع ان سے دور ہٹا۔۔۔

کچھ زیادہ ہی زبان نہیں چل رہی تمھاری؟؟ بیٹا نکلو یہاں سے بہت ہو گیا، اپنے گھر جاؤ چلو، نکلو "!!!

دیکھ رہے ہیں انکل!! آپ کے ہوتے ہوئے یہ مجھے گھر سے نکال رہا ہے، آپ کے ہوتے ہوئے یہ عزّت ہے میری!!!"اس نے نہ آنے والے آنسوں صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

اووو چلتی پھرتی نوٹنکی کی دکان!!!بس بہت ہوا تمھارا یہ ڈرامہ!!!اب تم نکلو!!!"یوشع نے پھر جھڑکا۔۔۔

اچھا اچھا جا رہا ہوں تم تو یہی چاہتے ہو کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔۔۔ "

تو میں نے کب روکا ہے جاؤ یہاں سے۔۔۔"یوسف صاحب نے ماتھا پیٹا۔۔۔

ان دونوں کا کبھی کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ جب شروع ہوتے ہیں تو چپ ہونے کا نام نہیں لیتے۔۔۔کافی عرصے بعد وہ اِس طرح سے شروع ہوئے تھیں۔۔۔

او کے انکل!!!میں جارہاہوں، اب آپ بلائے گے تو آؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔۔۔"وہ یوسف صاحب سے پیار لیتا یوشع کو زبان دیکھاتا باہر چلا گیا۔۔۔ آج یوشع کئی مہینوں بعد دل سے مسکرایا تھا۔۔۔کتنے مہینے بعد اس نے اس طرح سے مزاق کیا تھا۔۔۔۔

سندس بیٹا جاؤ، آپ بھی جا کے ریسٹ کرو۔۔۔"

جی!!!"وہ بھی اثبات میں سر ہلاتی چلی گئی۔۔۔۔

یوسف صاحب نے یوشع کا ماتھا چوما۔۔۔

وہ آج چار مہینے بعد اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ دو مہینے کیلئے لاہور گئے تھے مگر انہیں وہاں چار مہینے لگ گئے تھیں۔۔۔وہ واقعی ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔۔۔وہ اسے دیکھ کر جیتے تھے۔۔۔

وہ اس سے اتنے خفا تھے کہ ان کا سچ میں دل کر رہا تھا کہ وہ اسے دو کھینچ لگائے مگر اس کی حالت نے انہیں کچھ کرنے نہ دیا۔۔۔

وہ ان کا ایک پیارا اور سلجھا ہوا بیٹا رہا ہے مگر وقت اور حالات نے اسے ایسا بنا دیا۔۔۔

وہ خوب صورت سی براؤن آنکھیں جن پر انہوں نے خود کئی لڑکیوں کو مرتے دیکھا ہے ان کی دید ان کی چمک بالکل بجھ سی گئی تھی۔۔۔ آنکھوں کے گرد ایسے حلقے پڑ رہے تھے کہ وہ براؤن آنکھیں پہلے جیسی نہیں رہی تھی۔۔۔ اس کی گوری رنگت پر وہ حلقے بہت واضح ہونے لگے تھے۔۔۔ اس کی رنگت بھی زرد پڑتی جا رہی تھی۔۔ اس کا چہرہ چوبیس گھنٹے اب بجھا بجھا ہی رہتا تھا۔۔۔ عرصہ ہوا تھا اس نے اپنے حال پر توجہ دینا چھوڑ رکھا تھا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟؟" مسلسل خود کو پاتا دیکھ وہ پوچھ بیٹھا تھا۔۔۔

بہت کمزور لگ رہے ہو؟؟" وہ خاموش رہا۔۔۔ انہوں نے ایک بار پھر اس کے سر پر پیار کیا۔۔۔

تم میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو یوشع!!! میں تمہیں دیکھ کر جیتا ہوں، میرے ساتھ ایسا مت کیا کرو۔۔۔ "

آئندہ دھیان رکھوں گا بابا جان "!!!

پھر کیا سوچا ہے تم نے؟؟؟"

کس بارے میں؟؟؟ "

ماہی اور اپنے بارے میں؟؟" وہ خاموش ہو گیا۔۔۔

ماہی کی حالت دیکھی ہے وہ بہت ویک ہو رہی ہے، مجھے لگا تھا میں جب لاہور سے واپس آؤں گا تو ماہی مجھے ہنستی کھیلتی خوش دیکھے گی مگر اس کا پہلے سے برا حال تھا، تم کہتے ہو ماہی اپنے کئے پر شرمندہ نہیں ہے، جبکہ

یہ سب غلط ہے، میں نے خود دیکھا ہے ماہی کو تمھاری بے رخی پر تڑپتے ہوئے، میں نے اسے اپنے کئے گئے کام پر شرمندہ دیکھا ہے، وہ پہلے والی ماہی نہیں رہی ہے، وہ اب بدل چکی ہے، یہ ماہی صرف تمھاری توّجہ تمھاری محبت چاہتی ہے، مجھے بہت افسوس ہوا تھا سن کر جب ماہی نے مجھے بتایا کہ تم نے بچے کو ماننے سے انکار کر دیا ہے۔۔۔"یوشع نے مزید گردن جھکائی۔۔۔

اس نے غصے میں وہ سب کہہ دیا تھا۔۔۔ورنہ اولاد کس کو عزیز نہیں ہوتی؟؟اسے بھی بے حد عزیز تھی۔۔۔

اور جانتے ہو اس نے کیا کہا کہ بابا اگر اب مجھے یوشع سے علیحدگی بھی اختیار کرنی پڑی تو وہ بھی کر لوں گی مگر اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دوں گی، میں خود مر جاؤں گی مگر اپنے بچے کو مارنے کا حق کسی کو نہیں دوں گی، وہ اس بچے کی ماں ہے، وہ بچہ تمھارا خون ہے یوشع!!ماہی کا نہ صحیح مگر اپنے ہونے والے بچے کا ہی احساس کر لو، صرف اپنے بچے کی وجہ سے ماہی کا خیال رکھ لو، حقوق العباد کا معاملہ بہت سخت ہوا کرتا ہے میرا بچہ!! اس کا ظرف دیکھو بیٹا تم اس کے ساتھ کتنا غلط کرتے ہو، اس پر ہاتھ اٹھاتے ہو مگر وہ کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتی، اپنے گھر والوں کو آج تک اس نے تمھارے بارے میں کچھ نہیں بتایا کہ تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟شاید اس وجہ سے بھی کہ وہ خود کیلئے یہی سزا منتخب کر بیٹھی ہے، وہ جب بھی اپنے گھر والوں سے ملی خوشی خوشی ملی ہے، المیرا کبھی واپس نہیں آئے گی، مجھے بھی اس کی بہت یاد آتی ہے، میں نے اسے دل

سے اپنی بیٹی مانا تھا، مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ میری سگی بیٹی ہے، کبھی کبھار مجھے بھی واقعی اس کی بہت یاد آتی ہے، اس کی فکر لاحق ہوتی ہے مگر تمہیں اُس کی یادوں سے نکلنا ہو گا، اس کی یادوں سے باہر نکل کر دیکھو پوری دنیا تمھارے سامنے کھڑی ہے، اب بھی سب کچھ ہے، کچھ نہیں بدلا بس تمھیں خود کو بدلنا ہے، بدل لو خود کو ورنہ اللہ ﷻ چھین لیتا وہ چیزیں جس کی قدر نہ کی جائے چاہے پھر وہ انسان ہو یا رزق!! فیصلہ اب تمھارے ہاتھ میں ہے، فور منتھ کی اس کی پریگننسی ہو گئی ہے، یہ فائف منتھ ہے تمھارے پاس اچھی طرح سوچ لو یا تو اس کے ساتھ زندگی گزار لو اچھے سے یا فائف منتھ بعد اس کو ڈائیورس دے دو۔۔۔ "

میں سوچ چکا ہوں بابا!!!" اس نے نگاہیں اٹھائی تھی۔۔۔

کیا؟؟ "

میں اپنا ظرف بڑا کر کے اسے معاف کر دُوں گا مگر اس کے ساتھ اپنی ساری زندگی نہیں گزاروں گا، میں اسے اس کی ڈیلیوری کے بعد ڈائیورس دے دوں گا پھر آپ کا جہاں دل کریں وہاں اس کی شادی کروا دینا، میری روح اتنی بے سکون ہو چکی ہے کہ مجھے اب صرف سکون چاہیے اور سکون کو پانے کیلئے کسی کو بھی معاف کرنا پڑے میں کر دُوں گا۔۔۔ "

پھر تم اس کے ساتھ واقعی زندگی نہیں گزارنا چاہتے؟؟" اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

میں اپنا ظرف اس سے زیادہ بڑا نہیں کر سکتا، میں اسے معاف تو کر سکتا ہوں مگر اس کے ساتھ ایک اچھی اور خوشگوار زندگی نہیں گزار سکتا، یہ میرے بس میں نہیں ہے، میں اس کے ساتھ اپنی زندگی گزاروں گا تو مجھے وہی سب یاد آتا رہے گا جو اس نے میرے ساتھ کیا؟ مجھے وہ بھی یاد آئے گا جو میں نے اُس کے ساتھ کیا، آپ جانتے ہیں بابا میں ایسا نہیں تھا، میں وہ سب کبھی نہیں بھول سکتا، میں نے اس کی وجہ سے بہت اذیتیں سہی ہے، میں مزید اذیت نہیں سہہ سکتا، میں اسے معاف کر سکتا ہوں مگر اسے اپنے دل میں جگہ نہیں دے سکتا اور آپ اس چیز کیلئے مجھے بالکل فورس نہیں کریں گے بابا!!!"یوسف صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں بہت اچھے سے جانتا ہوں میرا بچہ کیسا تھا؟ کیسا ہے؟ ٹھیک ہے جیسے تم چاہو، بس دو زندگیوں کو برباد ہونے سے بچالو، اگر تم دونوں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر خوشگوار زندگی گزار سکتے ہو تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے، تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اسے معاف کر دینے کا، اللہ تم سے خوش ہو گا، اللہ تم سے راضی ہو گا، میرا بچہ !! میں بس تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں، عرصہ ہوا ہے تمہیں خوش باش دیکھے، اپنی پرانی طرزِ زندگی کی طرف واپس لوٹ آؤ!! مجھے میرا پہلے والا یوشع لوٹا دو، چُلبل، نوٹنکی باز "!!!

میرے لئے یہ مشکل ہے مگر میں کوشش کروں گا۔۔۔"اس نے یوسفزی صاحب کے ہاتھ چوم کر انہیں اپنی آنکھوں سے لگایا۔۔۔ایک سکون اسے اپنی روح میں اترتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

جاؤشاباش!!اب ریسٹ کرو، صبح ملاقات ہوتی ہے۔۔۔"وہ خاموشی سے اٹھ کھڑا ہوااور پھر روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

اسے معاف کر کے اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دو، دلّی، دماغی اور روحانی ہر طرح کا سکون مل جائیں گا۔۔۔" بزرگ کی کہی بات اسے یاد آئی تھی۔۔۔وہ واقعی اب اسے معاف کر کے اس کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دے گا۔۔۔

وہ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ماہی نے فوراً آنکھیں بند کی تھی۔۔۔وہ اس کے میٹرس کے قریب آیا۔۔۔وہ آنکھیں موندے کروٹ کے بل آنکھوں پر بازو رکھے لیٹی تھی۔۔۔

مجھے معاف کر دیں یوشع!!!"وہ پھوٹ پھوٹ کر اس کے سامنے روئی تھی۔۔۔

میں جانتی ہوں میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔۔۔"یوشع نے اُس کو دیکھتے لب کاٹے۔۔۔

وہ جانتا تھا اس نے اُس کے ساتھ کبھی اچھا بیہیو نہیں کیا مگر وہ اس وقت شدید غصے میں تھا۔۔۔اُس کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ ٹراما سے کم نہیں تھا۔۔۔اس کے نزدیک ماہی قصوروار تھی اور اُس نے اسے سزا دی بس اس کی غلطی یہ تھی کہ وہ خدا کو بھول گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھیں نمکین آنسوؤں سے بھر رہی تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے کھڑا اس کو دیکھنے لگا۔۔۔اس نے اس کی Belly کی طرف دیکھا۔۔۔

ماہی!!!"خود کے جذبات پر قابو پاتے اس نے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔وہ ہنوز لیٹی رہی۔۔۔

ماہی!!"اس نے پھر پکارا تھا۔۔۔اس نے خود کے وجود میں حرکت نہ ہونے دی۔۔۔

ماہی!!میری بات سنو!!!"اس نے آنکھوں پر سے بازو ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔

یہاں سے اٹھو اور بیڈ پر ایزی ہو کر لیٹ جاؤ!!!میں یہاں لیٹ جاؤں گا۔۔۔"اس نے نظریں چراتے کہا تھا۔۔۔اسے شدید حیرت ہوئی تھی مگر ایک انجانی خوشی نے بھی اس کے وجود میں رقص کیا تھا۔۔۔

نہیں میں یہاں ٹھیک ہوں،اب تو یہاں سونے کی عادت ہو گئی ہے،آپ لیٹ جائیں آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔"

میں جو کہتا ہوں اسے ایک دفعہ میں سن لیا کرو۔۔۔"اس نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا۔۔۔

مگر!!"یوشع نے گھوری سے نوازا تو وہ چپ ہو گئی۔۔۔

آپ بھی وہی بیڈ پر لیٹ جائیں۔۔۔"نظریں چراتے اس نے بھی کہا تھا۔۔۔اسے کوئی جواب دیئے بغیر وہ خاموشی سے میٹرس پر آنکھوں پر بازو رکھ کے لیٹ گیا۔۔۔وہ بھی خاموشی سے بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔

نیم اندھیرے میں وہ نم آنکھوں سے یوشع کے چہرے کو دیکھتی رہی۔۔۔وہ آنکھوں پر بازو رکھے چت لیٹا تھا۔۔۔اس کی آنکھ سے آنسو ٹپک کر تکیے میں جذب ہو رہے تھے مگر وہ ان آنسوؤں کو نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔

کتنی حسین یادیں تھی جو اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔۔۔

وہ سب کچھ کر سکتا تھا۔۔۔ماہی کو معاف کر سکتا تھا۔۔اسے ڈائیورس دیں سکتا تھا۔۔۔اس کا خیال بھی رکھ سکتا تھا اگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا تو وہ المیرا کو بھول جانا تھا۔۔۔اسے بھول جانے کا مطلب اپنے ہاتھوں سے اپنی سانسیں کھینچ لینا تھا۔۔۔

اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اِس قدر بھی کبھی بے بس ہو گا۔۔۔

یا پھر اللہ اسے اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیں گا۔۔۔

کہ ہر قدم ڈگمگائے گا۔۔۔ہر قدم پر سانس اُکھڑیں گی۔۔۔

اس کا وجود زندہ ہو کر بھی زمین میں کسی مردہ کی طرح دھنستا چلا جائے گا۔۔۔

ناجانے اسے یہ کن گناہوں کی سزا ملی تھی؟؟

ناجانے اس کا کونسا عمل اس کے اللہ کو ناپسندیدہ گزرا تھا۔۔۔اس نے تو آج تک ایسا کچھ نہیں کیا تھا؟؟

اس نے کبھی زنا نہیں کیا۔۔۔اس نے کبھی عورتوں کو حوّس بھری نگاہوں سے بھی نہیں دیکھا۔۔۔اس نے کبھی کسی عورت کے ساتھ زبردستی بھی نہیں کی۔۔۔اس نے کبھی شراب نہیں پی۔۔۔اس نے کبھی کسی کا دل بھی نہیں دکھایا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ اپنے والدین کا فرمانبردار رہا تھا۔۔۔انہیں کبھی اُف بھی نہیں کیا تھا۔۔۔اس نے کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا۔۔۔اس نے کسی کا ناحق مال بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

ان سب کے باوجود بھی اس کو اتنی بڑی آزمائش میں ڈال دیا گیا۔۔۔

اس پر بہتان لگا کر اس کے نکاح میں کسی دوسری عورت کو لکھ دیا گیا۔۔۔

اس کے بعد اس نے ہر وہ کام کیا جو وہ کبھی نہیں کرتا تھا۔۔۔ اس نے عورت پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ اسے دھتکارا۔۔۔ اس نے شراب پی۔۔۔ اس نے اللہ سے ناراضگی مول لی۔۔۔ حتیٰ کہ اس نے اپنے بچے تک کو ماننے سے انکار کیا۔۔۔ اپنے باپ کی بات ماننے سے انکار کی۔۔۔

اور اب وہ ان چند مہینوں میں بالکل تھک چکا تھا۔۔۔ ہر انسان سے۔۔۔ ہر جذبے سے۔۔۔ اور۔۔۔ ہر رشتے سے۔۔۔

اسے بس موت کی چاہ رہی تھی تاکہ ان تکلیفوں سے اور ان اذیتوں سے جان چھوٹ جائیں مگر موت بھی نہیں آرہی تھی۔۔۔

اسے بس سکون چاہیے تھا ویسا سکون جو اس کی زندگی میں پہلے ہوا کرتا تھا۔۔۔

آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہوتے رہے۔۔۔ اس نے کروٹ بدل لی۔۔۔ ماہی کی آنکھ سے بھی آنسو ٹپکا تھا مگر اس کی نگاہیں یوشع کی پشت پر سے نہیں ہٹی تھی۔۔۔

اس نے لاحاصل شے کو زبردستی حاصل کیا تھا۔۔۔ اس کا ٹوٹ کر بکھر جانا بنتا تھا۔۔۔

اس نے اپنے جنون میں آکر کئی زندگیاں تباہ و برباد کر دی۔۔۔

اس نے یوشع کی زندگی برباد کر دی۔۔۔اس نے المیرا کی بھی زندگی برباد کر دی۔۔۔اس نے خود کی بھی زندگی تباہ کر لی۔۔۔

آج اگر اس سے کوئی پوچھے گا تو وہ یہی کہے گی۔۔۔

کبھی کسی لاحاصل شے کو زبردستی کی بنیاد پر کبھی حاصل مت کرنا۔۔۔لاحاصل شے ہمیشہ لاحاصل ہی رہتی ہے۔۔۔وہ مل کر بھی نہیں ملا کرتی بلکہ مل جانے کے بعد مزید تکلیف دیتی ہے۔۔۔

اس کے آنسو بھی پلو میں جذب ہو رہے تھے جنہیں وہ بار بار صاف کر رہی تھی۔۔۔

اس نے زندگی سے ایک چیز اور سیکھی تھی کہ کبھی کسی جنون کو اپنے سر پر اتنا حاوی نہیں ہونے دینا چاہیے کہ دوسروں کے ساتھ ساتھ خود کی زندگی بھی عذاب بن جائیں اور بعد میں پچھتاوا ہو۔۔۔ہمیشہ لاحاصل کے سرُور میں اپنی مرضی سے میٹھی زندگی جی لینا مگر زبردستی لاحاصل کو کبھی حاصل مت بنانا۔۔۔

ان دونوں کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔۔۔وہ دونوں الگ الگ دکھ پر تڑپ رہے تھیں مگر دکھ دونوں کے بہت گہرے تھیں۔۔۔جنہیں برداشت کرنا دونوں کیلئے ہی بہت مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

آج ماہی کی طبیعت کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہی تھی۔۔۔اس کو کب سے چکر آ رہے تھے۔۔۔گھر پر نہ ہی یوشع تھا اور نہ ہی یوسف صاحب!!اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا رہا تھا۔۔۔وہ واشروم کی

طرف بڑھ گئی۔۔۔منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔۔۔۔وہ سلیپ پر ہاتھ رکھے کھڑی تھی۔۔۔اسے اپنی ناک سے کچھ بہتا ہوا محسوس ہوا تھا اس نے نظریں اٹھا کر شیشے میں دیکھا۔۔۔۔چہرے پر حیرت در آئی تھی۔۔۔اس نے انگلی ناک کے قریب لگائی۔۔۔اپنی انگلی پر لگے اس خون کو دیکھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی۔۔۔۔

اس نے ہاتھ واپس گرا لیا۔۔۔ناک میں پانی مارنے لگی۔۔۔۔کافی دیر یوہی پانی مارنے کے بعد خون رک گیا مگر وہ رونے لگی تھی۔۔۔

یا خدا بس اتنا وقت دیں دے میں اپنے بچے کو اِس دنیا میں لا سکوں پلیز!!!" وہ وہی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔

اس بچے کو یوشع کی گود میں ڈال کر سکون سے مر سکوں۔۔۔۔"اس نے ہتھیلی پر چہرہ گرایا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

تمھاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔"وہ ابھی آفس سے آیا تھا جب یوشع نے اس کے بُجھے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"اس نے نگاہیں چراتے جواب دیا۔۔۔یوشع نے چند پل کھڑے ہو کر اس کا اوپر سے نیچے تک اچھی طرح معائنہ کیا۔۔۔۔

تم ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہو چیک اپ کیلئے؟؟؟"

جی جاتی ہوں۔۔۔۔۔"

کیا کہا ہے پھر ڈاکٹر نے سب ٹھیک ہے ناں۔۔۔"

جی سب ٹھیک ہے آپ ٹینشن نہ لے۔۔۔۔ "

مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ تم مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو؟؟"

میں کیوں بولوں گی آپ سے جھوٹ؟؟؟"

یہ تو تمھیں پتا ہو گا۔۔۔"

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔"

پھر کیسی بات ہے؟؟؟"یوشع اس کے چہرے پر کچھ جانچنے کی کوشش کر رہا تھا مگر جانچ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

وہ بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے کل میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔۔۔۔"اس نے فوراً نگاہیں اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔

نہیں!! نہیں آپ کیوں جائیں گے؟؟ میں خود چلی جاؤں گی اور ویسے بھی کل تو جانا ہی نہیں ہے، ایک ہفتے

کے بعد کی اپاؤنٹمنٹ ہے تو کل تو پھر کوئی فائدہ ہی نہیں ہے جانے کا۔۔۔ "

کیوں لگ رہا ہے مجھے کہ تم مجھے ساتھ لے کر جانا نہیں چاہتی۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔۔

پچھلے چھ مہینوں سے بھی تو میں خود جا رہی ہوں، آگے بھی چلی جاؤں گی۔۔۔اس نے اداسی سے کہا۔۔۔

یوشع چپ ہو گیا۔۔۔

لائے کوٹ دیں دے میں رکھ دیتی ہوں۔۔۔"یوشع نے اسے چپ چاپ کوٹ پکڑوا دیا۔۔۔وہ کوٹ لے کر اداس نظروں سے آگے بڑھ گئی۔۔۔یوشع اس کو جاتا دیکھتا رہا۔۔۔

تم گھر میں بتا کیوں نہیں دیتی ہو سب کو سب کچھ، کب تک یہ بات اپنے دل میں رکھو گی؟؟؟؟ "

آخری سانس تک!!سب کو مجھ سے پرو بلم ہے اور پھر میرا شوہر بھی میرا نہیں ہے، تو کیا کرنا جی کر"!!

تم پاگل ہو مت کرو اپنے ساتھ ایسا ظلم؟؟؟ "

میں فیصلہ کر چکی ہوں بہت پہلے سے پلیز اب آپ کچھ مت کہے۔۔۔"

ایک بار پھر سوچ لو تمھاری جان بچ سکتی ہے اگر تم چاہو تو، تمھیں بس کیئر کی اور تھوڑے علاج کی ضرورت ہے۔۔۔"

میرے جانے کے بعد ہی وہ اپنی لائف کُھل کر جی پائیں گے، اس لئے میرا ان سے دور جانا ہی بہتر ہے، وہ خوش رہے گے۔۔۔"

تم اس سے ویسے بھی دور جا سکتی ہو، تم اپنا ایزیلی علاج کروا سکتی ہو۔۔۔"

مجھے ضرورت نہیں ماریہ پلیز اور تم بھی کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی، تم اپنا پرومس نہیں توڑو گی۔۔۔ "

صرف ایک تمھارے پرومس نے میرے ہاتھ پیر باندھ رکھے ہیں، ورنہ میں کب کا اسے سب کچھ بتا دیتی مگر ہاں یاد رکھنا میں اپنا پرومس توڑنے میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گی اگر تمھاری طبیعت مجھے زیادہ خراب ہوتی نظر آئی۔۔۔"

تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔۔"

میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔"ماریہ نے بھی غصے سے کہا تھا۔۔۔

پرومس توڑنا گناہ ہے۔۔۔"مقابل بیٹھی لڑکی نے ایک ناکام سی کوشش کی۔۔۔۔

اگر ایک وعدہ توڑنے سے کسی کی جان بچ جائے تو پھر کوئی گناہ نہیں رہتا، انڈر سٹینڈ"!!

پلیز ماریہ!!!"ماہی نے بے بسی سے کہا۔۔۔

یہ سب مجھے میرے کئے کی سزا مل رہی ہے اور یہ سب میں نے خود اپنے لئے منتخب کر لیا ہے، میں اب مزید نہیں جینا چاہتی، میں نے اپنے ساتھ کئی زندگیاں تباہ کر دی، سب سے زیادہ اپنے شوہر کی، میں نے گناہ کیا ہے اور اللہ نے مجھے سزا دی ہے، مجھے ان تکلیفوں اور اذیتوں میں جینے دو۔۔۔ "

میں جانتی ہوں تم نے جو کیا بہت غلط کیا تھا، مگر تم سب سے معافی مانگ لو، تم شرمندہ ہو، دیکھنا وہ تمہیں معاف کر کے تمہیں کچھ نہیں ہونے دیں گے۔۔۔"ماہی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

مجھ میں اتنی ہمت نہیں بچی کہ میں سب کی ناراضگی مول لے کر اِس دنیا سے جاؤں، وہ سب مجھ سے منہ موڑ لیں گے، میں نے یوشع سے معافی مانگی تھی مگر انہوں نے معاف نہیں کیا، البتہ تھوڑا بہت خیال رکھنے لگ گئے ہیں، وہ تو ساتھ آنے کا کہہ رہے تھے میں نے منع کیا، وہ آفس تھے تو میں آگئی۔۔۔"

ہمم!!! تم اپنی میڈیسن ٹائم سے لے رہی ہو ناں۔۔۔" اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

گڈ!!!" دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

ماہی یوشع کے پاس بیٹھی اس کے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کر رہی تھی۔۔۔ پچھلے دو دن سے وہ بخار میں جل رہا تھا وجہ ایک بار پھر وہی تھی اس کو خود سے گھٹن ہونے لگی تھی۔۔۔ ایک بار پھر وہی بے سکونی خود کو روم میں بند کر دیا تھا۔۔۔ کھانا پینا چھوڑ دیا تھا اور اسی وجہ سے وہ اب سخت بیمار تھا۔۔۔ ماہی بھی دن رات اس کی خدمت میں لگی رہتی تھی۔۔۔ انجیکشن اور اس کی دن رات کی محنت سے اس کا بخار کچھ کم تو ہو گیا تھا مگر ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔ وہ اب بھی اس کے ماتھے پر پٹیاں کر رہی تھی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد اس نے وہی بیٹھے اس کے سینے پر سر رکھ لیا تھا۔۔۔ عرصے بعد اس نے اس کے سینے پر سر رکھا تھا۔۔۔ اسے اس کی قربت میں سکون ملا۔۔۔ اس نے اس کے سینے کے پاس سے شرٹ اپنی مُٹھی میں جکڑی۔۔۔ ایک موتی ٹوٹ کر اس کی شرٹ میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔ یوشع کی پلکوں میں جنبش ہوئی۔۔۔

پلیز!!مجھے معاف کر دیں یوشع!!!"ماہی نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

مگر یوشع مجھے ضرورت ہے آپ کی یہ بات تو آپ سمجھے، صرف کچھ دن کا ساتھ دیں دے مجھے، صرف کچھ پل کی خوشیاں دیں دے، میں بہت تکلیف میں ہوں یوشع!!بہت زیادہ، میں آپ کو کچھ نہیں بتا سکتی، کیا ہے کیا نہیں مگر؟؟؟"اس کے ہونٹ سسکنے لگے تھے۔۔۔وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی۔۔۔۔موتی ٹوٹ ٹوٹ کر اس کی شرٹ میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

میں مر جاؤں گی یوشع آپ کے بغیر!!آئی کانٹ لیو وید آؤٹ یو، کانٹ لیو!!!"بولتے بولتے اسے محسوس ہوا تھا کہ یوشع اٹھ گیا ہے۔۔۔اس نے سر اٹھا کر اس کو دیکھا تو وہ واقعی جاگ گیا تھا۔۔۔جو یک ٹک ماہی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

کہیں یوشع نے سب کچھ سن تو نہیں لیا؟؟"اس نے دل میں کہا جس طرح یوشع اس کو دیکھ رہا تھا ایسے لگ رہا تھا وہ واقعی سب کچھ سن چکا ہے۔۔۔وہ فوراً وہاں سے اٹھ کر جانے لگی تھی مگر یوشع نے اس کی کلائی تھام لی تھی۔۔۔دھڑکنوں کی رفتار بڑھنے لگی تھی۔۔۔

یوشع پلیز لیو مائی ہینڈ!!!ورنہ میں اب اور خود کو قابو میں نہیں رکھ پاؤں گی پلیز یوشع چھوڑ دے، مجھے اور بے بس مت کرے پلیز پلیز!!!" آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔۔۔یوشع نے اس کی کلائی چھوڑ دی اور وہ اپنے آنسو صاف کرتی روم سے نکل گئی۔۔۔

آئی کانٹ لیو وید آؤٹ یو، کانٹ لیو!!!" ماہی کے الفاظ اس کے ذہن میں گونجنے لگے تھے۔۔۔۔

مگر یوشع مجھے ضرورت ہے آپ کی، آپ سمجھتے نہیں، پلیز مجھے معاف کر دیں!!!" وہ اپنے سر کو تھامتا اٹھ کر بیٹھا۔۔۔۔

میں تمہیں معاف کر چکا ماہی!!!" وہ بند دروازے کو دیکھتے بڑبڑایا۔۔۔

لیکن اس نے ابھی تک اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ اسے معاف کر چکا ہے۔۔۔

میں نے اللہ کی رضا کی خاطر تمہیں معاف کر دیا ہے، اب بس خدا کی طرف سے سکون چاہیے۔۔۔۔"

رات ماہی لیٹ نائٹ روم میں آئی تھی۔۔۔ وہ یوشع کا ابھی سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔ کھانا بھی اس نے سندس کے ہاتھ روم میں بھیج دیا تھا۔۔۔ یوسف صاحب بھی سو گئے تھے۔۔۔ رات کا ایک بج رہا تھا جب وہ روم میں آئی تھی۔۔۔ کمرے کی تمام لائٹس آف تھی۔۔۔ کمرے میں صرف نائٹ بلب کی روشنی جل رہی تھی۔۔۔ اس نے زمین پر دیکھا وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔ وہ پچھلے کچھ دنوں سے وہی سو رہا تھا مگر دو دن سے اس کی طبیعت جو خراب ہوئی تو وہ بیڈ پر سوتا تھا اور وہ میٹرس پر لیٹ جاتی یا اُٹھ کر اس کے پاس آ کر اس

کے ٹھنڈے پانی کی پٹیاں کرنے لگتی تو کبھی صوفے پر بیٹھ کر اس کو تادیر تکتی رہتی اور وہ دوائیوں کے زیرِ اثر سوتا رہتا تھا۔۔۔بیڈ بھی خالی تھا۔۔۔واشروم کا دروازہ بھی ہلکا سا کُھلا تھا وہ وہاں بھی نہیں تھا۔۔۔

اس نے ذرا سا آگے جا کر باہر بالکونی میں دیکھا۔۔۔وہ وہی کھڑا تھا۔۔۔اس کی طرف اس کی پشت تھی۔۔۔

وہ خاموشی سے بیڈ پر آ کر لیٹ گئی۔۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ روم میں آ گئی ہے۔۔۔وہ اس کی موجودگی سے ناواقف نہیں تھا مگر وہ کوئی تاثر کوئی حرکت کئے بغیر آسمان کو خالی نگاہوں سے تکتا رہا۔۔۔۔

گھڑی کی سوئیاں گھوم رہی تھی۔۔۔وہ کافی دیر بعد اندر آیا تھا۔۔۔اس نے ٹائم دیکھا تو دو بج رہے تھے۔۔۔اس نے بیڈ پر لیٹی ماہی کو دیکھا۔۔۔آج زمین پر میٹرس بھی نہیں بچھا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے واشروم چلا گیا۔۔۔وہ اب ٹراؤزر اور ڈھیلی ڈھالی شرٹ میں ملبوس تھا۔۔۔وہ بہت خاموشی سے بیڈ پر اس سے فاصلے پر آ کر بہت ہی خاموشی سے لیٹ گیا تھا۔۔۔

ماہی کو عجیب سی حیرت اور خوشی ہوئی تھی۔۔۔

وہ آج اس کے ساتھ ایک بیڈ پر تھا۔۔۔اس سے چند فاصلے پر سہی لیکن یہ چیز بھی اسے خوش کر دینے کیلئے کافی تھی۔۔۔

ماہی نے آنکھیں کھول کر نیم اندھیرے میں اس کو دیکھا۔۔۔

وہ آنکھوں پر بازو رکھے سیدھا لیٹا تھا۔۔۔ماہی کا دل بھر بھر کر آرہا تھا اب بھی اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ یوشع کے سینے پر سر رکھ کر رو لے۔۔۔اس کو سب کچھ سچ بتا دیں۔۔۔اس سے چند پل کی محبت صرف چند پل کا ساتھ بھیک مانگ لے مگر وہ اب کچھ نہیں مانگتی تھی۔۔۔ایک موتی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔اس نے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔اوپر کی طرف اٹھ کر اس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے محبت اور نرمی سے اپنے لب یوشع کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔اِس حرکت پر اس نے فوراً بازو ہٹا کر اس کو دیکھا۔۔۔اس کے دیکھنے سے وہ ایک ہی دم گڑبڑائی تھی۔۔۔وہ حیرت زدہ نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس سے دور ہو کر وہ دوسری سائڈ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔وہ اب تک اس کی پشت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہ محبت بھرا اور نرم بوسہ اسے پھر کسی کی یاد دلا گیا تھا۔۔۔

اسے وہ پہلا اور آخری بوسہ یاد آیا جب المیرا نے اس کے ماتھے کو چوما تھا۔۔۔ماضی کی یادوں نے پھر اسے جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ کتنی ہی دیر اس کے ماتھے پر اپنے نرم لب رکھے کھڑی رہی تھی اور وہ اس لمس کو محسوس کرتا رہا تھا۔۔۔

اسے آخری بار اس کا سینے سے لگنا یاد آیا۔۔۔وہ لمس اسے آج بھی محسوس ہوتا تھا۔۔۔وہ تنگ گھیرا آج بھی اسے اپنے ارد گرد محسوس ہوتا تھا۔۔۔

اس کے گلے میں گلٹی ابھری۔۔۔وہ اب کمرے کی چھت کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس نے ماہی کی طرف دوبارہ نہیں دیکھا بس چھت کو دیکھے گیا۔۔۔اسے معلوم تھا کہ وہ رو رہی ہے۔۔۔آج دونوں ہی پھر الگ الگ دکھ پر تڑپ رہے تھیں۔۔۔ماہی دبی دبی سسکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔ہونٹ سسک رہے تھے خود بھی بلک رہی تھی۔۔۔۔

ایک یوشع کی چند پل کی محبت کیلئے تڑپ رہی تھی تو دوسرا المیرا کی محبت میں تڑپ رہا تھا۔۔۔اس کی یادوں میں تڑپ رہا تھا۔۔۔

پتہ نہیں جو بیت جاتا ہے وہ گزر کیوں نہیں جاتا، ٹھہر کیوں جاتا ہے دل و دماغ میں کہیں عذاب بن کر تو کہیں سراب بن کر!!!

پل پل وقت گزرتا ہی جا رہا تھا۔۔۔مؤذن کی آواز چاروں طرف گونجنے لگی تھی۔۔۔۔

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے"

ایک منٹ کیلئے بھی کسی کی آنکھ نہیں لگی تھی۔۔۔ساری رات جاگنے کی وجہ سے آنکھیں لال ہو گئی تھی۔۔۔ماہی کی بھی آنکھیں سوجھ رہی تھی آنکھوں میں جلن ہونے لگی تھی نہ وہ چپ ہوئی اور نہ ہی یوشع نے چپ کروایا وہ یہی ظاہر کرتا رہا کہ وہ سو رہا ہے اور وہ بھی یہی سمجھتی رہی کہ وہ سو چکا ہے۔۔۔مؤذن کی

آواز چاروں اور گونج رہی تھی۔۔۔یوشع اٹھ کر بیٹھا ایک نظر ماہی کو دیکھا وہ کروٹ پر دوسری سائڈ منہ کر کے لیٹی تھی۔۔۔

یوشع کے اٹھ کر بیٹھتے ہی اس نے فوراً آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔وہ اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھ گیا وہ بھی سیدھی ہو کر لیٹی۔۔۔۔کچھ دیر بعد وہ واشروم سے باہر آیا تھا ماہی نے آنکھیں بند کر رکھی تھی۔۔۔جب کھولی تو یوشع مصّلحہ پر نماز کیلئے کھڑا ہو رہا تھا۔۔۔وہ بھی یوشع کو دیکھتی اٹھ کھڑی ہوئی اور جس وقت کو وہ وضو کر کے آئی یوشع سجدے میں تھا۔۔۔وہ بھی اس کی سائڈ میں مصّلحہ بچھاتی اس کی امامت میں نماز پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

یہ وہ پہلی نماز تھی جو وہ ایک ساتھ پڑھ رہے تھیں۔۔۔یوشع کے آنسو سجدے میں گر رہے تھے۔۔۔وہ بھی رب کے سامنے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔یوشع نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تھے۔۔۔

معاف کر میرے مولا!!!میں بہت گنہگار بندہ ہوں مگر آپ تو دلوں کے حال تک سے واقف ہے، آپ تو ہر ایک سسکی، ہر تکلیف، دل میں چھپے ہر راز کو جانتے ہے، آپ تو ہم سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہے، ہماری اتنی اوقات نہیں مگر آپ کا کرم ہے میرے رب!!میں تجھ سے گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں، مجھے بخش دے، آج میں تیرے در پر سکون کی بھیک مانگتا ہوں، مجھے سکون دیں دے میرے مولا!!!مجھے اپنی رضا میں راضی رہنا سیکھا دے، میرے مولا!!میں جانتا ہوں میں بہت نافرمان ہوں، میں تیرا بہت

ناشکرا بندہ ہوں مگر تُوں پھر بھی عطا کرتا ہے، مجھے بھی آج سکون عطا کر!! میں اب مزید یوں بے سکونی کی زندگی نہیں جی سکتا، مجھے میرے دل کو اپنی رضا میں راضی کر!! مجھے اپنی رضا میں راضی رہنا سیکھا، میں نہیں جانتا میرا ماہی کو چھوڑنے کا فیصلہ سہی ہے یا غلط!! مگر آپ جانتے ہیں میری تکلیف!! میں اس کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتا، میں تیری بندی کو تیری رضا کی خاطر معاف کرتا ہوں، میں ماہی کو ہر اُس ایک گناہ کیلئے معاف کرتا ہوں جو اس نے میرے ساتھ کیا، ہر اس تکلیف کیلئے معاف کرتا ہوں جو اس نے مجھے دی، میں ماہی کا معاملہ آپ پر چھوڑتا ہوں، آپ بھی مجھے میری ہر خطاء کیلئے معاف کر دیں، میرے حال پر رحم کر دیں، میری آزمائشوں کو کم کر کے بالکل ختم کر دے، مجھے سکون کی دولت سے مالا مال کر دے، میں جانتا ہوں مجھے مانگنا نہیں آتا مگر آپ کو دینا تو آتا ہے، آپ مجھے یعقوب علیہ السّلام کی طرح صبر عطا کر دے، مجھے سکون دے دیں!!! المیرا کو ہمیشہ اپنی ایمان میں رکھنا!!!" آنسو ٹوٹ کر مسلسل جھولی میں گر رہے تھیں۔۔۔ لب ایک دوسرے میں پیوست تھے۔۔۔ وہ دل میں اپنے رب سے بات کر رہا تھا۔۔۔ آنکھیں بھی بند تھی۔۔۔ اس کو سکون ملنے لگا تھا شاید اس کی دعا سن لی گئی تھی۔۔۔ آج اسے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا گیا تھا۔۔۔

اور پھر کتنا پُر سکون ہوتا ہے وہ سجدہ جب تم اپنی ہی خواہشوں کے ہاتھوں توڑے جانے کے بعد اپنے رب کے پاس واپس لوٹتے ہو اور پھر وہ سجدہ کیسے تمہاری روح کو ہر چیز سے آزاد کر کے تمہیں تمہارے رب کے بہت قریب لے آتا ہے۔۔۔

ایسا ہی آج اس کے ساتھ ہوا تھا۔۔۔ وہ اپنے رب کے قریب آ گیا تھا۔۔۔

اس دنیا میں اس سے زیادہ پُر سکون اور کیا بات ہو گی کہ بے بسی کی حالت میں اپنے رب کے آگے گُھٹنوں کے بل بیٹھ کر اُسے اپنے دل کا حال سناتے ہو۔۔۔

وہ بھی بے بسی سے دل کا حال سنا رہا تھا۔۔۔

یہی تو ہوتا ہے وہ لمحہ جب ہمارے اور ہمارے رب کے بیچ کوئی نہیں ہوتا اور اسی لمحے ہم اپنی ذات کو مکمل محسوس کرتے ہے۔۔۔

اس نے بھی لمحے میں بھر میں اپنی ذات کو مکمل محسوس کیا تھا۔۔۔

بے شک ہمارا رب تو ہمیشہ ہم سے بہت قریب ہوتا ہے بس ہم ہی دور چلے جاتے ہیں۔۔۔ اللہ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔۔۔ تم لوٹو تو اس کی طرف وہ تمہیں اپنے حصار میں لے لیں گا اور تمہارا دل اپنی محبت سے بھر دے گا۔۔۔

اس نے منہ پر ہاتھ پھیر کر ہاتھ گرا لیے تھے۔۔۔اس نے مڑ کر ماہی کو دیکھا۔۔۔وہ بھی دعا مانگنے میں مصروف تھی۔۔۔اس کے بھی آنسوں جھولی میں گر رہے تھے۔۔۔وہ دعا سے فارغ ہوئی تو اس نے یوشع کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔یوشع نے اسے دیکھ کر ہلکی سی سمائل پاس کی۔۔۔یہ آج پہلی بار ہوا تھا وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔وہ اٹھ کھڑا ہوا مگر ماہی لمحے بھر میں بے چین ہو گئی تھی۔۔۔ایسی حرکتیں اسے پاگل ہی تو کرتی تھی۔۔۔۔

میں کچھ دیر کیلئے باہر جا رہا ہوں لان میں ٹہلنے کیلئے، تم ساری رات سوئی نہیں ہو اب ریسٹ کر لو، ورنہ طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔"اس نے اسے معاف کر دیا تھا تو اس نے اپنے رویے کو بھی اس کے ساتھ بہتر کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔وہ جانتا تھا اس کا رویہ اس کے ساتھ برا رہا ہے۔۔۔

آپ کو کیسے معلوم میں نہیں سوئی؟؟؟"

میں جاگ رہا تھا۔۔۔"اس نے نظریں چرا کر کہا۔۔۔ایک بار پھر اسے حیرت ہوئی تھی۔۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے ناں۔۔۔ "

ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟؟؟"یوشع نے اس سے پوچھا۔۔۔

آپ نے اس سے پہلے کبھی مجھے نہیں بتایا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں اور آج بتا کر جا رہے ہیں۔۔۔ "

ہمم!!!ریسٹ کرو۔۔۔"

میں بھی چلوں آپ کے ساتھ!!میں بھی تھوڑی واک کرلوں گی،ڈاکٹر بھی کہتی ہے تھوڑی واک کیا کرو۔۔۔"

ہمم ٹھیک ہے آجاؤ مگر کوئی شال لے لینا،باہر موسم ٹھنڈا ہے،سردی لگ جائے گی۔۔۔ "

جی!!!"اور کچھ دیر بعد وہ دونوں باہر لان میں ایک ساتھ ٹہل رہے تھیں۔۔۔یوسف صاحب بالکونی میں کھڑے تھے۔۔۔وہ بھی ابھی نماز کیلئے اٹھے تھے۔۔۔آج ان دونوں کو ایک ساتھ لان میں ٹہلتا دیکھ اُنہیں خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔۔وہ دل سے مسکرائے تھے۔۔۔

کیایوشع نے اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کرلیا ہے؟اگر ایسا ہے تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔"

انہوں نے خود سے کہا تھا۔۔۔انہوں نے ان کیلئے ہمیشہ ایک ساتھ خوش رہنے کی دعا بھی کی۔۔۔

وہ آج بہت خوش تھے اور پھر روم میں رب کا شکر ادا کرنے چلے گئے۔۔۔یوشع نے چلتے چلتے ماہی کو دیکھا اس کے چہرے پر خوشی جھلک رہی تھی۔۔۔وہ اس کے اتنے سے ساتھ پر ہی کتنا خوش ہوگئی تھی۔۔۔۔

ماہی کا ہاتھ یوشع کے ہاتھ سے ٹکرایا تھا۔۔۔ماہی نے ہاتھ دور کرلیا مگر اگلے لمحے یوشع نے اس کا ہاتھ اپنی نرم گرفت میں تھام لیا تھا۔۔۔ماہی نے چلتے چلتے یوشع کا چہرہ دیکھا مگر وہ اب اس کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ بس سیدھا دیکھتا چپ چاپ چل رہا تھا۔۔۔۔

آج ماہی کو زندگی حسین لگ رہی تھی۔۔۔ آج یوشع اس کے ساتھ تھا۔۔۔اس نے زندگی جینے کی خواہش کی تھی۔۔۔ مگر کون جانتا ہے یہ خوشیاں کتنے پل کی ہے؟؟؟

یوشع بالکونی میں کھڑا باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔کافی کا مگ ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔۔۔۔

کچھ تو ہے ماہی جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو مگر کیا؟؟"کافی کے گھونٹ بھرتا وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔اس کا موبائل رنگ ہوا۔۔۔وہ سوچوں سے باہر نکلا۔۔۔۔

ہمم بولو!!!"دوسری طرف علی تھا جو اسے کہی آنے کیلئے کہہ رہا تھا۔۔۔

نہیں تم چلے جاؤ میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔"

افففف یار میں نے کہاناں!!نہیں ہے میرا موڈ تم چلے جاؤ۔۔۔"

ہمم اچھاہاں حماد سے بات ہو جاتی ہے، کبھی کبھی بہت کم"!!!

ہمم اچھاٹھیک ہے خدا حافظ !!!"اس نے فون رکھ دیا۔۔۔۔

ماہی روم میں آئی تھی آج پھر اس کو چکر آرہے تھے۔۔۔ سر گھوم رہا تھا۔۔۔وہ بھاری قدموں سے چلتی بامشکل یوشع کے قریب پہنچی۔۔۔

یویوشع!!!" اپنے چکراتے سر کے ساتھ اس نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔یوشع نے مڑ کر ماہی کو دیکھا۔۔اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی اور اس سے پہلے وہ زمین بوس ہوتی یوشع نے اسے بروقت تھاما تھا۔۔۔

ماہی اٹھو کیا ہوا؟؟ آنکھیں کھولو!!!" وہ اس کے گال تھپتھپا رہا تھا۔۔۔اس نے ماہی کی ناک کے قریب انگلی لگائی۔۔۔اس کی انگلی پر خون لگ گیا تھا۔۔۔ایک نظر اپنی انگلی پر لگے خون کو تو ایک نظر بے ہوش ہوئی ماہی پر ڈالی۔۔۔

ماہی!!!" اس کے وجود میں کوئی ہلچل نہیں تھی۔۔۔وہ اسے گود میں بھر تا بیڈ تک لایا۔۔۔اپنے فیملی ڈاکٹرنی کو کال کرتا ان کو جلدی آنے کو کہا۔۔۔کچھ دیر بعد ڈاکٹرنی بھی آگئی تھی۔۔۔

ان کو ہوسپٹل لے آئیں گا، وہاں ان کا باقاعدہ چیک اپ ہو گا، رپورٹس کے بعد ہی پتا لگے گا کہ کیا ہوا ہے؟ اینڈ آپکی مسز بہت ویک ہے ان کی جیسی کنڈیشن ہے، اس میں آپ کو ان کا اور ان کی ہر ضرورت کا، ان کی پروپر ڈائیٹ کا خیال رکھنا چاہیے، ان کی کیئر کریں اور جتنا ہو سکے ان کو ریسٹ کرنے دے یہی بہتر ہو گا، کچھ دیر تک ہوش آجائے گا، اب میں چلتی ہوں، آپ ایک بار انہیں ہوسپٹل لے آئیں گا۔۔۔"

جی تھینک یو ڈاکٹر"!!!

وہ بیڈ پر ماہی کے پاس بیٹھا۔۔۔ آج ایک عرصے بعد وہ اس کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ بُجھا بُجھا سا چہرہ تھا جس پر کوئی رونق نہیں تھی۔۔۔ یہ وہ خوبصورت سی ماہی نہیں تھی۔۔۔ یہ عشق میں ہاری ہوئی ایک بے بس ماہی تھی جس نے اس کی یہ حالت کر دی تھی۔۔۔

میں بہت تکلیف میں ہوں!!" اسے ماہی کی بات یاد آئی۔۔۔ نا جانے وہ کونسی تکلیف میں تھی۔۔۔

اسے ایک بار اس کی رپورٹس چیک کرنی چاہیے۔۔۔ وہ اٹھا اور وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ ایک میڈیکل رپورٹ یوشع کے ہاتھ لگ گئی تھی جس پر ماہین یوشع یوسفزئی لکھا تھا۔۔۔

اس نے وہ رپورٹس چیک کی۔۔۔ ہوسپٹل کا نام۔۔۔ اس کی ڈاکٹر کا نام مگر اس رپورٹس میں سب کچھ کلئیر تھا۔۔۔ اس میں تو ایسا کچھ نہیں تھا جو اسے کچھ بتا سکتا۔۔۔۔

یہ وہ رپورٹس نہیں ہے، وہ رپورٹس یا تو چھپا دی گئی ہے یا پھینک دی گئی ہے، اگر چھپائی ہے تو کہاں چھپا سکتی ہو تم ماہی؟؟ کہاں پر؟؟؟"

اس نے کھڑے کھڑے پوری وارڈروب کا جائزہ لیا تھا مگر کوئی ایسی جگہہ نہیں دیکھی جو اسے رپورٹس کا بتا سکیں کہ رپورٹس یہاں پر چھپائی جا سکتی ہے۔۔۔ اور کیا سچ میں کوئی دوسری رپورٹس ہے بھی یا نہیں؟؟ یا پھر وہ ان تکلیفوں کی بات کرتی ہے جو اس نے اسے دے رکھی تھی؟؟؟ یوشع ایک بار پھر اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔ ماہی کی پلکوں میں جنبش ہو رہی تھی۔۔۔

یوشع!!!" وہ اسے پکار رہی تھی۔۔۔

گیٹ اپ ماہی!!سی!!میں یہی ہوں۔۔۔" وہ اپنا انگوٹھا اس کے گال پر رب کر کے اس کو اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔اس نے بھی اس کو محسوس کر لیا تھا بند پلکوں سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔یوشع نے اس کے آنسو صاف کیے۔۔۔

ماہی آنکھیں کھولو!!!میں ہوں تمہارے ساتھ!!!" آج وہ اس کو محبت سے پکار رہا تھا۔۔۔اس کو اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔۔۔وہ یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا مگر وہ جس تکلیف میں تھی۔۔۔اس نے مجبوری میں یہ سب کیا تھا۔۔۔ماہی نے آہستہ سے آنکھیں کھول کر یوشع کو دیکھا۔۔۔وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ رونے لگی تھی۔۔۔

چپ مت رو، میں ہوں ناں، بالکل چپ!!" مگر آج یوشع کی یہ محبت اور یہ احساس اس کو ایک زندگی دے رہی تھی۔۔۔اس نے اس کی گود میں سر رکھ لیا تھا۔۔۔یوشع نے بھی نہیں منع کیا وہ رو رہی تھی اس نے اسے رونے دیا۔۔۔کافی دیر بعد جا کر وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔

اوکے اب میری طرف دیکھو ماہی!!!" اس کے بالوں کو سنوارتا وہ بہت اپنائیت سے کہہ رہا تھا۔۔۔ایک بار پھر وہ اپنا انگوٹھا اس کے گال پر رب کر رہا تھا۔۔۔اس کے لمس اس کو زندگی بخش رہے تھے۔۔۔

مجھے بتاؤ ماہی کیا چھپا رہی ہو تم مجھ سے؟ کیوں بار بار تمھیں چکر آتے ہیں؟ کونسی تکلیف میں ہو تم، میں آج تمام تکلیفوں کا مداوہ کر دوں گا؟؟ مگر مجھے بتاؤ کہ ہوا کیا ہے؟؟ ڈاکٹر کیا کہتی ہے، ہمارا بے بی ٹھیک ہے یا نہیں؟ تم کس تکلیف میں ہو؟ مجھے بتاؤ میں سنوں گا آج مگر یوں چپ مت رہو، یوں گھٹ گھٹ کر مت جیوں، کیا چھپا رہی ہو؟ یہ ناک میں سے خون کیوں آ رہا تھا؟ ہمم بتاؤ کچھ تو بولو!!!" ماہی نے گال پر رکھے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

یوشع!!!" آنکھ میں سے موتی برسے تھے۔۔۔

مجھے معاف کر دیں پلیز!! آپ مجھے معاف کر دیں گے میری تکلیفیں ختم ہو جائے گی۔۔" وہ چند ثانیے اس کے چہرے کو دیکھتا رہا جہاں التجا تھی۔۔۔

میں تمہیں معاف کر چکا ہوں، میں نے تمہیں ہر اس چیز کیلئے معاف کیا جو تم نے میرے ساتھ کیا، ہر اُن تکلیفوں کیلئے معاف کیا جو تم نے مجھے دی، ہر اس لمحے کیلئے معاف کیا جس میں میں تڑپتا رہا، میں نے تمہیں اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر ہر ایک چیز کیلئے معاف کیا۔۔" وہ صرف الفاظ نہیں تھیں ایک گنہگار کیلئے جنت کی نوید تھے۔۔۔ سکون تھا۔۔۔ اس نے سکون سے آنکھیں موند لی۔۔۔ وہ اسی کو دیکھتا رہا۔۔۔

یا اللہ تیرا شکر ہے!!!" اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔۔

یوشع!!!" اس نے پھر آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا تھا۔۔۔

بولو"!!!

آپ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گے ناں، بے بی ہونے کے بعد مجھے چھوڑے گے تو نہیں؟؟"وہ کچھ پل کیلئے خاموش ہو گیا پھر یہ چند پل کی خاموشی بڑھتی چلی گئی۔۔۔

میں اسے معاف کر دُوں گا مگر اس کے ساتھ اپنی زندگی نہیں گزاروں گا، میرا ظرف اب اتنا بڑا نہیں ہے۔۔۔"اس کے کانوں میں اپنی آواز گونجی تھی۔۔۔اس کی لمبی خاموشی نے اسے جواب دے دیا تھا۔۔۔

اس کیلئے اب یہی بہت تھا کہ اس نے اسے معاف کر دیا ہے۔۔۔وہ اپنے ضمیر کے بوجھ سے آزاد ہو گئی تھی۔۔۔ہو سکتا ہے اب اللہ ﷻ بھی اسے معاف کر دیں۔۔۔

تم کس تکلیف میں ہو، مجھے بس یہ بتا دو۔۔۔"اس نے نگاہیں چراتے پوچھا تھا۔۔۔۔

آپ جب میرے ساتھ ہونگے تو مجھے کیا تکلیف ہو سکتی ہے یوشع!!میں ٹھیک ہوں، بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔"اس نے نم آنکھوں اور مسکراتے لبوں سے کہا تھا۔۔۔اس نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔اس نے پہلے اپنے ہاتھ کو پھر اس کو دیکھا۔۔۔

آپ میرے ساتھ ہونگے تو میں ہر تکلیف، ہر آزمائش سے خوشی خوشی گزر جاؤنگی۔۔۔"اس نے یوشع کو بازو سے تھام کر خود کے قریب کیا تھا اور پھر وہ اس کے گلے لگ گئی تھی۔۔۔آج پہلی بار وہ اس کے گلے لگی

اس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔اس نے اپنے لب اس کی شرٹ پر رکھے تھے۔۔۔اِس حرکت پر یوشع کی سانسیں لمحے بھر میں ساکت ہوئی تھی۔۔۔وہ آج بہت خوش تھی۔۔۔وہ آج اسے دھتکار نہیں رہا تھا۔۔۔ وہ آج اس کے پاس تھا اور وہ اپنا یہ سارا وقت اس کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ماہی!! ہمارا بے بی تو ٹھیک ہے ناں؟؟؟ "

ہاں الحمد للہ بالکل ٹھیک ہے اور آج میں بھی بہت خوش ہوں، آپ نے مجھے معاف کر دیا، میں جانتی ہوں آپ میرے ساتھ کبھی نہیں رہنا چاہے گے، آپ کی خاموشی نے مجھے جواب دے دیا ہے مگر میں آج سکون میں آگئی ہوں، میں ضمیر کے بوجھ سے آزاد ہو گئی ہوں، میں اللہ سے بھی بہت معافی مانگتی ہوں، ہو سکتا ہے وہ بھی اب مجھے معاف کر دیں، آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے گا، اللہ مجھے معاف کر دیں، (اور مجھے قبر میں سکون دیں)۔۔"اس نے آخری جملہ اپنے دل میں کہا تھا۔۔۔ماہی نے دھیرے سے اس کے گال کو چوما۔۔۔اِس حرکت پر وہ مزید پشیمان ہوا تھا۔۔۔وہ اسے ڈیلیوری کے بعد چھوڑ دیں گا اور جو وہ کر رہی تھی یہ سب ٹھیک نہیں تھا۔۔۔وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

اس کی روح پل بھر میں پھر بے چین ہوئی تھی۔۔۔

میرا خیال اب تمہیں آرام کرنا چاہیے، سو جاؤ، مجھے تھوڑا کام ہے، میں وہ کروں گا۔۔۔"وہ نظریں چراتے کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ اسے نہیں بتا سکا کہ وہ اس کی ڈیلیوری کے بعد اسے ڈائیورس دے دیں گا۔۔۔ نا جانے کیا سوچ کر وہ خاموش تھا۔۔۔ شاید اس کی بگڑتی حالت کے زیرِ اثر وہ اسے مزید تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر جانے لگا۔۔۔ ماہی نے اس کی کلائی تھام کر اس کو روکا۔۔۔

یوشع!!!" اس کے لہجے میں زمانے بھر کی تھکن اور التجا تھی۔۔۔ یوشع نے مڑ کر اس کو دیکھا۔۔۔ وہ التجائی نظروں سے اسے رک جانے کیلئے کہہ رہی تھی۔۔۔

وہ نیچے اس کی طرف جھکا۔۔۔ اس کے ماتھے پر نا چاہتے ہوئے بھی ہولے سے لب رکھ کر سیدھا ہو گیا۔۔۔ وہ اس کے لمس کے زیرِ اثر سکون سے آنکھیں موند گئی۔۔۔

اُس رات کے بعد یہ آج پہلی بار ہوا تھا جو اس نے اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کیا تھا۔۔۔ وہ وہاں سے چلا گیا اور وہ اس لمس کے زیرِ اثر رہی۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کتنی ہی دیر سے دونوں کے درمیان فقط خاموشی تھی۔۔۔ آخر اس چپ کو یوشع نے ہی توڑا تھا۔۔۔

ماہی!!! تم نے پوچھا تھا کہ میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں یا نہیں؟؟" ماہی نے اس کے چہرے کو دیکھا۔۔۔ اس کی نگاہیں چھت پر مرکوز تھی۔۔۔

ماہی!! میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں، تم جانتی ہو میں کسی کو بھی جھوٹی اُمیدوں کے سہارے نہیں دیا کرتا، میں خاموش ہو جاتا ہوں مگر کسی کو جھوٹی اُمیدیں نہیں دیتا۔۔۔" وہ خاموشی سے اُس کا چہرہ دیکھے گئی مگر وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

ماہی!! میں نے تمہیں معاف تو کر دیا ہے مگر میں تمہارے ساتھ اپنی ساری زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔" چھن سے ماہی کے اندر بہت کچھ ٹوٹا تھا۔۔۔ آنکھوں کے کناروں میں چُبھن ہوئی تھی۔۔۔ اُس نے اُس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔۔۔

میں تمہارے ساتھ زندگی گزاروں گا تو مجھے تمہاری طرف سے دی گئی ہر ایک اذیت یاد آئیں گی، مجھے وہ سب بھی بار بار یاد آئیں گا جو میں نے تمہارے ساتھ کیا، مجھے وہ سب دن یاد آئیں گے جو میں نے المیرا کے ہجر میں تڑپ کر کاٹے۔۔۔" ماہی کا دل پہلے سے زیادہ ٹوٹتا جا رہا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں جس طرح تم نے جنون میں آ کر وہ سب کیا، اسی طرح میں نے بھی اپنی ضد، اپنی انا اور شدید غصے میں آ کر تمہارے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں کیا، میں نے تمہارے ساتھ غلط کیا، قسم سے میری یہ تربیت نہیں بالکل نہیں تھی جو میں نے تمہیں دکھائی، میں ایسا بالکل نہیں تھا ماہی!! میرے نزدیک تمہاری یہی سزا تھی اور میں نے دی، مجھے لگتا تھا تمہیں تڑپتا دیکھوں گا تو میرے دل کو سکون ملیں گا، مگر ایسا نہیں ہوا، میری بے سکونی ہر بار پہلے سے کئی زیادہ بڑھتی گئی، میری روح بے چین رہنے لگی، مجھے بابا نے کہا کہ تمہیں

معاف کر دُوں، مجھے اُن بزرگ شخص نے کہا کہ میں تمہیں معاف کر دُوں، مگر میرا دل تمہیں معاف کرنے کیلئے راضی نہیں ہو رہا تھا، پھر میں نے تمہیں معاف کر دینے کا فیصلہ کیا اور میں نے اپنا ظرف بڑا کر کے تمہیں معاف کر دیا مگر میں اپنا ظرف اِس سے زیادہ بڑا نہیں کر سکتا، میں تمہارے ساتھ اپنی ساری زندگی نہیں گزار سکتا، تمہاری ڈیلیوری کے بعد میں تمہیں ڈائیورس دے دُوں گا۔۔۔" اس کی روح تڑپی تھی ایسے جیسے کسی نے جسم سے ایک ہی دم روح کھینچ لی ہو۔۔۔

ایسا مت کہیے یوشع!! مجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے، آپ مجھے چھوڑنے کی بات مت کریں۔۔۔" اس کی آواز کپکپا رہی تھی۔۔۔ یوشع نے چھت سے نگاہیں ہٹا کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔ دونوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی آنکھوں میں جھانکا تھا۔۔۔ یوشع کی آنکھیں اُداس تھی تو ماہی کی آنکھیں نم۔۔۔۔

آپ مجھے ڈائیورس دینے کی بات مت کریں یوشع!!! آپ مجھے زندگی بھر نہ اپنائیں، مجھے کسی کباڑ کی طرح کسی بھی کونے میں پھینک دیں مگر مجھے چھوڑنے کی بات مت کریں، میری روح تڑپتی ہے، آپ مجھے خود سے دور کرنے کی بات مت کریں۔۔۔ "

میری بھی تڑپتی ہے ماہی!! میری بھی روح تڑپتی ہے، تمہاری روح میرے لئے تڑپ رہی ہے اور میری روح!!!" اس نے نام نہیں لیا تھا اور وہ نام لئے بغیر بھی جانتی تھی کہ وہ المیرا کے بارے میں بات کر رہا ہے۔۔۔

آپ المیرا کو واپس لے آئے یوشع!! آپ اس سے شادی کر لیں!! میں اس کے پیروں میں گر کر اس سے معافی مانگ لوں گی، بس آپ مجھے چھوڑنے کی بات مت کریں، میں سچ میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔"اس نے چونک کر ایک بار پھر اس کو دیکھا۔۔۔

تم ڈیلیوری کے بعد بے بی کو ساتھ لے کر جانا چاہو تو لے جانا!! چھوڑ کر جانا چاہو تو چھوڑ جانا۔۔۔ "

یوشع!!"اس نے پھر تڑپ کر کہا تھا۔۔۔

آپ میرے ساتھ ایسا ظلم مت کریں!! اس سے تو اچھا ہے آپ مجھے معاف نہ کریں مگر مجھے چھوڑے مت!!!"اس کی آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔۔

مجھے صرف آپ کا ساتھ چاہیے، آپ کا تھوڑا سا ٹائم چاہیے، صرف دو گھڑی میرے ساتھ محبت کے گزار لے مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے، کچھ بھی نہیں!!!"وہ چپ ہو گئی تھی۔۔۔یوشع بھی چپ رہا۔۔۔

سو جاؤ ماہی گڈ نائٹ!!!"یوشع نے کروٹ بدل لی۔۔۔ماہی چپ سی سیدھی لیٹی رہی۔۔۔ آنکھ سے آنسو ٹپکتے رہے۔۔۔

وہ تو ویسے بھی اسے اور اپنے بہت سے عزیز رشتوں کو چھوڑ کر جانے والی تھی۔۔۔

وہ جھوٹے منہ ہی سہی بس ایک بار کہہ دیتا کہ وہ اس کے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو وہ چند لمحوں اور بچی ہوئی چند سانسوں تک کیلئے خوش ہو جاتی۔۔۔

وہ یہ بھی جانتی تھی وہ کسی کو بھی جھوٹی تسلیاں نہیں دیتا تھا۔۔۔

یوشع!!!" کچھ پل بعد اس نے پکارا تھا۔۔۔یوشع چپ رہا اس کے آگے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔کچھ وقفے کے بعد یوشع نے اس کو کہتے سنا تھا۔۔۔

میرے لئے آپ سے دور جانا بہت تکلیف دہ ہے، میں جانتی ہوں آپ کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں، آپ مجھے چھوڑ دیں گے جب تک یہ دن ہے تب تک آپ مجھے اپنی قربت میں گزارنے دیں، میں جانتی ہوں آپ کیلئے یہ بھی بہت مشکل ہے، آپ نے ہمیشہ المیرا کے ساتھ کے خواب دیکھیں تھے، اسی کے ساتھ کے سپنے سجائے تھے، المیرا کی جگہہ کسی اور عورت کو دینا آپ کیلئے واقعی مشکل ہے مگر میں آپ سے چند لمحوں کی بھیک مانگتی ہوں، مجھے نیند آرہی ہے یوشع!!! پچھلے کئی دنوں سے میں چین کی نیند نہیں سو سکی ہوں، ہر وقت ایک عجیب سا ڈر رہتا ہے، میں اپنے گرد آپ کی بانہوں کا تحفّظ بھرا حصار چاہتی ہوں، تاکہ میرے دل سے یہ عجیب سی بے چینی اور ڈر ختم ہو جائیں، آج آپ مجھے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیں، مجھے آج سکون کی نیند دے دیں، جتنے پل ہے محبت سے گزار لیں، مجھے اپنی حسین یادیں دے دیں، مجھے اپنی قربت دے دیں۔۔۔" آج اس نے بہت مان سے کہا تھا اور شاید آج اس کو یقین تھا کہ وہ اس کی بات نہیں ٹالے گا اور پھر ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔یوشع سیدھا ہو کر چپ چاپ لیٹ گیا تھا۔۔۔اس نے اپنے مضبوط

بازو ماہی کیلئے پھیلا دیئے تھے۔۔۔وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتی اس کے قریب ہوتی یوشع کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر گئی۔۔۔

یوشع نے بھی اس کو آج اپنے بازو کے حصار میں لے لیا تھا۔۔تحفّظ بھرا احساس وہ اپنے ارد گرد محسوس کر سکتی تھی۔۔۔اس کے سینے کے پاس سے شرٹ کو مُٹھی میں جکڑے اس کے آنسو اس کے سینے میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

میں جانتی ہوں میں نے آپ کے ساتھ بالکل غلط کیا ہے، کوئی اپنے دشمن کے ساتھ بھی ایسا نہیں کرتا ہو گا جیسے میں نے کیا، میں جانتی ہوں آپ ایسے بھی نہیں ہے جیسے آپ مجھے دکھاتے رہے ہیں، میں بچپن سے آپ کو دیکھتی آرہی ہوں، میں آپ کو اچھی طرح جانتی ہوں، آپ نے جو کیا مجھے کوئی گلہ نہیں ہے کیونکہ یہی میری سزا تھی، مجھے اُمید ہے یوشع اِن دو مہینوں میں آپ کا دل بھی بدل جائیں گا، آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے تو آپ میرے ساتھ رہنے کیلئے بھی تیار ہو جائیں گے، میں نے جو کیا وہ آپ کیلئے کسی ٹراما سے کم نہیں تھا، آپ اتنی آسانی سے مجھے معاف نہیں کر سکتے تھے، آخر کو آپ بھی انسان ہی ہے، معاف کرنے کیلئے بھی انسان کو وقت چاہیے ہوتا ہے اور کسی کو معاف کر دینے کیلئے اتنا وقت لگتا ہے، زخم بھر جانے کیلئے وقت لگتا ہے، آپ نے جس طرح مجھے معاف کر دیا، اُسی طرح ایک دن آپ میرے ساتھ رہنے کیلئے بھی تیار ہو جائیں گے، آپ کے زخم بھر جائیں گے۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی۔۔۔وہ بھی خاموش رہا۔۔۔

یوشع!!ایک بوسہ دے دیں۔۔"وہ کچھ بولنے لگا تھا لیکن اس کی بات نے اسے کچھ بولنے نہ دیا۔۔۔۔
ناچاہتے ہوئے بھی دے دیں، یہ میرے لئے حسین پل ہونگے۔۔۔"یوشع نے آنکھیں بند کرتے اس کے ماتھے کو ہولے سے چوما۔۔۔اس نے بھی سکون سے آنکھیں موندلی جیسے وہ اب دوبارہ کبھی نہ اُٹھیں گی۔۔۔

کاش!!یہ حسین پل اس کی زندگی سے کبھی ختم ہی نہ ہوں۔۔۔اس نے خواہش کی تھی۔۔۔۔

وہ اپنی انگلیاں دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں پھیرنے لگا تھا۔۔۔وہ اپنے پورے وجود میں عرصے بعد سکون کی لہر دوڑتی محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔صرف چند پل لگے تھے اور ماہی نیند کی گہری وادیوں میں جاچکی تھی۔۔۔۔اس کے چہرے پر اطمینان تھا مگر یوشع کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔۔کوئی خوشی نہ ہی کوئی غم!!!

آج ماہی اپنے گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔آج یوشع خود اسے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔علی ابھی آفس نہیں گیا تھا۔۔۔وہ علی کے ساتھ ہی صوفے پر اس کے بازو سے لگی بیٹھی تھی۔۔زینب بھی اپنے گھر گئی ہوئی

تھی۔۔۔ مسز عمران کچن میں آج ماہی کیلئے خود کوکنگ کر رہی تھی اور عمران صاحب آفس گئے ہوئے تھے۔۔۔۔

ماشااللہ آج تو میری گڑیا بہت خوش لگ رہی ہے؟؟؟" وہ خوش تھی اور غمگین بھی۔۔۔ وہ بس جانے سے پہلے سب کے ساتھ حسین پل گزار کر ان سب کو اپنی حسین یادیں دے کر جانا چاہتی تھی۔۔۔

میں تو خوش ہی رہتی ہوں بھائی!!" علی نے مسکراتے ہوئے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

بہت چھوٹی سی تھی تم، ماہی جب سے تمھیں گود میں کھلاتا آرہا ہوں، بچپن سے لے کر اب تک تمہاری ہر خواہش ہر ضرورت کو پورا کرتا آیا ہوں، میری گڑیا کو مجھ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا، تمھیں کیا لگا تھا تم مجھ سے جھوٹ بولتی رہو گی اور مجھے سچائی کا نہیں پتا چلے گا؟ شک تو تھا مگر یقین جب ہو گیا تھا جب تمہارے منہ سے نکلا تھا، اگر یوشع تمھیں خوش رکھ رہا ہوتا یا اس کا بیہیو تمہارے ساتھ صحیح ہوتا تو تم ہواؤں میں اڑتی نظر آتی، یوں بُجھی بُجھی سی نہیں!! میں جانتا تھا تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں ہو، جب ہی تم دونوں سے ڈائیورس کی بات کی تھی مگر اللہ معاف کریں تم دونوں تو آگ بگولہ ہی ہو گئے تھے، مگر آج عرصے بعد میں نے تمہیں خوش دیکھا ہے اور آج جس طرح پہلی بار یوشع خود تمھیں لے کر آیا، آج جس طرح وہ تم سے بات کر رہا تھا تو اس کی خوشی تمہارے چہرے پر آج صاف ظاہر ہو رہی ہے۔۔۔ "

ان کا بیہیو میرے ساتھ ٹھیک ہے بھائی!! میں خوش ہوں۔۔۔"

خوش رہو تمھارے بھائی کی بس یہی دعا ہے۔۔۔" علی نے اس کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔۔

کیا باتیں ہو رہی ہے دونوں بہن بھائی میں ؟؟"

کچھ نہیں ماما دیکھے ناں جب دیکھو تنگ کرتے رہتے ہیں انہیں کوئی اور کام ہی نہیں ہے، آپ اٹھیں اور آفس جائے چلے شاباش!! ورنہ میں یوشع کو دو کی چار لگادوں گی۔۔۔" علی نے قہقہہ لگایا۔۔۔

کیوں بھئی میں تو نہیں جارہا میری بہن اتنے دنوں بعد گھر آئی ہے اور میں آفس پہنچ جاؤں بالکل بھی نہیں اور بیٹا تمھیں جتنی شکایتیں یوشع سے لگانی ہے لگالو، بھئی میں نہیں ڈرتا اس سے بالکل بھی۔۔۔" ماہی نے منہ بنایا۔۔۔

ویسے کیا ہے بھئی بھابھی کو کیوں گھر بھیج دیا؟ میں آئی ہوں اور وہ نہیں ہے یہاں۔۔۔ "

تو میری بہنا!! کیا وہ اپنے گھر نہیں جاسکتی؟ آنٹی آئی تھی اور لے گئی ہے اسے اپنے ساتھ "!!!

اچھا "!!

تم اس کو چھوڑو ماہی یہ یوہی سر کھاتا رہے گا، تم بتاؤ کچھ کھاؤ گی، کچھ منگواؤ تمہارے لئے ؟؟؟ "

نہیں ماما ابھی نہیں!!!" اور پھر وہ اپنی باتوں میں مگن ہو گئے تھیں۔۔۔

آج سب ایک بار پھر علی کے گھر پر اکٹھے تھیں۔۔۔زینب کی فیملی، ماہی، یوشع سب کیونکہ آج زاور اس دنیا میں آیا ہے۔۔۔ آج ہمارا علی بھی باپ بن گیا ہے اور اسی خوشی کے موقع پر آج سب ایک ساتھ تھیں۔۔۔۔حماد بھی آرہا تھا۔۔۔۔اسی طرح ماہی کی ڈیلیوری میں بھی صرف ڈیڑھ مہینہ باقی رہ گیا تھا۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

کیا چل رہا ہے آج کل زندگی میں؟؟"حماد نے یوشع سے پوچھا۔۔۔حماد بھی کل ہی آیا تھا علی کی خوشی میں شریک ہونے اور آج وہ یوشع کے گھر پر تھا۔۔۔وہ دونوں بالکونی میں کھڑے باتیں کر رہے تھیں۔۔۔۔

کچھ نہیں کیا چل سکتا ہے؟ گزر رہی ہے زندگی۔۔۔"

زندگی تو سب کی گزر جاتی ہے یوشع چاہے اس کو اُداسی سے گزارو یا خوشی سے۔۔۔"

ہمممم "!!!!

کیا المیرا کی یاد نہیں آتی؟؟؟"یوشع پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ مسکرایا۔۔۔۔

اس کی یاد نہ آئیں تو سانس نہیں آتی، اُس کی یادیں ہی میرے جینے کا سہارا ہے، اُس کے بغیر گزارا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔۔۔"اس کے ایک ایک حرف میں سچائی تھی۔۔۔

ماہی کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ تم نے اسے معاف کر دیا؟؟"اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں نے اسے معاف کر دیا ہے مگر میں اس کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔ "

کیوں؟؟ "

میرا ظرف اب اتنا بڑا نہیں ہے کہ میں اس کے ساتھ ساری زندگی گزاروں، میں اس کی ڈیلیوری کے بعد اسے ڈائیورس دے دوں گا۔۔۔ "

پھر ابھی کیوں نہیں؟؟ "

ابھی ڈائیورس دے بھی دُوں گا تو بھی وہ شرعی طور پر ڈیلیوری تک اسی گھر میں رہیں گی، اس گھر میں جتنے دن ہے، جب تک وہ محرم بن کر گزار لے، یوں غیر محرم نہیں، اس لئے اس کی ڈیلیوری کے بعد میں اسے ڈرائیورس دے دُوں گا۔۔۔ "

اور بے بی؟؟ "

میں خود مر جاؤں گی مگر اپنے بچے کو کچھ نہیں ہونے دُوں گی۔۔۔۔"اسے یاد آیا۔۔۔

وہ ماں ہے، وہ بچے کا مجھ سے زیادہ اچھا خیال رکھیں گی، وہ اگر ساتھ لے کر جانا چاہے تو لے جائیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور اگر چھوڑ کر جانا چاہے تو چھوڑ جائیں مجھے جب بھی کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ "

تم نے ماہی کو بتا دیا ہے کہ تم اسے چھوڑ دو گے؟؟"اس نے پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ اسے ماہی کا تڑپنا یاد آیا۔۔۔

ہمم!!!"وہ بس اتنا ہی کہہ سکا۔۔۔

پھر تم المیرا کو واپس لاؤں گے۔۔۔"جواب نہ پا کر حماد نے اگلا سوال کیا۔۔۔

جب تک ماہی میرے نکاح میں رہے گی، جب تک وہ واپس نہیں آئیں گی۔۔۔ "

تو تم المیرا کو واپس لانے کیلئے ماہی کو ڈرائیورس دے رہے ہوں؟؟؟"

نہیں!!!"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا تو حماد نے حیرانگی سے اس کو دیکھا۔۔۔

میں المیرا کی وجہ سے اس کو ڈائیورس نہیں دے رہا، میں نے بتایا ہے میرا ظرف اتنا بڑا نہیں ہو پا رہا کہ میں ماہی کے ساتھ اپنی ساری زندگی گزاروں، میں اس کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتا ہوں مگر زندگی نہیں گزار سکتا۔۔۔"وہ خاموش ہوا۔۔۔

جب ماہی کو چھوڑ دو تو تم المیرا کو واپس لے آنا مگر اکیلے اپنی ساری زندگی نہ گزارنا۔۔۔"حماد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔یوشع خاموش رہا۔۔۔

اگر تم المیرا کو واپس نہیں لاؤں گے تو کیا کرو گے؟ کیا تم کبھی اس کے سامنے اپنی پوزیشن کلئیر نہیں کرو گے؟ کیا وہ تمہیں ساری زندگی ایسے ہی گنہگار سمجھتی رہے گی؟ اور کیا تم اس طرح سکون سے زندگی گزار لو گے؟؟؟"یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

تم المیرا کو سچائی کیوں نہیں بتا دیتے ہو؟؟ وہ کب تک تمھیں گنہگار ٹھہراتی رہے گی؟؟؟"

کیسے بتاؤں حماد!!اس نے خود تک پہنچنے کے سارے راستے بند کر دیے ہیں، میں نے ماموں سے کہا تھا اس کا کونٹیکٹ نمبر دے دیں، انہوں نے کہا کہ اس کا وہی پرانا نمبر ہے اور یہ بھی کہ خاص میرے لئے پیغام ہے میں اس سے کبھی رابطہ کرنے کی کوشش نہ کروں، نہ کبھی اس کے سامنے آکر اس کو اپنی شکل دکھاؤں، اگر میں اس کے سامنے گیا یا اُس تک پہنچا تو وہ ایک لمحہ نہیں لگائے گی خود کو ختم کرنے میں، میرے لئے اُس تک پہنچنا مشکل نہیں ہے حماد!!! مگر میں اُس کی دھمکی کے آگے بندھ گیا ہوں، میں اُس کی دھمکی سے واقعتاً ڈر گیا ہوں، میں خوفزدہ ہوں کیونکہ میں اسے اچھے سے جانتا ہوں وہ واقعی ایسا کر گزریں گی، وہ خود کو نقصان پہنچالے گی اور میں اس کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، اس کو نفرت ہے اب میرے وجود سے، وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی۔۔۔"اس کے لہجے میں تکلیف تھی۔۔۔

میں نے کئی بار اس کا نمبر ٹرائے کیا ہے، جہانزیب کا نمبر بھی کئی بار ڈائل کیا ہے، المیرا کا نمبر مستقل بند جاتا ہے اور جہانزیب کال اٹینڈ نہیں کرتا اور اب تو اس کا بھی نمبر بند رہنے لگا ہے۔۔۔ "

یوشع!!بہت دل دُکھتا ہو گا؟؟؟"حماد نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈالتے اس سے پوچھا۔۔۔

دُکھتا؟؟"وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے میرے دل کو کسی کپڑے کی طرح بیچ میں سے پکڑ کر بے دردی سے دو حصّوں میں چیر دیا ہو۔۔۔"اس کی تکلیف اس کے لفظوں سے بھی عیاں تھی۔۔۔

تو کیا تم المیرا کو کبھی سچائی سے آگاہ نہیں کرو گے ؟ تو کیا وہ ساری زندگی تمھیں یوہی گنہگار سمجھتی رہے گی ؟؟؟"

اللہ بہترین منصف ہے، وہ کریں گا بہترین انصاف، اور تب تک میں صرف صبر کروں گا، ہو سکتا ہے وہ اِس صبر کا پھل مجھے دے دیں، ہو سکتا ہے میرے تمام اُدھڑے زخم بھر جائیں۔۔۔"

سو تم نے اکیلے رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔ "

ہمم !! میں ماہی کی ڈیلیوری کے بعد سب سے کہی دور جانا چاہتا ہوں، چند دنوں کیلئے یا شاید چند مہینوں کے لئے میں سب سے رابطہ بالکل منقطع کر کے رہنا چاہتا ہوں، میں ایک ایسی جگہہ جانا چاہتا ہوں جہاں مجھے کوئی اذیت، کوئی تکلیف نہ ملیں، جہاں کوئی ذہنی ٹینشن نہ ہو، جہاں میں سکون سے رہ سکوں، میں کچھ مہینے صرف المیرا کی یادوں کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں، اس کے ساتھ گزرے حسین لمحوں کے سہارے میں اپنی زندگی گزارنا چاہتا ہوں، ایک ایسی پر سکون جگہہ جہاں بس میں ہوں، اور المیرا کی یادیں، ان دو کے علاوہ کوئی تیسری چیز نہ ہو۔۔۔" گلے کی گلٹی اُبھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔ وہ اپنے لب کاٹ رہا تھا۔۔۔

میری جان !!! اِدھر دیکھ !! میری بات سن !!!" اس نے یوشع کے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔۔

ماہی کو ڈائیورس مت دیں یوشع !!میری بات کو سن اور سمجھنے کی کوشش کر!!!المیرا کو تم واپس لانا نہیں چاہتے، ٹھیک ہے، مگر ماہی کے ساتھ ناانصافی مت کرو، تم نے جتنی سزا اسے دینی تھی دے دی، اپنا ظرف مزید بڑا کر اور اس کے ساتھ زندگی گزار لے، جب تُوں خود اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کریں گا تو دیکھنا تیرے زخم بھر جائیں گے، تمہیں خود فیصلہ کرنا ہے،

ایک مرد کے فیصلے کو اُس وقت تک کوئی نہیں بدل سکتا جب تک وہ خود سے بدلنا نہ چاہے، جب تک تم خود سے بدلنے کی کوشش نہیں کرو گے جب تک ہر بات، ہر ریاضت بیکار ہے، تم چاہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے، مرد اگر بگاڑتا ہے تو مرد ہی سنوارتا ہے اور ماہی اتنی بری نہیں ہے یوشع !! کہ اس کے ساتھ ساری زندگی نہ گزاری جا سکیں۔۔۔ "

میں جانتا ہوں حماد !! کہ وہ بری نہیں ہے، میں بچپن سے اسے دیکھتا آرہا ہوں۔۔۔"

(یہ سب اُس نے نادانی اور جنون میں آکر کیا ہے مگر اس کا یہ جنون سب کی خوشیاں نگل گیا!!!اور اِس چیز نے مجھے بے حد تکلیف دی ہے، بہت دکھ دیا ہے) وہ یہ سوچ سکا تھا حماد سے کہہ نہیں سکا تھا اور نہ ہی وہ کہنا چاہتا تھا۔۔۔

مگر یوشع میری بات کو سمجھ !! جب ایک مرد عورت کے ساتھ زبردستی کرتا ہے یا اس کے ساتھ زبردستی شادی کرتا ہے تو ایک وقت بعد عورت بھی وہ سب بھلا کر اسی مرد کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارتی

ہے، وہ بھی اپنا ظرف بڑا کر کے مرد کو معاف کر دیتی ہے، ہر تکلیف اور ہر اذیت کیلئے، ان کے معاف کر دینے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ تمام اذیتیں اور تکلیفیں بھول گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبھانا جانتی ہے اور انہیں اپنے محرم رشتے سے محبت ہو جاتی ہے تو جب یہی بات مرد پر آتی ہے تو مرد کی انا کو کیوں ٹھیس پہنچتی ہے؟ مرد کیوں زندگی نہیں گزار سکتا؟ پھر تو یہی ثابت ہوا ناں کہ ایک عورت کا ظرف مرد کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے، عورت آسانی سے معاف کر دیتی ہے اور نبھا جاتی ہے، جب کہ مرد نہیں نبھاتا، مرد طیش میں آکر چھوڑ دیتا ہے، آج تک عورت کی زندگی ایک مرد ہی برباد کرتا آیا ہے، کبھی اپنی ضد میں، کبھی اپنی انائیں تو کبھی اپنے جنون میں!! عورت کو ہر طرح سے خسارہ رہا ہے، مگر آج ایک عورت نے یہ سب کیا ہے، تو مرد کا فرض بنتا ہے جیسے عورت معاف اور درگزر کر کے زندگی گزار لیتی ہے ویسے ہی مرد کو بھی زندگی گزار لینی چاہیے، جب زندگی گزارنے کا فیصلہ کرو گے تو محبت بھی خود بخود پیدا ہو جائیں گی، ماہی تمہارے تمام زخموں کو بھر دیں گی، اس نے جو کیا مگر تم نے بھی کچھ کم نہیں کیا، تم نے بھی ساری کسر پوری کر لی ہے، تمہاری روح پر بھی زخم لگے ہیں اور اس کی روح پر بھی زخم لگ چکے ہیں، تم دونوں کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہے، تم اس کے زخموں کو بھر دو، وہ تمہارے زخموں کو بھر دیں گی، تم اسے اپنے زخموں کو بھرنے کی اجازت دو، ایک وقت آئے گا جب تم دونوں ایک ساتھ خوش رہنے لگوں گے،

بس تمہیں ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے مگر اس کو ڈائیورس دے کر مزید اس کی روح کو چھلنی مت کرو، نہ خود کی روح کو زخم دو۔۔۔" وہ خاموشی سے حماد کا چہرہ دیکھے گیا۔۔۔

تیرے پاس ابھی بھی وقت ہے یوشع!!! خوب اچھی طرح سوچ بچار کر لیں مگر میں یہی کہوں گا جب اسے معاف کر سکتے ہو تو اللہ کی رضا کی خاطر اب زندگی بھی گزار لو،

المیرا تمہارا نصیب نہیں تھی اس لئے تمہارے ہاتھ آ کر بھی تم سے دور کر دی گئی، اور ماہی!!! وہ تمہارا نصیب ہے اور تم تک ہے، المیرا اگر تمہارے نصیب میں ہے تو کہی نہ کہی وہ دوبارہ تمہیں مل ہی جائیں گی اگر نہیں تو کبھی نہیں ملیں گی، مگر ایسے خالی ہاتھ نہ رہو، کوشش کرو اپنی زندگی اسی عورت کے ساتھ گزار لو جو تمہارے نکاح میں ہے، بے بی ہونے کے بعد محبت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے، نہ تم فرشتہ ہو اور نہ ہی وہ فرشتہ ہے، تم دونوں سے غلطیاں ہو گئی ہے مگر ان غلطیوں کو مزید مت گھسیٹو۔۔۔" وہ خاموش ہو گیا۔۔۔ مغرب کی اذانوں کی آواز ہر طرف گونجنے لگی تھی۔۔۔

میری بات کو تنہائی میں سوچنا ضرور۔۔۔" یوشع نے ایک بار پھر اپنے لب کاٹے۔۔۔ حماد نے اس کو یہ کرتے دیکھا جیسے وہ خود پر ضبط کر رہا ہو۔۔۔۔

رونا چاہتے ہو تو رو لو۔۔۔" یوشع نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

میں جانتا ہوں اِس وقت تم خود پر ضبط کے پہرے باندھے کھڑے ہو، میں بھی مرد ہوں اور تمہاری کیفیت سمجھ سکتا ہوں، میرا کندھا اِس وقت میسر ہے، آجا میرے دوست!!!" اس نے یوشع کو بازو سے تھام کر خود کے قریب کیا اور اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔ یوشع نے بھی اس کی کمر کے گرد اپنی بانہیں باندھی مگر وہ رویا نہیں۔۔۔ حماد اس کی پیٹھ تھپتھپاتا رہا۔۔۔ اسے حوصلہ دیتا رہا۔۔۔ یوشع نے اپنا ماتھا اس کے کندھے پر ٹکایا۔۔۔

ماہی کی ڈیلیوری کے بعد باہر کسی سکون والی جگہہ پر چلے جانا مگر اکیلے نہیں، ماہی کو ساتھ لے جانا، اکیلے میں جب ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزاروگے تو ایک دوسرے کی تکلیفوں کو سمجھ سکوگے، میرا کام سمجھانا تھا، فیصلہ تمہیں خود کرنا ہے میری کوئی بات بری لگی ہو تو مجھے معاف کرنا۔۔۔ "

وہ چند ہی لمحوں بعد اس سے دور ہو گیا تھا۔۔۔

مجھے تمہاری کوئی بات بری نہیں لگی۔۔۔۔"حماد بس مسکرایا۔۔۔

آ نماز پڑھنے چلے آذان ہو گئی ہے۔۔۔ "

اوووہاں!!!رئیلی یہ بات میں کیسے بھول سکتا ہوں؟ آپ تو مولوی بن گئے ہیں۔۔۔"حماد نے مزاق کیا تھا۔۔۔ وہ اِس سنجیدہ ماحول کے تناؤ کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

حماد سٹوپ اِٹ!!ربش یار "!!!

اوکے اوکے سوری آؤ چلے "!!!

ہاں چلو اور میری چھوڑو بہت دماغ کھالیا، اپنی بتاؤ؟ تم کب شادی کر رہے ہو؟؟؟" وہ باہر کی طرف بڑھتے بات کر رہے تھے۔۔۔

اویار کیوں جلے پہ نمک چھڑک رہا ہے، کوئی لڑکی گھاس ہی نہیں ڈالتی۔۔۔"

اور یہ بات میں بالکل نہیں ماننے والا کہ کوئی لڑکی تمھیں لفٹ نہ کروائے، اچھے خاصے ہینڈسم ہو تم، مجھے پورا یقین ہے لڑکیاں تو بہت آتی ہو گی مگر تم ہی کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ہونگے۔۔۔" حماد بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

یار ایک دو کو گھاس ڈالی تھی مگر قسمے اُنہوں نے کھائی ہی نہیں۔۔۔" یوشع زور کی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔

یار وہ سچ مچ کی گدھی نہیں ہے جو گھاس کھالے گی، ہاں بس ذرا سی ان کے پاس عقل کی کمی ہوتی ہے تو ضروری تو نہیں کہ وہ سچ مچ گدھی بن جائے گی۔۔۔ "

اووہ آئی سی !!! مجھے تو سب گدھی لگتی ہیں۔۔۔" وہ دونوں پھر ہنسے تھے۔۔۔

ٹھیک ہے یار اب پتا لگا وہ انسان کی بچیاں ہے، ٹھیک ہے نیکسٹ ٹائم برگر، شوارما، پزا، فرنچ فرائز ڈال کر دیکھوں گا، کیا پتا کھالیں۔۔۔" اور اب کی بار وہ دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسے تھیں۔۔۔ آخر حماد کا مزاق رنگ لے ہی آیا تھا یوشع دل کھول کر ہنسا تو سہی۔۔۔۔

وہ بہت دیر سے یوشع کی گود میں سر رکھ کر چپ چاپ لیٹی تھی اور یوشع ہلکے ہلکے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلا رہا تھا جس سے اس کو کافی سکون مل رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر کے یوشع کا ایک ہاتھ اپنی گرفت میں پکڑے لیٹی تھی۔۔۔یوشع بھی چپ سا اس ہی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بند تھی۔۔۔وہ سچ میں اس ایک سال میں بہت بجھ سی گئی تھی۔۔۔یوشع کو افسوس ہوا تھا۔۔۔۔

یوشع ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟"اس نے بند آنکھوں کے ساتھ اجازت چاہی۔۔۔

ہاں پوچھو"!!!

آپکو بیٹا چاہیے یا بیٹی؟؟"اور ایک بار پھر ماہی انجانے میں اس کے دل کے زخم ہرے کر گئی تھی۔۔۔المیرا کے ساتھ کی گئی گفتگو اس کے ذہن میں پل بھر میں گردش کرنے لگی تھی۔۔۔اس کے بالوں میں چلتی انگلیاں چند پل کیلئے رک گئی تھی۔۔۔ٹھہر گئی تھی بالکل ساکت ہو گئی تھی۔۔۔ماہی نے اس کی انگلیوں کی حرکت کو رُکتے دیکھا تو آنکھیں کھول کر لیٹے لیٹے یوشع کا چہرہ دیکھا مگر اس نے بروقت خود پر قابو پا لیا تھا۔۔۔۔

کچھ بھی ہو جائے۔۔۔"وہ کچھ مطمئن ہوئی تھی۔۔۔

اچھا پھر دیکھ لینا بیٹا ہو گا، بلکل آپ کے جیسا بلکہ آپ سے بھی زیادہ جو بصورت۔۔۔ "

ہمممم!!سو جاؤ ماہی بہتر محسوس کرو گی۔۔۔ "

کوشش تو کر رہی ہوں مگر نیند ہی نہیں آ رہی، آپ سلائیں گے تو سو جاؤں گی۔۔۔ "

ہمم اچھا پہلے اٹھو اور یہ جوس پی لو۔۔۔"وہ اپنے بھاری وجود کو سنبھالتی اٹھ کر بیٹھی۔۔۔یوشع نے جوس کا گلاس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا۔۔۔

یوشع!!! آپ پلا دے۔۔۔"اس نے بہت مان سے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

آپ نے چھوڑ تو مجھے ویسے بھی دینا ہے، ایک حسین یاد یہ بھی دے دیں، باقی بچے سوّا مہینے تک آپ میرے تھوڑے سے لاڈ اٹھا لے۔۔۔"اس کے لہجے میں تکلیف اُبھری تھی۔۔۔

میری اِس خواہش کو پورا کر دیں۔۔۔۔"وہ بہت مان سے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھے گئی۔۔۔۔

تم میرے چھوڑنے کے فیصلے سے راضی ہو؟؟ "

آپ کو کیا لگتا ہے یوشع!!!؟؟"اس نے الٹا اس سے سوال کیا تھا۔۔۔

یہ جوس پی لو۔۔۔"باتوں کا رخ بدلتے اور اس کی بات کا مان رکھتے اس نے جوس کا گلاس اس کے لبوں سے لگا دیا۔۔۔

وہ جانتا تھا وہ راضی نہیں ہے اور نہ ہی خوش ہے۔۔۔وہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔اس نے جوس ختم کیا۔۔۔

اب سو جاؤ!!!"اس نے اس کی طرف دیکھتے تھوڑا سا مسکراتے ہوئے کہا اور وہ اُس کے اِس ذرا سے مسکرا کر دیکھنے پر ہی بے حد خوش ہو جایا کرتی تھی۔۔۔وہ مسکراتی ہوئی اس کے برابر لیٹی تھی۔۔۔وہ ایک پیر زمین پر ٹکا کر کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔۔۔اس کے برابر لیٹتے اس نے اس کے بائیں ہاتھ کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیتے اپنا انگوٹھا اس کے ہاتھ کی پشت پر رب کرتے اس کو محسوس کرنے لگی۔۔۔اس کا دایاں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھتی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا۔۔۔چند لمحے لگے تھے اور وہ سو گئی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کی پشت پر رب کرتا انگوٹھا بھی ساکت ہو گیا تھا۔۔۔اس کی دھیمی دھیمی سانسوں کی سرگوشی کو وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ایک پل کیلئے بھی اس کی نظریں اس کے بُجھے چہرے سے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔

وہ اس کے ذرا سے ساتھ پر۔۔۔ذرا سے لمس پر۔۔۔ذرا سے مسکرا کر دیکھنے پر۔۔۔ذرا سے پیار سے بات کرنے پر ہی بے حد خوش ہو جاتی تھی۔۔۔اس کا چہرہ لمحے بھر میں گُلنار ہو جاتا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر زردی سی گھل جاتی تھی۔۔۔اس کی گوری رنگت پھیکی پڑ رہی تھی۔۔۔وہ نک سک سی تیار رہنے والی ضدی ماہی واقعی اب کہی نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ تیار ہوتی تھی اور نہ ہی خود پر توجہ دیتی تھی۔۔۔اس کے براؤن سلکی بال بھی روکھے روکھے سے ہوتے جارہے تھے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا یہ سب پریگننسی کی وجہ سے ہے یا ان تکلیفوں کی وجہ سے جو اُس نے اُسے دی تھی اور چھوڑنے کا کہہ کر اب بھی دے رہا ہے۔۔۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں یوشع "!!!

آپ یہ مت کہے مجھے اِس سے تکلیف ہوتی ہے۔۔۔"

میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی۔۔۔"

میری روح تڑپتی ہے۔۔۔"

مجھے صرف آپ کا ساتھ چاہیے، آپ کا تھوڑا سا ٹائم چاہیے، صرف دو گھڑی میرے ساتھ محبت کے گزار لے مجھے اس کے علاوہ کچھ نہیں چاہیے، کچھ بھی نہیں"!!!

اس کی باتوں کو الگ الگ یاد کرتے اس نے اپنے لب کاٹے۔۔۔

میرے لئے آپ سے دور جانا بہت تکلیف دہ ہے۔۔۔"

میں جانتی ہوں آپ کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں، آپ مجھے چھوڑ دیں گے جب تک یہ دن ہے تب تک آپ مجھے اپنی قربت میں گزارنے دیں۔۔۔"

میں آپ سے چند لمحوں کی بھیک مانگتی ہوں۔۔۔"

اس کا ہاتھ ابھی تک اس کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔۔وہ اس کے برابر خاموشی سے لیٹ گیا۔۔۔اپنا دوسرا ہاتھ اس کے سر کے نیچے رکھتے اس نے نہایت خاموشی سے اسے خود کے قریب کر لیا تھا۔۔۔وہ اسے اپنی قربت کے پل دے رہا تھا۔۔۔وہ تھوڑا سا کسمسائی تھی اور پھر کسی ننھے بچے کی طرح اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔۔۔یوشع نے اس کے گرد اپنی مضبوط بانہوں کا گھیرا کیا تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ کیلئے یہ بھی بہت مشکل ہے، آپ نے ہمیشہ المیرا کے ساتھ کے خواب دیکھے تھے، اسی کے ساتھ کے سپنے سجائے تھے، المیرا کی جگہہ کسی اور عورت کو دینا آپ کیلئے واقعی مشکل ہے۔۔۔ "

اس کیلئے واقعی یہ سب بہت مشکل تھا۔۔۔اس نے سختی سے آنکھیں میچی تھی۔۔۔

ماہی کو ڈائیورس مت دیں یوشع!!میری بات کو سن اور سمجھنے کی کوشش کر"!!!

اس نے اپنی میچی آنکھیں کھولی۔۔۔

تم نے جتنی سزا اسے دینی تھی دے دی، اپنا ظرف مزید بڑا کر اور اس کے ساتھ زندگی گزار لے۔۔۔ "

وہ کوئی تاثر نہیں دے سکا تھا۔۔۔

جب ایک مرد عورت کے ساتھ زبردستی کرتا ہے یا اس کے ساتھ زبردستی شادی کرتا ہے تو ایک وقت بعد عورت بھی وہ سب بھلا کر اسی مرد کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزارتی ہے، وہ بھی اپنا ظرف بڑا کر کے مرد کو معاف کر دیتی ہے، ہر تکلیف اور ہر اذیت کیلئے، ان کے معاف کر دینے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ

تمام اذیتیں اور تکلیفیں بھول گئی ہے، اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ نبھانا جانتی ہے اور انہیں اپنے محرم رشتے سے محبت ہو جاتی ہے تو جب یہی بات مرد پر آتی ہے تو مرد کی انا کو کیوں ٹھیس پہنچتی ہے؟ مرد کیوں زندگی نہیں گزار سکتا؟ پھر تو یہی ثابت ہوا ناں کہ ایک عورت کا ظرف مرد کے مقابلے میں بڑا ہوتا ہے، عورت آسانی سے معاف کر دیتی ہے اور نبھا جاتی ہے۔۔۔ "

یوشع کی آنکھوں میں کانچ ٹوٹنے جیسی چُبھن ہوئی تھی۔۔۔اس نے پھر آنکھیں بند کر لی۔۔۔

عورت کو ہر طرح سے خسارہ رہا ہے، مگر آج ایک عورت نے یہ سب کیا ہے، تو مرد کا فرض بنتا ہے جیسے عورت معاف اور در گزر کر کے زندگی گزار لیتی ہے ویسے ہی مرد کو بھی زندگی گزار لینی چاہیے۔۔۔"

اس کی بند پلکوں کی باڑ پر ایک موتی آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس نے جو کیا مگر تم نے بھی کچھ کم نہیں کیا، تم نے بھی ساری کسر پوری کر لی ہے، تمہاری روح پر بھی زخم لگے ہیں اور اس کی روح پر بھی زخم لگے ہیں، تم دونوں کو ہی ایک دوسرے کی ضرورت ہے، تم اس کے زخموں کو بھر دو، وہ تمہارے زخموں کو بھر دیں گی، ایک وقت آئے گا جب تم دونوں ایک ساتھ خوش رہنے لگوں گے۔۔۔ "

یوشے!!"اس کے کانوں میں المیرا کی آواز گونجی تھی۔۔۔اس نے پٹ آنکھیں کھولی تھی۔۔۔

یہ آواز۔۔۔وہ چہرہ۔۔وہ ہنسی۔۔۔وہ لمس۔۔

یہ سب وہ زندگی بھر نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ سب چیزیں اس کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑے گی۔۔۔۔

کوشش کرو اپنی زندگی اسی عورت کے ساتھ گزار لو جو تمہارے نکاح میں ہے۔۔۔۔ "

کتنا اچھا ہوتا آج اس کے نکاح میں۔۔۔ اور۔۔۔ اس کی بانہوں میں۔۔۔۔ المیرا ہوتی۔۔۔ تو زندگی ایسی بے رونق نہ ہوتی۔۔۔ وہ ایک خوشگوار زندگی گزار رہا ہوتا۔۔۔۔

بیٹا!! تم نے ابھی تک اللہ کی رضا میں راضی رہنا نہیں سیکھا۔۔۔ "

اس نے بند کھڑکی کے شیشے کے پار کالے آسمان کو دیکھا۔۔۔

بیٹا جو چلا گیا وہ ایک آزمائش تھی، جو ہے وہ بھی ایک آزمائش ہے، جانے والے کو کبھی نہیں روکا جاتا اور آنے والے کو بھگایا نہیں جاتا، اس لئے جو چلا گیا اسے رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو اور جو ہے اسے بھی رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لو، زندگی میں سکون آجائیں گا۔۔۔"

میں نے ماہی کو آپ کی رضا کی خاطر معاف کر دیا ہے، اِس کے باوجود بھی مجھے سکون کیوں نہیں مل رہا؟ یا خدا!!!" وہ کھڑکی کے پار کالے آسمان کو دیکھتا اپنے رب سے کہہ رہا تھا۔۔۔

میں آپ کے در پر بھی جھک گیا ہوں، مجھے تھوڑا سکون تو ملنا چاہیے تھا ناں!!!" اس کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔ اس نے اپنے لب کاٹے تھے۔۔۔۔

کیا یہ بے سکونی اس وجہ سے ہیں کہ ماہی کو چھوڑنے کا میرا فیصلہ غلط ہے؟؟"اس کے پاس اپنے ہی سوال کا جواب نہیں تھا۔۔۔

چھوڑ دے یار کی تلاش، اب کی بار خدا کو تلاش!! یا تو اُس کو اپنا بنالیں یا خود اُس کا بن جا!! دونوں طرف سے فائدہ تیرا ہی ہے، وہ مل گیا تو سمجھ جا کہ سب کچھ مل گیا، تُوں اس کا ہو گیا تو بھی سمجھ جا سب مل گیا پھر وہ رب تیرے گناہ بھی بخش دیں گا، تجھے دلّی، دماغی اور روحانی ہر طرح کا سکون بھی عطا کر دیں گا اور ہو سکا تو تیری پسندیدہ چیز تجھ تک بھی لے آئیں گا۔۔۔"

کچھ دن پہلے فجر کی وہ نماز تھی جو ان دونوں نے ساتھ پڑھی تھی۔۔۔وہ پہلی نماز تھی جس میں اس نے عرصے بعد سکون مانگا تھا اور اس کو مل بھی گیا تھا۔۔۔

وہ اُس رات خدا کا ہو گیا تھا۔۔۔اس فجر کی نماز کے بعد اس نے اپنی نماز قضا نہیں ہونے دی۔۔۔وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھنے لگا تھا۔۔۔اِس سب سے اسے تھوڑا بہت سکون ملنے لگا تھا مگر وہ ابھی تک مکمل طور پر سکون حاصل نہیں کر پایا تھا۔۔۔کیا سچ میں صرف اِس وجہ سے کہ ماہی کو چھوڑنے کا فیصلہ غلط ہے اور اِس میں خدا کی رضا شامل نہیں ہے۔۔۔

جو چلا گیا وہ تیرا نصیب نہیں تھا، جو ہے وہ تیرا نصیب ہے، اسی لئے تیرے پاس ہے، راضی ہو جا اس کی رضا میں، اپنا لے اس کو سکون مل جائے گا۔۔۔"

اس نے تھوک نگلا۔۔۔

نہ تم فرشتہ ہو اور نہ ہی وہ فرشتہ ہے، تم دونوں سے غلطیاں ہو گئی ہے مگر ان غلطیوں کو مزید مت گھسیٹو۔۔۔"

وہ ہر ایک بات کو سوچ رہا تھا۔۔۔ وہ مانتا تھا کہ اس سے بہت غلطیاں ہو گئی ہے وہ فرشتہ نہیں تھا۔۔۔ وہ پرفیکٹ بھی نہیں ہے۔۔۔ وہ خطاؤں کا پُتلا ہے۔۔۔ خطائیں انسان ہی کیا کرتے ہیں فرشتے نہیں۔۔۔۔

اس نے شکوہ کناں نظروں سے آسمان کو دیکھا۔۔۔

آپ کو اتنی تکلیف اور اتنی آزمائش نہیں دینی چاہیے تھی، آپ کی اِس آزمائش نے مجھے توڑ کر رکھ دیا، میں تھک ہار کر آپ کے در پر جھک گیا ہوں تو مجھے ہر زیادتی کیلئے معاف کر دینا، مجھے اتنی ہمت دینا کہ میں۔۔۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ کر لب کاٹے۔۔۔

المیرا کو بھول جاؤں؟؟؟ یا؟؟؟؟ ماہی کے ساتھ زندگی گزار سکوں؟؟؟

وہ نہ جانے اِن میں سے کیا کہنے والا تھا؟؟؟

وہ تمہارا نصیب ہے اور تم تک ہے۔۔۔۔ "

اس نے اپنے سینے میں چہرہ چھپائے پر سکون سی سوتی ماہی کو دیکھا۔۔۔

المیرا تمہارے نصیب میں ہے تو تمہیں مل جائیں گی اگر نہیں تو کبھی نہیں ملیں گی۔۔۔ "

یہ بات واقعی تکلیف دہ تھی مگر پر سکون بھی تھی۔۔۔

اگر وہ سچ میں اس کا نصیب ہے تو ہر حال میں اُس تک آ کر ہی رہے گی۔۔۔

وہ اب شاید کوئی فیصلہ کر رہا تھا۔۔۔شاید اللہ کی رضا کی خاطر اس کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ۔۔۔۔

اسے سب نے سمجھایا تھا اور اس نے سب کی سنی تھی مگر اب فیصلہ اسے خود کرنا تھا۔۔۔وہ اپنے فیصلے خود لیتا ہے۔۔۔مردوں کو اپنے فیصلے خود لینے چاہیے۔۔۔وہ سنیں سب کی مگر کریں وہی جس پر اس کا دل راضی ہوں۔۔۔اسے اگر کسی کی بات مان کر ہی فیصلہ کرنا ہوتا تو کب کا کر چکا ہوتا۔۔۔وہ واقعی پہلی ہی بار میں اپنے بابا کی بات مان کر فیصلہ کر لیتا مگر اس کا دل راضی نہیں تھا اس کا دل جس چیز پر راضی ہو رہا تھا اس نے وہ سب کیا تھا مگر ان سب کے باوجود وہ سکون حاصل نہیں کر سکا۔۔۔

اس نے چند لمحوں کیلئے آنکھیں بند کی۔۔۔

اور اب وہ خود سے ایک بار پھر فیصلہ کر رہا تھا۔۔۔

اس نے آنکھیں کھولی۔۔۔۔

یا اللہ!! مجھے ہر خطا کیلئے معاف کر دینا۔۔۔" اس نے دل میں دعا کی۔۔۔۔

المیرا!! مجھے معاف کر دینا!!

اس نے آنکھیں میچتے ماہی کے بالوں پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

ایک مرد کے فیصلے کو اُس وقت تک کوئی نہیں بدل سکتا جب تک وہ خود سے بدلنا نہ چاہے، جب تک تم خود سے بدلنے کی کوشش نہیں کروگے جب تک ہر بات، ہر ریاضت بیکار ہے، تم چاہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہو سکتا ہے، مرد اگر بگاڑتا ہے تو مرد ہی سنوارتا ہے۔۔۔

شاید وہ واقعی اب خود سے فیصلہ کر چکا تھا۔۔۔شاید سب کچھ سنوارنے کا فیصلہ !!اس نے اپنا فیصلہ بدل لیا تھا۔۔۔

دور کہی کسی شہر میں اسی وقت المیرا خوف کے مارے اٹھ کر بیٹھی تھی۔۔۔اس کا دل ایک دم گھبرایا تھا۔۔۔ناجانے کیوں؟ اسے اِس وقت صرف یوشع یاد آیا تھا۔۔۔

اور اس کی کالی آنکھیں لبالب نمکین پانیوں سے بھر سی گئی تھی۔۔۔۔

آج ماہی کی طبیعت بہت ڈاؤن تھی۔۔۔تکلیف بہت بڑھ سی گئی تھی جیسے وہ اب مزید اِن تکلیفوں کو برداشت نہیں کر پائے گی۔۔۔سر بھی بہت دکھ رہا تھا کہ وہ اب رونے لگی تھی۔۔۔یوشع ابھی کمرے میں

نہیں تھا۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھی اپنی کنپٹیوں کو دبا رہی تھی۔۔۔۔وہ یوشع کو بھی پکارنا چاہتی تھی مگر آج الفاظ بھی نہیں نکل رہے تھے۔۔۔۔

اس کے آنے کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھ سے لگاتار آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

یا اللہ!! مجھے مہلت دیں!!!!" وہ تڑپ رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد یوشع روم میں آیا تھا۔۔۔ہر بار کی طرح کوٹ کو اس نے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔۔۔اس نے ماہی کو دیکھا جو خود کا سر دبا رہی تھی۔۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔وہ پریشانی کے عالم میں اس کے پاس آکر بیٹھا۔۔۔

ماہی کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہو؟؟؟" مگر مسلسل اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

ماہی سٹوپ کرائنگ اینڈ ٹیل می واٹ ہیپنڈ؟ سر میں بہت درد ہے کیا؟؟؟" اس نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

تو رونے والی کیا بات ہے، میں دبا دیتا ہوں، تم اِدھر آؤ میرے پاس۔۔۔" اس نے اپنائیت سے اس کو خود کی طرف کیا تھا۔۔۔وہ بیڈ کراؤن سے ہلکی سی ٹیک لگا کر بیٹھا ایسے جیسے آدھا لیٹا آدھا بیٹھا۔۔۔اس نے ماہی کا سر اپنے سینے پر رکھ کر اس کی کنپٹیوں کو سہلایا۔۔۔یوشع نے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔وہ اس کا سر دبانے لگا تھا مگر آج اس کا دل بہت بے چین تھا۔۔۔وہ اس کے سینے سے شرٹ کو مُٹھی میں جکڑ کر رونے لگی تھی۔۔۔

ماہی!!!"یوشع نے دھیرے سے پکارا۔۔۔

کیابات ہے؟کوئی تکلیف ہے تو بتاؤ مجھے؟ڈاکٹر کے چلتے ہیں؟؟؟"وہ بہت نرمی سے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

مجھے ڈر لگتا ہے بہت "!!!!

کس چیز کا ڈر؟؟اِدھر دیکھو میری طرف،بتاؤ مجھے،میں سنوں گا۔۔۔"اس نے اس کو بیڈ پر لٹایا۔۔۔ماہی نے اس کے کالر کو تھام کر خود کے قریب کیا۔۔۔آج نہ ہی اس نے اپنا کالر چھڑوایا اور نہ ہی اسے جھڑکا۔۔۔۔

ماہی!!میں ہوں تمہارے ساتھ مجھے بتاؤ پلیز؟؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

یوشع اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ مجھے یاد کریں گے؟؟؟ "

کیا فالتو کی بکواس ہے؟پاگل ہو گئی ہو کیا کچھ نہیں ہو گا تمھیں؟میں ہوں ناں تمھارے ساتھ،مت کرو ایسی بچوں جیسی باتیں۔۔۔۔"اس نے پیار سے سمجھانا چاہا۔۔۔ماہی نے اس کو بازو سے تھاما۔۔۔۔

آپ تو مجھے چھوڑ دیں گے؟؟؟"وہ چند ثانیے اس کو دیکھتا رہا۔۔۔وہ بھی آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ اس کو دیکھے گئی۔۔۔وہ بھی اس کی آنکھوں میں دیکھے گیا۔۔۔اسے اپنے فیصلے یاد آئے۔۔۔

ماہی!!!"اس نے اس کے ہاتھ کو تھاما۔۔۔

میں نہیں چھوڑوں گا تمہیں، میں اپنی زندگی تمہارے ساتھ گزاروں گا، میں نے اپنا ظرف بڑا کر لیا ہے، جب سے تمہیں نہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے میری روح سکون میں آگئی ہے، شاید اللہ کی یہی رضا ہے، میں نے خود کو اللہ کی رضا میں ڈھال لیا ہے۔۔۔" وہ صرف الفاظ نہیں تھے وہ کسی گنہگار کیلئے جنت کی نوید تھے۔۔۔

وہ اپنا رونا۔۔۔ اپنا سر درد۔۔ اپنی تمام تکلیفیں۔۔۔ تمام اذیتیں۔۔۔۔ پل بھر میں بھول گئی تھی۔۔۔ وہ بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھے گئی جیسے اسے اب تک اس کی بات پر یقین نہ آیا ہوں۔۔۔۔ وہ بھی اس کی حیرت زدہ آنکھوں میں دیکھے گیا۔۔۔

آ آپ!!!" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی۔۔۔ یوشع نے اس کے لبوں پر انگلی رکھ کر اسے چپ کروا دیا۔۔۔ وہ اس پر جھکا ہوا تھا۔۔۔ اس نے اسے بازو سے تھام رکھا تھا۔۔۔

میں سچ کہہ رہا ہوں، میں اپنی زندگی تمہارے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں، میں نے اپنے دل کو اللہ کی رضا میں ڈھال لیا ہے اور جب سے اپنے دل کو اللہ کی رضا میں ڈھالا ہے جب سے میں سکون محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ "

یا اللہ!!" اس نے سکون سے آنکھیں بند کی اور ایک بار پھر آنسو جاری ہو گئے تھے۔۔۔ یوشع نے پل بھر میں اس کے چہرے پر سکون اُترتا دیکھا تھا۔۔۔۔

عورت معاف کر دیتی ہے تو مرد کو بھی کر دینا چاہیے، عورت در گزر کر دیتی ہے تو مرد کو بھی کر دینا چاہیے۔۔۔"وہ کہہ رہا تھا مگر اس کی آنکھیں سکون سے بند ہو چکی تھی۔۔۔

یہ الفاظ سننے کیلئے اُس نے کتنی تکلیفیں سہی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اُس نے اس کے پاس لوٹنے میں دیر کر دی تھی۔۔۔بہت زیادہ دیر کر دی تھی۔۔۔

اس نے اِسی لمحے یوشع کے ساتھ لمبی زندگی جینے کی خواہش کی تھی۔۔۔۔

مگر وہ جانتی تھی اس کی یہ خواہش "لا" پر مبنی ہے کبھی نہ پوری ہونے والی۔۔۔اس کے پاس کتنا وقت تھا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی مگر اس کی روح سکون میں آگئی تھی۔۔۔

چاہے آخر وقت میں سہی مگر وہ اس کے ساتھ رہنے کیلئے راضی ہو گیا تھا۔۔۔

اس کے ان الفاظوں نے اُس کی تمام تکالیف کا مداوا کر دیا تھا۔۔۔وہ بے حد سکون میں آگئی تھی۔۔۔

ماہی!!!"اس نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تو اس کے لمس سے مسرور ہوتے اس نے اپنی آنکھیں کھولی۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی سکون تھا۔۔۔

میں نے تمہیں بہت تکلیفیں دی ہے، تمہارے ساتھ بہت برا کیا ہے۔۔۔"وہ شرمندگی سے کہہ رہا تھا۔۔

ماہی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

آپ نے کچھ غلط نہیں کیا، مجھے میرے کئے کی سزا ملی ہے، میں یہی سب ڈیزرو کرتی تھی، بہت زیادہ غلط تو میں نے کیا تھا آپ کے ساتھ۔۔۔۔ "

نہیں ماہی!! میں نے بھی کچھ کم نہیں کیا۔۔۔ "

نہیں یوشع!!! آپ گلٹ نہ کریں، مجھے آپ سے سچ میں کوئی گلہ نہیں ہے۔۔۔۔"ماہی نے اس کے چہرے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔یوشع نے اس کے ہاتھ کو تھاما۔۔۔

مجھے میری ہر خطا کیلئے معاف کر دینا۔۔۔"اس نے اپنے چہرے پر رکھے اس کے ہاتھ کی ہتھیلی پر نرمی سے اپنے لب رکھے تھے۔۔۔

یوشع!! آپ نہیں جانتے آج آپ نے مجھے کس قدر خوشی دے دی ہے۔۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکراتی کہہ رہی تھی مگر وہ مسکرا نہیں سکا۔۔۔

میں سکون سے مر سکوں گی۔۔۔"اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے اس نے دل میں کہا تھا۔۔۔

ماہی!! ایک وعدہ کرو گی مجھ سے؟؟؟"اس نے کسی ننھے بچے کی طرح زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

تم مجھ سے کبھی المیرا کو اِس دل سے نکالنے کی ڈیمانڈ نہیں کرو گی، میں المیرا کو یاد کئے بغیر نہیں رہ سکتا، میں اسے یاد نہیں کروں گا تو مر جاؤں گا، میں اسے کبھی نہیں بھول سکتا، میں اپنے دل کے تمام خانے تمہارے

نام کر دُوں گا، بس ایک خانہ المیرا کیلئے منتخب رکھوں گا، تم اس خانے میں جانے کی اجازت نہ مانگنا۔۔۔"

وہ بھی تکلیف کے زیرِ اثر کہہ رہا تھا۔۔۔

اگر اس کی زندگی لمبی ہوتی تو وہ اس سے کہتی کہ آپ اپنے دل کے سارے خانے المیرا کے نام کر دو بس وہ ایک خانہ جو المیرا کے نام کیا ہے، وہ میرے نام کر دو، کیونکہ وہ جانتی تھی وہ ایک خانہ ہی باقی کے تمام خانوں پر حاوی ہو گا۔۔۔

اس ایک خانے کا مقابلہ باقی کے تمام خانے مل کر بھی نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ زندگی بھر بھی نہیں۔۔۔

وہ جواب کا منتظر تھا۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے نم آنکھوں کے ساتھ وعدہ کیا۔۔۔

میں کبھی نہیں کہوں گی، کبھی نہیں!!!" اس کے اِن الفاظوں نے یوشع کو ڈھیروں سکون دیا تھا۔۔۔

ماہی نے اس کی گردن کی پشت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے چہرے کو نیچے جھکاتے اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

یوشع میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔" اس نے آنکھیں بند کر کے اس کے کندھے کو شرٹ کے اوپر سے چوما۔۔۔ اس کے بعد اس کے گال پر پہلے کی طرح اپنے لب رکھے۔۔۔

مگر اس بار یوشع نے اس کو خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔

یوشع مجھے پیار دے دیں!!!" وہ گلے لگے لاڈ سے کہہ رہی تھی۔۔۔اس کی تمام تکلیفیں ختم ہو چکی تھی۔۔۔ اس کا سر درد کہی بہت پیچھے چلا گیا تھا اور اگر تھا بھی تو اب اسے یوشع کی قربت میں کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

تم صرف میرے ہو، یوشع یوسفزئی اب تم اسے حق سمجھو یا قبضہ !!بس میرے ہو اور میری قید سے فرار کی کوشش بھی کبھی مت کرنا۔۔۔ "

تم پر صرف میرا حق ہے۔۔۔"

اسے المیرا کی باتیں یاد آ رہی تھی۔۔۔دل میں تکلیف اٹھ رہی تھی۔۔۔وہ سچ میں کبھی المیرا کی یادوں سے فرار حاصل نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ کبھی چاہ کر بھی نہیں۔۔۔

یوشع!!!" اس نے دھیرے سے پھر پکارا تو وہ اپنے خیالوں سے نکلا۔۔۔

ہمم!!!" اس نے کہا تو وہ خاموش رہی۔۔۔

مجھے معاف کر دینا المیرا !!!

مجھے معاف کر دینا !!!

مجھے معاف کر دینا!!!

اس کی گردن میں چہرہ چھپائے اس نے تین بار دل میں کہا تھا اور پھر آنکھیں بند کرتے اپنے لب اس کی گردن پر دھیرے سے رکھ دیئے۔۔۔

ایک تازگی بھرا احساس اسے اپنے پورے وجود میں دوڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس نے مزید یوشع کی کمر پر اپنی گرفت سخت کی تھی۔۔۔

گردن کو اوپر اٹھاتے اس نے اس کی آنکھوں کی پلکوں کو دھیرے دھیرے لبوں سے چھوا۔۔۔

اس کو اِس عمل سے اپنی آنکھوں میں ٹھنڈک سی محسوس ہوئی۔۔۔ وہ بس اس کی تکلیفیں کم کرنا چاہ رہا تھا۔۔۔

اس نے باری باری اس کے دونوں گالوں کو دھیرے سے لبوں سے چھوا۔۔۔

وہ اس کی قربت میں پگھلتی جا رہی تھی۔۔۔ سکون کی لہر اس کے وجود میں دوڑتی جا رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے ایسی ہی محبت چاہتی تھی بس اس نے ایسی محبت دینے میں دیر کر دی تھی۔۔۔

کسی کو معاف کر دینے میں۔۔۔ کسی کو اپنانے میں۔۔۔ کسی کو اپنا بنانے میں۔۔۔ کسی کو اپنی قربت کے لمحوں سے گزارنے میں اب اتنا وقت تو لگتا ہے۔۔۔۔

اُس رات کے بعد سے آج دوسری بار وہ اس کے چہرے کے نقوش کو چوم رہا تھا۔۔۔ اُس رات اس نے نیم بیہوشی کی حالت میں وہ سب کیا تھا۔۔۔ اور آج وہ ہوش و حواس میں یہ سب کر رہا تھا۔۔۔

اس نے دھیرے سے اس کی ٹھوڑی کو چوما تھا۔۔۔

ایک آخری اپنائیت بھرا بوسہ اس کے ماتھے پر دیتا وہ سیدھا ہوا۔۔۔

وہ اس کا خیال رکھ سکتا تھا۔۔۔ اس کے ساتھ اپنا رویہ اچھا کر سکتا تھا۔۔۔ حتٰی کہ وہ اسے عزت اور محبت بھی دے سکتا تھا جو سب وہ چاہتی ہے وہ اسے اللہ کی رضا کی خاطر سب دے سکتا تھا۔۔۔ وہ اگر کچھ نہیں کر سکتا تھا تو المیرا کو بھول جانا۔۔۔ المیرا اس کی روح میں بس چکی تھی اور روح میں بس چکے لوگ جسم سے روح کے نکلنے پر ہی نکلا کرتے ہیں۔۔۔

میڈیسن لے لو!! سر درد میں تھوڑا آرام آجائیں گا، میں جب تک تھوڑا فریش ہو جاؤں پھر باتیں کرتے ہیں دونوں ٹھیک ہے۔۔۔" اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔ وہ اٹھ گیا اسے میڈیسن دی اور واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ سیدھی لیٹی اپنی قسمت پر کبھی ہنستی تو کبھی رونے لگتی۔۔۔۔

یوشع!!! آپ نے لوٹنے میں دیر کر دی۔۔۔" اس کی آنکھ سے تکلیف کے مارے آنسو بہے تھے۔۔۔ وہ ابھی تک اپنے چہرے پر اس کے نرم گرم لمس کو محسوس کر سکتی تھی۔۔۔

نا جانے اس کے پاس کتنا وقت تھا؟؟ وہ بے بی کو بھی اِس دنیا میں لا سکیں گی یا نہیں؟؟

وہ یوشع کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

اگر یوشع اس کے پاس پہلے لوٹ آتا تو شاید وہ اپنا علاج کراتی اور اس کے ساتھ زندگی گزارتی۔۔۔

مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔اس کی تکلیفیں حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔۔۔

ناجانے کتنا وقت تھا؟؟یہ سوچ سوچ وہ تڑپتی تھی۔۔۔

ناجانے وہ اپنے بچے کو گود میں اٹھا کر اسے پیار کر سکیں گی یا نہیں؟؟؟اس نے اپنے پیٹ پر دھیرے سے ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔وہ اپنے بچے کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔ایک عورت کیلئے ماں بننے کا احساس بھی کس قدر خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے ماں بننے کے احساس کو محسوس کرتی رہی۔۔۔اس کی ڈیلیوری میں ابھی ستائیس دن باقی تھیں۔۔۔

ناجانے ان ستائیس دنوں میں کیا سے کیا ہو جائیں؟؟

نہ جانے کیا کچھ!!یہ تو بس خدا جانے !!

مگر اُس کی یہی دعا ہر وقت ہوتی تھی کہ اللہ اسے اتنی مہلت تو دیں کہ وہ اپنے بچے کو اِس دنیا میں لا سکیں۔۔۔اسے گود میں اُٹھا کر ڈھیروں پیار کر سکیں۔۔۔اسے اپنے سینے سے لگا کر اپنے جلتے کلیجے پر ٹھنڈک محسوس کر سکیں۔۔۔

مگر کون جانے کیا ہو گا؟؟؟

زندگی رب کی امانت ہے اور امانت میں خیانت نہیں کیا کرتے اور وہ رب کی امانت میں خیانت کر گئی۔۔۔

یوشع کے آنے کے بعد وہ اس کے سینے پر سر رکھے اس سے کافی باتیں کرتی رہی تھی۔۔۔وہ مسکرا کر اس کی باتوں کو سنتا رہا تھا۔۔۔وہ اس سے اس کی خواہشیں اور فرمائشیں پوچھتا رہا۔۔۔وہ بتاتی گئی۔۔۔

وہ آگے زندگی کی پلاننگ کرنے لگیں مگر یہ پلاننگ صرف یوشع کے دل کو تسلی دینے کیلئے تھی ورنہ وہ جانتی تھی اس کی زندگی اب اتنی نہیں کہ وہ زندگی کی اتنی لمبی پلاننگ کریں۔۔۔

انہوں نے ایک ساتھ مل کر پہلی بار کھانا کھایا۔۔۔اس کی فرمائش پر اس نے پہلی بار اسے اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا کر کھلائے۔۔۔

مگر کون جانے؟؟کیا وقت آنے والا تھا؟؟؟کتنا وقت باقی تھا؟؟؟

اور پھر اِسی رات کو ہی ماہی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہونے لگ گئی تھی۔۔۔اس کو شدید تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔۔۔وہ اٹھ کر بیٹھنا چاہتی تھی مگر بیٹھنے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔اس نے تکلیف کے مارے اپنے دائیں طرف دیکھا وہ جگہہ بالکل خالی تھی۔۔۔نا جانے یوشع کہاں چلا گیا تھا؟؟؟رات کا تین بج رہا تھا اور یوشع روم میں نہیں تھا۔۔۔اس نے یوشع کو آواز دینے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہی۔۔۔

یا اللہ!!!میری مدد کر!!!"وہ بامشکل اٹھ کر بیٹھی۔۔۔آنسو ٹپ ٹپ برسنے لگے تھے۔۔۔۔

یو یو شع!!!"اس نے اسے دھیرے سے پکارا تھا۔۔۔وہ باہر بالکونی میں کھڑا تھا۔۔۔اسے آواز نہ گئی۔۔۔وہ چاند میں کھویا ہوا تھا۔۔۔۔

یو شع!!!"اس نے تڑپتے ہوئے کہا۔۔۔اس کے کانوں تک اس کی آواز پہنچی۔۔۔۔

خود کے پکارے جانے پر اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر ماہی کو تڑپتے دیکھا۔۔۔وہ فوراً اندر کی طرف لپکا۔۔۔۔

ماہی کیا ہوا؟؟؟؟"

یو شع میرے!!!میرے بہت پین ہو رہا ہے،مجھے،مجھے بہت،بہت تکلیف ہو رہی ہے،ہوس!!!ہو سپٹل چلیں!!!مجھ،مجھے بچالے یو شع!!!مجھے بچالے!!!"وہ اسے خود کو بچانے کیلئے کہہ رہی تھی۔۔۔تکلیف کے مارے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔ایک بار پھر اس کو اپنی ناک سے کچھ بہتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔ایک بار پھر اس کی ناک سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔یو شع بھی حیران تھا۔۔۔۔ماہی کو اپنی سانسیں پھولتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔

یا اللہ!!"اس نے تڑپ کر اپنے رب کو پکارا تھا۔۔۔۔

ماہی ہمت مت ہارو، میں ہوں تمہارے ساتھ، کچھ نہیں ہو گا، کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔" وہ اسے اپنی بانہوں میں بھر تا باہر کی طرف دوڑا تھا۔۔ اسے حیرانگی ہو رہی تھی ابھی تو اس کی ڈیلیوری میں وقت تھا۔۔۔

گاڑی نکالو جلدی!!!" اس نے ڈرائیور کو حکم دیا اور پھر اگلے چند سیکنڈ میں گاڑی اس سنسان روڈ پر رواں دواں تھی۔۔۔

ماہی میری طرف دیکھو!!!!ڈونٹ کلوز یور آئیز!!!" وہ اس کے گال تھپتھپاتا اس سے کہہ رہا تھا۔۔۔ وہ پیچھے کی سیٹ پر اس کا سر اپنی گود میں رکھ کے بیٹھا تھا۔۔۔ ماہی کی ہمت اب جواب دے رہی تھی۔۔۔ ناک میں سے خون بھی نہیں رک رہا تھا۔۔۔ سانس تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی۔۔۔ آنکھیں بھی اب بند ہونے لگی تھی۔۔۔

ماہی!!لوک ایٹ می!!!اِدھر دیکھو مجھے دیکھو، آنکھیں کُھلی رکھو، ہمت مت ہارو، خدا پر بھروسہ رکھو۔۔" وہ مشکل سے آنکھیں کھولتی اس کو دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کبھی یوشع کا چہرہ دھندلا دکھائی دیتا تو کبھی بالکل صاف۔۔۔ وہ اس کو دیکھ کر مسکرانے لگی تھی۔۔۔ یک ٹک یوشع کا دیدار کر رہی تھی کیونکہ شاید اس کو معلوم ہو چکا تھا کہ پھر وہ دوبارہ کبھی یوشع کو نہیں دیکھ پائے گی شاید وہ کبھی دوبارہ اس کی آغوش میں سر نہ رکھ سکیں گی۔۔۔۔

یوشع!!!"اس نے بامشکل پکارا تھا۔۔۔

میں ہوں ماہی تمہارے ساتھ!!تم مجھے اکیلا چھوڑ کر نہیں جاسکتی،میں نہیں جانے دوں گا تمھیں،تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔"اس نے ماہی کو خود میں بھینچا تھا۔۔۔وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔۔۔وہ اس کی خوشبو کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔۔۔

وہ مضطرب سا کوریڈور کے اِدھر سے اُدھر چکر کاٹ رہا تھا۔۔۔ایک پل بھی اس کو چین نہیں مل رہا تھا۔۔۔اس نے دور سے علی اور عمران صاحب کو خود کی طرف بھاگتے دیکھا۔۔۔

ما!!ماہی کیسی ہے؟؟؟"علی نے ہانپتے ہوئے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں معلوم؟؟؟"یوشع بھی بہت پریشان دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

مگر تمھیں کس نے بتایا؟؟؟"

انکل کی کال آئی تھی۔۔۔"ہاں وہ اسے نکلتا دیکھ چکے تھے۔۔۔پل پل ٹائم گزرتا جارہا تھا۔۔۔فجر کی آذانوں کی آواز ہر طرف گونجنے لگی تھی مگر ماہی کی اب تک کوئی خبر نہیں دی گئی تھی۔۔۔

علی میں نماز پڑھ کر آرہا ہوں،تم یہی رہنا۔۔۔"یوشع نے کہا۔۔۔

میں بھی چلتا ہوں،بابا یہاں ہے۔۔۔"وہ اٹھ کر اس کے ساتھ جانے لگا۔۔۔

ابھی وہ دونوں آگے بڑھنے ہی لگے تھے کہ جلتی لال بتی بجھ گئی تھی۔۔۔ان دونوں کے قدم بھی وہی جم گئے تھے۔۔۔ایک ڈاکٹر تیزی سے اس طرف آتی دکھائی دی۔۔۔۔

یوشع کون ہے"!!

جی جی میں ہوں۔۔۔"وہ سینے پر ہاتھ رکھتے آگے آیا تھا۔۔۔

وہ آپ کو اندر بلا رہی ہے۔۔۔۔ "

سب ٹھیک ہے ناں ڈاکٹر؟؟؟"یوشع نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔

جی!! آپ ان کے پاس چلے جائیں۔۔۔"وہ تیزی سے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

آپ پیشنٹ کے کیا لگتے ہیں؟؟؟ "

میں اس کا بھائی ہوں اور یہ فادر "!!!

آپ کی بہن کی کنڈیشن کافی کریٹیکل ہے، آپ کی بہن کو کینسر تھا۔۔۔"اور یہ خبر تھی نا جانے کیا جو ان کے ہوش اُڑانے کیلئے کافی تھی۔۔۔

آپ مزاق کر رہی ہے، یہ سچ نہیں ہے، ماہی کو کوئی کینسر نہیں تھا۔۔۔"علی نے حیرانگی سے کہا۔۔۔

ایک ڈاکٹر ڈیوٹی کے ٹائم اس طرح کا وہلانہ مزاق نہیں کرتی۔۔۔"ان کو اب بھی یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

نہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے آپ کو ڈاکٹرنی صاحبہ!!"عمران صاحب نے حیرت سے کہا۔۔۔

مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے، افسوس ہے پیشنٹ کو کینسر تھا اور گھر والوں کو پتا ہی نہیں۔۔۔۔ "

مگر یہ کب ڈاکٹر؟؟ میرا مطلب کب سے تھا؟؟" علی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ کینسر کے سیکنڈ لاسٹ اسٹیج پر ہے۔۔۔۔ "

سیکنڈ لاسٹ اسٹیج!!!" علی نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔

اللہ آپ سب کو آگے آنے والے حالات کیلئے ہمت دیں۔۔۔ "

آگے آنے والے حالات؟؟؟" عمران صاحب نے ہونقوں کی طرح ڈاکٹرنی کے چہرے کو دیکھا۔۔۔

آپ کی بہن نے اپنے اِس کینسر کا علاج نہیں کروایا، ان کی حالت بہت کریٹیکل ہے، ہم نے پوری کوشش کی مگر اِس کینسر کا زہر ان کے پورے جسم میں پھیل چکا ہے، شاید آپ کی خود کی بہن بھی جینا نہیں چاہتی، ورنہ اگر وقت کے رہتے وہ علاج کرواتی تو وہ بچ سکتی تھی، شاید وہ بچ سکتی تھی۔۔۔۔ "

آپ آپ کہنا کیا چاہتی ہے؟ بچ سکتی تھی؟ کیا مطلب ہے آپ کی اِس بات کا؟ کیا ہوا ہے میری بہن کو؟؟؟" وہ آس پاس کی پروا کئے بغیر چیخا تھا۔۔۔

آپ کی بہن کے پاس اتنا وقت نہیں ہے، یہ ایک معجزہ ہی ہے جو وہ اِس حالت میں بھی اپنے بچے کو جنم دے سکی۔۔۔" وہ مزید کچھ کہے بغیر آگے بڑھ گئی اور عمران صاحب زمین پر بکھر گئے۔۔۔

یوشع ماہی کے بیڈ کی پاس جا کر کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس کے آکسیجن ماسک لگا ہوا تھا اور ہاتھ پر بھی ڈرپ لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

ماہی!!!"وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولی تھی۔۔۔اس کو دیکھ کر آنسو ٹوٹ کر گرے تھے۔۔۔یوشع نے ماہی کو تھوڑا اوپر کی طرف اٹھاتے اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا۔۔۔۔

تمھیں کچھ نہیں ہو گا،سب ٹھیک ہو جائے گا،تم ٹینشن نہیں لو،بہت جلدی تمہارے زخم بھر جائیں گے۔۔۔"وہ اس سے کہہ رہا تھا اور وہ نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔اس نے منہ پر سے آکسیجن ماسک ہٹایا۔۔۔

نہیں اس کو مت اتارو،اس کو لگا رہنے دو۔۔۔"ماہی نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

ماہی یار میں نے کہا ہے اس کو لگا رہنے دو۔۔۔"وہ اس کے ماسک لگانے لگا تھا مگر اس نے روک دیا۔۔۔۔۔

نہیں یوشع آج مجھے بولنے دو میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔۔۔"

کیا مطلب؟؟تمہارے پاس ٹائم نہیں ہے؟کہاں جا رہی ہو تم؟؟"وہ ایک ہی دم گھبرا سا گیا تھا۔۔۔۔

وہاں!!جہاں سے جانے کے بعد کبھی واپس نہیں آتے۔۔۔ "

کیا بکواس ہے یہ؟؟"وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ماہی کو تکلیف ہوئی۔۔۔

تم ایسے کیسے اوٹل فول بک سکتی ہو؟؟" اس نے خاموشی سے اس کی کلائی تھام کر اس کو واپس اپنے سامنے بٹھایا تاکہ وہ اسے دیکھ سکیں۔۔۔

آپ کو پتا ہے ہمارے بیٹا ہوا ہے، میں نے کہا تھا ناں کہ دیکھ لینا بیٹا ہو گا؟ بیٹا ہی ہوا ہے بالکل ہم دونوں جیسا۔۔۔ "

ماہی!! میرا دماغ مت کھاؤ، میں ڈاکٹر کو بولا کر لاتا ہوں۔۔۔" وہ اٹھنے لگا تھا۔۔ اس نے اسے اٹھنے نہ دیا۔۔۔

آج آپ مجھے چھوڑ کر کہی نہ جائیں بس میری سن لے!! کہی ایسا نہ ہو میں بہت سی باتیں دل میں لے کر ہی چلی جاؤں۔۔۔ "

ماہی ایسے کیوں بول رہی ہو؟ ابھی تو ہم نے ایک ساتھ جینا ہے، شام کو کی گئی پلاننگز پر عمل کرنا ہے، ہمیں تو ابھی ایک ساتھ کہی دور جانا ہے۔۔۔" اس کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا۔۔۔

میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے یوشع!!!" اس کی اندورنی کیفیت وہی جانتی تھی۔۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہو، تم مجھے ایسے بیچ میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتی، ابھی تو پوری زندگی پڑی ہے، تم ہمیشہ مجھے تکلیف دیتی آئی ہو اور آج پھر اپنی باتوں سے دے رہی ہو۔۔۔" ان دونوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھیں۔۔۔

ہم یہاں سے کہی دور جائیں گے، ایک ساتھ رہیں گے، تم نے میرے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے، تم وعدہ خلافی نہیں کر سکتی، تم مجھ سے محبت کرتی ہو، محبت کرنے والوں کو اتنی تکلیف کون دیتا ہے؟؟؟ "

آپ ہمارے بیٹے کا نام میر ہادی رکھنا!! المیرا کو پسند تھا ناں اور اور آپ اب المیرا سے شادی کر لینا، اب آپ دونوں کے بیچ میں کوئی نہیں آئے گا، کوئی ماہی آپ دونوں کے بیچ میں رکاوٹ نہیں بنے گی، آپ المیرا سے کہنا مجھے معاف کر دیں۔۔۔" ایک بار پھر اس نے لمبا اور گہرا سانس لیا تھا۔۔۔

وہ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے گی۔۔۔"

تو کیا سچ میں المیرا واقعی اس کا نصیب تھی؟؟

مجھے نہیں چاہیے اب کوئی بھی۔۔۔" اس کا مطلب تھا اسے المیرا نہیں چاہیے۔۔۔ وہ یہ بات کبھی نہیں کہنا چاہتا تھا۔۔۔ کہنا تو دور کی بات ہے وہ یہ بات کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر وہ اسے اِس طرح سے جاتے ہوئے بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ کیا پتا اس کے یہ الفاظ اسے جانے سے روک لے۔۔۔

دیکھو میری طرف دیکھو!! میری سنو!! تم میں اور میر ہادی ہم یہاں سے کہی دور چلے جائیں گے اور وہاں جا کر ایک اچھی خوشحال زندگی گزارے گے، جیسا ہم نے پلان کیا تھا، میں تمھیں ساری خوشیاں دُوں گا، تمہیں پیار دُوں گا، محبت دُوں گا۔۔۔" آج خود بخود یہ الفاظ اس کے لبوں سے نکل رہے تھے۔۔۔ اس نے

اس کے ساتھ چاہے جتنا مرضی برا کیا ہو۔۔۔اسے سب کی نظروں میں گرایا ہو مگر وہ ایسے اسے مرتے ہوئے اپنی آنکھوں کے سامنے جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔وہ اتنا کٹھور نہیں تھا۔۔۔

وہ کہتا تھا وہ مرتی ہے تو مر جائیں۔۔۔اسے فرق نہیں پڑے گا مگر آج جب وہ واقعی جا رہی تھی ایک ایسی جگہہ جہاں سے واپسی ناممکن تھی تو وہ تڑپ رہا تھا۔۔۔اسے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔

میرے ساتھ پلیز ایسا ظلم مت کرو، مجھے ایک بار پھر اکیلا مت کرو۔۔۔"اس نے ایک بار پھر لمبا اور گہرا سانس لیا تھا۔۔۔۔

میں ڈاکٹر کو بلا کے لاتا ہوں۔۔۔۔"وہ اٹھ کر جانے لگا تھا ماہی نے کالر سے پکڑ کر روک لیا۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔۔۔۔

یوشع پلیز!!!"یوشع کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کا ماتھا اپنے ماتھے سے ٹکایا تھا۔۔۔۔

ماہی!!!"اس کی آنکھ سے آنسو ٹپک کر اس کے گال پر گرا تھا۔۔۔۔

شششش!!!"ماہی نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو چپ کروا دیا۔۔۔۔

ہمارے بیٹے کو المیرا کی گود میں ڈال دینا، وہ اس کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھے گی، مجھے معلوم ہے وہ بہت اچھی ہے، بہت زیادہ!!وہ اس کو کبھی سوتیلی ماں کا پیار نہیں دیں گی، آپ المیرا سے شادی کر لینا، آپ اس

کے ساتھ ایک خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔"ماہی نے اپنے لب یوشع کے ماتھے پر رکھے تھے۔۔۔۔
دونوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔

میں ہمیشہ آپ کے پیار کیلئے، آپ کی ایک محبت بھری نظر کیلئے ترستی رہی ہوں، آپ کے محبت بھرے لمس کیلئے، آپ نے جتنا حسین وقت میرے ساتھ گزارا وہی میری زندگی کا کل اثاثہ تھے، آپ کی بانہیں بہت آرام دہ ہے، آپ کی سانسوں کی خوشبو بہت حسین ہے، آپ کی قربت زندگی ہے، آج آخری بار مجھے پیار کر لے، پھر کبھی کوئی ضد، کبھی کوئی خواہش نہیں کروں گی، آج مجھے اپنی محبت بھری آغوش میں سمیٹ لے یوشع!!!مجھے آپ سے کسی چیز کا کوئی گلہ نہیں ہے، یہ سب تو مجھے میرے کئے کی سزا ملی ہے، صرف ایک بار آخری بار پلیز یوشع!!!پلیز!!!"وہ نفی میں روتے ہوئے گردن ہلا رہا تھا۔۔۔

پلیز یوشع مجھے سمیٹ لے!!تاکہ میری روح سکون سے نکل سکیں!!میں سکون سے اپنی آخری آرام گاہ تک جا سکوں۔۔"وہ ایک بار پھر گہرے گہرے سانس لینے لگی تھی۔۔۔اس نے یوشع کے کالر کو سختی سے مُٹھی میں جکڑا ہوا تھا۔۔۔

یوشع نے بھی روتے ہوئے اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے۔۔۔ماہی نے سکون سے آنکھیں بند کر لی۔۔۔یوشع نے اس کی آنکھوں کو چوما۔۔۔اس کی آنکھوں سے گرتے موتیوں کو اپنے لبوں سے چن لیا۔۔۔ایک ہاتھ اس کے کندھے پر تو دوسرا یوشع کی کمر پر رکھ لیا تھا۔۔۔۔

کل کو جب ہمارا بیٹا آپ سے میرے بارے میں پوچھے کہ میری ماں کیسی تھی؟؟ تو میں آپ سے منت کرتی ہوں کہ کبھی ہمارے بیٹے کو مت بتانا کہ اس کی ماں کیسی تھی؟؟" وہ بند آنکھوں کے ساتھ اس کے کان میں سرگوشی کر رہی تھی۔۔۔

میں نہیں چاہتی میرے جانے کے بعد میرا بچہ کبھی مجھ سے نفرت کریں، مگر اسے اتنا ضرور بتانا کہ کبھی کسی بھی جنون کو اپنے سر پر سوار نہ ہونے دینا، اسے بتانا جنون انسان کی زندگی کو برباد کر دیتا ہے، میرے بچے کو میری یاد مت آنے دینا، وہ مجھے بس اچھے لفظوں میں یاد کریں۔۔۔" وہ تڑپ کر کہہ رہی تھی۔۔۔

ماہی!!" یوشع نے بھیگی نگاہوں سے اس کو پکارا۔۔۔ اس نے ایک دم تڑپ کر نگاہیں کھولی تو نظر سیدھا علی کے آنسوؤں سے تر چہرے پر پڑی۔۔۔

مجھے معاف کر دینا بھائی!!!" اس نے دل میں کہا تھا۔۔۔

ایک آخری سسکی۔۔۔ ایک آخری مسکراہٹ۔۔۔

اور وہ ساری تکلیفوں سے ہمیشہ کیلئے نجات پا گئی۔۔۔ وہ اتنا وقت مانگتی تھی کہ اپنے بچے کو اِس دنیا میں لا سکیں۔۔۔ اس کی ڈیلیوری میں ابھی ستائیس دن باقی تھیں اور وقت سے پہلے ہی وہ چل بسی۔۔۔ اس کا آپریٹ کیا گیا تھا۔۔۔ اس کی جتنی سانسیں تھی اس نے پوری کر لی۔۔۔

یوشع کو محسوس ہونے لگا تھا کہ ماہی کا ہاتھ کمر سے نیچے کی طرف لڑھک رہا ہے۔۔۔ماہی کا ہاتھ اس کی گود میں آکر ایک دم گرا تھا۔۔۔یوشع کے لب ساکت ہو گئے تھے۔۔۔۔

ماہی!!!"اس نے آرام سے اس کے کان میں پکارا تھا مگر کوئی جواب نہیں۔۔۔کوئی حرکت نہیں۔۔۔

ماہی اٹھو!!جواب دو!!!"وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔۔۔

میں تمہیں محبت دُوں گا ماہی!!اپنی قربت دُوں گا مگر ایک بار مجھ سے بات کرو۔۔۔"اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا گیا تھا۔۔۔

ابھی تو ہم نے ایک ساتھ مل کر اپنے بچے کو پیار کرنا تھا، تمہاری خواہش تھی ماہی!!!تم اپنی خواہشوں کو بیچ میں ایسے آدھا ادھورا کیسے چھوڑ سکتی ہو؟؟"اس کی ایک طویل کبھی نہ ختم ہونے والی خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔اس نے چپ اور سکون کی چادر اوڑھ لی تھی۔۔۔۔

وہ آہستہ آہستہ اوپر کی طرف اٹھا تھا۔۔۔ماہی کی بند پلکوں میں ایک آنسو اٹکا ہوا تھا۔۔۔اس نے اپنی پوروں سے اس آنسو کو چن لیا تھا۔۔۔علی کے قدم دروازے میں ہی اٹکے ہوئے تھے اس میں ایک قدم بھی آگے بڑھانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

ماہی لوک ایٹ می!!!پلیز!!!"وہ اس کے گال کو سہلاتا رو رہا تھا۔۔۔

اور وہ دروازے میں کھڑا ڈگمگایا تھا۔۔۔ عمران صاحب نے اس کو پیچھے سے تھاما تھا۔۔۔ یوشع نے ماہی کے چہرے پر سکون دیکھا تھا۔۔۔

وہ کہتی تھی اس کو تکلیف ہے۔۔۔ وہ تکلیف میں ہے۔۔۔ اور۔۔۔۔ آج وہ مسکراتے ہوئے ہر تکلیف سے آزاد ہو گئی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر ڈھیروں سکون تھا اور ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ۔۔۔۔

ماہی!! تم مجھے ایسے بیچ منجھدار میں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتی، میں نے تمہارے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا، تم میرے ساتھ یہ ظلم نہیں کر سکتی، تم نے المیرا کو مجھ سے دور کیا تھا اور آج خود بھی میرے سے دور چلی گئی، تم ایسا کیسے کر سکتی ہو؟؟؟" اس نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا تھا۔۔۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔" وہ ہتھیلی پر چہرہ گرائے زاور قطار رونے لگا تھا۔۔۔ بہت ہمت کرتا علی آگے بڑھا تھا اور یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

وہ اب نہیں اٹھے گی یوشع!!! وہ کبھی نہیں اُٹھے گی، وہ چلی گئی ہے ہمیشہ کیلئے، ہم سب سے دور، کبھی نہ واپس آنے کیلئے۔۔۔" اور صرف اس وقت علی ہی جانتا تھا کہ اس نے یہ الفاظ کس طرح سے ادا کئے تھے۔۔۔۔

علی تُوں بول ایک دفعہ یار ایک بار تو اٹھ جائے، میں اس کو کبھی کوئی دکھ نہیں دُوں گا، اس کو کبھی کچھ نہیں کہوں گا، میں اسے کبھی نہیں دھتکاروں گا مگر صرف ایک بار اٹھ جائے، تیری تو گڑیا ہے ناں یہ!! تیری تو کوئی بھی بات نہیں ٹالتی آج بھی اس کو بول۔۔۔" اس کی تڑپ اس کے لفظوں سے واضح تھی۔۔۔

یوشع سنبھالو یار خود کو!!!" علی نے اسے تھاما تھا۔۔ علی کی بھی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔۔۔۔

گزری رات یہ میرے ساتھ آگے زندگی کی پلاننگ کرتی رہی ہے، مجھے کہہ رہی تھی ہم عمرے پر چلیں گے، میں اس سے کہہ رہا تھا ہم کہی دور چلے جائیں گے، ہم ایک نئے طریقے سے اپنی زندگی شروع کریں گے، وہ کہہ رہی تھی میں ایک بار آپ کیلئے سرخ جوڑے میں سجنا چاہتی ہوں، میں نے کہا میں تمہیں سرخ جوڑے میں سجا کر تمہیں تمہارے گھر سے واپس لاؤں گا، مگر علی دیکھو یہ مجھ سے محبت کی دعویدار میرے ساتھ بیوفائی کر گئی، یہ مجھے بیچ منجھدار میں اکیلا چھوڑ گئی۔۔۔ "

یوشع!!! سنبھال خود کو۔۔۔" علی کے دل پر قیامت گزر رہی تھی۔۔۔

یوشع ایک جھٹکے سے اٹھا اور علی کے گلے لگ گیا۔۔۔ علی نے بھی اس کو زور سے خود میں بھینچا۔۔۔ ایک نظر ماہی کو دیکھا بس صرف ایک نظر۔۔۔

اس کے چہرے پر کتنا سکون تھا۔۔۔ پتا نہیں کتنی تکلیفوں میں وہ تھی اور کب سے تھی؟؟ وہ کینسر جیسے مرض سے اکیلی لڑتی رہی اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہونے دی۔۔۔۔

اس کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ ابھی اٹھ جائے گی۔۔۔

اسے بھائی کہہ کر پکارے گی۔۔۔اس کے سینے سے لگ جائے گی۔۔۔

مگر جانے والے کبھی واپس آئے ہیں کیا؟؟؟وہ بھی چلی گئی اس دنیا سے دور۔۔۔تمام تکلیفوں سے دور۔۔۔ایک ایسی جگہہ جہاں سے ایک نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔۔۔ہمیشہ کی زندگی۔۔۔آخرت کی زندگی۔۔۔جہاں حساب کتاب کا معاملہ شروع ہوتا ہے۔۔۔

علی نے بھی اپنا چہرہ یوشع کے کندھے میں چھپالیا تھا۔۔۔آج پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے رو رہے تھیں۔۔۔عمران صاحب کا الگ برا حال تھا اپنی جوان بیٹی کی موت پر۔۔۔ایک بار پھر غم نے ان کے گھر کا راستہ دیکھ لیا تھا۔۔۔

ان کے گھر سے غموں کی چادر ہٹ کر ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

اک روز کوئی آئے گا لے کر کے فرصتیں

اک روز ہم کہیں گے ضرورت نہیں رہی۔۔۔۔

یوشع ریلنگ پر ہاتھ رکھے بالکونی میں کھڑا تھا۔۔۔ٹھنڈی تازہ ہوا آتی اس کے بالوں کو لہرا رہی تھی۔۔۔آج ایک مہینہ ہو گیا تھا ماہی کو اِس دنیا سے رخصت ہوئے مگر وقت تھا کہ جیسے سب کیلئے رک گیا تھا۔۔۔

ایک مہینے سے کسی نے ہنس کر نہیں ریکھا تھا۔۔۔اِس ایک مہینے میں یوشع نے تو اب تک اپنے بیٹے کو بھی نہیں دیکھا تھا کہ وہ کیسا ہے کیسا نہیں؟؟

ماہی نے کہا تھا وہ ہم دونوں جیسا ہے مگر اس نے اسے نہیں دیکھا۔۔۔اب بھی وہ آنکھیں بند کئے بالکونی میں کھڑا اس موسم کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔

مگر اس کے اندر کا ہر ایک جذبہ مر چُکا تھا۔۔۔

ماہی کے جانے کے پورے ایک ہفتے بعد یوشع کو ماہی کی بیماری کا علم ہوا تھا۔۔۔ماہی کی موت نے سب گھر والوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔ماہی کی موت کے ایک ہفتے بعد علی لان میں کرسی پر آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگے ہوئے تھے۔۔۔۔سامنے شیشے کی میز پر ماہی کی تصویر رکھی تھی۔۔۔ماہی تھی کہ بھول ہی نہیں رہی تھی۔۔۔کسی کا رونا کم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔کل ہی میر ہادی کو ہوسپٹل سے ڈسچارج کیا گیا تھا۔۔۔وہ اس قدر ویک تھا کہ کوئی ہڈیوں کا ڈھانچہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔وہ وقت سے پہلے ہو گیا تھا اور اسے ایک ایسی ماں نے جنم دیا تھا جو خود بھی بیمار اور لاغر رہتی تھی۔۔۔وہ جب ہوا تو وہ بیمار تھا اس لئے اس کو چھ دن تک انڈر آبزرویشن رکھا گیا تھا۔۔۔ایک پل کو تو ڈاکٹر ہادی کی طرف سے مایوس ہو گئے تھے مگر انہوں نے اپنی کوششیں ترک نہیں کی تھی۔۔۔وہ سب کی دعاؤں سے بہتر ہونے لگا تھا اور اب کل ہی یعنی ماہی کی موت کے چھ دن بعد وہ گھر آیا تھا۔۔۔علی ہادی کو اپنے گھر ہی لے آیا تھا

کیونکہ یہاں اس کی دیکھ بھال کیلئے سب تھیں اور اب زاور کے ساتھ ساتھ میر ہادی کا خیال زینب رکھ رہی تھی تو کبھی مسز عمران!!!

صاحب جی کوئی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔۔"گارڈ نے آکر اطلاع دی۔۔۔

کون ہے؟؟؟"علی نے بند نگاہوں سے پوچھا۔۔۔۔

پتا نہیں صاحب وہ کہتی ہے کہ وہ ڈاکٹر ہے،ماہین بی بی کا ٹریٹمنٹ وہی کرتی تھی اور اب وہ آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔"علی نے آنکھیں کھولی۔۔۔

اندر بھیج دو!!!"جی صاحب کرتا گارڈ چلا گیا۔۔۔کچھ دیر بعد جینز اور لانگ شرٹ میں ملبوس ایک لڑکی وہاں آئی تھی۔۔۔کاندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا۔۔۔علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔سلام دعا کی گئی۔۔۔

آپ؟؟؟"علی نے پوچھا۔۔۔۔

جی میرا نام ماریہ ہے،پروفیشن سے ایک ڈاکٹر ہوں،ساڑھے سات مہینے ماہی میرے سے ہی اپنا ٹریٹمنٹ کرواتی رہی ہے،جس دن اس کو ہوسپٹل لایا گیا اس وقت میں لیو پر تھی،نیکسٹ ڈے جب آئی تو ماہی کے بارے میں پتا چلا،مجھے اس کا بہت دکھ ہے،اس کی ڈیلیوری میں ابھی وقت تھا مگر شاید یہ سب قسمت میں ہونا لکھا تھا،اللہ آپ سب کو آپ کے گھر والوں کو صبر جمیل عطا کریں آمین"!!!

ہمم آمین جزاک اللہ !!

میرے پاس ماہی کی ایک امانت رکھی ہے، وہ آپ کو دینی تھی، لاسٹ ٹائم جب میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو اس نے مجھے یہ دیا تھا۔۔۔" ماریہ نے اپنے بیگ سے ایک لفافہ نکال کر علی کو دیا۔۔۔

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ لفافہ میں اس کے بھائی کو دوں، مجھے بھی نہیں معلوم کہ اس میں کیا ہے کیا نہیں؟ کیونکہ یہ اس کی امانت تھی میں نے کھول کر نہیں دیکھا۔۔۔" علی نے لفافہ ہاتھ میں پکڑا۔۔۔

ٹھینک یو!! آپ بیٹھے تو؟؟ "

نہیں میں بیٹھنے نہیں آئی ہوں، مجھے بس جانا ہے، یہ اس کی امانت تھی میرے پاس تو میں بس یہی دینے آئی تھی۔۔۔"

ماہی کو کب سے کینسر تھا آپ بتا سکتی ہے؟؟؟ "

جی شاید بہت پرانا، جس کا پتا اس کو تھرڈ اسٹیج پر پہنچ کر چلا تھا، وہ بھی اس وقت جب وہ فرسٹ ٹائم میرے پاس آئی تھی، اس وقت اس کی پریگننسی کو ون ویک ہی ہوا تھا، میں نے اس کے کچھ ٹیسٹ کیے تھے تب رپورٹس میں آیا تھا اور اپنی بیماری کا جان کر وہ ایک ہی دم کچھ ٹوٹ سی گئی تھی، اس کے بعد وہ باقاعدہ چیک اپ کیلئے آتی رہی ہے اور میری ایک اچھی دوست بھی بن گئی تھی، مگر!!!" ماریہ چپ ہو گئی۔۔۔

مگر کیا؟؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔

اس کا علاج ممکن تھا، میں نے اس سے بہت کہا کہ علاج کروالے، پاکستان سے کہی باہر چلی جائے مگر وہ انکار کرتی رہی۔۔۔ "

وہ انکار کیوں کرتی رہی؟؟"ماریہ نے علی کے چہرے کو دیکھا۔۔اسے ماہی کی وہ تمام باتیں یاد آئی جو اس نے اس سے کی تھی۔۔۔

وہ جینا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ سب کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ کہتی تھی اس کا شوہر بھی اس کا نہیں۔۔۔اس میں اتنی ہمت نہیں بچی کہ وہ سب کی ناراضگی مول لے کر اِس دنیا سے جائیں۔۔۔وہ علی کو سب بتانا چاہتی تھی اس کا پل پل کا تڑپنا اور مرنا۔۔۔

مگر اس نے کچھ نہیں بتایا۔۔۔

آئی تھنک ماہی نے اس لفافے میں سب کچھ لکھ دیا ہو گا، اس نے بتایا تھا کہ اس نے اس لفافہ میں سب کچھ لکھ دیا ہے آپ ریڈ کر لیجئے گا، آپ کو آپ کے سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے، میں اب چلتی ہوں۔۔۔"وہ جانے کیلئے مڑ گئی تھی۔۔۔۔

ایک منٹ ڈاکٹر!!!"وہ رک گئی۔۔۔۔

ہم نے اس کے ٹیسٹ پہلے بھی کروائے تھیں مگر ان رپورٹس میں ایسا کچھ نہیں تھا؟؟؟"

اُس بارے میں میں کیا کہہ سکتی ہوں، وہ ٹیسٹ میں نے تو نہیں کئے تھے اور ہاں ایک بات تو میں بھول ہی گئی ماہی کا بیٹا کیسا ہے؟؟؟ "

جی وہ اب بہتر ہے، ابھی تو ہمارے پاس ہی ہے۔۔۔"

چلے ٹھیک ہے اگر اس کی طبیعت خراب ہو تو میرے پاس ہی لے آئیں گا۔۔۔"

جی مگر ایک بات اور!!ماہی کو کینسر تھا تو اس کا بے بی پر تو ایفیکٹ نہیں پڑے گا، مطلب اس میں تو کوئی disease نہیں آئی یا پھر symptoms ؟؟ "

نہیں بے بی بالکل ٹھیک ہے، کیونکہ ایسے معاملات میں ہم ماں کو ایک ڈرگ دیتے ہیں، ہر مدر میں ایک فوڈ پائپ ہوتا ہے جو بے بی تک فیڈ فراہم کرتا ہے تو وہ ڈرگ اس ڈیزیز کو آگے جانے سے روک کے رکھتا ہے اور ماہی بھی یہی چاہتی تھی کہ بس اس کا بچہ بچ جائے اور ایسا ہی ہوا وہ خود چلی گئی مگر بچے کو کچھ نہیں ہونے دیا، مگر اس کو بتائے بغیر میں اس کو کچھ میڈیسنز ایسی دے رہی تھی جس سے اس کا ٹریٹمنٹ بھی ہوتا رہے، اس کی بیماری کچھ حد تک کم ہو جائے مگر اس کی بیماری بڑھتی بڑھتی فورتھ اسٹیج تک پہنچ گئی، وہ ٹوٹتی چلی گئی اور دعائیں کرتی رہی کہ اللہ اسے اتنی مہلت دے دیں کہ وہ اپنے بچے کو اِس دنیا میں لا سکے، اور خدا نے اس کی یہی دعا سن لی۔۔۔" علی کی آنکھیں پھر نم ہو گئی تھی۔۔۔۔

ٹھینک یو "!!!

خدا حافظ !!!" ماریہ چلی گئی۔۔۔ علی اپنے ہاتھ میں پکڑے اس بند لفافے کو دیکھتا رہا۔۔۔ دل بہت بے چین بھی ہو رہا تھا کہ اِس میں اُس نے کیا لکھا ہو گا کیا نہیں ؟؟؟ کتنی تکلیفیں ہو گی ؟؟ کتنے درد چھپے ہونگے ؟؟؟

وہ لفافے کو لے کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اپنے روم میں بیڈ پر بیٹھ کر اس نے وہ لفافہ کھولا اور پھر اس کو ریڈ کرنے لگا۔۔۔

عنوان تھا۔۔۔

"ایک آخری پیغام"

اس کے نیچے بریکٹ میں لکھا تھا۔۔۔

(بھائی، یوشع، المیرا) کے نام۔۔۔

السلام علیکم !!! کیسے ہے بھائی آپ ؟؟ یقیناً بہت اچھے ہونگے، میری دعا ہے آپ ہمیشہ ہنستے مسکراتے رہے، شادو آباد رہے، جب تک آپ کو یہ آخری پیغام ملے گا ناں بھائی تب تک میں آپ سب سے بہت دور جا چکی ہو گی، چاند سے بھی زیادہ دور، ایک ایسی جگہ جہاں سے کبھی کوئی واپس نہیں آیا، آپ مجھے مس تو کرتے ہو گے ہیں ناں ؟ بھائی !!!" علی نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ہاں گڑیا میں روز تمہیں مس کرتا ہوں، دن رات کرتا ہوں۔۔۔" وہ اس کی سطر پڑھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔

اچھا اچھا اب رونے مت لگ جانا، عورتوں کی طرح سینٹی مت ہونا۔۔۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

سب سے پہلے تو آپ میری امانت کا بہت خیال رکھنا میر ابیٹا میر ہادی!! اس کو ماں کی کمی کبھی محسوس مت ہونے دینا، آپ اس کا ماں بن کر خیال رکھنا، جیسے آپ زاور کا رکھتے ہیں، اسے بھی اپنا بیٹا سمجھنا، میرے ہادی کو میری طرف سے بھی بہت زیادہ پیار دینا، اچھا بھائی بہت ہو گئی اب یہ سب باتیں!!!

اب جو میں آپ کو بتانے جا رہی ہوں، اُس کو پڑھنے کیلئے آپ خود میں ہمت پیدا کر لے بھائی!! کیونکہ اس کے بعد شاید آپ بہت رونے والے ہیں مگر آپ کے لئے حقیقت کا جاننا بے حد ضروری ہے اور اِس حقیقت کو جاننے کے بعد ہو سکتا ہے آپ کو مجھ سے نفرت بھی محسوس ہو، شاید آپ کو مجھ پر غصہ بھی آئے مگر میری آپ سے التجا ہے آپ اپنی بہن سے کبھی نفرت مت کیجئے گا، ورنہ میری روح کو قبر میں بھی سکون نہیں ملیں گا۔۔۔" علی کی یہی تک بس ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے لفافے کو ایک ہی دم بیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔ نا جانے وہ کس حقیقت کی بات کر رہی تھی؟؟ نا جانے ایسی کیا بات تھی؟؟ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ کسی سچ یا حقیقت کو جان کر اپنی بہن سے نفرت محسوس کریں۔۔۔ وہ بھی اس کے مرنے کے بعد؟؟

وہ چند لمحے اس کاغذ کو دیکھتا رہا پھر اس نے تھوک نگلتے اس کاغذ کو واپس اٹھا لیا۔۔۔

میں شاید یہ خط کبھی نہ لکھتی اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ یوشع آپ کو سچ سے آگاہ کر دیں گے، مگر میں جانتی ہوں یوشع آپ کو کبھی حقیقت نہیں بتائے گے، وہ ساری زندگی ایسے ہی سب کی نظروں میں گر کر گزار

دیں گے مگر کبھی میرے راز افشا نہیں کریں گے، وہ کبھی کسی کے سامنے ایک عورت کو ذلیل نہیں کریں گے، اس لئے میں آج سارا سچ لکھنے جا رہی ہوں، مجھے معاف کر دینا بھائی"!!!

اور پھر اس کے بعد وہ سب کچھ جو بھی ماہی نے اس میں لکھا تھا وہ سب کچھ پڑھتا گیا۔۔۔ آنسو ٹپ ٹپ اس کی گود میں گرتے رہے اور پھر اس کے آخری کے الفاظ جو اس پیپر پر لکھے تھے وہ یہ تھیں۔۔۔۔

آیک آخری پیغام سب کے نام!! خدا حافظ !!! بھائی!!! فقط آپکی گڑیا!!!

آخری کے الفاظ مٹے مٹے تھیں جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بہت روئی ہے۔۔۔ وہ اِس پورے خط میں روتی رہی ہے اور آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر لفافے پر گرتے رہیں ہیں۔۔۔ علی نے اپنے ہاتھوں کو نیچے گرایا۔۔۔ اس کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس نے یہ سب کیا پڑھا ہے۔۔۔

وہ یوشع پر کیسے اتنا بڑا الزام لگا سکتی تھی؟؟ وہ اتنی تکلیف اکیلے کیسے برداشت کر سکتی تھی؟ اس نے کبھی کسی کو خبر تک نہیں ہونے دی کہ وہ کتنی تکلیف میں رہی ہے؟؟ کیا اس کی بہن اتنی بہادر ہو گئی تھی؟؟

وہ رونے لگا تھا اور پھر چہرے پر ہاتھ رکھ کر کسی بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ زینب روم میں آئی علی کو یوں روتا دیکھ فوراً اس کے پاس آئی۔۔۔

علی کیا ہوا ہے آپ کو اس طرح سے کیوں رو رہے ہیں؟ علی کچھ تو بولے۔۔۔" زینب نے اس کے چہرے پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے۔۔۔

زینب!!وہ ماہی!!یوشع!!"اس سے کچھ نہیں بولا گیا۔۔۔اس نے وہ لفافہ زینب کے آگے کر دیا تھا جیسے جیسے زینب پڑھتی گئی ویسے ویسے اس کا دل بھی ڈوبتا جا رہا تھا جب تک وہ پڑھ کر فری ہوئی اس کی آنکھیں بھی اشک بار ہو چکی تھی۔۔۔اس کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ علی کو کوئی تسلی دے سکے۔۔۔اس نے بس علی کو اپنے گلے سے لگا لیا۔۔۔وہ اس کے گلے لگ کر رونے لگا۔۔۔وہ بھی رو رہی تھی۔۔۔کتنی ہی دیر وہ اس کے گلے لگا رہا ہے۔۔۔

ماہی ایسا کیسے کر سکتی تھی؟؟ماہی اتنا بڑا جھوٹ اتنا بڑا الزام کیسے یوشع پر لگا سکتی تھی؟؟ماہی کیسے اتنی تکلیف اکیلے برداشت کر سکتی تھی؟؟وہ کتنی تکلیف میں تھی زینب اور اس نے ہم میں سے کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا،اس نے ہمیں چند سیکنڈ میں پرایا کر دیا،کچھ تو بتاتی وہ کیوں چپ چاپ اتنی تکلیفیں اپنے سنگ لے کر چلی گئی!!ایک بار تو کہتی مجھ سے کہ بھائی میں تکلیف میں ہوں،میں اپنی جان تک اس پر وار دیتا،وہ میری گڑیا تھی،وہ سب سے زیادہ مجھ سے اٹیچ تھی،اس نے کبھی کوئی خاص دوست بھی نہیں بنائے،مجھ سے ہمیشہ کہتی تھی جس کے پاس آپ جیسا بھائی ہو جو بھائی کم دوست بن کر زیادہ رہتا ہو تو اسے کسی اور دوست کی کیا ضرورت ہے؟اور اب بھائی تو دور کی بات اس نے تو ایک دوست بن کر بھی شئیر نہیں کی،وہ ایک کانٹا تک چُبھتا ہوا برداشت نہیں کر سکتی تھی اور کیسی کیسی تکلیفیں وہ اکیلے برداشت کر گئی،وہ ایک بار تو اپنی بیماری کا بتاتی،ایک بار تو مجھ سے شکوہ کرتی،یوشع کو نہ سہی مجھے بتاتی،مجھے نہ سہی تو ماما کو ہی بتا دیتی،وہ کیوں

اتنا بڑا فیصلہ اکیلے کر گئی؟ وہ تو ہر بات میں ہم سے مشورہ کیا کرتی تھی اور اپنی زندگی اور موت کا فیصلہ خود لے گئی، وہ کیوں مجھے پرایا کر گئی؟ وہ کیوں چھوڑ گئی؟ صرف ایک بار بتا دیتی بس ایک بار، میں اس کی ساری تکلیفیں اپنے سر لے لیتا، میں اپنی زندگی اس کے نام لکھ دیتا، لیکن وہ ہم سب سے روٹھ کر ہم سے دور چلی گئی۔۔۔"ایک بار پھر اس کے آنسو زینب کے کندھے پر ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے۔۔۔اس کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ کچھ بول سکے۔۔۔وہ بس علی کی کمر پر ہاتھ پھیرتی رہی۔۔۔اس کو تسلی دیتی رہی۔۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

یوشع روم میں ہی تن تنہا بیٹھا تھا جب علی بھاگتا ہوا روم میں آیا۔۔۔یوشع علی کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یہ لو!!!"علی نے لفافہ آگے بڑھایا۔۔۔

کیا ہے یہ؟؟"

پڑھ لو خود!!"یوشع نے لفافہ ہاتھ میں پکڑتے علی کی لال ہوتی آنکھوں کو دیکھا اور پھر اس میں موجود خط پڑھنے لگا۔۔۔وہ پڑھ کر فارغ ہو چکا تھا مگر الفاظ ختم ہو گئے تھیں اس کے پاس کچھ بھی کہنے کو نہیں تھا۔۔۔وہ وہی زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔ہاتھوں کو گود میں گرایا۔۔اب کیا بولے وہ کیا نہیں؟؟؟

اگر سچ کا تمھیں معلوم تھا یوشع تو کیوں سب کی نظروں میں گرے رہے؟ کیوں نہیں سچ بتایا سب کو؟ کیوں کیا ایسا؟؟؟ "

کیا بتاتا تا بولو مجھے؟ میں ویسے بھی تو سب کی نظروں میں گرا ہوا تھا تو اب سچ بتا کر کیا کرتا؟ جب میں کہہ رہا تھا علی کے مجھے کچھ یاد نہیں، میں نے کچھ نہیں کیا تو اس وقت تو یقین نہیں کیا تم سب نے اور پھر اب تم چاہتے تھے کہ میں ماہی کو سب کی نظروں میں گرا دیتا، میں نے سب کچھ سیکھا ہے مگر ایک عورت کو دوسروں کی نظروں میں ذلیل کرنا نہیں سیکھا، اس نے غلط میرے ساتھ کیا تھا اس کی سزا بھی میں خود طے کر چکا تھا، اس لئے کبھی کسی کو کچھ نہیں بتایا اور جس کو سچ بتانا چاہا اس نے سنا نہیں تو دوسروں کو بتا کر کیا کرتا؟ المیرا تو ہے نہیں میرے پاس!! تو کیا کرتا سچ بتا کر؟ نہیں علی اتنا گرا ہوا نہیں ہوں کہ اپنی خوشیوں کی خاطر کسی عورت کو ذلیل کرتا پھیروں، ہاں اس میں جو لکھا ہے سچ لکھا ہے، میں نے اس کے ساتھ بہت غلط کیا میرے نزدیک اس کی یہی سزا تھی، کیونکہ وہ قصوروار تھی میں نے خود اسے سزا دی، میں نے ہمیشہ اس کو دھتکارا، اس کو غصے میں آ کر بہت کچھ غلط کہا ہے مگر میں نے کبھی یہ نہیں چاہا تھا علی کے وہ یوں ہم سے دور جائے، مجھے احساس تھا میں اس کے ساتھ زندگی گزارنے کیلئے تیار ہو گیا تھا، اس کی پریگننسی کے بعد میں تو اس کو یہاں سے دور لے کر جانا چاہتا تھا، جس رات اس کی طبیعت خراب ہوئی، اُسی دن ہم نے رات میں بہت سی باتیں کی، وہ مجھ سے کہہ رہی تھی ہم عمر ے پر چلیں گے، وہ مجھ سے آگے مستقبل کی پلاننگ کرتی

رہی، میں نہ سمجھ سکا وہ بس مجھے جھوٹی تسلیاں دے رہی تھی، وہ مجھے بتاتی تو سہی میں اسے یہاں سے دور لے جاتا، اس کا علاج کرواتا، اس کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارنا چاہتا تھا مگر شاید واقعی بہت دیر کر دی میں نے لوٹنے میں، میں نے بہت بار اس سے پوچھنے کی کوشش کی مجھے بتاؤ کس تکلیف میں ہو مگر اس نے نہیں بتایا، مگر مجھے نہیں اندازہ تھا کہ وہ کینسر جیسے موذی مرض سے لڑ رہی ہے، نہیں معلوم تھا مجھے علی بالکل بھی نہیں معلوم تھا۔۔۔" آنسو ٹوٹ کر گود میں گرا تھا۔۔۔ علی نے اس کو گلے سے لگایا۔۔۔ ایک بار پھر دونوں کی آنکھیں اشک بار ہوئی تھی۔۔۔۔

یوشع آپ مجھے کھانا کھلا دے ناں؟؟؟" وہ لاڈ سے کہہ رہی تھی۔۔۔ وہ جب اس کے ساتھ اللہ کی رضا کی خاطر ساتھ رہنے کا فیصلہ کر چکا تھا تو اس کو کھانا کھلانا کونسی بڑی بات تھی۔۔۔ وہ نوالے بنا بنا کر اس کے منہ میں ڈالتا رہا اور وہ چمکتی آنکھوں، چمکتے چہرے، محبت پاش نظروں سے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو حفظ کرتی رہی۔۔۔ وہ ٹکٹکی باندھے اس کو دیکھتی رہی نا جانے کب ایسے اسے دیکھنے کا موقع ملے گا؟؟

ایسے کیا دیکھ رہی ہوں؟؟؟" اس کے منہ میں نوالہ ڈالتے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

یہی کہ آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔" وہ خاموش رہا۔۔۔

آپ سب سے زیادہ اچھے ہیں، دنیا کا کوئی بھی دوسرا مرد آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا، آج دل کرتا ہے بس آپ کو دیکھے جاؤں اور اپنی قسمت پر رشک کرتی جاؤں۔۔۔"وہ اس کے چہرے پر ٹکٹکی باندھے اس سے مسکرا کر کہہ رہی تھی۔۔۔اس کی باتوں سے اس کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ اُبھری تھی۔۔۔ماہی نے بہت محویت سے اس کو مسکراتے دیکھا۔۔۔ناجانے وہ کب آخری بار اِس طرح سے مسکرایا تھا۔۔۔آج عرصے بعد اُس نے اسے مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔اس کا ڈمپل گہری جھلک دکھلا کر غائب ہوا تھا۔۔۔وہ اس کے ڈمپل میں کھو گئی اور پھر آگے کو جھکتے اس کے ڈمپل پر اپنے لب رکھ گئی۔۔۔وہ اس کی اس حرکت پر لمحے بھر میں ساکت ہوا تھا۔۔۔

آپ کا یہ ڈمپل بہت اچھا ہے۔۔۔"وہ تعریف کر رہی تھی مگر یوشع کو پھر کسی کی یاد آگئی تھی۔۔۔

اچھا تم بتاؤ؟ تمہیں مجھ میں سب سے زیادہ کیا اچھا لگا؟؟ "

آپ کا ڈمپل!!!"اور وہ گہرے صدمے میں غرق ہوا تھا۔۔۔

بس ڈمپل!!!"ماضی کی حسین یاد نے پھر اس پر پہرے ڈال دیئے تھے۔۔۔وہ اس کے تاریک ہوتے چہرے کو دیکھے گئی۔۔۔

کیا اس نے کچھ غلط بول دیا تھا؟؟"وہ صرف سوچ سکی تھی۔۔۔یوشع نے خود کو کمپوز کیا اور پھر نوالہ بنا کر اس کے منہ میں دیا۔۔۔

اور کیا اچھا لگتا ہے مجھ میں ؟؟" وہ اس کے سوال پر خوش ہوئی تھی۔۔۔

سب کچھ !! آپ میں ناپسند کرنے والی کیا چیز ہے ؟ آپ تو سراپا محبت ہے۔۔۔" یوشع کے گلے میں پھر گلٹی ابھری تھی۔۔۔ چند لمحوں بعد وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اور وہ اس کے سینے پر سر رکھ کر۔۔۔

ماہی میں چاہتا ہوں ہم دونوں یہاں سے کہی دور چلے جائیں، کہی ایسی جگہہ جہاں سے ہم دوبارہ ایک نئے سرے سے اپنی زندگی کو شروع کر سکیں، تمہاری ڈیلیوری کے کچھ عرصے بعد جب تم ریکور ہو جاؤں گی جب تم، میں اور بے بی کہی دور چلے جائیں، بتاؤ ماہی کہاں جانا چاہوں گی ؟ جہاں تم کہو گی وہی چلیں گے۔۔۔ "

یوشع مجھے عمرہ پر جانا ہے، مجھے آپ کے ساتھ عمرہ کرنا ہے۔۔۔" اس نے گردن کو اوپر اٹھاتے اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا۔۔۔ وہ چند ثانیے اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔۔۔

ٹھیک ہے ہم دونوں چلیں گے، اس کے بعد ہم دونوں ورلڈ ٹور پر جائیں گے۔۔۔۔" ماہی نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔۔

میں چاہتی ہوں جب ہمارا بے بی ہو تو ہم دونوں ایک ساتھ مل کر اسے پیار کریں، ایک ساتھ اسے اپنی بانہوں میں بھرے۔۔۔" وہ اس کی شرٹ پر لگے بٹن کو چھیڑتی دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔

ٹھیک ہے ہم دونوں مل کر پیار کریں گے، مگر تم بھی بے بی کو نہیں دیکھو گی پھر؟؟"اس نے پھر زور زور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

اچھا ہمارے بیٹا ہے یا بیٹی؟؟میں جانتا ہوں، تمہیں معلوم ہو گا؟؟"وہ شرارتی انداز میں مسکرائی۔۔۔

ہاں جی مگر یہ آپ کیلئے ایک سرپرائز ہے۔۔۔ "

اچھا جی سرپرائز ہے۔۔۔"اس نے مسکرا کر کہا۔۔۔اس نے پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

یوشع!!!میری ایک دلی خواہش ہے؟؟؟"سینے میں چہرہ چھپائے وہ کہہ رہی تھی۔۔۔

میں آپ کیلئے ایک بار سرخ جوڑے میں سجنا چاہتی ہوں، سرخ جوڑے میں سج کر میں آپ سے تعریفیں سننا چاہتی ہوں، آپ مجھے میرے گھر سے رخصت کر کے لائیں۔۔۔ "

یوشع نے ہلکا سا قہقہہ لگایا تھا۔۔۔

ایک بے بی کے ساتھ رخصتی!!!"وہ ہنس رہا تھا۔۔۔

یوشع!!!"اس نے خفگی سے اس کو دیکھا۔۔۔وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔۔۔وہ عرصے بعد اس طرح سے ہنسا تھا۔۔۔وہ محویت سے اس کو ہنستا دیکھتی رہی۔۔

یوشع!!!"ماہی نے پھر اسے گھورا تھا۔۔۔

اچھا بابا سوری!! تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی، تمہاری ریکوری کے بعد میں تمہیں سرخ جوڑے میں سجا کر تمہیں اِس گھر میں لاؤں گا۔۔۔" اس کے چہرے پر اب بھی مسکراہٹ تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس کو المیرا یاد آئی تھی۔۔۔ اس کی خواہش المیرا کو سرخ جوڑے میں سجا دیکھنے کی تھی مگر شاید یہی اس کی قسمت تھی۔۔۔ یہی اس کی قسمت کا لکھا تھا۔۔۔ ماہی نے ہی اس کی قسمت میں آنا تھا۔۔۔ اس کیلئے سرخ جوڑے میں سجنا تھا۔۔۔

یہ تکلیفیں۔۔۔ یہ یادیں۔۔۔ زندگی بھر اس کا پیچھا نہیں چھوڑنے والی تھی وہ اچھے سے جانتا تھا مگر وہ اب جیسے اپنے فیصلے سے مطمئن ہو چکا تھا۔۔۔ جب سے اس نے اللہ کی رضا کی خاطر یہ فیصلہ کیا تھا جب سے اس کی روح سکون میں آگئی تھی اور وہ یہی سکون چاہتا تھا۔۔۔

اچھا اور بتاؤ؟ کیا کیا کرنا چاہتی ہو؟؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔

آپ کے ساتھ ایک اچھی اور خوشگوار زندگی چاہتی ہوں۔۔۔ "

مل جائیں گی، پوری کوشش کروں گا تمہیں خوش رکھنے کی۔۔۔"

آپ سے ڈھیر سارا پیار چاہتی ہوں۔۔۔ "

وہ بھی مل جائے گا۔۔۔"یوشع نے مسکراتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے اس محبت بھرے لمس کو محسوس کیا۔۔۔وہ واپس سے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھ گئی۔۔۔وہ ایک دوسرے سے ایسے ہی مسکرا کر بہت دیر تک باتیں کرتے رہے تھیں۔۔۔

وہ سوچ رہی تھی کل ہی ماریہ سے خط لے کر اس میں یہ سب کچھ لکھے گی۔۔۔مگر کون جانتا تھا؟؟

یہ لمحے ہی ان کی زندگی کے پہلے اور آخری ثابت ہو گے؟؟

کون جانتا تھا کہ وہ اگلے دن ہی اسے چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے چلی جائیں گی؟؟اس کی جھولی میں ایک پھول سا بچہ ڈال جائیں گی؟؟

وہ کتنا بد قسمت تھا؟؟وہ کسی کا بھی نہیں رہا۔۔۔اس کا کوئی نہیں رہا۔۔۔گزری یادیں پوری ہوئی تو یوشع نے بالکونی میں کھڑے اپنی نم پلکیں اٹھائی۔۔۔آنکھوں میں آنسو تھیں۔۔۔اس نے ہاتھ میں پکڑی ماہی کی تصویر کو دیکھا۔۔۔

کیوں کیا تم نے ماہی میرے ساتھ ایسا؟؟کیوں میرے ساتھ جھوٹی اُمیدیں باندھتی رہی، تم سب جانتی تھی جو تم پلان کر رہی ہو وہ کبھی پورا نہیں ہو گا تو کیوں خود کو تکلیف دی؟کیا اس لئے کہ تم ان لمحوں کو جینا چاہتی تھی، اتنی بچگانہ حرکت بھی آخر کوئی کرتا ہے کیا؟؟اتنا بڑا فیصلہ کوئی اکیلے لیتا ہے کیا؟آخر کیوں ہر تکلیف، ہر اذیت کو اکیلے برداشت کرتی رہی، کیوں خاموشی سے اپنی بیماری سے لڑتی رہی؟تم صرف مجھ

سے ہی لڑتی اچھی لگتی تھی ماہی!! آخر کس نے کہا تھا کہ تم مجھے چھوڑ کر اپنی بیماری سے لڑو، کیوں ماہی کیوں؟؟ جب مجھے چھوڑ کر ہی جانا تھا تو المیرا کو مجھ سے دور ہی کیوں کیا تھا؟؟

نہ خود تم میری رہی، نہ المیرا کو میرا رہنے دیا، کیا یہ تھی تمہاری محبت؟؟ تم تو مجھ سے محبت کی دعویدار تھی تو کیوں مجھے بیچ منجھدار میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی؟ کیوں ماہی کیوں کیا ایسا؟ ایک بار تو بتاتی صرف ایک بار!! تو میں تمہاری طرف لوٹنے میں اتنی دیر نہ کرتا، میں پوچھتا رہا بتاؤ کونسی تکلیف ہے؟ مگر تم نے کچھ نہیں بتایا؟ تیس مار خان کو بننا تھا، ہر طرف تم محسوس ہونے لگی ہو، مجھے تم سے محبت نہیں تھی ماہی!! پھر بھی تمہاری یاد آرہی ہے، کمرے میں ہر جگہہ تم محسوس ہوتی ہو، کہی ہنستی مسکراتی!! کہی روتی سسکتی!! کہی مجھ سے لڑتی جھگڑتی!! تو کہی اپنے لاڈ اٹھواتی!!! تو کبھی مجھ سے محبت بھرے بوسہ کی فرمائش کرتی!!!

ایک بار تو مجھ پر بھروسہ کرتی، بس صرف ایک بار تو بتاتی اپنی بیماری کا، تو میں تمہیں اپنی آغوش میں پہلے ہی سمیٹ لیتا، میں کہتا تھا تم مر جاؤ گی تو سکون آجائے گا مگر دیکھو سکون تو اب بھی نہیں ہے؟ میں ایک بار پھر بے سکون ہو چکا ہوں یہ سوچ سوچ کر کہ تم میری وجہ سے چلی گئی، میں کیسے سکون سے رہو؟ تم تو میرا گلٹ بڑھا گئی ہو یار!! اتنی محنت اور مشکلوں سے مجھے حاصل کیا اور پھر میرے ساتھ بھی نہ چل سکی، ایسا کون کرتا ہے؟؟ کہہ کر گئی ہو المیرا سے شادی کر لو، المیرا!! وہ المیرا جو میری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی، جس کے ساتھ میں ناانصافی نہیں چاہتا۔۔۔!!!!!

اس کا ماننا تھا کہ وہ اب المیرا کے قابل نہیں رہا۔۔۔وہ بٹ چکا تھا۔۔۔وہ بچے کا باپ بن چکا تھا۔۔۔اگر کو اب المیرا اس کو مل گئی تو یہ اس کے ساتھ ناانصافی ہو گی اور وہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ہونہہ!!ماہی تم نے آخر سمجھ کیا لیا ہے میرے دل کو، میری زندگی کو!!میری زندگی، میرا دل کوئی کھلونا تو نہیں ہے جب جس کا دل چاہا میری زندگی میں آیا اور جب دل کیا ہمیشہ کیلئے چھوڑ کر چلا گیا، کھلونا سمجھ لیا ہے ناں تم نے اور المیرا نے مجھے کہ بس اپنی مرضی سے کھیلنا ہے، اپنی مرضی سے جوڑنا ہے اور اپنی مرضی سے توڑنا ہے، میں تمہیں اِس غلطی اور اِس خاموشی کیلئے کبھی معاف نہیں کروں گا، کبھی نہیں!!!"اس کی تصویر کو دیکھتے اس کی آنکھ سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔

تم نے بہت غلط کیا ماہی تم نے بہت غلط کیا!!!یوشع نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔۔

حال~:

بس کر دے بھائی!!بس کر دیں!!!خدا کے واسطے چپ ہو جائے، مجھ میں مزید سننے کی سکت نہیں ہے، اب بس کر دے۔۔۔"

وہ کبھی ہاتھ جوڑتی کبھی کانوں پر ہاتھ رکھتی زارو قطار روتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اس کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔۔۔ علی کا چہرہ بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔وہ پچھلے چند گھنٹوں سے مسلسل بولے جا رہا تھا۔۔۔وہ جس سے لوٹ کر آیا تھا وہ صرف ایک ماضی نہیں تھا۔۔۔وہ ایک اذیت زدہ کرب تھا۔۔۔وہ دکھوں کا دل چیر دینے والا ایک انبار تھا۔۔۔وہ صرف ماضی نہیں تھا۔۔۔وہ خون کے آنسو تھیں۔۔۔وہ پر خار جھاڑیاں تھی۔۔۔وہ اپنوں کی جدائی کا منظر تھا۔۔۔وہ قیامت خیز منظر تھا۔۔۔

برا حال تو ایمان کا بھی ہو چکا تھا۔۔۔اس کی بھی آنکھوں سے آنسو متواتر گالوں پر بہہ رہے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ المیرا کی قسمت پر رشک کرے یا اس کی بد نصیبی پر افسوس کرے۔۔۔المیرا کو تسلی دے یا اس کو رونے دے۔۔۔وہ ان سب کو نہیں جانتی تھی مگر اس وقت یوشع کی کہانی سن کر اس کو ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ اس کے اپنے دکھ ہو۔۔۔اس نے ان دکھوں کو، ان تکلیفوں کو اور ان اذیتوں کو بہت گہرائی سے محسوس کیا تھا۔۔۔اپنا بھیگا چہرہ صاف کرتے علی گُھٹنوں کے بل المیرا کے سامنے بیٹھا۔۔۔

اتنی جلدی بس ہو گئی المیرا!!!ابھی تو کہانی باقی رہتی ہے، وہ بھی سنو آگے کیا ہوا تھا؟؟؟"

نہیں بھائی اب نہیں!!اب مزید نہیں!!!"المیرا مسلسل نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔علی نے بھی افسوس سے نفی میں گردن ہلائی تھی۔۔۔

اور پھر جانتی ہو کیا ہوا ماہی کے جانے کے بعد یوشع نے خود کو روم میں پھر قید کر لیا تھا۔۔۔ایک بار پھر تنہائیاں اس پر حاوی ہو گئی تھی۔۔۔میں کتنی دفع میر ہادی کو یوشع کے گھر لے کر گیا کہ وہ ایک بار تو اپنے بیٹے کو دیکھ لے مگر اس نے کبھی ہادی کو نہیں دیکھا یا تو وہ گھر سے باہر ہوتا یا تو روم میں بند رہتا۔۔۔بس صرف انکل تھے جو ہادی کا پوچھتے رہتے تھے۔۔۔روز گھر آ کر ہادی کو دیکھا کرتے تھے۔۔۔اسے پیار کرتے تھے۔۔۔انکل بھی یوشع کو کہتے رہے اور جانتی ہو اس نے کیا کہا؟؟؟"وہ مزید آگے نہ سننے کیلئے نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔اس میں واقعی مزید کوئی دکھ سننے کی ہمت نہیں بچی تھی۔۔۔

ماضی~:

یوشع!!!"وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا جب یوسف صاحب نے پکارا۔۔۔

جی بابا!!!"وہ پلٹا نہیں تھا۔۔۔

میں ہادی کو چند گھنٹوں کیلئے گھر لے کر آیا ہوں، بیٹا آج تو اپنے بیٹے کو دیکھ لو۔۔۔"ان کے لہجے میں التجا تھی۔۔۔اس نے جھکی گردن کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔۔۔

بیٹا آخر کب تک اپنے بچے سے منہ موڑ کر رکھو گے؟پانچ مہینے ہو گئے بیٹا!!ایک بار تو اپنے بیٹے کو اپنے سینے سے لگا لو۔۔۔"وہ اس کی پشت پر آ کر کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

ماہی نے کہا تھا ہمارا بیٹا ہم دونوں جیسا ہے، اس نے کہا تھا کہ ہم دونوں ایک ساتھ اپنے بچے کو پیار کریں گے، وہ جھوٹی اُمیدیں باندھ کر چلی گئی، وہ مجھ سے ہر بات میں جھوٹ بولتی رہی، بس میرا دل رکھتی رہی، میں ہادی کو دیکھوں گا تو مجھے ماہی کی تکلیفیں یاد آئیں گی، مجھے یہ گلٹ یاد آئے گا کہ وہ میری وجہ سے چلی گئی، میں اسے دیکھوں گا تو مجھے ماہی کی یاد آئے گی۔۔۔"اس کے لہجے میں نمی تھی۔۔۔

بیٹا اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے؟ تم اسے معاف کر چکے تھے؟ تم اس کے ساتھ رہنے کیلئے تیار ہو گئے تھے۔۔۔ "

میں نے اسے معاف کر دیا تھا، مگر میں نے معاف کرنے میں اور اس کی طرف لوٹنے میں بہت دیر کر دی تھی، میں ہمیشہ ہر کام میں دیر کر دیتا ہوں۔۔۔ "

بیٹا پھر اب دیر مت کرو، اپنے بچے کو اپنے سینے سے لگالو۔۔۔"وہ چند لمحے خاموش رہا۔۔۔

اب تو اِس دیری کی عادت پڑ چکی ہے بابا۔۔۔ "

آخر کب تک نہیں دیکھو گے؟ وہ تمہارا بیٹا ہے، وہ تمہارا خون ہے، آخر کب تک ایسے منہ موڑے رہو گے؟ کیا تمہارا دل نہیں کرتا کہ تم ایک بار اپنے بچے کو اپنے سینے سے لگا کر اسے پیار کرو؟؟"یوسف صاحب کی بات پر وہ اپنے لب کاٹنے لگا۔۔۔

میں جانتا ہوں یوشع!! تمہارا بھی اپنے بچے کیلئے دل تڑپتا ہے، اِس دل کو مزید مت تڑپاؤ، اپنے بچے کو اپنے سینے سے لگا کر اِس جلتے دل کو ٹھنڈک پہنچاؤ۔۔۔" انہوں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دباؤ دیا تھا۔۔۔

میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں بابا!! میں تھوڑی دیر بالکل تنہائی چاہتا ہوں، کوئی مجھے ڈسٹرب نہ کریں۔۔۔" وہ ایسے ہی گردن جھکائے سیڑھیاں چڑھنے لگا اور وہ دکھ سے اس کی پشت کو دیکھے گئے۔۔۔

سب نے کوشش کی کہ کسی طرح یوشع اپنے بچے کو دیکھ لے مگر یوشع نے کبھی نہیں دیکھا اور پھر جانتی ہو یوشع نے اپنے بیٹے کو کب دیکھا جب وہ پورے ایک سال بعد میرے گھر آیا تھا وہ میرے روم میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔

ماضی~:

یوشع علی کے روم میں بیڈ پر بیٹھا تھا۔۔۔ ساتھ زاور بھی بیڈ پر سو رہا تھا۔۔۔ ابھی علی روم میں نہیں تھا اور نہ ہی زینب۔۔۔ اس نے آنکھیں بند کر کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی۔۔۔ کچھ پل گزرے تھے اس کے کانوں میں بچے کے رونے کی آوازیں آنے لگی تھی۔۔۔ اس نے آنکھیں کھول کر زاور کو دیکھا مگر وہ تو پر سکون سو رہا تھا۔۔۔ ایک بار پھر بچے کے رونے کی آواز اس کے کانوں تک پہنچی تھی۔۔۔ وہ بچہ بہت زور زور سے رو رہا تھا۔۔۔ اندر بیٹھے یوشع کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔۔ وہ بیڈ سے اٹھ کر جانے ہی لگا تھا کہ اچانک بچے کے رونے کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھی۔۔۔ اب اس کہ جگہہ اس کی کھکھلاہٹوں کی آوازیں

گونج رہی تھی۔۔۔ان کھکھلاہٹوں نے اسے عجیب سا سکون بخشا تھا۔۔۔یوشع نے سکون کا سانس خارج کیا کچھ ہی دیر بعد علی بھی آگیا تھا اس نے تھوڑی بہت علی سے باتیں کی اور پھر وہ جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یوشع آج بھی میر ہادی کو نہیں دیکھو گے کیا؟؟؟"یوشع کے قدم رک گئے تھے مگر پھر وہ نفی میں گردن ہلاتا باہر نکل گیا۔۔۔ابھی وہ لاؤنج سے باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ ایک سالہ بچے نے اس کے پیروں کو تھام لیا تھا۔۔۔وہ اس کے قدموں میں لیٹ کر اس سے کھیلنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔یوشع نے نگاہیں زمین کی طرف کی تو وہ بچہ اس کی پینٹ کو پکڑ تا کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

بابا بابا!!!"اس بچے نے پکارا۔۔۔لفظ بابا کی نرم پکار پر یوشع کا سخت دل لمحے بھر میں نرم پڑ ہی گیا تھا۔۔۔

بابا بابا!!!"بچہ مسلسل اس کو پکار تا یوشع کی گود میں آنے کیلئے مچلنے لگا تھا۔۔۔وہ بے بی آوٹ فٹ میں بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا۔۔۔وہ بہت خوبصورت بچہ تھا۔۔۔وہ اس کی پینٹ کو پکڑ تا اس پر چڑھنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔یوشع نے نیچے جھک کر اس بچے کو اپنی گود میں اٹھالیا۔۔۔پیچھے کھڑے علی اور زینب نے بھی یہ منظر بخوبی دیکھا تھا۔۔۔

میرا بیٹا!!میرا بچہ!!میر ہادی!!!"یوشع کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔۔۔

ہادی ایک بار پھر بابا کر تا یوشع کے بالوں کو کھینچ گیا تھا۔۔۔یوشع کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آئی تھی۔۔۔

شیطان کہی کا!!!"یوشع نے کہا اور پھر یوشع اس کو دیوانہ وار پاگلوں کی طرح چومنے لگا تھا۔۔۔ کبھی اس کا ماتھا چومتا کبھی اس کے گلابی روئی جیسے نرم گالوں کو کبھی اس کی گول آنکھوں کو کبھی اس کے ننھے ہاتھوں کو۔۔۔یوشع کی اتنی شدت ہادی برداشت نہیں کر پایا تھا اور وہ رونے لگا تھا۔۔۔۔

افففف روتے نہیں ہے بری بات!!میرا بیٹا!!"یوشع نے خود اس کو چپ کروایا تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہادی ایک بار پھر ہنسنے لگا تھا۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر ہادی کے گالوں کو اس کے ماتھے کو چوما تھا۔۔۔زینب کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔ علی نے بھی زینب کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

ماہی سہی کہتی تھی وہ ان دونوں کی کاپی تھا۔۔۔

اس کے لائٹ براؤن بال ماہی جیسے تھے۔۔۔اس کی گہری بھوری آنکھیں یوشع پر تھی۔۔۔اس کی چھوٹی سی ناک بھی ماہی جیسی تھی۔۔۔ہونٹ یوشع جیسے اور اس کے پھولے گلابی گال ماہی جیسے مگر ان پر پڑتا ڈمپل یوشع جیسا۔۔۔

دیر آئے درست آئے یوشع یوسفزئی!!!" علی نے اس کو غیرت دلوانا چاہی۔۔۔یوشع بس مسکرایا۔۔۔

تمہیں پتا ہے یہ آج پہلی بار بولا ہے۔۔۔" علی نے بتایا تو یوشع نے چونک کر ہادی کے چہرے کو دیکھا۔۔۔

ہم سب نے بہت کوشش کی کہ یہ اپنے لبوں سے کچھ بولے، ماما یا بابا پکارے مگر ہماری ساری کوششیں بیکار رہی، زینب ہر بار کوشش کرتی رہی کہ اس کے لبوں سے ماما نکلے، وہ اسے ماں کہہ کر پکارے مگر وہ کبھی

نہیں بولا، بس ٹکر ٹکر سب کو دیکھتا تھا، آج اس کے لبوں سے پہلا لفظ بابا نکلا ہے۔۔۔" علی کی تو آنکھیں نم تھی ہی یوشع کی بھی ہو گئی تھی۔۔۔ زینب بھی روتے روتے مسکرا رہی تھی۔۔۔ یوشع کو یقین نہیں آرہا تھا بچے سب سے پہلے ممابولتے ہیں اور اس نے بابا بولا تھا۔۔۔ وہ پھر ہادی کو چوم گیا تھا۔۔۔

ہادی کے لبوں سے نکلنے والا پہلا لفظ بابا تھا۔۔۔ اس نے ایک سال ضائع کر دیا۔۔۔

اور پھر اس کے بعد یوشع ہادی کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے آیا تھا۔۔۔ یوسف صاحب بھی ہادی کو یوشع کی گود میں دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔۔۔ اب ہادی کا خیال یوشع اور یوسف صاحب مل کر رکھتے تھیں تو کبھی زینب رکھتی تھی کیونکہ ابھی ہادی صرف ایک سال کا تھا اور اس کو کسی کی ضرورت تھی جو اس کا خیال ماؤں کی طرح رکھے۔۔۔ یوشع نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ہادی کو سلایا تھا۔۔۔ وہ بالکونی میں آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ چاند کی روشنی ہر سو پھیلی تھی۔۔۔۔

ٹھینک یو ماہی!!! اتنا خوبصورت تحفہ دے کر جانے کیلئے، میں ہی شاید بدنصیب تھا جو اپنے بیٹے کو ایک سال اپنے سے دور رکھا، میں نے ایک سال ضائع کر دیا، تم نے سہی کہا تھا ہمارا بیٹا ہم دونوں پر ہے، اس کا ہیئر کلر بالکل تمھارے بالوں جیسا ہے اور اس کی آنکھیں، اس کا ڈمپل بالکل میرے جیسا، اس کی چھوٹی سی ناک تمہارے جیسی ہے، ٹھینک یو اپنی ایک خوبصورت یاد میرے پاس چھوڑ کر جانے کیلئے، صحیح کہتے ہیں شاید وہ رب اپنے بندوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا،

ایک چیز اگر چھینتا ہے تو اس کے بدلے دوسری چیز عطا بھی کرتا ہے، بس ہمیں ہی نظر نہیں آتی۔۔۔

اس نے المیرا کو چھین کر تمھارا ساتھ دیا اور اب تمھیں چھین کر مجھے ہادی دے دیا، میں پرومس کرتا ہوں ماہی!! میں ہادی کا ہمیشہ خیال رکھوں گا، میں یہ بھی جانتا ہوں میں نے ایک سال ضائع کر دیا مگر اب میں مزید اسے خود سے کبھی دور نہیں کروں گا۔۔۔

نہیں بھولا میں تمھاری اس دن کی بات جب تم نے جاتے جاتے کان میں سرگوشی کی تھی کہ ہادی کو کبھی میری یاد مت آنے دینا، وہ اگر مجھے یاد کرے تو اچھے لفظوں میں کرے، میں کوشش کروں گا ہادی کو کبھی تمہاری یاد نہ آئے، تم اس کیلئے ہمشیہ ایک اچھی ماں رہو گی، میں ہادی کو خوش رکھوں گا، ایک بار پھر تمہارا شکریہ!!!!

حال~:

المیرا کے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر گود میں گر رہے تھے۔۔۔۔

اور پھر جانتی ہو المیرا کیا ہوا پورے دو سال بعد!!!" وہ لمحے بھر کو ٹھہرا۔۔۔

جب ہادی تین سال کا ہو گیا تھا تو انکل بھی اِس دنیا سے چلے گئے۔۔۔" المیرا نے حیرت زدہ آنکھوں سے علی کو دیکھا کہ شاید اس نے جو سنا ہے غلط سنا ہے۔۔۔

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، بابا!! بابا نہیں!! آپ!! آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں، بابا نہیں!!!" حیرانگی کی کیفیت میں اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے وہ اس سے نہ سننا چاہ رہی تھی۔۔۔ علی نے افسوس سے اس کے چہرے کی اُڑی رنگت کو دیکھا پھر نرمی سے اپنے سینے پر موجود اس کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

آپ ایک بار کہہ دیں بابا!!" علی نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

یہ سچ ہے المیرا!!!! انکل بھی اس دنیا میں نہیں رہے، المیرا وہ بھی ہم سب سے دور جا چکے ہیں، کاش کہ تم انکل کی موت کے وقت یوشع کی حالت دیکھ سکتی تو تمہیں اُس پر ترس آتا وہ کس طرح رو رہا تھا، سب کچھ ختم ہو گیا اس کا، انکل کی موت نے اسے ایک گہرا صدمہ دیا تھا، وہ چند دن تک ہسپتال کے بستر پر زندگی اور موت کی کشمکش میں جھولتا رہا، نہ وہ جینے میں رہا اور نہ مرنے میں، ہم مایوس ہونے لگے تھے، ہادی کو دیکھ کر ترس آتا تھا، وہ اپنے باپ کے پاس بیٹھ کر اسے اٹھانے کی کوشش کرتا تو کبھی رونے لگتا، مجھ سے کہتا کہ میرے بابا کیوں نہیں اٹھ رہے؟ میں اسے کیا جواب دیتا؟ میں نے اس وقت کتنی بے بسی محسوس کی تھی، یہ بس میں جانتا ہوں، میں اسے کیا بتاتا کہ یہ سب تمہارے باپ کا مقدر رہے، یہ تکلیفیں اس کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے، میں اسے کچھ نہیں بتا سکا پھر شاید خدا کو ترس آ ہی گیا، یوشع کی حالت پر یا ہادی کے آنسوؤں پر!! نہیں جانتے مگر اس نے آنکھیں کھول لی تھی، اب بس ہادی ہے اس کے پاس!! اس کا بیٹا!! جس کو وہ کبھی نہیں کھونا چاہتا، انکل کی موت کے ڈھائی مہینے بعد ہی یوشع ہادی کو لے کر یہاں شفٹ ہو گیا تھا، میں

نے بہت روکا اس کو کہ مت جاؤ مگر جانتی ہو اس نے کیا کہا کہ نہیں علی اب اس شہر سے نفرت ہو رہی ہے، شدید نفرت!! اس شہر نے مجھ سے میرے سب اپنے چھین لئے، سب مجھ سے بچھڑ گئے، اب نہیں رہنا یہاں بس لاہور چلا جاؤں گا ہمیشہ کیلئے، ہادی کے ساتھ وہی ایک اچھی زندگی گزاروں گا مگر یہاں آکر بھی وہ اکیلا تھا، یہاں بھی انکل کی یادیں اس کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہی تھی، وہ بہت اکیلا ہو چکا تھا، اس کی زندگی نے اسے بہت اکیلا کر دیا، یہ زندگی بہت ظالم ہے، یوشع کیلئے ہمیشہ ظالم ثابت ہوئی ہے مگر پھر بھی کسی سے کوئی گلہ نہیں کیا، اس نے چپ کی چادر اوڑھ لی، وہ اب چپ رہتا ہے، اس نے ہنسنا مسکرانا ہی چھوڑ دیا ہے، اس کے چہرے پر ایک گہری مسکراہٹ دیکھنے کیلئے تو اب میں بھی ترس چکا ہوں کہ کب وہ دل سے مسکرائے، کب اس کی مسکراہٹ اس کا ساتھ دیں، ہمارا یوشع اب وہ یوشع نہیں رہا ہنستا مسکراتا سا!! جس یوشع سے تم دو دن پہلے مل کر آئی ہو، وہ یوشع تو اب سنجیدہ رہتا ہے جو اگر ہنستا ہے تو صرف ایک مصنوئی سی مسکراہٹ!! بس دنیا کے ساتھ چلنے کیلئے، وہ کبھی دل سے نہیں ہنستا!!! اس نے سب کو کھو دیا پندرہ سال کا تھا جب اس نے اپنی ماں کو کھویا تھا، اس کے بعد تم اس کو چھوڑ کر چلی گئی پھر ماہی بھی اس کو تکلیفیں دے کر چلی گئی اور پھر انکل!! میری تو صرف ایک بہن تھی مگر اس کے تو کئی اپنے تھیں، اُس کے دکھ بہت گہرے ہیں مگر اس کی حالت میں تمھیں کیوں بتا رہا ہوں، تمھیں تو اب اس سے محبت نہیں ہے ناں۔۔۔" علی کا

لہجہ آخر میں چُبھتا ہوا تھا۔۔۔اس نے اپنی جیب سے وہ لفافہ نکالا۔۔۔المیرا کا ہاتھ پکڑ کر اس کے ہاتھ میں وہ لفافہ رکھ دیا۔۔۔

ماہی کا لکھا گیا آخری پیغام!!پڑھ لو!!!"المیرا نے بھیگی آنکھوں سے ہاتھ میں پکڑے اس لفافے کو دیکھا۔۔۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے المیرا نے وہ لفافہ کھولا اور پھر اس کو پڑھنے لگی۔۔۔اس نے شروع کی وہ باتیں پڑھی جو اس نے علی سے اس خط میں کی تھی۔۔۔۔

میں شاید یہ خط کبھی نہ لکھتی اگر مجھے یہ یقین ہوتا کہ یوشع آپ کو سچ سے آگاہ کر دیں گے، مگر میں جانتی ہوں یوشع آپ کو کبھی حقیقت نہیں بتائے گے، وہ ساری زندگی ایسے ہی سب کی نظروں میں گر کر گزار دیں گے مگر کبھی میرے راز افشا نہیں کریں گے، وہ کبھی بھی آپ سب کے سامنے میری حقیقت کو نہیں لائیں گے، وہ کبھی کسی کے سامنے ایک عورت کو ذلیل نہیں کریں گے، اس لئے میں آج سارا سچ لکھنے جا رہی ہوں،

میں اپنے جیتے جی آپ کو یہ سچ بتانا چاہتی تھی، میں سب کو اپنے جیتے جی اِس سچائی سے آگاہ کرنا چاہتی تھی مگر میں ڈرتی تھی، میں آپ سب کی ناراضگی سے، آپ سب کی نفرت سے ڈرتی تھی، مجھے ڈر لگتا تھا کہ آپ سب مجھے دھتکار دیں گے، میں جانتی تھی میری زندگی کتنی باقی ہے؟ آپ سمجھ سکتے ہیں بھائی اِس تکلیف کو

میں صرف یہ سوچ کر ہی ہر روز ہزار موتیں مرتی تھی کہ میں بہت جلد مر جاؤں گی، آپ اندازہ لگا سکتے ہیں بھائی کیا میری تکلیف کا؟ اور ان تکلیفوں کے بعد میں اپنی باقی بچی زندگی آپ سب کی نفرت مول لے کر نہیں گزارنا چاہتی تھی، مجھے خوف آتا تھا آپ سب کی نفرت بھری نگاہوں سے، میں باقی بچے دن خوشی خوشی آپ سب کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی، اِس لئے میں کبھی ہمت نہیں کر سکی۔۔۔

مگر میں یہ بھی نہیں چاہتی کہ یوشع ساری زندگی آپ سب کی نظروں میں گرے رہیں۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ یوشع کا مقام آپ کی نظروں میں گرا رہے۔۔۔

آپ جانتے ہیں ناں بھائی میں شروع سے بہت ضدی رہی ہوں جو چیز پسند آجاتی تھی اس کو ہر حال میں اپنا بنا کر رہتی تھی پھر چاہے وہ چیز میں کسی بھی طرح حاصل کروں، آپ ہمیشہ میرا ساتھ دیتے تھے، بابا ماما کتنا ڈانٹتے تھے آپ کو کہ آپ مجھے بگاڑ رہے ہیں مگر آپ ان کی نہیں سنتے تھے بلکہ آپ کہتے تھے کہ اپنی گڑیا کی ہر خواہش پوری کروں گا اور اب ایسا ہی میں نے یوشع کے معاملے میں کیا تھا،

میں بھول گئی تھی کہ چیز اور انسان میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے، چیزوں کو تو زبردستی ضد کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے مگر ایک جیتے جاگتے انسان کو نہیں اور میں نے اپنی ضد اور اپنے جنون میں آکر ایک جیتے جاگتے انسان کو حاصل کرنے کی کوشش کی جو میرا ہو کر بھی میرا نہ ہوا، میں نے بچپن سے بس یوشع کو چاہا ہے، آپ تو جانتے ہیں بھائی کہ آپ کی گڑیا کبھی کسی غیر مرد کے قریب بھی نہیں گئی، آپ کی گڑیا بس آپ کے

اور یوشع کے قریب رہی ہے، میری یوشع سے پسندیدگی مجھے نہیں معلوم تھی کہ کب محبت میں بدلی، مجھے اندازہ ہی نہیں تھا کہ میں اُن سے محبت کر بیٹھوں گی، مجھے لگتا تھا کہ وہ مجھے آسانی سے مل جائے گا مگر جب المیرا ہماری زندگی میں آئی تو جیسے سب کچھ ہاتھ سے نکل گیا تھا، مجھے لگتا تھا یوشع مجھ سے دور ہو جائے گا اور میں ایسا کیسے ہونے دے سکتی تھی؟ بچپن سے میں یوشع کے ساتھ رہی ہوں اور کوئی اور آکر یوشع کو کیسے مجھ سے اتنی آسانی سے چھین سکتا ہے؟ یہ چیز میں برداشت نہیں کر سکتی تھی، مجھے یوشع کا المیرا کے قریب جانا، اس کا ذکر کرنا برداشت نہیں ہوتا تھا، مجھے لگتا تھا کہ یوشع پر بس میرا حق ہے، ہمارے درمیان کوئی المیرا نہیں آنی چاہیے، مجھے المیرا سے شدید نفرت محسوس ہوتی تھی مگر اب اس کی قسمت پر رشک آتا ہے، میں نے بہت کوشش کی کہ شاید یوشع میرے پاس آجائے مگر اس نے ہر بار مجھے ٹھکرایا، جب میرے بس میں کچھ نہیں رہا تو میں نے اس رات ایک کھیل کھیلا تھا یوشع کو اپنا بنانے کیلئے، آپ کو یاد ہے بھائی اس رات آپ جا نہیں رہے تھے کہ تم اکیلی گھر میں کیسے رہو گی؟ ماما بابا بھی نہیں ہے مگر میں نے کتنی ضد کر کے آپ کو بھیجا تھا کہ نہیں آپ جائے کیونکہ آپ کا گھر پر موجود ہونا میرا کھیل بگاڑ سکتا تھا، آپ کے جانے کے ایک گھنٹے بعد یوشع گھر آیا تھا، میں روم میں بیٹھی اسی کا ویٹ کر رہی تھی، مجھے معلوم تھا وہ سیدھا روم میں آئے گا اور ایسا ہی ہوا تھا، وہ آیا تھا ہم نے بات چیت کی جب یوشع کو معلوم ہوا کہ گھر پر کوئی نہیں ہے تو وہ فوراً جانے لگا تھا اپنے گھر کہ ہم بعد میں بات کر لیں گے مگر میں نے اسے روک لیا تھا کہ پلیز بیٹھ جاؤ، بہت

مشکلوں کے بعد وہ بیٹھ گیا تھا، میں اس کیلئے کولڈ ڈرنک لینے گئی تھی اور اس کی کولڈ ڈرنک میں، میں نے دو تین نشے کی ہیوی ڈوز ملادی تھی جس سے اس کا سر گھومنے لگا تھا، اس کو لگ رہا تھا شاید سر درد کی وجہ سے اسے بی پی کا مسئلہ ہو رہا ہے، مگر میں جانتی تھی وہ سب ان ڈوز کی وجہ سے تھا، وہ تو پھر بھی وہاں سے جانے لگا تھا کہ مجھ سے دور رہو مگر اس کا نشہ بڑھتا ہی جا رہا تھا اور میں یہی چاہتی تھی، میں خود اس کو سہارا دیتی بیڈ تک لائی تھی، یہ سچ ہے کہ وہ مجھ پر گرے تھے، اس کے لب بھی میری گردن پر تھے، یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے مجھ پر اپنی گرفت سخت کی تھی مگر بھائی وہ اسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے، انہیں تو پتا ہی نہیں تھا کہ وہ کب بے ہوش ہوئے اور کب نہیں؟ میں نے بہت مشکلوں سے ان کو بیڈ پر سیدھا کیا تھا، ان کی شرٹ بھی اتار دی تھی تاکہ آپ سب کا شک یوشع پر جائے، میں تو رات کو ہی روم سے چلی گئی تھی اور صبح کو جب یوشع کو ہوش آنے والا تھا، جب آپ سب آنے والے تھیں،

تب میں روم میں واپس آئی تھی اور زمین پر بیٹھ کر رونا شروع کر دیا، یوشع جب اٹھا تو اس کو بھی کچھ نہیں معلوم تھا، ان کا سر تو اُس وقت بھی گھوم رہا تھا، انہیں معلوم بھی تب ہوتا ناں جب ہمارے درمیان کچھ ہوا ہوتا، جتنا ہوا تھا انہیں بس وہی یاد تھا، آپ سب آ گئے اور جیسا جیسا میں چاہتی تھی سب ویسا ویسا ہوتا گیا، میں یوشع کو خود سے دور نہیں جانے دے سکتی تھی کیونکہ میں نے ان سے عشق کیا ہے، میں کیسے ان کو کسی اور کے نکاح میں دیکھ سکتی تھی؟

میں جانتی ہوں، آپ اِس سچائی کے بعد مجھ سے نفرت محسوس کریں گے، شاید آپ کو مجھ پر غصہ بھی آرہا ہوں مگر یہی سچ ہے، آپ کی گڑیا اس رات پاک تھی، ہمارے درمیان کچھ بھی نہیں ہوا تھا، کچھ بھی نہیں!! آپ کا اپنے دوست پر یقین سچا تھا بھائی!! میں آپ دونوں کی دوستی اِس حد تک دیکھ کر حیران ہوئی تھی جب آپ مجھ سے زیادہ یوشع کی باتوں کو اہمیت دے رہے تھے،

اس کے بعد وہ رپورٹس بھی جھوٹی تھی، میں وہاں ایک نرس کے پاس گئی تھی میں نے پیسے دے کر اس کو خرید لیا تھا اور رپورٹس میں ردوبدل کرنے کیلئے کہا تھا، اس نے ویسا ہی کیا جیسے میں نے کہا تھا رپورٹس نے مجھے صحیح اور یوشع کو غلط ثابت کر دیا تھا، مجھے افسوس ہوا تھا بھائی مجھے سچ میں افسوس ہوا تھا، آپ دونوں ایک دوسرے سے کٹ گئے تھے، مجھے یہ سب دیکھ کر بہت دکھ ہوتا تھا،

کیونکہ آپ دونوں بچپن سے ایک ساتھ رہیں ہیں، آپ دونوں ایک دن بھی ایک دوسرے سے بات کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے، آپ نے میری وجہ سے یوشع سے تین مہینے رابطہ منقطع کر دیا، آپ نے تین مہینے تک یوشع سے بات نہیں کی، آپ نے یوشع کو گنہگار سمجھا، آپ کا یوشع پر یقین چکنا چُور ہو گیا تب مجھے احساس ہوا کہ میں دو دوستوں کے بیچ میں آگئی، میں نے دو دوستوں کے بیچ کی پکی اور سچی دوستی کو تباہ کر دیا، مجھے آپ دو دوستوں کے بیچ میں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔

میں نے یوشع کو المیرا کیلئے تڑپتے اور بلکتے دیکھا، خوابوں میں اُس کو پکارتے دیکھا، اس کی تکلیفوں اور یادوں پر تڑپتے دیکھا تب مجھے احساس ہوا کہ میں دو عشق کرنے والوں کے بھی بیچ میں آگئی، میں سب کے بیچ میں آگئی، میرا سب کے بیچ میں آنا آپ سب کی خوشیاں نگل گیا، میری یک طرفہ جنون کی آگ سب کچھ جلا کر خاکستر کر گئی۔۔۔

آپ یوشع سے دور ہو گئے، یوشع المیرا سے دور ہو گئے اور اب پھر وقت آتا ہے کہ میں بھی ان سے دور جا رہی ہوں،

میں جانتی ہوں میرا جانا بھی یوشع کیلئے بہت تکلیف دہ ثابت ہو گا، نہ میں خود ان کی رہ سکی اور نہ ہی اُنہیں المیرا کا رہنے دیا۔۔۔ اس چیز نے مجھے مزید توڑ کر رکھ دیا۔۔۔

آپ نے کہا تھا ناں بھائی کہ میں کبھی خوش نہیں رہ پاؤں گی، ایسا ہی ہوا تھا بھائی میں کبھی یوشع کے ساتھ خوش نہیں رہ سکی، وہ میرے نکاح میں تو تھے مگر میری دسترس سے بہت دور تھے، وہ میرے قریب کبھی نہیں آئے، ہمیشہ المیرا کو یاد کر کے روتے رہے، میں نے یوشع کو بہت دکھ دیے ہیں، میں نے یوشع کی زندگی برباد کی ہے، آپ نے سہی کہا تھا یوشع واقعی غصے کے بہت تیز ہے، وہ غصے میں نا جانے کیا کچھ کر جاتے تھے، مجھے ان سے خوف محسوس ہونے لگا تھا، میں نے کبھی کسی مرد کو اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا،

میں ہمیشہ نازو میں رہی اور جب مرد کا غصہ دیکھا تو واقعی احساس ہوا کہ مرد کا غصہ بہت برا ہوتا ہے، مجھے ان کے غصے سے خوف آتا تھا،

وہ مجھے دھتکارتے رہتے تھے، مجھے کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تھے، ان آنکھوں میں میرے لئے سوائے نفرت کے اور کچھ نہیں ہوتا تھا، ان کی آنکھوں میں خود کیلئے نفرت دیکھ کر میری روح تڑپتی تھی، یوشع نے کبھی مجھ سے محبت نہیں کی، دن گزر رہے تھے بھائی اس رات وہ جب گھر آئے تو وہ نشے میں تھے، انہوں نے ڈرنک کی تھی، میں نے پہلی بار ان کو نشے میں دیکھا تھا اور آپ کو معلوم ہے بھائی اس رات ان کو مجھ میں المیرا دیکھ رہی تھی، انہوں نے مجھے اپنایا بھی تو المیرا سمجھ کر مگر یہ بات میں نے ان کو نہیں بتائی، مگر میں جانتی تھی انہیں گزری رات کا ایک ایک لمحہ یاد ہو گا، جب میں پہلی بار ڈاکٹر کے گئی تھی تب وہاں مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ کی گڑیا کو تو کینسر ہے اور وہ تو کبھی بھی اِس دنیا سے جا سکتی ہے، اپنی بیماری کا سن کر میں بہت ٹوٹ سی گئی تھی، اس وقت یوشع کی باتیں ذہن میں گونجنے لگی تھی آپ جانتے ہیں بھائی یوشع نے مجھے کیا کہا تھا کہ میں مر جاؤں تو اُن کی زندگی میں سکون ہو گا اور دیکھے بھائی اب آپ کی گڑیا واقعی مر رہی ہے، مجھے یوشع کی اور المیرا کی آہ لگ گئی ہے، میں نہیں جانتی مجھے سچ میں ان دونوں کی ہی آہ لگی ہے یا یہی میرا مقدر تھا، کیونکہ میری یہ بیماری تو پرانی تھی ناں بس پتا دیر سے لگ رہا تھا، آپ نے سہی کہا تھا دوسروں کی

خوشیاں چھین کر کبھی کوئی خوش نہیں رہ سکا، میں بھی کبھی نہیں رہ سکی، میں نے یوشع اور المیرا کی خوشی چھینی تھی بھائی تو مجھے کیسے خوشیاں مل سکتی تھی؟ میں کیسے خوش رہ سکتی تھی؟؟

میں نے ایک لاحاصل شے کو زبردستی حاصل کیا تھا، زور زبردستی کی بنیاد پر صرف چیزیں ہی حاصل ہوتی ہے انسان نہیں، ہر چیز زبردستی کی بنیاد پر حاصل کرنے والی نہیں ہوتی خاص کر انسان!! وہ ہمیشہ حاصل ہو کر بھی لاحاصل ہی رہتا ہے، جیسے میرے لئے یوشع!! یوشع تو ہر وقت المیرا کو یاد کرتے رہتے تھے، یوشع نے مجھے عشق کا صحیح مطلب بتایا کہ عشق کیسے کرتے ہیں؟ عشق میں شرک نہیں کرتے اور محبت میں محبوب کی خوشیاں نہیں چھینتے، محبوب کو اس کی خوشیاں دی جاتی ہے اور میں نے یوشع کی ہر خوشی ان سے چھین لی، ان کی المیرا ان سے چھین لی، ان کی خوشی بس المیرا میں تھی، وہی ان کی ساری خوشی تھی، یہ میری کیسی محبت تھی؟ یہ میرا کیسا عشق تھا؟ عشق اور محبت تو وہ ہے جو ان دونوں نے ایک دوسرے سے کیا، میں نے اُن کی المیرا کو ان سے دور کر دیا، یوشع کی خوشی صرف المیرا ہے، وہ بس اسی کے ساتھ خوش رہ سکتے ہیں، میں خود کو خوش قسمت سمجھتی تھی کہ مجھے میرا عشق مل گیا ہے مگر یوشع مجھے مل کر بھی کبھی نہیں ملے، کبھی ان کی محبت مجھے نہیں مل پائی، وہ مجھے حاصل ہو کر بھی ہمیشہ لاحاصل ہی رہے، انہوں نے مجھ پر ترس تو

کھالیا مگر دل میں جگہہ کبھی نہیں دی، یوشع کو اس حقیقت کا معلوم تھا بھائی!! انہوں نے جو میرے ساتھ کیا مجھے کوئی گلہ نہیں رہا، میں یہ سب ڈیزرو کرتی تھی،

میں نے ان سے معافی مانگی انہوں نے معاف نہیں کیا، میں اِس گلٹ اور اِس گناہ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی، وہ مجھے معاف کر دیتے تو میں سکون سے مر سکتی، پھر اچانک نہ جانے کیا ہوا بھائی انہوں نے مجھے اللہ کی رضا کی خاطر معاف کر دیا مگر انہوں نے کہا وہ مجھے چھوڑ دیں گے، یہ جملہ میرے لئے موت کی نوید جیسا تھا، یہ جملہ میرے لئے جہنم کی نوید جیسا تھا، میں پل پل اِس خوف میں جیتی تھی نا جانے کب سانسوں کی ڈوری ساتھ چھوڑ جائے، یوشع مجھے بھلے معاف نہ کریں مگر مجھے چھوڑنے کی بات نہ کریں، ان کی اس بات نے مجھے تکلیف دی کہ کاش وہ جھوٹی تسلی دے دیتے مگر وہ خاموش رہنے کو ترجیح دیتے ہیں، جھوٹی تسلیاں دینے کو نہیں، میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ اپنا فیصلہ بدل لیں گے مگر میں جانتی ہوں جب تک وہ اپنا فیصلہ بدلیں گے تب تک اور بھی زیادہ دیر ہو چکی ہو گی، اگر وہ مجھے کہتے کہ میں ماہی تمہارے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں تو مجھے لگتا جیسے کسی گنہگار کیلئے جنت کا اعلان کر دیا ہو مگر نا جانے وہ دن کب آئے گا جب وہ اپنا فیصلہ بدل لیں گے، اور شاید اُس وقت میں ان کے ساتھ جینے کی خواہش کروں، یا میں اس دن کا انتظار کرتے کرتے ہی رخصت ہو جاؤں گی۔۔۔ "

لکھتے لکھتے اس کی بھی بس ہو گئی تھی اور پڑھتے پڑھتے المیرا کی بھی۔۔۔ یہاں اس نے بہت سے آنسو بہائے تھے اور یہ خط اس نے جب لکھا تھا جب اس رات یوشع نے اسے چھوڑنے کی بات کی تھی۔۔۔ اس رات اس نے پہلی بار اسے اپنی بانہوں میں بھرا تھا جب وہ کہہ رہی تھی وہ سونا چاہتی ہے۔۔۔ وہ جب اس کے سینے سے لگی کہہ رہی تھی کہ آپ اپنا فیصلہ بدل لیں گے، اس نے اگلے دن ہی یہ خط لکھا تھا۔۔۔ اپنی بگڑتی طبیعت کے زیرِ اثر کہ نا جانے کب اس کی سانسوں کی ڈوری ساتھ چھوڑ جائیں اور وہ تمام باتیں دل میں لئے ہی چلی جائیں اور یوشع کا مقام سب کی نظروں میں گرا رہ جائیں۔۔۔ اس نے اگلے دن ہی سب کچھ لکھ دیا تھا اور پھر لفافہ ماریہ کو دے دیا تھا۔۔۔

وہ اگر کچھ دن اور صبر کرتی اور اُس کی زندگی اس کو مہلت دیتی تو وہ لکھتی کہ یوشع نے اپنا فیصلہ بدل لیا ہے اور میں نے ان کے ساتھ زندگی جینے کی خواہش کی ہے۔۔۔ وہ میرے ساتھ اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔۔۔ وہ میرے ساتھ مستقبل کی پلاننگ کر رہے ہیں۔۔۔ وہ میرے ساتھ کہی دور جانا چاہتے ہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں وہ اپنے دل کے تمام خانے اس کے نام کر دیں گے بس ایک خانہ المیرا کے نام رکھیں گے۔۔۔ اس کی زندگی اگر اُس کو مہلت دیتی تو وہ لکھتی کہ یوشع نے مجھے اپنے ہاتھوں سے پہلی بار کھانا کھلایا۔۔۔ انہوں نے محبت سے مجھے اپنی بانہوں میں بھرا۔۔۔ انہوں نے میرے لاڈ اٹھائے مگر زندگی کی ڈور کب

ساتھ چھوڑ جائیں؟ کس کو خبر ہوتی؟ کون جانتا؟؟؟ وہ کیا جانتی تھی یا یوشع جانتا تھا کہ یہ لمحے ان کی زندگی کے پہلے اور آخری ہیں؟؟

آپ جانتے ہیں بھائی آپ کی بہن بہت تکلیف میں ہے، بہت زیادہ!! یہ بیماری مجھے اندر سے دن بہ دن ختم کرتی جارہی ہے، اب بھی مجھے چکر آرہے ہیں، مجھ سے تو اب مزید لکھا بھی نہیں جارہا مگر مجھے نہیں معلوم میرے پاس اب کتنے دن ہے، میں اپنے بچے کو بھی اِس دنیا میں لا پاؤں گی یا نہیں مگر میں بہت دعا کرتی ہوں اللہ مجھے اتنی زندگی دے دیں تاکہ میں جاتے جاتے یوشع کو ایک خوشی دے جاؤں، جس کے بعد یوشع کو اکیلا پن محسوس نہ ہو ان کے پاس ان کا بیٹا ہو، وہ میرے جانے کے بعد بہت اکیلے ہو جائے گے مگر آپ مجھ سے وعدہ کریں آپ یوشع کا خیال رکھے گے، ان کو کبھی تنہا نہیں کرے گے، وہ تنہا ہو جائے گے مگر کسی کو کچھ نہیں بتائے گے، اب تو ان کے پاس المیرا بھی نہیں رہی ہے، آپ مجھ سے وعدہ کرے بھائی آپ یوشع کی شادی المیرا سے کروائے گے، یوشع کی شادی المیرا سے کروادینا بھائی اور آپ المیرا سے کہنا کہ وہ مجھے معاف کردے، میں نے اس کی خوشیوں کو آگ لگائی تھی، اس سے کہنا بھائی مجھے معاف کردے تو کیا پتا میرا اللہ بھی مجھے معاف کردے اور میری بے چین روح کو تھوڑا سکون مل جائے، مجھے قبر میں سکون مل جائے، مجھے میری آخری آرام گاہ میں سکون مل جائے، المیرا سے کہنا بھائی وہ یوشع اور ہادی کا خیال رکھے بس بھائی اب تو لکھا بھی نہیں جارہا، اب مزید ہمت نہیں ہو رہی آگے لکھنے کی، مجھے بہت تکلیف ہے بہت

زیادہ مگر میں کسی کو کچھ نہیں بتا سکتی کیونکہ یہ سب میں اپنے لئے طے کر چکی ہوں، میری یہی سزا ہے، میرے جانے سے آپ سب کی زندگی میں خوشیاں اور سکون آجائیں گا، آپ سب ایک ساتھ ہمیشہ خوش رہیں، آپ سب بہت اچھے ہیں بس بری تو ایک میں ہی تھی، یا شاید میں بھی بری نہیں تھی بس میرا دل ہی میرے ساتھ دغا کر گیا تھا، میرے اپنے جذبات میرے قابو میں نہیں رہے تھے، لڑکیوں کو اپنے جذبات اپنے قابو میں رکھنے آنے چاہیے، اس بات کا اِدراک مجھے وقت گزرنے کے بعد ہوا، بھائی بس صرف کچھ دن اور ہے آپ سب کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی، میں ہاتھ جوڑتی ہوں بھائی بس آپ اپنی گڑیا سے کبھی نفرت مت کرنا، بھائی مجھے سمجھ آگیا تھا صرف عشق کو پا لینے میں ہی اصل جیت نہیں ہوتی، کبھی کبھار عشق کو ہار دینے میں بھی جیت ہوتی ہے، المیرا نے اپنے عشق کو ہار دیا وہ سب کے دل میں ہے اور میں جس نے عشق کو تو پا لیا مگر سب کے دلوں سے اتر گئی،

اپنی گڑیا کو معاف کر دینا بھائی میں ہاتھ جوڑتی ہوں آپ سب کے سامنے، المیرا سے کہنا بس مجھے معاف کر دے، میں اس کی گنہگار ہوں، وہ مجھے معاف کر دے، یوشع کو بھی کہنا مجھے کبھی غلط لفظوں میں یاد نہ کرے، میں اپنے کئے پر بہت شرمندہ ہوں، میں نے جو کیا جنون میں آکر کیا تھا اور اِس جنون نے مجھے کہی کا نہیں چھوڑا،

یہ انا اور جنون انسان کو کہی کا نہیں چھوڑتی مجھے سمجھ آگئی، میں نے ہمیشہ سے اپنی زندگی میں صرف جیت حاصل کی ہے' کبھی ہار نہیں' اور پھر میں کیسے المیرا کو جیتنے دے سکتی تھی، میں نے یوشع کو اپنا بنالیا، میں نے بہت غلط کیا کہ یوشع سے آنکھ ملانے کے قابل بھی نہیں رہی، یوشع نے میرے ساتھ جو کیا صحیح کیا، ان کا حق بنتا تھا یہ سب کرنا، میں نے ایک انسان پر تہمت لگائی تھی میری سزا بنتی تھی، میں اِس سب سے زیادہ براڈیزرو کرتی تھی، المیرا سے کہنا بس مجھے معاف کر دے پلیز مجھے معاف کر دے، اگر کبھی برسوں بعد میرا بیٹا پوچھے کہ میری ماں کیسی تھی؟ تو آپ اسے کچھ مت بتانا میں نہیں چاہتی میرا بیٹا کبھی مجھ سے نفرت کریں، میرے بیٹے کا ہمیشہ خیال رکھنا، بس ایک آخری خواہش پوری کر دینا المیرا اور یوشع کو ایک کر دینا، وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے ہی بنے ہیں، میں ان کے بیچ میں نہ آتی تو وہ دونوں آج ایک ساتھ خوش رہتے، یوشع کو ان کا پیار لوٹا دینا، کسی بھی طرح المیرا اور یوشع کو ملا دینا، بس میں یہی چاہتی ہوں، میں پھر گزارش کر رہی ہوں، آپ اپنی بہن سے کبھی نفرت نہ کرنا، اپنا خیال رکھنا بھائی!! ماما بابا سب کا خیال رکھنا!!! ایک آخری پیغام سب کے نام!!! خدا حافظ !!! فقط آپکی گڑیا!!!

المیرا ہاتھ میں پکڑے اس لفافے میں ہی چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔ علی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

تم سے بہت گلہ ہے المیرا تمہارے اس بھائی کو، کاش!! ایک بار تم اس کی سن لیتی، دل تو تمہارا بھی راضی نہیں تھا کہ وہ کچھ کر سکتا ہے مگر پھر بھی تم اس کو چھوڑ آئی تھی، ایک ایسے انسان کو جس نے صرف تم سے محبت کی، تم ایک ایسے انسان کو چھوڑ آئی جس نے تمھیں اس دنیا میں جینا سیکھایا، تمھیں بہادر بنایا جس نے صرف اور صرف تمھیں چاہا، تم پھر بھی اس کو تڑپتا ہوا چھوڑ آئی، اُس دن میں نے اس کی سن لی تھی المیرا!! میں نے یوشع کی سن کر ہی اس کا نکاح اپنی بہن سے کروایا تھا، کاش!! تم بھی ایک بار اس کی سن لیتی، تمہیں یاد ہے جب تمہارے کردار کو داغدار کیا جارہا تھا اُس وقت بس وہی تمہارے ساتھ کھڑا تمہارے لئے لڑ رہا تھا اور جب اس کے کردار کو داغدار کیا جارہا تھا تب تم اس کے ساتھ کھڑی نہ ہو سکی، ایک پل میں ہم سب نے اس کو اکیلا کر دیا تھا، اب ہم تو ہے اس کے پاس مگر تم نہیں ہو، میں نے تم سے کہا تھا کہ کچھ عرصے کیلئے چلی جاؤں مگر پھر اپنے اِس بھائی کے پاس لوٹ آنا، تم نہیں آئی المیرا!! تم کبھی نہیں لوٹی!! تم نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا کہ ان سالوں میں کتنا کچھ بدل گیا، سب کچھ ختم ہو گیا مگر تم نے مڑ کر نہیں دیکھا، تم ایک لمحے میں سب کو پرایا کر گئی، تم نے اپنی دوست تک سے تمام رابطے ترک کر دیئے، تم نے بہت غلط کیا المیرا!! بہت غلط کیا، میں یہاں بس تمھیں سچائی سے آگاہ کرنے آیا تھا جو کہ کر چکا ہوں، غلطی ساری ماہی کی تھی، میری بہن کی تھی اور ہم سب نے یوشع کو غلط سمجھا، اب میں چلتا ہوں، اپنا خیال رکھنا!!!" وہ اس

کے سر پر ہاتھ رکھتا جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔اس نے بھیگے چہرے کے ساتھ علی کی کلائی تھام لی۔۔۔

چھوڑ دو المیرا!!!اب مجھے جانے دو!!!"المیرا نے گرفت اور سخت کی تھی۔۔۔وہ زمین سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آپ جانتے ہیں میں یوشع کو ان کے نکاح کی وجہ سے چھوڑ کر آئی تھی، مجھے اُن پر پورا بھروسہ تھا مگر میں ماہی کے آنسو بھی نہیں دیکھ پا رہی تھی، میں کچھ نہیں سمجھ پا رہی تھی، میں!!!"وہ روتے روتے علی کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔عرصے بعد وہ کسی اپنے کے سینے سے لگی تھی۔۔۔

ایک عجیب سا احساس اسے ہوا تھا۔۔۔ایک تحفّظ بھرا احساس!!! کبھی اسے اس پر بھائیوں جیسا مان ہوا کرتا تھا مگر ان سب کی قسمت انہیں کہاں سے کہاں لے آئیں گی؟؟انہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ان کی قسمت میں یہ سب ہونا لکھا ہے۔۔۔۔

علی نے بھی اس کے گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا کیا۔۔۔

میں کبھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ میرے جانے کے بعد اتنا کچھ ہو جائیں گا، میں ہمیشہ یہی سمجھتی رہی کہ آپ سب اپنی زندگیوں میں بہت خوش ہونگے، آپ سب کو میری یاد بھی نہیں آتی ہو گی، یوشع ماہی کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار رہے ہو گے۔۔۔"وہ ہچکیوں کے درمیان بول رہی تھی۔۔۔

تمہیں سچ میں ایسا لگتا تھا المیرا!! کہ یوشع تم سے بچھڑ کر ایک اچھی زندگی گزار سکتا تھا؟ تم ہی تو اس کی زندگی تھی، اس کی ساری خوشیاں تھی، وہ تم سے بچھڑ کر کبھی خوش نہیں رہ پایا۔۔۔"المیرا نے تکلیف کے مارے مزید اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔

مجھے معاف کر دے بھائی!! مجھے معاف کر دے "!!!

مجھے تم سے کوئی گلہ نہیں ہے، معافی مانگنی ہے تو یوشع سے مانگو، تم اس کی خطاکار ہو بس ناراض تھا تم سے کہ کراچی سے آنے کے بعد تم نے ایک بار بھی رابطہ نہیں کیا، ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ کون جی رہا ہے کون مر رہا ہے؟ اتنا پرایا کر دیا تھا تم نے ہمیں ایک منٹ میں؟؟؟ "

میں تو بس یوشع کے نکاح کی وجہ سے واپس آئی تھی وہ نکاح کر چکے تھے، ان پر میرا حق نہیں رہا تھا، میں کیسے واپس آسکتی تھی، میں واپس آتی تو مجھے پھر تکلیف ہوتی۔۔۔"المیرا نے علی کی کمر کے گرد گرفت سخت کی تھی۔۔۔ علی نے دھیرے سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اچھا چلو بس کرو، تمھاری بات بات پر رونے کی عادت اب تک گئی نہیں ہے۔۔۔"وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ علی نے بھی مسکراتے ہوئے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

میں آپ دونوں کیلئے کچھ لے کر آتی ہوں۔۔۔"ایمان نے کہا۔۔۔وہ آنسو صاف کرتی روم سے نکل گئی۔۔۔۔

یہ کون ہے؟؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔

ماموں کی بھتیجی ہے، میں اس کے ساتھ یہاں رہتی ہوں۔۔۔"

گھر آجانا اب تو المیرا میں خود تمھیں لینے آؤں گا جب تم چاہو۔۔۔ "

میر ہادی!!" وہ بڑبڑائی۔۔۔

لائٹ براؤن بال۔۔۔ بھوری آنکھیں۔۔۔ ڈمپل!!! میر ہادی!! میرو !!!

تو کیا اس کے اندازے سچ تھے۔۔۔ وہ جس بچے سے ملتی آرہی تھی وہ یوشع کا ہی بیٹا ہے۔۔۔ یوشع اور ماہی کا بیٹا !!!

میرو!!!" وہ روتے روتے مسکرائی۔۔۔

آپ کے پاس یوشع کے بیٹے کی تصویر ہے؟؟؟" علی نے حیرانگی سے اس کو دیکھا۔۔۔

بڑا شوق ہو رہا ہے اس کے بیٹے کو دیکھنے کا۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

بھائی!! ایک بار دکھائے ناں "!!!

اچھا بابا!!! علی نے مسکراتے ہوئے جیب میں سے موبائل نکال کر ہادی کی تصویر کو نکالا پھر اسکرین المیر کی آنکھوں کے سامنے کی۔۔۔ وہ گہرائی سے مسکرائی۔۔۔

میں ہادی سے کئی بار مل چکی ہوں۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بتا رہی تھی۔۔۔

تو وہ تم ہی ہو، جس کی ہادی تعریفیں کرتا رہتا ہے آنٹی!! آنٹی کر کے دماغ کھا جاتا ہے۔۔۔" علی نے اچھنبے سے کہا۔۔۔وہ بس مسکرائی۔۔۔

یار جانتی ہو ہادی کو تم بہت یاد آتی ہو، پتا نہیں کیا جادو کر دیا ہے تم نے اس پر!! اب تو تمہیں گھر آنا ہی ہو گا، ہادی کی خاطر ہی آجانا!!!" المیرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ہادی واقعی بہت ہی کیوٹ اور معصوم بچہ ہے۔۔۔" المیرا نے تعریف کی۔۔۔۔

میرے دونوں بیٹے بھی بہت پیارے ہیں۔۔۔۔" علی نے اترا کر کہا۔۔۔

ہادی سے تو کم ہی ہو گے۔۔۔" وہ بھی اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔

اور ان سب میں اگر المیرا کچھ بھول رہی تھی تو وہ تھی جہان کے ساتھ طے شدہ نسبت!!! وہ بھول گئی تھی کہ وہ اس وقت کسی کی امانت ہے؟ وہ بھول گئی تھی کہ اس نے کسی کے نام کی انگوٹھی اپنی انگلی میں پہن رکھی ہے۔۔۔وہ بھول گئی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ زندگی کے خواب سجائے بیٹھا ہے جو اس کو یوشع کی طرح ہی بہت چاہتا ہے۔۔۔۔وہ بس اس خوشی میں خوش تھی جو اسے اپنے بھائی کے ساتھ مل رہی تھی۔۔۔

رات المیرا کھڑکی کے پاس کھڑی چاند کی ہر طرف پھیلتی روشنی کو دیکھ رہی تھی جب ایمان بھی اس کے پاس آئی۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو المیرا"!!!

کچھ نہیں!!!بس آج خوش ہوں، اتنے عرصے بعد کسی اپنے سے مل کر!! تمھیں پتا ہے وہ مجھے بہت عزیز ہے، انہوں نے ہمیشہ ماہی کی طرح مجھے چاہا ہے۔۔۔"

پھر بھی تم سب کو چھوڑ آئی تھی المیرا!!!بتایا تو تم نے بھی تھا یوشع بھائی کی محبت کے بارے میں مگر تمھارے جانے کے بعد وہ کیسے کیسے دکھوں سے گزرے ہیں، یقین جانو میں ان سب کو نہیں جانتی مگر مجھے لگ رہا تھا کہ یہ سب میری اپنی کہانی ہے۔۔۔"

اگر مجھے تھوڑا بہت بھی اندازہ ہوتا تو میں کبھی ان سب سے اس طرح تمام رشتے ختم نہیں کرتی، مجھے ماہی اور انکل کی ڈیتھ کا بہت دکھ ہے، سمجھ نہیں آرہا یوشع کا سامنا کیسے کروں گی؟ اس سے معافی کیسے مانگوں گی؟ بابا مجھے بہت عزیز تھے انہوں نے کبھی مجھے پرایا نہیں سمجھا بلکہ وہ یوشع سے زیادہ مجھے عزیز رکھتے تھے، میرے اپنے بابا نے مجھ سے کبھی محبت نہیں کی مگر یوشع کے بابا نے مجھے سگی بیٹیوں جیسی محبت، عزّت دی تھی، وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے، مجھے نہیں اندازہ تھا کہ وہ یوں اچانک چلے جائیں گے۔۔۔" المیرا نے آنسو صاف کئے۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی المیرا تمھاری قسمت پر رشک کروں یا تمھاری بد قسمتی پر افسوس!!! تمھارے پاس تمھارے اتنے چاہنے والے تھے جو تم سے کتنی محبت کرتے ہیں پھر بھی تم سب کو چھوڑ آئی!! یوشع بھائی کو بھی تڑپتا ہوا چھوڑ آئی۔۔۔۔"

اس وقت مجھے جو صحیح لگا میں نے وہ کیا تھا، یوشع نکاح کر چکا تھا تو میں کیسے وہاں رُکتی، سگا رشتہ تو یوشع کا ہی تھا میرے لئے جو اگلے دن میرا محرم بننے والا تھا مگر نصیب میں یہ سب ہونا لکھا تھا۔۔۔"

تو اب تم جاؤ گی یوشع بھائی کے گھر یا نہیں؟؟"

اسی ٹینشن میں تو ہوں وہاں جانا بھی ہے اور یوشع کا سامنا کرنے کی بھی ہمت نہیں ہے، پتا نہیں وہ کتنا زیادہ ناراض ہو گا مجھ سے۔۔۔"

المیرا چلی جانا وہ تمھارے گھر والے ہیں، تمہارے اپنے ہیں مگر ایک انسان کو مت بھولنا کہ کوئی تمھیں یوشع کی طرح ہی بہت چاہتا ہے، کوئی تمھارے ساتھ شادی کے خواب سجائے بیٹھا ہے۔۔۔" ایمان نے اس کا ہاتھ پکڑ کے الٹا کیا۔۔۔ اس انگوٹھی پر انگلی رکھی۔۔۔ المیرا نے بھی جہان کی پہنائی گئی رنگ کو دیکھا۔۔۔

اس ایک انسان کو مت بھولنا!! مت بھولنا کہ اِس شخص نے بھی تمھیں دوبارہ جینا سیکھایا ہے، مت بھولنا اِس ایک شخص کو کیونکہ قسمت بار بار مخلص لوگوں سے نہیں ملواتی المیرا!!! زندگی بار بار مہربان نہیں ہوا

کرتی۔۔۔"وہ کہہ رہی تھی مگر المیرا کی نگاہیں رنگ پر ہی جمی تھی۔۔۔یوشع کب اس کے پاس آیا تھا؟؟

جب وہ خود کسی کی امانت بنے کھڑی تھی۔۔۔

جہان کا مسکراتا چہرہ آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔اس نے لب کاٹے۔۔۔۔

شکوہ کناہ نظروں سے اس نے کھڑکی کے باہر کالے آسمان کو دیکھا۔۔۔

جیسے اس کا اللہ اس سے کہہ رہا ہو جیسے میری مرضی!!!میں جو چاہوں،وہ کروں۔۔۔

شام کا پہر تھا۔۔۔علی نے گاڑی گیٹ کے باہر روکی۔۔۔المیرا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی۔۔۔

کیا ہوا؟؟کیا سوچ رہی ہو؟؟؟"

کچھ نہیں!!بس ڈر لگ رہا ہے اتنے عرصے بعد سب سے ملوں گی،ڈر رہی ہوں،یوشع بھی گھر ہو گا اس کا سامنا کیسے کرو گی؟وہ تو بہت ناراض ہونگے مجھ سے۔۔۔"

تمھیں لگتا ہے المیرا وہ تم سے ناراض ہو سکتا ہے؟سیریسلی!!!"علی کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔

بلکہ اس کو تو معلوم بھی نہیں کہ آج تم گھر آرہی ہو،یوشع کو کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے،اب اترو،اللہ کا نام لو،ہمت پکڑو اور اندر چلو!!!"وہ دل کو سنبھالتی گاڑی سے اتر گئی۔۔۔اندر یوشع لان میں ٹہل رہا

تھا۔۔۔المیرا نے پہلا قدم اندر رکھا۔۔۔یوشع کی مین گیٹ کی طرف پشت تھی وہ المیرا کو نہیں دیکھ پایا مگر یوشع کے چلتے قدم وہی رک سے گئے تھے۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس اندر کو کھینچا۔۔۔وہ آج پھر اس کو محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ایک سرسراتے ٹھنڈے جھونکے نے اس کے بالوں کو لہرایا۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔اس نے بے خیالی میں مڑ کر دروازے کی اور دیکھا۔۔۔وہاں سے المیرا اندر داخل ہو رہی تھی۔۔۔یوشع کو اپنی آنکھوں پر شبہ ہوا۔۔۔وہ ٹکر ٹکر اس کو اندر آتے دیکھے گیا۔۔۔اسے یقین کرنا مشکل تھا شاید یہ اُس کا کوئی وہم تھا۔۔۔۔

المیرا نے بھی اس کو دیکھا۔۔۔عرصے بعد پھر نگاہیں ملی تھی۔۔۔جس چیز سے المیرا ڈر رہی تھی آخر وہی ہو گیا تھا سب سے پہلے اس کا یوشع سے ہی سامنا ہوا تھا۔۔۔وہ کھڑی اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔۔۔اس میں نظریں اٹھانے کی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ کیسے وہ یوشع سے نظریں ملائے؟؟؟

یوشع ابھی تک حیرانگی کی کیفیت میں گھرا کھڑا تھا۔۔۔

نہیں یہ کوئی خواب ہے؟؟؟"وہ خود سے بڑبڑایا۔۔۔یوشع نے المیرا اور پھر اس کے پیچھے آتے علی کو دیکھا۔۔۔

یہ خواب نہیں تھا۔۔۔یہ حقیقت تھی۔۔۔وہ سچ میں اس کے سامنے اس کے گھر میں موجود ہے۔۔۔نہ وہ مسکرا سکا۔۔۔نہ ہی اس کی طرف قدم بڑھا سکا اور نہ ہی المیرا سے کچھ کہہ سکا۔۔۔وہ بس وہی بت بنا کھڑا رہا جیسے سچ میں یقین کرنا چاہ رہا ہوں۔۔۔

آنٹی آپ یہاں؟؟؟"ہادی المیرا کو دیکھتا اندر سے بھاگتا ہوا باہر آیا۔۔۔ہادی کی آواز پر سب کا ایک تسلسل سا ٹوٹا تھا۔۔۔

بابا بابا جان!!یہی ہے وہ آنٹی جو مجھ سے پارک میں ملی تھی۔۔۔"یوشع نے حیرانگی سے ہادی کو دیکھا۔۔۔وہ اتنے عرصے سے المیرا سے ملتا آرہا تھا۔۔۔وہ اب بھی مسکرا نہیں سکا۔۔۔ہادی المیرا کی گود میں چڑھا۔۔۔۔

آنٹی کیسی ہے آپ؟؟؟"المیرا نے اس کو پیار کیا۔۔۔زینب بھی المیرا کو پانچ سال بعد اچانک یہاں دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں!!!"المیرا آج ایک بار پھر بہت غور سے ہادی کو دیکھ رہی تھی وہ واقعی یوشع اور ماہی میں بہت ملتا ہے۔۔۔وہ ان دونوں کی کاپی تھا۔۔۔

آپ کیسے ہیں؟؟؟ "

میں بھی ٹھیک ہوں، میں نے آنٹی آپ کو بہت مس کیا، بہت زیادہ!!" وہ المیرا کے دونوں گالوں کو فٹافٹ چوم گیا تھا اور یوشع رخ موڑ گیا۔۔۔

میں نے بھی اس کیوٹ بے بی کو بہت زیادہ مس کیا۔۔۔" وہ اس کی محبت کا بیٹا تھا۔۔۔ وہ یوشع کا بیٹا تھا۔۔۔ وہ مزید اسے کیسے نہ چاہتی؟؟ وہ تو اب اُس پر اپنا سب کچھ نچھاور کر دیں۔۔۔ اس نے نم نگاہوں سے ہادی کے دونوں گالوں کو چوما۔۔۔ اس کے ماتھے پر ممتا سے لبریز بوسہ دیا۔۔۔

آنٹی آپ چلے میں آپ کو اپنا روم دکھاؤں، آپ ہمارے گھر پہلی بار آئی ہے، میں آپ کو بڑی ماما سے ملواؤں۔۔۔" المیرا نے اسے نیچے اتارا اور وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف بھاگا۔۔۔ جاتے جاتے بس ایک نظر المیرا نے یوشع کی پشت کو دیکھا۔۔۔ وہ کیوں رخ موڑ گیا تھا؟؟ کیا اپنے دل کا حال چھپا رہا تھا یا اپنی آنکھوں کو؟؟؟

المیرا زینب کے قریب رکی۔۔۔ دونوں کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔ ایک وقت تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی بیسٹ فرینڈز ہوا کرتی تھی اور ایک آج کا وقت تھا دونوں کو سمجھ ہی کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اتنے سالوں بعد وہ ایک دوسرے سے مل رہی تھی۔۔۔ ان سالوں میں کتنا کچھ بدل گیا تھا۔۔۔ زینب نے آگے بڑھ کر المیرا کو اپنے گلے سے لگایا۔۔۔ المیرا کا ضبط لمحے بھر میں ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔۔۔ وہ زینب کے گلے

لگی رونے لگی تھی۔۔۔ کتنی ہی دیر وہ روتی رہی۔۔۔زینب کی آنکھوں سے بھی آنسو جھلک پڑے تھے۔۔۔

باہر یوشع کھڑا خود پر ضبط کر رہا تھا۔۔۔

کیوں لائے ہو اس کو یہاں؟؟؟" علی نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے پوچھا۔۔۔

تم سے شادی کروانے کیلئے لایا ہوں بیٹا اب تُوں تیاری پکڑ لے گھوڑی چڑھنے کی، بہت زندگی گزار لی اکیلے"!!!

علی تم"!!!

ہاں زینب آیا بس!!!وہ کیا ہے تمھاری بھابھی مجھے بلا رہی ہے، ہم بعد میں بات کریں گے ٹھیک ہے میری جان!!!" اس نے یوشع کا گال کھینچا اور اس سے پہلے یوشع غصے میں مزید اسے کچھ سناتا۔۔۔ علی سیٹی بجاتا اندر کی طرف بھاگا تھا۔۔۔

تُوں مجھ سے پنگے مت لیا کر!!!" وہ بھی پیچھے سے دانت پیس کر چیخا تھا۔۔۔ علی کے چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔۔

وہ سب علی کے روم میں تھیں۔۔۔زینب اور المیرا بیڈ تو علی صوفے پر بیٹھا تھا۔۔ہادی اور زاور بھی دونوں المیرا کے اِرد گرد بیٹھے اس کو تک رہے تھے اور ان سب سے الگ ایک یوشع تھا جو روم میں نہیں تھا۔۔دو گھنٹے المیرا کو آئے ہوئے ہو گئے تھے مگر ان دو گھنٹوں میں یوشع نہ ہی المیرا کے سامنے آیا اور نہ ان کے درمیان کوئی بات ہوئی اور المیرا یہ سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی کہ یوشع سچ میں بہت زیادہ ناراض ہے۔۔۔

ہادی المیرا کی گود میں چڑھ کر بیٹھا۔۔۔

آنٹی آج آپ میرے پاس رک جائے۔۔۔"ہادی نے لاڈ سے کہا۔۔۔

میں آپ کے پاس رک گئی تو ایمان آنٹی اکیلی ہو جائے گی ناں"!!!

پھر آپ ایمان آنٹی کو بھی یہی بلا لے، یہ گھر بہت بڑا ہے، وہ یہاں رک جائے گی۔۔۔"وہ بس اسے کسی طرح روکنے پر بضد تھا۔۔۔۔

میں آپ کے پاس پھر کبھی رک جاؤں گی۔۔۔"المیرا نے اسے ٹالنا چاہا۔۔۔

پرومس!!!"ہادی نے پوچھا۔۔۔

جی!!"اس نے ہادی کے بالوں کو چوما۔۔۔زاور المیرا کے قریب آیا۔۔۔المیرا نے مسکراتے ہوئے اس کو دیکھا۔۔۔وہ بھی ایک بہت پیارا بچہ تھا۔۔۔المیرا نے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کے بھی ماتھے کو چوما۔۔۔علی اور زینب کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔۔

پھوپھو آپ یہی رک جائے ناں!! آپ مجھے بہت اچھی لگی ہے۔۔۔"زاور نے بھی المیرا کی گود میں بیٹھنا چاہا۔۔۔المیرا نے مسکراتے ہوئے اسے بھی اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔

آپ سے کس نے کہا کہ یہ آپ کی پھوپھو ہے؟؟؟"زینب نے پوچھا۔۔۔

بابا نے کہا کہ یہ میری پھوپھو ہے۔۔۔"زاور نے معصومیت سے علی کی طرف دیکھا۔۔۔

یہ آپ کی خالہ ہے۔۔۔"زینب نے تصحیح کی۔۔۔زاور نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

اوو ہیلو!! یہ میری بہن ہے۔۔۔"اس نے صوفے پر بیٹھے ہاتھ جھلا کر کہا۔۔۔

اوو ہیلو!!! یہ میری بھی دوست جیسی بہن ہے۔۔۔"زینب نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔۔ہادی اور زاور کبھی زینب کو دیکھتے تو کبھی علی کو۔۔۔علی نے گھورا تو زینب نے بھی گھور کر دیکھا۔۔۔

میں آپ کی پھوپھو، خالہ دونوں ہوں، آپ کا جو دل کریں آپ مجھے وہ کہے۔۔۔"اب کی بار المیرا نے زاور سے کہا تھا۔۔۔

میں آپ کو دونوں بلاؤں گا، پھوپھو، خالہ۔۔۔"زاور نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔۔

تم دونوں سے زیادہ سمجھدار تو تم دونوں کا بیٹا ہے۔۔۔"المیرا نے دونوں کو شرم دلوائی۔۔۔

اور آپ میری کیا لگی؟؟"ہادی نے بھی معصومیت سے پوچھا۔۔۔

کیا میری بھی آپ پھوپھو، خالہ ہے؟؟؟"سب کے چہروں سے مسکراہٹ ایک ہی دم سمٹ سی گئی تھی۔۔۔

نہیں یہ بس آپ کی خالہ ہے، آپ انہیں آنٹی کہا کریں، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔۔۔"علی نے ہادی کو بتایا۔۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں تو ویسے بھی آنٹی کہتا ہوں۔۔۔ "

گڈ!!بس یہی بولا کریں۔۔۔"علی نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی۔۔۔دائیں بائیں اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھے ان دونوں بچوں نے ایک ساتھ اس کے گال کو چوما۔۔۔وہ ان کی اِس حرکت پر مسکرائی۔۔۔۔

زینب نے المیرا کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونکی۔۔۔

المیرا تم نے لاہور آنے کے بعد کیا کیا تھا کچھ تو بتاؤ؟تم اپنے ماموں کے ساتھ رہ رہی تھی تو الگ گھر میں کیوں گئی؟؟ "

ہاں واقعی یہ تو میں نے بھی نہیں پوچھا، المیرا بتاؤ الگ کیوں رہنے لگی تھی تم؟اور اس گھر میں تم دو ہو بس!! کوئی مرد بھی نہیں تو ایسے کیسے تم الگ رہ سکتی ہو، خدانخواستہ کچھ ہو جائے پھر؟؟؟"علی نے پوچھا۔۔۔وہ بھی صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر آکر بیٹھا۔۔۔المیرا کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں ماموں کے گھر ہی آئی تھی اور میں وہاں رہ بھی رہی تھی، یوشع کے بارے میں بھی میں نے انہیں بتا دیا تھا، ماموں ممانی نے میرا بہت ساتھ دیا، بیٹیوں کی طرح میرا خیال رکھا، مجھے سہارا دیا، میری ضروریاتیں پوری کی، میں وہاں بالکل ٹھیک رہ رہی تھی مگر شاید قسمت کو میرا وہاں رہنا منظور ہی نہیں تھا، میں وہاں بس چند مہینے رہی ہوں اس کے بعد ماموں کا بیٹا جو آؤٹ آف سٹی گیا ہوا تھا، وہ اپنی بیوی اور ایک بیٹی کے ساتھ واپس آ گیا تھا، اس نے اس رات ایک بار پھر میرے ساتھ بدتمیزی کی تھی، میری عزّت خراب کرنے کی کوشش کی، مگر اس وقت بھی ماموں نے بچا لیا تھا۔۔۔"المیرا نے آنسو صاف کئے۔۔۔ علی نے غصے سے مُٹھیاں بھینچی۔۔۔۔

روم کے باہر دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے یوشع نے بھی غصے سے اپنی مُٹھیاں بھینچی تھی۔۔۔ اس کے جبڑے تن گئے تھے اور دماغ کی رگیں بھی اُبھری تھی۔۔۔ یقیناً وہ بھی کافی دیر سے وہاں کھڑا ان سب کی گفتگو سن رہا تھا۔۔۔

اس رات کے بعد میرا وہاں پل پل گزارنا بہت مشکل ہو گیا تھا، ماموں بھی بہت شرمندہ تھے، وہ مجھ سے نظریں نہیں ملا پا رہے تھے اور بھابھی نے بھی مجھے غلط سمجھا کہ میں ان کے شوہر پر گندی نظر رکھے ہوئے ہوں، یہ جو کچھ ہو رہا تھا میری مرضی سے ہو رہا تھا بھابھی کو بھی میرا وجود وہاں برداشت نہیں ہو رہا تھا پھر مجھے ماموں نے کہا تھا کہ ان کی بھتیجی گاؤں سے یہاں ڈاکٹر بننے کیلئے آئی تھی، ڈاکٹر بننے کے بعد وہ یہی

جوب کرنے لگی اور پھر یہی سیٹل ہو گئی، پہلے وہ بھی ماموں کے ساتھ رہتی تھی مگر بھائی کی گندی حرکتوں اور گندی نگاہوں کی وجہ سے وہ بھی الگ رہنے لگی تھی، مجھے ماموں نے کہا کہ میں ایمان کے ساتھ رہ لوں، وہ بھی اکیلی رہتی ایک سے ہم دو ہو جائیں گی، ایک دوسرے کا سہارا بھی بنی رہے گی، تبھی میں ایمان کے ساتھ رہنے لگی تھی، روز ماموں آتے ہیں ہمیں دیکھ کر چلے جاتے ہیں، روز نہیں تو ہر دوسرے دن چکر لازمی لگاتے ہیں کہ ہم ٹھیک ہے اور آرام سے رہ رہے ہیں، بس ایک ماموں تھے جنہوں نے ساتھ دیا اس کے بعد پھر ایمان تھی جو ایک اچھی دوست بن گئی۔۔۔" زینب نے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ یوشع باہر کھڑا ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

اس کو وہ خواب ایسے ہی نہیں آیا کرتے تھیں۔۔۔ ان خوابوں کے پیچھے وہی تکلیف تھی جو وہ اندر بیٹھی سنا رہی تھی۔۔۔ وہ تکلیف میں تھی۔۔۔ تبھی تو وہ خوابوں میں بھی اس کو اپنی مدد کیلئے پکارتی تھی۔۔۔

علی نے المیرا کو سینے سے لگایا پھر اس سے دور ہٹا۔۔۔

اچھا تو اس کا نام ایمان ہے واہ یار بہت پیارا نام ہے، ہائے المیرا!! یہ اتنی پیاری ڈاکٹرنی پانچ سال پہلے کہاں تھی؟ ایوے اس بھوتنی سے شادی کرنی پڑ گئی، میں ایک ڈاکٹرنی سے شادی کر لیتا۔۔۔" وہ زینب کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔

علیییی!!" اس نے دانت پیسے۔۔۔۔

میں نے منہ توڑ دینا ہے آپ کا اگر دوبارہ کسی بھی لڑکی کا نام اپنی زبان سے لیا تو؟؟"زینب نے پلو اٹھا کر علی کے مارا۔۔۔المیرا نے مسکراہٹ دبائی مگر ہادی اور زاور دونوں کھکھلا کر ہنسے تھے اپنے بابا کی پٹائی پر۔۔۔۔

شرم کرو شرم بچے بیٹھے ہیں، کیوں میری عزّت کا فالودہ کر رہی ہو بچوں کے سامنے۔۔۔"

تو آپ کو شرم نہیں آئی کہتے ہوئے وہ بھی بچوں کے سامنے "!!!

دیکھو المیرا کتنا ظلم کرتی ہے یہ تمھارے معصوم بھائی پر!!" علی نے نا آنے والے آنسو صاف کئے۔۔۔

آپ کو تو میں بعد میں بتاتی ہوں۔۔۔"

افففف دیکھو یار تمھارے سامنے مجھے دھمکیاں دے رہی ہے تو خود سوچو!!!یہ میرا اکیلے میں کیا حال کرتی ہو گی؟؟"

کوئی بات نہیں برداشت کرے میری دوست کو، آپ نے ہی خوشی خوشی اپنے سر لیا تھا۔۔۔ "

پچھلے پانچ سالوں سے کر ہی تو رہا ہوں۔۔۔" علی منہ میں بڑبڑایا۔۔۔المیرا ابھی اب کی بار خود پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔وہ بھی کھکھلا کر ہنسی۔۔۔

برسوں بعد اس کی ہنسی۔۔۔اس کی کھکھلاہٹ سنی تھی۔۔۔

اس کی کھکھلاہٹ اور یہ دلفریب ہنسی یوشع کے گرد رقص کرنے لگی تھی۔۔۔اسے اپنے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار پڑتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے سکون سے چند لمحوں کیلئے آنکھیں بند کرلی۔۔۔اس کی کھکھلاہٹوں کی آواز اب تک اس کے کانوں تک آرہی تھی۔۔۔

بات مت کرنا اب آپ مجھ سے۔۔۔۔"علی زینب کی حالت سے محظوظ ہوتا اس کو اور تنگ کرنے لگا۔۔۔

المیرا سچ میں اگر تمھیں یقین نہ آئے تو ثبوت بھی ہے میرے پاس!!!میری کمر!!"المیرا نے آئبرو اچکائی۔۔۔۔

ہاں یار میری کمر پر اس کی پانچوں انگلیوں کے نشان چھپے ہوئے ہیں،اتنی زور سے اس نے میری کمر پر تھپڑ مارا تھا کہ نشان اب تک ہے،یقین نہ آئے تو دیکھ لو۔۔۔"علی نے آنکھ ونک کی۔۔۔۔

استغفراللہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں،المیرا میں نے ان کو نہیں مارا۔۔۔۔ "

ہاہاہا جانتی ہوں یار مت لو ٹینشن!!!بھائی بس کردے مت کرے اتنا تنگ!!!آپ کی تنگ کرنے والی عادت گئی نہیں ابھی تک۔۔۔"

ہاہاہا نہیں یار جائے گی بھی نہیں،میں تنگ کرتا ہوں تو سب ہنستے ہیں،ورنہ یہاں سب کے منہ پر بارہ بجے رہتے ہیں۔۔۔ "

خوش فہمیاں دیکھو جناب کی!!!"زینب بڑبڑائی۔۔۔

زینب میری طرف سے اجازت ہے تمھیں آج رات مار لینا، سارے حساب پورے کر لینا۔۔۔ "

استغفر اللہ بہن ہو کہ دشمن!!!" اس نے بچوں کی طرح آنکھیں پھاڑی تھی۔۔۔۔

ہی ہی ہی!!! دونوں!!!" اس نے دانت دکھائے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھئی دیکھ لیا تمھارا پیار!!! ظالمانہ بہن!!!" وہ معصومیت سے بڑبڑایا۔۔۔۔

زینب اور المیرا دونوں اس کی معصوم شکل دیکھ کر ہنسیں تھیں۔۔۔

المیرا اب واپس گھر جا رہی تھی علی ہی چھوڑنے جا رہا تھا۔۔۔ سب نے بہت کہا کہ رک جاؤ مگر وہ یہاں کیسے رک سکتی تھی۔۔۔ اس نے بس سب سے یہی کہا کہ ایمان اکیلی ہو جائے گی مجھے جانا ہے۔۔۔ وہ علی کے ساتھ ہی لان میں آئی تھی۔۔۔ اس نے یوشع کو دیکھا جو لان میں ایک بینچ پر بیٹھا چاند کو تک رہا تھا۔۔۔ وہ اس میں کھویا ہوا تھا۔۔۔

بات کرنی ہے؟؟" علی نے پوچھا۔۔۔ المیرا نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

میں جب سے یہاں آئی ہوں، انہوں نے ایک بار بھی مجھ سے بات نہیں کی ہے، میرے سامنے بھی نہیں آئے، مجھے سمجھ نہیں آتی میں کس کس بات پر ان سے معذرت کروں؟؟" علی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

میں نے انہیں بہت دکھ دیئے ہیں، مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔"اس کی آنکھوں میں پھر نمی آئی تھی۔۔۔

تم نے اسے کوئی دکھ نہیں دیا، یہ سب قسمت کا کھیل تھا، تقدیر کے فیصلے تھے، جس سے کوئی جان نہیں چھڑوا سکا، پھر بھی تم اس سے جا کر بات کر لو، اگر اسے کوئی گلہ ہوا بھی تو ختم ہو جائیں گا۔۔۔" علی نے اس کا سر تھپتھپایا۔۔۔

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں، تم آرام سے بات کر کے آ جانا، ٹھیک ہے۔۔۔"اس نے ایک بار پھر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ علی باہر کی جانب بڑھ گیا اور وہ قدم قدم چلتی یوشع کے قریب پہنچی۔۔۔اس کے کچھ فاصلے پر اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔۔۔

کیا چاند پورا ہے؟؟؟"المیرا نے پوچھا۔۔۔یوشع خاموشی سے چاند کو تکے گیا۔۔۔اس نے جواب نہیں دیا۔۔۔المیرا کو اس کے چپ رہنے نے تکلیف دی۔۔۔

یوشے!!"عرصے بعد اس کے لبوں سے اس نے خود کیلئے یوشے سنا تھا۔۔۔اسے یوشے صرف وہی بلایا کرتی تھی۔۔۔ کبھی مان سے۔۔۔ کبھی غرور سے۔۔۔ کبھی حق سے۔۔۔

اسے اپنے کانوں میں رس گھُلتا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس نے آنکھیں بند کر کے کھولی۔۔۔

اگر کوئی اور عورت اسے یوشے کہہ کر پکارتی تو وہ ٹوک دیتا مگر پاس بیٹھی عورت "کوئی" نہیں تھی۔۔۔پاس بیٹھی لڑکی سے اس کے بھلے تمام رشتے ختم ہو گئے ہو۔۔اس کے ساتھ اس کا اب کوئی رشتہ نہ بچا ہو مگر وہ آج بھی اس کیلئے پہلے دن کی طرح ہی بہت خاص تھی۔۔۔

وہ آج بھی اسے اتنا ہی چاہتا تھا جتنا چند عرصہ پہلے چاہتا تھا۔۔۔

وہ پاس بیٹھی عورت کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔۔۔اسے ٹوک نہیں سکتا تھا۔۔۔

ہاں شاید!!!"یوشع نے جواب دیا۔۔۔۔اس کے جواب سے اسے تھوڑی ڈھارس ملی۔۔۔۔

کہتے ہیں جب کوئی بہت فرصت سے چاند کو دیکھ رہا ہو اور اس سے یہ پوچھ لو کہ کیا چاند پورا ہے؟ تو اس کو معلوم نہیں ہوتا کہ چاند واقعی پورا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ چاند کو دیکھ ہی نہیں رہا ہوتا بلکہ وہ چاند کو تکتا کسی اور کی یاد میں گم ہوتا ہے یا اپنے محبوب کو چاند میں دیکھ رہا ہوتا ہے، آج آپ کو دیکھ کر یہ بات ثابت ہو گئی ہے، کیا ماہی کو یاد کر رہے ہیں؟؟؟ "

آہ!!کتنا تکلیف دہ سوال تھا۔۔۔

پتا نہیں!!!"یوشع نے روڈ سا جواب دیا۔۔۔۔وہ اب بھی آسمان کو ہی تک رہا تھا۔۔۔اس نے اب تک نگاہیں المیرا کی طرف نہیں پھیری تھی کیونکہ وہ جانتا تھا وہ پھر سے پگھل جائیں گا اور اب کی بار وہ پگھلنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

ناراض ہو مجھ سے بہت زیادہ"!!!

نہیں مجھے کیا حق پہنچتا ہے تم سے ناراض ہونے کا؟ میں تو ناراض نہیں ہوں، تمہارے اور میرے درمیان اب ایسا کوئی رشتہ نہیں جس کی بناء پر میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔"اب کی بار المیرا کو تکلیف پہنچی تھی۔۔۔شاید وہ ان چند سالوں میں واقعی بے حس ہو گیا تھا۔۔۔

مگر ہمارے درمیان ایک مضبوط رشتہ تھا؟؟؟"اس نے اپنی بات پر زور دیا تھا۔۔۔

تھا!!ماضی تھا، یہ حال چل رہا ہے، مجھے اپنے حال میں جینے دو۔۔۔"

وہ آخر اس کی طرف کیوں نہیں دیکھ رہا تھا؟؟جب کہ وہ بس اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

مجھے بابا اور ماہی کی ڈیتھ کا بہت دکھ ہے، مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ سب ہو جائے گا، اگر معلوم ہوتا تو میں پہلے ہی۔۔۔!!"وہ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے بول رہی تھی۔۔۔

اب کیا فائدہ ان سب باتوں کا، تمھارے افسوس کرنے سے کوئی واپس تو نہیں آجائے گا، یا میرے دل کے زخم بھر تو نہیں جائیں گے، اس لئے جاؤ تم بھی!!!"وہ اب چاند کو نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ اب دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

یوشع ایم سوری!!!مجھے معاف"!!!

المیرا جس وقت مجھے تمھاری سب سے زیادہ ضرورت تھی، تم اس وقت میرے پاس تھی ہی نہیں!!!" وہ اس کی بات کو بیچ میں کاٹتا بولا۔۔۔ آخر کار شکوہ لبوں پر آ ہی گیا تھا۔۔۔ جب سے اب اس نے اپنی نگاہیں اس کی طرف پھیری تھی۔۔۔ عرصے بعد اس نے اس کے چہرے کو قریب سے دیکھا تھا۔۔۔ وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئی تھی۔۔۔ اس کی کالی آنکھوں کی دید بھی بجھی ہوئی تھی۔۔۔ ان میں نمی تھی۔۔۔ وہ چند لمحے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔۔۔

تم جانتی ہو ناں تمھارے یہ آنسو ہمیشہ سے میری کمزوری رہے ہیں۔۔۔" یوشع نے اس کے پلکوں سے گرتے ایک آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے چن لیا۔۔۔ المیرا نے آنکھیں بند کر کے اس کے لمس کو محسوس کیا۔۔۔ عرصے بعد اس کا لمس محسوس ہوا تھا۔۔۔

کبھی وہ اس کے لمس سے ہی جیتی تھی۔۔۔ اور آج!! سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔

یہ آنسو بہت قیمتی ہوتے ہیں المیرا!!! ان کو اتنا مت ضائع کیا کرو، بچا کر رکھو!! پتا نہیں کب کہاں کس موڑ پر تمھیں اس کی اشّد ضرورت پڑ جائے اور اس وقت تمھارے پاس بہانے کو ایک آنسو بھی نہ ہو۔۔۔" وہ اپنی انگلی کے پور پر اس کے آنسو کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔۔۔

یوشع آگے بڑھ جاؤ شادی کر لو!!! اپنی زندگی کو ایسے برباد مت کرو۔۔۔" وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔ ڈمپل واضح ہوا اور یہ ڈمپل شروع سے المیرا کی کمزوری رہا ہے۔۔۔

المیرا بات پتا ہے کیا ہے؟ محبت اور شادی دونوں کا ایکسپیرینس ہو گیا ہے، مجھے اب مزید کسی ایکسپیرینس کی ضرورت نہیں ہے، رات بہت ہو رہی ہے، جاؤ چلی جاؤ گھر، علی ویسے بھی ویٹ کر رہا ہے تمھارا، خوش رہو ہمیشہ!!!" وہ بیٹھی یوشع کو دیکھتی رہی۔۔۔ یوشع اپنا ضبط کھونا نہیں چاہتا تھا وہ بہت ضبط کر کے بیٹھا تھا۔۔۔

یوشع معاف کر دو پلیز!!! مجھے بھائی نے سب کچھ بتا دیا ہے۔۔۔" وہ پھر طنزیہ مسکرایا۔۔۔

میں جب کہہ رہا تھا المیرا کہ میرا یقین کرو، میں نے کچھ نہیں کیا، میں بے قصور ہوں مگر تم نے سنی ہی نہیں، چھوڑ آئی مجھے اکیلا!! یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہارے بغیر جینا محال ہو گا۔۔" المیرا نے نظریں جھکائی۔۔۔۔

یاد ہے المیرا جب آنٹی نے تمھارے کردار پر انگلی اٹھائی تھی تو میں ان سے کتنا لڑا تھا، صرف تمھاری خاطر!!! یاد ہے میں نے کیا کہا تھا کہ ساری دنیا بھی آ کر مجھے اگر کہے گی کہ میری المیرا بد کردار ہے تو میں کبھی کسی کی بات کا یقین نہیں کروں گا، اپنی مہرو کے پاک دامن ہونے کی گواہی میں دوں گا اور ایک تم تھی جو لوگوں کی باتوں میں آ گئی، میری بات ہی نہیں سنی، میری ایک بار بھی نہیں سنی!!!" المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔ وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا۔۔۔ اس کا شکوہ بنتا تھا مگر وہ بھی اس وقت مجبور تھی۔۔۔۔

تمھارے ساتھ گزارا ایک پل بھی نہیں بھولتا اور تمھارے وہ زہر بھرے الفاظ کہ مجھے نفرت ہے تمھارے وجود سے، تم ایک حوّس پرست انسان ہو، تم میری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی، جانتی ہو یہاں!!!"یوشع نے اپنے دل کے مقام پر انگلی رکھی۔۔۔

یہاں پر لگے تھے وہ الفاظ کسی خنجر کی طرح اتنی زور سے چُبھے تھے کہ بیاں بھی نہیں کر سکتا اور اس کی تکلیف میں آج تک محسوس کرتا ہوں، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے زہر سے بھرا خنجر دل میں پیوست کر دیا ہو اور آج تک خون رس رہا ہو۔۔۔"اس کے لہجے میں تکلیف واضح تھی۔۔۔

مجھے یقین نہیں تھا المیرا کہ تم چند منٹ میں اتنی بدل جاؤ گی، ایک ہی دم "!!!

یوشع میں"!!!

بس المیرا!!اب جاؤ!!!"یوشع نے ایک بار پھر منہ موڑ لیا تھا۔۔۔

یوشع میرا ابھی تو مان ٹوٹا تھا۔۔۔"اس کے بھی لہجے میں تکلیف تھی۔۔۔

کون تھا میرا اپنا سگا تمہارے سوا؟؟"یوشع خاموش رہا۔۔۔

میں صرف تمہارے نکاح کی وجہ سے تمہیں چھوڑ آئی تھی، مجھے تم پر یقین تھا یوشع!! مگر میں ماہی کے آنسوؤں کے سامنے بے بس ہو گئی تھی۔۔۔ "

تمہیں میرے آنسو نظر نہیں آئے المیرا!!!" کتنی تکلیف تھی اس کے لہجے میں بھی۔۔۔ایک عجیب سا درد تھا۔۔۔

میں بھی تو رویا تھا، میں تو مضبوط مرد ہو کر کسی چھوٹے بچے کی طرح گڑگڑا کر رویا تھا، میری تکلیف کیوں نظر نہیں آئی؟ میرے آنسوؤں کے سامنے کیوں بے بس نہیں ہوئی تم؟؟؟ "

یوشع!! آپ نے نکاح کر لیا تھا، آپ نکاح نہ کرتے؟؟ "

اس وقت میرے پاس اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا نکاح کے علاوہ!! مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی اور میں کیسے برداشت کر لیتا کہ میری وجہ سے ایک عورت بدنام ہوں؟ مگر تمہیں تو میرے پاس رہنا چاہیے تھا، میرا ساتھ دینا چاہیے تھا ناں۔۔"

آپ جانتے ہیں میں سب برداشت کر سکتی تھی مگر آپ پر کسی اور کا حق نہیں، میں ایک ہی وقت میں آپ کو دو حصّوں میں بٹا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔"یوشع خاموش رہا۔۔۔

ان چند سالوں میں، میں نے ہر چیز بدل لی۔۔۔"چند پل بعد اس نے یوشع کو کہتے سنا۔۔۔

اگر آج تک کچھ نہیں بدل سکا تو اپنا موبائل اور پرسنل کونٹیکٹ نمبر!! اِس آس پر کہ شاید کبھی تو میرے موبائل پر پہلے کی طرح تمہارے نام کا نوٹیفیکیشن جگمگائے، مگر وہ دن کبھی نہیں آیا۔۔۔"یوشع نے کئی آنسو اپنے اندر اتارے تھے۔۔۔المیرا نے بھی کئی آنسو پیے۔۔۔

اور تم نے اپنا نمبر مستقل بند رکھا، کبھی پلٹ کر دیکھا ہی نہیں، میں تڑپتا رہا، پکارتا رہا، مگر تم کبھی آئی نہیں، کیا میری چیخوں نے کبھی تمہارے دل تک رسائی حاصل نہیں کی؟؟؟" المیرا اسے بتا نہ سکی کہ وہ ہر روز اس کے خوابوں میں آتا تھا مگر وہ ان خوابوں کو کبھی کوئی نام نہ دے سکی اور ایک روز تو وہ خوف کے زیرِ اثر اٹھ کر بیٹھی تھی اور اُس وقت بھی اسے صرف وہی یاد آیا تھا۔۔ اس کے علاوہ اسے بھی کچھ یاد آتا ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ بھی اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس کیلئے بھی اس کے بغیر جینا محال تھا۔۔۔ اس کی بھی سانسیں اس کی یادوں پر اُکھڑتی تھی۔۔۔ کوئی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا تھا جب وہ اس کو یاد نہ کرتی ہوں۔۔۔ اس کی تصویروں کو دیکھ کر اس سے شکوے نہ کرتی ہو۔۔۔ وہ بتانا چاہتی تھی کہ اس کے بغیر یہ ماہ و سال اس کے بھی اچھے نہیں گزرے۔۔۔ وہ بھی اس کیلئے تڑپتی رہی ہے۔۔ اس کا بھی دل اس سے بات کرنے کیلئے مچلتا رہا ہے مگر وہ کیسے بات کر لیتی؟؟ کیسے پلٹ آتی؟؟ آخر کیسے وہ اس کے اور ماہی کے درمیان رکاوٹ بن جاتی؟ اگر اسے رکاوٹ بننا ہوتا تو وہ چھوڑ کر ہی کیوں جاتی؟؟

آپ سچ میں مجھ سے ناراض ہے؟؟؟" یوشع نے پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں گردن ہلائی۔۔۔

ناراض ان سے ہوا جاتا ہے جن سے کوئی رشتہ ہو، میرا تمہارے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہے، تو کس بات کی ناراضگی؟؟؟" وہ چند پل اس کو دیکھتی رہی۔۔۔ وہ بھی اس کو دیکھے گیا۔۔۔

وہ واقعی بہت سفاک ہو گیا تھا۔۔۔

تم جا سکتی ہو المیرا!!!" وہ کٹھور دل ہو گیا تھا یا بس المیرا کو لگ رہا تھا۔۔۔

المیرا آنسو پیتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

قسمت نے چاہا تو پھر ملاقات ہو گی یوشع!!! اب میں چلتی ہوں، اپنا خیال رکھنا!! خدا حافظ!!!" اس نے قدم آگے کی طرف بڑھا دیے۔۔۔ یوشع نے المیرا کو ایک بار پھر خود سے دور جاتے دیکھا۔۔۔ اس کا ضبط ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ اس کی ہمت اب جواب دے رہی تھی۔۔۔

کتنی آسانی سے کہہ گئی ہو تم کہ میں شادی کر کے آگے بڑھ جاؤں، نہیں یار ایسا تھوڑی ہوتا ہے، یہ میرا دل ہے، کوئی کرائے کا گھر نہیں ہے کہ جب جس کا دل چاہا آیا اور پھر اپنی مرضی سے چلا گیا، ایسا نہیں ہوتا یار!! ایسا نہیں ہوتا!!! ہم ہزار بار جیتے ہیں، ہزار بار مرتے ہیں مگر محبت!!! محبت صرف ایک بار کرتے ہیں اور وہ میں تم سے بے انتہا کر چکا ہوں۔۔۔" اس کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔ آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔۔

بابا!!!" اسے اپنے عقب سے ہادی کی آواز آئی تھی۔۔۔ اس نے فوراً سے پہلے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

ہادی اس کے سامنے آ کر کھڑا ہوا۔۔۔

جی بابا کی جان!! آپ سوئے نہیں ابھی تک؟؟" یوشع نے اسے اپنی بانہوں میں لیا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں کو مسل رہا تھا۔۔۔

آپ نے سلایا ہی نہیں!!!"یوشع وہی بینچ پر آلتی پالتی مار کر بیٹھا۔۔۔ہادی اس کی گود میں چڑھ کر بیٹھا۔۔۔

بابا آپ رو رہے ہیں؟؟؟ "

نہیں میرا بچہ !!بابا کیوں روئے گے ؟؟"اس نے ہادی کے سر کو چوما۔۔۔

آنٹی بھی تو روتی ہوئی گئی ہے۔۔۔"یوشع نے چونک کر اس کو دیکھا۔۔۔

آپ کب سے میرے پیچھے ہیں؟؟"ہادی نے نظریں جھکائی۔۔۔

چھپ کر باتیں سننا بری بات ہوتی ہے۔۔۔"یوشع نے اسے ڈپٹا۔۔۔

سوری بابا!! مگر سچ میں، میں نے زیادہ کچھ نہیں سنا، بس آنٹی کو دیکھا، وہ رو رہی تھی، آپ نے آنٹی کو کچھ کہا ہے بابا!!!"ہادی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔۔

نہیں!!وہ تو آپ کی دوست ہے، میری تو نہیں ہے، میں انہیں کچھ کیوں کہوں گا؟؟ "

پھر وہ رو کیوں رہی تھی؟؟؟"

وہ رو نہیں رہی تھی بیٹا!!!ان کی آنکھ میں کچرا چلا گیا تھا۔۔۔"یوشع نے اسے بہلانا چاہا۔۔۔

آپ تو کہتے ہے جھوٹ بولنا بُری بات ہوتی ہے، اللہ ناراض ہوتا ہے۔۔"ہادی کی آنکھوں میں نیند کی سرخ ڈوریاں اُبھر رہی تھی۔۔۔یوشع کچھ نہ بول سکا۔۔۔

میں آخر میں آیا تھا بابا!!! آپ نے انہیں یہاں سے جانے کیلئے کہا، آپ کہہ رہے تھے وہ چلی جائے اور وہ روتے ہوئے چلی گئی۔۔۔"یوشع نے لب کاٹے۔۔۔۔

بابا!!!"اس کی گود میں بیٹھے اس نے یوشع کے سینے پر سر رکھا۔۔۔

آپ کو یہاں آنٹی کا آنا اچھا نہیں لگا کیا؟؟سب ان سے بات کر رہے تھیں، بڑے پاپا، بڑی ماما ان سے اتنی باتیں کرتے رہے، مگر آپ نے ایک بار بھی ان سے بات نہیں کی؟؟"ہادی کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔۔۔یوشع نے خاموشی سے مزید اسے خود میں بھینچا۔۔۔

بابا!!!اگر آپ کو آنٹی اچھی نہیں لگی اور آپ کو میرا آنٹی سے ملنا بھی اچھا نہیں لگتا، تو میں ان سے کبھی نہیں ملوں گا۔۔۔ "

میرو!!آپ کو آنٹی کتنی اچھی لگتی ہے؟؟ "

وہ بہت زیادہ اچھی لگتی ہے، وہ بہت اچھی ہے، وہ مجھے بہت پیار کر کے گئی ہے۔۔۔"وہ اُس کے جواب پر چند ثانیے خاموش رہا۔۔۔

آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟؟؟"

مجھے سب سے زیادہ اپنے بابا جان سے محبت ہے۔۔۔"اس نے بند آنکھوں کے ساتھ جواب دیا تھا۔۔۔

یوشع کے وجود میں لمحے بھر میں سکون دوڑا تھا۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر اس کے سر کو چوما۔۔۔

مجھے بھی آپ سے بہت محبت ہے، بابا!! آپ کے بغیر نہیں رہ سکتے۔۔۔"اس نے ہادی کے ہاتھ کی پشت کو اپنے لبوں سے لگایا۔۔۔اسے اپنی گرم آغوش میں سمیٹا۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے گہری نیند کی وادیوں میں جاچکا تھا۔۔۔یوشع نے ایک نظر سیاہ آسمان کو دیکھا۔۔۔ایک نظر اس گیٹ کو دیکھا جہاں سے وہ کافی وقت گزرا جاچکی تھی۔۔۔۔

ایک نظر اس نے اپنی گود میں لیٹے گہری نیند سوتے اپنے بیٹے کو دیکھا۔۔۔۔

وہ نیچے جھکتے اس کے چہرے پر اپنی محبت بھری بارش کرنے لگا۔۔۔اس کی بند پلکوں پر، اس کے پھولے گالوں پر۔۔۔وہ بہت کمزور تھا مگر اس کے گال پھولے رہتے تھے اور وہ ہمیشہ گلابی رہتے تھے۔۔۔اس کے ماتھے پر پیار کرتا۔۔۔اس کی بیئرڈ کی چُبھن اور شدتوں پر ہادی کسمسایا اور پھر جیسے رونی صورت بنائی۔۔۔یوشع اس کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔وہ مزید اس کی آغوش میں سمٹ رہا تھا۔۔۔

تم میرا بچہ ہو، میرا بیٹا ہو، تم میرا سب کچھ ہو، میں تمہیں کبھی نہیں کھونا چاہتا، بابا لو زیو آلوٹ۔۔۔"وہ ایک بار پھر اس کے سلکی بالوں کو چوم گیا تھا۔۔۔

یہ حقیقت تھی وہ اسے واقعی نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔اتنے رشتے کھونے کے بعد اس میں اب واقعی سکت نہیں بچی تھی کہ وہ مزید کسی کو کھوئے۔۔۔اگر کل کو کسی موڑ پر کسی حادثے میں ہادی بھی اس سے جدا

ہو جاتا ہے اور اسے اگر موت نہ آئی تو وہ واقعی اب وہ کام کر گزرے گا جو اس نے ان گزرے سالوں میں ابھی تک نہیں کیا تھا۔۔۔وہ خود کشی کر لے گا مگر مزید نہیں جیئے گا۔۔۔

تم میرا غرور ہو، میرا مان ہو، میرا فخر ہو، میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔۔۔"اس نے ہادی کو خود کے سینے سے لگا لیا تھا۔۔۔۔

تم میرے فرمانبردار بیٹے ہوں۔۔۔"اس نے پھر اپنے لب اس کے بالوں پر رکھے تھے۔۔۔۔

وہ بھی ایسے ہی اپنے باپ کا فخر، غرور اور مان ہوا کرتا تھا۔۔۔وہ بھی اپنے باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوا کرتا تھا۔۔۔

اسے اپنے باپ کی بہت یاد آتی تھی۔۔۔اسے یوسف صاحب کبھی نہیں بھولتے تھے۔۔۔

یہ سچ ہے جو جیسا کرتا ہے اس کے پاس کبھی نہ کبھی وہی چیز واپس لوٹ کر لازمی آتی ہے۔۔۔

اس نے کبھی اپنے والدین کے ساتھ بدتمیزی نہیں کی تھی۔۔۔ان سے کبھی اونچی آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔۔اس نے ہمیشہ اپنے بابا کی باتوں کا مان رکھا تھا۔۔۔اس نے کبھی ان سے تیز آواز میں بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ ان کا فرمانبردار بیٹا تھا۔۔۔وہ بھی اپنے بابا کا لاڈلا تھا۔۔۔اسے سب یاد آتا تھا وہ کیسے اس کا انتظار کرتے رہتے تھے؟؟کیسے بات بات پر اسے پیار سے سمجھاتے تھے؟اس کی کوتاہیوں پر ٹوکتے تھے۔۔۔

وہ انہیں کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔ اپنی ماں کے بعد وہ انہی کے ساتھ اٹیچ رہا تھا۔۔۔ انہوں نے ہر موڑ پر اسے سنبھالا تھا۔۔۔ اس کی رہنمائی کی تھی۔۔۔

اور اِن سب کا پھل اسے اپنے بیٹے کی صورت میں مل گیا تھا۔۔۔ آج ہادی ویسا ہی تھا جیسا وہ خود تھا۔۔۔ وہ اسی پر گیا تھا۔۔۔

جیسے وہ اپنے باپ کی عزّت کرتا تھا۔۔۔ ان سے محبت کرتا تھا۔۔۔ ان کی باتوں کا مان رکھتا تھا۔۔۔

ویسے ہی ہادی تھا۔۔۔ وہ بھی اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔ اس کی عزّت کرتا تھا۔۔۔ اس کی ہر بات مانتا تھا۔۔۔

اس کا بیٹا اس کے اچھے کاموں کا صلہ تھا۔۔۔ جسے وہ کبھی کھونا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

ہادی اس کا ایک پیارا بیٹا تھا۔۔۔۔ فرمانبردار بیٹا!! وہ اب صرف اسی کیلئے جیتا تھا۔۔۔

یہ بھی سچ تھا اسے ماہی کی یاد نہیں آتی تھی۔۔۔ اسے اُس سے محبت نہیں تھی۔۔۔ اسے صرف اُس کی عادت ہو گئی تھی اور وہ عادت چند ہی مہینوں میں ختم بھی ہو گئی تھی۔۔۔

کون کہتا ہے کہ عادت محبت سے زیادہ جان لیوہ ہوتی ہے؟؟

اگر آج اُس سے کوئی پوچھے گا کہ محبت اور عادت میں سب سے زیادہ جان لیوہ کیا چیز ہے؟؟

تو وہ یہی کہے گا کہ محبت ہی سب سے زیادہ جان لیوا ہے، وقت کے رہتے انسان کی عادت ختم ہو جاتی ہے، ریپلیسمنٹ ہو جاتی ہے، مگر محبت!!! محبت کبھی ختم نہیں ہوتی، یہ دل کے کسی خانے میں چھپ جاتی ہے، ٹھہر جاتی ہے، خاموش ہو جاتی ہے، کسک ساری زندگی باقی رہتی ہے۔۔۔ "

اس کے دل میں بھی محبت کی کسک باقی تھی۔۔۔۔

وہ اسے غصے میں جتنا بھی برا بھلا کہتا رہا تھا مگر وہ سچ میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس طرح سے سب کو چھوڑ کر چلی جائے۔۔۔ اپنی بیماری سے تنہا لڑتی کسی سے کچھ کہے بغیر چلی جائے۔۔۔ اس نے اس کے ساتھ غلط کیا تھا۔۔۔ اسے اس کو معاف کر دینے میں وقت لگنا تھا۔۔۔ کسی کو معاف کر دینے میں اتنا وقت لگتا ہے۔۔۔ ایسا تو نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ اگلے ہی دن اسے معاف کر دیتا؟؟ یا اس کے ساتھ اگلے ہی دن اچھی زندگی گزارنے لگتا، اس کی سرِ محفل کردار کشی کی گئی تھی۔۔۔ وہ کیسے معاف کر سکتا تھا؟؟ کیسے سب کچھ اتنی آسانی سے بھول سکتا تھا؟ حماد نے سہی کہا تھا وہ فرشتہ نہیں تھا۔۔۔ وہ مانتا تھا اس سے بھی غلطیاں ہوئی تھی۔۔۔ اس نے بھی کچھ کم نہیں کیا تھا مگر اسے جو سہی لگتا تھا اس نے بس وہی کیا پھر اس نے خود کو اللہ کی رضا میں ڈھال لیا۔۔۔ اس نے اسے معاف کر دیا۔۔۔ وہ اس کے ساتھ رہنے کیلئے تیار ہو گیا تھا مگر اس نے لوٹنے میں دیر کر دی وہ جب تک اپنی زندگی سے روٹھ گئی تھی۔۔۔۔

اسے واقعی افسوس ہوتا تھا۔۔۔ اس کی لاپرواہی اسے موت کے دہانے پر لے گئی تھی۔۔۔

وہ جب اپنے بیٹے کو دیکھتا تھا۔۔۔جب ہادی ماہی کو یاد کرتا تھا بس جب ہی اسے بھی ماہی کی یاد آتی تھی کہ وہ اس کیلئے نہ سہی اپنے بیٹے کیلئے رک جاتی تو وہ آج ماں کے ممتا بھرے لمس کو یاد نہ کرتا۔۔۔اس کی زندگی میں جو ماں کی کمی کا خلاء رہ گیا تھا وہ کبھی نہ رہتا۔۔۔

وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا تھا کہ اسے ماہی کی یاد کبھی نہ آیا کریں مگر وہ جانتا تھا ایک ماں کی کمی کو ماں ہی پورا کر سکتی ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا تیسرا نہیں۔۔۔

ایسا ہی خلا اس کی اپنی زندگی میں بھی بھر چکا تھا۔۔۔اس نے اپنے تمام سگے رشتے کھو دیئے۔۔۔اس کا بھی خلاء ساری زندگی نہیں بھر سکتا تھا۔۔۔

لیکن جب تک ہادی اس کے ساتھ ہے۔۔۔جب تک وہ خوش ہے۔۔۔ہادی اس کے تمام دُکھوں کا مداوا تھا۔۔۔اس کا بیٹا اس کے دُکھوں کا مداوا تھا۔۔۔وہ خدا کی طرف سے اس کے لئے تحفہ تھا۔۔۔۔

وہ آج تک بس المیرا کو نہیں بھول پایا تھا کیونکہ وہ اس کی عادت نہیں اس کا عشق تھی اور آج بھی پہلے کی طرح ہی عزیز تھی۔۔۔یہ سچ تھا وہ سچ میں اس کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتا تھا مگر!!قسمت نے ایک بار پھر انہیں ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔۔

ناجانے اب ان کی قسمت ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلنے جا رہی تھی؟؟ مگر اب کی بار وہ اپنی قسمت کو اپنے ساتھ کھیلنے نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔

مگر انسان کے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے؟؟جو کھیل تقدیر نے کھیلنا ہوں وہ ہر حال میں کھیل کر رہتی ہے۔۔۔۔

کتنا اچھا ہوتا وہ اگر لاہور شفٹ نہ ہوتا؟؟؟کتنا اچھا ہوتا وہ کسی دوسرے شہر میں چلا جاتا؟؟؟کتنا اچھا ہوتا وہ پاکستان سے ہی باہر چلا جاتا؟؟کتنا اچھا ہوتا اس کی المیرا سے دوبارہ ملاقات نہ ہوتی؟؟تو برسوں سے سوئے حساس اور جذبات اب دوبارہ نہ جاگتے۔۔۔اس کا دل پھر سے بے چین نہ ہوتا۔۔۔

یہ سچ تھا وہ اب کسی کا ساتھ نہیں چاہتا تھا۔۔۔وہ اب کسی کو بھی اپنی زندگی سے کھیلنے کی اجازت نہیں دینا چاہتا تھا جس نے جتنا کھیلنا تھا کھیل چکا تھا مگر اب مزید وہ کسی کے ہاتھ کا کھلونا نہیں بننا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اپنی زندگی سکون سے گزار رہا ہے۔۔۔وہ اپنے بیٹے کے ساتھ خوش ہے۔۔۔وہ اکیلا اپنے بیٹے کو سنبھالنے کیلئے کافی تھا۔۔۔اس نے اس وقت بھی اسے سنبھال لیا تھا جب وہ ڈیڑھ دو سال کا تھا اور اب تو پھر وہ سوّا چار سال کا ہو گیا ہے۔۔۔وہ سمجھدار ہوتا جا رہا ہے۔۔۔حالانکہ اتنی سی عمر میں اسے سمجھدار نہیں ہونا چاہیے تھا مگر وہ بنتا جا رہا تھا۔۔۔اس کی باتوں سے وہ بھی حیران ہو جاتا تھا۔۔۔جیسے تھوڑی دیر پہلے بھی وہ ہوا تھا۔۔۔ہادی خود میں سمٹتا جا رہا تھا جیسے اسے ٹھنڈ لگ رہی ہو۔۔۔

اس نے ہادی کو بازو کے گھیرے میں اٹھاتے اس کا سر اپنے کندھے پر رکھا اور پھر اٹھ کر اندر کی طرف چل دیا۔۔۔۔

دل چاہتا ہے کچھ ایسا لکھوں

لفظوں کی آہیں نکلیں

قلم سے خون ٹپکے

کاغذ پر درد بکھرے

میری خاموشی ٹوٹے اور

پھر اذیت سے جان چھوٹے!!!

المیرا اور جہان دونوں آج شاپنگ مال میں اپنی شادی کی شوپنگ کرنے آئے ہوئے تھیں۔۔۔ جہان تو بہت خوش تھا مگر المیرا اب بے چین ہو گئی تھی جب سے اس کی یوشع سے ملاقات ہوئی تھی۔۔۔۔ یوشع کی وہ سب باتیں!!! اس کا دل ڈوب رہا تھا مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ وہ اب جہان کی امانت ہے۔۔۔ وہ شاپنگ سے فری ہو کر واپس جانے لگے تھے کہ مال کے باہر علی اور یوشع دونوں کھڑے تھیں۔۔۔ المیرا دونوں کو دیکھ کر رکی۔۔۔۔ علی کو بہت خوشی ہوئی مگر یوشع نے کوئی خوشی ظاہر نہیں کی۔۔۔ سلام دعا کی گئی۔۔۔

علی اور یوشع دونوں جہان کو بھی اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔ کسی نہ کسی میٹنگ میں ان کی ملاقات ہوتی رہی ہے۔۔۔

المیرا تم یہاں شوپنگ کر رہی ہو جہان کے ساتھ!!! خیر تو ہے۔۔۔" علی نے حیرت سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی بھائی یہ میرے منگیتر ہے، بہت جلد شادی ہونے والی ہے ہماری!!!" المیرا نے یوشع کو دیکھ کر کہا اور علی کو ایک ہی دم کھانسی کا دورہ اٹھا مگر یوشع وہ تو کوئی ری ایکٹ کر ہی نہیں پایا۔۔۔ دل بہت بری طرح دکھا تھا۔۔۔

یہ سچ تھا وہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتا تھا مگر ایک سچ یہ بھی تو تھا کہ وہ اسے کسی اور کی دسترس میں بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

اس کا بھی دل بری طرح دُکھا تھا مگر اس نے ظاہر کچھ نہیں کیا۔۔۔

بھائی آپ ٹھیک ہے؟؟؟"

ہمم ہمم ہاں ٹھیک ہوں مگر تم نے تو بتایا نہیں تمھاری انگیجمنٹ ہو گئی ہے۔۔۔"

جی بھائی وہ بس بتانے والی تھی۔۔۔" وہ کچھ اور کہنا چاہتی تھی بس جہان کی وجہ سے خاموش رہی۔۔۔

مبارک ہو آپ کو جہان!! بہت لکی ہے آپ جو آپ کو المیرا جیسی لڑکی کا ساتھ نصیب ہوا۔۔۔"یوشع نے مسکراتے ہوئے جہان کو مبارک دی۔۔۔ علی نے حیرت سے یوشع کو دیکھا۔۔۔

خیر مبارک مگر مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ آپ ایک دوسرے کو اچھی طرح سے جانتے ہیں؟میرا مطلب المیرا جی علی کو بھائی بول رہی ہے جبکہ المیرا جی نے تو کہا تھا کہ ان کا ان کے ماموں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔۔۔"

اچھا المیرا نے یہ سب کہا؟؟" علی نے المیرا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

وہ ایکچوئلی میں جب کراچی میں تھی تو یوشع سر کی کمپنی میں ہی جوب کرتی تھی، ایز آ سیکرٹری اور علی بھائی نے مجھے بہن بنایا ہوا تھا تو بس اسی وجہ سے میں ان کو بھائی بلاتی ہوں اور میری دوست زینب میں نے بتایا تھا ناں آپ کو اُس کے بارے میں تو زینب کی علی بھائی سے ہی شادی ہوئی ہے، اس لئے بھی پھر یہ بھائی ہوئے ناں میرے!!!" المیرا نے ایک بار پھر یوشع کو دیکھ کر کہا جو نظریں جھکائے کھڑا تھا۔۔۔

اوووا چھا المیرا جی!!! یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔"

نائس ٹو میٹ یو باتھ آف یو!!" جہان نے کہا۔۔۔۔

وی آلسو "!!!

چلے المیرا جی!!!" اس نے مسکراتے ہوئے المیرا کو اپنے بازو کے گھیرے میں لیا تھا۔۔۔ اپنی انگلیاں اس کے بازو پر رکھی۔۔۔ اس نے یہ حرکت اتنے سالوں میں آج پہلی بار کی تھی۔۔۔ المیرا کو تو شاک لگا ہی مگر یوشع کو لمحے بھر میں جیلسی ہوئی تھی۔۔۔ یوشع نے اپنی مُٹھی بھینچتے خود پر قابو پایا تھا۔۔۔

اگر وہ چاہتا تھا کہ وہ واقعی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے تو اسے یہ سب برداشت کرنا ہی تھا۔۔۔ ورنہ وہ کہاں کبھی کسی غیر کو المیرا کے قریب بھی برداشت کرتا تھا؟؟؟ المیرا کے قریب آنے کی اجازت بس علی تک محدود تھی کیونکہ وہ علی کو بھی جانتا تھا اور المیرا کو بھی۔۔۔

مگر وہ علی کے علاوہ کسی بھی دوسرے مرد پر بھروسہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

المیرا نے نظریں جھکائے بخوبی یوشع کو مُٹھی بھینچتے دیکھا تھا۔۔۔

وہ آج بھی کسی غیر مرد کے اس کے قریب آنے سے جیلس ہو رہا تھا۔۔۔

مگر جہاں المیرا کیلئے اب کوئی غیر مرد نہیں رہا تھا۔۔۔

جہان!! آپ جائے، میں آتی ہوں۔۔۔" اس نے جہان کو دیکھ کر کہا۔۔۔

ٹھیک ہے المیرا جی!! میں ویٹ کر رہا ہوں، آپ آجائے، لائے یہ بیگ مجھے دے دیں۔۔۔" وہ اس سے شاپنگ بیگ لیتا ان دونوں کو خدا حافظ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

میں نے آپ سے کہا تھا بھائی!!میں اپنی لائف میں آگے بڑھ چکی ہوں،لائف میں آگے بڑھ جانے کا مطلب صرف شوہر کا ساتھ ہونا نہیں ہوتا،ہو سکتا ہے اس کی زندگی میں کوئی اور رشتہ ہو، آگے بڑھ جانے کا مطلب کسی مرد کا زندگی میں آجانا ہے اور میری زندگی میں جہان آچکے ہیں۔۔۔"اس نے اب کی بار یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔

چلتی ہوں!!!خدا حافظ!!!"اس نے اب بھی یوشع کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ جہان کے پیچھے پیچھے بڑھ گئی۔۔۔

جہان!!!"وہ اسے آواز دیتی لمحے میں اس کے برابر پہنچی تھی۔۔۔

ہو بھی گئی بات!!!"اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی!!"المیرا نے اس کا ہاتھ تھاما۔۔۔یہ ہاتھ تھامنا پیچھے کھڑے ان دو مردوں کو دکھانا تھا کہ وہ واقعی اب آگے بڑھ چکی ہے۔۔۔ان دونوں نے بخوبی اس منظر کو دیکھا تھا۔۔۔وہ مسکرا کر باتیں کرتے ایک ساتھ خوش لگ رہے تھیں۔۔۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔

اب چلے ہم بھی!!!"یوشع نے کہا۔۔۔علی اب تک سکتے کی حالت میں کھڑا تھا۔۔۔

یوشع تم اتنے ایزی کیسے رہ سکتے ہو؟المیرا کی انگیجمنٹ ہو گئی ہے،وہ شادی کرنے والی ہے اور تمھیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا؟؟؟"یوشع ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

پانچ سال ہو گئے ہیں علی!!!اس کو بھی اپنی لائف میں آگے بڑھنے کا پورا پورا حق ہے، میں خوش ہوں کہ وہ بھی اب آگے بڑھ رہی ہے، اسے یہ قدم بہت پہلے ہی اٹھالینا چاہیے تھا، اس نے یہ قدم اٹھانے میں دیر کر دی، لیکن دیر آئے درست آئے، وہ خوش رہے، میں بس یہی چاہتا ہوں اور وہ جہان کے ساتھ ہمیشہ خوش رہے گی۔۔۔ "

تمہیں سچ میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا؟؟؟"وہ حیرت زدہ تھا۔۔۔

فرق پڑنے سے کیا وہ واپس آجائے گی، تم جانتے ہو میں المیرا کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتا، میرا ایک بیٹا ہے اور وہ آج بھی ویسی ہی ہے، اس لئے المیرا کے ساتھ میری شادی کا خیال اپنے دل سے نکال دو، میں شادی نہیں کروں گا، میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں اور مجھے خوش رہنے دو، اب تم آجاؤ ورنہ میں تمہیں یہی چھوڑ کر خود چلا جاؤں گا۔۔۔"یوشع اپنے درد کو چھپاتا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

نہیں یوشع دل تو تمھارا بھی دُکھا ہے، میں جانتا ہوں، تمہیں تکلیف ہوئی ہے مگر ظاہر نہیں کر رہے، المیرا کو تو واپس آنا ہی ہو گا، اتنے سال انتظار کیا ہے ایسے ہی تو نہیں جانے دوں گا وہ بھی اتنی آسانی سے، بہت عجیب عجیب باتیں کرتے ہو تم یوشع!!چاہے تم مجھ سے جو بھی کہہ لوں مگر میں جانتا ہوں تمہارا دل آج بھی المیرا کو پانے کیلئے تڑپتا ہے، تمہارا دل آج بھی صرف اسی کی طرف لپکتا ہے، کوشش تو میں کروں گا اور ہر

حال میں کروں گا، المیرا تمھیں واپس آنا ہو گا یوشع کی زندگی میں، ورنہ میں گولیاں چلادوں گا گولیاں!!" وہ اپنی آخری بات پر خود ہی مسکرایا۔۔۔

علی تم آرہے ہو یا میں جاؤں؟؟؟" وہ گاڑی میں بیٹھ کر چینخا تھا۔۔۔

اچھا اچھا آرہا ہوں۔۔۔" وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ المیرا اور انگیجمنٹ؟؟؟" وہ حیران تھی۔۔۔

صحیح کہہ رہا ہوں، المیرا انگیجمنٹ کر چکی ہے جہان کے ساتھ!! جہان سے دو تین بار ہماری ملاقات ہوئی ہے میٹنگ وغیرہ کے سلسلے میں، عادت کا تو اچھا ہے مگر اب شادی المیرا کی اور جہان کی سمجھ نہیں آرہی کیا کروں؟؟؟" علی ذیان کے ساتھ کھیل رہا تھا۔۔۔ زینب بھی ساتھ ہی بیٹھی تھی جب علی نے شام میں المیرا کے ساتھ ہوئی ملاقات کے بارے میں بتایا۔۔۔

چھ سال ہونے والے ہیں انہیں ایک دوسرے سے الگ ہوئے، اب وہ لائف میں آگے بڑھ رہی ہے۔۔۔" زینب نے کہا۔۔۔

پکا ثابت کرتی ہو کہ یوشع کی بہن ہو، مطلب حد ہے یار تم اتنی آسانی سے یہ بات کیسے کہہ سکتی ہو؟ یوشع بھی وہاں اتنے ایزیلی کہہ گیا تھا کہ اس کو اپنی لائف میں آگے بڑھنے کا حق ہے، میں، المیرا اور یوشع کی شادی کا

خیال دل سے نکال دوں اور یہاں تم کہہ رہی ہو، میں سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہا ہوں کہ المیرا کو یوشع کی زندگی میں کیسے واپس لاؤں اور تم ہو کہ!!!" اس نے بات ادھوری چھوڑی۔۔۔

پھر کیا کریں گے آپ؟؟؟ "

وہی تو سوچنا ہے کہ کیسے لایا جائے، یوشع نے کہہ دیا کہ خیال دل سے نکال دو، مگر میں یہ خیال دل سے نہیں نکال سکتا، یوشع آخر کب تک ایسے ہی زندگی گزارے گا؟ اس نے کتنی تکلیفیں سہی ہے، اسے بھی اب راحت ملنی چاہیے، اسے اپنی زندگی جینی چاہیے، اب المیرا اور یوشع کو ایک ہونا ہو گا، لیکن کیسے؟؟؟" زینب نے ماتھے پر انگلی پھیری۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو؟؟؟ "

کچھ نہیں"!!!

ہمم میرے ہوتے ہوئے کوئی ٹینشن لینا بھی مت، میں ہوں ناں کروں گا کچھ تو"!!!

میں آپ کے ہوتے ہوئے کوئی ٹینشن لیتی بھی نہیں ہوں۔۔۔" زینب نے علی کے کندھے پر سر ٹکایا۔۔۔

وہ گہرائی سے مسکرایا۔۔۔

اہمم اہمم تمھیں نہیں لگتا زینب کہ زاور اور ذیان کی ایک بہن بھی آجانی چاہیے؟؟؟" زینب نے آنکھیں چھوٹی کر کے علی کو گھورا۔۔۔۔

خدا کی قسم ایسے مت دیکھا کرو یار قسم سے میں ڈر جاتا ہوں۔۔۔"ذیان کے رونے کی آواز گونجی۔۔۔

لو کر لو بات میری تو خیر ہے، میرا بیٹا بھی تمھیں دیکھ کر ڈر گیا ہے، سنبھالو اپنے ان شیطانوں کو۔۔۔"

جب دیکھو میرے بیٹوں کو کچھ نہ کچھ بولتے رہتے ہیں، یہ سب آپ کی کرم نوازیاں ہے۔۔۔"علی نے زبان نکالی۔۔۔۔

بس بیٹا!!! علی نے زینب کی کمر پر زور کی چٹکی کاٹی۔۔۔۔

اوئی اللہ کیا ہو گیا علی بس کر دیں! کبھی تو سکون سے بیٹھ جایا کریں"!!

ہاہاہاہا میں تو بس نہیں کرتا۔۔۔"وہ اس کو اب مزید تنگ کرنے لگا تھا۔۔۔۔

یوشع ٹیرس پر کھڑا تھا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔۔۔ المیرا بھی یہی آ گئی۔۔۔ اس وقت یہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ آج بھی گھر آئی ہوئی تھی۔۔۔ علی ہی زبردستی لایا تھا کہ چلو۔۔۔۔ وہ اسی کے برابر میں آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

شادی کر رہی ہو؟؟"یوشع نے آسمان کو تکتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہمم کیا تم خوش ہو؟؟؟"المیرا نے پوچھا۔۔۔

ہاں میں بہت خوش ہوں۔۔۔"اس نے المیرا کو دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

اچھی بات ہے تمھیں بھی اپنی لائف میں اب آگے بڑھ جانا چاہیے، نہیں تو ایسے ہی بوڑھی ہو جاؤ گی، تمہیں تو یہ قدم بہت پہلے ہی اٹھالینا چاہیے تھا، جہان ایک اچھا انسان ہے، تمہیں ہمیشہ خوش رکھے گا اور میں بھی تو لائف میں آگے بڑھ گیا ہوں اور میں اپنے بیٹے کے ساتھ بہت خوش ہوں، دعا ہے میری تم بھی خوش رہو۔۔۔"

ہونہہ!!تم خوش ہو، دیکھ کر لگتا تو نہیں یوشع یوسفزئی!!!"المیرا طنزیہ مسکرائی۔۔۔

میں واقعی خوش ہوں۔۔۔"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔۔وہ المیرا سے زیادہ خود کو تسلی دے رہا تھا کہ وہ واقعی خوش ہے۔۔۔۔

یوشع!!تم دنیا سے جھوٹ بول سکتے ہو مگر مجھ سے نہیں۔۔۔"اب کی بار وہ واقعی خاموش رہا تھا۔۔۔

مگر اب میں کیسے خوش رہ سکتی ہوں؟؟"یوشع نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا۔۔۔

تم نہیں سمجھ سکتے یوشع!!!"وہ جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔

یوشع اس کو جاتا دیکھتا رہا پھر وہ بھی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

تم بھی نہیں سمجھ سکتی المیرا کہ سچ میں بہت درد ہوتا ہے۔۔۔"اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔وہاں تکلیف تھی۔۔۔۔

وہ سب آج پارک میں آئے ہوئے تھیں۔۔۔خوبصورت موسم تھا۔۔۔ہادی اور زاور کھیلنے میں مصروف تھے۔۔۔ذیان بھی اپنی مستیوں میں تھا۔۔۔زینب بینچ پر بیٹھی ان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔پاس ہی علی اور یوشع بھی کھڑے تھے۔۔۔

علی نے المیرا کو فون کر کے بلایا تھا کہ بچے یاد کر رہے ہیں تم بھی یہی آجاؤ مگر وہ ابھی تک نہیں آئی تھی۔۔۔

بچے کھیلنے میں مگن تھیں۔۔۔کبھی کچھ کھانے میں۔۔۔کبھی اِدھر سے اُدھر بھاگنے میں۔۔۔

چند لمحے بعد المیرا بھی سامنے سے آتی دکھائی دی۔۔۔

آنٹی!!"سب سے پہلے ہادی نے پھر زاور نے اس کے بعد باقی سب نے دیکھا تھا۔۔۔ہادی بھاگا بھاگا المیرا کی طرف گیا۔۔۔اس کے ساتھ جہان بھی تھا۔۔۔ہادی کے پیچھے ہی زاور بھی بھاگا تھا۔۔۔المیرا نے نیچے جھکتے ہادی کو اپنی گود میں اٹھایا۔۔۔اس کو پیار کرنے لگی۔۔۔جہان نے آج پہلی بار المیرا کو کسی بچے کے ساتھ اتنا وہلانہ پیار کرتے دیکھا تھا۔۔۔

کیا اسے بچے اتنے پسند تھے؟؟؟"وہ بس سوچ سکا تھا۔۔۔ہادی نے بھی المیرا کے گالوں کو چوما۔۔۔جہان علی اور یوشع سے مصافحہ کر رہا تھا۔۔۔

المیرا گُھٹنوں کے بل نیچے بیٹھتی زاور کو بھی پیار کرنے لگی۔۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آنٹی!!!"ہادی نے ہاتھ اوپر کو اٹھائے۔۔۔المیرا نے مسکراتے ہوئے پھر اسے گود میں اٹھالیا۔۔۔جہان مسکراتے ہوئے ان دونوں کے پیار کو دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ سب آگے بڑھ گئے۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا کہ ایمان کے ساتھ آجانا!!تم جہان کے ساتھ آرہی ہو؟؟؟"علی نے پوچھا۔۔۔

وہ اپنی ڈیوٹی پر گئی ہوئی تھی، ہمیں شاپنگ پر جانا تھا، اس لئے ان کے ساتھ آئی ہوں۔۔۔"ہادی ابھی بھی اس کی گود میں تھا۔۔۔

آنٹی!!وہ کون ہے؟؟"اس نے جہان کی پشت کی طرف اشارہ کیا تھا۔۔۔

وہ جہان انکل ہے!!!"وہ اسے بتاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔علی گہری سانس خارج کرتا اس کے پیچھے چل دیا۔۔۔

جہان یہ میری دوست ہے زینب علی عمران "!!!

اووہ نائس ٹو میٹ یو!!!"جہان نے کہا۔۔۔زینب دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

آپ کی مسز نہیں ہے؟؟؟"اس نے یوشع سے پوچھا۔۔۔علی کے دل میں تکلیف اٹھی۔۔۔۔

جہان!!!"المیرا نے مخاطب کیا۔۔۔

جی!!"اس نے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ان کی وائف!! علی بھائی کی سگی بہن تھی، ہادی کی پیدائش پر انتقال کر گئی۔۔۔"المیرا نے نظریں چراتے جواب دیا۔۔۔اس نے ایک بار پھر ہادی کے سر کو چوما۔۔۔

اوہ! ایم سو سوری!!!" جہان نے افسوس کیا۔۔۔

اور یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں؟؟؟" اس نے زاور اور ذیان کی طرف اشارہ کرتے علی سے پوچھا۔۔۔

جی الحمد للہ میرے ہیں۔۔۔" علی نے بتایا تو جہان نے ایک نظر پھر ہادی کو دیکھا۔۔۔المیرا اپنی ناک اس کی چھوٹی سی ناک کے ساتھ مس کر رہی تھی اور ہادی کے گال پر گہرا ڈمپل پڑ رہا تھا۔۔۔اسے عجیب حیرت ہو رہی تھی۔۔۔اس نے المیرا کو کسی بچے کے ساتھ اتنا اٹیچ نہیں دیکھا تھا۔۔۔وہ آج پہلی بار المیرا کو کسی بچے کے ساتھ پیار کرتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

مجھے آپ سب سے مل کر خوشی ہوئی، ہماری شادی میں المیرا کے اپنے ہوں گے، اس سے زیادہ خوشی کی اور کیا بات ہو سکتی ہے۔۔۔" اس کی بات پر سب مسکرائے تھیں مگر یوشع اور المیرا دونوں ہی مسکرا نہ سکیں۔۔۔وہ ایسے ہی اپنی کسی نہ کسی بات میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔

یہ دو تین دن بعد کی بات ہے۔۔۔۔رات کا پہر تھا۔۔۔بادل سے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔۔۔المیرا روڈ پر کھڑی رکشے کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔رات بھی کافی ہو رہی تھی۔۔۔ایک گاڑی اس کے پاس آ کر

رکی۔۔۔وہ ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔اس نے بلیک شیشہ نیچے کیا۔۔۔المیرا نے اس کو دیکھا۔۔۔اسے دیکھ کر جیسے اس کی جان میں جان آئی تھی۔۔۔وہ یوشع تھا۔۔۔وہ گھر جا رہا تھا مگر اسے وہ دور سے ہی کھڑی نظر آگئی تھی۔۔۔خراب موسم کی وجہ سے روڈ بھی تقریباً سنسان ہو رہا تھا۔۔۔

یہاں اتنی رات کو کیا کر رہی ہو؟؟؟"اس کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا۔۔۔

آٹو کے ویٹ میں ہوں، آج آفس میں لیٹ ہو گیا تھا اور آج میں اپنے ساتھ گاڑی بھی نہیں لائی تھی، میری گاڑی سروس کیلئے گئی ہوئی تھی، صبح ایمان ہی مجھے چھوڑ گئی تھی، ایمان کو کال کرنے لگی تو میرا موبائل بھی سوئچ آف ہے، اوپر سے موسم خراب ہے۔۔۔"المیرا نے پریشانی سے تفصیل بتائی۔۔۔۔

بیٹھو!!میں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔"یوشع نے اندر سے دروازہ کھولا۔۔۔وہ بھی بنا چوں چرا کئے بیٹھ گئی۔۔۔

اگر کوئی اور ہوتا تو وہ کبھی نہ بیٹھتی۔۔۔مگر وہ کوئی اور نہیں تھا۔۔۔وہ تو ہمیشہ سے اس کا محافظ رہا تھا۔۔۔

اس نے ہمیشہ اس کی عزت کی۔۔۔۔وہ اس سے خوف نہیں کھاتی تھی۔۔۔یوشع نے خاموشی سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔

گھر کس طرف ہے؟؟"وہ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔المیرا نے اسے ایڈریس بتایا اور اس نے گاڑی مطلوبہ روڈ پر ڈال دی۔۔۔گاڑی میں آڈیو پلئیر پہ سونگ چل رہا تھا۔۔۔۔

جانے ہر بار میرے ساتھ کیوں ہو جاتا ہے!!

میں جسے چاہتا ہوں مجھ سے وہ کھو جاتا ہے!!

اس میں میری خطا کیا، کوئی مجھ کو بتائے!!

پیار کرنے کی اتنی کیوں سزا دل یہ پائیں!!

ایک چُبھن دل میں اٹھی، اس کے ہونٹوں پہ ہنسی!!

قسمت کیا پائی، جس پہ اعتبار کیا تھا وہ ہے ہرجائی!!!

تھوڑا سا پیار ہوا تھا، کچھ نہیں باقی!!

اور پھر ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے یہ سونگ ان کے دل کی ترجمانی کر رہا تھا۔۔۔ جو وہ زبان سے کہہ نہیں پا رہے تھیں وہ سب یہ سونگ کہہ رہا تھا۔۔۔

اس نے تو بس پیار کیا تھا تو کیوں ان کو اتنی سزائیں ملی ہے؟ کیوں ان کے حصّے میں جدائی آئی ہے؟ اس نے بھی تو بس المیرا سے عشق کیا تھا؟ تو کیا عشق کرنے والوں کی زندگی میں اتنی ہی مشکلیں آتی ہے؟ انہیں ہجر خود ہی جھیلنا پڑتا ہے؟ اس کا سب کچھ تو اس سے چھین لیا گیا۔۔۔ اب اور کتنا چھینے گی یہ زندگی ان سے؟؟؟

ساتھ چھوڑا ہے تم نے، اپنی راہیں بدل کر!!

جا سکو تو جاؤ، تم میرے دل سے نکل کر!!

افففف نہیں میں کروں گا، سارے آنسو پی لوں گا!!

میرے بن تم جیو گی، تیرے بن میں جیوں گا!!

بیوفائی کی ڈگر!!!اووو تم کو راس آئے مگر ہونے دے میری تباہی!!!

وعدہ جو تم نے کیا تھا وہ نبھا نہیں پائی!!!

وعدہ جو تم نے کیا تھا نبھا نہیں پائی!!!

تھوڑا سا پیار ہوا تھا کچھ نہیں باقی!!!

انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ساتھ جیے گے آخری سانس تک!!ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے مگر آج وہ جدا جدا تھیں۔۔۔ایک دوسرے کی دسترس سے بہت دور تھیں۔۔۔دونوں کی راہیں الگ الگ تھی۔۔۔۔

کوئی بھی کسی کو نہیں بُھلا پا رہا تھا۔۔۔

کیونکہ محبت اتنی آسانی سے بُھولی جاتی ہے کیا؟؟ ہمیں لگتا ہے کہ ہم اس کو بھول چکے ہیں مگر ایسا نہیں ہوتا۔۔۔محبت کو ہم کبھی نہیں بھولتے۔۔۔وہ دل کے کسی نہ کسی کونے میں قید ہوتی ہے۔۔۔۔کہیں نہ کہیں محبت کی کسک باقی رہتی ہے۔۔۔

ایسی ہی کسک ان دونوں کے دل میں بھی تھی۔۔۔

یوشع نے اپنے دل کے ایک کونے میں اسے چھپا رکھا تھا۔۔۔

اور اس نے بھی یوشع کو چھپا رکھا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو کبھی نہیں بھول سکتے تھیں۔۔۔۔

اب کیا کہوں میں کسی سے، میں نے آنسو چھپائے ان لبوں کی ہنسی میں!!!

المیرا اپنے آنسو ضبط کرتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

دل نے تو کچھ چاہا تھا اور کچھ ہو گیا ہے، میری پلکوں کا سپنا اب کہیں کھو گیا ہے!!!!

انہوں نے ایک دوسرے کے ساتھ کے خواب دیکھے تھے مگر قسمت کی ستم ظریفی کہ وہ خواب ٹوٹ گئے تھے۔۔۔۔

میری آنکھوں میں نمی!!!اس میں ہو گی نہ کمی!!! چھائی چہرے پر اداسی!!!

جس سے اقرار ہوا تھا، چُھوٹا وہ ساتھی!!!

المیرا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر خود کو رونے سے روکا۔۔۔یوشع کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹ ہی تو گیا تھا۔۔۔کتنا اچھا ہوتا اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹتا؟ وہ ہاتھ آج بھی اس کے ہاتھ میں ہوتا تو وہ دونوں ایک ساتھ کتنے خوش ہوتے؟

ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔۔

تم نہیں ہو یا پر تیرا احساس مگر ہے!!!

دل کی دیواریں سوہنی کیا تجھے اس کی خبر ہے؟؟؟

ان دونوں کے دل کی دیواریں بھی سوہنی ہو چکی تھی۔۔۔۔

کوئی آہٹ ہوتی ہے یوں لگے تم آئی ہو!!

بھول کر ساری باتیں، ساری خوشیاں لائی ہو!!!

جب میرا ٹوٹا بھرم تیری پرچھائی تھی گُم!!!

رہ گئی ہے تنہائی!!!!

اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوتا تھا۔۔۔ ہر بار اسے ایسا لگتا تھا کہ جیسے وہ لوٹ آئی ہے مگر وہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔ یوشع نے بھی خود پر ضبط کیا۔۔۔ المیرا کے سامنے وہ رونا نہیں چاہتا تھا؟

وہ کیسے بتائے اُس کو اس کا دل مر رہا ہے اس کے بغیر؟؟ اس کا دل مچل رہا ہے اس کو پانے کیلئے؟؟ اس کے پاس فقط رات کی تنہائیوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔۔۔ اس کو بھی اب اس کا ساتھ چاہیے؟؟؟ کیسے بتائے وہ المیرا کو!!!

وہ چاہتا تھا وہ آگے بڑھ جائیں مگر جب وہ آگے بڑھ رہی تھی تو پل پل وہ مرتا جا رہا تھا۔۔۔ آخر کیوں؟؟؟ وہ جہان کو اس کے قریب نہیں دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

اس کے ساتھ آفس میں ملاقات سے پہلے ہی وہ اگر آگے بڑھ چکی ہوتی۔۔ شادی کر چکی ہوتی تو شاید وہ صبر کر لیتا۔۔۔ اتنے سالوں سے وہ کرتا آ رہا تھا آگے بھی کر لیتا مگر اپنی آنکھوں کے سامنے اسے کسی اور کا

ہوتے ہوئے دیکھنا اتنا ہی تکلیف دہ تھا جتنا خود اپنے ہاتھوں سے اپنے جسم سے خون کی ایک ایک بوند کو نچوڑ لینا۔۔۔

وہ آج پہلی بار سہی معنوں میں المیرا کی برسوں پرانی اُس تکلیف کو محسوس کر پا رہا تھا جب اس نے خاموشی سے نکاح کر کے خود کو کسی کے نام کیا تھا تو المیرا کے دل پر بھی کیا قیامت گزری ہو گی اسے کسی کے نکاح میں دیکھ کر؟ وہ آج محسوس کر پا رہا تھا خود کے دل پر بھی بالکل ویسی ہی قیامت!!! پسندیدہ شخص کو کسی دوسرے کے نکاح میں جاتا دیکھ دل کیسے پھٹ کر رہ جاتا ہے وہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

یاد سو بار کیا ہے پر تم نہیں آئی!!!

المیرا نے آڈیو پلئیر آف کر دیا۔۔۔ اس سے زیادہ سننے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔۔۔ یوشع نے بھی آنسو کو باہر آنے سے روکا۔۔۔ گاڑی میں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔ کچھ دیر بعد یوشع نے گاڑی روکی۔۔۔

المیرا نے آنسو صاف کئے۔۔۔

جاؤ المیرا!!!" المیرا نے یوشع کی آواز میں نمی محسوس کی۔۔۔

یوشع میری بات"!!!

المیرا ہری اَپ گو!!!" یوشع نے سٹئیرنگ پر گرفت سخت کرتے ہوئے بولا کیونکہ اس کی ہمت اب جواب دے گئی تھی۔۔۔ المیرا کی آنکھ سے ایک بار پھر موتی برسا۔۔۔

یوشع پلیز"!!!!

المیرا پلیز جاؤ یار!!!!"اس کی بس ہو چکی تھی۔۔۔اس نے بے بسی کے عالم میں کہا۔۔۔ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر سے لڑھکتا داڑھی میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔اس نے خود کے وجود کو ڈھیلا چھوڑ دیا۔۔۔سٹئیرنگ پر گرفت ہلکی ہو گئی اور پھر وہ سٹئیرنگ پر بازو ٹکائے اس میں منہ چھپاتا پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔وہ آج دوسری بار المیرا کے سامنے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا۔۔۔یہ اس کی بے بسی کی آخری انتہا تھی۔۔۔

یوشع پلیز!!!یوشع مت!!مت رو پلیز!!!"المیرا نے یوشع کے کندھے پر ہاتھ رکھا مگر وہ روتا رہا۔۔۔

یوشع پلیز خدا کے واسطے مت رو!!!"اس نے کندھے پر گرفت سخت کی تھی۔۔۔اس کے خود بھی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔

یوشع تمھیں میری قسم پلیز چپ ہو جاؤ!!پلیز پلیز!!!"دونوں میں سے کوئی بھی چپ نہیں ہوا۔۔۔المیرا نے اپنا سر اس کے کندھے پر ٹکایا۔۔۔وہ عرصے بعد اس کا لمس محسوس کر سکتا تھا۔۔۔

یوشع پلیز!!مجھ پر اور اپنے آپ پر تھوڑا رحم کھالو،پلیز!!!"وہ روتا رہا۔۔۔اپنا دل ہلکا کرتا رہا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ چپ ہو گیا تھا۔۔۔دل کا بوجھ رونے کی وجہ سے تھوڑا ہلکا ہو گیا تھا۔۔۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔اس نے المیرا کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔اس نے سٹئیرنگ پر گرفت سخت کی۔۔۔

یوشع پلیز تم بھی بڑھ جاؤ اپنی لائف میں آگے، مت کرو خود کی زندگی کو برباد!! ہمارا قسمت میں ایک ہونا نہیں لکھا!! پلیز یوشع تم بھی شادی کر لو۔۔۔"

المیرا اترو اور جاؤ!!! میں مزید کچھ نہیں سننا چاہتا۔۔۔"اس کی نظریں اب بھی سٹیئرنگ پر جمی تھی۔۔۔۔ مگر یوشع"!!!

المیرا میں لاسٹ ٹائم بول رہا ہوں اترو اور جاؤ یہاں سے، مزید کوئی بکواس نہیں!!!"وہ چند پل بیٹھی اس کو دیکھتی رہی اور پھر اپنے آنسو اندر اتارتی وہ گاڑی سے اتر گئی۔۔۔یوشع نے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔المیرا نے قدم آگے بڑھائے۔۔۔یوشع نے اب نگاہیں اٹھا کر المیرا کو خود سے دور جاتے دیکھا۔۔۔المیرا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔یوشع نے دیکھا تھا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔ایمان نے دروازہ کھولا۔۔۔وہ المیرا کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔۔۔اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔یوشع نے ایک بار پھر خود پر ضبط کیا تھا اور زن سے گاڑی آگے بھگا لے گیا۔۔۔۔

المیرا جہان کے ساتھ یوشع کے گھر آئی تھی۔۔۔ علی زینب دونوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھیں۔۔۔ وہ دونوں المیرا اور جہان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔ سلام دعا کی گئی۔۔۔ المیرا نے بیگ سے ایک کارڈ نکالا۔۔۔

بھائی!!! یہ ہماری شادی کا کارڈ ہے، سب کو دے دیئے ہیں بس آپ سب رہ گئے تھے تو جہان نے کہا کہ ہم ساتھ چلتے ہیں کارڈ دینے، اس لئے یہ کارڈ لے کر آئیں ہیں، آپ سب پلیز ضرور آیئے گا!!!" المیرا نے بہت آرام سے سوچ کر کہا۔۔۔ وہ بلاوجہ ہی سب سے نظریں چرا رہی تھی۔۔۔ اس کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کس طرح سے انہیں انوائیٹ کریں خاص کر یوشع کو اور اس وقت علی کا دل کر رہا تھا کہ وہ المیرا کی اتنی دیدہ دلیری پر اس کو شاباشی دے۔۔۔

وہ کتنی آسانی سے شادی کا کارڈ لے کر آ گئی تھی اور کتنے آرام سے وہ ان کو انوائٹ بھی کر رہی ہے۔۔۔ علی نے کارڈ ہاتھ میں نہیں پکڑا مگر المیرا منتظر تھی کہ وہ کارڈ پکڑ لے کیونکہ جہان بھی علی کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ بھائی پلیز "!!!

سوری میں کارڈ نہیں لوں گا۔۔۔" زینب خاموش تھی مگر المیرا کا دل ٹوٹ رہا تھا۔۔۔

ایک کام کرو یوشع اوپر اپنے روم میں ہے، ہادی بھی وہی ہے، ہادی کی بھی طبیعت خراب ہے۔۔۔" وہ بتا ہی رہا تھا اور وہ بے چینی سے آگے ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہادی کو؟؟؟" جہان نے ایک بار پھر المیرا کی بے چینی دیکھی۔۔۔

وہ دو دن سے بخار میں مبتلا ہے۔۔۔ "

اور آپ مجھے اب بتا رہے ہیں؟؟؟ "

اب جا کر پتا کر لو اور یوشع کو بھی خود انوائٹ کر دو۔۔۔" علی نے مسکراتے ہوئے کہا مگر علی کا چُبھتا ہوا لہجہ المیرا سمجھ گئی تھی۔۔۔ جہان نے محسوس نہیں کیا یا وہ بھی محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔

میں ہادی کا پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔" وہ جہان کو کہتی اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ پیچھے علی جہان سے باتوں میں لگ گیا تھا۔۔۔ زینب اٹھ کر کچن کی طرف چل دی۔۔۔ المیرا یوشع کے روم میں داخل ہوئی۔۔۔ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر کے بیٹھا تھا۔۔۔ ساتھ میں ہادی بھی سو رہا تھا۔۔۔ یوشع اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔۔۔ یوشع نے المیرا کی موجودگی کو محسوس کرتے آنکھیں کھولی۔۔۔ سامنے ہی وہ کھڑی تھی۔۔۔

ہادی کی طبیعت کیسی ہے؟ مجھے بھائی نے بتایا ہے ہادی کے بارے میں۔۔۔" یوشع سیدھا ہو کر بیٹھا۔۔۔

شکر ہے اللہ کا پہلے سے تھوڑا بہتر ہے۔۔۔۔" المیرا نے نیچے جھکتے ہادی کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔

یوشع یہ شادی کا کارڈ ہے میری اور جہان کی، میں بھائی کو دے رہی تھی مگر انہوں نے کہا کہ آپ کو دے دوں۔۔۔" وہ اب بھی نظریں چرا رہی تھی۔۔۔

کب ہے نکاح؟؟"یوشع نے ایسے پوچھا جیسے اس کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔

اس جمعہ کو ہے تم آؤ گے یوشع"!!!

دل جلانے کیلئے بلا رہی ہو ناں۔۔۔ "

میں کیوں بلاؤں گی؟؟؟"وہ حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

چھوڑو المیرا!!کارڈ رکھ دو اور جاؤ۔۔۔"اس نے پھر آنکھیں بند کر لی تھی۔۔۔وہ اپنی تکلیف اپنے تک رکھنا چاہتا تھا۔۔۔

یوشع!!!تم آؤ گے تو مجھے اچھا لگے گا۔۔۔"وہ منت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔۔یوشع نے آنکھیں کھولی۔۔۔

المیرا یار اگر مارنا ہے مجھے تو ایک ہی دفعہ کیوں نہیں مار دیتی؟ ہر لمحہ ہر پل تڑپا تڑپا کر مارنا ضرور ہے کیا؟؟؟ "

یوشع میں کیوں ماروں گی؟؟؟"وہ بیڈ سے نیچے اتر کر المیرا کے قریب آیا۔۔۔اس کو بازوؤں سے تھاما۔۔۔

تم جانتی ہو، میں تمہیں کسی اور کی دسترس میں ہر گز نہیں دیکھ سکتا، تو کیسے میں اپنی آنکھوں سے تمہیں کسی اور کے نکاح میں جاتا ہوا دیکھ سکتا ہوں؟ کیسے تم اتنی آسانی سے کہہ سکتی ہو کہ میں آؤں گا تو تمہیں اچھا لگے گا، المیرا کیسے؟؟؟ "

یوشع!!!"اس کی آنکھوں میں پل بھر میں آنسو آئے تھے۔۔۔

میں جانتا ہوں المیرا!!تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو، آج بھی تمہارے دل میں بس میں ہی ہوں۔۔۔"

وہ اس کی باتوں کو رد نہ کر سکی کیونکہ یہی حقیقت تھی جس سے وہ فرار چاہتی تھی۔۔۔۔

میں نے سوچا تھا المیرا کے تمہارے ساتھ کبھی ناانصافی نہیں کروں گا؟ میں سچ میں چاہتا تھا تم اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ، تم شادی کر لو، تم کیسے مجھ سے شادی کر سکتی ہو، میں تو ایک بچے کا باپ ہوں، ایک بچے کے باپ کے ساتھ شادی تمہارے ساتھ ناانصافی ہو گی، مگر!!!"اس کی آنکھوں میں بھی دکھ تھا۔۔۔

آج تم واقعی آگے بڑھ رہی ہو تو میرا دل پل پل مرتا جا رہا ہے صرف یہ سوچ کر کہ تم کسی اور کی دسترس میں زندگی گزارو گی، تم پر کسی اور کا حق ہو گا، کوئی اور تمہیں چھوئے گا، تمہیں دیکھے گا، سوچ سوچ میں پاگل ہو رہا ہوں المیرا!!میں سچ میں پاگل ہو رہا ہوں۔۔۔"المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا۔۔۔اسے لگتا تھا کہ واقعی اس کی محبت ختم ہو گئی ہے مگر آج اس نے جانا تھا وہ کبھی اس کی یادوں سے فرار نہیں لے سکا۔۔۔

وہ جب سے اس سے ملی تھی اس کا روڈ بیہیو اسے کوئی اور داستان سنا رہا تھا مگر آج اس کے الفاظ، اس کی آنکھوں کی سچائی اسے چیخ چیخ کر بتا رہی تھی کہ اسے صرف اس کا ساتھ چاہیے۔۔۔صرف وہی چاہیے۔۔۔۔

باخدا میں چاہتا تھا کہ تم آگے بڑھ جاؤ مگر آج میرا دل میرے ساتھ دغا کر رہا ہے، میں آج بھی تمہیں پہلے کی طرح ہی چاہتا ہوں۔۔۔"

یوشع!!!" وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔۔۔

کاش تم مجھے ملنے سے پہلے ہی جہان کی ہو جاتی تو شاید آج اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی اب یہ سوچ کر ہو رہی ہے کہ میری آنکھوں کے سامنے تم کسی اور کی ہو جاؤں گی، تم خود پر کسی اور کو حق دو گی، تمہارے نام کے ساتھ کسی اور کا نام لگایا جائے گا۔۔۔" یوشع نے اس کے بازوؤں کو چھوڑا۔۔۔

میں تم سے اپنے دل کا حال چھپانا چاہتا تھا مگر میں تم سے کچھ نہیں چھپا سکتا لیکن میں آج اعتراف کرتا ہوں، مجھ سے نہیں رہا جا رہا تمھارے بغیر!! پلیز مجھے سنو اور سمجھنے کی کوشش کرو، میں نہیں رہ سکتا تمھارے بغیر!!! میں پھر سے بھیک مانگتا ہوں، میرے پاس لوٹ آؤ المیرا! میرے پاس واپس لوٹ آؤ!! مجھے اکیلا مت کرو۔۔۔" اس نے باقاعدہ ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔۔ وہ اس کے ہاتھوں کو تھام نہ سکی۔۔۔

مجھے جانا ہو گا یوشع!!!" وہ رو رہی تھی۔۔۔

پلیز المیرا پلیز!! آج میں تمھیں کہی نہیں جانے دُوں گا، مجھ سے اب اور برداشت نہیں ہوتا، میں جہان کو تمہارے قریب نہیں دیکھ سکتا، میں مر جاؤں گا یار تمھارے بغیر! میں تمھیں کسی اور کی دسترس میں واقعی نہیں دیکھ سکتا!! پلیز جہان کو سب کچھ بتا دو پلیز پلیز!!! واپس آ جاؤ ہم خوش رہیں گے ایک ساتھ ہمیشہ!!!

میں تمھارا بہت خیال رکھوں گا، تمہیں اپنے ہاتھوں میں کسی قیمتی شے کی طرح سنبھال کر رکھوں گا، تمھیں کبھی کوئی غم نہیں دوں گا مگر پلیز لوٹ آؤ!!! مجھے سمجھنے کی کوشش کرو المیرا پلیز!!! میں بہت تکلیف میں ہوں اور ان تکلیفوں کو بس تم ہی ختم کر سکتی ہو، پلیز لوٹ آؤ!!!" اس نے بے بسی سے اپنا سر المیرا کے کندھے پر ٹکا دیا۔۔۔

اس کے بس میں ہوتا تو وہ اسے اپنے گلے لگا کر اسے محسوس کرتی۔۔۔ اس کی تکلیفوں کو دور کر دیتی۔۔۔۔

اس کے آنسوؤں کو اپنے لبوں سے چن لیتی مگر اس کے بس میں اب کچھ نہیں تھا۔۔۔

وہ جہان کو نہیں چھوڑ سکتی تھی۔۔۔ وہ بھی اس سے محبت کرتا تھا۔۔۔

مگر وہ خود!!! اس نے اپنے آنسو اپنے حلق میں اتارے۔۔۔

وہ آج بھی یوشع کی تھی۔۔۔

یہ جہان کے ساتھ ناانصافی تھی۔۔۔

میں اپنی خوشیوں کی خاطر کسی اور کی خوشیاں نہیں چھین سکتی یوشع!!!" وہ بھی دبے لفظوں اقرار کر گئی تھی۔۔۔۔

ہاں میں کرتی ہوں تم سے بہت محبت!! آج بھی کرتی ہوں، جیسے پہلے کرتی تھی، آج بھی ویسی ہی کرتی ہوں، تمہیں بھول جانا یا دل سے نکال دینا میرے بس میں نہیں ہے، میں تم سے ہمیشہ محبت کرتی رہوں گی، میں

تمہارے ساتھ گزارے گئے لمحے کبھی نہیں بھول سکتی مگر میں جہان کا دل نہیں توڑ سکتی، وہ بہت محبت کرتا ہے مجھ سے!! بہت زیادہ!! میں اس کا دل نہیں توڑ سکتی، دل ٹوٹنے کی تکلیف میں جانتی ہوں، میں نہیں چاہتی میری وجہ سے جہان کا دل ٹوٹے، بہت تکلیف ہوتی ہے یوشع!! دل ٹوٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔"

المیرا!!" وہ مزید کچھ نہ بول سکا۔۔۔

ہمارا نصیب ایک ساتھ نہیں ہے یوشع!!! اگر ہوتا تو ہم ایک دوسرے سے کبھی نہ بچھڑتے، پاسٹ میں جو ہوا تم وہ بھول جاؤ، آگے بڑھو اور بھول جاؤ کہ تم نے کسی المیرا سے پیار کیا تھا، میرے لئے یہ بہت مشکل ہے، مگر میں بھی کوشش کروں گی، میں بھی بھول جاؤں گی تمھیں کہ میں نے بھی کسی یوشع کو بہت چاہا ہے اگر ہمیں آگے بڑھنا ہے ناں یوشع تو ہمیں اپنے پاسٹ کو بھولنا ہو گا، ہم آج کے بعد دوبارہ کبھی نہیں ملیں گے، تم یہاں سے کہی دور چلے جاؤ، میں جب بھی تمہیں دیکھوں گی میرا دل تڑپے گا، تم یہاں نہیں ہوں گے تو میں جہان کے ساتھ زندگی گزار سکوں گی، اسے اپنے دل میں جگہہ دے سکوں گی، ورنہ اس چیز سے میرا خدا بھی ناراض ہو گا کہ کسی کے نکاح میں ہو کر میں کسی غیر محرم کو یاد کروں، چلے جائے یوشع!! پلیز آپ چلے جائیں!!! خدا حافظ!!!" وہ آنسو صاف کرتی جانے کیلئے مڑ گئی۔۔۔

المیرا مجھے بھول جانا اگر تمھارے لئے اتنا آسان ہوتا تو تم کب کا اپنی لائف میں آگے بڑھ چکی ہوتی، اگر کسی کو بھولنا اتنا آسان ہوتا تو تم اپنی لائف کے ساڑھے پانچ سال میری یادوں کے سہارے برباد نہ کرتی؟ کب کا اپنی لائف میں آگے بڑھ چکی ہوتی، شادی کر چکی ہوتی۔۔"

میں اب بڑھ رہی ہوں یوشع!! میں اب بڑھ رہی ہوں، میں خدا سے تمہیں بھول جانے کی دعا کروں گی، دعا کروں گی کہ تم بھی مجھے بھول جاؤ۔۔۔" وہ ڈبڈبائی آنکھوں کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

آنٹی!!!" ہادی اٹھ گیا تھا۔۔۔ یوشع نے فوراً نگاہیں رگڑی۔۔۔ المیرا نے بھی اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔

آنٹی آپ مجھ سے ملے بغیر جا رہی ہے؟؟؟" وہ خود کو نارمل کرتی واپس مڑی۔۔۔

نہیں بیٹا آپ سے ملے بغیر جا سکتی ہوں کیا؟ میں یہاں آپ سے ہی ملنے آئی تھی۔۔۔" وہ بیڈ تک آئی۔۔۔ یوشع روم سے باہر نکل گیا۔۔۔ المیرا نے ہادی کو اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔

آنٹی آپ رو کیوں رہی ہے؟؟؟ "

نہیں بیٹا وہ بس آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا اب ٹھیک ہوں میں!!!" یوشع کے قدم دروازے کے باہر رک گئے تھے۔۔۔ باہر جہان کھڑا تھا جس کی آنکھوں میں حیرانگی کے ساتھ شاید نمی بھی تھی۔۔۔ یوشع بھی اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

سن لیا سب کچھ؟؟؟" یوشع نے اس کے حیران چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔ جہان کچھ نہیں بول پایا۔۔۔۔

چھوڑ نہیں سکتے اس کو!!!" جہان کا سر خود بخود نفی میں ہل گیا تھا۔۔۔۔

ایک بات کہوں جہان المیرا بہت اچھی ہے، دل کی بھی بہت صاف ہے، جو اس کے دل میں ہوتا ہے وہی اس کی آنکھوں میں ہوتا ہے، چالاک عورتوں والے کام اسے بالکل نہیں آتے، کسی کی خوشیاں چھیننا بھی اسے نہیں آتی، اسے جیسے چلاؤ وہ ویسے چل جاتی ہے، آج تم اس کو اپنا بنا بھی لو گے، اس کے ساتھ شاید خوش بھی رہ لو گے، وہ تمہیں زندگی بھر خوش بھی رکھے گی، تمہیں کبھی شکایت کا موقع بھی نہیں دے گی، یہاں تک کہ اپنی سانسوں کی ڈور بھی تمہارے ہاتھوں میں تھما دے گی، مگر ان سب کے باوجود بھی اس کے دل میں آخری سانس تک صرف میرے لئے محبت رہے گی، اس کا جسم، اس کا وجود بے شک تمھارے پاس ضرور ہو گا مگر اس کی روح کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی، تم اس کو اپنا بنا کر بھی کبھی اپنا نہیں بنا پاؤ گے، ہاں ہو سکتا ہے چند سالوں بعد تمہاری بے پناہ محبت کے ساتھ وہ واقعی مجھے بھول جائے، یا اس کو میری یاد آنا بند ہو جائے مگر میں جانتا ہوں ایسا ناممکن ہے، میں یہاں سے کہی دور چلا جاؤں گا، تم المیرا کا خیال رکھنا، اسے ہمشیہ خوش رکھنا اور اِس بات پر اسے کبھی طعنے نہ دینا کہ تم سے پہلے اس کی زندگی میں ایک مرد رہا ہے، اس کا دامن بالکل پاک ہے، وہ قسم خدا کی اپنی زندگی تم پر نچھاور کر دے گی، وہ تمہارے ساتھ مرتے دم تک بیوفائی نہیں کریں گی، خیال رکھنا اس کا بس یہی گزارش ہے، خوش رہو تم دونوں ہمیشہ۔۔" وہ اس کے کندھے کو تھپتھپاتا اس کی سائڈ سے ہوتا آگے بڑھ گیا مگر جہان کو کئی سوچوں میں

منتقل کر گیا تھا۔۔۔وہ تو یہاں ہادی کا پتا کرنے آیا تھا مگر اسے کیا معلوم تھا کہ اس پر کیسے کیسے آشکار ہوں گے؟؟؟؟

بابا کہتے ہیں جھوٹ بولنا بُری بات ہوتی ہے؟ اللہ ناراض ہوتا ہے۔۔۔"المیرا کو چپ لگ گئی۔۔۔

آپ کو بابا نے کچھ کہا ہے؟؟؟ "

نہیں ہادی!! کچھ بھی نہیں!!!" جہان اب بھی پریشانی کے عالم میں باہر کھڑا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔۔۔

آپ ان باتوں کو چھوڑے!! آپ یہ بتائے میرے شہزادے کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟"

بخار ہے۔۔۔"ہادی نے منہ بنایا۔۔۔

اور آپ کو پتا ہے آنٹی بابا اتنی کڑوی دوائی پلا دیتے ہیں کہ میرا سارا منہ کڑوا ہو جاتا ہے، میرا بالکل دل نہیں کرتا پینے کو مگر بابا زبردستی کرتے ہیں۔۔۔"اس کے منہ بنا کر کر بتانے پر وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

اگر دوائی نہیں پیو گے تو ٹھیک کیسے ہو گے؟ جلدی جلدی ٹھیک بھی تو ہونا ہے ناں۔۔۔"ہادی نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ہادی چند لمحے خاموش رہا۔۔۔

آنٹی کیا میں آپ کو ماما بلا سکتا ہوں۔۔۔"المیرا ایک ہی دم خاموش ہوئی تھی۔۔۔اسے ماہی کی باتیں یاد آنے لگی کہ ہادی کو المیرا کو دے دینا وہ اس کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھے گی۔۔۔۔

آنٹی بتائے ناں میں آپ کو ماما بلا سکتا ہوں، میرے سب دوستوں کی ماما ہے، وہ سب مجھ سے کہتے ہیں کہ میری ماما نہیں ہے، مگر آپ کو پتا ہے میں ان سے کہتا ہوں کہ میرے پاس بڑی ماما ہے مگر میں آپ کو ماما بلانا چاہتا ہوں، پتا نہیں کیوں؟ لیکن آپ مجھے اچھی لگتی ہے، آپ مجھے بالکل بڑی ماما کی طرح پیار کرتی ہے، بابا بھی کہتے ہیں میری ماما اللہ پاک کے پاس چلی گئی ہے اور اب میری کوئی ماما نہیں بنے گی؟؟؟" ہادی خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھے گیا۔۔۔ باہر کھڑا جہاں بھی نم آنکھوں سے سب سن رہا تھا۔۔ وہ لاشعوری طور پر اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔ المیرا نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

سچی میں آپ کو ماما بلا سکتا ہوں؟؟؟ "

جی بلا سکتے ہیں۔۔۔ "المیرا نے ہادی کا ماتھا چوما اور باہر کھڑے جہان نے تکلیف سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔

میں بابا کو بتاؤں گا کہ آپ میری ماما ہے۔۔۔ "وہ پھر اثبات میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔ اس کی آنکھیں بھر بھر کر آ رہی تھی۔۔۔۔

یو شع یار المیرا شادی کر رہی ہے اور تم کیسے اتنے آرام سے بیٹھے رہ سکتے ہو یا تمھاری محبت، تمھاری چاہت واقعی اس کیلئے ختم ہو گئی ہے؟؟؟ "

علی اسے آگے بڑھنے دو، بار بار ایک ہی بات پر میرا دماغ مت چاٹا کرو۔۔۔"اس نے کچھ طیش اور بیزاریت سے کہا۔۔۔

تو تم کیسے اسے آگے بڑھتا ہوا دیکھ سکتے ہو؟؟"وہ بھی طیش میں آیا تھا۔۔۔

میں تمہیں تمہاری خوشیاں دینا چاہتا ہوں یوشع!!! مجھ سے تمہیں اس طرح نہیں دیکھا جاتا؟؟؟"وہ ایک ہی دم کچھ ڈھیلا پڑا تھا۔۔۔

علی!! میں اپنے بیٹے کے ساتھ خوش ہوں، یہ اس کی زندگی ہے اسے جینے دو، ہم اُس کے ساتھ زور زبردستی نہیں کر سکتے، میں اتنا کمزور نہیں کہ اسے قابو نہیں کر سکتا، میں پل بھر میں زبردستی اسے اپنا بنا سکتا ہوں مگر اصل بات ہی زبردستی کی ہے، میں نہ پہلے اس کے ساتھ کبھی زبردستی کر سکتا تھا اور نہ ہی اب کر سکتا ہوں، نہ ہی کرنا چاہتا ہوں، میں زبردستی اسے اپنے ساتھ نہیں باندھنا چاہتا، میں اتنا خود غرض نہیں بن سکتا۔۔۔"یوشع نے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔

میں دو تین دن میں یہاں سے کہی دور چلا جاؤں گا اپنے بیٹے کے ساتھ!!"اس نے مزید بتایا۔۔۔

تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔"

میں ایسا ہی کروں گا اور تم مجھے روکنے کی کوشش بھی نہیں کرو گے۔۔۔"اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

علی افسوس سے اس کو دیکھے گیا۔۔۔اسے بے حد افسوس ہو رہا تھا۔۔۔

یوشع آگے بڑھ کر علی کے گلے لگا۔۔علی نے خود کو چھڑوانا چاہا مگر یوشع کی گرفت مضبوط تھی۔۔۔علی نے اس کے گرد اپنی بانہیں نہیں پھیلائی۔۔۔

تجھے لگتا ہے میں نے اس سے بات نہیں کی؟ مگر ایسا نہیں ہے، میں اس سے بات کر چکا۔۔۔"وہ اس کے گلے لگے کہہ رہا تھا۔۔۔یوشع نے اسے ساری بات بتائی۔۔۔

تو تم صرف المیرا کے کہنے میں آکر یہاں سے جا رہے ہو؟؟"علی نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔اس نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔۔

شاید نہیں یا شاید ہاں!! مگر میرا جانا ہی بہتر ہے، میں نہیں چاہتا کہ وہ پل پل مرے یا میری وجہ سے ڈسٹرب ہو، اسی لئے میں ہادی کو لے کر چلا جاؤں گا۔۔۔"وہ اب بھی خاموشی سے اس کو دیکھے گیا۔۔۔

علی تُوں تو مجھے سمجھ یار!!!"اس نے بے بسی اور تکلیف سے کہا تھا۔۔۔علی اس کے قریب آیا۔۔۔

صرف تین دن رہ گئے ہیں اس کے نکاح میں، تم خاموش رہ سکتے ہو مگر میں نہیں؟ میں نے جتنا تمہیں تڑپتا ہوا دیکھا ہے اتنا بہت ہے، اِس سے زیادہ نہیں دیکھ سکتا، مجھے تھوڑا سا کام ہے وہ کر کے تھوڑی دیر تک آتا ہوں۔۔۔"کیسا کام؟؟؟؟"یوشع کو کچھ حیرت ہوئی۔۔۔

علی تم کوئی الٹا سیدھا کام نہیں کرو گے؟؟؟ "

میں کچھ نہیں کر رہا میرے دوست!! میں کیا کر رہا ہوں؟ میں تو بس اپنے دوست کو اس کی خوشیاں دے رہا ہوں، بس تھوڑی دیر تک آتا ہوں، اس کے بعد تمہارا نصیب ہے!! مگر میں کوشش ضرور کروں گا۔۔۔" اس نے آج پہلی بار اس کے گال کو ہولے سے چوما تھا۔۔۔ یوشع کچھ نہ کہہ سکا۔۔۔ وہ یوشع کا کندھا تھپتھپاتا باہر نکل گیا۔۔۔

جب سے جہان نے المیرا اور یوشع کی گفتگو سنی تھی جب سے وہ بے حد ڈسٹرب تھا۔۔۔ اسے پتا نہیں کیوں مگر پہلے بھی کچھ شک ہوا تھا جب وہ مال کے باہر علی اور یوشع سے ملا تھا۔۔۔ یوشع کا المیرا کو دیکھ کر مبارک باد دینا۔۔۔ مبارک باد دیتے وقت اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی اُداسی اور تھکن تھی جو اس نے محسوس کی تھی۔۔۔ پتا نہیں کیوں مگر وہ بے چین تھا اور اب یوشع اور المیرا کی گفتگو اس کے شک کو یقین میں بدل گئی تھی۔۔۔

المیرا کے الفاظ کہ "ہاں میں کرتی ہوں تم سے محبت اور شاید کرتی رہوں گی" اس کو پل پل بے چین کر رہے تھیں۔۔۔

وہ خود کو خوش قسمت سمجھ رہا تھا کہ شاید المیرا کی زندگی میں وہ آنے والا پہلا مرد ہے۔۔۔ المیرا کا دل جیتنے والا بھی وہ پہلا مرد ہے مگر اس کا دل کچھ ٹوٹ گیا تھا کہ المیرا کے دل میں کسی اور کی محبت ہے اور المیرا نے

کبھی بتایا بھی نہیں کہ وہ ماضی میں کسی سے محبت کرتی تھی؟؟؟یہی سب سوچ سوچ کر وہ ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔

سر بھی بہت بھاری ہو رہا تھا۔۔۔وہ سب بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔۔۔۔

سن لیا سب کچھ !!کیا تم اسے چھوڑ نہیں سکتے ؟اس کا وجود بھلے تمھارے پاس ہو گا مگر اس کی روح کہی نہ کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی۔۔۔"وہ اس وقت اپنے روم میں تھا۔۔۔سارا گھر سجا ہوا تھا۔۔۔کیونکہ صرف تین دن رہ گئے تھے شادی میں۔۔۔کسی نے باہر سے دروازہ نوک کیا۔۔۔جہان نے دروازہ کھولا۔۔۔باہر صفیہ کھڑی تھی۔۔۔

بھائی کوئی علی آپ سے ملنے آیا ہے، میں نے نیچے بٹھا دیا ہے، آپ آرہے ہیں یا روم میں بھیج دوں۔۔۔ "

علی یہاں پر!!!"اس نے خود سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے گڑیا اوپر ہی بھیج دو۔۔۔۔ "

جی بھائی"!!!

علی یہاں کیا کرنے آیا ہے؟؟؟"جہان نے دل میں سوچا۔۔۔ایک بار پھر دروازہ نوک ہوا۔۔۔جہان نے دروازہ کھولا اس بار علی تھا۔۔۔سلام دعا کی گئی۔۔۔

آپ یہاں؟؟؟"جہان نے پوچھا۔۔۔

آؤ بیٹھو بات کرتے ہیں؟؟؟"علی نیچے زمین پر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

آپ نیچے کیوں بیٹھ رہے ہیں اوپر بیٹھے، پلیز!! اٹھے نیچے سے، مجھے اچھا نہیں لگے گا، آپ پہلی بار گھر آئے ہیں۔۔۔"

اوہ کم آن یار اسی زمین کے نیچے تو ہم نے جانا ہے تو پھر اسی زمین پر بیٹھنے میں کیا برائی ہے؟ آؤ تم بھی بیٹھو کچھ ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔۔۔ "

مگر آپ"!!!

اوہ کم آن جہان بس کر دو، بھول جاؤ میں پہلی بار آیا ہوں، بیٹھو تم بھی۔۔۔" علی نے جہان کا ہاتھ پکڑ کے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھایا۔۔۔ وہ دونوں زمین پر بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔۔۔ کچھ پل دونوں میں خاموشی رہی۔۔۔

میں آپ کیلئے کچھ لے کر آتا ہوں۔۔۔" جہان کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

جہان اِن تکلفات کو چھوڑ دو، میں نے کہا ہے بھول جاؤ کہ میں پہلی بار آیا ہوں۔۔۔" علی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کہاں سے اور کس طرح سے بات سٹارٹ کرے؟؟؟ جہان خاموش ہو گیا۔۔۔ وہ علی کے بولنے کا منتظر تھا۔۔۔

کچھ پل اور گزرے تھے۔۔۔ علی نے گہری سانس خارج کی۔۔۔

جہان میں آج تم سے کسی کی خوشیاں مانگنے آیا ہوں، دے دو گے کیا؟؟؟؟" جہان نے علی کو دیکھا۔۔ علی نے بھی سامنے دیوار سے نظریں ہٹا کر جہان کو دیکھا۔۔۔ علی ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

المیرا کو چھوڑ سکتے ہو یوشع کیلئے؟؟؟"

آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ "

میں جانتا ہوں مجھے یہ بات نہیں کرنی چاہیے، تمھارے اور المیرا کے نکاح میں تین دن رہ گئے ہیں مگر میں اب دو زندگیوں کو ان کے حصّے کی خوشیاں دینا چاہتا ہوں، اس لئے جہان پہلے میری ساری بات سننا!! اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا اور پھر ہی کوئی فیصلہ کرنا!! آخری فیصلہ تمہارا ہی ہو گا۔۔۔" اس نے جہان کو دیکھا جو پہلے ہی مضطرب تھا۔۔۔

یوشع اور المیرا ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔" علی نے بتایا مگر جہان یہ بات جان گیا تھا علی کے علم میں نہیں تھی یہ بات!!! علی نے بتانا شروع کیا۔۔۔۔

المیرا اور یوشع کی ملاقات سب سے پہلے یوشع کے آفس میں ہوئی تھی!! المیرا جوب انٹرویو کیلئے آئی تھی۔۔۔۔

اور پھر علی اس کو پہلے دن سے لے کر آخری دن تک کی حرف بہ حرف تمام کہانی سناتا چلا گیا۔۔۔

ان کی پہلی ملاقات!!! بچپن میں پندرہ سالہ بچی کے ساتھ ہوا وہ تلخ واقعہ!!! المیرا کا اپنے باپ سے نفرت کرنا!!! المیرا کا یوشع سے ڈرنا!!! علی کا المیرا کو بہن بنالینا!!! اس کو اس بات کا احساس دلانا کہ سب ایک جیسے نہیں ہوتے!! آہستہ آہستہ یوشع المیرا کا ایک دوسرے کے قریب آنا۔۔۔ یوشع کا المیرا کو بہادر بنانا۔۔۔ خدیجہ بیگم کا المیرا کے کردار پر انگلی اٹھانا۔۔ یوشع کا المیرا کی خاطر خدیجہ بیگم سے لڑنا۔۔۔ ان دونوں کی انگیجمنٹ!!! دادی کے اس دنیا سے جانے کے بعد المیرا کا ٹوٹ جانا پھر خان کی موت کے بعد المیرا کی چپ!!! یوشع کا پل پل المیرا کو سنبھالنا۔۔۔ یوشع اور ماہی کی وہ ملاقات!!! وہ جھوٹے الزام!!! یوشع اور ماہی کا نکاح!!! المیرا کا یوشع پر الزام لگا کر اس کو چھوڑ آنا۔۔۔ یوشع کے ماہی پر کئے گئے ظلم!!! وہ نشیلی رات!! ماہی کا اس کے بچے کی ماں بننا۔۔۔ یوشع کا سسکنا تڑپنا!!! المیرا کے واپس لوٹ آنے کی دعائیں کرنا۔۔۔ ماہی کا اپنی بیماری سے لڑتے اِس دنیا سے چلے جانا۔۔۔ ماہی کا لکھا گیا وہ خط!! سب سے معافی مانگنا!!! یوشع اور المیرا کو ایک کر دینے کی بات!!! ایک سال تک یوشع کا ہادی سے دور رہنا۔۔۔ دو سال بعد یوسف صاحب کی موت!!! یوشع کا بالکل ہی ٹوٹ کر بکھر جانا۔۔۔ اُس شہر سے نفرت کا ہو جانا۔۔۔ لاہور میں سیٹل ہو جانا اور پھر پورے ساڑھے پانچ سال بعد المیرا اور یوشع کی ملاقات ہوئی تھی اس میٹنگ کے دوران!!!

علی چپ ہو گیا تھا۔۔۔ وہ دونوں بیڈ سے ٹیک لگائے چھت کو دیکھ رہے تھی۔۔۔ علی کی آنکھیں نم تھی ہی ساتھ میں جہان کی بھی ہو گئی تھی۔۔۔

ساری غلطی میری بہن کی تھی اور اس کی سزا آج تک وہ دونوں کاٹ رہے ہیں، پانچ سال گزر گئے جہان مگر آج تک ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔" علی نے اپنے آنسو صاف کئے۔۔۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھا مگر جہان وہ تو ہل بھی نہیں سکا۔۔۔ علی نے جہان کو دیکھا۔۔۔ اسے افسوس ہوا۔۔۔ جہان یک ٹک چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔ جہان کی آنکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔ وہ کتنا کچھ سوچے بیٹھا تھا اپنی زندگی کے بارے میں اور یہ سب کیا ہو گیا تھا؟؟ اسے آج اپنی قسمت پر رونا آ رہا تھا۔۔۔

جہان مجھے معلوم ہے تم بھی المیرا سے بہت محبت کرتے ہو مگر اب سب کچھ صرف تمھارے ہاتھ میں ہے، تمھارا فیصلہ ہی ان کو اب ایک کر سکتا ہے یا ان کو ہمیشہ کیلئے جدا کر دے گا، جہان میں ہاتھ جوڑتا ہوں تمھارے سامنے!! پلیز المیرا کو چھوڑ دو المیرا کی خوشی صرف یوشع میں ہے اور یوشع کی خوشی المیرا میں!! صرف تمھارا فیصلہ ہی اُن کی قسمت کو طے کرے گا، محبت میں صرف دوسرے کی خوشی دیکھی جاتی ہے، تمھارے فیصلے کے آگے میں کچھ نہیں بولوں گا مگر پلیز آج ایک بھائی!! ایک دوست تم سے التجا کر رہا ہے، جہان پلیز تم ہی ہو اب جو ان دونوں کو ایک کر سکتے ہو ہمیشہ کیلئے، ان کو ان کے حصّے کی خوشیاں دے دو جہان!! وہ پہلے ہی بہت کچھ برداشت کر چکے ہیں، اب مزید تکلیفوں کو ان کا مقدر مت بننے دو۔۔۔" علی نے ہاتھ جوڑ رکھے تھے آنسو بھی ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔ جہان نے چھت سے نظریں ہٹا کر علی کو دیکھا۔۔۔ جہان علی کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو تھپتھپاتا نیچے کر گیا۔۔۔

یہ مت سمجھنا جہان!! میں یہاں اپنی بہن کی خواہش کیلئے آیا ہوں، میں یہاں صرف اپنے دوست کی خوشیوں کیلئے آیا ہوں، میں اسے پل پل تڑپتے دیکھا ہے، وہ کہتا ہے وہ ہادی کے ساتھ یہاں سے کہی دور چلا جائے گا، مگر میں جانتا ہوں وہ تنہائی میں اِس بار پاگل ہو جائے گا اور میں اسے کسی بھی قیمت پر تنہائی نہیں دینا چاہتا، اسے گہری تنہائیوں میں نہیں بھیجنا چاہتا، میں اپنے دوست کی خوشیوں کی بھیک مانگتا ہوں۔۔۔" وہ اپنے دوست کی خوشیوں کی بھیک مانگ رہا تھا۔۔۔ ایک بار پھر ہاتھ جوڑ کر مانگ رہا تھا۔۔۔ نم آنکھوں کے ساتھ مانگ رہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دے!!!" جہان نے کہا۔۔۔

میں بہت اُمید لیکر تمھارے پاس آیا تھا جہان!! مجھے اُمید ہے تم مجھے مایوس نہیں کرو گے، میں ساری زندگی تمھارا احسان مند رہوں گا، باقی آخری فیصلہ تمھارا اپنا ہے تم کیا کرتے ہو؟ خیال رکھنا اپنا!! میں تمھارے جواب کا انتظار کروں گا، اب چلتا ہوں۔۔۔" علی جانے کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

علی ایک نظر جہان کو دیکھتا روم سے نکل گیا۔۔۔

پیچھے جہان کے دل کی دنیا ہل گئی تھی۔۔۔ ایک آنسو پھر ٹوٹ کر گرا تھا۔۔۔

ہاں میں کرتی ہوں تم سے بے انتہا محبت اور شاید کرتی رہوں گی مگر میں جہان کا دل نہیں توڑ سکتی!!!" جہان ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

دل تو آپ نے توڑ دیا المیرا جی!!!" وہ تلخی سے مسکرایا۔۔۔

اس کا وجود ضرور تمھارے پاس ہو گا مگر اس کی روح کہی نہ کہی میرے آس پاس ہی بھٹکتی رہے گی۔۔۔" جہان نے اپنے سر کو تھاما۔۔۔

میں آپ کے جسم کا کیا کروں گا المیرا جی!! مجھے تو آپ کی روح چاہیے تھی۔۔۔" اس نے اپنا سر اپنی ہتھیلی میں گرایا۔۔۔

کیا کر دیا المیرا جی!! آپ نے یہ کیا کر دیا؟؟ ایک بار تو آپ بتاتی مجھے کہ آپ کی زندگی میں مجھ سے پہلے بھی ایک مرد رہ چکا ہے، خوش قسمت میں نہیں یوشع ہے جس نے آپ کے ساتھ محبت کے حسین پل گزارے ہیں اور آپ کے دل میں صرف یوشع ہے، خوش قسمت تو وہ ہے جو آپ کے دل میں ہے کاش میں آپ کے دل میں جھانک لیتا، میں بھی کتنا بڑا پاگل ہوں، کتنی خوشفہمیاں پال رکھی تھی میں نے بھی کہ شاید آپ کے دل میں صرف میں ہوں مگر میں تو آپ کے دل کے کسی بھی کونے میں نہیں ہوں، وہاں تو بس یوشع کا راج ہے، لکی مین!! کتنا کچھ برداشت کیا ہے اکیلے ہی اور کبھی کسی کو شو نہیں کروایا، کبھی کسی کو دل تک رہائی بھی نہیں دی، کبھی کسی کی تسلیاں نہیں لی، دل میں کتنا درد چھپا رکھا ہے المیرا جی اور پھر بھی دنیا سے ہنس کر ملتی

ہے کہ کہیں کوئی آپ کے دل میں نہ جھانک لے، ایک بار مجھے تو جھانکنے دے دیتی یار!!!" ایک بار پھر آنسو گرا تھا۔۔۔

میں کیا کروں المیرا جی!!اب میرا کیا؟؟ میں نے بھی تو چار سال آپ کا انتظار کیا ہے، مجھے افسوس ہو رہا ہے میں اتنے سالوں میں بھی آپ کے دل میں جگہ نہیں بنا سکا، کیا میری محبت میں کوئی کمی رہ گئی تھی؟؟؟" اس نے اپنا سر اپنی ہتھیلی میں ایک بار پھر گرایا۔۔۔

میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا المیرا!!!" اس کی آنکھوں کے سامنے ہادی کا مسکراتا چہرہ آیا تھا۔۔۔

ہادی کی پیدائش پر ہی وہ انتقال کر گئی تھی۔۔۔" اس نے اپنا سر ہتھیلی پر سے اٹھایا۔۔۔ اسے المیرا کا ہادی کو پیار کرنا یاد آیا۔۔۔ اپنی ناک کا اس کی چھوٹی سی ناک کے ساتھ مس کرنا یاد آیا۔۔۔

اسے وہ دن بھی یاد آیا جب وہ دونوں کارڈ دینے ان کے گھر گئے تھے اور ہادی کی طبیعت کا سن کر وہ کتنی بے چین ہو گئی تھی۔۔۔ وہ اذیت سے مسکرایا۔۔۔

تو کیا آپ کی ہادی کے ساتھ اِس قدر اُنسیت صرف اس وجہ سے تھی کہ وہ یوشع کا بیٹا ہے، وہ آپ کی محبت کا بیٹا ہے۔۔۔" اس کے دل میں شدید تکلیف اُٹھی تھی۔۔۔

ورنہ بچے تو زاور اور ذیان بھی ہے، پھر ان سے اتنی محبت کیوں نہیں؟ انہیں اتنا پیار کیوں نہیں؟ آپ انہیں بھی پیار کرتی ہے مگر ہادی کے مقابلے میں تو کم ہی ہے، اور ہادی بھی آپ سے پیار لینے کیلئے آگے آگے رہتا

ہے، کیوں؟؟؟ وہ تو معصوم بچہ ہے اسے تو کچھ معلوم ہی نہیں۔۔۔" اس نے اپنا سر بیڈ کی پائنتی سے ٹکایا۔۔۔ اس کے گلے میں گلٹی اُبھری۔۔۔

وہ یہ بات نہیں جانتا تھا کہ المیرا ہادی سے پہلے سے ملتی آرہی ہے۔۔۔ وہ اُس وقت بھی اسے پیار کرتی تھی جب اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ اس کی محبت کا بیٹا ہے۔۔۔ وہ بس اس کی طرف کھینچتی تھی۔۔ اس کے ڈمپل کی وجہ سے۔۔۔ اس کی بھوری آنکھوں کی وجہ سے۔۔۔ اس کے اصل نام کی وجہ سے۔۔۔ اس کے نِک نیم کی وجہ سے وہ اس کی طرف کھنچتی چلی جاتی تھی۔۔۔

اگر ہادی یوشع کا بیٹا نہ ہوتا تو وہ تب بھی اسے اتنا ہی پیاری کرتی جتنا اب کر رہی تھی۔۔۔ وہ اس سے پہلے سے اٹیچ رہی ہے اور یہ جاننے کے بعد کہ وہ یوشع اور ماہی کا بیٹا ہے وہ مزید اس کی طرف کھینچنے لگی تھی۔۔۔

کیا میں آپ کو ماما بلا سکتا ہوں؟؟؟" اس نے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔

سب کہتے ہیں میری ماما نہیں ہے، بابا کہتے ہیں میری کوئی ماما نہیں بنے گی، میں آپ کو ماما بلانا چاہتا ہوں۔۔۔" جہان کی پلکوں پر آنسو آن ٹھہرا۔۔۔

سچی میں آپ کو ماما بلا سکتا ہوں۔۔۔" وہ اس کی اجازت پر کتنا خوش ہوا تھا۔۔۔ اس نے خوشی نہیں دیکھی بس محسوس کی تھی۔۔۔ وہ اب بھی محسوس کر رہا تھا۔۔۔

کیا اِس وجہ سے کہ اسے آپ میں ممتا کا احساس ہوتا ہے، اور آپ بھی اسے ایک ماں کی طرح ہی پیار کرتی ہے۔۔۔" اس نے اپنی کنپٹیوں کو سہلایا۔۔۔

آپ ہادی کو المیرا کی گود میں ڈال دینا، وہ اس کا سگی ماں کی طرح ہی خیال رکھے گی۔۔۔ "

کیا تم اسے چھوڑ نہیں سکتے ؟؟؟"

آخری فیصلہ تمہارا ہو گا جہان!!

پانچ سال گزر گئے جہان مگر آج تک ان کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی۔۔۔"

تم ہی اُنہیں ایک کر سکتے ہو۔۔۔ "

میں شاید تم سے محبت کرتی رہوں گی مگر میں جہان کا دل نہیں توڑ سکتی۔۔۔"

میں اپنی خوشیوں کی خاطر کسی کی خوشیوں کو نہیں چھین سکتی یوشع!!!

ہاں میں کرتی ہوں تم سے بہت محبت!! آج بھی کرتی ہوں، جیسے پہلے کرتی تھی، آج بھی ویسی ہی کرتی ہوں، تمہیں بھول جانا یا دل سے نکال دینا میرے بس میں نہیں ہے، میں تم سے ہمیشہ محبت کرتی رہوں گی، میں تمہارے ساتھ گزارے گئے لمحے کبھی نہیں بھول سکتی۔۔۔ "

جہان نے کئی کڑوے آنسو اپنے حلق میں اتارے۔۔۔

میں اپنے دوست کی خوشیوں کی بھیک مانگتا ہوں۔۔۔"

دل ٹوٹنے کی تکلیف میں جانتی ہوں، میں نہیں چاہتی میری وجہ سے جہان کا دل ٹوٹے، بہت تکلیف ہوتی ہے یوشع!! دل ٹوٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔۔"

ملی جلی آوازیں اس کے ارد گرد گونج رہی تھی۔۔۔

بس بس چپ کر جائیں سب!!!" اس نے چیختے ہوئے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے تھیں۔۔۔

چپ کر جائیں!!! اب مزید کوئی کچھ نہ بولے!!!" اس کی کنپٹی کی رگیں اِس قدر اُبھری ہوئی تھی کہ وہ عنقریب پھٹ جائیں۔۔۔

بس ایک چہرہ تھا جو اس کی آنکھوں کے سامنے آرہا تھا۔۔۔

گلابی پھولے ہوئے گال۔۔۔ چھوٹی ناک۔۔۔ گہرا ڈمپل۔۔۔ لائٹ براؤن بال۔۔۔ بھوری آنکھیں۔۔۔

سفید رنگت۔۔۔ سوّا چار سال کا وہ معصوم بچہ !!

جس نے ماں کے لمس کو کبھی محسوس نہیں کیا۔۔۔

ایک سگی ماں کے لمس میں؟؟ اور کسی اور عورت کے ماں بن کر پالنے میں کیا فرق نہیں ہوتا؟؟ سگی ماں اور کسی دوسری عورت کے لمس میں فرق نہیں ہوتا؟؟

سگی ماں جیسا حق تو کوئی ادا نہیں کر سکتا؟؟

اور اب وہ المیرا میں ماں کو ڈھونڈنے لگا ہے۔۔۔

وہ اسے ماں بلانے لگا ہے۔۔۔۔

اگر وہ بڑا ہوتا تو وہ اسے چالاکی کا نام دے دیتا؟؟

مگر ہادی بچہ تھا اور معصوم تھا۔۔۔ اسے اپنے باپ کے ماضی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا۔۔۔

اسے المیرا کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہیں تھا؟؟

وہ فیصلہ کرنا چاہتا تھا مگر ہادی کا چہرہ اب اسے کوئی بھی غلط فیصلہ کرنے سے روک رہا تھا۔۔۔

اس نے کھڑکی کے باہر اس کالے آسمان کو دیکھا۔۔۔

کیا آپ یہی چاہتے ہیں؟ کیا آپ نے میرے مقدر میں یہی سب لکھ رکھا تھا؟ میں نے ہمیشہ اپنا نصیب آپ پر چھوڑ رکھا تھا کہ آپ جو کرتے ہیں بہترین کرتے ہیں، میں نے مشکل وقت سہا ہے مگر آپ سے کبھی مایوس نہیں ہوا کہ آپ مسبب الاسباب ہے، آپ اسباب بنا دیتے ہیں، آپ میرے لئے اسباب بناتے آئے ہیں، آپ نے ہمیشہ وہی کیا ہے جو میرے حق میں بہترین رہا ہے، میں شاید اس طرح سے شکر ادا نہیں کر سکتا جس طرح آپ حق رکھتے ہیں، آپ نے اتنی تکلیفوں کے بعد مجھے المیرا دی!! آپ نے المیرا سے ملا دیا، مجھے لگا وہ میری تمام تکلیفوں کا مداوا ہے، وہ میرے لئے سکون کا باعث بنے گی، وہ اتنی اچھی ہے، وہ بہت حساس ہے، وہ سب کا خیال رکھتی ہے، میں چار سال المیرا کے جواب کا منتظر رہا، آپ سے دعائیں مانگتا رہا اور آپ نے سن لی، آپ نے المیرا کا ساتھ مجھے دے دیا، مگر!!!" اس کی آواز بھرا گئی تھی۔۔۔

اتنا کم ساتھ!!! اتنی کم خوشی؟ کیا مجھ سے کوئی کوتاہی ہو گئی؟ آپ مجھے بتائے ناں کیا میری کوئی بات آپ کو بری لگ گئی؟ کیا میرا کوئی عمل آپ کو ناپسندیدہ لگا ہے؟ جو آج اس آخری موقع پر آکر آپ نے اتنا بڑا سچ میرے سامنے عیاں کر کے میرا دل توڑ دیا، میں تو آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کرتا، میں ہمیشہ آپ کی رضا میں راضی رہا ہوں؟ مگر ایسا امتحان؟؟؟ کیوں؟؟؟" اس کی آنکھ سے آنسو برسنا سٹارٹ ہو گئے تھے۔۔۔

میں ایک ایسی عورت کو اپنی زندگی میں کیسے اپنے ساتھ زبردستی باندھ سکتا ہوں جو کبھی میری تھی ہی نہیں، میں ایسی عورت کے ساتھ کیسے زندگی گزار سکتا ہوں جس کا وجود میرے پاس ہو مگر اس کی روح اور اس کا دل کسی اور مرد کے پاس بھٹکتا رہے، آپ تو جانتے ہیں ناں اللہ جی!!! میں نے المیرا کے وجود سے نہیں اس کی پاک روح سے محبت کی ہے، اس کے صاف شفاف دل سے محبت کی ہے، اس کا وہ دل جس میں اس نے کبھی کسی کیلئے کینہ اور حسد نہیں رکھا، وہ رشتوں کو نبھاتی ہے، اب وہ میرے ساتھ بھی نبھانا چاہتی ہے، وہ چاہتی ہے کہ میرا دل نہ ٹوٹے مگر میرا دل تو ٹوٹ گیا ہے، آپ تو جانتے ہیں میں رشتوں میں کبھی زبردستی کا قائل نہیں رہا، تو میں کیسے اپنی پسندیدہ عورت کو ایک ایسے رشتے میں باندھ لوں جس میں وہ دلی طور پر خوش نہیں، میں کیسے اسے اَن چاہے رشتے میں قید کر لوں؟؟؟" اس نے اپنے آنسوؤں کو صاف کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔ وہ بس اپنے دل کا غبار نکالنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ بس اپنے اللہ سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔

اللہ جی!! آپ جانتے ہیں میں نے کبھی المیرا جی کے علاوہ کسی اور عورت کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھا، میں نے تو ابھی تک اپنی المیرا جی کو بھی ٹھیک سے آنکھ بھر کر نہیں دیکھا تھا، ہمیشہ احترام سے نظریں جھکا لیتا تھا، سوچتا تھا جب وہ میری محرم بن جائے گی تو انہیں اپنے سامنے بٹھا کر تا دیر تکوں گا، انہیں پورے حق سے آنکھ بھر کر دیکھوں گا، انہیں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک بناؤں گا، میں نے کبھی ان کے علاوہ کسی اور عورت کے ساتھ کے سپنے نہیں سجائے، میں نے ہر خواب ان کے ساتھ کا دیکھا ہے، تو کیا انسانوں کو خواب نہیں بُننے چاہیے؟؟" اس کے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔ وہ بس اپنے اللہ کے سامنے رو رہا تھا تا کہ اسے کسی دوسرے کے سامنے رونا نہ پڑے۔۔۔

میں کیسے ان کے علاوہ کسی اور عورت کو اپنی زندگی میں شامل کر سکوں گا؟ نہیں اللہ جی!! یہ میرے بس میں نہیں ہو گا، اس میں آپ کی کونسی بہتری ہے؟ المیرا تو بہترین ہمسفر تھی ناں؟ پھر کیوں آپ ایسا چاہتے ہیں؟ اللہ اس میں کونسی بہتری ہے؟ اس میں کونسی خیر ہے؟؟" وہ گھٹنوں میں چہرہ چھپائے سوچ رہا تھا۔۔۔

کیا آپ مجھے اس اذیت سے بچا رہے ہیں جو شادی کے بعد اگر میرے سامنے عیاں ہوتی؟ اللہ جی!! اگر یہ بات شادی کے بعد میرے سامنے آتی کہ المیرا کسی اور مرد سے محبت کرتی تھی تو کیا مجھے ان سے نفرت ہوتی؟ نہیں!! نہیں!! اللہ جی!! نہیں!!! میں ان سے کبھی نفرت نہیں کر سکتا، ہاں شاید مجھے واقعی تکلیف ہوتی، میرا دل سوچ سوچ کر مرتا کہ ان کے دل میں کوئی اور ہے، میں نہیں ہوں، اس وقت میں کیا کرتا؟

میرے سے تو بہت بڑی غلطی ہو جاتی، ہو سکتا ہے انہیں شادی کے کچھ عرصے بعد واقعی مجھ سے محبت ہو جائے مگر شروع کے اُس عرصے کا کیا؟ جس میں وہ یوشع کو یاد کرتی رہے گی؟ اگر انہیں مجھ سے محبت ہو بھی گئی تو کیا وہ مجھ سے اُس طرح محبت کریں گی جس طرح وہ یوشع سے کرتی ہے؟ آپ نے میری خوشی کی معیاد اتنی تھوڑی کیوں رکھی؟ آپ نے المیرا کے دل میں میرے لئے تھوڑی سی بھی محبت کیوں نہیں ڈالی؟ تھوڑی سی بھی کیوں؟ پوری کیوں نہیں ڈال دی؟ یا اللہ!! مجھے سنبھال لینا!!!" وہ سجدے میں گر گیا تھا۔۔

وہ بچوں کی طرح باتیں کرتا رہا تھا۔۔

اللہ جی!! مجھے سنبھال لینا!!" وہ تڑپ گیا تھا یہ سوچ کر کہ المیرا سے دستبردار ہونا پڑے گا۔۔ وہ اس سے دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔ وہ اسے اپنے ساتھ رکھنا چاہتا تھا مگر وہ المیرا کو زبردستی اپنے ساتھ نہیں باندھ سکتا تھا۔۔

وہ اب کسی کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔۔

یوشع!! علی!! ماہی!! المیرا!! حتیٰ کے خود کے بارے میں بھی نہیں!!! وہ کسی کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔۔

وہ بس ہادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

وہ معصوم بچہ!! وہ کھلکھلاتا بچہ!! المیرا کو ماں کہہ کر پکارنے کی اجازت مانگتا بچہ !!!

وہ بس ہادی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔

ہر انسان کی زندگی میں اپنوں سے بچھڑنے کا ایک خلاء ہے۔۔۔

اس کی زندگی میں بھی ایک خلاء ہے۔۔۔اس کے باپ کی کمی!!!وہ تو پھر بھی بڑا تھا اور ہادی تو پھر بھی بہت چھوٹا ہے۔۔۔

اس کی زندگی میں ماں کی کمی کا خلاء ہے۔۔۔

المیرا یار بس کر دو کتنی دیر سے روئے جا رہی ہو یار اب تو بس تین دن رہ گئے ہیں نکاح میں؟ کیوں پھر خود کو ہلکان کر رہی ہو؟ اگر یوشع بھائی کے بغیر نہیں جیا جا رہا تھا تو جہان کو کبھی ہاں مت کرتی؟ اس کو پہلے ہی سب کچھ بتا دیتی کہ تم کسی سے محبت کرتی ہو، وہ کچھ بھی تمھیں نہیں کہتا، وہ تو اتنا اچھا ہے، اب پلیز چپ کر جاؤ یار!!المیرا بس مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

المیرا پلیز یار بہت رات ہو رہی ہے، چپ کر جاؤ!! تمہیں اِس قدر روتا دیکھ مجھے تکلیف ہو رہی ہے، پلیز المیرا!!!"اس کی آنکھیں بھی نم ہو رہی تھی۔۔۔

محبت بھی انسان کو کتنا بے بس کر دیتی ہے۔۔۔"وہ بس المیرا کو دیکھے گئی۔۔۔

وہ جہان کے ساتھ خوش رہتی اگر اس کی ملاقات دوبارہ یوشع سے نہ ہوتی۔۔۔اگر اس کی ملاقات ہادی سے بھی نہ ہوتی۔۔۔وہ خوش رہتی۔۔۔وہ جہان کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارتی۔۔۔

وہ یوشع کو کچھ دن پہلے کہہ کر آئی تھی تم آؤ گے تو مجھے اچھا لگے گا، مگر اب وہ یہ سوچ سوچ ڈر رہی تھی کہ اگر وہ سچ میں آ گیا تو کیا وہ خود کو کسی اور کے نام کر سکے گی؟ کیا وہ یوشع کی نظروں کے سامنے خود پر کسی اور کو حق دے سکیں گی؟؟

وہ جہان کے ساتھ یہ ناانصافی نہیں چاہتی تھی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جہان کے ساتھ رہ کر بھی اس کے ساتھ دغا کریں۔۔۔وہ کبھی دغا کرنے والی نہیں رہی تھی۔۔۔وہ اپنے دماغ کو جہان کے ساتھ کیلئے راضی کر چکی تھی مگر قسمت نے اسے پھر یوشع سے ملا دیا۔۔۔

اس کی قسمت اسے یوشع سے دوبارہ نہ ملاتی؟؟

اتنے سالوں بعد اسے ایک بار پھر اس کے سامنے لا کر کیوں کھڑا کر دیا گیا؟؟

کیوں اس کے دل کے جذبات یوشع کو دیکھ کر پھر جاگ اٹھے؟؟ کیوں محبت انسان کو اتنا بے بس کرتی ہے؟؟ کیوں یہ محبت کسی اور شخص کا نہیں ہونے دیتی؟؟

وہ جہان کا دل نہیں توڑنا چاہتی تھی اور جب تک یوشع اس کے سامنے تھا وہ کسی اور کی بھی نہیں ہو سکتی تھی۔۔۔

اس نے ہمیشہ یوشع کے ساتھ کے خواب دیکھے تھے۔۔۔اسی کے ساتھ کے سپنے سجائے تھے۔۔۔

مگر اب وہ خواب۔۔وہ سپنے۔۔۔کسی اور کے ہونے جا رہے تھے۔۔۔وہ اپنی ہر ایک چیز پر کسی اور کو حق دے رہی تھی۔۔۔

اور وہ دے دیتی اگر یوشع سے اس کی ملاقات نہ ہوتی۔۔۔

اس نے یوشع کو دل کے خانوں میں قید کر دیا تھا مگر اس ملاقات کے بعد وہ مینٹلی ڈسٹرب ہو چکی تھی جو خوشی اسے یوشع کے ساتھ رہ کر ملتی تھی ویسی خوشی اس نے جہان کے ساتھ آج تک محسوس نہیں کی تھی۔۔۔

جو ذہنی وابستگی اس کی یوشع کے ساتھ تھی ویسی وابستگی وہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ کبھی نہیں بنا پائے گی۔۔۔

وہ جانتی تھی جہان نے زبردستی اسے اپنے ساتھ اس رشتے میں قید نہیں کیا تھا اس نے خود ہاں کی تھی مگر وہ کیا جانتی تھی یوشع کو ایک بار پھر اس کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا جائے گا؟؟؟

ناجانے یہ کیسی آزمائش تھی؟؟؟

وہ جانتی تھی جہان بہت اچھا ہے۔۔۔وہ اس کا ہمیشہ خیال رکھے گا۔۔۔وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے مگر؟؟کچھ خواہشیں!!!کچھ خواب ہمیشہ ادھورے رہ جاتے ہیں۔۔۔

وہ اپنے اللہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔وہ جہان کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتی تھی۔۔۔

مگر یوشع اس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد تھا۔۔۔اس کا دل جیتنے والا بھی وہ پہلا ہی تھا۔۔۔اس کی عزت کرنے والا بھی وہ پہلا مرد تھا جس نے اسے اپنی پلکوں پر بٹھایا تھا۔۔۔اس نے سب سے پہلے اسے بہادر بنایا تھا۔۔۔

آہ!!کاش!!!اس کی ملاقات دوبارہ یوشع سے نہ ہوتی۔۔۔۔

المیرا پلیز!!!"ایمان نے اسے اپنے گلے سے لگایا۔۔۔

استغفراللہ اب اتنی رات کو کون آگیا؟؟؟"ایمان نے گھنٹی کی آواز سن کر کہا۔۔۔۔

اچھا تم چپ کرو میں دیکھتی ہوں کون ہے؟؟؟"کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تھی۔۔۔

المیرا جہان آیا ہے۔۔۔"المیرا نے بھیگا چہرہ اٹھا کر جہان کو دیکھا۔۔۔وہ ایک ہی دم اپنے آنسو صاف کرتی بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

آپ اِس وقت!!!"وہ اسے دیکھ کر کیا سوچے گا وہ کیوں رو رہی تھی؟؟

ایمان مجھے المیرا سے اکیلے میں کچھ بات کرنی ہے،پلیز کچھ دیر کیلئے ہمیں اکیلا چھوڑ دے۔۔۔"

ارے ایسے کیسے تم دونوں کو اکیلا چھوڑ دوں،تین دن بعد تم دونوں کی شادی ہے،جو بھی بات کرنی ہے شادی کے بعد کرنا اور شادی کے بعد ہی ایک دوسرے کو دیکھنا۔۔۔"

ایمان پلیز صرف تھوڑی دیر کیلئے اکیلا چھوڑ دے، مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے المیرا جی سے۔۔۔"اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا تھا۔۔۔ایمان نے المیرا کو دیکھا۔۔۔

ایمان جاؤ!!"المیرا نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے تم کہتی ہو تو میں چلی جاتی ہوں مگر زیادہ دیر کیلئے نہیں!!!"ایمان روم سے نکل گئی۔۔۔المیرا منہ موڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

کرے جو بات کرنی ہے۔۔۔"جہان کچھ پل خاموش رہا۔۔۔

المیرا میری طرف دیکھے "!!!

نہیں یوہی بات کرلے"!!!

المیرا جی پلیز لوک ایٹ می!!!"اپنے لفظوں پر زور دیتے جہان نے اسے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔المیرا نے اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھا۔۔۔وہ بہت سرخ ہو رہی تھی شاید سوجھی ہوئی تھی جیسے وہ بہت رویا ہو۔۔۔۔

جہان!!سب ٹھیک ہے؟؟؟"وہ اس کی آنکھوں سے خوف کھا رہی تھی۔۔۔۔

آپ یوشع سے محبت کرتی ہے؟؟"جہان نے بغیر کسی لگی لپٹی کے بات شروع کی۔۔۔المیرا کو اپنی سماعت پر شبہ ہوا۔۔۔۔

یہ آپ؟؟؟"

المیرا جی میں نے پوچھا ہے، آپ یوشع سے محبت کرتی ہے؟؟؟" جہان نے کچھ غصے سے پوچھا تھا۔۔۔ المیرا نے آج پہلی بار اس کے چہرے پر ہلکا سا غصہ دیکھا تھا۔۔۔

مگر آپ کو؟؟؟ "

المیرا جی میں آخری بار پوچھ رہا ہوں، آپ بس مجھے اِس بات کا جواب دیں۔۔۔۔" اس نے اپنے لفظوں پر پھر زور دیا تھا۔۔۔ وہ اس کا چہرہ دیکھتی رہی کہ اسے یہ بات کیسے پتا چل گئی؟؟

مگر جہان!! آپ کو؟؟؟ "

المیرا جی پلیز!!!" اس نے غصے اور بے بسی سے کہا۔۔۔۔

المیرا دھیرے سے اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔ بہت کچھ جہان کے اندر ٹوٹ گیا تھا۔۔۔ جہان نے اس کے بازوؤں کو چھوڑا۔۔۔

گریٹ!!!" اس نے منہ پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

میرا کیا قصور تھا میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟ اگر مجھ سے محبت نہیں تھی، المیرا جی تو مجھے کبھی ہاں مت کرتی، ایک بار تو کچھ بتاتی مجھے، ایک بار تو کہتی مجھے کہ آپ کسی اور سے محبت کرتی ہے تو شاید میں آج خود کی نظروں میں نہیں گرتا۔۔۔۔ "

جہان میری بات سنے "!!!

نہیں المیرا جی !!! اب کہنے سننے کیلئے کچھ بھی نہیں بچا ہے، کچھ نہیں !!! جو سننا تھا اس دن سب سن چکا ہوں، آپ کی اور یوشع کے درمیان کی وہ تمام گفتگو !!! آپ کی وہ تمام گفتگو مجھے عرش سے فرش پر پٹخ گئی تھی۔۔۔ "

اسے اس کے سوال کا جواب مل گیا تھا۔۔ وہ اس دن سب سن چکا تھا۔۔ تو کیا اتنے دنوں سے وہ اسی کرب میں گزر رہا ہے ؟؟؟

المیرا جی کیسے سوچ لیا آپ نے کہ شاید میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گا یا آپ کی محبت کا سن کر میری محبت ختم ہو جائے گی یا میں آپ کو آپ کی محبت نہیں دوں گا؟ آپ ایک بار تو مجھے کہتی کہ آپ کو یوشع چاہیے۔۔" جہان نے المیرا کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔

محبت تو قربانی مانگتی ہے، محبت میں خوشیاں دی جاتی ہے، خوشیاں چھینی نہیں جاتی، محبت میں اپنی خوشیاں کوئی معنی نہیں رکھتی مگر محبوب کی خوشی اوّل ہوتی ہے اور آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں آپ کو آپ کی خوشیاں اور آپ کی محبت نہیں دوں گا، باخدا اگر آپ مجھ سے میری جان بھی مانگتی تو وہ بھی کھڑے کھڑے آپ کے قدموں میں رکھ دیتا مگر آپ مجھ سے مانگتی تو کہ آپ کو یوشع چاہیے۔۔۔ "

جہان پر آپ "!!!!

شششش مت بولے آج کچھ !!!" جہان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر چپ کروادیا۔۔۔

مجھے مزید میری نظروں میں مت گرائے، میں ٹھیک ہوں المیرا جی !!!" مگر المیرا جانتی تھی وہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔

جہان مگر صرف تین دن رہ گئے ہیں ہمارے نکاح میں ؟؟"

میں تو شکر کر رہا ہوں کہ شکر ہے یہ سچائی نکاح سے پہلے میرے سامنے آگئی، اگر نکاح کے بعد سامنے آتی ناں المیرا جی تو نہ میں خود سے نظریں ملا پاتا اور نہ ہی آپ سے۔۔۔۔ "

یو شع کا ساتھ چاہیے ناں آپ کو !!!" جہان نے گال پر ہاتھ رکھتے پوچھا۔۔۔ المیرا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا۔۔۔ المیرا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ ٹھیک نہیں ہے، میں اپنی خوشیوں کی خاطر آپ کی خوشیاں نہیں روند سکتی، میں آپ کا دل نہیں توڑنا چاہتی جہان !! میں دل ٹوٹنے کی تکلیف سے واقف ہوں، جہان !!! دل ٹوٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔۔۔" اس کی آنکھ سے آنسو لگاتار بہہ رہے تھے۔۔۔۔

المیرا !!! آپ میری فکر نہ کریں، میں سچ میں ٹھیک ہوں۔۔۔" وہ اپنے انگوٹھے سے اس کا گال سہلا رہا تھا۔۔۔ وہ پہلی بار اُس کے اِس طرح سے لمس محسوس کر رہی تھی۔۔۔ المیرا جانتی تھی وہ جھوٹ کہہ رہا ہے۔۔۔ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور اسے تحاشہ کرتا ہے۔۔۔ اس نے چار سال اس کے جواب کے انتظار

میں گزار دیئے۔۔۔اس کے جواب نے اسے جو خوشی دی تھی وہ اسے آج بھی نہیں بھولتی۔۔۔وہ اُس دن کتنا خوش ہوا تھا۔۔۔

نہیں جہان!!!سب خوش ہے، میں سب کی خوشیوں کو نہیں روند سکتی۔۔۔ "

اور آپ کی اپنی خوشی کا کیا المیرا جی؟؟!!"وہ مسلسل اپنے انگوٹھے سے اس کا گال سہلا رہا تھا۔۔۔

میں نہیں جانتا کہ آپ دونوں کیسے بچھڑے؟ مگر میں یہ جانتا ہوں کہ آپ دونوں کو ایک دوسرے سے بچھڑے کئی سال گزر چکے ہیں۔۔۔"اس نے نہیں بتایا کہ اسے سب علی بتا چکا ہے۔۔۔علی نے نہیں کہا تھا مگر وہ پھر بھی اس کا راز رکھ گیا تھا۔۔۔

اس دن آپ کی باتیں سن کے مجھے اندازہ ہوا تھا، المیرا جی!!میں رشتوں میں زبردستی کا قائل نہیں ہوں، میں کیسے آپ کو اِس رشتے میں زبردستی باندھ سکتا ہوں، جس میں آپ کا دل ہی راضی نہیں، جس رشتے میں آپ کا وجود میرے پاس ہو مگر آپ کی روح کسی اور کے پاس؟؟مجھے تو آپ کی روح چاہیے تھی المیرا جی!!!مجھے تو روح سے غرض تھی۔۔۔۔"وہ مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔۔

آپ سب کی فکر نہ کریں!!آپ نے جتنا دوسروں کے بارے میں سوچنا تھا سوچ لیا، کبھی خود کے بارے میں بھی سوچ لیا کریں؟ کبھی خود کی خوشیوں کو بھی ترجیح دے لیا کریں؟ باقی سب کو میں سنبھال لوں گا اور مجھے میرا اللہ سنبھال لے گا، المیرا اب وقت آپ کی دلّی خوشیوں کا ہے، آپ کو بھی اپنی زندگی اپنی مرضی

سے جینے کا پورا حق ہے، چھوڑ دے اب سب کے بارے میں سوچنا، سب کے بارے میں سوچ سوچ کر بھی کیا آج تک آپ کو کچھ ملا ہے؟ کبھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ کبھی کبھار خود کیلئے خود غرض بھی بن جانا چاہیے۔۔۔" اور یہی تو مسئلہ تھا کہ وہ آج تک کبھی خود غرض نہیں بنی تھی۔۔۔ اس نے ہمیشہ دوسروں کی خوشیوں کو اوّل رکھا ہے۔۔۔ جہان سہی کہہ رہا تھا ان سب کے باوجود بھی وہ ہمیشہ خالی ہاتھ ہی رہی ہے۔۔۔ المیرا نے روتے ہوئے جھکی گردن کے ساتھ اس کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ جہان نے آنکھیں بند کی۔۔۔ یہ لمس اس کیلئے راحت تھا۔۔۔ اس کے جلتے دل پر ٹھنڈک کا احساس تھا۔۔۔

المیرا جی!! ایک چھوٹی سی خواہش پوری کریں گی؟؟؟" وہ منت بھرے لہجے میں پوچھ رہا تھا۔۔۔ المیرا نے بھیگی نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا۔۔

زندگی میں پہلی اور آخری بار بس آپ کے گلے لگنا چاہتا ہوں، آپ کو پہلی اور آخری بار محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" جہان کا عکس آنسوؤں کی وجہ سے بہت دھندلا تھا اور اس کی خواہش عجیب تھی۔۔۔

وہ آج زندگی میں پہلی بار اس کے سینے سے ایک دم آ لگی تھی اور جہان کو لگا جیسے اس کے جسم سے روح لمحے بھر میں جدا ہو گئی ہوں۔۔۔۔

اس نے اپنی پلکوں کو جھپک کر اپنی آنکھوں کی نمی کو دور کرنا چاہا۔۔۔ وہ اس کے سینے سے لگی آنسو بہاتی رہی۔۔۔۔

اس نے سب سے پہلے اپنی ماں کو کھویا۔۔۔ پھر دادی کو کھو دیا۔۔۔ پھر اپنے باپ کو۔۔۔ اور آخر میں اس سے اس کی محبت کو بھی چھین لیا گیا۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنے ماں باپ کے پیار کیلئے ترستی رہی ہے۔۔۔

اس کی زندگی میں خلاؤں کے سوا کچھ نہیں۔۔۔

اصل خسارہ تو المیرا اور یوشع کو رہا ہے۔۔۔ ان دونوں کی زندگی خلاؤں سے بھر چکی ہے۔۔۔

اب اتنی تکلیفوں اور خلاؤں کے بعد ان کا بھی حق بنتا ہے کہ ان کی زندگی میں بھی خوشیاں لکھ دی جائیں۔۔۔ان کی زندگی کے خلاؤں کو ختم کر دیا جائیں۔۔۔

انہیں ایک کر دیا جائیں۔۔۔

اس کا دل ٹوٹ گیا تھا۔۔۔دل بہت رو رہا تھا مگر المیرا کے سامنے رو کر بے بس نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔۔وہ بس اپنے اللہ ﷻ کے آگے رو لیا تھا اس کیلئے یہی بہت تھا۔۔۔۔

جہان نے آہستگی سے المیرا کو خود سے دور کیا اور آج پہلی بار دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر جہان نے المیرا کے ماتھے پر اپنے لب رکھے۔۔۔المیرا نے آنکھیں بند کر کے اس کے نرم گرم لمس کو محسوس کیا۔۔۔اس نے پہلی بار جہان کے لبوں کے لمس کو محسوس کیا تھا۔۔۔وہ اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپاتا اس سے دور ہوا۔۔۔

اب وقت ہوا جاتا ہے آپ دونوں کے ملن کا، چلے میرے ساتھ میں جانتا ہوں یوشع اِس وقت کہاں ہے؟ اب وقت آگیا ہے آپ دونوں کے ایک ہونے کا۔۔۔۔"وہ اس کی کلائی تھامتا روم سے نکل گیا۔۔۔۔۔

جہان کی گاڑی اس سنسان روڈ پر رواں دواں تھی۔۔۔ بجلی بھی زور زور سے کڑک رہی تھی۔۔۔ بادل بھی گرج رہے تھے۔۔۔ وہ برسنے کیلئے بالکل تیار تھے۔۔۔ جہان نے ایک جھٹکے سے اس سنسان روڈ پر گاڑی روکی۔۔۔ المیرا نے نم آنکھوں سے جہان کو دیکھا۔۔۔ جہان ونڈو سکرین سے باہر اس سنسان روڈ پر کسی کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔۔۔ المیرا نے اُس سمت دیکھا۔۔۔ ایک جوان لڑکا اس سنسان روڈ پر گردن جھکائے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے پیدل سا چلتا جا رہا تھا جیسے اس کی کوئی منزل نہیں تھی۔۔۔ جیسے اس کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔ جیسے وہ بس ان راہوں میں چلتے چلتے گمنام ہو جانا چاہتا تھا۔۔۔

یوشع!! جائے چلی جائے!!!" وہ اگر نہ بھی بتاتا تو وہ تب بھی اس کی پشت سے اس کو پہچان گئی تھی کہ وہ یوشع ہی ہے۔۔۔ جہان اسے جانے کیلئے کہہ رہا تھا مگر وہ نہیں اتری۔۔۔

جائے المیرا!!!" اس نے پھر کہا تھا۔۔۔ وہ دروازہ کھول کر گاڑی سے نکلنے لگی تھی مگر پھر دوبارہ رک گئی۔۔۔ اس نے ایک نظر جہان کو دیکھا۔۔۔

ٹھینک یو!!! ٹھینک یو سو مچ!!" جہان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ المیرا نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔۔

آپ ہمیشہ خوش رہے المیرا جی!! میں تو بس یہی چاہتا ہوں، آپ کی خوشی صرف یوشع میں ہے، تو کیسے میں آپ کی خوشی آپ سے چھین سکتا ہوں، میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں اور ساری زندگی کرتا رہوں گا،

آپ کو بھول جانا میرے بس میں نہیں ہے مگر شاید یوشع کے عشق کے آگے میری محبت کہی بہت پیچھے رہ گئی ہے، شاید میری محبت میں ہی کوئی کمی رہ گئی جو آپ کے دل میں میرے لئے محبت پیدا نہ ہو سکی۔۔۔ "

نہیں جہان!!!" وہ لب کاٹتی نفی میں گردن ہلا رہی تھی۔۔۔یوشع اور آپ ایک دوسرے کیلئے ہی بنے ہیں، تو آپ دونوں کے پیار کے بیچ میں، میں کیسے آسکتا ہوں، یوشع آپ کو مجھ سے زیادہ خوش رکھے گا، یوشع سے زیادہ بیسٹ لائف پارٹنر آپ کو کہی نہیں مل سکتا، جائے کہی وہ آپ سے دور نہ چلا جائے، میری دعا ہمیشہ آپ کے ساتھ ہے، آپ ہمیشہ خوش رہے۔۔۔" جہان نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔وہ ایک آخری لمس اس کی انگلیوں میں ٹھہر سا گیا۔۔۔المیرا کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔

جہان سب!!! جہان آپ کے گھر والے بہت خوش تھے۔۔۔" وہ ہچکیوں کے درمیان بول رہی تھی۔۔۔وہ اب بھی دوسروں کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔وہ اب بھی اپنے بارے میں نہیں سوچ رہی تھی۔۔۔

المیرا اب تو اپنے بارے میں سوچ لے، کبھی تو آپ بھی اپنے لئے خود غرض بن جائے، گھر والوں کی فکر نہ کرے، ان کو میں سنبھال لوں گا۔۔ "

اور آپ!! آپ کو کون سنبھالے گا؟؟؟ "

مجھے میرا اللہ سنبھال لے گا!!اور جسے اللہ سنبھال لے، اسے تو کوئی نہیں گرا سکتا ناں اور نہ ہی پھر اسے کسی دوسرے کے سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔۔۔"وہ سہی کہہ رہا تھا۔۔۔المیرا نے کئی آنسو اپنے اندر اتارے۔۔۔

جائے المیرا جی اگر اب آپ ایک سیکنڈ اور رکی تو پھر میں شاید آپ کو ہمیشہ کیلئے روک لوں گا، کہی نہیں جانے دوں گا،(کیونکہ مجھ میں اتنا حوصلہ نہیں ہے المیرا)۔۔"وہ آخری بات بس دل میں خود سے کہہ سکا تھا۔۔۔المیرا روتے ہوئے میں ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

مزاق کر رہا ہوں اب جائے بیسٹ آف لک!!اور اگر زندگی میں کسی موڑ پر بھی آپ کو میری ضرورت محسوس ہو نا المیرا جی تو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے مجھے بلا لیجئے گا، بغیر ماتھے پر شکن لائے میں آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔"وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا اور پھر المیرا ایک الوداعی نگاہ اس پر ڈالتی گاڑی سے اتر گئی۔۔۔پیچھے جہان اکیلا رہ گیا تھا۔۔۔جہان نے المیرا کو نہیں بتایا کہ اسے سب کچھ علی نے بتایا ہے۔۔۔۔وہ یہ بات چھپا گیا تھا کہ آج وہ ایک دوسرے کے ساتھ ہے تو بس علی کی وجہ سے۔۔۔۔

اور یہ بھی سچ تھا اس نے المیرا کو صرف ہادی کیلئے چھوڑا تھا باقی کسی دوسرے کیلئے نہیں۔۔۔۔

یوشع!!!" المیرا نے دوڑتے ہوئے پکارا مگر وہ دور جا چکا تھا اس کی آواز اس کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی۔۔۔ المیرا نے دو تین بار پھر اسے آواز دی۔۔۔ یوشع کے چلتے قدم رک گئے۔۔۔ اسے یہ آواز ایک وہم لگی۔۔۔۔

یوشے!!!" اس نے بے اختیار پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ المیرا اس کی طرف آ رہی تھی۔۔۔ وہ ٹکر ٹکر اس کو خود کی طرف بڑھتے دیکھتا رہا۔۔۔ وہ اب بھی اسے واہمہ لگ رہا تھا۔۔۔ المیرا اِس سنسان روڈ پر کیسے آ سکتی تھی؟؟ یوشع نے المیرا اور اس کے پیچھے کچھ فاصلے پر دور کھڑی جہان کی گاڑی کو دیکھا۔۔۔ یہ وہم نہیں تھا۔۔۔ وہ سچ میں اسے پکارتی اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔۔ یہ حقیقت تھا۔۔۔ وہ سچ میں آ رہی تھی۔۔۔ المیرا اس کے قریب رکی۔۔۔

مجھے اکیلے چھوڑ کر جا رہے ہو، مجھے نہیں لے کر جاؤ گے، یو سٹوپ اِٹ!! یو بندر!! یو سڑے ہوئے بینگن!!!" المیرا نے روتے ہوئے کہا۔۔۔ بہت دیر بعد جا کر یوشع کے لبوں پر مسکراہٹ اُبھری۔۔۔ یہ سچ میں وہم نہیں تھا یہ حقیقت تھا۔۔۔ وہ سچ میں اس کے سامنے کھڑی اسے سنا رہی تھی۔۔۔ وہ پھر مسکرا دیا۔۔۔

عرصے بعد اس نے اسے ان ناموں سے پکارا تھا۔۔۔

المیرا!!!" یوشع نے اسے کہنی سے تھاما۔۔۔ وہ ایک دم اس کے گلے سے آ لگی۔۔۔ بادل زور سے گرجے تھے۔۔۔ یوشع کا دل بھی زور سے دھڑکا تھا اور پھر ٹپ ٹپ بارش برسنے لگی تھی۔۔۔۔ وہ اس تیز برستی

بارش میں آج ایک دوسرے کے سنگ تھیں۔۔۔کتنے سالوں بعد وہ اس کے سینے سے لگی تھی۔۔۔المیرا چند پل بعد اس سے دور ہوئی۔۔۔دونوں کی آنکھیں نم تھی۔۔۔المیرا نے یوشع کے ماتھے پر لب رکھے۔۔۔عرصے بعد اس کے لبوں کے لمس کو اس نے اپنی پیشانی پر دوسری بار محسوس کیا تھا۔۔۔وہ نرم گرم لمس جیسا پہلے تھا آج بھی ویسا ہی تھا۔۔۔محبت بھرا لمس۔۔۔سکون بخش!!!

المیرا نے شدت جذبات میں آج پہلی بار اس کی بھیگی پلکوں کو چوما۔۔۔

یوشع کے وجود میں ٹھنڈک اُتری۔۔۔سکون کی لہر اس کے پورے وجود میں دوڑی۔۔۔وہ دوبارہ اس کے گلے سے لگی۔۔۔بارش کے آنسوؤں میں ان دونوں کے آنسو بھی شامل ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اور ایک تیسرا وہ شخص تھا جو تن تنہا بھیگی پلکوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھا ان دو پیار کرنے والوں کے خوبصورت ملن کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھکا تھا۔۔۔اس کا دل ایک دم خالی ہو گیا تھا۔۔۔

میڈ فور ایچ اَدر!!!"اس نے ان دونوں کے ملن کو دیکھ کر کہا۔۔۔۔

یا اللہ مجھے اتنا حوصلہ دینا کہ میں صبر کر سکوں، باقی سب کو سنبھال سکوں، المیرا کو بھول سکوں۔۔۔"اس نے اپنے لب کاٹے۔۔۔وہ المیرا کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔اور تیری رضا میں راضی رہ سکوں، باقی سب کو میں سنبھال لوں گا، ماما کو میں سنبھال لوں گا، بس آپ مجھے سنبھال لیجئے گا، مجھ پر اپنا کرم کر دیجئے گا

میرے اللہ!!!وہ اپنی آنکھیں رگڑتا بھیگی نگاہوں کے ساتھ گاڑی سٹارٹ کر گیا۔۔۔ان دونوں نے چونک کر اس کی گاڑی کو دیکھا۔۔۔وہ اپنی گاڑی ریورس لے گیا۔۔۔المیرا اور یوشع دونوں نے جہان کی گاڑی کو دور جاتے دیکھا۔۔۔۔

آپ ہمیشہ خوش رہے جہان!! آپ سچ میں بہت اچھے ہیں۔۔۔"المیرا نے دل میں کہا۔۔۔یوشع کو لگ رہا تھا وہ اس کی باتوں کی وجہ سے اسے چھوڑ گیا ہے۔۔۔

ٹھینک یو جہان!!!"یوشع نے بھی دل میں کہا۔۔۔

مگر وہ کیا جانتے تھے کہ یہ سب علی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔یہ سب بس ہادی کی وجہ سے ہوا ہے۔۔۔

المیرا!!"یوشع نے اسے خود کی طرف مخاطب کیا۔۔۔اس نے بھیگی پلکوں کے ساتھ اس کو دیکھا۔۔۔

تم اب مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی ناں۔۔۔"وہ اب ہنس رہا تھا۔۔۔وہ رو بھی رہا تھا۔۔۔المیرا نے بھی نفی میں گردن ہلائی۔۔۔وہ اس برستی بارش میں اس کے سینے سے لگ گئی۔۔۔اس کی کمر کے گرد مضبوطی سے بازو حائل کرتے اس کی شرٹ کو مُٹھی میں جکڑ گئی۔۔۔وہ اس کی شرٹ کو اپنی مُٹھی میں جب ہی جکڑتی تھی جب وہ اسے خود سے دور بھیجنا نہیں چاہتی ہوتی تھی۔۔۔یوشع کے دل کو سکون ملا تھا۔۔۔اسے بھی سکون مل رہا تھا۔۔۔یوشع نے برستی بارش میں نگاہیں اوپر آسمان کی جانب اٹھائی۔۔۔

آپ کا بھی شکریہ!!!"اس نے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔برستی بارش نے زیادہ دیر آنکھیں کھلی نہ رکھنے دی تو وہ سکون سے آنکھیں موند گیا۔۔۔

المیرا سرخ جوڑے میں سجی بیڈ پر بیٹھی یوشع کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔وہ دونوں سادگی سے نکاح کر چکے تھیں اور جہان کا ساری زندگی کیلئے علی پر ایک احسان رہ گیا تھا جسے وہ اپنی جان دے کر بھی کبھی نہیں چُکا پائے گا۔۔۔

اور ان دونوں کی شادی پر سب سے زیادہ خوش ہادی ہوا تھا۔۔۔اس کی خوشی سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی کہ وہ سچ میں اس کی ماما بن گئی ہے۔۔۔وہ دوستوں کو بتائے گا کہ اس کی بھی ماما ہے۔۔۔وہ سب کو خوشی خوشی بتائے گا کہ اس کے پاس بھی ماں کی کمی نہیں رہی ہے۔۔۔

جہان نے سب کی زندگی سے ایک خلاء ختم کر دیا تھا۔۔۔اس نے ہادی کی زندگی سے ماں کی کمی کے خلاء کو ختم کر دیا تھا۔۔۔یوشع کی زندگی سے المیرا کے خلاء کو اور المیرا کی زندگی سے یوشع کے خلاء کو مگر اس کی خود کی زندگی میں المیرا کی کمی کا خلاء بھر گیا تھا۔۔۔

یوشع ڈور کھولتا روم میں داخل ہوا۔۔۔وہ ابھی ہادی کو اس کے روم میں سلا کر آرہا تھا۔۔۔ آج زاور بھی وہی سو رہا تھا۔۔۔وہ دروازے کو اندر سے لاک کرتے وہی ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔سینے پر بازو باندھے وہ المیرا کو دیکھے گیا جو سرخ جوڑے میں سجی شرم وحیاء سے گردن جھکائے بیٹھی اس کا ویٹ کر رہی تھی۔۔۔

کئی سال پہلے اس نے اسے سرخ جوڑے میں خود کیلئے سجا دیکھنے کی خواہش کی تھی۔۔۔

وہ خواہش آج کئی سالوں بعد پوری ہوئی تھی۔۔۔

وہ آج سرخ جوڑے میں سجی اسی کیلئے بیٹھی تھی۔۔۔

اس نے کئی سال پہلے اسے اپنی چاہت کے رنگوں میں رنگا دیکھنے کی خواہش کی تھی۔۔۔

وہ خواہش آج کئی سال بعد پوری ہونی تھی۔۔۔

اس نے کئی سال پہلے خواہش کی تھی وہ اس کے ارمانوں کی سیج سجا کر بیٹھے۔۔۔

آج کئی سال بعد وہ اسی کیلئے اس کی سیج سجائے بیٹھی تھی۔۔۔

کہتے ہیں ہر چیز اپنے مقرر کردہ وقت پر ہوتی ہے۔۔نہ اس سے پہلے نہ اس کے بعد!!بالکل مقرر کردہ وقت پر !!!

اور وہ مقرر کردہ وقت آج کا تھا۔۔۔

وہ کہتا تھا وہ اس کے ساتھ ناانصافی نہیں چاہتا مگر ان کی تقدیر نے پھر بھی اُنہیں ایک کر دیا تھا۔۔۔

ان کا قسمت میں ایک ہونا لکھا تھا مگر اتنی تکلیفیں سہنے کے بعد !!!

اتنی تکلیفوں پر تو کسی کی بھی جان نکل جائیں مگر وہ دونوں زندہ رہے۔۔۔

شاید اس لئے کہ "ہر تکلیف کے بعد راحت ملتی ہے "

اور وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے راحت ہی ہیں۔۔۔

حماد نے سہی کہا تھا۔۔۔

المیرا تمہارے نصیب میں ہوئی تو تمہیں مل جائیں گی، اگر نہیں تو کبھی نہیں ملیں گی۔۔۔ "

اور پھر اس نے بھی اپنا نصیب اپنے رب پر چھوڑ دیا تھا۔۔۔

اور وہ اس کا نصیب تھی اور اس تک لا دی گئی تھی۔۔۔

ان کی تقدیر نے کئی سالوں بعد بھی انہیں ایک دوسرے کے سنگ لا کھڑا کیا تھا اور آج وہ اس کی محرم بنی اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

اس کی مکمل خاموشی پر المیرا نے نگاہیں اٹھا کر دروازے کی اور دیکھا وہ وہی کھڑا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

وہ نکاح کے وقت بھی رویا تھا اور وہ بھی روئی تھی۔۔۔

آج وہ دونوں اپنے رب کا جتنا شکر ادا کرتے اتنا کم تھا۔۔۔وہ اگر ساری زندگی بھی سجدہ شکر میں گزار دیں گے تب بھی وہ شکر کم رہ جائے گا۔۔۔

اپنے چہرے کو صاف کرتے اس نے قدم بیڈ کی جانب بڑھائے۔۔۔اس کو خود کی طرف بڑھتا دیکھ وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔وہ بیڈ پر اس کے سامنے بیٹھا۔۔۔یوشع مبہوت سا اس کو دیکھے گیا۔۔۔کافی دیر بھی کچھ نہ بولنے پر المیرا نے ایک بار پھر نگاہ اٹھا کر یوشع کو دیکھا۔۔۔یوشع کی آنکھوں میں اب بھی نمی تھی۔۔۔۔

یوشے!!!"یوشع نے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی اور نفی میں گردن ہلائی۔۔۔وہ آگے کو ہوتا المیرا کے گلے لگا۔۔۔

مہرو!!!" عرصے بعد اس نے اس کے لبوں سے خود کیلئے مہرو سنا تھا۔۔۔المیرا نے بھی سکون سے اپنی آنکھیں بند کی۔۔۔۔

مہرو مجھے اِس بات پر یقین کر لینے دو کہ تم سچ میں میری ہو گئی ہو، مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم آج واقعی میرے ساتھ میرے سامنے ہو، تم پر صرف میرا حق ہے، ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہیں ہے، معجزے ایسے بھی ہوتے ہیں مہرو!! مجھے لگا تھا میں تمھیں ہمیشہ کیلئے کھو دوں گا، تم جہان کی ہو جاؤ گی مگر معجزے ہوتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں اور آنکھ کُھلتے ہی یہ حسین پل ختم ہو جائیں گے۔۔۔"یوشع کی

آنکھ سے موتی ٹوٹ کر گرا تھا مگر آج یہ آنسو دکھ کے نہیں خوشی کے تھے۔۔۔وہ کچھ پل بعد اس سے دور ہٹا۔۔المیرا نے اس کے آنسو صاف کئے۔۔۔

المیرا شکرانے کے نفل ادا کرے، تم نے کہا تھا تمھاری خواہش تھی۔۔۔"یوشع نے المیرا کے ہاتھوں کو تھامتے ہوئے عقیدت سے پوچھا۔۔۔

آپ کو یاد ہے اب تک؟؟؟ "

تمھارے ساتھ گزارا ہوا ایک ایک پل، ایک ایک لمحہ مجھے حرف بہ حرف یاد ہے، میں کچھ نہیں بھولا مہرو!!!"المیرا نے گردن جھکائی۔۔۔

نو سیڈ نیس اونلی ہیپی نیس!!!تم نے کہا تھا ناں آگے بڑھنے کیلئے ہمیں اپنا پاسٹ بھولنا ہو گا، تو بھول جائیں گے وہ سب جس نے ہمیں تکلیف دی، وہ لمحہ جس میں ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئیں تھے، بھول جائیں گے سب تلخ یادیں!!باتیں!!سب بھول جائیں گے، آج سے ہماری ایک نئ زندگی شروع ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں تم سے، زندگی میں کبھی تمھیں کوئی دکھ نہیں دُوں گا، اب صرف محبت ہو گی ہر طرف خوشیاں ہو گی، تم، میں، ہادی باقی سب ہیپی فیملی!!!"المیرا نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔یوشع نے اٹھ کر ڈرا سے کچھ چیزیں نکال کر المیرا کے سامنے کی۔۔۔

اس نے سب سے پہلے اسے وہ لاکٹ دیا تھا جو وہ آتے وقت ماہی کو دے آئی تھی۔۔۔ جس پر یوشع لکھا تھا۔۔۔۔

آپ نے یہ اب تک رکھ رکھا ہے؟؟؟" وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

جو چیز تمھاری ہے وہ صرف تمھاری ہے مہرو!!!" یوشع نے خود اسے وہ گولڈ کا لاکٹ پہنایا۔۔۔۔

اس کی انگلی میں وہی رنگ پہنائی جو وہ آتے وقت ماہی کے ہاتھ پر رکھ آئی تھی، ان کی انگیجمنٹ رنگ!!!

یوشع نے نیچے جھکتے اس رنگ پر اپنے لب رکھے۔۔۔ اس کے لمس پر المیرا کے پورے جسم میں ایک کرنٹ سا دوڑا۔۔۔۔

سب سے اینڈ میں یوشع نے وہ ڈائمنڈ کا سیٹ نکال کر المیرا کو دیا تھا جو کہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔

کچھ پل بعد وہ دونوں اپنے رب کے حضور شکر کا سجدہ کر رہے تھیں۔۔۔ المیرا نے اپنی خواہش کے مطابق یوشع کی امامت میں شکرانے کے نفل ادا کئے۔۔۔۔ دونوں نے دعا میں رب کا شکر ادا کیا اور جیسے المیرا نے کہا تھا کہ آپ سے سورۃ رحمٰن کی تلاوت سننی ہے تو یوشع نے دعا سے فری ہو کر سورۃ رحمٰن کی تلاوت کی اور جب وہ اس آیت پر پہنچا۔۔۔۔

"تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے" المیرا نے اِس آیت پر سب سے پہلے یوشع اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر رب کا ایک بار پھر شکر ادا کیا تھا۔۔۔۔

اور پھر معجزے ہوتے ہیں۔۔۔ دعائیں سن لی جاتی ہیں۔۔۔ کُن کہہ دیا جاتا ہے۔۔۔ صحیح اور مقررہ وقت پر آپ کو آپ کے من پسند شخص کا ساتھ دے دیا جاتا ہے۔۔۔ تقدیروں کا لکھا کوئی نہیں ٹال سکتا۔۔۔ ان کی تقدیر میں ان کا ساتھ اسی طرح سے ہونا لکھا تھا۔۔۔ پہلے اس کی زندگی میں ماہی کو آنا تھا۔۔۔ وہ آزمائش تھی۔۔۔ اس پر صبر کرنا تھا۔۔۔ اس آزمائش میں کھرا اترنا تھا۔۔۔ خود کو اللہ ﷻ کی رضا میں ڈھالنا تھا۔۔۔ اُس آزمائش کے ذریعے خدا سے جُڑ جانا تھا اور وہ جُڑ گیا تھا۔۔۔ اس نے صبر کیا تھا۔۔۔

اس کے صبر کا پھل اور اس کی آزمائشوں کا انعام اسے دے دیا گیا تھا۔۔۔ اسے زندگی بھر کیلئے المیرا کا ساتھ دے دیا گیا تھا۔۔۔

پس انسان کو صبر کرنے کی دیر ہوتی ہے۔۔۔ اللہ ﷻ کا انصاف شروع ہو جاتا ہے۔۔۔ صبر کا صلہ اللہ ﷻ دیتا ہے۔۔۔ انہوں نے صبر کیا تھا اور آج وہ ایک دوسرے کے سنگ تھیں۔۔۔ ایک دوسرے کیلئے حلال کر دیئے گئے تھیں۔۔۔

بس صرف صبر ضروری ہوتا ہے۔۔۔ صبر کرو۔۔۔ خود کو اس کی رضا میں ڈھال دو اور پھر اللہ ﷻ کو پالو۔۔۔

اس نے اللہ ﷻ کو پا لیا تھا اور اپنی محبت کو بھی۔۔۔ اس نے سکون بھی پا لیا تھا۔۔۔ اس کے اللہ ﷻ نے اس کی پسندیدہ عورت اس کو بطورِ انعام دے دی تھی۔۔۔

وقت سے پہلے نہ وقت کے بعد بالکل مقرر کردہ وقت پر!!!پرفیکٹ ٹائم پر!!!!

اور اللہ سے بڑھ کر پرفیکٹ ٹائمنگ کس کی ہوتی ہے؟؟؟کسی کی بھی نہیں۔۔۔

یو یو شع پلی پلیز!!!"المیرا نے اس کی قربت میں بے حال ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں مہرو جتنا وقت برباد کرنا تھا، کرلیا، چھ سال تمھارا انتظار کیا ہے، تمھیں پانے کیلئے تڑپتا رہا ہوں، میں نے تمھیں کہا تھا کہ ایک دن تم سے اپنے تمام حقوق پورے حق سے وصول کروں گا، تو آج کے دن یہ دستبرداری ممکن نہیں ہے مہرو!!!!" مدہوش ہوتے اس کے چہرے پر بھیگے لمس چھوڑتے وہ بہت گھمبیر لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔۔

آج سنو ان دھڑکنوں کے ارتعاش کو مہرو جنہوں نے تمہاری جدائی کے تمام لمحوں میں کسی بے جان چڑیا کی طرح پھڑ پھڑاتے تمھارے قُرب کے لمحے مانگے ہیں، تمھاری محبت تمھارا ساتھ مانگا ہے۔۔۔"المیرا نے بے قابو ہوتے دل پر جبر کر کے بیڈ شیٹ کو اپنی مُٹھیوں میں جکڑا۔۔۔یو شع اس کی حرکت پر مسکرایا۔۔۔

سنو المیرا!!میری ہر ایک سانس تمہیں ایک نئی داستان سنائے گی، میں کتنا تڑپا ہوں تمہارے لئے، آج راحت کی رات ہے المیرا!!تم بس میری ہو، اب ہمیں کوئی چیز جدا نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ اس کی گردن کو چوم رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی قربت اور اس کی باتوں میں پگھلتی جا رہی تھی۔۔۔اس نے بہت ہی نرمی کے ساتھ مزید اسے خود میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔۔

دور کہی آسمان پر سے جھانکتا چاند آج اُداسی سے نہیں دل سے مسکرایا تھا۔۔۔آج وہ ان دو بچھڑے لوگوں کے ملن پر خوش تھا۔۔۔محبت کے اتنے کڑے امتحان کے بعد آج وہ ایک دوسرے کے سنگ تھیں۔۔۔کتنا کچھ کھو کر آج انہوں نے ایک دوسرے کو ہمیشہ کیلئے پالیا تھا۔۔۔وہ ایک دوسرے کیلئے راحت بن گئے تھیں۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کیلئے تمام تکلیفوں کا مداوا تھیں۔۔۔

ان کے خوبصورت ملن پر چاند شرماتا بادلوں کی اوٹ میں چھپ سا گیا۔۔۔وہ آج ان کے ملن پر بہت خوش تھا۔۔۔

ایک نئی زندگی کی صبح!!ایک نئی زندگی!!!ان دونوں کی منتظر تھی۔۔۔ایک نئی زندگی جہاں بس محبت ہونی تھی۔۔۔جہاں کوئی جدائی نہیں صرف ملن کے دن !!!

اب کوئی بھی چیز انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کر سکتی تھی سوائے موت کے۔۔۔اتنی تکلیفوں اور دکھوں کے بعد انہیں بس ایک دوسرے کے سنگ خوش رہنا تھا۔۔۔

سات سال بعد~:

المیرا کچن میں کھڑی بچوں کا بریک فاسٹ تیار کر رہی تھی۔۔۔یوشع بھی وہی آیا۔۔۔المیرا کو کام میں مصروف دیکھ اسے شرارت سوجھی تھی۔۔۔ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا وہ اس کے قریب آیا۔۔۔پیچھے سے اس کو ہگ کرتا اس کے گال پر اپنے لب رکھ گیا۔۔۔۔المیرا نے آنکھیں چھوٹی کر کے اس کو گھورا۔۔۔

یہ کونسا ٹائم ہے رومینس کا؟؟؟"

بھئی میری پراپرٹی ہے، جب چاہے جب رومینس کروں۔۔۔"وہ بھی آنکھ ونک کر گیا تھا۔۔۔

یوشے دور ہٹے "!!!

تم کبھی رومینس کرنے دیتی ہو مجھ بیچارے کو، جب دیکھو یوشے دور ہٹے!!!!"یوشع نے معصوم سی شکل بنا کر کہا۔۔۔

اچھا بہت ہوا ٹھرک پن!!ہٹے بچوں کا ٹائم ہو رہا ہے آنے کا، وہ آجائیں گے اچھا نہیں لگتا، چھوڑے سائڈ میں ہو۔۔۔"وہ اپنا آپ چھڑوا رہی تھی۔۔۔

ایک تو یہ تمھارے گندے انڈے چوبیس گھنٹے میرے رومینس کے دشمن بنے رہتے ہیں، مجال ہو جو کبھی تو اپنی ماں کو اکیلا چھوڑ دے۔۔۔ "

اگر میرے بچوں کو کچھ بھی بولا تو سر پھاڑ دوں گی میں شہری آپ کا۔۔۔ "

بس ہو گیا شروع غنڈا پن!!!" وہ کہہ ہی رہا تھا کہ اتنے میں

ماما، ماما کرتے چار سالہ اُم ہانی اور حارث کچن میں اینٹر ہوئے تھے۔۔۔ انہوں نے اپنے باپ کو دیکھا۔۔۔ ہاتھ میں پکڑی واٹر گن سے یوشع کی کمر کو اپنا نشانہ بنایا۔۔۔ یوشع فوراً المیرا سے دور ہٹا۔۔۔

آپ پھر میری ماما کے قریب آئے۔۔۔" حارث نے آگے آتے ہوئے کہا۔۔۔

آ گئے میرے رومینس کے دشمن!!!" یوشع نے ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔۔۔ المیرا کو اس کی شکل دیکھ ہنسی آ گئی تھی۔۔۔

میرے پیارے بچے!!!" المیرا نے نیچے بیٹھ کر دونوں بچوں کیلئے بانہیں پھیلائی۔۔۔ دونوں المیرا کی بانہوں میں سما گئے تھے۔۔۔۔

اُم ہانی اور حارث دونوں جڑواں تھے اور شرارتوں میں یوشع سے دس ہاتھ آگے تھے۔۔۔ جہاں بھی یہ دونوں اپنے باپ کو اپنی ماں کے قریب جاتا دیکھ لیتے، وہی اپنی ماں کے محافظ بن کر اپنی ماں کے آس پاس ہی گھومتے رہتے تھیں اور جب سے ان دونوں کے پاس رنگین واٹر گن آئی تھی۔۔۔ یوشع کی دن رات کی

نیندیں حرام ہوگئی تھی۔۔۔وہ اس کے کئی سوٹ خراب کر چکے تھیں۔۔۔نہ اسے چین سے سونے دیتے تھیں اور وہ ہر بار منہ بنا کر یہی کہتا اللہ جی یہ میرے کونسے گناہ کی سزا ہے؟؟؟ پھر اگلے ہی لمحے ان کی الٹی سیدھی حرکتیں دیکھ وہ خود بھی ہنس پڑتا تھا۔۔۔

جب سے یہ دو ان کی زندگی میں آئے تھے۔۔۔یوشع المیرا کے پاس جانے سے رہ گیا تھا۔۔۔جب بھی یوشع قریب آتا وہ دونوں پہلے المیرا کی گود میں چڑھ کر سو جاتے تھے اور پھر ان کو سلاتے سلاتے المیرا خود بھی نیند کی وادیوں میں کھو جاتی تھی اور پھر جب المیرا سو رہی ہوتی تو یوشع بھی پھر المیرا کو تنگ نہیں کرتا تھا بقول یوشع کے اس کے یہ دو گندے انڈے بہت خراب ہے۔۔۔اپنے باپ کے رومینس کے دشمن ہے۔۔۔۔

اچھا چلو جلدی بیٹھو بریک فاسٹ کرو پھر سکول وین آجائے گی لیٹ ہو جاؤ گے۔۔۔"

ابھی ایک ہفتہ ہی ہوا تھا ان دونوں کو سکول جوائن کئے اور جب سے ان کا سکول سٹارٹ ہوا تھا کہی جا کر اب یوشع کی زندگی میں کچھ سکون آیا تھا۔۔۔۔

ماما!!!"گیارہ سالہ ہمارا پیارا اور کیوٹ سا میر ہادی بھی بالکل تیار سا کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔المیرا نے ہادی کو سگی ماں سے بڑھ کر محبت دی تھی۔۔۔اپنے سگے بچے آنے کے باوجود بھی اس نے ہادی کو پیار کرنا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔المیرا نے ہادی اور اپنے بچوں میں کبھی فرق نہیں سمجھا۔۔۔

ماہین نے سچ کہا تھا المیرا ہادی کا سگی ماں سے بڑھ کر خیال رکھتی اور اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔

المیرا نے جلدی جلدی تینوں کو بریک فاسٹ کروایا۔۔۔ وہ بچے ایک دوسرے سے لڑتے بریک فاسٹ کرنے لگے۔۔۔ حارث اِن سب میں سب سے زیادہ شرارتی تھا۔۔۔

چلو بچوں تمھاری سکول وین آگئی ہے، جلدی کرو۔۔۔" یوشع نے کچن میں آتے ہوئے کہا۔۔۔ اُم ہانی اور حارث اپنے اپنے بیگ اٹھا کر یوشع اور المیرا سے پیار لیتے باہر کی طرف بھاگے۔۔۔ میر ہادی آج بھی ویسا ہی تھا۔۔۔ کبھی بھرپور شرارتیں تو کبھی سنجیدہ اور آج بھی اتنا ہی خوبصورت!!! وہ المیرا کے قریب رکا۔۔۔

ماما!!!" ہادی نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔۔

جی جانتی ہوں بیٹا!!!" وہ نیچے کی طرف جھکی اور ہادی کے ماتھے کو چوما۔۔۔

آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟؟" وہ یوشع کو دیکھ رہی تھی مگر پوچھ ہادی سے رہی تھی۔۔۔ وہ ہر بار پوچھتی تھی۔۔۔ یوشع مسکرایا۔۔۔

آپ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟؟؟" المیرا مسکرا کر پوچھتی تھی اور ہر بار ہادی پہلے یوشع کو مسکرا کر دیکھتا اور پھر المیرا کو۔۔۔

مجھے سب سے زیادہ اپنی ماما جان سے محبت ہے۔۔۔" وہ ہر بار کی طرح مسکرا کر کہتا اور المیرا اُس کے جواب پر یوشع کو زبان چڑاتی تھی اور یوشع مسکرا کر رہ جاتا تھا۔۔۔

فی امان اللہ ماما کی جان!!!" وہ مسکراتے ہوئے کچن سے باہر نکلنے لگا۔۔۔یوشع کے پاس رکا۔۔۔۔

ڈیڈ!! سٹے آوے فرام مائی موم!! انڈر سٹینڈ"!!!

افففف!!!" یوشع نے بال نوچے۔۔۔

لو ہاتھ جڑوالو نہیں جارہا میں تمھاری ماں کے قریب، یار وہ دونوں کم تھے جو تم بھی شروع ہو گئے۔۔۔"

ہادی کھکھلایا۔۔۔یوشع نے ہادی کے ماتھے پر لب رکھے اور اس کا ہاتھ تھامتے باہر نکل گیا۔۔۔

میرو "!!!

جی بابا!!!" وہ لاؤنج کے دروازے میں رکے تھے۔۔۔۔

تمہیں سب سے زیادہ کس سے محبت ہے؟؟؟" ہادی چند ثانیے اس کا چہرہ دیکھتا رہا۔۔۔وہ بھی ہادی کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔

مجھے سب سے زیادہ اپنے بابا جان سے محبت ہے۔۔۔" اس نے ہر بار کی طرح جواب دیا تھا۔۔۔

بابا جان!!!" ہادی نے اس کے ہاتھوں کو تھاما۔۔۔

ماما بہت اچھی ہے، انہوں نے کبھی مجھے یہ محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ میں ان کی سوتیلی اولاد ہوں، آپ جانتے ہیں وہ مجھے شروع سے اچھی لگتی ہے، وہ مجھ سے اتنی محبت کرتی ہے، میں بھی ان سے بہت محبت کرتا ہوں، مگر میں ماما کے سامنے آپ کا نام اس وجہ سے نہیں لیتا کہ پھر اُن کا دل ٹوٹے گا، میں نہیں چاہتا کہ

میری وجہ سے ماما کا کبھی دل ٹوٹے، کیونکہ یہی حقیقت ہے مجھے سچ میں ان سے بہت محبت ہے، بہت زیادہ ہے، انہوں نے میری ماں کی کمی کو پورا کیا ہے مگر آپ میرے لئے ہمیشہ اوّل رہے گے، آپ نے مجھے سنبھالا ہے، میں یقین سے کہہ سکتا ہوں بابا!! اگر میری سگی ماما بھی ہوتی تب بھی آپ ہی میری پہلی ترجیح ہوتے، آپ میرے پیارے بابا جان ہے۔۔۔" وہ جیسے جیسے محبت سے بتاتا گیا یوشع کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔۔۔

مجھے بھی تم سے بہت محبت ہے میرا بچہ !!!" وہ ایک بار پھر اس کے ماتھے کو چوم گیا تھا۔۔۔

آؤ چلتے ہیں، تم ہمیشہ اپنے بہن بھائی کا خیال رکھنا "!!!

جی بابا!! میں جانتا ہوں، میں ان دونوں کا محافظ ہوں۔۔۔"

جو بھی تھا وہ تینوں بچے ہی یوشع کی جان تھیں۔۔۔ یہ بچے ہی اس کی زندگی تھیں۔۔۔ جان بستی تھی یوشع کی ان تینوں میں اور سب سے بڑھ کر بچوں کی ماں میں۔۔۔۔ المیرا یوشع کیلئے بریک فاسٹ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔

ہائے میری جان!!" کچھ دیر بعد یوشع واپس آیا تھا۔۔۔

آج دیر کر دی آنے میں ؟؟؟ "

میں اپنے بیٹے سے کچھ باتیں کر رہا تھا۔۔۔"اس نے المیرا کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔المیرا یوشع کی محبت میں پہلے سے کئی زیادہ نکھر سی گئی تھی۔۔۔وہ اسے اپنی چاہت کے رنگوں میں رنگا دیکھنا چاہتا تھا اور اس نے اسے اپنی چاہت کے رنگوں میں رنگ دیا تھا۔۔وہ نکھر گئی تھی۔۔۔

یوشع کی محبت، چاہت اور قربت نے اسے نکھار دیا تھا۔۔۔اس کی جسامت بھی تھوڑی سی بڑھ گئی تھی اور المیرا کے اُن پھولے ہوئے گالوں پر تو یوشع کو رج رج کر پیار آتا تھا۔۔۔ کبھی وہ المیرا کے گالوں کو زور سے کھینچ دیتا تو کبھی ان پر اپنے دانت گاڑھ دیتا اور وہ ہر بار بس گھور کر رہ جاتی تھی کیونکہ اسے بھی یوشع کی ان شرارتوں اور حرکتوں کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔

یوشع میں کہہ رہی ہوں میرے قریب مت آنا۔۔۔ "

اہہمم اہہمم گھر میں کوئی نہ ہو اور تم میری قربت سے بچ جاؤ ایسا ہو سکتا ہے کیا؟؟؟"اس نے المیرا کو سلیپ پر بٹھایا۔۔۔

یوشع بریک فاسٹ بنانے دے یار!!!" مگر وہ اَن سنی کرتا اس کے چہرے پر اپنی محبت کی بارش کرنے لگا۔۔۔

ان کی زندگی سچ میں بہت حسین ہو گئی تھی۔۔۔ آج ان کی زندگی میں صرف خوشیاں تھی۔۔۔ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھیں۔۔۔ اب یوشع کو بھی اپنی یہ فیملی چھوٹی نہیں لگتی تھی۔۔۔۔۔ وہ دو اور ان کے تین۔۔۔ ایک ہیپی خوشحال فیملی!!!!

علی نے اخبار کو نیچے کر کے سامنے کھڑے اپنے ان تین بچوں کو دیکھا جو لائن سے ایک ساتھ تیار کھڑے تھیں۔۔۔ علی نے اخبار فولڈ کر کے صوفے پر رکھا۔۔۔ عینک کو آنکھوں پر اچھی طرح ٹکایا۔۔۔ علی نے سب سے پہلے گیارہ سالہ زاور پھر آٹھ سالہ ذیان اور پھر اپنی تین سالہ گڑیا کے ماتھے کو باری باری چوما۔۔۔ زاور، ذیان دونوں باہر کی طرف بھاگے کیونکہ سکول وین آگئی تھی۔۔۔ حورین بھی اپنے بھائیوں کے پیچھے بھاگنے لگی تھی مگر علی نے پکڑ کر اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔۔۔

ارے میری گڑیا کہاں بھاگ رہی ہو؟؟؟"

بابا دانی متھے بھی تتول دانا ہے (بابا جانی مجھے بھی سکول جانا ہے) حورین نے توتلی زبان میں کہا کیونکہ اس کو اب تک ٹھیک سے بولنا نہیں آیا تھا۔۔۔ وہ جب بھی بولتی اس کی زبان میں لڑکھڑاہٹ ہوتی تھی۔۔۔ وہ باقی بچوں سے ذہانت اور بولنے کے معاملے میں بہت پیچھے رہ گئی تھی۔۔۔

چلی جانا میری گڑیا مگر پہلے بڑی تو ہو جاؤ پھر سکول بھی چلی جانا۔۔۔"

نہیں بابا دانی!!! ابھی دانا ہے بھائیاں تا تھ (بابا جانی ابھی جانا ہے بھائیاں ساتھ)۔۔۔ علی زور سے ہنسا۔۔۔

علی کو اس کی باتوں پر ہمیشہ یوہی ہنسی آتی تھی۔۔۔ وہ سب سے زیادہ لاڈلی علی اور یوشع کی تھی اور پھر سب بچوں میں سب سے چھوٹی بھی تھی۔۔۔ حورین کے بولنے پر سب سے زیادہ حارث مزاق اُڑاتا تھا اور بدلے میں یوشع سے ڈانٹ بھی خوب کھاتا تھا مگر وہ پھر بھی باز نہیں آتا تھا۔۔۔

علی نے زینب کو کچن سے نکلتے دیکھا۔۔۔ وہ علی کو دیکھتی اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

اچھا میری گڑیا آپ ذرا اپنے دادا دادی کا سر کھاؤ، بابا کو آفس جانا ہے ناں، بابا جانی تیار ہو کر ابھی آئے۔۔۔" وہ حورین کو اپنی ماں کی گود میں دیتا اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

یہ کبھی نہیں سدھر سکتا!!!" مسز عمران نے مزاق بنایا۔۔۔ عمران صاحب بھی ہنسے۔۔۔۔

زینب وارڈروب سے علی کے لئے کپڑے نکال رہی تھی۔۔۔ علی نے آکر ہر بار کی طرح اس کی کمر پر چٹکی کاٹی۔۔۔

اوئی اللہ!!!" زینب کرنٹ کھا کر اُچھلی اور علی کو گھورا۔۔۔

کیا ہے آپ کو؟ مت ڈسٹرب کرے جائے فریش ہو جائے، میں بریک فاسٹ ریڈی کر دیتی ہوں، یہ لے آپ کے کپڑے۔۔۔" مگر وہ تو اس کو تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

اہم اہم نہیں جاؤں گا پہلے چُمّی دو!!!" علی نے گلا کھنگارتے ہوئے کہا۔۔۔

علی شرم کر لے تین بچوں کے باپ ہو گئے ہو مگر آپ کا رومینس ختم ہونے کا نام نہیں لیتا۔۔" علی گہرائی سے مسکرایا۔۔۔

یہ رومینس دس بچوں کے بعد بھی ختم نہیں ہونا۔۔" اس نے زبان دکھائی۔۔۔

دس بچے!!!" اس نے حیرت سے اپنی آنکھیں گھمائی تھی۔۔۔ کوئی دس بچے نہیں!! میری تین بچوں میں بس ہو چکی ہے، اِس سے زیادہ مجھے نہیں چاہیے۔۔۔" زینب نے اس کا رخ دوسری طرف کیا۔۔۔ کمر پر زور لگا کر علی کو واشروم کی طرف دھکیلنا چاہا۔۔۔ وہ دو قدم آگے بڑھ کر رک گیا۔۔۔ علی نے واپس دو قدم پیچھے لئے۔۔۔ زینب نے پھر زور لگا کر اس کو آگے کیا تھا۔۔۔ ایک بار پھر اس نے وہی حرکت کی۔۔۔ وہ خود بھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

افففف کیا ہے جائے ناں فریش ہو جائے، مت تنگ کیا کرے اتنا "!!!

اہہمم اہہمم!!" علی نے گال پر انگلی رکھی۔۔۔ زینب نے علی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا۔۔۔ اس کے گال پر اپنے لب رکھتی وہ دروازے کی طرف بھاگ گئی۔۔۔

جتنا بھی دور بھاگ لو جانِ من رات کو واپس میرے پاس ہی آنا ہوتا ہے۔۔۔"

ارے جائے جائے!!!" وہ ہاتھ ہلاتی باہر نکل گئی۔۔۔ علی بھی مسکراتا ہوا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ اپنے کمرے میں کھڑی بالوں کو سنوار رہی تھی۔۔۔ جہان دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ ایمان نے مسکرا کر اسے سلام کیا۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے برابر آکر کھڑا ہو گیا۔۔۔ اس کے بالوں کو نرمی سے چوما۔۔۔ وہ ہاتھ میں سے ریسٹ واچ اتار رہا تھا۔۔۔ ایمان نے آئینے میں اس کے پورے عکس کو دیکھا۔۔۔ وہ اس کے کندھے پر سر ٹکا کر کھڑی ہو گئی۔۔۔ جہان نے نگاہیں اٹھا کر آئینے میں دیکھا وہ اسی کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اسے ایسے ہی دیکھتی رہتی تھی۔۔۔

جہان ایک بات پوچھوں آپ سے؟؟؟" وہ اس کے کندھے پر سر ٹکائے کھڑی آئینے میں اس کو دیکھتی اُس سے اجازت مانگ رہی تھی۔۔۔۔

ہمم پوچھو۔۔۔ "

کیا آپ کے دل میں اب بھی المیرا کی محبت ہے؟؟" اور ایک یہی سوال تھا جس کا جہان کے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا تھا۔۔۔ تین سال ان کی شادی کو اور سات سال المیرا سے بچھڑے ہو گئے تھے مگر جہان المیرا کو نہیں بھول پایا تھا۔۔۔

جہان نے بھی اپنی لائف کے چار سال المیرا کی یاد میں گزار دیئے تھے۔۔۔ چار سال ہو گئے تھے سب کی شادی کو۔۔۔ جہان کی بہن صفیہ بھی دو بچوں کی ماما بن چکی تھی مگر جہان اپنی لائف میں آگے نہیں بڑھ

پایا۔۔۔وہ المیرا کو چھوڑ تو آیا تھا یوشع کیلئے مگر المیرا کے بعد کسی اور کو اپنی لائف میں شامل کرنے کا خیال کبھی دل میں پیدا نہیں ہوا۔۔۔اس کا دل المیرا کے جانے کے بعد خالی ہو گیا تھا۔۔۔اس کے اللہ نے اسے سنبھال تو لیا تھا مگر المیرا کو بھول جانا اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔

اس نے سب کو بتا دیا تھا وہ چھوڑ آیا ہے۔۔۔اس کی خوشیوں کی خاطر ہی وہ اسے چھوڑ کر آیا ہے۔۔۔صفیہ کی شادی اسی دن تاریخ کو اس نے کر دی تھی مگر خود وہ آگے نہیں بڑھ پایا۔۔۔۔

کیوں اجڑ گئی میری دنیا؟؟؟

ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا۔۔۔

کچھ ہنسنا تھا، کچھ رونا تھا۔۔۔

کچھ پانا تھا، کچھ کھونا تھا۔۔۔

کچھ اِقرار اُس نے کرنا تھا۔۔۔

کچھ انکار میں نے کرنا تھا۔۔۔

ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا۔۔۔

پیار، محبت، دیوانگی، جنون!!

یہ جذبے کیسی حدت رکھتے ہیں؟؟؟

ابھی تو اِن کو محسوس کرنا تھا۔۔۔

کچھ اس کے بھی دل میں ہلچل ہونی تھی۔۔۔

کچھ جذبوں نے رقص کرنا تھا۔۔۔

ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا۔۔۔

کچھ دیکھ کر بھی اَن دیکھا کرنا تھا۔۔۔۔

کچھ نظروں نے حسد اور کچھ نے رشک کرنا تھا۔۔۔

کچھ محسوس کر کے بھی بے حس بننا تھا۔۔۔

کچھ تڑپ اس نے سہنی تھی۔۔۔

کچھ درد میں نے بھی سہنا تھا۔۔۔

کیوں اجڑ گئی دنیا میری!!!

ابھی تو میں نے عشق کرنا تھا۔۔۔

(کرن رفیق)

جہان کھڑکی کے پاس جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا جب صفیہ نے پیچھے سے آ کر اس کی کہنی تھامی۔۔۔۔

بھائی"!!!

بولو"!!!

بھائی کب تک چلے گا ایسے، میری شادی کو بھی چار سال ہو گئے ہیں، اب تک تو آپ کو بھی دو بچوں کا بابا بن جانا چاہیے تھا، کیوں خود کو اذیت دے رہے ہیں؟ آپ خود ہی تو المیرا کو چھوڑ آئے تھے، اپنا نہ سہی ماما کا ہی سوچ لے۔۔۔"

ابھی میرا دل نہیں ہے شادی کا، جب ہو گا کر لوں گا۔۔۔ "

کب کریں گے، چار سال تو ہو گئے ہیں، آپ ہم بہنوں میں سب سے بڑے رہے ہیں بھائی، بتیس سال کے تو آپ ہو گئے ہیں، کیوں اپنی جوانی ضائع کر رہے ہیں؟؟ "

صفیہ !! کر لوں گا شادی!! اگر نصیب میں ہوئی تو کر لوں گا۔۔۔"

آپ کو ہاتھ پیر بھی تو ہلانے پڑے گے، نصیب ایسے ہی تو نہیں بن جاتے۔۔۔"وہ خاموش رہا۔۔۔

بھائی ایک بات کہوں، آپ ایمان سے شادی کر لیں!!!" جہان نے صفیہ کو دیکھا۔۔۔

وہ صرف میری ایک دوست ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں، اور ویسے بھی کیا وہ مجھ سے شادی کر لے گی؟ میری اس کی دوست کے ساتھ نسبت رہی ہے، کیا وہ قبول کر لے گی مجھے؟؟؟"وہ پھر کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔۔صفیہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔

مگر وہ آپ کو صرف اپنا دوست نہیں سمجھتی۔۔۔"

کیا مطلب!!!" اس نے ایک بار پھر اس کو دیکھا تھا۔۔۔

بھائی آپ کو یاد ہے تقریباً کئی سال پہلے جب میں ڈاکٹر بن رہی تھی تو میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ہوسپٹل میں جہاں ہم اکثر ٹریننگ کیلئے جاتے ہیں، وہاں میری ایک بہت اچھی دوست بنی ہے، وہ میری سینئر ہے اور اس نے مجھے اپنے بارے میں بتایا ہے کہ وہ کسی سے بے انتہا محبت کرتی ہے، میں نے آپ کو بتایا تھا کہ وہ لڑکی اس لڑکے سے بہت محبت کرتی ہے، اس کیلئے روتی ہے، جانتے ہو بھائی میں نے اس لڑکے کو کبھی دیکھا نہیں تھا نہ اس لڑکی نے مجھے کبھی اس کی پک دکھائی اور مجھے اس لڑکے کی قسمت پر رشک آتا تھا کہ کوئی کسی کو اتنا کیسے چاہ سکتا ہے؟ اور جانتے ہو بھائی جب میں نے پہلی بار اس لڑکے کی تصویر دیکھی تو مجھے اپنی آنکھوں پر حیرت ہوئی تھی کہ یہ وہی لڑکا ہے؟ تصویر دیکھنے کے بعد میں نے اس لڑکی سے کہا کہ وہ اسے پرپوز کیوں نہیں کر دیتی؟ تو اس نے مجھے کہا کہ وہ لڑکا کسی اور سے محبت کرتا ہے، وہ کبھی اپنی محبت کا اظہار نہیں کرے گی، وہ بس آخری سانس تک اپنی محبت کا انتظار کرے گی، اس لڑکی نے اپنی محبت کا کبھی کسی سے ذکر نہیں کیا تھا، حتیٰ کے اپنی اُس دوست سے بھی نہیں جس سے وہ لڑکا محبت کرتا ہے، مجھ سے بھی پتا نہیں کیسے کر گئی تھی مگر آج مجھے لگتا ہے کہ اس نے اس وقت مجھ سے اپنی محبت کے بارے میں شئیر کر کے بہت اچھا کیا تھا، جانتے ہو بھائی وہ لڑکی کون تھی اور وہ تصویر کس کی تھی؟؟" جہان نے نفی میں گردن ہلائی۔۔۔ وہ واقعی نہیں سمجھ سکا تھا۔۔۔

میرے پیارے بھائی وہ لڑکی کوئی اور نہیں ایمان ہی تھی اور وہ تصویر کسی اور کی نہیں آپ کی ہی تھی۔۔۔"

جہان نے کچھ حیرت سے صفیہ کو دیکھا۔۔۔

ایمان کو بھی معلوم نہیں تھا کہ میں آپ کی بہن ہوں اگر اسے پتا ہوتا تو شاید وہ کبھی مجھ سے کچھ شئیر نہیں کرتی، جس دن اُس نے مجھے تصویر دکھائی، اُس دن بھی میں نے اسے نہیں بتایا کہ میں آپ کی بہن ہوں، کیونکہ میں اگر اسے بتا دیتی تو وہ کبھی مجھ سے آپ کے بارے میں دوبارہ کوئی بات شئیر نہیں کرتی۔۔۔"

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟؟؟" وہ ابھی تک حیرت زدہ تھا۔۔۔

کیونکہ آپ کی خوشی المیرا میں تھی اور آپ کی خوشی مجھے سب سے زیادہ ایمپورٹینٹ تھی، جس دن المیرا پہلی بار ہمارے گھر آئی تھی، اسی دن آپ نے ایمان کو بھی انوائیٹ کیا تھا، اور آپ جانتے ہیں وہ مجھے دیکھ کر کتنا حیران ہوئی تھی، وہ اگلے کئی دن تک مجھ سے ناراض رہی کہ میں نے اس سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی؟ پھر اس نے وعدہ لے لیا کہ میں یہ بات آپ کو کبھی نہ بتاؤں، آپ المیرا کے ساتھ خوش ہے اور وہ بس آپ کی خوشی چاہتی ہے، میں نے ایمان سے کہا تھا کہ میں آپ سے بات کروں گی مگر ایمان نے بالکل نہیں سنی، مجھے روک دیا، مجھ سے وعدہ لے لیا، میں وعدے کے آگے بندھ چکی تھی، کیونکہ آپ سچ میں المیرا کے ساتھ خوش تھے، مگر مجھے ایمان کیلئے ہمیشہ افسوس ہوتا تھا۔۔۔ "

پھر اب تم نے مجھے کیوں بتائی یہ بات؟ کیوں اپنے وعدے کا پاس نہیں رکھا؟؟"

کیونکہ میں آپ دونوں کو مزید اِس طرح سے نہیں دیکھ سکتی، آپ میرے بھائی ہے اور وہ میری دوست ہے، مجھے اللہ وعدہ خلافی کیلئے معاف کرے، لیکن مجھے معلوم ہے وہ آج بھی آپ کے انتظار میں ہے، آپ خود دیکھے ناں ایمان نے بھی تو اب تک شادی نہیں کی، کیوں؟؟ کیونکہ وہ آج بھی آپ کی منتظر ہے، میں جانتی ہوں وہ کبھی اظہار نہیں کرے گی کیونکہ وہ کسی کا دل نہیں توڑتی، مجھے المیرا سے زیادہ ایمان پسند تھی کیونکہ ایمان کی محبت میں نے دیکھی تھی اور المیرا!!!" وہ خاموش ہوئی۔۔۔

المیرا نے تو آپ سے کبھی محبت کی ہی نہیں۔۔۔" جہان اس کے چہرے کو دیکھے گیا۔۔۔

چلے جائے بھائی ایمان کے پاس!! وہ آپ کو المیرا سے زیادہ خوش رکھے گی کیونکہ وہ آپ سے بے انتہا محبت کرتی ہے، وہ آپ کی کبھی بے قدری نہیں کرے گی، آج اپنی بہن کی بات مان لے۔۔۔" وہ جہان کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔ جہان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ماما آپ کا گھر بسا ہوا دیکھنا چاہتی ہے، وہ آپ کو اِس قدر تنہا دیکھ کر اندر ہی اندر جلتی جا رہی ہے، وہ آپ کو لے کر ہمیشہ فکر مند رہتی ہے، آپ ایمان کو اپنا لے، اس سے شادی کر لے، چلے جائے بھائی اس کے پاس!! پلیز بھائی خود کی لائف کو اور برباد مت کرے، آج میری بات مان لے!! پلیز!!!" وہ اس سے منت کر رہی تھی اور جہان نے نگاہیں نیلے صاف شفاف آسمان کی جانب پھیری تھی۔۔۔

تو کیا یہ تھی وہ بہتری؟؟ جسے وہ پچھلے چار سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا؟؟

کیا ایمان کے صبر اور خاموشی کی وجہ سے ہی اسے المیرا نہیں دی گئی تھی۔۔۔تو کیا ایمان میں ہی اس کیلئے خیر تھی؟؟کیا سچ میں رب کی یہی رضا تھی؟؟

اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔

مگر کبھی بھی اسے ایسا محسوس ہی نہیں ہوا کہ ایمان اُسے اِس قدر چاہ سکتی ہے۔۔۔

مجھے چار سال ہو گئے ہیں ایمان سے ملے؟کیا وہ سچ میں مجھ سے شادی کر لیں گی؟؟؟"وہ صفیہ سے پوچھ رہا تھا۔۔اس کی نگاہیں بس اس نیلے آسمان پر ہی جمی تھی۔۔۔اسے یہ بہتری پہلے کیوں نظر نہیں آئی تھی؟؟

آپ ایک بار جائے تو سہی!!!"صفیہ نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کئے تھے۔۔۔

پچھلے چار سالوں سے وہ بہتری کو ڈھونڈنے کے پیچھے خوار ہو رہا تھا اور وہ بہتری اس کے آس پاس ہی تھی اور وہ دیکھ نہ سکا۔۔۔

مجھے ناں میرے بھتیجا، بھتیجی دے دیں جلدی سے!!!"جہان مسکرا اٹھا۔۔۔

پاگل!!"اس نے اس کے سر پر چپت لگائی تھی۔۔۔

کیوں بھئی؟؟میں آپ کو بھانجا، بھانجی دے سکتی ہوں اور آپ مجھے میرے بھتیجا، بھتیجی نہیں دے سکتے؟؟؟"اس نے آنکھیں چھوٹی کر کے گھورا۔۔۔

پہلے لڑکی تو مان جائیں۔۔۔" جہان نے شرارتاً کہا۔۔۔

لڑکی آلریڈی مانی ہوئی ہے، بس آپ کے پرپوز کی دیر ہے۔۔۔" اس نے واپس اس کے سینے پر سر ٹکا دیا تھا۔۔۔

میری بہن کو کوئی پریشانی تو نہیں؟؟ "

جس کے پاس آپ جیسا بھائی ہو، وہاں بہن کیسے پریشان رہ سکتی ہے؟؟؟" جواباً جہان نے اس کے بالوں کو چوما تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

ایمان لان میں اکیلی ٹہل رہی تھی۔۔۔ وہ اکثر المیرا کے ساتھ یہاں ٹہلتی تھی فری ٹائم میں مگر اب المیرا یہاں نہیں رہی تھی۔۔۔ وہ اکیلی ہو گئی تھی اس گھر میں۔۔۔ چار سالوں سے وہ اکیلی ہی تھی اور اب تو اسے عادت ہو گئی تھی۔۔۔ اکثر المیرا اس سے ملنے آ جاتی تھی اور وہ بھی چلی جاتی تھی۔۔۔ ڈور بیل بجی تو اس نے اپنے قدم دروازے کی جانب بڑھا دیئے۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر اس کا خود کا وجود زنجیر ہو گیا تھا۔۔۔ جہان دروازے کو مزید کھولتا اندر داخل ہوا۔۔۔ وہ اپنی جگہہ سے ہل بھی نہ سکی۔۔۔ اس نے آج پورے چار سال بعد جہان کو دیکھا تھا۔۔۔ وہ کافی بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔۔۔ المیرا کے جانے کے بعد وہ کبھی گھر بھی نہیں آیا تھا اور آج اچانک اس کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ حیران تھی۔۔۔ وہ

اس کے قریب کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔اگلے لمحے وہ اس کی نظروں سے نظریں چرا گئی۔۔۔

اس نے نظریں چراتے سلام کیا اور جہان نے جواب دیتے دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔

آپ یہاں اتنے سال بعد!!!" وہ حیرانگی چھپا نہ سکی۔۔۔

تم نے تو پوچھا ہی نہیں!!سوچا میں ہی آجاؤں، تمھارا حال احوال پوچھنے۔۔۔"

وہ میں!!بس!!ٹائم نہیں ملتا۔۔۔" ایمان نے الجھ کر جواب دیا۔۔۔

ایمان!!!" جہان نے پکارا تو اس نے نظریں اٹھا کر اس کو دیکھا۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی؟؟" یہ ایک غیر متوقع پرپوزل تھا۔۔۔وہ سوچ نہیں سکتی تھی کہ وہ یہاں اِس بات کیلئے آیا ہے۔۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی؟؟؟" اس نے پھر اپنے سوال کو دہرایا تھا۔۔۔ایمان کو اپنی سماعتوں پر شبہ ہوا۔۔۔

جہان یہ آپ!!!" اس نے لب کھولے مگر جہان نے بولنے نہ دیا۔۔۔

مجھ سے شادی کرو گی؟میری سکھ دکھ کی ساتھی بنو گی؟میری زندگی بھر کی شریکِ حیات بنو گی؟؟" ان جملوں پر ایمان کی آنکھیں لمحے بھر میں بھیگنے لگی تھی۔۔۔

میں آپ کے قابل نہیں ہوں جہان!!" وہ رخ موڑ گئی۔۔۔

کس نے کہا کہ تم میرے قابل نہیں ہو، اِدھر میری طرف دیکھو۔۔۔"اس نے اسے بازو سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔۔اس کے پہلے لمس پر اس نے نگاہیں بند کی۔۔۔ آنسو ٹوٹ کر گال پر لڑھک گیا۔۔۔کتنے سالوں سے بس وہ یہی جملے سننا چاہ رہی تھی۔۔۔

آج کے بعد دوبارہ کبھی مت کہنا ایسا کہ تم میرے قابل نہیں، سچ کہوں تو میں تمہارے قابل نہیں، میں المیرا کو کھو چکا ہوں مگر اپنی ایک اچھی دوست کو کھونا نہیں چاہتا، بتاؤ رہو گی ساری زندگی میرے ساتھ!!! میری شریک حیات بن کر، کرو گی مجھ سے شادی؟؟؟"وہ کچھ نہ کہہ سکی۔۔۔

آپ آپ کو کس کس نے؟؟؟"اس کی زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔۔

مجھے کسی نے کچھ نہیں بتایا، میں خود چل کر تمہاری دہلیز پر آیا ہوں۔۔۔"اسے صفیہ نے ہی نام لینے سے انکار کیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ ایمان کا اس پر سے بھروسہ اٹھ جائیں۔۔۔۔

ایمان!!تم سے کچھ نہیں چھپا ہوا۔۔۔"جہان نے اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔۔یہ شاید پہلی بار ہی تھا جو وہ اس کے ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔وہ اس کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دیکھتی رہی۔۔۔جہان کے ہاتھوں میں اسے اپنے ہاتھ آج بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا یہ سب حقیقت بھی ہو گا؟؟

تم جانتی ہو مجھے المیرا سے محبت رہی ہے، میری اس کے ساتھ نسبت بھی رہی ہے، میں المیرا کے جانے کے بعد بکھر سا گیا ہوں، کیا تم مجھے سمیٹو گی؟؟؟"اس کے آنکھ سے آنسو ٹپک کر جہان کے ہاتھ کی پشت پر گرا تھا۔۔۔

کیا میرے دل کو اپنی محبت سے بھرو گی؟؟؟"وہ بہت مان سے پوچھ رہا تھا۔۔ایمان نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔اس کے رونے میں روانی آئی تھی۔۔۔آج اس کو بھی اس کے صبر کا پھل مل گیا تھا۔۔۔وہ روتے ہوئے میں جہان کے سینے سے لگ گئی۔۔۔جہان نے بھی نم نگاہوں سے اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیا۔۔۔

آخر چار سال زندگی کے برباد کرنے کے بعد اس نے بھی ایمان کا ساتھ پالیا تھا۔۔اسے وہ بہتری مل گئی تھی جو وہ چار سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

اور اب تین سال ہو گئے تھے ان کی شادی کو مگر ان کے ہاں اب تک اولاد نہیں ہوئی تھی لیکن بہت جلد ہونے والی تھی۔۔۔اس کی ماں تو بس اپنے بیٹے کی خوشیاں چاہتی تھی انہوں نے ایمان کو بہت محبت دی۔۔۔

شادی کے بعد جہان نے کسی قسم کی پابندی ایمان پر نہیں لگائی تھی۔۔۔ایمان ہوسپٹل میں جوب بھی کرتی رہی اور ساتھ ساتھ جہان کا بھی ساتھ دیتی رہی اور آج جہان کا بھی بزنس کی دنیا میں ایک نام چلتا تھا۔۔۔ آج اس کی اپنی کمپنی تھی۔۔۔ آج وہ کسی کے ہاں جوب نہیں کرتا تھا بلکہ دوسرے اس کے پاس جوب کرتے تھے۔۔۔وہ ایمان کے ساتھ بہت خوش تھا۔۔۔ایمان نے اسے بہت چاہت اور محبت دی تھی حتیٰ کہ اس نے بھی اسے محبت دینے میں اس کی عزّت کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی مگر ان سب کے باوجود بھی وہ المیرا کو بھول نہیں پارہا تھا۔۔۔۔

جہان بتائے ناں کیا اب بھی آپ کو المیرا کی یاد آتی ہے؟؟"وہ اپنے بھرے بھرے وجود کے ساتھ اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔۔جہان خاموش رہا۔۔۔

جہان سچ میں میرے کان آپ سے محبت کا اقرار سننے کیلئے ترس گئے ہیں۔۔۔"جہان نے خاموشی سے اس کے گرد اپنے بازو حائل کر دیئے۔۔۔ایمان کے دل کی حسرت ہی رہ گئی کہ وہ کبھی جہان کے لبوں سے اپنے لئے محبت کا اظہار سنے مگر وہ پھر بھی اس سے کبھی کوئی گلہ نہیں کرتی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی وہ المیرا کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔۔۔جہان اس کے ساتھ تھا اس کیلئے یہی کافی تھا۔۔۔ایک نہ ایک دن اس کے دل میں محبت بھی پیدا ہو ہی جائے گی۔۔۔اسے اُمید تھی اور پھر اللہ اُمیدیں ٹوٹنے نہیں دیتا۔۔۔۔

کچی پکی قبروں کے بیچ سے گزرتے وہ دونوں باپ بیٹے ایک قبر کے آگے آکر رکے۔۔۔یوشع کی نظر قبر کے کتبے پر ٹھہر سی گئی۔۔۔

ماہین یوشع یوسفزئی؛ آگے تاریخ پیدائش اور تاریخ وفات بھی لکھی تھی۔۔۔اپنی ماں کی قبر کو دیکھتے ہادی کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ میں پکڑا ایک قبر کی گیلی مٹی پر رکھ دیا۔۔۔دونوں باپ بیٹے نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگنے لگے پھر چہرے پر ہاتھ پھیر لیا۔۔۔ہادی گُھٹنوں کے بل اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھا۔۔۔قبر کی گیلی مٹی پر ہاتھ پھیرتے اپنی ماں کو محسوس کرنے لگا۔۔۔۔

اسے دنیا سے گئے گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔۔۔

گیارہ سال!!!!صرف کہنے میں آسان تھا مگر یہ اذیت، یہ قَرب بس وہی جانتے تھے جن کی وہ عزیز تھی۔۔۔وہ آج تک اِس گلٹ کے ساتھ جیتا تھا کہ وہ اس کی وجہ سے چلی گئی مگر ایک نہ ایک دن اسے جانا ہی تھا۔۔۔سب کو چلے جانا ہے۔۔۔وہ بھی ایک روز اسی طرح چپ کی چادر اوڑھ کر سو جائے گا۔۔۔

مجھے معاف کر دینا ماہی!!!"اس کی قبر کی گیلی مٹی پر ہاتھ پھیرتے وہ دل میں کہہ رہا تھا۔۔۔

خدا!!تمہاری روح کو سکون بخشے "!!!

مس یو آلوٹ ماما جان!!!"ہادی کی آنکھ سے آنسو ٹپک کر گال پر لڑھک گیا۔۔۔یوشع نے نرمی سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے اسے حوصلہ دیا۔۔۔

بابا جان!!!اللہ پاک نے ماما کو اتنی جلدی کیوں اپنے پاس بلا لیا؟؟؟"یوشع نے دکھ بھری نگاہوں سے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا جو آنسوؤں کی وجہ سے تر ہو رہا تھا۔۔۔اس نے کئی سال پہلے یہی سوال پوچھا تھا جب وہ چھوٹا تھا۔۔۔

آپ کی ماما بہت اچھی تھی اور اللہ پاک اچھے لوگوں کو جلدی اپنے پاس بلا لیتے ہیں۔۔۔"اس نے بھی کئی سال پہلی اسے یہی جواب دیا تھا اور آج بھی اس کا جواب یہی تھا۔۔۔یوشع نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے آنسو صاف کئے پھر اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھ دیئے۔۔۔

گھر چلے!!!"یوشع نے نرمی سے پوچھا تو وہ جھکی گردن کے ساتھ اثبات میں سر ہلا گیا۔۔۔دونوں باپ بیٹا جانے کیلئے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔۔وہ اپنے بیٹے کو اپنے بازو کے گھیرے میں لئے باہر کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔چلتے چلتے ہادی نے گردن موڑ کر اپنی ماں کی قبر کو دیکھا۔۔۔گاڑی میں بیٹھ کر ان دونوں نے ایک بار پھر ایک ساتھ دور سے ماہی کی قبر کو دیکھا۔۔۔

ایک آخری الوداعی نگاہ اس کی قبر پر ڈالتے وہ گاڑی زن سے آگے بھگا لے گیا۔۔۔

تین مہینے بعد~:

جہان مضطرب سا کوریڈور کے چکر کاٹ رہا تھا جب کچھ دیر بعد ایک ڈاکٹر نے لال کمبل میں لپٹے ایک ننھے وجود کو اس کی گود میں لا کر دیا تھا۔۔۔وہ چند ثانیے اپنی گود میں اپنے پیارے بیٹے کو دیکھتا رہا۔۔۔جہان نے

اپنے بیٹے کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔جہان کی ماں نے بھی جہان کے ماتھے پر پیار کرتے اس کو مبارکباد دی تھی۔۔۔جہان نے اس ننھے وجود کو اپنی ماں کی گود میں دیا۔۔۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد جہان کو ایمان سے ملنے کی اجازت دی گئی تھی۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا تو ایک بار پھر اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔جہان چلتے چلتے ایمان کے قریب آیا۔۔۔نیچے جھک کر اس کی پیشانی پر محبت بھرا بوسہ دیا جبکہ جہان کے آنسو اس کے چہرے پر گرے تھے۔۔۔ایمان نے بے ساختہ آنکھیں کھولی۔۔۔۔

جہان"!!!

مبارک ہو ہمارے بیٹا ہوا ہے جو بالکل تمھارے جیسا ہے، تمہاری طرح بہت پیارا ہے ہاں مگر اس کی آنکھیں مجھ پر گئی ہے۔۔۔"جہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ایمان بھی مسکرا دی۔۔۔

مجھے اپنے بیٹے کو دیکھنا ہے جہان"!!!

ہاں دیکھ لینا مگر بعد میں کیونکہ ابھی گھر والے اس کے ساتھ بزی ہے۔۔۔"ایمان نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

ایمان جہانِ شاہ!!!"اس نے ایمان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

آج مجھے یہ اقرار کرتے ہوئے بالکل بھی عار محسوس نہیں ہو رہی کہ آپ کے عشق نے مجھے خرید لیا ہے، آج تم نے جو اتنا خوبصورت تحفہ مجھے دیا ہے اس کے عوض آج جہان شاہ اپنے دل کو تمھارے پاس ہمیشہ کیلئے گروی رکھتا ہے، لو یو سو مچ ایمان!!!" جہان نے مسکراتے ہوئے ایمان کا ہاتھ اپنے دل پر رکھ کر کہا۔۔۔ ایمان کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔

جہان شاہ سوچ لے آپ کو اس قید سے تاحیات رہائی نہیں ملے گی؟؟؟"

سوچ لیا ایمان!!! اب مجھے رہائی نہیں چاہیے، آج سے یہ زندگی بس ایمان جہان کی ہے اور کون اتنی خوبصورت قید سے رہائی چاہے گا میری جان!!!" جہان نے ایمان کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اور ویسے بھی محبت تو بس محرم سے ہی ہوتی ہے ناں۔۔۔" ایمان نے اثبات میں سر ہلایا۔۔ آج اس خوبصورت اعتراف پر ایمان کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔۔۔ ان گرتے آنسوؤں کو جہان نے اپنے لبوں سے چن لیا تھا۔۔۔ آج وہ بھی ایک دوسرے کے سنگ تھیں اور خوش تھیں۔۔۔ آخر ایمان کا صبر رنگ لے ہی آیا تھا۔۔۔ جہان کو بھی ایمان سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔ اس نے محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔

****

آج سب ایک ساتھ خوش تھیں۔۔۔ اتنے سالوں بعد یوشع جہانزیب کو بھی واپس لے آیا تھا۔۔۔ اتنے سالوں بعد ایک دوسرے کو دیکھ المیرا اور جہانزیب ایک دوسرے کے گلے لگ کر خوب روئے

تھیں۔۔۔ جہانزیب بھی اپنی محبت کے ساتھ نکاح کر چکا تھا اور جہاں تک خدیجہ بیگم کی بات تھی ان کو بھی ان کے کئے کی سزا مل چکی تھی۔۔۔ وہ شوہر کی موت کے بعد بالکل پاگل ہو چکی تھی۔۔۔

حماد نے بھی یو ایس میں اپنی پسند کی لڑکی سے شادی کر لی تھی۔۔۔ سب اس کی خوشی میں شریک ہونے بھی گئے تھیں۔۔۔ آخر کار وہ بھی اپنا گھر بسا چکا تھا اور وہ بھی آج ایک خوشحال زندگی گزار رہا ہے۔۔۔

آج وہ سب ایک ساتھ تھیں۔۔۔ کڑے امتحانوں کے بعد ان سب کی زندگی میں خوشیاں بھر دی گئی تھیں۔۔۔ خوشیوں نے ان کے گھروں کا راستہ دیکھ ہی لیا تھا۔۔۔ سب کو ان کے من پسند شخص کا ساتھ دے دیا گیا تھا۔۔۔

چاہے دیر سے سہی مگر ان سب کو ایک دوسرے کا ساتھ مل گیا تھا۔۔۔

وہ سب ساحلِ سمندر پر آئے ہوئے تھیں۔۔۔

المیرا اور یوشع ساحل سمندر پر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے قدم سے قدم ملا کر چل رہے تھیں۔۔۔ علی بھی زینب کا ہاتھ تھامے نا جانے کس سمت نکلا ہوا تھا اور سامنے ہی گیلی ساحل پر وہ چھے بچے مٹی کا گھر بنانے میں مصروف تھیں۔۔۔ وہ کچھ دنوں کیلئے کراچی آئے ہوئے تھیں تو سب نے ساحل پر آنے کا سوچا۔۔۔

زاور نے شرارتی انداز میں گیلی مٹی کا گولا بنا کر ہادی کی کمر میں مارا۔۔۔ہادی نے قہقہہ لگاتے گیلی مٹی گولے کی صورت میں اکٹھی کرنا شروع کی۔۔۔زاور نے اسے مٹی کا گولا بناتے دیکھا تو مسکرا کر اٹھتے ہوئے بھاگ اٹھا۔۔۔

رک جا زاور کے بچے!!!"ہادی مٹی کا گولا ہاتھ میں اٹھاتے اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔۔ان کو دیکھتے ذیان بھی ان کے پیچھے لپکا۔۔۔اُم ہانی اور حورین گھر بنانے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی مگر حارث بنانے نہیں دے رہا تھا۔۔۔وہ ایک لکیر کھینچتے تو حارث ہاتھ سے وہ لکیر خراب کر دیتا۔۔۔

وہ دونوں مسکراتے ہوئے ان سب بچوں کی شرارتوں کو دیکھ رہے تھے پھر انہوں نے ایک نظر ہادی اور زاور پر ڈالی جو مٹی میں لوٹ پوٹ ہو رہے تھے۔۔۔یوشع کو ان دونوں میں اپنا بچپنا نظر آتا تھا۔۔۔جیسے وہ اور علی تھے ویسے ہی وہ دونوں تھے اور اسے یقین تھا آگے مستقبل میں بھی وہ دونوں ایسے ہی ایک ساتھ رہنے والے تھے۔۔۔

یوشع نے ان دونوں پر سے نگاہیں پھیرتے ساتھ کھڑی المیرا کو دیکھا۔۔۔

ان دونوں نے مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔وہ آج خوش تھیں۔۔۔ہر طرف صرف خوشیاں تھی۔۔۔وہ آج جتنا یوشع کے ساتھ خوش تھی شاید کسی دوسرے مرد کے ساتھ

کبھی نہ رہ پاتی۔۔۔ جتنا یوشع اس کے ساتھ خوش تھا یہ بھی بس وہی جانتا تھا وہ اپنی خوشی کبھی لفظوں میں بیان نہیں کر پاتا تھا اس کا ماننا تھا اسے جیتے جی جنت مل گئی ہے۔۔۔

صبر کا صلہ اللہ دیتا ہے جو کہ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔۔۔

بس انسان کو توکل رکھنا چاہیے اور خود کو اللہ کی رضا میں ڈھال لینا چاہیے۔۔۔ جس نے خود کو اللہ کے رضا میں ڈھال لیا اس نے دنیا و آخرت کا سکھ پا لیا۔۔۔

نوٹ؛) اس ناول میں ہر کسی کا کوئی ایک #پسندیدہ_کردار لازمی رہا ہو گا۔

کسی کو بچے پسند آئے ہو گے تو کسی کو کوئی اور کردار دل کو بھایا ہو گا۔

میرے اس ناول کو #ایڈٹ کرنے کا سب سے زیادہ #خاص_مقصد اور #خاص_کردار #ماہی کا تھا۔

دوسرے نمبر پر #یوشع_یوسفزئی کا۔۔۔

میں نے پہلی بار جب اس ناول کو لکھا تھا تو سب نے کہا تھا کہ ماہی ایک #ولن ہے اور اس کو ولن رہنے دیا جائے، لائک سیریسلی

یقین جانے مجھے لکھتے وقت بھی ماہی کبھی ولن نہیں لگی کبھی بھی نہیں۔۔

سب نے اس کو ولن سمجھا مگر اس سے سبق حاصل نہیں کرنا چاہا۔۔۔

ماہی کا کردار میرے نزدیک ہر اس لڑکی کیلئے ایک #سبق تھا جو جذبات کی رو میں بہہ کر غلط اقدام اٹھا جاتی ہے۔۔۔جو #جنون کو اپنے سر پر سوار کر لیتی ہے۔

میں نے اب کی بار باقاعدہ اس چیز کو #ہائی_لائٹ کیا ہے۔۔۔جنون اور سر چڑھتے جذبات!!!

اب کی بار بھی اگر کوئی ماہی کے کردار سے سبق حاصل نہیں کرتا تو میرے نزدیک انتہائی بیوقوفی ہو گی۔۔

لڑکیوں کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا آنا چاہیے اور کبھی بھی کسی جنون کو سر پر اتنا سوار نہیں کر لینا چاہیے کہ خود کے ساتھ ارد گرد کے لوگوں کی بھی زندگی تباہ و برباد ہو جائیں۔۔۔ماہی کے کردار میں سیکھنے کیلئے بہت کچھ ہے اگر ہم سیکھنا چاہے تو 💯

#دوسرا_کردار_یوشع_یوسفزئی

سب کو یوشع سے یہ بیر ہوا تھا کہ اس نے ماہی کو معاف کیوں کیا؟

پہلے میں نے یہ نہیں دکھایا تھا کہ یوسف علیہ السّلام پر بھی تہمت لگائی گئی تھی اور انہوں نے اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر معاف کر دیا تھا۔۔۔اس بار میں نے یہ دکھایا ہے۔۔۔

اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر معاف کر دینا،

اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر اپنانا،

خود کے ساتھ کی گئی زیادتیوں کیلئے معاف کر کے اس انسان کا معاملہ اللہ ﷻ پر چھوڑ دینا۔۔۔

اس بار میں نے بہت اچھے سے دکھایا ہے یہ سب!!!

اب کی بار بھی کوئی یہ کہے کہ یوشع نے معاف کر کے اور اس کے ساتھ رہنے کے فیصلے کے بعد المیرا کے ساتھ زیادتی کی تو واقعی اب بھی بیوقوفی ہو گی۔۔۔

یوشع نے اللہ کی رضا کی خاطر معاف کیا اور اسی کی رضا کی خاطر ساتھ رہنے کیلئے تیار ہوا، وہ جس ذہنی کیفیت سے گزر رہا ہے وہ بھی سب کے سامنے تھی، اسے معاف کرنے میں وقت لگنا تھا۔۔ کیا اس سب میں اس کے دل سے المیرا کی محبت ختم ہو گئی؟ اس نے المیرا کو دل کے ایک خانے میں بند کرنا چاہا۔۔ خاموش رہنا چاہا۔۔

صرف ان دو کرداروں کی وجہ سے میں نے اس ناول کو ایڈٹ کیا تھا۔۔۔

المیرا کا کردار حقیقت کے قریب تر تھا۔۔ میں نے لکھتے وقت کبھی نہیں سوچا تھا کہ المیرا کا کردار حقیقت بن جائے گا۔۔ ناجانے کتنی لڑکیوں نے المیرا کی زندگی کو خود سے ریلیٹ کیا مگر میں اب بھی صرف یہی کہوں گی کہ یہ صرف ایک افسانوی کہانی تھی۔۔ افسانوں کردار تھیں میں نے کسی کی #ذاتی زندگی کو سوچ کر نہیں لکھا تھا۔۔۔

اللہ پاک نے ساتھ دیا تو ایک نئی کہانی اور نئے کرداروں کے ساتھ ایک بار پھر حاضر ہو گے ان شاء اللہ تعالیٰ

اس ناول سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہوں یا میری کوئی بات آپ سب کی ذات پر ناگریز گزری ہو تو اللہ کی رضا کی خاطر معاف کیجئے گا۔۔۔سچ میں ایک دوسرے کو معاف کرنا سیکھے زندگی بہت آسان ہو جائیں گی

آپ سب کی دعاؤں کی طلب گار آپ کی چھوٹی رائٹر #ملائکہ_شیخ

والسلام!!!

ختم شد_____